



یہ کتاب برقی شکل میں نشر ہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

تفسير راہنما (جلد پنجم)

مؤلف: آیت اللہ ہاشمی رفسنجانی

آیت ۱

﴿ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴾

﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴾

ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور تاریکیوں اور نور کو مقرر کیا ہے اس کے بعد بھی کفر اختیار کرنے والے دوسروں کو اس کے برابر قرار دیتے ہیں

۱۔ حمد و ستائش مخصوص ہے اس خدا کیلئے جو آسمانوں اور زمین کا خالق اور تاریکیوں اور نور کو پیدا کرنے والا ہے۔
الحمد لله الذي خلق السموات والارض و جعل الظلمت والنور

۲۔ خداوند کے ہاتھوں آسمانوں و زمین کی خلقت اور نور و ظلمت کا پیدا ہونا۔ اس کے ساتھ حمد و ستائش کے مخصوص ہونے کی دلیل ہے۔

الحمد لله الذي خلق

"الذی خلق" لفظ "اللہ" کی صفت اور حمد کے اس سے مختص ہونے کا بیان ہے اور یہ گویا، بقول اہل ادب، حکم یعنی "الحمد لله" کو، صفت یعنی "الذی خلق" پر معلق کرنا ہے۔ یہ تعلیق ظاہر کر رہی ہے کہ حمد و ستائش کا لائق و سزاوار فقط "خالق کائنات" ہے۔

۳۔ ہر قسم کی حمد و ستائش کی بازگشت خداوند متعال کی جانب ہوتی ہے۔

الحمد لله الذي

"الحمد لله" کا "ال" یا بمعنی جنس ہو یا استغراق (کل) دونوں صورتوں میں "حمد" کے خداوند سے مختص ہونے کو ظاہر کر رہا ہے۔ اگر کسی دوسرے کی ستائش کی جائے تو یہ تسامح ہوگا، چونکہ ہر قسم کی زیبائی اسی سے مختص ہے، تمام تر ستائش اور اچھائیاں اسی کی جانب پلٹی ہیں۔

۳۔ زمین اور (تمام) آسمان، حادث اور نو ایجاد مخلوقات ہیں۔

الحمد لله الذي خلق السموات والارض و جعل الظلمت والنور

خالق، اس پیدا کرنے والے کو کہتے ہیں کہ جو پہلے سے موجود کسی نمونے کے بغیر کسی چیز کو ایجاد

کرے (الخلق... ابداع الشيء على مثال لم يسبق اليه... لسان العرب)

۵۔ عالم خلقت میں آسمانوں کا زیادہ و متعدد ہونا۔ خلق السموات

۶۔ عالم خلقت میں تاریکیوں اور گمراہیوں کا زیادہ ہونا اور نور و ہدایت کا واحد ہونا۔ و جعل الظلمت والنور
"ظلمات" کو جمع کی صورت میں لانا اور اس کے مقابلے میں "نور" کو مفرد لانا۔ گمراہی و انحراف کے راستوں کی کثرت اور
صراطِ مستقیم و ہدایت کے واحد و تنہا ہونے کی جانب ایک اشارہ ہو سکتا ہے۔

۷۔ جو لوگ خدا کے لیے مثل و شریک تصور کرتے ہیں وہ کافر ہیں۔ ثم الذين كفروا بربهم يعدلون

اس مفہوم میں "برہم" "یعدلون" سے متعلق ہے۔ اور "یعدلون" بھیدل سے یعنی برابر و مساوی کے معنی میں لیا گیا ہے۔

۸۔ دنیا میں ظلمت و نور کے مظاہر، آسمانوں اور زمین کی خلقت کے تابع ایک نظام ہیں۔

الحمد لله الذي خلق السموات ... و جعل الظلمت والنور

اس آیت میں آسمان و زمین کی خلقت و پیدائش فعل "خلق" کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔ جبکہ ظلمت و نور میں فعل "جعل"
سے استفادہ کیا گیا ہے اس فرق کی توجیہ بعض مفسرین کے مطابق یہ ہے کہ نور و ظلمت کی پیدائش "کل عالم ہستی" کے
تابع ہے۔

۹۔ "خالق ہستی" کے غیر کے لیے ربوبیت کا تصور حیرت و تعجب اور خدا کی سرزنش و ملامت کا باعث بنتا ہے۔

ثم الذين كفروا بربهم يعدلون آیت میں حرف "ثم" استبعاد اور سرزنش کا معنی دیتا ہے۔

۱۰۔ خداوند کے ہاتھوں "کائنات" کی خلقت و آفرینش پر توجہ کرنے سے "توحید ربوبی" کے اعتقاد کی راہیں ہموار ہوتی ہیں
الحمد لله الذي خلق السموات والارض ... ثم الذين كفروا بربهم يعدلون

۱۱۔ خلقت و آفرینش میں خداوند کی یکتائی سے انکار "عالم ہستی" کی تدبیر و ربوبیت میں مشرکانہ تصورات پیدا کرنے کی راہ
ہموار کرتا ہے۔

الحمد لله الذي خلق السموات والارض ... ثم الذين كفروا بربهم يعدلون

اگر "برہم" "یعدلون" سے متعلق ہو تو اس صورت میں "یعدلون" مادہ "عدل" سے ہے یعنی مساوی جاننا۔ اور صدر آیت کے

مطابق

"کفر" خلق و پیدائش میں توحید سے انکار و کفر کے معنی میں ہے۔

۱۲۔ کفر اختیار کرنا، خالق کائنات کے لیے حمد و ستائش کے منحصر ہونے سے انکار کرنے کا باعث بنتا ہے۔

الحمد لله الذي خلق ... ثم الذين كفروا بربهم يعدلون اگر جملہ "الذين ..."، "الحمد لله" پر عطف ہو اور "يعدلون" بمعنی

"عدول" ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ حمد فقط خدا کے لیے ہے لیکن کفار اس حقیقت سے عدول کرتے ہیں۔

۱۳۔ غیر خدا کی حمد و ستائش، کفر اختیار کرنے کے مترادف ہے۔ الحمد لله الذي خلق ... ثم الذين كفروا بربهم يعدلون

چونکہ آیت کی ابتداء میں حمد کو خداوند سے مختص کیا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ "الذين كفروا" سے مراد وہ لوگ ہوں کہ جو حقیقت سے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے (کفر اختیار کرنے کی بناء پر) خداوند کی حمد و ستائش میں شریک ٹہراتے ہیں۔

۱۳۔ عن ابی ابراهيم قال: "ثم الذين كفروا بربهم يعدلون" قال: يعدلون بين الظلمات والنور و بين الجور والعدل^(۱)

حضرت امام کاظم علیہ السلام آیت "ثم الذين ..." کے بارے میں فرماتے ہیں (جو کفار خدا کے لیے شریک قرار دیتے ہیں) ظلمت و نور اور ظلم و عدل کو برابر سمجھتے ہیں۔

آسمان: تعدد آسمان ۵؛ حدوث آسمان ۳؛ خلقت آسمان ۲، ۸

آفرینش: تدبیر آفرینش ۱۱؛ خلقت آفرینش ۱۰

تاریکی بتاریکی کا تبعی ہونا ۸؛ تاریکی کی خلقت ۲؛ تاریکی کی کثرت و تعدد ۶۶؛ خالق تاریکی ۱

توحید: توحید عبادی ۱، ۲؛ توحید ربوبی کی راہیں ۱۰

حمد: حمد خدا ۱، ۲، ۳، ۱۲ غیر خدا کی حمد ۳، ۱۳

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کی سرزنشیں ۹؛ خدا تعالیٰ کی صفات ۱، ۲، ۱۲؛ خدا تعالیٰ کی نوآوری و ابداع ۳؛ خدا تعالیٰ کے افعال ۲

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۵۴۔ نور الثقلین ج ۱ ص ۷۰۱ حدیث ۶۔

روایت: ۱۳

زمین: زمین کا حادث ہونا ۳؛ خالق زمین ۱؛ خلقت زمین ۲، ۸
شرک: شرک افعال کے آثار ۱۱؛ شرک ربوبی کی راہیں ۱۱؛ شرک ربوبی ۹

عصیان: مقدمات عصیان ۱۲

عقیدہ: باطل عقیدہ ۹

علم: آثار علم ۱۰

کفار: کفار کا عقیدہ ۱۳؛ کفار و ظلم ۱۳؛ کفار و ظلمت ۱۳؛

کفار و عدالت ۱۳؛ کفار و نور ۱۳

کفر: آثار کفر ۱۱، ۱۲؛ کفر کے موارد ۱۳، ۱۳

کفران: کفران کی راہیں ۱۲

گمراہی: گمراہی کے راستوں کی کثرت و ۶

مشرکین: مشرکین کا کفر ۷

نور: نور کا تابع ہونا ۸؛ خالق نور ۱؛ خلقت نور ۲؛ وحدت نور ۶

ہدایت: راہ ہدایت کی وحدت ۶

آیت ۲

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهُ ثُمَّ أَنْتُمْ تَمْتَرُونَ﴾.

وہ خدا وہ ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا ہے پھر ایک مدت کا فیصلہ کیا ہے اور ایک مقررہ مدت اس کے پاس اور بھی ہے لیکن اس کے بعد بھی تم شک کرتے ہو

۱۔ فقط اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا، نور و ظلمت کا برقرار رکھنے والا اور انسان کا خالق ہے۔
الحمد لله الذي خلق ... هو الذي خَلَقَكُمْ من طين

مسنند الیہ "ہو" اور مسند "الذي" کا معرفہ ہونا حصر کا فائدہ دے رہا ہے۔

۲۔ انسان کی خلقت کا ایک مخصوص مٹی کے خمیر سے ہونا۔ هو الذي خلقكم من طين
"طین" کا نکرہ ہونا دلالت کرتا ہے کہ ایک مخصوص مٹی انسان کی آفرینش و پیدائش میں استعمال کی گئی ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ (ہی) انسان کی عمر کے لیے مدت مقرر کرنے والا ہے۔ ثم قضی اجلا

چونکہ انسان کی خلقت کی بات ہو رہی ہے (لہذا)

"اجل" اس دنیا میں انسانی عمر کی انتہا کے معنی میں ہو سکتی ہے۔ راغب کے بقول: "و يقال للمدة المضروبة لحياة الانسان اجل" انسان کی عمر کے لیے معین شدہ مدت کو اجل کہتے ہیں۔

۳۔ انسان کے لیے دو اجل ہیں: حتمی اور غیر حتمی۔ ثم قضی اجلا و اجل مسمى عندہ

دو اجل کا ذکر کرنا اور ان میں سے ایک کو "مسمی" کہنا کہ جس کا معنی علامت دار اور معین ہونے کے ہے دوسری اجل کے غیر معین اور معلق ہونے پر ایک قرینہ ہو سکتا ہے۔

۵۔ "اجل مسمی" کا ناقابل تغیر ہونا اور "اجل معلق" میں تبدیلی و تغیر کا امکان ہونا۔ ثم قضی اجلا و اجل مسمى عندہ

دو اجل میں سے ایک کا "اجل مسمی" و ثابت سے مقید ہونا دوسری اجل میں تغیر و تبدیلی

کی حکایت کر رہا ہے کہ جسے "معلق" کہا جاتا ہے۔

۶۔ فقط اللہ تعالیٰ "اجل مسمیٰ" سے آگاہ ہے۔ و اجل مسمیٰ عندہ

۷۔ فقط خدا تعالیٰ قیامت اور انسان کے حشر کے وقت سے آگاہ ہے۔ و اجل مسمیٰ عندہ

ہو سکتا ہے "اجل مسمیٰ" سے مراد قیامت برپا ہونے کا وقت ہو کہ جسے انسان کی خلقت و عمر کے ذکر کرنے کے بعد آخری منزل کے عنوان سے ذکر کیا گیا ہو۔

۸۔ ارادہ و قضائے الہی، انسان کی پیدائش اور موت پر حاکم ہے۔ هو الذی خلقکم ... ثم قضی اجلا و اجل مسمیٰ عندہ

۹۔ خداوند یکتا کی خالقیت و ربوبیت میں شک کرنا باعث حیرت اور لائق سرزنش ہے۔ برہم یعدلون، هو الذی خلقکم من طین ثم قضی اجلا ... ثم انتم تموتون "ثم انتم تموتون" میں صرف "ثم" استبعاد اور تنوین (لامت) کا فائدہ دے رہا ہے۔ چونکہ یہاں تراخی (وقفہ) زمانی بے معنی ہے۔ اور پھر یہ بھی کہا گیا ہے کہ "تموتون" کا متعلق، گزشتہ آیت میں مورد بحث بنیادی مضامین (خالقیت و ربوبیت میں توحید) وغیرہ ہیں۔

۱۰۔ اپنی پیدائش و موت کی طرف توجہ کرنے سے انسان میں خداوند یکتا کی ربوبیت کی معرفت کی راہیں ہموار ہوتی ہیں۔ برہم یعدلون هو الذی خلقکم من طین ثم قضی اجلا ... ثم انتم تموتون

۱۱۔ انسان کی خلقت اور موت و حیات کے بارے میں مطالعہ سے خدا کی وحدانیت میں شک نہیں رہتا۔ هو الذی خلقکم من طین ثم قضی اجلا ... ثم انتم تموتون جملہ "ثم انتم تموتون" جو کہ ابتدائے آیت کے مطالب پر توجہ کرنے کے بعد خدا کی وحدانیت میں ہر قسم کے شک و تردید کو بعید قرار دیتا ہے (اس جملہ) سے یہی پتہ چلتا ہے کہ اس توجہ کے بعد علی القاعدہ توحید اور اس پر اعتقاد میں کسی قسم کی تردید باقی نہیں رہنی چاہیئے۔

۱۲۔ حمران عن ابی جعفر ؑ قال : سالتہ عن قولہ اللہ عزوجل: "قضی اجلا و اجل" مسمیٰ عندہ" قال: ہما اجلان، اجل محتوم و اجل موقوف^(۱)

(۱) کافی ج/۱ ص ۱۴۷ حدیث ۴۔ نور الثقلین ج/۱ ص ۷۰۴ حدیث ۱۸۔

حمران کہتے ہیں میں نے امام باقر علیہ السلام سے آیت "قضى..." کے بارے پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو اجل ہیں: ایک حتمی اور دوسری غیر حتمی (معلق)

۱۳_ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قوله "ثم قضی اجلا و اجل مسمى عنده" قال: الاجل الذی غیر مسمى موقوف یقدم منه ما شاء و يؤخر منه ما شاء واما الاجل المسمى فهو الذی ینزل مما یرید ان یکون من لیلة القدر الی مثلها من قابل ^(۱)

امام صادق علیہ السلام نے آیت "ثم قضی..." کے بارے فرمایا: غیر معین اجل، معلق (قابل تغیر) ہے، اس میں سے خدا جسے چاہے مقدم کر دیتا ہے اور جسے چاہیے مؤخر کر دیتا ہے، لیکن اجل معین، ایک مقرر شدہ اجل ہے اس شے کے بارے میں کہ جسے خدا ایک شب قدر سے لیکر دوسرے سال کی شب قدر تک انجام دینا چاہتا ہے...

۱۳_ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قوله "قضی اجلا و اجل مسمى عنده" قال: الاجل الاول هو ما نبذه الی الملاء کة والرسل والانبیاء و الاجل المسمى عنده هو الذی ستره الله عن الخلاء ق ^(۲)

امام صادق علیہ السلام نے کلام خدا "قضی اجلا..." کے بارے میں فرمایا پہلی اجل وہ اجل ہے کہ جس سے خدا نے فرشتوں، رسولوں اور انبیاء کو آگاہ کیا ہے اور (دوسری اجل) اجل معین کہ جو اس کے پاس ہے، اس اجل کو خداوند نے تمام خلایق سے پنهان اور مخفی رکھا ہے۔

آسمان: خالق آسمان ۱

اجل: اجل مسمى ۳، ۶، ۱۲؛ اجل مسمى سے آگاہی ۱۳؛ اجل معلق ۳، ۱۲؛ اجل معلق سے آگاہی ۱۳؛ اقسام اجل ۱۲؛ تغیر اجل معلق ۵، ۱۳؛ حتمیت اجل مسمى ۵، ۱۳

انبیاء: علم انبیاء ۱۳

انسان: اجل انسان ۳، ۳؛ انسان کا مٹی سے ہونا ۲؛ انسان کی موت ۸، ۱۱؛ انسانوں کا محسوس ہونا ۷؛ خالق انسان ۱؛ خلقت انسان ۲، ۸، ۱۰، ۱۱؛ عمر انسان ۳

تاریکی: خالق تاریکی ۱

توحید: توحید افعالی میں شک ۹؛ توحید ربوبی کی راہیں ۱۰؛ توحید ربوبی میں شک ۹، ۱۱

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۵۴ حدیث ۵ نور الثقلین ج ۱ ص ۷۰۳_ حدیث ۱۴ (۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۵۵ ح ۹ نور الثقلین ج ۱ ص ۷۱۳ ح ۱۷_

خدا تعالیٰ: ارادہ الہی کی حاکمیت ۸؛ افعال خدا تعالیٰ ۳؛ قضائے الہی کی حاکمیت ۸؛ خدا تعالیٰ کا علم غیب ۶، ۷؛ خدا تعالیٰ کی خالقیت ۱؛ خدا تعالیٰ کی خالقیت میں شک ۹؛ خدا تعالیٰ کے ساتھ خاص ۱، ۶، ۷؛ ذکر: ذکر موت کے آثار ۱۰

روایت: ۱۲، ۱۳، ۱۴

زمین: خالق زمین ۱

شرک: موانع شرک ۱۱

شک: موانع شک ۱۱

علم: آثار علم ۱۰، ۱۱

قیامت: قیامت سے آگاہی ۷

ملائیکہ: علم ملائیکہ ۱۳

نور: خالق نور ۱

آیت ۳

﴿وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ﴾.

وہ آسمانوں اور زمین ہر جگہ کا خدا ہے وہ تمہارے باطن اور ظاہر اور جو تم کا روبرو کرتے ہو سب کو جانتا ہے

۱۔ آسمانوں اور زمین پر خدا تعالیٰ کی یکساں اور مطلق العنان حاکمیت و تدبیر۔ و هو الله في السموات و في الارض

بقول اہل ادب مورد بحث آیت میں "فی السموات ...""الہ" سے متعلق نہیں ہو سکتا، مگر یہ کہ اس میں فعل کے معنی کو مد

نظر رکھا

جائے (چنانچہ) یہاں پہلی اور بعد کی آیات کے قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مناسب معنی، تمام موجودات پر خداوند کی نظارت اور تدبیر کا مسئلہ ہے۔ (مجمع البیان)

۲۔ عالم کائنات، فقط اپنے خالق کی تدبیر کے تحت (قائم) ہے۔ الحمد لله الذی خلق ... و هو الذی فی السموات و فی الارض اصل خلقت پر بحث کرنے کے بعد کائنات پر خدا کی حاکمیت کے بارے میں تاکید سے یہ نکتہ بیان کیا جا رہا ہے کہ فقط خالق کائنات ہی اسے چلانے والا اور اس پر حکومت کرنے والا ہے۔

۳۔ عالم ہستی میں فقط خدا تعالیٰ ہی حقیقی معبود اور لائق عبادت ہے۔ و هو الله فی السموات و فی الارض اگر "فی السموات" کلمہ "الله" سے متعلق ہو تو کلمہ "الله" تاویل مشتق کے مطابق "الہ" سے مشتق ہو کر معبود کے معنی میں لیا جاسکتا ہے اور بتداء خبر کا معرفہ ہونا، "حصر" کا معنی دے رہا ہے۔

۳۔ عالم آفرینش میں آسمانوں کی کثرت۔ و هو الله فی السموات

۵۔ خدا تعالیٰ کا انسان کے ظاہر و باطن سے آگاہ ہونا۔ يعلم سرکم و جہرکم

۶۔ انسان کا ظاہر و باطن، خدا تعالیٰ کے نزدیک مساوی ہے۔ يعلم سرکم و جہرکم

مفعول "یعلم" پر "جہرکم" کا عطف ہونا اور فعل کا تکرار نہ ہونا، مذکورہ مطلب کو بیان کر رہے ہے۔

۷۔ پوری کائنات پر خدا تعالیٰ کی حاکمیت کے نتیجے میں اس کا انسان کے ظاہر و باطن سے آگاہ ہونا۔ و هو الله فی السموات و فی الارض يعلم سرکم و جہرکم

۸۔ خدا تعالیٰ کا انسان کے اعمال سے آگاہ ہونا۔ و يعلم ما تکسبون

۹۔ خدا تعالیٰ کا انسان کے عمل کے نتیجے اور انجام سے آگاہ ہونا۔ و يعلم ما تکسبون

"ما تکسبون" سے مراد عمل کی جزا اور نتیجہ (بھی) ہو سکتا ہے کہ جسے انسان اپنے عمل کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔

۱۰۔ خدا تعالیٰ خالق ہونے کی وجہ سے، اپنی مخلوق سے پوری طرح آگاہ ہے۔

وهو الذی خلقکم من طین ... يعلم سرکم و جہرکم و يعلم ما تکسبون

۱۱۔ خدا تعالیٰ کے علمی احاطہ کی جانب متوجہ رہنے سے، انسان کا اپنے اعمال اور ارادوں میں گمراہی اور انحراف سے بچ جانا۔ و يعلم سرکم و جهرکم و يعلم ما تکسبون

انسان کے ظاہر و باطن اور اعمال سے خدا تعالیٰ کی مکمل آگاہی کو بیان کرنے کا مقصد، اسے خطاء و لغزش سے روکنا ہے، لہذا اس مطلب کی جانب توجہ کا اثر دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو (خطاء سے) روکنا اور دوسرا (نیکی پر) ابھارنا ہے۔

۱۲۔ عن ابی جعفر (اظنہ محمد بن نعمان) قال: سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن قول اللہ عزوجل "وہو اللہ فی السموات و فی الارض، قال: كذلك هو فی کل مکان ... محیط بما خلق علما و قدرة و احاطة و سلطانا و ملکا... (۱)

ابو جعفر (شاید یہاں محمد بن نعمان مراد ہیں) کہتے ہیں، میں نے امام صادق علیہ السلام سے آیت کے اس جملہ "وہو اللہ..." کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا یعنی وہ (خدا) اپنے تمام مخلوقات کا علم، قدرت، سلطنت اور حاکمیت کے لحاظ سے احاطہ کئے ہوئے ہے۔

آسمان: آسمانوں کا حاکم ۱؛ تدبیر آسمان ۱؛ تعدد آسمان ۲

آفرینش: تدبیر آفرینش ۲

انحراف: موانع انحراف ۱۱

انسان: اسرار انسان ۵، ۶، ۷؛ عمل انسان ۸، ۹

حقیقی و سچا معبود: ۳

خدا تعالیٰ: احاطہ خدا تعالیٰ ۱۱، ۱۲؛ تدبیر خدا تعالیٰ ۱، ۲؛ حاکمیت خدا تعالیٰ ۱، ۷، ۱۲؛ خالقیت خدا تعالیٰ ۱۰؛ خدا تعالیٰ کا علم

غیب ۵، ۶، ۷، ۹؛ خدا تعالیٰ کے علم کا منبع ۷، ۱۰؛ خصوصیات خدا تعالیٰ ۳؛ علم خدا تعالیٰ ۸، ۱۲؛ قدرت خدا تعالیٰ ۱۲

ذکر: ذکر خدا تعالیٰ کے آثار ۱۱

رفتار و کردار: رفتار و کردار کی بنیادیں ۱۱

روایت: ۱۲

(۱) توحید صدوق ص ۱۳۳ حدیث ۱۵ باب ۹، نور الثقلین ج ۱ / ص ۷۰۴ ح ۲۰۔

زمین بتدبیر زمین ۱؛ حاکم زمین ۱

عبادت: عبادت خدا ۳

نظریہ کائنات (جہان بینی): نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ۱۱

آیت ۲

﴿وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ﴾

ان لوگوں کے پاس ان کے پروردگار کی کوئی نشانی نہیں آتی مگر یہ کہ یہ اس سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں

۱۔ زمانہ بعثت کے کفار کا شیوہ خداوند عالم کی ہر آیت (نشانی) سے روگردانی کرنا تھا۔ و مَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ

۲۔ آیات الہی سے روگردانی اور بے توجہی کفر ہے۔ ثم الذين كفروا ... و مَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ یہ آیت کفار کی ان فکری اور نفسیاتی خصوصیات کو بیان کر رہی ہے کہ جو پہلی آیت میں پیش کی گئی ہیں۔ اس لیے اسے ان خصوصیات کا بیان کہہ سکتے ہیں کہ جن سے کلی طور پر "کافر" کا اطلاق ہوا ہے نہ کہ کفر کے بعد ان کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔

۳۔ کفار کا ہر قسم کے الہی معجزے سے منہ موڑنا اور متاثر نہ ہونا۔ و مَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ

۳۔ بعض کفار، خداوند متعال کی جانب سے اتمام حجت ہو جانے کے باوجود آیات اور معجزات (الہی) کے مقابلے میں سخت رویہ اختیار کرتے ہوئے ضد اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ و مَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ متعدد آیات اور معجزات کا آنا، گویا عذر خواہی کا رد اور اتمام حجت ہے۔

۵۔ ربوبیت خداوند عالم اور لوگوں پر اسکی عنایت کا تقاضا ہے کہ آیات و معجزات بھیجے جائیں۔
و ما تاتیہم من آية من آیات ربهم

آیات الہی: آیات الہی سے اعراض ۱، ۲، ۳؛ آیات الہی کے نزول کے اسباب ۵

اتمام حجت: کفار پر اتمام حجت ۲

خدا تعالیٰ: ربوبیت خدا کے آثار ۵

کفار: صدر اسلام کے کفار ۱؛ عصیان کفار ۳؛ کفار اور آیات الہی ۱، ۳؛ کفار اور معجزہ ۳، ۳؛ کفار کی ہٹ دھرمی ۲
کفر: کفر کے موارد ۲

معجزہ: معجزہ سے اعراض ۳، ۳؛ نزول معجزہ کے اسباب ۵

ہدایت: اہمیت ہدایت ۵

آیت ۵

﴿فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ﴾

ان لوگوں نے اس کے پہلے بھی حق کے آنے کے بعد حق کا انکار کیا ہے عنقریب ان کے پاس جن چیزوں کا مذاق اڑاتے تھے ان کے خبریں آنے والی ہیں

۱۔ کفار مکہ نے قرآن کے بعنوان معجزہ نازل ہوتے ہی اسے جھٹلانا شروع کر دیا۔ فقد کذبوا بالحق لما جاءهم
جملہء ظریفہ "لما جاءهم" اس نکتہ کی جانب اشارہ کر رہا ہے کہ کفار نے حق کے آتے ہیں فوراً اسے جھٹلانا شروع کر دیا ہے۔

۲۔ بغیر غور و فکر کے، حق (قرآن) کو جھٹلانا، خداوند عالم کی جانب سے سرزنش و ملامت کا باعث بنتا ہے۔
فقد کذبوا بالحق لما جاءهم فسوف

۳۔ آیات الہی میں غور و فکر کرنے کی ضرورت۔ فقد کذبوا بالحق لما جاءهم

غور و فکر کے بغیر آیات کو جھٹلانے پر مذمت، مندرجہ بالا مفہوم کو بیان کر رہی ہے۔

۳۔ دوسری آیات الہی کو جھٹلانے کی نسبت، قرآن کو جھٹلانا زیادہ مذمت کے لائق ہے۔

ما تاتیہم من آية ... فقد کذبوا بالحق ہو سکتا ہے "الحق" سے مراد قرآن ہو۔ یہ آیت پہلی آیت کی نسبت زیادہ تعجب خیز

حالت کو بیان کر رہی ہے، یعنی کفار نے آیات کو جھٹلایا ہے اور اس سے بھی زیادہ، تعجب خیز اور حیرت کی بات یہ ہے

کہ انھوں نے (دوسری آیات سے) پہلے قرآن کو جھٹلایا ہے۔

۵۔ آیات الہی کو جھٹلانا، حق کو جھٹلانا ہے۔ و ما تاتیہم من آية ... فقد کذبوا بالحق

۶۔ آیات الہی سے روگردانی، حق کو جھٹلانا ہے۔ الاکانوا عنها معرضین، فقد کذبوا بالحق

۷۔ حق کے مقابلے میں آنا اور اسے جھٹلانا، آیات الہی سے روگردانی کی راہیں ہموار کرتا ہے۔

و ما تاتیہم ... الاکانوا عنها معرضین، فقد کذبوا بالحق

ہو سکتا ہے "فقد کذبوا" میں "فای" سببیہ ہو۔ بنا برائیں جملہ "فقد کذبوا" پہلی آیت میں مذکورہ اعراض کی وجہ کو بیان کر رہا ہے۔

۸۔ حق (قرآن) اور آیات الہی کا مذاق اڑانا، کفار مکہ کا شیوہ تھا۔ فسوف یاتیہم انبو اما کانوا به يستهزؤن

جملہ "کانوا به يستهزؤن" کا مفاد ماضی استمراری ہے۔ اور اس سورہ کے زمانہ نزول کے کفار کی جانب سے تمسخر کے تسلسل

کو بیان کر رہا ہے۔

۹۔ روگردانی کرنا، جھٹلانا اور مذاق اڑانا، آیات الہی اور قرآن سے کفار کی جنگ کے (اہم ترین) مراحل ہیں۔

ما تاتیہم من آية ... الاکانوا عنها معرضین، فقد کذبوا بالحق ما کانوا به يستهزؤن

۱۰۔ حق (یعنی قرآن اور دوسری آیات الہی) کا مذاق اڑانے والوں اور اسکی تکذیب کرنے والوں کے لیے برے انجام

اور عذاب الہی کا آمادہ ہونا۔ فقد کذبوا بالحق لما جاءهم فسوف یاتیہم انباء ما کانوا به يستهزؤن

۱۱۔ صدر اسلام کے کفار کے تمسخر کے باوجود خداوند متعال کا، پیغمبر اکرم (ص) اور اسلام کی عنقریب فتح و کامیابی اور

ترقی و ظہور کی خوشخبری دینا۔ فسوف یاتیہم انباء ما کانوا به يستهزؤن

ہو سکتا ہے "یاتیہم انباء ما کانوا" سے مراد اسلام کی فتح و کامیابی جیسے امور کا پورا ہونا ہو کہ

جس کو کفار اپنی تکذیب و تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں۔

۱۲۔ تمسخر و استہزاء کے ساتھ آیات الہی کو جھٹلانا کفار کا شیوہ ہے۔ فقد کذبوا بالحق لما جاہم فسوف یاتیہم انباء ما کانوا بہ یستہزؤن

آیات خدا: آیات خدا سے اعراض ۶، ۷، ۹؛ آیات خدا سے جنگ ۹؛ آیات خدا کا مذاق اڑانا ۸، ۹، ۱۲؛ آیات خدا کا مذاق و تمسخر اڑانے والوں کی سزا ۱۰؛ آیات خدا کو جھٹلانے والوں کی سزا ۱۰؛ آیات خدا کی تکذیب ۵، ۹، ۱۲؛ آیات خدا کی تکذیب پر سرزنش و ملامت ۳

اسلام: اسلام کی فتح و کامیابی کی بشارت ۱۱؛ تاریخ صدر اسلام ۱۱

انجام: برا انجام ۱۰

تعقل: آیات خدا میں تعقل ۳

حق: حق سے جنگ کے آثار ۷؛ حق کا مذاق اڑانا ۸؛ حق کا مذاق اڑانے والوں کی سزا ۱۰؛ حق کو جھٹلانا ۵، ۶؛ حق کو جھٹلانے پر سرزنش و ملامت ۲؛ حق کو جھٹلانے کے آثار ۷؛ حق کے جھٹلانے والوں کی سزا ۱۰

خدا تعالیٰ: بشارت خدا ۱۱؛ خدا کی طرف سے سرزنش ۲؛ عذاب خدا ۱۰

عمل: ناپسندیدہ عمل ۲

قرآن: اعجاز قرآن ۱؛ اہمیت قرآن ۳؛ تکذیب قرآن ۱، ۹؛ قرآن سے اعراض ۹؛ قرآن کا استہزاء ۸، ۹؛ قرآن کا مذاق اڑانے والوں کی سزا ۱۰؛ قرآن کو جھٹلانے پر سرزنش ۲، ۳؛ قرآن کی تکذیب کرنے والوں کی سزا ۱۰؛ قرآن کے خلاف جنگ ۹

کفار: صدر اسلام کے کفار ۱۱؛ کفار اور آیات الہی ۹؛ کفار اور قرآن ۹؛ کفار کا مذاق ۸، ۱۱، ۱۲؛ کفار کے طور طریقے ۹، ۱۲

کفار مکہ: کفار مکہ اور آیات الہی ۸؛ کفار مکہ اور حق ۸؛ کفار مکہ اور قرآن ۱، ۸؛ کفار مکہ کے طور طریقے ۸

معجزہ: تکذیب معجزہ ۱

آیت ۶

﴿ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنَّا فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ تُمَكِّنْ لَّكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَجَعَلْنَا
الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۖ﴾

کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی نسلوں کو تباہ کر دیا ہے جنہیں تم سے زیادہ زمین میں اقتدار دیا تھا اور
ان پر موسلا دھار پانی بھی برسایا تھا۔ ان کے قدموں میں نہریں بھی جاری تھیں پھر ان کے گناہوں کی بنا پر انھیں ہلاک
کر دیا اور ان کے بعد دوسری نسل جاری کر دی

۱۔ تاریخ میں غور و فکر نہ کرنے اور گزشتہ امتوں کے دردناک انجام سے سبق حاصل نہ کرنے کی وجہ سے آیات الہی سے
کفر و انکار کرنے والوں کی سرزنش۔ الم یروا کم اہلکنا من قبلہم من قرن

۲۔ گزشتہ لوگوں کی تاریخ کا آئندہ آنے والوں کے لیے درس عبرت ہونا۔ الم یروا کم اہلکنا من قبلہم

۳۔ زمانہ پیغمبر (ص) کے کفار کا گزشتہ امتوں کی سرنوشت سے آگاہ ہونا۔ الم یروا کم اہلکنا من قبلہم من قرن مکنہم فی
الارض یہ جو "الم یروا" فرمایا گیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ گزشتہ لوگوں کی تاریخ کفار کی دسترس میں تھی اور وہ اس سے
آگاہ تھے۔

۴۔ کفار نے تاریخ کا صحیح تجزیہ و تحلیل نہیں کیا اور اس سے پند و نصیحت حاصل نہیں کی۔ الم یروا کم اہلکنا
تو بیخ پر بنی استفہام "الم یروا..." ظاہر کر رہا ہے کہ گزشتہ لوگوں کی تاریخ سے نصیحت اور عبرت حاصل کی جاسکتی ہے
لیکن کفار اس طرف مائل نہیں ہیں۔

۵۔ ہدایت اور تربیت کا ایک طریقہ عبرت آموز تاریخی نمونے پیش کرنا ہے۔

الم يروا كم اهلكنا من قبلهم من قرن مكنهم في الارض

۶۔ حق سے جنگ (یعنی حق کو جھٹلانے، اس کا مذاق اڑانے اور اس سے دوری اختیار کرنے) کا انجام، ہلاکت اور بربادی ہے۔ ما تاتيه من آية ... الا كانوا عنها معرضين فقد كذبوا بالحق ... الم يروا كم اهلكنا من قبلهم

۷۔ ظہور اسلام سے پہلے زمین کے طول و عرض میں بہت سی قدرت مند تہذیبوں کا ظاہر ہونا۔

الم يروا كم اهلكنا من قبلهم من قرن۔ مكنهم في الارض "قرن" امت اور لوگوں کے ایک گروہ کے معنی میں ہے کہ جو ایک زمانے میں موجود ہوں "مکنا ہم"، "تمکین" سے ہے جس کا مطلب، تمکین دینا ہے "قرن مستکن" ایسے لوگوں کی طرف اشارہ ہے کہ جو طاقتور ہوں اور نعمات سے بہرہ مند ہیں۔ مندرجہ بالا مفہوم میں اس کو "تمدنوں" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۸۔ مادی طاقت قہر الہی سے نجات دلانے کے قابل نہیں ہے۔ الم يروا كم اهلكنا من قبلهم من قرن مكنهم في الارض

۹۔ بہت سے گزشتہ معاشروں کا، زمانہ پیغمبر (ص) کے کفار سے زیادہ طاقتور ہونے کے باوجود، اپنے کفر کے سبب ہلاک ہونا۔ الم يروا كم اهلكنا من قبلهم من قرن مكنهم في الارض ما لم نمكن لكم

۱۰۔ زمانہ پیغمبر (ص) کے کفار کا اپنی طاقت و اقتدار پر بے جا غرور و اعتماد۔

الم يروا كم اهلكنا ... مكنهم في الارض ما لم نمكن لكم یہ فرمانا کہ تم سے زیادہ طاقتور قوموں کو ہم نے ہلاک کیا ہے، ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنی طاقت اور اقتدار پر غرور کرتے تھے۔

۱۱۔ قدرتمند تہذیبوں اور تمدنوں کی پیدائش و ظہور میں فراواں اور متواتر بارشوں کے برسنے اور دریاؤں کے بہنے کا کردار۔ مكنهم في الارض ... و ارسلنا السماء عليهم مدراراً و جعلنا الانهار

"مدراراً" یعنی فراوان، پے درپے اور ضرورت کے مطابق برسنے والا۔ (مجمع البيان، سورہ ہود آیت ۵۲ کے ذیل میں)۔

۱۲۔ پانی کی فراوانی اور زراعت کی کثرت اقوام اور تمدن کی قدرت و طاقت کی نشانی ہے۔

و ارسلنا السماء عليهم مدراراً و جعلنا الانهار تجري من تحتهم

۱۳۔ اقتدار اور مادی قدرت، سعادت کے ضامن نہیں۔ و مکنہم فی الارض ما لم نمکن لکم
اور یہ فرمانا کہ ہم نے انہیں تم سے زیادہ اقتدار عطا کیا اور انہیں ہلاک کیا ہے۔ پس مادی قدرت خدا کے نزدیک قرب کی
دلیل نہیں۔

۱۴۔ طبعی اور قدرتی عوامل، ارادہ الہی کے سامنے مسخر اور اس کے قلم و قدرت میں ہیں۔
کم اہلکنا ... مکنہم ... و ارسلنا السماء ... و جعلنا الانهار

۱۵۔ آیات الہی کو جھٹلانا، گناہ اور ہلاکت کا موجب ہے۔ و ما تاتیہم من آیۃ ... فاهلکناہم بذنوبہم
آیات کو جھٹلانے والوں کے بارے میں "ذنوب" کا عنوان استعمال کرنا ظاہر کرتا ہے کہ تکذیب اور جھٹلانا "گناہ" کے
مصادیق میں سے ہے۔

۱۶۔ قبل از اسلام، گناہ اور حق کے خلاف جنگ کرنے کے سبب بہت سی قوموں کا زوال اور ہلاکت سے دوچار ہونا۔ الم
یرواکم اہلکنا من قبلہم ... فاهلکناہم بذنوبہم

۱۷۔ تاریخ کی تبدیلی میں لوگوں کے اعمال کا کردار۔ الم یرواکم اہلکنا ... فاهلکناہم بذنوبہم

۱۸۔ خداوند عالم کا گذشتہ ہلاک ہونے والی اقوام و ملل کی جگہ دوسری اقوام و ملل کو لے آنا۔
فاهلکناہم بذنوبہم و انشاننا من بعدہم قرنا ۱ خیرین

۱۹۔ متمدن کافر قوموں کے ختم ہو جانے کے باوجود زمین پر انسانوں کی زندگی کا قائم و دائم رہنا۔
فاهلکناہم بذنوبہم و انشاننا من بعدہم قرنا ۱ خیرین

۲۰۔ کفر اور گناہ کے نتیجے میں قوموں کی ہلاکت اور تمدنوں کی نابودی، سنن الہی میں سے ہے۔
الم یرواکم اہلکنا من قبلہم من قرن ... فاهلکناہم بذنوبہم

جملہ "فاهلکناہم" ایک ایسے قانون کو بیان کر رہا ہے کہ طول تاریخ میں جسکے کئے عملی اجراء کو جملہ "الم یرواکم اہلکنا" ظاہر
کرتا ہے۔

۲۱۔ اقوام اور تمدنوں کی پیدائش اور (نابودی) خداوند کے تسلط اور ارادے کے تحت ہے۔
الم یرواکم اہلکنا من قبلہم من قرن مکنہم فی الارض ... و انشاننا من بعدہم قرنا ۱ خیرین

آیات الہی: آیات الہی کو جھٹلانے کا گناہ ۱۵

امتیں: امتوں کا نابود ہونا ۱۹; امتوں کی ہلاکت کے عوامل ۲۰; کافر امتوں کی ہلاکت ۱۹

انسان: انسان کا ضعیف و کمزور ہونا ۸

بارش: بارش کے فوائد ۱۱

پانی: پانی کے فوائد ۱۲۱۱

تاریخ: تاریخ سے عبرت ۱، ۲، ۵; تاریخ کے فوائد ۲، ۳; تاریخی تحولات کا منبع ۱۴; محرک تاریخ ۱۴

تربیت: تربیت کا طریقہ ۵

تعقل: تعقل نہ کرنے پر سرزنش ۱

تمدن: تمدن اور تمدن ۴; تمدن کی پیدائش کا منشاء اور وجوہات ۱۱، ۱۸، ۲۱; تمدن کے زوال کے عوامل ۱۶; تمدنوں کا

نابود ہونا ۱۹; تمدنوں کے نابود ہونے کے عوامل ۱۶، ۲۰; قبل از اسلام کے تمدن ۴; معاشروں کے منقرض ہونے کی

وجوہات ۲۱

حق: حق سے اعراض کا انجام ۶; حق سے جنگ کا انجام ۶; حق سے جنگ کے آثار ۱۶; حق کو جھٹلانے کا انجام ۶; حق کے

مذاق اڑانے کا انجام ۶

خدا تعالیٰ: ارادہ خدا ۱۳، ۲۱; افعال خدا ۱۸; سنن خدا ۲۰; غضب خدا سے نجات ۸; قدرت خدا کا دائرہ ۱۳

دریا: دریاؤں کے فوائد ۱۱

زندگی: زندگی کا دوام ۱۹

سعادت: عوامل سعادت ۱۳

عبرت: عوامل عبرت ۱، ۲، ۳، ۵

عوامل طبیعی: عوامل طبیعی کا عمل ۱۳

قدرت: عوامل قدرت ۱۲; قدرت کی نشانیاں ۱۲; قدرت کے آثار ۱۳

کاشتکاری: کاشتکاری کے فوائد ۱۲

کفار: صدر اسلام کے کفار کا تکبر ۱۰؛ صدر اسلام کے کفار کی آکاہی ۳؛ صدر اسلام کے کفار کی قدرت ۱۰؛ صدر اسلام کے کفار کے وسائل ۱۰؛ کفار اور تاریخ کا تحلیل و تجزیہ ۳؛ کفار کا عبرت حاصل نہ کرنا ۳، ۱؛ کفار کی سرزنش ۱

کفر: آیات الہی سے انکار ۱؛ کفر کے آثار ۹، ۲۰

گناہ: گناہ کی دنیوی سزا ۱۶؛ گناہ کے آثار ۱۶، ۲۰

گذشتہ اقوام: گذشتہ اقوام کا انجام ۳؛ گذشتہ اقوام کی تاریخ ۱

لوگ (عوام): عوام اور تاریخ کے تحولات ۱۷

مادی وسائل: مادی وسائل کا ضعف ۸؛ مادی وسائل کے آثار ۱۳

معاشرہ: معاشروں کی پیدائش کی وجہ ۱۸؛ معاشروں کی نابودی کے اسباب ۹

ہدایت: ہدایت کا طریقہ ۵

ہلاکت: دنیوی ہلاکت کے موجبات ۶، ۹، ۱۵؛ ہلاکت سے نجات ۸

آیت ۷

﴿وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ﴾

اور اگر ہم آپ پر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب بھی نازل کر دیتے اور یہ اپنے ہاتھ سے چھو بھی لیتے تو بھی ان کے کافر یہی کہتے کہ یہ کھلا ہوا جادو ہے

۱۔ اگر خدا کی جانب سے پیغمبر (ص) پر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب نازل ہوتی تو بھی کفار اسے سحر و جادو کہتے۔

و لو نزلنا عليك كتابا في قرطاس فلمسوه بايديهم لقال الذين كفروا ان هذا الا سحر مبين

۲۔ زمانہ بعثت میں، کفار مکہ کا وحی اور معجزات الہی کے مقابلے میں شدید ہٹ دھرمی اور عناد دکھانا اور حق کو قبول نہ کرنا۔ و لو نزلنا عليك كتابا ... ان هذا الا سحر مبين

سورہ انعام مکہ میں نازل ہوئی ہے۔ بنابر ایس قدرتی بات ہے کہ اس دور کے لوگوں خصوصاً مشرکین مکہ کے بارے میں بحث کر رہی ہے۔

۳۔ آیات قرآن، پیغمبر (ص) پر کتابی صورت میں نازل نہیں ہوئیں کہ انھیں چھو کر دیکھا جاتا۔
و لو نزلنا عليك كتابا في قرطاس فلمسوه بايديهم

۳۔ پیغمبر (ص) کی نبوت و رسالت اور آیات الہی کے مقابلے کے لیے کفار کا ایک ہتھیار جادو کی تہمت لگانا تھا۔
لقال الذين كفروا ان هذا الا سحر مبين

۵۔ حق کے سامنے سختی، شدت اور کفر، حوادث و واقعات کی بے جا تفسیر اور فہم میں انحراف کی راہ فراہم کرتا ہے۔
و لو نزلنا ... لقال الذين كفروا ان هذا الا سحر مبين "الذين كفروا ..." میں کفر کو عنوان بنانا، کفار کے غلط اور گمراہ افکار پر کفر کی تاثیر کو ظاہر کر رہا ہے۔ یعنی "کفر" واقعات و حوادث کے "حق" کے برخلاف اور واقعیت کے برعکس تفسیر کرنے کا سبب بنتا ہے۔

۶۔ کفر اختیار کرنا، ہر قسم کے معجزے اور (حقانیت پیغمبر (ص) پر گواہ) آیت کے انکار کا سبب بنتا ہے خواہ وہ کتنا ہی قابل حس کیوں نہ ہو۔ و لو نزلنا عليك ... لقال الذين كفروا ان هذا الا سحر مبين

آسمانی کتب: آسمانی کتب کا نزول ۱

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) پر تہمت ۳; آنحضرت (ص) سے جنگ ۳; آنحضرت (ص) کی حقانیت کے دلائل ۶

آیات الہی: آیات الہی سے جنگ ۳

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۲، ۳

انحراف: فکری انحراف کے اسباب ۵

تہمت: جادو کی تہمت ۱، ۳

حق: حق کو قبول نہ کرنے کے آثار ۵

حوادث: حوادث اور واقعات کا غلط تجزیہ ۵

قرآن: قرآن کی پیشگوئی ۱; نزول قرآن کی کیفیت ۳

کفار: کفار اور آسمانی کتاب ۱; کفار اور آنحضرت (ص) ۲; کفار اور آیات خدا ۳; کفار اور نزول وحی ۱; کفار کے طور طریقے ۱; کفار کے مقابلے کا طریقہ ۳

کفار مکہ: کفار مکہ اور معجزہ ۲; کفار مکہ اور وحی ۲; کفار مکہ کا حق قبول نہ کرنا ۲; کفار مکہ کی دشمنی ۲; کفار مکہ کی ہٹ دھرمی ۲

کفر: کفر کے آثار ۵، ۶

معجزہ: معجزہ کو جھٹلانے کے عوامل ۶

آیت ۸

﴿وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَّفُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ﴾

اور یہ کہتے ہیں کہ ان پر ملک کیوں نہیں نازل ہوتا حالانکہ ہم ملک نازل کر دیتے تو کام کا فیصلہ ہو جاتا اور پھر انہیں کسی طرح کی مہلت نہ دی جاتی

۱۔ پیغمبر (ص) پر ملائکہ کے نزول کو (اپنی آنکھوں سے) مشاہدہ کرنے کا تقاضا کفار کا (محض) ایک بہانہ اور بے جا سوال

تھا۔ و قالوا لو لا انزل عليه ملك و لو انزلنا ملكا لفضي الامر

۲۔ ناقابل عمل معجزات کا تقاضا کر کے، بہانے بنانے والے کفار کا پیغمبر (ص) پر ایمان لانے سے فرار کرنا۔

و لو انزلنا ملكا لفضي الامر ثم لا ينظرون

صرف "لو" اکثر وہاں استعمال کیا جاتا ہے کہ جہاں "ناقابل عمل" امر کی شرط لگائی جائے۔

۳۔ اگر پیغمبر (ص) پر بعنوان معجزہ، ملائکہ کا نزول محسوس (قابل دید) شکل میں ہوتا تو کفار فوراً ہلاک ہو جاتے اور ان کی مہلت ختم ہو جاتی۔ و لو انزلنا ملکا لقضی الامر ثم لا ینظرون

۴۔ اگر پیغمبر (ص) پر ایک لکھی ہوئی کتاب نازل ہوتی تو بھی کفار ایمان نہ لاتے اور (اس کے بعد) فرشتوں کے نزول کا تقاضا کرنے لگتے۔ و لو نزلنا علیک کتابا فی قرطاس فلمسوه بایدیہم لقال ... و قالوا لولا انزل علیہ ملک اس احتمال کی بنا پر کہ "قالوا" "لو" کے جواب میں، پہلی آیت پر عطف کیا گیا ہو۔

۵۔ اگر ملائکہ بعنوان معجزہ، پیغمبر (ص) پر نازل ہوتے ہوئے دیکھے جاتے تو کفار کی مہلت ختم ہو جاتی۔ و لو انزل ملکا لقضی الامر ثم لا ینظرون جملہ "لقضی الامر" اور "ثم لا ینظرون" سے پتہ چلتا ہے کہ اگر محسوس انداز میں "فرشتہ" نازل ہوتا تو کفار کی مہلت ختم ہو جاتی بنا بریں اس سے یہ نکتہ سامنے آتا کہ اس قسم کی آیات کے نزول سے پہلے، کفار مہلت الہی سے بہرہ مند تھے۔

۶۔ ملائکہ کے آشکار و ظاہری طور پر نازل ہونے کے تقاضے کے خطرناک انجام و نتائج سے کفار کا آگاہ نہ ہونا۔ و لو انزلنا ملکا لقضی الامر ثم لا ینظرون

۷۔ معجزات کا مشیت الہی اور ایک قانون کے مطابق پیش کیا جانا۔ و لو نزلنا ملکا لقضی الامر ثم لا ینظرون

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) سے اعراض ۲

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۱، ۲

ایمان: حضرت محمد (ص) پر ایمان ۲؛ متعلق ایمان ۲

خدا تعالیٰ: مشیت خدا ۷

کفار: صدر اسلام کے کفار ۲، ۳؛ صدر اسلام کے کفار کے تقاضے ۱؛ کفار کا جہل ۶؛ کفار کا حیات کی جانب میلان ۱، ۳؛ کفار کو

مہلت دینا ۵، ۳؛ کفار کی بہانہ جوئی ۱، ۲؛ کفار کی ہلاکت کے اسباب ۳؛ کفار کے تقاضے ۱، ۳، ۶

معجزہ: درخواستی معجزہ ۱، ۲، ۳، ۵، ۶؛ معجزے کا قانون کے مطابق ہونا ۷؛ معجزے کی درخواست ۲؛ نزول ملائکہ کا معجزہ ۳

ملائکہ: رویت ملائکہ کی درخواست ۱؛ ملائکہ کا نزول ۵؛ نزول ملائکہ کی درخواست ۳، ۶

آیت ۹

﴿وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبَسُونَ﴾

اگر ہم پیغمبر کو فرشتہ بھی بناتے تو بھی مرد ہی بناتے اور وہی لباس پہناتے جو مرد پہنا کرتے ہیں
۱۔ بالفرض اگر ملائکہ کو پیغمبری اور نبوت کے لیے انتخاب کیا جاتا تو اللہ تعالیٰ انھیں بشر کی شکل میں قرار دیتا۔
و لو جعلناه ملکا لجعلناه رجلا

۲۔ فرشتے کو پیغمبر بنا کر بھیجنے کی درخواست کرنا، کفار کا صرف ایک بہانہ ہے۔ و لو جعلناه ملکا
ہو سکتا ہے جملہ "و لو جعلنا ملکا..." پہلی آیت سے جدا ہو اور کفار کے ایک دوسرے تقاضے کا جواب ہو کہ جس میں انھوں
نے فرشتہ کو پیغمبر کے عنوان سے بھیجنے کی درخواست کی ہو۔

۳۔ ناممکن معجزات کا تقاضا کر کے، بہانہ جو کفار کا پیغمبر (ص) پر ایمان لانے سے فرار کرنا۔ و لو جعلناه ملکا لجعلناه رجلا
۳۔ کفار، انسان میں مقام رسالت پر فائز ہونے کی لیاقت و صلاحیت کے منکر اور اس مقام کے ملائکہ سے مختص ہونے
کے مدعی ہیں۔ و لو جعلناه ملکا

۵۔ خداوند کریم، لوگوں کے لیے، بشر کے علاوہ کسی اور جنس سے پیغمبر مبعوث نہیں کرے گا۔
و لو جعلناه ملکا لجعلناه رجلا

۶۔ خداوند کریم اپنے انبیاء کو مردوں میں سے انتخاب کرتا ہے۔ و لو جعلناه ملکا لجعلناه رجلا
"بشر" کے بجائے "رجلا" کہنا، مذکورہ نکتہ پر دلالت کرتا ہے۔

۷۔ عام لوگ دنیا میں ملائکہ کی اصلی شکل دیکھنے سے عاجز ہیں۔ و لو انزلنا ملکا لقضى الامر ... و لو جعلناه

پہلی آیت میں اصلی شکل میں ملائکہ کے فزول کو قضائے امر اور کفار کی ہلاکت سے مشروط کیا گیا ہے۔ اور اس آیت میں ایک فرضی فرشتے کے نازل ہونے کو مردوں کی شکل میں بیان کیا گیا ہے۔ ان دو نکتوں سے مندرجہ بالا مفہوم اخذ کیا جا سکتا ہے۔

۸۔ خداوند بنی آدم کی جانب ملائکہ کو پیغمبر بنا کر نہیں بھیجتا۔ و لو جعلناہ ملکا جعلناہ رجلا

صرف "لو" ان موارد میں استعمال ہوتا ہے کہ جہاں شرط، ایک ممنوع و ناقابل عمل، امر ہو۔

۹۔ آدمی کی شکل میں ملائکہ کے مجسم ہونے کا امکان۔ و لو جعلناہ ملکا جعلناہ رجلا

آیت میں جس چیز کی نفی کی گئی ہے وہ ملائکہ کا پیغمبر ہونا ہے نہ کہ ان کا آدمی کی شکل میں مجسم ہونا۔

۱۰۔ اگر ملائکہ میں سے پیغمبر مبعوث کر دیا جاتا تو بھی کفار کے بہانے بنانا اور مغالطہ والی وضعیت ختم نہ ہوتی۔
و لو جعلنا ملکا جعلناہ رجلا و للبسنا علیہم

۱۱۔ رسالت پیغمبر (ص) کا انکار کرنے والے حقیقت کو چھپاتے ہیں اور مغالطے سے کام لیتے ہیں۔

و للبسنا علیہم ما یلبسون "یلبسون" فعل مضارع ہے اور کفار کی تلبیس کے استمرار کو ظاہر کر رہا ہے۔

۱۲۔ خداوند عالم، رسالت پیغمبر (ص) کے بارے میں حق کو چھپانے والوں اور مغالطہ میں ڈالنے والوں کو گراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔ و للبسنا علیہم ما یلبسون

۱۳۔ اپنی مغالطہ کاری اور حق پوشی کے نتیجے میں انسان کا ہدایت الہی سے محروم ہو جانا۔

و للبسنا علیہم ما یلبسون تلبیس خداوند "للبسنا" رتبہ کے لحاظ سے خود انسان کی تلبیس (ما یلبسون) کے بعد واقع ہوتی ہے۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) سے دوری ۳؛ آنحضرت کی نبوت میں مغالطہ ۱۲

انبیاء: انبیاء کا انتخاب ۶؛ انبیاء کا بشر ہونا ۵، ۱؛ انبیاء کا مرد ہونا ۶ انبیاء کی خصوصیات ۱-، ۸، ۶، ۵؛ انبیاء کی جنس ۱۰

انسان: انسان کی کمزوری ۳، ۴

ایمان: حضرت محمد (ص) پر ایمان ۳; متعلق ایمان ۳

حق: کتمان حق کے آثار ۱۳; کتمان کرنے والوں کی گمراہی ۱۲

خدا تعالیٰ: اضلال خدا (خدا کا گمراہ کرنا) ۱۲; ہدایت خدا ۱۳

کفار: صدر اسلام کے کفار ۳; کفار اور کتمان حق ۱۱; کفار اور محمد (ص) ۳; کفار اور نبوت بشر ۳; کفار اور نبوت محمد (ص)

۱۱; کفار اور نبوت ملائکہ ۳; کفار کا عقیدہ ۳; کفار کا مغالطہ ۱۰، ۱۱; کفار کی بہانہ جویی ۲، ۳، ۱۰; کفار کی خواہشات ۲

کفر: حضرت محمد (ص) کے بارے میں کفر ۳

مغالطہ: مغالطے کے آثار ۱۳

ملائکہ: تجسم ملائکہ ۹; رویت ملائکہ ۷; نبوت ملائکہ ۱، ۸; نبوت ملائکہ کا تقاضا ۲;

نبوت: مقام نبوت ۳، ۵، ۸

ہدایت: ہدایت سے محرومیت ۱۳

آیت ۱۰

﴿وَلَقَدْ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ﴾.

پیغمبر آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا ہے جس کے نتیجے میں مذاق اڑانے والوں کے لئے ان کا مذاق ہی ان کے گلے پڑ گیا اور وہ اس میں گھر گئے

۱۔ پیغمبر (ص) سے پہلے بھی بہت سے انبیاء الہی کفار کے مذاق کا نشانہ بنتے رہے ہیں۔ و لقد استُہْزِئَ برسل من قبلک

۲۔ پوری تاریخ کے دوران کفار اور انبیاء کے درمیان نزاع جاری رہا ہے۔ و لقد استُہْزِئَ برسل من قبلک

۳۔ طول تاریخ میں انبیائے الہی کا مذاق اڑانا اور ان سے تمسخر کرنا کفار کا شیوہ رہا ہے۔
و لقد استهزؤ برسل من قبلك ... ما كانوا به يستهزؤن

۳۔ طول تاریخ میں، انبیائے الہی کے وعدہ عذاب اور ڈرانے کا مذاق اڑانا انبیاء کے خلاف کفار کی جنگ کا ایک طریقہ ہے۔ و لقد استهزؤ برسل من قبلك فحاق بالذين سخروا منهم ما كانوا به
یہ اس وقت ہے کہ جب "ماکانوا بہ یستہزؤن" سے مراد وہ عذاب ہو کہ جس کا خدا کی طرف سے وعدہ دیا گیا ہے اور جو انبیائے ﷺ کے پیام میں ذکر ہوا ہے۔

۵۔ ملائکہ کو دیکھنے اور ایک ملموس (قابل دید) کتاب کے فزول کا تقاضا کمر کے کفار کا پیغمبر اکرم (ص) کی نسبت تمسخر و اڑانا و لو نزلنا عليك كتابا في قرطاس فلمسوه ... و لقد استهزؤ برسل من قبلك

کفار کی بے جا توقعات اور بہانہ جویوں کو بیان کرنے کے بعد، پیغمبر (ص) کی تسلی کے لیے، گزشتہ انبیاء سے کیئے گئے مذاق کو یاد دلانا، ظاہر کرتا ہے کہ یہی بہانہ جویاں، انبیاء الہی کے بارے میں کفار کے مذاق کا مصداق ہیں۔

۶۔ خداوند عالم کا، گزشتہ انبیاء سے کیئے گئے مذاق اور مذاق کرنے والوں کے برے انجام کی یاد دلا کر، پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی و تشفی دینا۔ و لقد استهزى برسل من قبلك فحاق بالذين سخروا منهم ما كانوا به يستهزؤن

۷۔ انبیاء اور ان کی جانب سے دیئے گئے وعدہ عذاب کا مذاق اڑانے والے کفار کا، اسی عذاب میں مبتلا ہونا کہ جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ فحاق بالذين سخروا منهم ما كانوا به يستهزؤن

یہ اس بنا پر کہ "ما" موصولہ ہے اور اس سے مراد وہ عذاب الہی ہے کہ جو انبیاء کے کلام میں ذکر ہوا ہے۔ اور کفار اسی (عذاب) کو اپنے استہزاء کا نشانہ بناتے ہیں۔

۸۔ جو کفار، گزشتہ انبیاء کا مذاق اڑاتے تھے، ان کا اسی عذاب میں گرفتار ہونا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔
فحاق بالذين سخروا منهم ما كانوا به يستهزؤن

یہ اس بنا پر ہے کہ آیت "جزاء ماکانوا بہ یستہزؤن" اس طرح تقدیر میں ہو تو اس صورت میں "ماکانوا" میں "ما" مصدریہ ہے اور ضمیر "ہ" کا مرجع کلمہ "رسل" کے قرینے سے آیت کے اول میں کلمہ "رسول" ہو سکتا ہے۔

۹۔ خداوند عالم طول تاریخ میں اپنے انبیاء کا مددگار اور پشت پناہ رہا ہے۔

و لقد استهزی برسل من قبلك فحاق بالذين سخروا منهم ما كانوا به يستهزءون

۱۰۔ خداوند متعال کا پیغمبر (ص) سے مذاق کرنے والوں کو خبردار کرنا۔

و لقد استهزی برسل من قبلك فحاق بالذين سخروا منهم ما كانوا به يستهزءون

۱۱۔ الہی معارف اور ادیان کا مذاق اڑانے والوں کو خدا کی طرف سے خبردار کیا جانا۔

و لقد استهزی برسل من قبلك فحاق بالذين سخروا منهم ما كانوا به يستهزءون

۱۲۔ دشمنوں کی سر و جنگ کے مقابلے میں استقامت اور ان کے تمسخر سے نہ ڈرنے کی ضرورت۔

و لقد استهزی برسل من قبلك فحاق بالذين سخروا منهم ما كانوا به يستهزءون

آسمانی کتب: آسمانی کتاب کا تقاضا ۵

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) سے مذاق ۵; آنحضرت (ص) - سے مذاق کرنے والوں کو خبردار کیا جانا ۱; آنحضرت (ص) کو تسلی

انبیاء: انبیاء سے جنگ ۲، ۳; انبیاء سے مذاق ۱، ۳، ۶; انبیاء کا مذاق اڑانے والوں کی سزا ۸; انبیاء کی امداد ۹; انبیاء کے ڈرانے کا مذاق اڑانا ۲، ۷

انجام: برا انجام ۶

جنگ: جنگ میں شجاعت ۱۲

خدا تعالیٰ: خدا کی جانب سے خبردار کیا جانا ۱۰، ۱۱; خدا کی طرف سے امداد ۹

دشمن: دین کا مذاق اڑانے والوں کو خبردار کیا جانا ۱۱

سر و جنگ: (اعصابی) جنگ میں استقامت ۱۲

کفار: صدر اسلام کے کفار ۵; کفار اور انبیاء، ۳، ۲، ۱;

کفار اور حضرت محمد (ص)؛ کفار کا عذاب ۸، ۷؛ کفار کا محسوسات کی جانب حائل ہونا ۵؛ کفار کی خواہشات ۵؛ کفار کی طرف سے استہزاء ۱، ۳، ۴؛ کفار کے طور طریقے ۳؛ کفار کے مقابلے کا طریقہ ۳
مذاق اڑانے والے: مذاق اڑانے والوں کا انجام ۶؛ مذاق اڑانے والوں کی سزا ۸، ۷
ملائکہ: ملائکہ کو دیکھنے کا تقاضا ۵

آیت ۱۱

﴿قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ﴾.

آپ ان سے کہہ دیجئے کہ زمین میں سیر کریں پھر اس کے بعد دیکھیں کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے
۱۔ پیغمبر اکرم (ص) کی لوگوں کو زمین میں چلنے پھرنے اور انبیاء الہی کو جھٹلانے والوں کے انجام میں غور و فکر اور تدبر کرنے کی جانب رغبت دلانے پر مامور ہونا۔ قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبة المکذبین
۲۔ لوگوں کو گزشتہ امتوں کی تاریخ کے بارے میں تحقیق و مطالعہ کرنے اور اس سے پسند و نصیحت حاصل کرنے پر وارد کرنا، دینی مبلغین کا فریضہ ہے۔ قل سیروا فی الارض ثم انظروا
فعل امر "قل" پیغمبر (ص) سے خطاب ہے کہ جس میں آنحضرت (ص) کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ (ص) لوگوں کو تاریخ کے بارے میں تحقیق و مطالعہ کرنے کی ترغیب دلائیں۔ یہ فریضہ، ملاک کے لحاظ سے فقط پیغمبر (ص) سے ہی مختص نہیں ہے بلکہ سب کا فریضہ ہے خصوصاً دینی مبلغین کا۔
۳۔ زمین کے طول و عرض پر گزشتہ امتوں کے عبرت آموز آثار کا موجود ہونا۔ قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبة المکذبین

۳۔ انبیاء کی دعوت کا زمین کی وسعتوں تک پھیلا ہونا اور کفار کا (ہر جگہ) ان کی مخالفت کرنا۔

"قل سیروا فی الارض ثم انظروا

"الارض" کا مطلب پوری زمین ہے کہ جس کا گزشتہ لوگوں کے آثار کے بارے میں مطالعہ اور چلنے پھرنے کے لیے ایک میدان کے عنوان سے تعارف کروایا گیا ہے لہذا اس سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء پوری زمین پر موجود رہے ہیں، اسی طرح ان کو جھٹلانے والے (کفار) بھی زمین پر پھیلے ہوئے ہیں۔

۵۔ انسان کی تربیت و ہدایت میں، گزشتہ امتوں کی تاریخ اور آثار کے مطالعہ اور اس سے عبرت حاصل کرنے کا اہم کردار۔ قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبة المکذبین یہ کہ زمین میں سیر سے، امتوں کی تاریخ میں سیر و مطالعہ مراد ہو۔

۶۔ گزشتہ لوگوں کی عاقبت، آئندہ آنے والوں کے لیے درس عبرت ہے۔ قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبة المکذبین

۷۔ انسانی تہذیب و تمدن کے انحطاط اور تباہی کے عوامل میں سے (ایک عامل) آیات الہی اور انبیاء کو جھٹلانا ہے۔
ثم انظروا کیف کان عاقبة المکذبین

۸۔ پیغمبر (ص) اور خدا کی طرف دعوت دینے والوں کو، جھٹلانے والوں کو خداوند کی جانب سے خبردار کیا جانا۔
ثم انظروا کیف کان عاقبة المکذبین

۹۔ انبیاء اور رسالت الہی کے حامل افراد کو جھٹلانے (والوں) کے برے انجام کی طرف عبرت آمیز نظر اور توجہ کرنے کی ضرورت۔ ثم انظروا کیف کان عاقبة المکذبین

۱۰۔ گزشتہ (لوگوں کی) تاریخ ہو یا آئندہ آنے والوں کی دونوں صورتیں بنی آدم کی ترقی و سعادت یا شقاوت و انحطاط کا راستہ یکساں اور قانون و قاعدے کے مطابق ہے۔ قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبة المکذبین

گزشتہ لوگوں کی تاریخ میں غور و فکر کرنے اور اس سے عبرت حاصل کرنے کے حکم (امر) سے پتہ چلتا ہے کہ سعادت و شقاوت کے عوامل، طول تاریخ میں یکساں رہے ہیں۔

۱۱۔ گزشتہ لوگوں کی تاریخ میں تحقیق و تجزیہ کرنے اور اس کے بارے میں غور و فکر کرنے کا تربیتی و تعمیری کردار۔
ثم انظروا کیف کان عاقبة المکذبین

آثار قدیمہ کا علم: آثار قدیمہ کے علم کی اہمیت ۳، ۵

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۲

آیات خدا: آیات خدا کو جھٹلانے کے آثار ۷

انبیاء: انبیاء کو جھٹلانے کے آثار ۷; انبیاء کو جھٹلانے والوں کا (برا) انجام ۱، ۹; انبیاء کو جھٹلانے والوں کو خبردار کیا جانا ۸;

رسالت انبیاء کا دائرہ کار ۳; مخالفین انبیاء ۳

تاریخ بتاریخ سے عبرت ۲، ۳، ۶; تاریخ سے عبرت کی اہمیت ۹; تاریخ سے عبرت کے آثار ۵; تاریخ کے فوائد ۵، ۱۱; مطالعہ

تاریخ کی اہمیت ۹; مطالعہ تاریخ کی تشویق ۲; مطالعہ تاریخ کے آثار ۵، ۱۱

تدبر: تاریخ میں تدبر ۱; تدبر پر ابھارنا ۱

تربیت: عوامل تربیت ۵، ۱۱

تعقل: تاریخ میں تعقل کے آثار ۱۱

تمدن: انحطاط تمدن کے عوامل ۷; نابودی تمدن کے عوامل ۷

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کے ڈراوے ۸

رشد: رشد و ترقی کا قانون کے مطابق ہونا ۱۰

سعادت: سعادت و کمال کا قانون کے مطابق ہونا ۱۰

سیاحت: سیاحت کی جانب تشویق ۱

شقاوت: شقاوت و بد بختی کا قانون کے مطابق ہونا ۱۰

عبرت: عبرت کے عوامل ۲، ۳، ۵، ۶، ۹، ۱۱

کفار: کفار اور انبیاء ۳

مبلغین: مبلغین کی ذمہ داری ۱

ہدایت: ہدایت کے عوامل ۵

آیت ۱۲

﴿ قُلْ لِّمَن مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلْ لِلَّهِ كَتَبَ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةُ لِيَجْمَعَ بَيْنَكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴾

ان سے کہئے کہ زمین و آسمان کیں جو کچھ بھی ہے وہ سب کس کے لئے ہے؟ پھر بتائیے سب اللہ ہی کے لئے ہے اس نے اپنے اوپر رحمت کو لازم قرار دے لیا ہے۔ وہ تم سب کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے۔ جن لوگوں نے اپنے نفس کو خسارہ میں ڈال دیا ہے وہ اب ایمان نہ لائیں گے

۱۔ خداوند متعال پیغمبر (ص) کو مشرکین کے ساتھ بحث و استدلال کرنے کا طریقہ اور روش بتا رہا ہے۔
قل لمن ما في السموات والارض ... ليجمعنكم الى يوم القيامة

پیغمبر (ص) کو خدا کے فرمان "قل" سے پتہ چلتا ہے کہ، منکرین معاد کے روبرو ہونے پر اس خصوصی روش اور طریقے سے استفادہ کرنا پیغمبر (ص) کے لیے لازمی ہے۔

۲۔ زمین اور آسمانوں کے موجودات پر خدا کی علی الاطلاق مالکیت واضح اور ناقابل انکار ہے۔
قل لمن ما في السموات والارض قل لله اپنے سوال پر خود خدا کا جواب دینا، جواب کے واضح اور ناقابل انکار ہونے کو ظاہر کر رہا ہے۔

۳۔ کفار، کائنات پر خدا کی علی الاطلاق مالکیت کے معترف ہیں۔
قل لمن ما في السموات والارض قل لله کیسے گئے سوال پر خود خداوند کا جواب دینا اور کفار کے جواب کا انتظار نہ کرنا جواب کے بدیہی ہونے اور اس بارے میں (کفار کے) اعتراف کو ظاہر کر رہا ہے۔

۴۔ کائنات میں متعدد آسمانوں کا وجود۔ قل لمن ما في السموات والارض

۵۔ خداوند کی علی الاطلاق مالکیت سے آگاہ ہونے کے باوجود، کفار کا اس کے بارے میں اعتراف نہ کرنا۔
قل لمن ما في السموات والارض قل لله

۶۔ حقائق کو سوال و جواب کی صورت میں بیان کرنا، قرآنی روش ہے۔ قل لمن ما فی السموات والارض قل لله

۷۔ خداوند عالم نے تمام موجودات پر رحمت کرنا اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔ کتب علی نفسه الرحمة

"کتب" کے معانی میں سے ثبوت وجود اور قضائے حتمی بھی ہیں۔ مذکورہ آیت میں بھی ظاہر ایہی معنی مراد ہے۔

۸۔ خلقت کائنات اور خداوند عالم کے دوسرے افعال، اسکی دنیا پر محیط اور وسیع رحمت کی اساس پر (قائم) ہیں۔

لن ما فی السموات ... کتب علی نفسه الرحمة چونکہ خداوند نے "رحمت" کو اپنے اوپر فرض کر لیا ہے۔ لہذا جو کام بھی

اس سے صادر ہوگا رحمت سے باہر نہیں ہوگا۔

۹۔ موجودات کا رحمت خداوند متعال سے بہرہ مند ہونے کے لیے خلق ہونا۔ قل لمن ما فی السموات والارض قل لله

کتب علی نفسه الرحمة

۱۰۔ خداوند کا تمام انسانوں کو روز قیامت جمع کرنا، یقینی اور بلاشبہ ہے۔ لیجمعنکم الی یوم القيامة لا ریب فیہ۔

ہو سکتا ہے کہ ضمیر "فیہ" کا مرجع جملہ "لیجمعنکم" کا مضمون ہو۔ یعنی قیامت کے دن تم لوگوں کو جمع کرنا شک و تردید سے

خالی ہے۔

۱۱۔ انسان کا موت کے ساتھ نابود نہ ہونا۔ لیجمعنکم الی یوم القيامة

جملہ "لیجمعنکم" اور اسکا "الی" کے ذریعے متعدی ہونا ظاہر کرتا ہے کہ قیامت تک بنی آدم بطور دائم جمع ہوں گے۔ اور

اس کا لازمہ یہ ہے کہ انسان موت کے بعد فنا نہیں ہوتا۔

۱۲۔ قیامت کا ناقابل تردید ہونا۔ لیجمعنکم الی یوم القيامة لا ریب فیہ

"لا ریب فیہ" قیامت کے بارے میں ہر قسم کے شک و تردید کی نفی ہے۔ چونکہ قیامت کے بارے میں تردید کا واضح ترین

مورد، اس کے متحقق ہونے میں شک و تردید کرنا ہے۔

۱۳۔ قیامت، حقائق کے ظاہر ہونے اور ہر قسم کے شک و تردید کے ختم ہونے کا دن ہے۔ لیجمعنکم الی یوم القيامة لا

ریب فیہ ہو سکتا "فیہ" کی ضمیر کا مرجع "یوم القيامة" ہو یعنی قیامت والے دن، شک و تردید نہیں ہوگی اور اس دن شک و

تردید انسان سے رخصت ہو جائے گی۔

۱۳۔ قیامت کے برپا ہونے کا فلسفہ، لوگوں کا رحمت خدا سے بہرہ مند ہونا ہے۔ کتب علی نفسه الرحمة لیجمعنکم الی
یوم القيامة

۱۵۔ قیامت کا برپا ہونا، رحمت الہی کا ایک جلوہ ہے۔ کتب علی نفسه الرحمة لیجمعنکم الی یوم القيامة

۱۶۔ کائنات پر خداوند متعال کی مطلقہ حاکمیت۔ قل لمن ما فی السموات والارض قل لله ... لیجمعنکم الی یوم القيامة

۱۷۔ جن لوگوں نے اپنے ہاتھوں اپنی جان کو خسارے میں ڈالا ہے وہی قیامت کے منکر ہیں۔ لیجمعنکم الی یوم القيامة ... الذین خسروا انفسهم فهم لا یؤمنون "لایؤمنون" کا متعلق "لیجمعنکم الی یوم القيامة" کی بنا پر قیامت ہو۔

۱۸۔ اپنے وجود اور جان کے سرمائے کو تباہ کرنا، خسارہ اور دینی معارف کے انکار کا مقدمہ ہے۔

لیجمعنکم الی یوم القيامة ... الذین خسروا انفسهم فهم لا یؤمنون

۱۹۔ (قیامت) اور رسالت پیغمبر (ص) کا انکار کرنے والے (کفار) کا اپنے آپ کو تباہ کرنا، رحمت الہی سے محروم ہونا

ہے۔ و لقد استهزء برسل ... کتب علی نفسه الرحمة ... الذین خسروا انفسهم فهم لا یؤمنون

یہ کہ الہی رحمت بہت وسیع ہے ممکن ہے کفار رحمت الہی سے فیض یاب نہ ہونے کی وجہ سے گھائے میں ہوں۔

آسمان: تعدد آسمان ۳؛ آسمانوں کے موجودات کا مالک ۲

آفرینش (خلقت): حاکم آفرینش ۱۶

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا دلیل لانا؛ آنحضرت (ص) کی تسلیم

احتجاج (دلیل و حجت لانا): مشرکین سے احتجاج ۱

اقرار: مالکیت خدا کا اقرار ۳

انسان: انسانوں کا قیامت میں ہونا ۱۰؛ انسانوں کا یقینی طور پر محسوس ہونا ۱۰؛ انسان کی بقاء ۱۱

حقائق: حقائق کو بیان کرنے کی روش ۶

خدا تعالیٰ: افعال خدا کا منشا ۸؛ خالقیت خدا ۸؛ خدا اور شرعی ذمہ داریاں ۷؛ خدا کی حاکمیت ۱۶؛ رحمت خدا ۷، ۸، ۹، ۱۳؛

رحمت خدا کے مظاہر ۱۵؛ مالکیت خدا ۲۱

دین: دین کو جھٹلانے کا پیش خیمہ ۱۸

رحمت خدا: ۷، ۸، ۹، ۱۳؛ رحمت خدا سے محرومیت ۱۹

خسارے میں رہنے والے: خسارے میں رہنے و رہنے والے ۱۹

سوال: سوال و جواب کی اہمیت ۶

عمر: سرمایہ عمر کا تباہ کرنا ۱۷، ۱۸، ۱۹

قیامت: قیامت کا برپا ہونا ۱۵؛ قیامت کا حتمی ہونا ۱۲؛ قیامت کی خصوصیات ۱۳؛ قیامت کے دن حقائق کا ظاہر ہونا ۱۳؛

قیامت میں یقین ۱۳؛ فلسفہ قیامت ۱۳؛ مکذبین قیامت ۱۷؛

کفار: کفار اور کتمان حق ۵؛ کفار اور مالکیت خدا ۳، ۵؛ کفار کا اقرار ۳؛ کفار کا خسارے میں ہونا ۱۹؛ کفار کا عقیدہ ۳؛ کفار کی

محرومیت ۱۹

کفر: قیامت سے کفر ۱۹؛ نبوت محمد (ص) سے کفر ۱۹

موت: موت کی حقیقت ۱۱

موجودات: خلقت موجودات ۹؛ مالک موجودات ۲

آیت ۱۳

﴿وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾.

اور اس خدا کے لئے وہ تمام چیزیں ہیں جو رات اور دن میں ثابت ہیں اور وہ سب کی سننے والا اور سب کا جاننے والا ہے
۱۔ دن اور رات میں موجود تمام اشیاء پر خداوند کی حاکمیت اور مالکیت مطلقہ۔
و له ما سكن في الليل والنهار "سكن" مادہ "سكن" سے ہے (یعنی مسكن اختيار كرنا، ٹھہرنا) اور "ما سكن" ہر اس وجود کو شامل ہے کہ جو دن و رات میں موجود ہے۔

۲۔ فقط خداوند متعال دن و رات کی متحرک و ساکن چیزوں کا مالک ہے۔ و له ما سكن في الليل و النهار
یہ اس بنا پر کہ جب "ما سكن" متحرک کے مقابلے میں بمعنی ساکن ہو۔ آیت میں دوسرا نکتہ یہ ہے کہ عربی زبان میں کبھی کبھار ضدین میں سے ایک ضد کو ذکر کیا جاتا ہے اور دوسری کے متعلق خاموشی بھی اختیار کر لی جاتی ہے۔ چونکہ مذکور، غیر مذکورہ کے لیے کافی ہے اس طرح میں آیت میں بھی اگرچہ فقط "ما سكن" کہا گیا ہے لیکن یہاں متحرک (اشیائی) بھی مراد ہیں۔

۳۔ فقط خداوند عالم بہت زیادہ سننے اور جاننے والا ہے۔ و هو السميع العليم
۳۔ کائنات سے آگاہی اور علم، خداوند متعال کی مالکیت مطلقہ کا لازمہ ہے۔ و له ما سكن في الليل والنهار و هو السميع العليم جملہء "و له ما سكن"، "و هو السميع العليم" کے لیے ایک دلیل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی ہر چیز، اعم از اشیاء و اقوال اور فکر و افکار تک خدا کی مملوک و مخلوق ہیں۔ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ خالق اپنی مخلوق سے آگاہ نہ ہو۔ کیونکہ اپنی مخلوق کے بارے میں خالق کا علم ضروری ہے۔

۵۔ بنی آدم کے کردار و گفتار سے خداوند متعال کی آگاہی پر توجہ رکھنا، انسان کو ایمان (لانے) پر

آماده کرتا ہے۔ فہم لا یؤمنون ... و هو السميع العليم

۶۔ خداوند عالم کا سننے والا اور جاننے والا ہونا، قیامت کے دن بندوں سے حساب کتاب لینے پر ضمانت ہے۔
لیجمعنکم الی یوم القيامة ... و هو السميع العليم

اسماء و صفات: بصیر ۳؛ سمیع ۳

انسان: انسان کا عمل ۵

ایمان: ایمان کے عوامل ۵۷

خدا تعالیٰ: حاکمیت خدا ۱؛ خدا کا حساب لینا ۶؛ خدا کا سننے والا ہونا ۶؛ خدا کا علم غیب ۵؛ خصوصیات خدا ۲، ۳؛ علم خدا ۳،

۶؛ مالکیت خدا ۱، ۲؛ مالکیت خدا کے آثار ۳

ذکر: ذکر خدا کے آثار ۵

شب: شب و روز (دن رات) ۱

قیامت: قیامت کے دن حساب لیا جانا ۶

موجودات: ساکن موجودات ۲؛ مالک موجودات ۱، ۲؛ متحرک موجودات ۲؛ موجودات پر حاکم ۱

واردار کرنا: واردار کرنے کے اسباب ۵

آیت ۱۲

﴿ قُلْ أَعْيَرَ اللَّهُ اتَّخَذَ وَلِيًّا فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ ﴾

آپ کہتے کہ کیا میں خدا کے علاوہ کسی اور کو اپنا ولی بنالوں جب کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا وہی ہے اور وہی سب کو کھلاتا ہے اس کو کوئی نہیں کھلاتا ہے۔ کہنے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا اطاعت گزار بنوں اور خبردار تم لوگ مشرک نہ ہو جانا

۱۔ آسمانوں اور زمین کے خالق اور بے نیاز رازق خداوند کے سوا کوئی بھی ولایت و سرپرستی (کرنے) کے لائق نہیں۔
قل اغیر اللہ اتخذ ولیا فاطر السموات والارض و هو یطعم و لا یطعم

۲۔ پیغمبر (ص) کے لیے قابل قبول ولایت، فقط ولایت الہی ہے۔ قل اغیر اللہ اتخذ ولیا

۳۔ پیغمبر (ص) کفار کے سامنے توحید ربوبی کے بارے میں، دلیل و حجت لانے پر مامور ہیں۔
قل اغیر اللہ اتخذ ولیا فاطر السموات والارض و هو یطعم و لا یطعم

۴۔ انسان اپنے لیے ولی اور سرپرست کی تلاش میں رہتا ہے اور اس کا محتاج ہے۔ قل اغیر اللہ اتخذ ولیا۔

آیت کے اول میں استفہام انکاری کے ذریعے ایک مسلم موضوع فرض کیا گیا ہے اور وہ "ولی و سرپرست" کی ضرورت ہے لہذا مسئلہ یہ ہے کہ کس کو ولی اور سرپرست کے عنوان سے انتخاب کیا جائے۔

۵۔ خداوند متعال بغیر کسی قبلی نمونے کے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ قل اغیر اللہ اتخذ ولیا فاطر السموات والارض "فطر" بمعنی ایجاد و اختراع ہے۔

۶۔ دنیائے خلقت میں متعدد آسمان کا موجود ہونا۔

- ۷۔ فقط خداوند عالم مخلوقات کو روزی دینے والا ہے اور وہ خود روزی سے بے نیاز ہے۔ و هو يطعم و لا يطعم
- ۸۔ موجودات کو روزی عطا کرنے والا خالق ہی فقط ولایت و سرپرستی کے قابل ہے۔ قل اغیر الله اتخذ ولیا فاطر السموات والارض و هو يطعم
- ۹۔ انسان کے لیے ولی و سرپرست کی ضرورت کا فلسفہ، اسکی حاجتمندی اور فقر (میں مضم) ہے۔ قل اغیر الله اتخذولیا ... و هو يطعم
- ۱۰۔ موجودات کی ایجاد اور انکی بقاء خداوند کریم کے ہاتھ میں ہے۔ فاطر السموات والارض و هو يطعم
- ۱۱۔ موجودات کو خلق کرنا اور انکی ضروریات پوری کرنا، خداوند متعال کی ولایت مطلقہ کے احوال میں سے ہے۔ قل اغیر الله اتخذوا ولیا فاطر السموات والارض و هو يطعم و لا يطعم
- ۱۲۔ بے نیاز خالق و رازق کی ولایت قبول کرنا، فطرت اور عقل کا تقاضا ہے۔ قل اغیر الله اتخذ ولیا فاطر السموات والارض و هو يطعم و لا يطعم
- ۱۳۔ خود محتاج اور دوسروں کی ضروریات پورا کرنے سے عاجز و ناتوان معبودوں کی ولایت اور سرپرستی قبول کرنا، بے عقلی کی علامت ہے۔ قل اغیر الله اتخذ ولیا فاطر السموات والارض و هو يطعم و لا يطعم
- "قل اغیر الله" میں سرزنش اور تعجب کے ساتھ استفہام انکاری ہے کہ غیر خدا کی ولایت قبول کرنا عقل و منطق سے دور ہے۔
- ۱۴۔ حجت و دلیل لانے میں عقل کو قضاوت کرنے پر ابھارنا قرآنی روش ہے۔ قل اغیر الله اتخذ ولیا فاطر السموات والارض
- ۱۵۔ بارگاہ خدا میں تسلیم و بندگی کرنے میں پیش قدمی کرنا پیغمبر (ص) کا فریضہ ہے۔ قل انی امرت ان اکون اول من اسلم
- ۱۶۔ پیغمبر (ص) کا اسلام کے بارے میں اپنے اعتقادی موقف کے اظہار کرنے اور پیش قدمی کرنے پر مامور ہونا۔ قل انی امرت ان اکون اول من اسلم

۱۷۔ اپنے اصول و عقائد کی پابندی کرنے میں پیش قدمی کرنا الہی نمائندوں کے لیے ضروری ہے۔

قل انی امرت ان اکون اول من اسلم و لا تکونن من المشرکین

۱۸۔ خداوند متعال کی ولایت قبول کرنے کا لازمہ، اس کے سامنے بندگی محض اختیار کرنا ہے۔

قل اغیر اللہ اتخذ ولیا ... قل انی امرت ان اکون اول من اسلم

۱۹۔ سوال و جواب کی صورت میں حقائق کو بیان کرنا، ہدایت کرنے کا قرآنی طریقہ ہے۔

قل اغیر اللہ ... قل انی امرت ان اکون اول من اسلم

۲۰۔ پیغمبر اکرم (ص) اپنی امت میں سے پہلے مسلمان ہیں۔ قل انی امرت ان اکون اول من اسلم ہو سکتا ہے اول

”بمعنی“ اولیت زمانی ہو اور اسلام اپنے اصطلاحی معنی میں ہو۔

۲۱۔ پیغمبر (ص) دنیا میں پہلے مسلمان ہیں۔ قل انی امرت ان اکون اول من اسلم۔

جملہ ”اول من اسلم“ مطلق ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ پیغمبر (ص) کا اسلام، دوسروں کے اسلام پر مقدم تھا۔

۲۲۔ پیغمبر (ص) کو خداوند متعال کے سامنے تسلیم و بندگی کے بلند ترین مرتبے پر فائز ہونا چاہیئے۔

قل انی امرت ان اکون اول من اسلم۔ اگر آیت میں مذکورہ اولیت رتبے اور درجے کے لحاظ سے ہو تو تسلیم و بندگی کے

مقام پر اولیت حاصل کرنے پر مامور ہیں۔

۲۳۔ پیغمبر (ص) مشرکین کی صف سے دوری اختیار کرنے پر مامور ہیں۔ قل انی امرت ... و لا تکونن من المشرکین

۲۳۔ پیغمبر (ص) شرک جیسے خطرے کے مقابلے میں اپنے ایمان اور اسلام کی مکمل حفاظت و نگہبانی پر مامور ہیں۔

قل انی امرت ... و لا تکونن من المشرکین

۲۵۔ غیر خدا کی ولایت قبول کرنا شرک ہے۔ قل اغیر اللہ اتخذولیا ... و لا تکونن من المشرکین

۲۶۔ پیغمبر اکرم (ص) کی دعوت اور پیام، عقل اور وحی پر قائم ہے۔ قل اغیر اللہ اتخذولیا ... قل انی امرت ان اکون

اول من اسلم

آیت کے اول میں استفہامی جملہ حکم عقل کی طرف دعوت ہے اور جملہ ”انی امرت“ وحی کی پیروی کرنے کی جانب

اشارہ کر رہا ہے۔

۲۷۔ ولایت خدا کی قبولیت کے لازمی ہونے میں عقل و شرع کی ہم آہنگی۔ قل اغیر اللہ اتخذ ولیا ... انی امرت ان اکون اول من اسلم

جملہ ۷ "انی امرت" خداوند عالم کے سامنے تسلیم ہونے پر (شرعی) فرمان کے صادر ہونے کی حکایت کر رہا ہے استفہام انکاری پر مشتمل جملہ (اغیر اللہ اتخذ ...) بھی اسی سلسلے میں حکم عقل کی جانب اشارہ ہے۔ بنا براین عقل و شرع ایک ساتھ ولایت خداوند کی قبولیت کا حکم لگا رہے ہیں۔

آسمان: آسمانوں کا خالق ۱، ۵؛ تعدد آسمان ۶

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) اور کفار ۳؛ آنحضرت (ص) اور مشرکین ۲۳؛ آنحضرت (ص) اور ولایت خدا ۲۱؛ آنحضرت (ص) کا اسلام ۲۰، ۲۱، ۲۳؛ آنحضرت (ص) کا دلیل لانا ۳؛ آنحضرت (ص) کا عقیدہ ۲، ۱۶؛ آنحضرت (ص) کی اطاعت ۱۵؛ آنحضرت (ص) کی پیش قدمی ۱۵، ۱۶؛ آنحضرت کی ذمہ داری ۳، ۱۵، ۱۶، ۲۲، ۲۳، ۲۴

احتجاج (حجت و دلیل لانا): کفار سے احتجاج ۳؛ احتجاج کا طریقہ ۱۳

اسلام: اسلام کی حفاظت ۲۳؛ اسلام کی خصوصیت ۲۶؛ اسلام کی عقلانیت ۲۶؛ اسلام کا وحی پر مبنی ہونا ۲۶؛

انسان: انسان کی ضروریات ۳، ۹

باطل معبود: باطل معبودوں کا ضعف ۱۳؛ باطل معبودوں کی ولایت ۱۳

بے عقلی: بے عقلی کی نشانیاں ۱۳

تبرا: مشرکین سے برات ۲۳

تسلیم: خدا کے سامنے تسلیم ہونا ۱۸؛ تسلیم خدا کے درجات ۲۲

توحید: توحید ربوبی کی اہمیت ۳

حقائق: حقائق کو بیان کرنے کا طریقہ ۱۹

خدا تعالیٰ: ایجاد خدا ۵؛ بے نیازی خدا ۱، ۴، ۱۲؛ خالقیت خدا ۵، ۱۲؛ خصوصیات خدا ۱، ۴، ۸؛ رزاقیت خدا ۱، ۴،

۸؛ عقلی خدا شناسی ۱۲؛ فطری خدا شناسی ۱۲؛ قدرت خدا ۱۰؛ ولایت خدا، ۱، ۸؛ ولایت خدا کو قبول کرنا ۲، ۱۲، ۱۸، ۲۴؛ ولایت خدا کے احوال ۱۱

دین: دین اور ولایت خدا ۲۴؛ دین و عقل کی ہم آہنگی ۲۴

رہبری: دینی رہبری کا پیش قدم ہونا ۱۴؛ رہبری کی ذمہ داری ۱۴

زمین: خالق زمین ۱، ۵

سوال: سوال و جواب کی اہمیت ۱۹

شرک: شرک کے موارد ۲۵

عقل: عقل اور ولایت خدا ۲۴

فلسفہ سیاسی: ۳

قضاوت: قضاوت میں عقل ۱۴؛ قضاوت میں وجدان ۱۳

مسلمان: اولین مسلمان ۱۶، ۲۰، ۲۱

موجودات: موجودات کی بقاء ۱۰؛ موجودات کی خلقت ۱۰، ۱۱؛ موجودات کی روزی ۴؛ موجودات کی ضروریات کا پورا ہونا ۱۱

ولایت: اہمیت ولایت ۹، ۳؛ غیر خدا کی ولایت کا قبول کرنا ۲۵

معیار ولایت: ۱، ۸

ہدایت: ہدایت کا طریقہ ۱۹

آیت ۱۵

﴿ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴾

کہتے کہ میں اپنے خدا کی نافرمانی کروں تو مجھ بڑے سنگین دن کے عذاب کا خطرہ ہے

۱۔ پیغمبر (ص) کا عذاب خدا سے ڈرنا۔ قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم

۲۔ پیغمبر (ص) کا وظیفہ ہے کہ پروردگار کی نافرمانی کی صورت میں عذاب کے متعلق اپنے خوف اور ڈر کا اظہار کریں۔

قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم

۳۔ لوگوں کی ہدایت اور انہیں گناہ سے روکنے میں، دینی پیشواؤں کا عذاب الہی سے (اپنے) ڈر و خوف کو بیان کرنے کا

تعمیری کردار۔ قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم

۴۔ شرک اور غیر خدا کی ولایت قبول کرنا، خدا کی نافرمانی ہے۔ اغیر اللہ اتخذ ولیا ... و لا تکنن من المشرکین قل انی

اخاف ان عصیت ربی

۵۔ شرک اور غیر خدا کی ولایت قبول کرنا، آخرت کے شدید عذاب میں مبتلا ہونے کا موجب بنتا ہے۔

اغیر اللہ اتخذ ولیا ... و لا تکنن من المشرکین قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم

۶۔ عذاب قیامت سے ڈرنا، شرک اور غیر خدا کی ولایت قبول کرنے میں رکاوٹ بنتا ہے۔

اغیر اللہ اتخذ ولیا ... انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم

۷۔ پیغمبر (ص) بھی دوسرے لوگوں کی مانند الہی اوامر اور نواہی کے مکلف ہیں۔

قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم

۸۔ ربوبیت خداوند کی جانب توجہ، کا تقاضا ہے کہ اس کی نافرمانی و گناہ سے بچا جائے۔

قل انی اخاف ان عصیت ربی

۹۔ گنہگاروں کا بدترین انجام، عذاب قیامت ہے۔ قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم

۱۰۔ قیامت کا عذاب، دہشتناک اور بہت زیادہ ڈرانے والا ہے۔ انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم

قیامت کے دن کو "عظیم" کی صفت سے بیان کرنا۔ اس میں (عذاب اور دوسرے...) رونما ہونے والے واقعات کی عظمت کو بیان کرنا ہے۔

۱۱۔ قیامت، ایک عظیم دن ہے۔ عذاب یوم عظیم

۱۲۔ قانون الہی اور اس کے اخروی نتائج کے سامنے تمام انسانوں حتیٰ انبیاء الہی کا مساوی ہونا۔

قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم چونکہ پیغمبر (ص) اپنی تمام تر عظمت کے باوجود فرماتے ہیں کہ میں

نافرمانی کی صورت میں عذاب الہی سے ڈرتا ہوں، تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ قیامت کے دن بندوں کے حساب کتاب میں

کسی قسم کی رعایت نہیں ہوگی۔ اگر اس قسم کی تبعیض ہوتی تو پھر انبیاء کا عصیان و نافرمانی سے ڈرنا کوئی معنی نہ رکھتا۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا خوف ۱، ۲؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داریاں، آنحضرت (ص) کی مسئولیت ۲

احکام: احکام کی عمومیت ۱۲

انبیاء: انبیاء کے فرائض ۱۲

انسان: انسانوں کا مساوی ہونا ۱۲

انجام: برا انجام ۹

خوف: اخروی عذاب سے خوف ۱، ۲، ۳، ۶، ۱۰؛ خوف کے آثار ۶؛ خوف کے عوامل ۱۰؛ عذاب سے خوف ۱، ۲، ۳، ۱۰

خدا تعالیٰ: اوامر خدا کی عمومیت ۷؛ ربوبیت خدا ۸؛ عذاب خدا ۱؛ نواہی خدا کی عمومیت ۷

ذکر: ذکر خدا کے آثار ۸

رفتار و کردار: رفتار و کردار کو نمونہ بنانا ۳

رہبری: دینی رہبری کا خوف ۳; دینی رہبری کو نمونہ بنانا ۳

شرک: شرک کے آثار ۴، ۵; شرک کے موانع ۶

عذاب: اخروی عذاب ۹; اخروی عذاب کی خصوصیات ۱۰;

اخروی عذاب کے اسباب ۵; عذاب کے مراتب ۵

عصیان: خدا کی نافرمانی اور عصیان ۲

قیامت: عظمت قیامت ۱۱

گناہ: ترک گناہ کا مقدمہ

گناہگار: گناہگاروں کا انجام ۹

ولایت: غیر خدا کی ولایت قبول کرنا ۳; غیر خدا کی ولایت کے آثار ۵; غیر خدا کی ولایت کے موانع ۶

ہدایت: ہدایت کا طریقہ ۳

آیت ۱۶

﴿مَنْ يُصْرِفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ﴾

اس دن جس سے عذاب ٹال دیا جائے اس پر خدا نے بڑا رحم کیا اور یہ ایک کھلی ہوئی کامیابی ہے

۱۔ انسان کا عذاب قیامت سے نجات پانا، رحمت الہی سے بہرہ مند ہونے کی علامت ہے۔ مَنْ یصرف عنہ یومئذ فقہ رحمہ

۲۔ انسان جس درجے پر بھی فائز ہو اور جس قدر عمل انجام دے اس کے باوجود وہ عذاب قیامت سے نجات پانے کے لیے رحمت خدا کا محتاج ہے۔

و من یصرف عنہ یومئذ فقد رحمہ

من اسم موصول اور عمومیت کا معنی دیتا ہے یعنی "جو کوئی" بنا بریں اس کا صلہ "یصرف..." عمومیت کا فائدہ دے رہا ہے اور تمام لوگوں اس میں شامل ہے۔

۳۔ خدا کے سامنے تسلیم ہونا اور شرک سے دوری اختیار کرنا رحمت الہی سے بہرہ مند ہونے کی راہ ہموار کرتا ہے۔
قل انی امرت ان اکون اول من اسلم ... من یصرف عنہ یومئذ فقد رحمہ

۳۔ پیغمبر (ص) بھی، عذاب قیامت سے نجات پانے کے لیے، رحمت الہی کے محتاج ہیں۔
قل انی اخاف ... من یصرف عنہ یومئذ فقد رحمہ

۵۔ خداوند یکتا کو ولایت و سرپرستی کے لیے انتخاب کرنا، انسان کے رحمت الہی میں شامل ہونے کے راہ ہموار کرتا ہے۔
ہے۔ قل اغیر اللہ اتخذ ولیا ... من یصرف عنہ یومئذ فقد رحمہ

۶۔ عذاب قیامت سے نجات اور رحمت الہی کا حصول، واضح سعادت و کامیابی ہے۔
من یصرف عنہ یومئذ فقد رحمہ و ذلک الفوز المبین

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی ضروریات ۲، ۳

انسان: انسان کی ضروریات ۲

تسلیم: خدا کے آگے تسلیم ہونے کے آثار ۳

خدا تعالیٰ: رحمت خدا کی راہیں ۳، ۵ رحمت خدا کی علامت ۱؛ ولایت خدا کے آثار ۵

رستگاری (نجات و رہائی): رستگاری کے عوامل ۶

سعادت: عوامل سعادت ۶

شرک: شرک سے اجتناب کے آثار ۳

ضروریات: رحمت خدا کی ضرورت ۲، ۳

عذاب: اخروی عذاب ۱، ۳؛ عذاب سے نجات ۱، ۶؛ عذاب سے نجات کے عوامل ۲، ۳

آیت ۱۷

﴿وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

اگر خدا کی طرف سے تم کو کوئی نقصان پہنچ جائے تو اس کے علاوہ کوئی ٹالنے والا بھی نہیں ہے اور اگر وہ خیر دیدے تو وہی ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے

۱۔ اگر خداوند عالم، پیغمبر (ص) کو، کوئی نقصان و ضرر پہنچائے تو کوئی دوسری ہستی اس (نقصان) کو برطرف کرنے پر قادر نہیں۔ و ان یمسک الله بضر ... فهو على كل شيء قدير

۲۔ پیغمبر (ص) کو جو خیر (ونفع) خداوند کی جانب سے پہنچتی ہے اسے کوئی طاقت بھی نہیں روک سکتی۔ و ان یمسک بخیر

۳۔ خداوند عالم کی جانب سے پہنچنے والے ضرر یا فائدے کو، کوئی دوسری ہستی برطرف کرنے پر قادر نہیں۔ و ان یمسک الله بضر فلا كاشف له الا هو و ان یمسک بخیر

۳۔ خداوند عالم، انسان کو ہر قسم کا فائدہ و نقصان پہنچانے پر قادر ہے۔ ان یمسک الله بضر ... و ان یمسک بخیر فهو على كل شيء قدير

۵۔ انسان کو ہر قسم کا نفع و نقصان پہنچانے پر قادر خداوند عالم ہی عبادت اور ولایت کے لائق ہے۔ اغیر الله اتخذ ولیا ... و ان یمسک الله بضر ... فهو على كل شيء قدير

۶۔ ہر قسم کا نفع و نقصان پہنچانے پر قادر ہونا، ولایت الہی کے مظاہر میں سے ہے۔ اغیر الله اتخذ ولیا ... و ان یمسک الله بضر ... فهو على كل شيء قدير

۷۔ نفع و نقصان پہنچانے پر خداوند عالم کی بلا مانع قدرت کی جانب توجہ کرنا توحید پر اعتقاد رکھنے اور شرک سے بچنے کی راہیں فراہم کرتا ہے۔ و لا تكونن من المشرکین ... و ان یمسک

اللہ بضر ... فہو علی کل شیء قدیر

۸۔ خیر و شر کے لیے متعدد علل و اسباب (کا عقیدہ فقط) ایک خام خیالی ہے۔ و ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو و ان یمسسک بخیر فہو علی کل شیء قدیر ہو سکتا ہے خیر و شر پر خداوند عالم کی قدرت کو بیان کرنا ان لوگوں کی جانب اشارہ ہو کہ جو خیر و شر میں سے ہر ایک کے لیے جدا منشا کے قائل ہیں۔

۹۔ شر (نقصان) کو روکنے اور خیر (نفع) پہنچانے میں خیالی معبودوں اور بتوں کی طاقت و توانائی (کا عقیدہ) مشرکین کا ایک فضول گمان ہے۔ و ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو و ان یمسسک بخیر فہو علی کل شیء قدیر

۱۰۔ خداوند عالم قادر مطلق ہے اور ہر کام کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ فہو علی کل شیء قدیر

۱۱۔ خداوند عالم کی قدرت مطلقہ کے جاری ہونے میں کوئی مانع نہیں ہے۔ و ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو ... فہو علی کل شیء قدیر

۱۲۔ خسارے سے بچنے اور خیر و نفع حاصل کرنے کے لیے فقط خداوند عالم پر بھروسہ کرنا چاہیئے اور اسی سے امید رکھنی چاہیئے۔

و ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو و ان یمسسک بخیر فہو علی کل شیء قدیر

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) پر احسان ۲؛ آنحضرت (ص) کو ضرر پہنچانا ۱

باطل معبود: باطل معبودوں کی ناتوانی ۹

بھروسہ: خداوند متعال پر بھروسہ ۱۲

توحید: توحید عبادی ۵؛ مقدمات توحید ۷

خدا تعالیٰ: خدا کا احسان ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷؛ خدا کے ساتھ خاص ۵، ۱۲؛ قدرت خدا ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲

۱۰، ۱۱؛ ولایت خدا ۵؛ ولایت خدا کے مظاہر ۶

خیر: منشا خیر، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۲

ذکر: ذکر خدا کے آثار ۷

سچے معبود:

سچے معبودوں کی خصوصیت ۵

شرک: شرک سے بچنے کی راہیں ۷

شرور: نشا شرور ۸۶

عقیدہ: عقیدہ باطل ۸، ۹

مشرکین: مشرکین اور باطل معبود ۹؛ مشرکین اور بت ۹؛ مشرکین کا عقیدہ ۹

آیت ۱۸

﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ﴾.

اور اپنے تمام بندوں پر غالب اور صاحب حکمت اور باخبر رہنے والا ہے

۱۔ بنی آدم خداوند کریم کے تنہا اقتدار اور قدرت کے مقابلے میں مغلوب ہیں ہو القاهر فوق عباده

"قہر" غلبہ کے معنی میں ہے اور اس کے ہمراہ مغلوب کی ذلت و خواری بھی ہے۔

۲۔ انسان کو نفع و نقصان پہنچانے میں بغیر کسی رقیب کے خداوند کی قدرت تمام بندوں پر اس کے غلبے و اقتدار کی علامت

ہے۔ و ان یمسک الله بضر ... و هو القاهر فوق عباده

۳۔ فقط خداوند عالم، حکیم (دانا) اور خیر (امور کے دقائق سے آگاہ) ہے۔ و هو الحکیم الخبیر

بتدا (هُوَ) اور خبر (الحکیم الخبیر) کا معرفہ ہونا، حصر کو ظاہر کر رہا ہے۔

۳۔ خداوند کا قہر و غلبہ اسکی دقیق و مکمل آگاہی اور حکمت پر استوار ہے۔ و هو القاهر فوق عباده و هو الحکیم الخبیر

۵۔ خداوند متعال کا بندوں کو نفع و نقصان پہنچانا حکمت و آگاہی کی بنا پر ہے۔ و ان یمسک الله بضر فلا کاشف له الا

هو ... هو الحکیم الخبیر

۶۔ حریم خدا تک کسی قسم کا ضعف و کمزوری، عبث و بیہودگی اور جہل و غلطی کی رسائی نہ ہونا۔

و هو القاهر فوق عباده و هو الحکیم الخبیر

خداوند عالم کے لیے بیان ہونے والی صفات "قاہر" حکیم، اور خیر سے مندرجہ بالا مفہوم اخذ کیا گیا ہے۔
اسما و صفات : حکیم ۳؛ خیر ۳؛ صفات جلال ۶

انسان : انسان کی ناتوانی ۱

خدا تعالیٰ : احاطہ خدا ۲؛ احسان خدا ۲، ۵؛ افعال خدا ۳؛ افعال خدا میں حکمت ۵؛ حکمت خدا ۳، ۳؛ خدا اور اشتباہ ۶؛ خدا اور
جہل ۶؛ خدا اور ضعف ۶؛ خدا کا ضرر پہنچانا ۲، ۵؛ خدا کے ساتھ خاص ۳؛ علم خدا ۳، ۳، ۵؛ قدرت خدا ۱، ۲؛ قہاریت خدا ۱،

۳، ۲

شرور : منشا شرور ۲، ۵

نیکی : نیکی کا منشا ۲، ۵

آیت ۱۹

﴿قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لَأُنذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ أَتَىٰ نَكْمٌ لِّتَشْهَدُونَ
أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ قُلْ لَا أَشْهَدُ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ وَإِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ﴾

آپ کہہ دیجئے کہ گواہی کے لئے سب سے بڑی چیز کیا ہے اور بتا دیجئے کہ خدا ہمارے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور
میری طرف اس قرآن کی وحی کی گئی ہے تاکہ اس کے ذریعہ میں تمہیں اور جہان تک یہ پیغام پہنچے سب کو ڈرانوں کیا تم
لوگ گواہی دیتے ہو کہ خدا کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہے تو آپ کہہ دیجئے کہ میں اس کی گواہی نہیں دے سکتا اور بتا دیجئے
کہ خدا صرف خدائے واحد ہے اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں

۱۔ پیغمبر (ص) کو مشرکین سے یہ سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے کہ آپ (ص) کی حقانیت کی تائید کرنے والی سب سے

بڑی گواہی (شہادت) کس کی ہو سکتی ہے۔ قل ای شیء اکبر شهادة قل الله

۲۔ خداوند عالم ہر چیز پر، سب سے بڑا اور عظیم الشان گواہ ہے۔ قل ای شیء اکبر شهادة قل الله

۳۔ خداوند متعال کی گواہی سب سے زیادہ اہم، صحیح اور اطمینان بخش ہے۔ قل ای شیء اکبر شهادة قل الله شہید
بینی و بینکم

۴۔ خداوند کے بارے میں (لفظ) شی استعمال کرنے کا جواز۔ قل ای شیء اکبر شهادة قل الله

۵۔ منکرین کے مقابلے میں پیغمبر اکرم (ص) کی رسالت کا سب سے بڑا گواہ خداوند متعال ہے۔

قل ای شیء اکبر شهادة قل الله شہید بینی و بینکم یہ اس حقیقت کی بنا پر ہے کہ پیغمبر (ص) اور مشرکین کے درمیان

نزاع، ذاتی نہیں تھا۔ بلکہ اختلاف یہ تھا کہ پیغمبر (ص) کا اپنے اوپر وحی نازل ہونے کا دعویٰ درست ہے یا نہیں۔

۶۔ پیغمبر (ص)، سوال و جواب کے ذریعے، مشرکین کے ساتھ بحث کرنے اور اپنی دلیل پیش کرنے پر مامور ہیں۔

قل ای شیء اکبر شهادة قل الله

۷۔ مشرکین کا پیغمبر (ص) کی رسالت کی تائید کے لیے، آپ (ص) سے گواہ طلب کرنا۔

قل ای شیء اکبر شهادة قل الله شہید بینی و بینکم

۸۔ سوال و جواب کی شکل میں حقائق بیان کرنا تبلیغ و ہدایت کے قرآنی طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے۔

قل ای شیء اکبر شهادة قل الله شہید

۹۔ شرک کے بطلان اور توحید کی حقانیت پر سب سے بڑا شاہد (گواہ) خدا ہے۔

و لا تكونن من المشرکین ... قل ای شیء اکبر شهادة قل الله شہید بینی و بینکم

۱۰۔ اپنے اوپر قرآن کے نازل ہونے کا اعلان اور نزول (قرآن) کے اہداف و مقاصد بیان کرنا پیغمبر (ص) کا فریضہ ہے۔ و

اوحی الی هذا القرء ان لاندركم به و من بلغ

۱۱۔ قرآن ایک عالمی کتاب ہے جو ہر زمانے کے لیے ہے اور جو بھی اس سے معارف حاصل کرے اسے

انداز کرنے (ڈرانے) والی ہے۔

و اوحی الی هذا القرآن لانذركم به و من بلغ "من بلغ" قرآن کی دعوت کے زمان و مکان کے لحاظ سے محدود نہ ہونے اور عام ہونے کو ظاہر کر رہا ہے۔

۱۲۔ طول تاریخ میں لوگوں کو انداز کرانا (خوف خدا دلانا)، پیغمبر (ص) پر قرآن نازل کرنے کا ہدف و مقصد ہے۔
و اوحی الی هذا القرآن لانذركم به و من بلغ

۱۳۔ تبلیغ میں مقام انداز (ڈرانے) کی اہمیت و اوحی الی هذا القرآن لانذركم به و من بلغ
چونکہ نزول قرآن کا بنیادی مقصد، انداز بیان کیا گیا ہے (لہذا) دین کے تبلیغی مقاصد اور اہداف میں اس کا خصوصی مقام و مرتبہ واضح ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ پوری تاریخ میں پیغمبر (ص) کا فریضہ ہے کہ لوگوں کو انداز کرے۔ و اوحی الی هذا القرآن لانذركم به و من بلغ
جملہ "من بلغ" "انذركم" کی ضمیر خطاب (کم) پر عطف ہے۔ لہذا آیت کا معنی یہ ہوگا "لانذر من بلغ" اور چونکہ فاعل "انذر" پیغمبر (ص) ہیں۔ بنا برائیں آنحضرت (ص) کا یہ فریضہ تاریخ میں جاری ہے۔

۱۵۔ حضرت محمد (ص) خاتم الانبیاء ہیں اور آپ (ص) کی رسالت عالمی اور انتہائے تاریخ تک پھیلی ہوئی ہے۔
و اوحی الی هذا القرآن لانذركم به و من بلغ "من بلغ" کی عمومیت۔ کہ جو ہر زمانے کے افراد کو شامل ہے۔ سے رسالت پیغمبر (ص) کی عالمیت و خاتمیت کو اخذ کیا گیا ہے۔

۱۶۔ رسالت پیغمبر (ص) کی حقانیت پر خداوند عالم کا گواہ، قرآن ہے۔ قل اللہ شہید بینی و بینکم و اوحی الی هذا القرآن
۱۷۔ قرآن، خداوند کی وحدانیت اور شرک کے بطلان پر گواہ ہے۔ قل اغیر اللہ اتخذ ولیا ... قل اللہ ... و اوحی الی هذا القرآن اس آیت اور پہلی آیات کے ارتباط سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن خداوند عالم کی شہادت (دو گواہی) کی عینی (خارج میں موجود) شکل ہے۔

۱۸۔ جاہل قاصر معذور ہے۔ و اوحی الی هذا القرآن لانذركم به و من بلغ
۱۹۔ قرآن کے ہمراہ، معاشرے میں انداز کرنے (ڈرانے و آگاہ کرنے) والے مبلغین کی ضرورت۔ و اوحی الی هذا القرآن لانذركم به "انداز" کے لیے قرآن کے ساتھ پیغمبر (ص) کے

موجودگی کی تاکید سے یہ نکتہ معلوم ہوتا ہے کہ انداز کے لیے فقط قرآن کافی نہیں ہے۔ بلکہ کچھ لوگ ہونے چاہئیں کہ جو ہمیشہ قرآن کے ہمراہ ہوں اور دین کی تبلیغ کریں اور لوگوں کو (عذاب الہی) سے ڈرائیں۔

۲۰۔ شرک کے بطلان پر، قرآن و خدا کی گواہی اور توحید کے بدیہی (روشن و آشکار) ہونے کے باوجود، خداؤں کے تعدد کے اعتقاد کا تعجب انگیز ہونا۔ اے انکم لتشهدون ان مع الله الهة اخرى
"انکم" میں ہمزہ استفہام، حیرت و تعجب پر دلالت کرتا ہے۔

۲۱۔ الوہیت خداوند پر مشرکین کا اعتقاد۔ قل ای شی اکبر شهادة قل الله
آیت مبارکہ میں خدا کی جانب سے سوال کیا گیا ہے، لہذا مشرکین کو جواب دینا چاہئے لیکن اس سوال کا جواب خود، خداوند عالم دے رہا ہے "قل الله" اس قسم کی جواب گوئی مد مقابل کی طرف سے مذکورہ مطالب کے عتراف پر گواہ ہے۔
۲۲۔ مشرکین اپنے شرک آمیز عقائد کی حقانیت پر ہر قسم کے گواہ اور دلیل سے عاری ہیں۔ قل ای شی اکبر شهادة ...
اے انکم لتشهدون ان مع الله الهة اخرى

۲۳۔ پیغمبر اکرم (ص) خداوند عالم کی یکتائی کا اعلان کرنے اور شرک و مشرکین کے معبودوں سے بیزاری کا اظہار کرنے پر مامور ہیں۔ قل انما هو اله واحد و انی بریء مما تشرکون

۲۴۔ مشرکین کے معبودوں سے بیزاری کرنے، شرک کے باطل ہونے کا صریح اعلان کرنے اور عقیدہ توحید میں استقامت و پائیداری دکھانے کا ضروری ہونا۔ قل لا اشهد قل انما هو اله واحد و انی بریء مما تشرکون
۲۵۔ ہدایت خدا کے سائے میں، پیغمبر (ص) کا مشرکین کے مقابلے میں متعدد دلائل پیش کرنا۔
قل ای شی اکبر شهادة قل الله ... قل لا اشهد قل ... و انی بریء مما تشرکون

۲۶۔ الہی رہبروں کے لیے اپنے اصولی عقائد و (موقف) کو اہمیت دینے، انکی پابندی کرنے اور اس سلسلے میں ہر قسم کی سودے بازی سے بچنے کی ضرورت۔ قل لا اشهد قل انما هو اله واحد و انی بریء مما تشرکون
اگرچہ آیت کا خطاب پیغمبر (ص) کی جانب ہے۔ لیکن یقیناً آنحضرت سے مختص نہیں ہے بلکہ قابل عمومیت ہے اور ہر زمانے کے رہبروں کو شامل ہے۔

۲۷_ عن ابی جعفر (ص) فی قوله : "قل ای شیء اکبر شهادة قل الله شهید بینی و بینکم" و ذلك ان مشرکی اهل مكة قالوا : یا محمد ما وجد الله رسولا یرسله غیرک: ما نری احدا یرصدقک بالذی تقول ... فتاتینا من یشهد انک رسول الله ؟ قال رسول الله (ص) : الله شهید بینی و بینکم ...^(۱)

امام باقر علیه السلام سے آیت "قل ای شیء اکبر شهادة ..." کے بارے میں روایت ہے کہ مشرکین مکہ نے حضرت محمد (ص) سے کہا: خدا کو تیرے علاوہ اور کوئی رسول نہیں ملا کہ جسے بھیجتا؟ ہم کسی کو نہیں دیکھتے کہ جو تیرے قول کی تصدیق کرے ... پس ہمارے سامنے کسی ایسے شخص کو لا جو تیری رسالت کی تصدیق کرے؟ رسول خدا (ص) نے فرمایا: خداوند عالم میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔

۲۸_ عن ابی بن کعب قال: اتی رسول الله (ص) با ساری فقال لهم: هل دعیتم الی الاسلام؟ قالوا: لا، فخلی سبیلهم، ثم قرأی "و اوحی الی هذا القرآن لانذرکم به و من بلغ" ثم قال : خلوا سبیلهم حتی یاتو مأمئهم من اجل انهم لم یدعو^(۲) ابی بن کعب کہتے ہیں رسول خدا (ص) کے پاس کچھ اسیر لائے گئے۔

آنحضرت (ص) نے ان سے فرمایا: کیا ابھی تک تمہیں اسلام کی دعوت دی گئی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پس آپ (ص) نے ان کو آزاد کر دیا اور آیت "و اوحی الی هذا القرآن ..." کی تلاوت فرمائی۔ اور پھر فرمایا: ان لوگوں کو آزاد کر دو تا کہ اپنی پر امن جگہ چلے جائیں چونکہ ان کو ابھی تک اسلام کی دعوت نہیں دی گئی۔

۲۹_ عن مالک الجہنی قال : قلت لابی عبد الله علیہ السلام : قوله عزوجل "و اوحی الی هذا القرآن لانذرکم به و من بلغ" قال : من بلغ ان یکون اماما من آل محمد علیہ السلام فهو ینذر بالقرآن کما انذر به رسول الله (ص)^(۳)

"مالک جہنی کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے آیت "لانذرکم به و من بلغ" کے بارے میں سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی آل محمد (ص) میں سے مقام امامت پر فائز ہوتا ہے، قرآن کے ذریعے لوگوں کو خوف دلاتا ہے (کہ خدا کی مخالفت کرنے سے ڈریں)۔ اسی طرح جیسے رسول خدا (ص) قرآن کے ذریعے لوگوں کو خبردار کرتے تھے" اس روایت سے پتہ چلتا ہے "من بلغ" کا "من" "انذرکم" کی ضمیر فاعل پر عطف ہے۔

(۱) تفسیر قمی، ج ۱/ ص ۱۹۵، نور الثقلین، ج ۱ ص ۷۰۶ ح ۳۰۔

(۲) الدر المنثور ج ۳ ص ۲۵۷

(۳) کافی ج ۱، ص ۴۱۶، ح ۲۱۔ نور الثقلین ج ۱، ص ۷۰۷، ح ۳۱۔

۳۰_ عن الحسين بن خالد عن الرضا ؑ... فقلت له: يا بن رسول الله ان قوما يقولون لم يزل الله عالماً بعلم و قادرأى بقدرة و حيأ بحياة و قديماً بقدم و سميعاً بسمع و بصيرأى بصير فقال: من قال ذلك و دان به فقد اتخذ مع الله آلهة اخري...^(۱)

حسین بن خالد کہتے ہیں... میں نے امام رضا ؑ سے عرض کی اسے فرزند رسول خدا (ص) کچھ لوگ کہتے ہیں: خداوند علم (زائد بر ذات) کے ذریعے عالم اور قدرت (زائد بر ذات) کے ذریعے قادر اور حیات (زائد بر ذات) کے ذریعے زندہ اور قدمت (زائد بر ذات) کے ذریعے قدیم اور سمع (زائد بر ذات) کے ذریعے سننے والا (سمیع) بصارت (زائد بر ذات) کے ذریعے، بصیر (دیکھنے والا) ہے۔ امام ؑ نے فرمایا: جو کوئی اس کا قائل ہو اور اس کا معتقد ہو تو گویا اس نے بہت سے دوسرے معبودوں کو خدا کا شریک قرار دیا ہے۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) اور مشرکین ۶، ۱، ۲۵؛ آنحضرت (ص) پر وحی نازل ہونا ۱۰؛ آنحضرت (ص) کا احتجاج ۶، ۲۵؛ آنحضرت (ص) کا سوال ۱؛ آنحضرت (ص) کی تاریخ ۲۸؛ آنحضرت کی حقانیت پر گواہی ۷، ۱۶؛ آنحضرت (ص) کی حقانیت کے گواہ ۱۶؛ آنحضرت (ص) کی خاتمیت ۱۵؛ آنحضرت کی ذمہ داری ۱، ۶، ۱۰، ۱۳، ۲۳؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری کی حدود ۲۸؛ آنحضرت (ص) کی رسالت کا دوام ۱۵؛ آنحضرت (ص) کی عالمگیر رسالت ۱۲؛ آنحضرت کی نبوت کے گواہ ۵، ۲۷؛ آنحضرت (ص) کے انذار ۱۲؛ آنحضرت ؑ کے مخاطبین ۱۲؛ آنحضرت (ص) کے مقامات ۵

آئمہ ؑ: آئمہ کی ذمہ داری ۲۹

احتجاج (دلیل و حجت لانا): مشرکین کے خلاف احتجاج ۶، ۲۵

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۱؛ دعوت اسلام ۲۸؛ عالمگیر اسلام ۱۵

انبیاء: خاتم الانبیاء ۱۵

انذار (ڈرانا): انذار کی اہمیت ۱۳، ۲۹؛ لوگوں کو انداز کرنا ۱۲، ۲۹

تبرا (بیزاری): باطل خداؤں سے تبرا ۲۳، ۲۳؛ شرک سے تبرا ۲۳، ۲۳؛ مشرکین کے معبودوں سے ابیزاری ۲۳، ۲۳

تبلیغ: تبلیغ کا طریقہ ۸، ۱۳؛ تبلیغ میں ڈراوا ۱۳، ۱۹

توحید:

توحید کا بدیہی ہونا ۲۰؛ توحید کی اہمیت ۲۳، ۲۳؛ توحید کی دعوت ۲۳؛ توحید کے گواہ ۹، ۱۴، ۲۰؛ توحید میں استقامت ۲۳؛

جہلا: جاہل قاصر کا معذور ہونا ۱۸

حقائق: حقائق کو بیان کرنے کا طریقہ ۸

خدا تعالیٰ: خدا پرشی کا اطلاق ۳؛ خدا کی الوہیت ۲۱؛ خدا کی گواہی ۲، ۵، ۹، ۱۶، ۲۰، ۲۴؛ گواہی خدا کی خصوصیت ۳؛ ہدایت خدا ۲۵

روایت: ۲۴، ۲۸، ۲۹، ۳۰

رہبری: دینی رہبری کا اصول پسند ہونا ۲۶؛ دینی رہبری کا گٹھ جوڑ سے دور ہونا ۲۶؛ دینی رہبری کی استقامت ۲۶؛ دینی رہبری کی ذمہ داری ۲۶

سوال: سوال کی اہمیت ۸، ۶

شرک: شرک کا باطل ہونا ۲۳؛ شرک کا تعجب انگیز ہونا

۲۰؛ شرک کا خلاف منطق ہونا ۲۲؛ شرک کے بطلان پر گواہ ۹، ۱۴، ۲۰؛ شرک کے موارد ۳۰

عقیدہ: باطل عقیدہ ۲۰، ۳۰؛ متعدد خداؤں کا عقیدہ ۲۰

قرآن: قرآن کا عالمگیر ہونا ۱۱؛ قرآن کا کردار ۱۱، ۱۶، ۱۷، ۱۹، ۲۹؛ قرآن کا وحی ہونا ۱۰؛ قرآن کی تعلیمات ۱۱؛ قرآن کی گواہی ۱۶، ۱۷، ۲۰؛ قرآن کے انداز ۱۱، ۱۲؛ فلسفہ نزول قرآن، ۱۰، ۱۲

گواہ: بہترین گواہ ۲، ۳

مبلغین: مبلغین کے وجود کی اہمیت ۱۹

مشرکین: مشرکین اور آنحضرت (ص) ۷؛ مشرکین اور الوہیت خدا ۲۱؛ مشرکین سے سوال ۱، ۶؛ مشرکین کا عقیدہ ۲۱؛ مشرکین کا غیر منطقی ہونا ۲۲

معذورین: ۱۸

ہدایت: روش ہدایت ۸

آیت ۲۰

﴿الَّذِينَ آمَنَّا هُمْ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾.

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ پیغمبر کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے اولاد کو پہچانتے ہیں لیکن جن لوگوں نے اپنے نفس کو خسارہ میں ڈال دیا ہے وہ ایمان نہیں لاسکتے

۱۔ اہل کتاب (یہود و نصاری) پیغمبر اکرم (ص) کو اپنے بیٹوں کی طرح پہچانتے تھے۔
الذین اتینہم الكتاب يعرفونه كما يعرفون أبناءهم

پہلی آیت "اوحی الی... کے قرینے سے "عرفونہ" کی ضمیر کا مرجع پیغمبر اکرم (ص) ہیں۔

۲۔ گذشتہ آسمانی کتابوں کا، پیغمبر اکرم (ص) کے اوصاف بیان کرنا اور آنحضرت (ص) کی رسالت کے بارے میں پیش گوئی کرنا۔ قل ای شیء اکبر شهادة ... الذین اتینہم الكتاب يعرفونه كما يعرفون ابناہم

۳۔ گذشتہ آسمانی کتابیں حقانیت پیغمبر (ص) کے بارے میں خداوند کی گواہی پر مشتمل تھیں۔
قل ای شیء اکبر شهادة قل الله ... الذین اتینہم الكتاب يعرفونه

چونکہ پہلی آیت میں خداوند کی شہادت (گواہی) کا ذکر تھا اور قرآن کو بھی بعنوان شاہد ذکر کیا گیا ہے اور اس کے بعد اہل کتاب کی پیغمبر (ص) سے آگاہی کی بات کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا منبع علم آسمانی کتب تھیں دوم یہ کہ وہ کتابیں بھی حقانیت پیغمبر (ص) پر گواہ ہیں۔

۳۔ خداوند عالم نے پیغمبر (ص) کی رسالت کے بارے میں، اہل کتاب پر خود ان کی کتابوں کے ذریعے اتمام حجت کی ہے۔
الذین اتینہم الكتاب يعرفونه كما يعرفون أبناءهم ... فهم لا يؤمنون

پیغمبر (ص) کی شناخت اور معرفت کے بارے میں اہل کتاب کا منبع و منشا تورات و انجیل تھیں اور وہ آنحضرت (ص) کی رسالت کے منکر ہیں، پس تورات و انجیل اتمام حجت الہی کا وسیلہ ہیں۔

۵۔ پیغمبر (ص) اور اسلام سے اہل کتاب کا کفر اختیار کرنا، صدر اسلام کے مشرکین کے لیے، ایمان سے پہلو تہی کرنے کا بہانہ تھا۔ لتشهدون ان مع الله الهة اخري ... الذين اتينهم الكتاب يعرفونه

اس آیت میں اصل موضوع مشرکین اور ان کا ایمان نہ لانا ہے اور اہل کتاب کے بارے میں، بحث ہو سکتا ہے اس سوال کے جواب کے لیے جو مشرکین کو درپیش تھا کہ اگر پیغمبر (ص) برحق ہیں تو اہل کتاب آنحضرت (ص) پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟ جبکہ اہل کتاب بھی ایک آسمانی دین کے پیروکار ہیں۔

۶۔ پیغمبر (ص) کی حقانیت سے مکمل آگاہی کے باوجود اہل کتاب کا آنحضرت (ص) کی مخالفت میں عناد و ہٹ دھرمی سے کام لینا۔ الذين اتينهم الكتاب يعرفونه كما يعرفون ابناهم ... فهم لا يؤمنون

۷۔ حقانیت پیغمبر (ص) کو چھپانے اور آپ (ص) پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے خداوند کا اہل کتاب کی سرزنش کرنا۔ الذين اتينهم الكتاب ... الذين خسروا انفسهم فهم لا يؤمنون

۸۔ اہل کتاب، قرآن اور اسکی حقانیت سے اپنی اولاد کی طرح آگاہ تھے۔ و اوحى الى هذا القرآن ... الذين اتينهم الكتاب يعرفونه كما يعرفون ابناهم

"يعرفونه" کی ضمیر کے مرجع کے بارے میں چند احتمالات میں سے ایک قرآن ہے۔ کہ جو پہلی آیت میں صراحت کے ساتھ نبوت و توحید پر بعنوان شاہد ذکر کیا گیا ہے۔

۹۔ اپنے آپ کو نقصان پہنچانا اور تباہ کرنا، ایمان لانے سے مانع ہے۔ الذين خسروا انفسهم فهم لا يؤمنون

۱۰۔ اپنی جانوں کو تباہ کرنے کی وجہ سے، اہل کتاب کا پیغمبر (ص) پر ایمان نہ لانا۔ الذين اتينهم الكتاب يعرفونه ... الذين خسروا انفسهم فهم لا يؤمنون

۱۱۔ جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں ڈال رکھا ہے وہی رسالت پیغمبر (ص) کا انکار کرتے ہیں۔ الذين خسروا انفسهم فهم لا يؤمنون

۱۲۔ اہل کتاب میں سے حقانیت پیغمبر (ص) پر پردہ ڈالنے والے، ایمان نہیں لائیں گے۔ الذين اتينهم الكتاب يعرفونه ... فهم لا يؤمنون

۱۳۔ عن ابی عبد اللہ ﷺ قال : هذه الآية نزلت في اليهود و النصارى يقول الله تبارك و

تعالیٰ: "الذین آتینا ہم الكتاب یعنی التوراة والانجیل۔ یعرفونه یعنی رسول اللہ (ص) ... لان اللہ عزوجل قد انزل علیہم فی التوراة و الانجیل والزبور صفة محمد (ص) ... و مبعثہ...^(۱)

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ آیت یہود و نصاریٰ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ خداوند تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: "وہ لوگ کہ جن کو ہم نے آسمانی کتاب یعنی تورات و انجیل دی ہے اس کو (یعنی رسول خدا (ص) کو) پہنچانتے ہیں۔ چونکہ خداوند عزوجل نے ان کے لیے تورات، انجیل اور زبور میں محمد (ص) کی نشانی، اوصاف... اور آپ (ص) کی بعثت کی (علامہ) ذکر کی ہیں۔

آسمانی کتب: آسمانی کتابوں کی پیش گوئی ۲؛ آسمانی کتابوں کی تعلیمات ۲؛ آسمانی کتب کی گواہی ۳
آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) اور آسمانی کتب ۲، ۳، ۳؛ آنحضرت (ص) اور انجیل ۱۳؛ آنحضرت (ص) اور تورات ۱۳؛
آنحضرت اور زبور ۱۳؛ آنحضرت (ص) کی تذبذب کے اسباب ۱۱؛ آنحضرت (ص) کی حقانیت ۶؛ آنحضرت (ص) کی حقانیت پر دلائل ۱۳؛ آنحضرت (ص) کی حقانیت پر گواہ ۳؛ آنحضرت (ص) کی حقانیت کا کتمان ۴، ۱۲؛ آنحضرت (ص) کے دشمن ۶

اتمام حجت: اہل کتاب پر اتمام حجت ۳

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۱

اہل کتاب: اہل کتاب اور اسلام ۵؛ اہل کتاب اور قرآن ۸؛ اہل کتاب و کتمان حق ۶، ۷، ۱۲؛ اہل کتاب و محمد (ص) ۵۱،
۶، ۱۰، ۱۲، ۱۳؛ اہل کتاب کا کفر ۵، ۷، ۱۲؛ اہل کتاب کی دشمنی ۶؛ اہل کتاب کی سرزنش ۷؛ اہل کتاب کی ہٹ دھرمی ۶؛
(اہل کتاب کے ایمان کے موانع ۱۲۱۰)

ایمان: ایمان کے موانع ۹

خدا تعالیٰ: خدا کی جانب سے اتمام حجت ۳؛ خدا کی جانب سے سرزنش ۷؛ گواہی خدا ۳

خسارہ: خسارہ کے موارد ۱۱

خود: اپنے آپ کو ضرر پہنچانے کے آثار ۹، ۱۰، ۱۱؛ اپنا

(۱) تفسیر قمی، ج ۱ ص ۳۳، نور الثقلین، ج ۱ ص ۷۰۸ ح ۳۷۔

سرمایہ تباہ کرنا ۱۰، ۱۱

روایت: ۱۳

قرآن: حقانیت قرآن ۸

کفر: اسلام سے کفر ۵؛ محمد (ص) سے کفر ۵

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین کی بہانہ جوئی ۵؛ مشرکین کے ایمان لانے کے موانع ۵

آیت ۲۱

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ﴾.

اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو خدا پر بہتان باندھے اور اس کی آیات کی تکذیب کرے۔ یقیناً ان ظالمین کے لئے نجات نہیں ہے

۱۔ خدا پر افترا (جھوٹ) باندھنے والے، ظالم ترین لوگ ہیں۔ و من اظلم ممن افترى على الله كذبا

۲۔ آیات خدا کو جھٹلانے والے ظالم ترین لوگ ہیں۔ و من اظلم ممن ... او كذب بآياته

۳۔ خداوند پر افترا باندھنا اور آیات الہی کو جھٹلانا ظلم عظیم ہے۔ و من اظلم ممن افترى على الله كذبا او كذب بآياته

۳۔ گناہوں کے مراتب اور درجہ بندی کو جاننے کا اساسی معیار ظلم ہے

و من اظلم ممن افترى على الله كذبا او كذب بآياته

۵۔ حقانیت پیغمبر اکرم (ص) کو چھپانا، آیات الہی کو جھٹلانے کا واضح مصداق اور سب سے بڑا ظلم ہے۔

الذين اتينهم الكتاب ... و من اظلم ممن افترى على الله كذبا او كذب بآياته

گذشتہ آیت میں پیغمبر (ص) کو جھٹلانے کی بحث ہو رہی تھی۔ اور اس آیت میں آنحضرت (ص) کو جھٹلانے

والوں کو خبردار کیا جا رہا ہے چونکہ آنحضرت (ص) آیات الہی کا روشن ترین مصداق ہیں۔

۶۔ مشرکین، خدا پر افترا باندھنے والوں اور آیات الہی کو جھٹلانے والوں کا واضح ترین مصداق ہیں۔
اء نكم لتشهدون ان مع الله ء الهة ... من اظلم ممن افتري ... او كذب بآياته

۷۔ خداوند متعال پر افترا باندھنا اور آیات الہی کو جھٹلانا، سعادت و رستگاری سے مانع بنتا ہے۔
و من اظلم ممن افتري على الله كذبا او كذب بآياته انه لا يفلح الظلمون

۸۔ علمائے اہل کتاب، آیات الہی کو جھٹلانے والے ظالم اور سعادت و رستگاری سے محروم ہیں۔
الذين اتينهم الكتاب يعرفونه ... و من ... انه لا يفلح الظلمون

"اتینا ہم" کی ضمیر سے مراد اور حکم و موضوع کے قرینہ کی بناء پر علمائے اہل کتاب ہیں کہ جو آسمانی کتابیں اخذ کرنے والے ہیں نہ کہ یہود و نصاریٰ میں سے عام لوگ۔

۹۔ دین میں بدعت، سب سے بڑا ظلم اور سعادت و رستگاری سے مانع ہے۔
و من اظلم ممن افتري على الله كذبا ... انه لا يفلح الظلمون

۱۰۔ خداوند عالم کے بارے میں شرک کرنا، سب سے بڑا ظلم اور سعادت و رستگاری سے مانع ہے۔
و انى برى مما تشركون ... و من اظلم ممن افتري ... انه لا يفلح الظلمون

۱۱۔ خداوند عالم پر افترا باندھنے والوں اور آیات الہی کو جھٹلانے والوں کو خدا کی جانب سے خبردار کرنا اور انہیں برے انجام سے ڈرانا۔
و من اظلم ممن افتري على الله كذبا او كذب بآياته انه لا يفلح الظلمون

۱۲۔ ظالم لوگ، سعادت و رستگاری سے محروم ہیں۔
انه لا يفلح الظلمون

۱۳۔ ظالموں کو خدا اور پیغمبر (ص) کے مقابلے سے کچھ بھی نہیں ملے گا اور وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوں گے۔
قل اى شيء اكبر شهادة ... الذين ء اتينهم الكتاب ... انه لا يفلح الظالمون

آیات کے درمیان ارتباط اور مشرکین و اہل کتاب (کہ جو خدا و رسول (ص) کے مقابلے میں تھے) پر ظالم کے اطلاق، نیز "لا يفلح الظالمون" سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ (مشرکین و اہل کتاب) ایسے مقاصد و اہداف حاصل کرنا چاہتے تھے کہ جن میں وہ کامیاب نہیں ہوئے ہیں اور نہ ہو سکیں گے۔

۱۴۔ خدا کی یکتائی اور پیغمبر اکرم (ص) کی رسالت کے محور پر حرکت کرنا (ہی) فلاح و رستگاری تک پہنچنے کا راستہ ہے۔

قل ای شیء اکبر شهادة ... الذین اتینهم الكتاب ... انه لا یفلح الظلمون

شرک اور افترا ظلم ہے اور رستگاری و سعادت سے مانع ہے لہذا توحید اختیار کرنا اور خداوند پر افترا سے بچنا ہی فلاح و رستگاری تک پہنچنے کا راستہ ہے۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی حقانیت کو چھپانا ۵؛ آنحضرت (ص) کے خلاف جنگ ۱۳

آیات خدا: آیات خدا کو جھٹلانا ۵؛ آیات خدا کو جھٹلانے کا ظلم ۲، ۳؛ آیات خدا کو جھٹلانے کے آثار ۴، ۸؛ آیات خدا کے

مکذبین ۲، ۶، ۸؛ مکذبین کا انجام ۱۱؛ مکذبین کو خبردار کیا جانا ۱۱

افترا: خدا پر افترا باندھنے کا ظلم ہونا ۱، ۳؛ خدا پر افترا باندھنے کے آثار ۴

بدعت: بدعت کا ظلم ہونا ۹؛ بدعت کے آثار ۹

توحید: آثار توحید ۱۳

حق: ظلم کتمان حق ۵

خدا تعالیٰ: خداوند سے جنگ ۱۳؛ خداوند کا تنبیہ کرنا ۱۱؛ خداوند کا خبردار کرنا ۱۱

خدا پر افترا باندھنے والے: ۱، ۶

رستگاری (فلاح): رستگاری سے محروم لوگ ۱۲؛ رستگاری سے محرومیت ۸؛ رستگاری کے عوائل ۱۳؛ رستگاری کے

موانع ۴، ۹، ۱۰

سرا انجام: برا سرا انجام ۱۱

سعادت: سعادت سے محروم ۱۲؛ سعادت سے محرومیت ۸؛ سعادت کے موانع ۴، ۹، ۱۰

شرک: شرک کے آثار ۱۰

ظالمین: ۱، ۲، ۸

ظالمین اور محمد (ص)، ۱۳؛ ظالمین کی جنگ ۱۳؛ ظالمین کی محرومیت ۱۲؛ ظالمین کی ناکامی ۱۳

ظلم: آثار ظلم ۳، ۱۲؛ سب سے بڑا ظلم ۳، ۵، ۹، ۱۰؛ مراتب ظلم ۱، ۲، ۳، ۵، ۹، ۱۰؛ موارد ظلم ۳، ۵، ۹، ۱۰

علمائے اہل کتاب: علمائے اہل کتاب کا ظلم ۸؛ علمائے اہل کتاب کی

محرومیت ۸

گناہ: گناہ کو پرکھنے کا معیار ۳؛ گناہ کے مراتب ۳

مشرکین: ۶

آیت ۲۲

﴿وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا آئِنِ شُرَكَائُكُمْ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ﴾

قیام کے دن ہم سب کو ایک ساتھ اٹھائیں گے پھر مشرکین سے کہیں گے کہ تمہارے وہ شرکاء کہاں ہیں جو تمہارے خیال میں خدا کے شریک تھے

۱۔ خداوند عالم تمام بنی آدم کو قیامت کے دن (ایک جگہ) جمع کرے گا۔ و یوم نحشرهم جیمعا

۲۔ واقعات قیامت کا یاد دلانا، مشرکین اور خداوند متعال پر افتراء باندھنے والوں کو ایک قسم کی تنبیہ ہے۔
و یوم نحشرهم جیمعا ثم نقول للذین اشركوا

۳۔ تمام ظالمین (اہل کتاب اور مشرکین) کو خداوند عالم قیامت کے دن اکٹھا کرنے والا ہے۔ انه لا یفلح الظالمون... و یوم نحشرهم جیمعا گذشتہ آیات میں مشرکین اور اہل کتاب کے بارے میں بحث کی گئی ہے لہذا یہی دو گروہ (مذکورہ مفہوم میں) ظالموں کے واضح ترین مصداق کے عنوان سے مشخص کئے گئے ہیں۔

۳۔ خداوند عالم کے لیے شریک قرار دینے کی وجہ سے قیامت کے دن مشرکین سے پوچھ گچھ اور ان کا محاکمہ۔
این شرکاؤکم الذین کنتم تزعمون

۵۔ قیامت کے دن مشرکین سے باز پرس کے دوران ان کے خیالی معبودوں کے مقام و منزلت کے بارے میں سوال کیا جانا۔ ثم نقول للذین اشركوا این شرکاؤکم الذین کنتم تزعمون

۶۔ قیامت کے دن مشرکین اور ظالمین سے ذلت آمیز پوچھ گچھ، سعادت و رستگاری سے ان کی محرومیت کی علامت ہے۔ انہ لا یفلح الظلمون، و یوم نحشرهم جمیعاً ثم نقول للذین اشرکوا این شرکاؤکم

۷۔ قیامت، مشرکین سے مذاق اور ان کے جھوٹے خداؤں کے ناحق اور ناتوان ثابت کرنے کا دن ہے۔

و یوم نحشرهم جمیعاً ثم نقول للذین اشرکوا این شرکاؤکم الذین کنتم تزعمون

۸۔ مشرکین کا اپنے بے بنیاد توہمات میں مبتلا ہونا اور قیامت کے دن جھوٹے خداؤں سے مدد و دست گیری کی امید رکھنا۔ این شرکاؤکم الذین کنتم تزعمون

۹۔ خداوند متعال کے لیے شریک قرار دینا، مشرکین کے بے بنیاد تفکرات کا نتیجہ اور خود ان کا اپنا گھڑا ہوا (عقیدہ) ہے۔ این شرکاؤکم الذین کنتم تزعمون "زعم" فکر کو کہتے ہیں کہ جو کسی صحیح بنیاد پر قائم نہ ہو بلکہ اس کی بنیاد توہمات پر ہو۔ "راغب کے بقول: "الزعم حکایۃ قول یكون مظنة للکذب"

۱۰۔ خداوند متعال کے لیے شریک قرار دینے میں مشرکین فقط گمان و حدس پر بھروسہ رکھتے تھے۔ این شرکاؤکم الذین کنتم تزعمون

۱۱۔ قیامت، مشرکین و غیر مشرکین سب کے لیے حقانیت توحید کے ظاہر ہونے کا دن ہے۔ ثم نقول للذین اشرکوا این شرکاؤکم الذین کنتم تزعمون

انسان: انسانوں کا اخروی حشر ۱

اہل کتاب: اہل کتاب اور قیامت ۳؛ اہل کتاب کا اخروی حشر ۳

باطل معبود: باطل معبود روز قیامت میں ۷؛ باطل معبودوں سے سوال ۵؛ باطل معبودوں کا بطلان ۷؛ باطل معبودوں کی ناتوانی ۷

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۱، ۳

خدا پر افترا باندھنے والے: خدا پر افترا باندھنے والوں کو تنبیہ ۲

ذکر: ذکر قیامت ۲

رستگاری: رستگاری (فلاح) سے محرومیت کی علامت ۶

سعادت: سعادت سے محرومیت کی نشانیاں ۶

شرک: شرک کی سزا ۳؛ شرک کے اسباب ۱۰؛ نشاے شرک ۹

ظالمین: ظالموں کا اخروی حشر ۳؛ ظالموں کی اخروی ذلت ۶؛ ظالمین اور قیامت ۳؛ ظالمین کا اخروی محاکمہ ۶

ظن: ظن و گمان پر بھروسہ ۱۰

قیامت: قیامت کے دن اجتماع ۱، ۳؛ قیامت کے دن توحید کا ظہور ۱۱؛ قیامت کے دن حقائق کا ظاہر ہونا ۷، ۱۱؛ قیامت

کے دن مؤاخذہ ۳، ۵، ۶

مشرکین: عقیدہ مشرکین ۸، ۹، ۱۰؛ مشرکین قیامت میں ۳، ۷، ۸؛ مشرکین کا اخروی حشر ۳؛ مشرکین کا اخروی محاکمہ ۳، ۵، ۶؛

مشرکین کا مذاق ۷؛ مشرکین کو خبردار کیا جانا ۳؛ مشرکین کی اخروی ذلت ۶؛ مشرکین کی امیدواری ۸

مدد طلب کرنا: باطل معبودوں سے مدد طلب کرنا ۸

آیت ۲۳

﴿ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ﴾

اس کے بعد ان کا کوئی فتنہ نہ ہو گا سوائے اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ خدا کی قسم ہم مشرک نہیں تھے

۱۔ قیامت کے دن مشرکین کے پاس اپنے شرک سے انکار کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں۔

ثم لم تكن فتنتهم الا ان قالوا والله ربنا ما كنا مشركين

فتنہ کے معانی میں سے ایک معنی، اعتذار (عذر خواہی) ہے کہ جس سے مراد اس آیت میں "فرار و نجات کا راستہ" ہے۔

۲۔ قیامت کے دن، مشرکین کا بے یار و مددگار ہونا اور ان کے معبودوں کا انھیں مدد پہنچانے سے عاجز ہونا۔
این شرکاؤکم ... ثم لم تکن فتنتمہم الا ان قالوا واللہ ربنا ما کنا مشرکین

اس آیت اور گزشتہ آیت میں قیامت کے دن مشرکین کے حالات کا ایک نقشہ کھینچا گیا ہے۔ گزشتہ آیت میں مشرکین کو خطاب کیا گیا ہے "این شرکاؤکم؟" اور اس آیت میں جواب دینے اور دفاع کرنے سے ان کی عاجزی، ناتوانی اور بے چارگی کو بیان کیا گیا ہے۔

۳۔ قیامت کے دن، مشرکین کا دنیا میں اپنے مشرک ہونے پر جھوٹی قسم کھانا۔ واللہ ربنا ما کنا مشرکین
۳۔ قیامت، مشرکین کی رسوائی اور ان کے شرک آلود عقائد کے بطلان کے ظاہر ہونے کا دن ہے۔
ثم لم تکن فتنتمہم ... واللہ ربنا ما کنا مشرکین

۵۔ قیامت کے دن مشرکین کا اپنے شرک کی وضاحت کرنے کی کوشش کرنا اور اس کے نتائج سے فرار کرنا۔
واللہ ربنا ما کنا مشرکین

مندرجہ بالا مفہوم اس احتمال کی بنا پر ہے کہ مشرکین نے یہ جملہ جھوٹ بولتے ہوئے اپنے شرک کی نفی کرنے کی نیت سے نہیں کہا ہوگا بلکہ ان کی مراد یہ ہوگی کہ ہمارا مقصد حق تھا اور ہم بتوں کو فقط حق کا مظہر جانتے تھے نہ کہ شریک خدا۔
۶۔ قیامت کے دن، مشرکین کا خداوند متعال کی ربوبیت اور الوہیت کا اعتراف کرنا۔ واللہ ربنا ما کنا مشرکین
۷۔ قیامت کے دن انسان کی چھپی ہوئی خصلتوں اور عادات کا ظاہر ہونا۔ واللہ ربنا ما کنا مشرکین۔

مشرکین قیامت کے دن جھوٹ بولتے ہیں جبکہ ان کے لیے (اس جھوٹ کا) کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن ان کا یہ جھوٹ بقول صاحب المیزان (علامہ طباطبائی) ان کے اندر، جھوٹ بولنے کی خصلت و عادات کے راسخ ہونے کی وجہ سے ہے۔

۸۔ المروی عن ابی عبد اللہ ؑ : ان المراد من "فتنتهم" معذرتهم^(۱)
امام صادق ؑ سے روایت ہے کہ آیت "ثم لم تکن فتنتمہم" میں "فتنتهم" سے مراد (قیامت کے دن) مشرکین کی عذر خواہی ہے۔

انسان :

قیامت کے دن انسانی خصلتیں ۷

باطل معبود: باطل معبودوں کا ضعف ۲؛ باطل معبود قیامت کے دن ۲

خدا: ربوبیت خدا ۶

روایت: ۸

شرک: شرک کے بطلان کا ظاہر ہونا ۳

عقیدہ: قیامت کے دن باطل عقیدہ ۳

قیامت: قیامت کے دن جھوٹی قسم ۳؛ قیامت کے دن حقائق ظاہر ہونا ۷، ۴

مشرکین: مشرکین اور انکار شرک ۱، ۳؛ مشرکین اور شرک کی وضاحت ۵؛ مشرکین اور قیامت ۲، ۳، ۱، ۵، ۶، ۸؛ مشرکین کا آخرت میں کوشش کرنا ۵؛ مشرکین کا اخروی اقرار ۶؛ مشرکین کا اخروی جھوٹ ۳؛ مشرکین کا بے سہارا ہونا ۲؛ مشرکین کی اخروی رسوائی ۷؛ مشرکین کی اخروی عذر خواہی ۸؛ مشرکین کے عقیدے کا بطلان ۳

آیت ۲۳

﴿انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ﴾

دیکھئے انھوں نے کس طرح اپنے آپ کو جھٹلایا اور کس طرح ان کا افترا حقیقت سے دور نکلا (۲۳)

۱۔ مشرکین قیامت کے دن جھوٹ بول کر دنیا میں اپنے شرک سے انکار کر دیں گے۔

واللہ ربنا ما کنا مشرکین انظر کیف کذبوا علی انفسهم

۲۔ شرک کا باطل ہونا اور اس پر اعتقاد رکھنا اپنے آپ کو جھوٹ میں ملوث کرنا ہے۔ انظر کیف کذبوا علی انفسهم

ہو سکتا ہے جملہ "کذبوا..." دنیا میں مشرکین

کا حال بیان کر رہا ہو۔ یعنی مشرکین نے دنیا میں مشرکانہ عقیدے کے ذریعے اپنے آپ کو جھوٹ میں ملوث کر رکھا ہے۔ جبکہ انسان کی فطرت اور جان توحید پر گواہ ہے۔

۳۔ قیامت کے دن شرک کے بطلان اور جھوٹے معبودوں کی بیہودگی کا آشکار ہونا۔

و ضل عنہم ما کانوا یفترون فعل "ضل" کا استعمال کسی شے کے نابود ہونے کے وقت ہوتا ہے۔ لسان العرب میں ہے: "ضل الشی اذا ضاع"

۳۔ قیامت کے دن، عقیدہ شرک کے بے بنیاد اور بیہودہ ہونے کا ظاہر ہونا ایک قابل غور اور سبق آموز منظر ہے۔
انظر کیف کذبوا علی انفسہم و ضل عنہم ما کانوا یفترون

۵۔ مشرکین دنیا میں اپنے شرک پر اصرار کرنے کے برعکس آخرت میں شدت کے ساتھ اسکا انکار کریں گے۔
قالوا واللہ ربنا ما کننا مشرکین ... و ضل عنہم ما کانوا یفترون

جملہ "ما کانوا یفترون" ماضی استمراری کا فائدہ دے رہا ہے کہ جو مشرکین کے دنیا میں اپنے عقائد کے دوام اور اصرار پر دلالت کرتا ہے۔

۶۔ قیامت، حقائق کے روشن ہونے اور توہمات کے اجاگر ہونے کا دن ہے۔ و ضل عنہم ما کانوا یفترون

۷۔ پیغمبر اکرم (ص) ابھی سے قیامت کے دن مشرکین کے ذلت آمیز انجام کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔
انظر کیف کذبوا علی انفسہم و ضل عنہم ما کانوا یفترون

"فعل" انظر "پیغمبر (ص) سے خطاب ہے۔ اس مخصوص مخاطب سے یہ احتمال قوی ہو جاتا ہے کہ پیغمبر (ص) دنیا میں بھی اپنی ملکوتی آنکھوں سے قیامت کے مناظر کو دیکھ رہے ہیں۔

۸۔ شرک، ایک افترا اور من گھڑت فکر ہے۔ و ضل عنہم ما کانوا یفترون

۹۔ مشرکین کا (دنیا کے علاوہ) قیامت میں بھی جھوٹ بولنا۔ انظر کیف کذبوا علی انفسہم و ضل عنہم ما کانوا یفترون
آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا علم غیب

باطل معبود: باطل معبودوں اور خداؤں کا بطلان ۳؛ باطل معبود

قیامت میں ۳

خود: خود پر جھوٹ باندھنا ۲

شرک: شرک کا افترا ۸؛ شرک کا بطلان ۳، ۸؛ شرک کا غیر منطقی ہونا ۳؛ شرک کی حقیقت ۸، ۲؛ شرک کے بطلان کا ظہور ۳
عقیدہ: عقیدہ باطل ۲، ۸

قیامت: قیامت کے دن جھوٹ ۱؛ قیامت کے دن حقائق کا ظاہر ہونا، ۳، ۳، ۶؛ قیامت کے دن یقین آجانا ۶
مشرکین: مشرکین اور شرک کا انکار ۱، ۵؛ مشرکین اور قیامت ۱، ۵، ۹؛ مشرکین کا مقدر ۴؛ مشرکین کی اخروی دروغگوئی ۱، ۹؛
مشرکین کی اخروی ذلت ۴

آیت ۲۵

﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ يَرَوْا كَلِمًا آيَةً لَا يُؤْمِنُوا بِهَا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ﴾

اور ان میں سے بعض لوگ کان لگا کر آپ کی بات سنتے ہیں لیکن ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ یہ سمجھ نہیں سکتے ہیں اور ان کے کانوں میں بھی بہر اپن ہے۔ یہ اگر تمام نشانیوں کو دیکھ لیں تو بھی ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب آپ کے پاس آئیں گے تو بھی بحث کریں گے اور کفار کہیں گے کہ یہ قرآن تو صرف اگلے لوگوں کی کہانی ہے
۱۔ بعض مشرکین کلام پیغمبر (ص) کو سننے کے باوجود اسے سمجھنے سے عاجز ہیں۔

و منهم من يستمع اليك و جعلنا على قلوبهم اكنة ان يفقهوه و في اذانهم و قرا

گذشتہ آیات کے قرینے سے "منہم" کی ضمیر کا مرجع مشرکین ہے۔

۲۔ حق دشمنی کی بنا پر کفر و شرک پر اصرار کرنا، انسان کے دل پر پردہ چڑھانے اور کانوں کے بھاری ہونے کا موجب بنتا ہے۔ و جعلنا علی قلوبہم اکنۃ ان یفقیہوہ و فی اذانہم و قرا

آیت کے دوسرے جملات مثلاً "کل ایۃ..." اور "یجادلونک..." سے "اصرار" اور "حق دشمنی" جیسے مفہیم اخذ کیئے گئے ہیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ بعض کافروں کے دلوں پر متعدد پردے ڈالنے والا اور ان کے کانوں کو بوجھل کرنے والا ہے۔

و جعلنا علی قلوبہم اکنۃ ان یفقیہوہ و فی اذانہم و قرا

۳۔ حق کو قبول نہ کرنے والے مشرکین کا الہی معارف و حقائق کو نہ سمجھنا خود انہی کے اعمال کا نتیجہ ہے۔

و جعلنا علی قلوبہم اکنۃ ان یفقیہوہ و فی اذانہم و قرا مشرکین کی "فی اذانہم و قرا ان یروا..." یجادلونک..." سے توصیف کرنا، گویا، ان کے دلوں پر مہر لگنے میں انہی عوامل کی تاثیر و کردار بیان کرنا ہے چنانچہ اسی لیے "یقول الذین کفروا..." کے لیے ضمیر کے بجائے موصول لایا گیا ہے۔

۵۔ کان، شناخت و معرفت کے آلات ہیں اور قلب و دل، سمجھنے کا مقام ہے۔

و منہم من یستمع الیک و جعلنا علی قلوبہم اکنۃ ان یفقیہوہ و فی اذانہم

۶۔ بعض مشرکین، ہر قسم کا معجزہ اور آیت الہی دیکھنے کے باوجود ایمان نہیں لائیں گے۔

و ان یروا کل آیۃ لا یؤمنوا بها

۷۔ انسان کے دل و افکار پر پردہ کا پڑ جانا ہر قسم کے معجزے اور آیت الہی سے انکار کا مقدمہ ہے۔

و جعلنا علی قلوبہم اکنۃ ان یفقیہوہ ... و ان یروا کل آیۃ لا یؤمنوا بها

۸۔ مشرکین جب پیغمبر (ص) کے حضور آتے تو انکار و ہٹ دھرمی کی بنا پر قرآن اور رسالت پیغمبر (ص) کے بارے میں

بحث و تکرار کرنے لگتے۔ حتی اذا جاء وک یجادلونک یقول الذین کفروا

۹۔ وہی مشرکین پیغمبر (ص) کے حضور فقط بحث و تکرار کے لیے آتے تھے جو انتہائی عناد اور ہٹ دھرمی کا شکار تھے۔

حتى اذا جاء وک یجادلونک

۱۰۔ قرآن کو افسانہ کہنا، اسلام کے خلاف کفار و مشرکین کی جنگ کا ایک طریقہ ہے۔

حتى اذا جاء وك يجادلونك يقول الذين كفروا ان هذا الا اساطير الاولين

۱۱۔ جنگ و جدال اور ہٹ دھرمی کی عادت، حق کو سمجھنے اور قبول کرنے سے مانع بنتی ہے۔

حتى اذا جاء وك يجادلونك يقول الذين كفروا ان هذا الا اساطير الاولين

۱۲۔ قرآن اور پیغمبر اکرم (ص) کا مقابلہ کرنے سے کفار کی ناتوانی و عاجزی۔

حتى اذا جاء وك يجادلونك يقول الذين كفروا ان هذا الا اساطير الاولين

مشرکین کا جدال اور تہمت بازی سے کام لینا، اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ان کے پاس قرآن و پیغمبر (ص) کا مقابلہ کرنے کے لیے کوئی منطقی اور صحیح راستہ نہیں تھا۔

۱۳۔ قرآن مشرکین کے لیے زیبا اور قابل کشش تھا۔ يقول الذين كفروا ان هذا الا اساطير الاولين

"اساطیر" خوبصورت اور مزین کلام کو کہتے ہیں "سطر فلان علی فلان اذا زخرف له الاقاویل و نطقها" (لسان العرب)

۱۴۔ پیغمبر (ص) اور (دوسرے) الہی رہبروں کے لیے کفار اور مخالفین کی نفسیات اور ان کے حیلوں و بہانوں سے آگاہ ہونا

ضروری ہے۔ و منهم من يستمع اليك ... ان هذا الا اساطير الاولين

اس آیت اور گزشتہ آیت میں مخالفین قرآن کی نفسیات اور ان کے طور طریقوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن کے مخالفین کے افکار و کردار سے آگاہی کس قدر اہمیت کی حامل ہے۔

۱۵۔ قرآن کو افسانہ کہنا اور اس کے مقابلے میں جنگ و جدال اور سختی دکھانا کفر ہے۔ يقول الذين كفروا ان هذا الا اساطير الاولين

۱۶۔ شرک، کفر اور مشرک کا فرہے۔ واللہ ربنا ما کنا مشرکین ... يقول الذين كفروا

آیت کے اول میں "منهم من يستمع" کا مرجع ضمیر، وہ مشرکین ہیں جن کا تذکرہ گزشتہ آیات میں کیا گیا ہے اور آیت کے آخر میں اسی گروہ کو "الذين كفروا" سے یاد کیا گیا ہے۔ کہ جو در حقیقت اضممار کے بارے میں اظہار ہے۔ اسی سے مندرجہ بالا مفہوم اخذ کیا گیا ہے۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) سے جنگ ۱۲؛ آنحضرت (ص) سے مجادلہ ۸، ۹؛ آنحضرت (ص) کو جھٹلانا ۸؛ آنحضرت کی

داری ۱۳؛ آنحضرت (ص) کے دشمن ۹؛

آیات خدا: آیات خدا کو جھٹلانے کا مقدمہ ۷

حق: حق دشمنی کے آثار ۲؛ حق کو درک کرنے کے موانع ۱۱؛ قبول حق کے موانع ۱۱

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۳۱

دشمن شناسی: دشمن شناسی کی اہمیت ۱۳

دین: دین کو سمجھنے سے محرومیت ۳

رہبری: دینی قیادت و رہبری کی ذمہ داری ۱۳؛ رہبر و قائد کی دشمن شناسی ۱۳

شرک: شرک پر اصرار کرنے کے آثار ۲؛ شرک کا کفر ہونا ۱۶

شناخت: شناخت و معرف کے آلات و ابزار ۵؛ موانع شناخت ۳

عمل: عمل کے آثار ۳

فہم: فہم و ادراک کا مقام و منزلت ۵

قرآن: قرآن اور مشرکین ۱۳؛ قرآن سے مبارزہ ۱۰، ۱۲، ۱۵؛ قرآن کو جھٹلانا ۸؛ قرآن کی جذابیت ۱۳؛ قرآن کی عظمت

۱۳؛ قرآن کے افسانہ ہونے کی تہمت ۱۰، ۱۵؛

قلب: قلب پر مہر لگنے کے آثار ۷، قلب پر مہر لگنے کے عوامل ۲، ۳؛ قلب کا کردار ۵

کان: کانوں کا کردار ۵؛ کانوں کے بوجھل ہونے کے اسباب ۲

کفار: کفار اور قرآن ۱۰، ۱۲؛ کفار اور محمد (ص) ۱۲؛ کفار کا عجز ۱۲؛ کفار کی جنگ کی روش ۱۰؛ کفار کے دل پر مہر لگنا ۳؛ کفار

کفار کے کانوں کا بوجھل پن ۳

کفر: کفر پر اصرار کے آثار ۲؛ کفر کے موارد ۱۵، ۱۶

مجادلہ: مجادلے کے آثار ۱۱

مشرکین: حق قبول نہ کرنا والے مشرکین ۶؛ صدر اسلام کے مشرکین کا مجادلہ ۸، ۹؛ صدر اسلام کے مشرکین کی دشمنی ۹؛ صدر اسلام کے مشرکین کی ہٹ دھرمی ۸، ۹؛ مشرکین اور آنحضرت ۱، ۸، ۹؛ مشرکین اور اسلام ۱۰؛ مشرکین اور قرآن ۸؛ مشرکین کا حق قبول نہ کرنا ۶؛ مشرکین کی جنگ کا طریقہ ۱۰،
 مشرکین کی فہم سے ناتوانی ۱، مشرکین کے دل پر مہر ۶
 معجزہ: معجزے کے انکار کے مقدمات ۷
 ہٹ دھرمی: ہٹ دھرمی کے آثار ۱۱

آیت ۲۶

﴿وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ﴾

یہ لوگ دوسروں کو قرآن سے روکتے ہیں اور خود بھی دور بھاگتے ہیں حالانکہ یہ اپنے ہی کو ہلاک کر رہے ہیں اور انھیں شعور تک نہیں ہے

۱۔ صدر اسلام کے کفار لوگوں کو قرآن سننے سے روکتے تھے۔ وہم ینھون عنہ

۲۔ صدر اسلام میں کفار مکہ کا قرآن اور پیغمبر (ص) کی آسمانی باتیں سننے سے اجتناب کرنا۔ و ینأون عنہ

"نامی" دور ہونے کے معنی میں ہے قرآن اور وحی سے مشرکین کی دوری کو "ینھون عنہ" کہتے ہیں۔

۳۔ لوگوں کو قرآن سننے سے روکنے کے لیے کفار کے جیلوں و بہانوں میں سے ایک ان کا قرآن کو افسانہ کہنا اور اس کے

مطالب کو پرانا و فرسودہ جاننا ہے۔ ان هذا الا اساطیر الاولین۔ وہم ینھون عنہ

"اول" آغاز کے معنی میں ہے۔ ہو سکتا ہے اس تہمت سے کفار کی مراد، قرآن کے مطالب کا پرانا و فرسودہ ہونا ہو۔

۴۔ کفار کا قرآن کو سننے سے اجتناب کر کے اور لوگوں کو اس سے روک کر، نادانستہ طور پر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا۔

و ان يهلكون الا انفسهم و ما يشعرون

۵۔ قرآن اور پیغمبر (ص) سے دوری اختیار کرنا اور لوگوں کو انکی جانب بڑھنے سے روکنا، ہلاکت و نابودی ہے۔

و هم ينهون عنه و ينأون عنه و ان يهلكون الا انفسهم

۶۔ قرآن اور پیغمبر (ص) سے تمسک، انسان کی سعادت کا باعث بنتا ہے۔

و هم ينهون عنه و ينأون عنه و ان يهلكون الا انفسهم و ما يشعرون

چونکہ آیت میں انسان کی ہلاکت کا سبب، قرآن اور وحی سے دوری کو سمجھا کیا گیا ہے۔ لہذا انسان کی سعادت، وحی اور قرآن سے تمسک کی وجہ سے ہوگی۔

۷۔ کفار کی طرف سے قرآن اور پیغمبر (ص) کے خلاف مقابلے کے (تمام) حیلے و بہانے بے نتیجہ اور خود ان کی ہلاکت کا

باعث ہیں۔ و هم ينهون عنه و ينأون عنه و ان يهلكون الا انفسهم

آیت کے اول میں اسلام و قرآن سے کفار کے مقابلے کا بیان ہے۔ لہذا ہو سکتا ہے جملہ "ان يهلكون" اس نکتہ کی طرف اشارہ ہو کہ اس مقابلے اور جنگ کا انجام، خود ان (کفار) کی شکست و ہلاکت ہوگا نہ کہ قرآن و اسلام کی شکست۔

۸۔ قرآن اور پیغمبر (ص) سے دوری اختیار کرنا اور ان سے مقابلہ کرنا جہالت و نادانی کی وجہ سے ہے۔

و هم ينهون عنه و ينأون عنه و ان يهلكون الا انفسهم و ما يشعرون

جملہ "و ما يشعرون" میں ہو سکتا ہے "واو" حالیہ ہو یا عاطفہ۔ عطف کی صورت میں جملہ "ما يشعرون" ان کفار کی صفات میں سے ایک دوسری خصلت کا بیان ہے کہ جو قرآن سے مقابلہ کرنے کی فکر میں ہیں اور یہی درک و فہم نہ رکھنے (کی علامت) ہے۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) سے جنگ ۷؛ آنحضرت (ص) سے دوری ۵؛ آنحضرت سے دوری کرنے کے اسباب ۸؛

آنحضرت کا مقابلہ کرنے کے اسباب ۸

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۱

تمسک: حضرت محمد (ص) سے تمسک کے آثار ۶؛ قرآن سے تمسک کے آثار ۶

جہل: جہل و نادانی کے آثار ۸

سعادت:

سعادت کے عوامل ۶

قرآن: قرآن سننے سے اجتناب ۲؛ قرآن سننے سے ممانعت، ۳۱، ۳، ۵؛ قرآن سے اعراض ۲؛ قرآن سے اعراض کے عوامل ۸؛ قرآن سے دوری کے آثار ۳، ۵؛ قرآن سے مقابلہ ۳، ۴؛ قرآن سے مقابلہ کے عوامل ۸؛ قرآن کے افسانہ ہونے کی تہمت ۳
کفار: صدر اسلام کے کفار اور قرآن ۱، ۲؛ کفار اور قرآن ۳، ۴، ۵؛ کفار اور محمد (ص) ۲؛ کفار کا طور طریقہ ۳
کفار کے مقابلے کی ناکامی ۴
ہلاکت: ہلاکت کے علل و اسباب ۳، ۵، ۴

آیت ۲۷

﴿وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وَقَفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبُ بآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾

اگر آپ دیکھتے کہ یہ کس طرح جہنم کے سامنے کھڑے کئے گئے اور کہنے لگے کہ کاش ہم پلٹا دیئے جاتے اور پروردگار کی نشانیوں کی تکذیب نہ کرتے اور مومنین میں شامل ہو جاتے
۱۔ جہنم کی آگ کے روبرو ہونے اور اسے دیکھنے پر کفار کی ذلت آمیز اور خوفناک صورت حال۔

و لو ترى اذ وقفوا على النار

۲۔ دوزخ کی آگ کا آئنا سامنا ہونے پر کفار کا، دنیا میں پلٹنے، آیات پروردگار کو نہ جھٹلانے اور مومنین کے زمرے میں شمار ہونے کی آرزو و تمنا کرنا۔

فقالوا ياليتنا نرد و لا نكذب بآيات ربنا و نكون من المؤمنين

۳۔ دوزخ میں داخل ہوتے وقت اور آگ کا مزہ چکھنے پر کفار کی دہشت ناک اور ناقابل بیان حالت ہو جانا۔

و لو ترى اذ وقفوا على النار

"و قفوا على النار" ہو سکتا ہے آگ میں داخل ہونے اور اسکے عذاب کا مزہ چکھنے کے معنی میں ہو (لسان العرب)۔

۳۔ پیغمبر (ص) اور قرآن کو جھٹلانے والے، قیامت کے دن،

دنیا میں کفر اختیار کرنے پر افسوس کریں گے۔ یا لیتنا نرد و لا نکذب بآیات ربنا و نکون من المؤمنین

۵۔ توبہ اور نتیجہ بخش ایمان کی جگہ دنیا ہے نہ آخرت۔ فقالوا یا لیتنا نرد و لا نکذب بآیات ربنا و نکون من المؤمنین اگر قیامت کے دن توبہ و ایمان لانا ممکن ہوتا تو کفار دنیا میں لوٹنے کی آرزو نہ کرتے۔

۶۔ لوگوں کے لیے آیات اور معجزات بھیجنا، ربوبیت الہی کا تقاضا ہے اور ایسا کرنا لوگوں کی تربیت کے لیے ہے۔ فقالوا یا لیتنا نرد و لا نکذب بآیات ربنا

۷۔ مشرکین، قیامت کے دن، ایک وقت اپنے شرک کا انکار کرنے لگیں گے اور ایک وقت، اس کا اعتراف کر لیں گے۔ واللہ ربنا ما کننا مشرکین ... فقالوا یا لیتنا نرد و لا نکذب بآیات ربنا و نکون من المؤمنین

مندرجہ بالا مفہوم، آیت ۲۳ اور ۲۴ کے ارتباط سے اخذ کیا گیا ہے۔ کہ وہاں مشرکین اپنے مشرک ہونے کا انکار کرتے ہیں لیکن یہاں اعتراف کر رہے ہیں کہ وہ آیات خدا کو جھٹلاتے رہے ہیں اور مؤمن نہیں تھے۔

۸۔ کفار قیامت کے دن مؤمنین کا مقام و مرتبہ دیکھ کر حسرت و افسوس کریں گے۔ یا لیتنا نرد و لا نکذب بآیات ربنا و نکون من المؤمنین

آرزو: دنیا میں پلٹنے کی آرزو ۲

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کو جھٹلانے والوں کی پشیمانی ۳; آنحضرت (ص) کے مکذبین اور قیامت ۳

آیات خدا: آیات خدا کے نزول کا فلسفہ ۶

ایمان: ایمان کی فرصت ۵

تربیت: تربیت میں مؤثر عوامل ۶

توبہ: توبہ کی فرصت ۵

جہنم: جہنم کی آگ ۱، ۲، ۳

خدا تعالیٰ: ربوبیت خدا کے مظاہر ۶

قرآن: قرآن کو جھٹلانے والوں کی پشیمانی ۳; قرآن کے جھٹلانے والے اور قیامت ۳

قیامت: قیامت کے دن شرک کا اقرار ۷; قیامت کے دن شرک کا انکار ۷; قیامت کے دن پشیمانی ۳

کفار: کفار اور جہنم ۱، ۲، ۳; کفار اور قیامت ۸; کفار کی اخروی آرزو ۲; کفار کی پشیمانی ۲; کفار کی

اخروی حسرت ۸; کفار کی اخروی ذلت ۱، ۳

کفر: کفر سے پشیمانی ۲، ۳

مؤمنین: مؤمنین کا اخروی مقام و مرتبہ ۸; مؤمنین کے مقامات ۸

مشرکین: مشرکین اور شرک سے انکار ۷; مشرکین اور قیامت ۷

معجزہ: معجزے کا فلسفہ ۶

آیت ۲۸

﴿بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ قَبْلُ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ﴾

بلکہ ان کے لئے وہ سب واضح ہو گیا جس سے پہلے سے چھپا رہے تھے اور اگر یہ پلٹا بھی دیئے انہیں تو وہی کریں گے جس سے یہ روکے گئے ہیں اور یہ سب جھوٹے ہیں

۱۔ جس عذاب کا مشرکین انکار کرتے تھے، اس کے ظاہر ہونے پر (وہ) دنیا میں پلٹنے کی آرزو کرتے ہیں نہ کہ وہ خداوند عالم اور اسکی آیات پر حقیقتاً ایمان لانا چاہتے ہیں۔

فقالوا یا لیتنا نرد ... بل بداهم ما کانوا یخفون من قبل

گذشتہ آیت میں جملہ "یا لیتنا ... و نکون من المؤمنین" دنیا میں پلٹنے اور ایمان لانے کے لیے، مشرکین کی آرزو کو بیان کر رہا ہے (اس آیت میں) صرف "بل" (ادبی اصطلاح کے مطابق) اضراب کے لیے ہے (یعنی ان گذشتہ مطالب سے روگردانی ہے) واپس پلٹنے کی آرزو سے مراد ایمان لانا نہیں ہے بلکہ عذاب سے نجات حاصل کرنے کے خیال سے ہے۔

۲۔ مشرکین دنیا میں اپنے ضمیر کی گہرائیوں سے توحید اور معاد کی حقانیت پر گواہ ہیں۔ بل بدالہم ما کانوا یخفون من قبل
۳۔ مشرکین، معاد اور توحید کی حقانیت پر اپنے ضمیر کی گواہی کے باوجود اسے چھپاتے ہیں۔ بل بدالہم ما کانوا یخفون من قبل

گذشتہ آیات کے قرینے کے پیش نظر "ما یخفون" سے مراد، توحید اور معاد جیسے ایمانی حقائق ہیں کہ جنہیں مشرکین اپنے ضمیر میں چھپاتے ہیں۔

۳۔ عذاب قیامت کا مشاہدہ، مشرکین کے، اپنے شرک سے آگاہ ہونے کا باعث بنتا ہے۔
ما کنا مشرکین ... بل بدالہم ما کانوا یخفون من قبل

ہو سکتا ہے گذشتہ آیات (... والہ ربنا ما کنا مشرکین) کے قرینے سے جملہ "ما کانوا یخفون" سے مراد، قیامت کے بعض مواقف میں مشرکین کی جانب سے شرک اور اس کو پختان رکھنا ہو "من قبل" ان مواقف کی جانب اشارہ ہے۔
۵۔ بعض کفار کا، قرآن اور آیات الہی کی حقانیت سے علم رکھنے کے باوجود انہیں جھٹلانا۔
ان هذا الا اساطیر الاولین ... بل بدالہم ما کانوا یخفون

چونکہ گذشتہ آیات میں قرآن اور آیات الہی کو جھٹلانے کی بات ہو رہی تھی۔ ہو سکتا ہے "ما کانوا یخفون" سے مراد مذکورہ مفہوم ہو۔

۶۔ قیامت کے دن حشر کے بعد دنیا میں پلٹنا ممکن نہیں ہوگا۔ و لوردو العادوا لما نھوا عنه "لو" اکثر وہاں استعمال ہوتا ہے کہ جہاں شرط ایک غیر ممکن امر ہو۔ لہذا جملہ "ردوا" کہ جو "لو" کے لیے شرط ہے ایک غیر ممکن امر ہے۔

۷۔ بعض کفار کا دنیا میں پلٹنے کی صورت میں اپنی اصلاح اور آیات الہی کو نہ جھٹلانے کے بارے میں جھوٹا وعدہ کرنا۔
فقالوا یا لیتنا نرد و لا نکذب ... و انھم لکذبون

۸۔ آیات الہی کو جھٹلانے والے کفار دنیا میں لوٹنے کے بعد بھی ایمان نہیں لائیں گے۔
فقالوا یا لیتنا نرد ... و لو ردوا لعادوا لما نھوا عنه

۹۔ ہٹ دھرم مشرک، اگر جہنم کو دیکھنے کے بعد بھی دنیا میں واپس پلٹ آئیں تب بھی اپنی اصلاح نہیں کریں گے۔
و لو ترى اذا وقفوا على النار ... و لو ردوا لعادوا لما نهوا عنه

۱۰۔ جھوٹ بولنا ہٹ دھرم مشرکین کا دائمی شیوہ ہے۔ فقالوا ... و انهم لكذبون

۱۱۔ مشرکین، (دنیا تو کیا) قیامت میں بھی جھوٹ بولیں گے۔ فقالوا يا ليتنا نرد و لا نكذب ... و انهم لكذبون

۱۲۔ جن امور سے خداوند متعال نے منع کیا ہے ان کا ارتکاب حرام ہے۔ و لو ردوا لعادوا لما نهوا عنه

نواہی خدا کی جانب توجہ نہ کرنے پر سرزنش سے ظاہر ہوتا ہے کہ نواہی خدا سے اجتناب ضروری ہے۔

آرزو: دنیا میں واپس پلٹنے کی آرزو ۱

آیات خدا: آیات خدا کو جھٹلانا ۵، ۷؛ آیات خدا کو جھٹلانے والے ۸

توحید: توحید کا فطری ہونا ۴؛ توحید کی حقانیت ۳؛ توحید کے گواہ ۲

خدا تعالیٰ: نواہی خدا ۱۲

دروغ گو افراد: ۱۰، ۱۱

دنیا میں پلٹنا: ۶

عذاب: عذاب کا مشاہدہ کرنے کے آثار ۱، ۳

قرآن: قرآن کا جھٹلایا جانا ۵

قیامت: قیامت کی خصوصیات ۶؛ قیامت کے دن جھوٹ بولا جانا ۱۱

کفار: کفار اور آیات خدا ۵؛ کفار اور دنیا میں پلٹنا ۷، ۸؛ کفار اور قرآن ۵؛ کفار اور قیامت ۷، ۸؛ کفار

اور کتمان حق ۵؛ کفار اور وعدہ اصلاح ۷، ۸؛ کفار کا جھوٹ ۷؛ کفار کا کفر ۸؛ کفار کا وعدہ ۷

محرمات: ۱۲

مشرکین: مشرکین اور توحید ۲، ۳؛ مشرکین اور دنیا میں پلٹنا ۹؛ مشرکین اور قیامت ۱، ۳، ۹؛ مشرکین اور کتمان حق ۳؛ مشرکین اور معاد ۲، ۳؛ مشرکین کا شرک ۳؛ مشرکین کا عذاب ۱؛ مشرکین کا عقیدہ ۱؛ مشرکین کا وجدان ۲، ۳؛ مشرکین کی اضروی آرزو ۱؛ مشرکین کی اضروی دروغ گوئی ۱۱؛ مشرکین کی دروغ گوئی ۱۰؛ مشرکین کی ہٹ دھرمی ۹، ۱۰؛ مشرکین کے طور طریقے ۱۰
معاد: حقانیت معاد ۳؛ حقانیت معاد کے گواہ ۲
نواہی: نواہی کے ارتکاب کی حرمت ۱۲

آیت ۲۹

﴿وَقَالُوا إِن هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ﴾

اور یہ کہتے ہیں کہ یہ صرف زندگانی دنیا ہے اور ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے
۱۔ مکہ کے ہٹ دھرم مشرکین قیامت اور دنیوی زندگی کے علاوہ ہر دوسری زندگی کے منکر تھے۔
و قالوا ان هي الا حياتنا الدنيا

۲۔ آخرت کے منکر مادی اور سطحی افکار کے حامل ہیں۔ و قالوا ان هي الا حياتنا الدنيا و ما نحن بمبعوثين
۳۔ بعض کفار، دنیا میں پلٹ بھی آئیں تب بھی زندگی کو دنیا میں ہی منحصر سمجھیں گے اور قیامت کا انکار کریں گے۔
و لو ردوا لعادوا ... و قالوا ان هي الا حياتنا الدنيا ہو سکتا ہے جملہ "وقالوا..." جملہ "لعادوا" پر عطف ہو۔ یعنی اگر وہ لوگ دنیا میں واپس آجائیں تو وہی اپنا باطل طریقہ جاری رکھیں گے

اور پھر معاد کا انکار کرنا شروع کر دیں گے۔

اخروی زندگی: اخروی زندگی کا انکار ۱؛ اخروی زندگی کو جھٹلانے والے ۱، ۳

قیامت: قیامت کو جھٹلانے والے ۱، ۳

کفار: کفار اور دنیا کی جانب پلٹنا ۳

مشرکین مکہ: مشرکین مکہ کی دنیا پرستی ۱؛ مشرکین مکہ کی ہٹ دھرمی ۱

معاد: معاد کو جھٹلانے والوں کی مادہ پرستی ۲؛ معاد کی تکذیب کرنے والوں کے افکار ۲

آیت ۳۰

﴿وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وَقَفُوا عَلَىٰ رَہْمٍ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ﴾

اور اگر آپ اس وقت دیکھتے جب انھیں پروردگار کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور ان سے خطاب ہوگا کہ کیا یہ سب حق نہیں ہے تو وہ لوگ کہیں گے کہ بیشک ہمارے پروردگار کی قسم یہ سب حق ہے تو ارشاد ہوگا کہ اب اپنے کفر کے عذاب کا مزہ چکھو

۱۔ قیامت کے دن، منکرین معاد کو ذلت آمیز طریقے سے پروردگار کے حضور لائے جانے والا عجیب اور دہشتناک منظر۔ لو تری اذ وقفوا علی رہم

۲۔ قیامت کے دن خداوند عالم کی کفار سے روبرو گفتگو۔ قال الیس ہذا بالحق قالوا بلی و ربنا

۳۔ خداوند عالم کا قیامت کے دن منکرین معاد سے مواخذہ کرنا۔

و قالوا ان هـى الا حىاتنا الدنيا و ما نحن بمبعوثين۔ و لو ترى اذ ... اليس هذا بالحق

۳۔ قىامت كے دن، منكرين معاد روز حشر كى حقانيت كى قسم كها كراقرار كريں گے۔

و لو ترى اذ وقفوا على رهم قال اليس هذا بالحق قالوا بلى و ربنا

۵۔ قىامت كے مناظر كى تصوير كشى، تربيت اور هدايت كے قرآنى طريقوں ميں سے ايك طريقه هے۔

و لو ترى اذ وقفوا على رهم قال اليس هذا بالحق قالوا بلى و ربنا

جمله "لو ترى" كے تكرار اور متعدد آيات ميں قىامت كى خصوصيات كے بيان سے مندرجه بالا مفهوم اخذ هوتا هے۔

۶۔ منكرين معاد اور مشركين كى مخالفتوں اور بد عمليوں كے مقابلے ميں خداوند كا پيغمبر (ص) كو تسلى و تشفى دينا۔

و قالوا ان هـى الا حىاتنا الدنيا ... و لو ترى اذ وقفوا على رهم قال اليس هذا بالحق

فعل "ترى" كا براه راست مخاطب پيغمبر (ص) هیں۔ اس قسم كا خطاب، كفار كى مخالفتوں اور انكار كے مقابلے ميں ايك طرح كى آنحضرت (ص) كو تسلى و تشفى هے۔

۷۔ معاد كے منكرين كا محاكمه اور سزار بونيت خداوند متعال كا ايك جلوه هے۔

و لو ترى اذ وقفوا على رهم ... قالوا بلى و ربنا قال فذوقوا العذاب

۸۔ قىامت كے (مختلف) مواقف پر توحيد، نبوت اور معاد كے منكرين سے مؤاخذه هونا۔

و يوم نحشرهم جميعا ... و لو ترى اذ وقفوا على رهم قال اليس هذا بالحق

(آيت ۲۲ ميں) "اين شركاؤكم" توحيد كے بارے ميں مؤاخذه هے اور (آيت ۲۷) "الانكذب بايات ربنا" ميں نبوت كے بارے

ميں مؤاخذه هے اور (آيت ۳۰) "اليس هذا بالحق" ميں قىامت كے بارے ميں مؤاخذه اور حساب هے۔

۹۔ قىامت كا عذاب، كفر پر اصرار اور دنيا ميں معاد كا انكار كرنے كا نتيجه هے۔ فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون

۱۰۔ منكرين معاد (كفار) كو، قىامت كے دن خداوند كے (خصوصى) حكم سے عذاب ديا جائے گا۔ قال فذوقوا العذاب بما

كنتم تكفرون

۱۱۔ قىامت كے دن، كفار اپنى باتوں كے اثبات كے ليے، بار بار قسمیں كھائیں گے۔ والله ربنا ما كنا مشركين ... قالوا

بلى و ربنا

۱۲۔ معاد (آخرت) كا انكار، كفر هے۔

الیس هذا بالحق، قالوا بلی و ربنا، قال فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون

آنحضرت-(ص): آنحضرت(ص) کو تسلی ۶، آنحضرت کے مخالفین ۶

اقرار: معاد کا اقرار ۳

تربیت: روش تربیت ۵

خدا تعالیٰ: خداوند کا حساب لینا ۳؛ خدا کے اخروی اوامر ۱۰؛ ربوبیت خدا کے مظاہر ۷؛ قیامت کے دن خدا کا تکلم ۲

عذاب: اخروی عذاب کے اسباب ۹

قیامت: قیامت کی حقانیت ۳؛ قیامت کی منظر کشی کے آثار ۵؛ قیامت کے دن قسم کھانا ۱۱؛ قیامت کے دن مؤاخذہ ۳، ۸؛

مواقف قیامت ۸

کفار: خدا تعالیٰ کا کفار سے گفتگو کرنا ۲؛ کفار اور قیامت ۱۱؛ کفار کا اخروی عذاب ۱۰؛ کفار کا اخروی محاکمہ ۸؛ کفار کا قسم کھانا ۱۱

کفر: آثار کفر ۹؛ توحید سے کفر ۸؛ کفر کے موارد ۱۲؛ معاد سے کفر ۸؛ نبوت سے کفر ۸

مشرکین: مشرکین کی محمد(ص) سے مخالفت ۶

معاد: معاد کو جھٹلانا کفر ہے ۱۲؛ معاد کو جھٹلانے کے آثار ۹؛ معاد کو جھٹلانے والوں کا اقرار ۳؛ معاد کو جھٹلانے والوں کا

عذاب ۱۰؛ معاد کو جھٹلانے والوں کی ذلت ۱؛ معاد کو جھٹلانے والوں کی قسم ۳؛ معاد کے جھٹلانے والوں کا محاکمہ ۳، ۷؛ معاد

کے جھٹلانے والوں کی سزا ۷؛ معاد کے جھٹلانے والے اور آنحضرت(ص) ۶؛ معاد کے جھٹلانے والے اور قیامت کا دن

آیت ۳۱

﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ﴾.

بیشک وہ لوگ خسارہ میں ہیں جنہوں نے اس کی ملاقات کا انکار کیا یہاں تک کہ جب اچانک قیامت آگئی تو کہنے لگے کہ ہائے افسوس ہم نے قیامت کے بارے میں بہت کوتاہی کی ہے۔ اس وقت وہ اپنے گناہوں کا بوجھ اپنی پشت پر لادے ہوں گے اور یہ بدترین بوجھ ہوگا

۱۔ معاد اور خداوند عالم کے حضور حاضر ہونے کو جھٹلانے والے بلا شک و تردید خسارے میں ہیں۔
قد خسر الذين كذبوا بقاء الله

۲۔ قیامت کے دن، سب لوگوں کا خداوند عالم سے ملاقات کرنا۔ قد خسر الذين كذبوا بقاء الله حتى اذا جاءتهم الساعة

"الساعة" قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور ملاقات سے مراد جسمانی ملاقات نہیں چونکہ یہ بات محال ہے۔ لہذا اس سے مراد خدا کی قدرت اور حاکمیت کا شہود ہے۔

۳۔ قیامت کے دن، خداوند متعال اپنی قدرت اور حاکمیت کی تجلی دکھائی گا۔

قد خسر الذين كذبوا بقاء الله حتى اذا جاءتهم الساعة بغتة "لقا الله" سے مراد عام ملاقات اور ملاپ نہیں ہو سکتا۔ لہذا لقا خدا سے مراد اس کی حاکمیت و رضایت اور غضب کا محسوس ہونا ہے۔ گویا کہ خود بنی آدم، خداوند عالم سے ملاقات کر رہے ہیں۔

۳۔ قیامت کا برپا ہونا، اچانک بغیر کسی اعلان کے اور عالم غفلت میں ہوگا۔ حتى اذا جاءتهم الساعة بغتة

۵۔ جو لوگ، موت آنے تک خداوند متعال کی ملاقات

اور معاد (آخرت) کے منکر ہیں بلا شک و شبہ خسارے میں ہیں۔ قد خسر الذین کذبوا بقاء اللہ حتی اذا جاء تهم الساعة بغتة

ہو سکتا ہے "الساعة" سے مراد موت یا قیامت ہو۔ مندرجہ بالا مفہوم میں "الساعة" موت کے معنی میں ہے۔

۶۔ قیامت، کے وقت، پروردگار کی ملاقات اور معاد (آخرت) کے منکرین کے خسارے کا ظاہر ہونا۔

حتى اذا جاء تهم الساعة بغتة قالوا يا حسرتنا علی ما فرطنا فیہا یہاں حسرت کا منادی ہونا ظاہر کرتا ہے کہ قیامت کے دن وہ اس طرح مشہود اور عیاں ہو جائے گی کہ اسے ندادی جا سکے گی۔

۷۔ قیامت کے دن، پروردگار کی ملاقات کے منکر، دنیا میں اپنی کوتاہیوں پر بہت زیادہ افسوس اور حسرت کریں گے۔

حتى اذا جاء تهم الساعة بغتة قالوا يحسرتنا علی ما فرطنا فیہا حسرت کا منادی بننا، ندامت کی شدت کو ظاہر کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں "فیہا" کا مرجع ضمیر "حیات دنیا" کو بنایا گیا ہے کہ جو ایک معنوی مرجع ہے۔

۸۔ منکرین معاد، قیامت کے دن، قیامت کے بارے میں اپنی بے توجہی اور سہل انگاری پر بہت زیادہ حسرت اور افسوس کریں گے۔ حتی اذا جاء تهم الساعة بغتة قالوا يحسرتنا علی ما فرطنا فیہا

"فرطنا فیہا" میں ضمیر کا مرجع ہو سکتا ہے "الساعة" ہو اور "الساعة" سے مراد ممکن ہے قیامت ہو۔ اس صورت میں جملے کا معنی یہ ہو جائے گا "یا حسرتنا علی ما فرطنا فی امر القيامة"

۹۔ آخرت کی پشیمانی، غم و اندوہ اور حسرت، فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی اور دنیوی فرصت کو ضائع کرنے کا نتیجہ ہے۔ قد خسر الذین کذبوا بقاء اللہ ... قالوا يا حسرتنا علی ما فرطنا فیہا

"علی ما فرطنا فیہا" میں "ہائی" کی ضمیر "ما" کی جانب پلٹتی ہے اور معنی یہ ہو جاتا ہے "یا حسرتنا علی تفریطنا" چونکہ تفریط کا متعلق محذوف ہے (لہذا) متعلق تفریط کے اطلاق پر دلالت کر رہا ہے۔

۱۰۔ دنیا کی مادی زندگی تک حیات کو محدود سمجھنا، قیامت کے دن کی حسرت اور گہرے غم و اندوہ کا موجب بنتا ہے۔

و قالوا ان هی الا حیاتنا الدنیا ... حتی اذا جاء تهم الساعة بغتة قالوا يا حسرتنا

۱۱۔ معاد کے انکار اور کفر کے نتائج، انسان کے دوش پر سنگین بوجھ (کی مانند) ہیں۔
و ہم یحملون اوزارہم علی ظہورہم

۱۲۔ معاد کے منکرین، قیامت کے دن، اپنے گناہوں کے سنگین بوجھ کے ساتھ حاضر ہونگے۔
قد خسر الذین کذبوا بقاء اللہ ... و ہم یحملون اوزارہم علی ظہورہم

"اوزار" "وزر" کی جمع ہے جس کا معنی (بوجھ) ہے۔ اور آیت میں "اوزار" سے مراد گناہوں کا بار ہے۔

۱۳۔ انسان قیامت کے دن، اپنے اعمال کے نتائج و عواقب میں گرفتار ہوگا۔ و ہم یحملون اوزارہم علی ظہورہم
۱۳۔ دین اور قیامت کے عقیدہ سے عاری زندگی کا گھاٹے میں اور انسان کے سرمایہ حیات کے لیے تباہ کن ہونا۔
قد خسر الذین کذبوا بقاء اللہ ... یا حسرتنا علی ما فرطنا فیہا

۱۵۔ معاد کا انکار گناہ ہے کہ جو قیامت کے دن منکرین معاد کے کاندھوں پر بدترین بوجھ ہوگا۔
قد خسر الذین کذبوا بقاء اللہ ... الا ساء ما یزرون

۱۶۔ دینی امور اور فرائض میں کوتاہی اور تفریط، انسان کے کاندھوں پر ایک بدترین بوجھ اور گناہ ہے۔
قالوا یحسرتنا علی ما فرطنا فیہا و ہم یحملون اوزارہم علی ظہورہم الا ساء ما یزرون

یہ مفہوم اس بنا پر ہے کہ جب "ما فرطنا" میں "ما" موصولہ اور "فیہا" کی ضمیر کا مرجع ہو۔

۱۷۔ عن النبی (ص) فی قوله : "یا حسرتنا" قال : یری اهل النار منازلہم من الجنة فیقولون : "یا حسرتنا" (۱)

رسول خدا (ص) نے خدا کے قول "یا حسرتنا" کے بارے میں فرمایا ہے کہ جب اہل جہنم، بہشت میں اپنا مقام و جگہ دیکھیں گے تو کہیں گے "یا حسرتنا" (یعنی "اے حسرت")

انجام : بُرا انجام ۱۶

اہل جہنم : اہل جہنم کی حسرت ۱۷

پشیمانی : اخروی پشیمانی کے عوامل ۹

(۱) تفسیر طبری ج ۵، ص ۱۷۸، الدر المنثور ج ۳/ ص ۲۶۲۔

حسرت: اخروی حسرت کے عوادل ۹، ۱۰

حیات: اخروی حیات کے انکار کے آثار ۱۰؛ دنیوی حیات کے قیمتی عوادل ۱۳

خدا تعالیٰ: حاکمیت خدا کی اخروی تجلی ۳؛ قدرت خدا کی اخروی تجلی ۳

خسارہ: مواردِ زیان و خسارہ ۱۳ خسارہ اٹھانے والے: ۱، ۵

قیامت کے دن خسارہ اٹھانے والے لوگ ۶

دین: اہمیت دین ۱۳ دین میں تفریط ۱۶؛ دین میں سستی ۱۶

دینی فرائض: دینی فرائض ترک کرنے کے آثار ۹؛ دینی فرائض میں سستی ۱۶

روایت: ۱۷

عقیدہ: قیامت کا عقیدہ ۱۳

عمر: عمر تباہ کرنے کے آثار ۹؛ سرمایہ عمر کی تباہی ۱۳

عمل: عمل کے اخروی آثار ۱۳

غم و اندوہ: اخروی غم و اندوہ کے اسباب ۹، ۱۰

فرصت: فرصت کو تباہ کرنے کے آثار ۹

قیامت: قیامت سے بے توجہی کرنے کے آثار ۸؛ قیامت کا برپا ہونا ۳؛ قیامت کا ناگہاں ہونا، ۳؛ قیامت کی ابتلاء

۱۳؛ قیامت کی خصوصیات ۲، ۳؛ قیامت کے دن حسرت ۷، ۸؛ قیامت کے دن حقائق کا ظاہر ہونا ۶

کفر: کفر کی سنگینی ۱۱؛ کفر کے آثار ۱۱

گناہ: سنگینی گناہ ۱۲، ۱۶؛ موارد گناہ ۱۵، ۱۶

لقا اللہ: لقاء اللہ اور قیامت ۲؛ لقا اللہ کو جھٹلانے والوں کا خسارہ ۱، ۵؛ لقا اللہ کو جھٹلانے والوں کی تفریط ۷؛ لقا اللہ کو

جھٹلانے والوں کی حسرت ۷؛ لقا اللہ کو جھٹلانے والے اور قیامت ۷، ۷

مادہ پرستی: مادہ پرستی کے آثار ۱۰

معاد: تکذیب معاد کا گناہ ۱۵; تکذیب معاد کے آثار

۱۱، ۱۵; مکذبین معاد اور قیامت ۶، ۸، ۱۲; مکذبین معاد کا خسارے میں ہونا ۱، ۵; مکذبین معاد کا گناہ ۱۲; مکذبین معاد کی تفریط

۸; مکذبین معاد کی حسرت ۸; مکذبین معاد کی عاقبت ۱۵

آیت ۳۲

﴿وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَهْوٌ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾.

اور یہ زندگی دنیا صرف کھیل تماشہ ہے اور دار آخرت صاحبان تقویٰ کے لئے سب سے بہتر ہے۔ کیا تمہارے سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی ہے

۱۔ آخرت کے اعتقاد کے بغیر دنیوی زندگی کا حقیقت سے دور اور بے قیمت ہونا۔ و ما الحیوة الدنیا الا لعب و لھو

۲۔ دنیا پرستی اور اس سے محبت کرنا ایک بچگانہ اور احمقانہ خیال ہے۔ و ما الحیوة الدنیا الا لعب و لھو

چونکہ لھو و لعب بچوں اور ان لوگوں کا کام ہے جو فکری بلوغ سے عاری ہیں۔ اس تشبیہ کے مطابق، دنیا پرستوں میں یہی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

۳۔ منکرین معاد کے نزدیک زندگی کی حقیقت سوائے، کھیل تماشے کے اور کچھ بھی نہیں۔

قد خسر الذین کذبوا بقاء اللہ ... و ما الحیوة الدنیا الا لعب و لھو

اگرچہ اکثر اوقات دنیا لھو و لعب ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم سب جانتے ہیں کہ یہی دنیا مراتب و درجات کے ارتقا اور نیکیوں کے کسب کرنے کا سبب ہے لہذا کہہ سکتے ہیں کہ یہ آیت، گزشتہ آیات سے مربوط ہے کہ جو منکرین معاد کے بارے میں تھیں۔ یعنی دنیوی زندگی ان کے لیے لھو و لعب کے سوا اور کوئی معنی نہیں رکھتی۔

۳۔ معاد پر ایمان رکھنے اور فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی نہ کرنے والوں کے لیے، آخرت بہترین

ٹھکانہ ہے۔ و للدار الآخرة خير للذين يتقون

اگر "خیر" صفت مشبہ ہو تو اس آیت میں "یتقون" گذشتہ آیت کے ساتھ تقابلی قرینے سے (کہ جس میں لقا اللہ کو جھٹلانے اور دین و فرائض الہی میں تفریط کرنے کی بحث تھی) معاد کو نہ جھٹلانے اور فرائض الہی کو انجام دینے کے معنی میں ہے۔

۵۔ تقویٰ اور معاد کی فکر میں رہنا ہی آخرت کی برترین اور بہترین زندگی تک پہنچنے کی راہ ہے۔

و للدار الآخرة خير للذين يتقون

۶۔ آخرت اہل تقویٰ کے لیے، ہر قسم کی بدی و برائی اور خسارے سے خالی بھلائی اور خیر محض ہے۔

اگر "خیر" صفت مشبہ ہو نہ فعل تفضیل تو اس صورت میں "الآخرة خیر" یعنی آخرت، خیر محض ہے۔

۷۔ دنیا میں مشغولیت اور اس میں سرگرم رہنا انسان کو آخرت سے غافل کر دیتا ہے۔

و ما الحياة الدنيا الا لهب و لھو و للدار الآخرة خير للذين يتقون

۸۔ اہل تقویٰ، لہو لعب اور آخرت کی غفلت سے دور ہیں۔ و ما الحياة الدنيا الا لعب و لھو و للدار الآخرة خير للذين

يتقون

۹۔ دنیوی زندگی کی حقیقت اور آخرت کے مقام و منزل کے بارے میں فکر نہ کرنا، خدا کی سرزنش کا باعث بنتا ہے۔

و ما الحياة الدنيا ... افلا تعقلون

۱۰۔ عقل و فکر سے کام نہ لینا، دنیا کی جانب توجہ اور آخرت سے غفلت برتنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔

و ما الحياة الدنيا الا ... افلا تعقلون

۱۱۔ دنیا و آخرت اور دونوں کے مقام و منزلت اور قدر و قیمت کے بارے میں غور و فکر کرنا قیامت کے دن خسارے

اور حسرت سے محفوظ رہنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ قد خسر الذين كذبوا ... و ما الحياة الدنيا الا ... افلا تعقلون

۱۲۔ دنیا پر فریفتہ نہ ہونا اور آخرت کی جانب متوجہ رہنا عقل و خرد کا تقاضا ہے۔

و ما الحياة الدنيا الا لعب و لھو ... افلا تعقلون

آخرت: آخرت کا خیر ہونا ۳، ۶؛ آخرت کی حقیقت ۹؛

آخرت کی خصوصیات ۶؛ آخرت کی قدر و منزلت ۳، ۶، ۹، ۱۱؛ آخرت میں شرور ۶
ایمان: آخرت پر ایمان کی اہمیت ۱؛ متعلق ایمان ۱، ۳؛ معاد پر ایمان کے آثار ۳
تعقل: تعقل کی علامات ۱۲؛ تعقل نہ کرنے پر سرزنش ۹، ۱۱؛ تعقل نہ کرنے کے آثار ۱۰؛ حقیقت آخرت میں تعقل ۹، ۱۱؛
حقیقت دنیا کے بارے میں تعقل ۹، ۱۱

تقویٰ: آثار تقویٰ ۵

تکلیف (شرعی ذمہ داری): تکلیف پر عمل کے آثار ۳

حسرت: اخروی حسرت کے موانع ۱۱

حیات: اخروی زندگی کی برتری کے اسباب ۵؛ دنیوی زندگی کی اہمیت ۹؛ دنیوی زندگی کی حقیقت ۹؛ دنیاوی زندگی کے بے
مقصد ہونے کے عوامل ۱، ۱؛

خدا تعالیٰ: خداوند متعال کی جانب سے سرزنش ۹

خسارہ: اخروی خسارے سے بچنا ۱۰؛ خسارے سے بچنے کی راہ ۱۱

دنیا: ارزش دنیا ۱۱؛ دنیا کا مکرو فریب ۱۲

دنیا پرستی: دنیا پرستی پر سرزنش ۲؛ دنیا پرستی کا غیر منطقی ہونا ۲؛ دنیا پرستی کی راہیں ۱؛ دنیا پرستی کے آثار ۴؛ دنیا پرستی کے
موانع ۱۲

ذکر (یاد): معاد کو یاد رکھنے کے آثار ۵؛ یاد آخرت کی راہ ۱۲؛

سعادت: اخروی سعادت کے عوامل ۵

عقل: عقل کا کردار ۱۰

عقیدہ: باطل عقیدہ ۲

غفلت: آخرت سے غفلت کی راہ ۱۰؛ آخرت سے غفلت کے عوامل ۴

لعب: آثار لعب ۴؛ موارد لعب ۱، ۳

لہو: آثار لہو ۴؛ موارد لہو ۱، ۳

متقین: آخرت اور متقین ۶؛ متقین اور لھو و لعب ۸؛ متقین اور آخرت سے غفلت ۸

معاد: معاد کو جھٹلانے والوں کی زندگی ۳

مؤمنین: مؤمنین کی آخرت ۳

نعمت: اخروی نعمت کی خصوصیت ۶، ۷

آیت ۳۳

﴿ قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴾

ہمیں معلوم ہے کہ آپ کو ان کے اقوال سے دکھ ہوتا ہے لیکن یہ آپ کی تکذیب نہیں کر رہے ہیں بلکہ یہ ظالمین آیات الہی کا انکار کر رہے ہیں

۱۔ کفار کی مخالفتوں اور بیہودہ گوئی پر پیغمبر اکرم (ص) کا غمگین ہونا۔ قد نعلم انه ليحزنك الذي يقولون

۲۔ کفار کی بیہودہ گوئی اور اس پر پیغمبر (ص) کے غم و اندوہ سے خدا کی آگاہی کو یاد دلا کر، خدا کا منکرین کے انکار کے مقابلے میں پیغمبر (ص) کو تسلی و تشفی دینا۔ قد نعلم انه ليحزنك الذي يقولون

۳۔ کفار کا پیغمبر اکرم (ص) کو جھٹلانا اور انہیں طعن و تشنیع اور آزار کا نشانہ بنانا۔ قد نعلم انه ليحزنك الذي يقولون

۴۔ خداوند عالم انسان کے پوشیدہ و باطنی حالات سے آگاہ ہے۔ قد نعلم انه ليحزنك الذي يقولون

۵۔ پیغمبر اکرم (ص) کو جھٹلانے سے کفار کا اصلی مقصد، آیات الہی کا انکار کرنا تھا۔

فإنهم لا يكذبونك و لكن الظالمين بآيات الله يجحدون

۶۔ ظالم ہی آیات الہی کا انکار کرتے ہیں۔ و لكن الظالمين بآيات الله يجحدون

۷۔ آیات الہی کا انکار ظلم ہے۔ فانہم لا یکذبونک و لكن الظالمین بآیات اللہ یجحدون ممکن ہے منکرین کو ظالم کہنے کا مطلب یہ ہو کہ وہ اپنے انکار سے ظالموں کی صف میں شامل ہو گئے ہیں۔ نہ یہ کہ وہ انکار کرنے سے پہلے ظالم تھے۔

۸۔ پیغمبر اکرم (ص) آیت الہی ہیں اور آپ (ص) کی رسالت کو جھٹلانا، آیات خدا کا انکار اور ظلم ہے۔ فانہم لا یکذبونک و لكن الظالمین بآیات اللہ یجحدون

۹۔ آنحضرت (ص) کی حقانیت سے آگاہ ہونے کے باوجود، کفار کا ہٹ دھرمی سے کام لینا اور پیغمبر اکرم (ص) سے مقابلہ کرنا۔ فانہم لا یکذبونک و لكن الظالمین بآیات اللہ یجحدون

۱۰۔ آیات الہی کا انکار، کفار کے ظالم و سرکش نفس کی وجہ سے ہے نہ کہ ان کی جہالت و نادانی کا نتیجہ ہے۔ فانہم لا یکذبونک و لكن الظالمین بآیات اللہ یجحدون "حجد" اس انکار کو کہتے ہیں کہ جو قلبی عقیدہ کے خلاف ہو، احتمال ہے کہ کفار و منکرین کو، پیغمبر (ص) سے دانستہ مخالفت کی وجہ سے ظالم کہا گیا ہو۔

۱۱۔ پیغمبر اکرم (ص) سے کفار کی جنگ، (در حقیقت) خداوند متعال کے مقام الوہیت سے مقابلہ ہے۔ قد نعلم انه لیحزنک ... و لكن الظالمین بآیات اللہ یجحدون

۱۲۔ خداوند عالم کا پیغمبر اکرم (ص) کو یہ کہہ کر تسلی دینا کہ کفار کا مقصد آیات الہی کو جھٹلانا ہے نہ کہ خود پیغمبر اکرم (ص) کو۔ فانہم لا یکذبونک و لكن الظالمین بآیات اللہ یجحدون

۱۳۔ خداوند عالم کا، پیغمبر (ص) کو جھٹلانے والوں کو خبردار کرنا۔ فانہم لا یکذبونک و لكن الظالمین بآیات اللہ یجحدون پیغمبر (ص) کو جھٹلانے کی نفی کے بعد جملہ "لکن الظالمین" کفار کی جانب سے آیات خدا کو جھٹلانے جانے کو بیان کر رہا ہے۔ اس سیاق و سباق سے جو نکتہ اخذ کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ یہاں جھٹلانے والوں کو تنبیہ کی جا رہی ہے۔

۱۳۔ عن ابی عبد اللہ ﷺ فی قوله: فانہم لا یکذبونک "قال: لا یتطیعون ابطال قولک" (۱)

امام صادق (ص)، خدا کے فرمان "فانہم لا یکذبونک" کے بارے میں فرماتے ہیں: (اے ہمارے رسول (ص)) مشرکین تمہارے قول کو باطل (ثابت) کرنے کی توانائی نہیں رکھتے۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) اور کفار ۹، ۱۱؛ آنحضرت (ص) سے مقابلہ ۱؛ آنحضرت (ص) کا غم و اندوہ ۳؛
 آنحضرت (ص) کو اذیت و آزار ۳؛ آنحضرت (ص) کو تسلی ۲، ۱۲؛ آنحضرت (ص) کو جھٹلایا جانا ۳، ۵، ۸؛ آنحضرت (ص) کو
 زخم زبان ۳؛ آنحضرت (ص) کی تکذیب کرنے والوں کو خبردار کیا جانا ۱۳؛ آنحضرت (ص) کی حقانیت ۹؛ آنحضرت (ص)
 کے غم و اندوہ کے عوامل ۱؛ آنحضرت (ص) کے مقامات ۸، ۱۱

آیات خدا: ۸ آیات خدا کی تکذیب ۵، ۷، ۸، ۱۲؛ آیات خدا کی تکذیب کے عوامل ۱۰؛ آیات خدا کے مکذبین ۶
 انسان: اسرار انسان ۳

خدا تعالیٰ: الوہیت خدا کے خلاف مقابلہ ۱۱؛ خدا کا علم ۲؛ خدا کا علم غیب ۳؛ خدا کی تنبیہات ۱۳
 روایت: ۱۳

ظالمین: ظالمین اور الہی آیات ۶
 ظلم: ظلم کے آثار ۱۰؛ ظلم کے موارد ۷، ۸
 کفار: کفار اور آیات خدا ۵، ۱۲؛ کفار اور محمد (ص) ۳، ۵، ۹؛ کفار کا ظلم ۱۰؛ کفار کا مقابلہ ۹، ۱۱؛ کفار کی اذیتیں ۳؛ کفار کی
 جہالت ۱۰؛ کفار کی طرف سے طعن و تشنیع ۳؛ کفار کی ہٹ دھرمی ۹
 مشرکین: مشرکین اور محمد (ص) ۱۳

آیت ۳۳

﴿وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأَوْدُوا حَتَّىٰ أَنَا هُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّل لِّكَلِمَاتِ اللَّهِ وَلَقَدْ جَاءَكَ
 مِّن نَّبَاِ الْمُرْسَلِينَ﴾

اور آپ سے پہلے والے رسولوں کو بھی جھٹلایا گیا ہے تو انھوں نے اس تکذیب اور اذیت پر صبر کیا ہے یہاں تک کہ
 ہماری مدد آگئی اور اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور آپ کے پاس تو مرسلین کی خبریں آچکی ہیں
 ۱۔ گزشتہ انبیاء میں سے کچھ، پیغمبر اکرم (ص) کی طرح، مخالفین کی طرف سے جھٹلائے گئے ہیں۔

و لقد كذبت رسل من قبلك

۲۔ پیغمبر اکرم (ص) کی تکذیب، انبیائے الہی کے ساتھ جنگ کی تاریخ کا تکرار ہے۔ و لقد كذبت رسل من قبلك

۳۔ انبیا (ص) آیات الہی ہیں۔ فانهم لا يكذبونك و لكن الظالمين بآيات الله يحدون و لقد كذبت رسل من قبلك

۳۔ گزشتہ انبیا ﷺ اپنے مخالفین کی تکذیب اور دشمنی کے مقابلے میں استقامت و پائیداری دکھاتے تھے۔

فصبروا على ما كذبوا و اوذوا

۵۔ خداوند عالم کی جانب سے، پیغمبر اکرم (ص) اور مؤمنین کو مخالفین کے مقابلے میں صبر و استقامت کی ترغیب و

دعوت۔ و لقد كذبت رسل من قبلك فصبروا ... حتى اتى هم نصرنا

۶۔ مخالفین کی طرف سے تکذیب اور تکلیف و آزار کے مقابلے میں انبیاء کے صبر و استقامت کے نتیجے میں انھیں فتح و

نصرت کی شیرینی کا عطا ہونا۔ فصبروا على ما كذبوا و اوذوا حتى اتى هم نصرنا

۷۔ استقامت و پائیداری کی صورت میں خداوند عالم کی جانب سے پیغمبر اکرم (ص) کو نصرت و مدد کی خوشخبری ملنا۔

و لقد كذبت رسل من قبلك فصبروا ... حتى اتى هم نصرنا

۸۔ گزشتہ انبیا ﷺ کی تاریخ اور ان کی استقامت و پائیداری کا تذکرہ، سبق آموز اور تعمیری ہے۔

و لقد كذبت رسل من قبلك فصبروا ... حتى اتى هم نصرنا

۹۔ حوادث کی شناخت اور عبرت حاصل کرنے کے لیے ایک قیمتی و بہترین منبع تاریخ ہے۔

و لقد كذبت رسل من قبلك فصبروا ... حتى اتى هم نصرنا

۱۰۔ صبر و استقامت کے سائے میں مؤمنین کو نصرت و مدد کی الہی خوشخبری۔

و لقد كذبت ... فصبروا على ما كذبوا و اوذوا حتى اتى هم نصرنا

۱۱۔ خداوند عالم کی نصرت اور غیبی امداد، انبیائے الہی کی رسالت و نبوت کی پشت پناہ ہے۔

و لقد كذبت رسل من قبلك فصبروا ... حتى اتى هم نصرنا

۱۲۔ مشکلات و مصائب برداشت کرنا، انبیا ﷺ کی رسالت اور اہداف کی تکمیل اور راہ حق کو طے کرنے کا لازمہ ہے۔
قد نعلم انه ليحزنك الذي يقولون ... لقد كذبت رسل من قبلك فصبروا ... حتى اتى هم نصرنا

۱۳۔ سنن الہی اور کلمات خدا کو کوئی بھی تبدیل نہیں کر سکتا۔ و لا مبدل لکلمت اللہ

۱۴۔ خدا کے وعدے ناقابل تحلف ہیں۔ و لقد کذبت ... حتی اتی ہم نصرنا و لا مبدل لکلمت اللہ

۱۵۔ تاریخی حوادث اور واقعات پر ان ناقابل تغیر سنن الہی کی مکمل حاکمیت ہونا کہ جن کا کوئی حریف نہیں ہے۔
و لقد کذبت رسل من قبلك ... حتی اتی ہم نصرنا و لا مبدل لکلمت اللہ

جملہ "لا مبدل" ... "نظام کائنات میں ایک کلی قانون کا بیان ہے لیکن آیت کا موضوع، تاریخی ابحاث اور ان کے حوادث ہیں
(لہذا) اس حصے میں آیت کا مصداق بھی مذکورہ سنن الہی ہیں۔

۱۶۔ صبر و استقامت کے سائے میں فتح و نصرت حاصل ہونا، خدا کی ناقابل تغیر سنت ہے۔
فصبروا علی ما کذبوا و اؤذوا حتی اتی ہم نصرنا و لا مبدل لکلمت اللہ

۱۷۔ الہی رسالت (اور سنن) سے جنگ اور حق کے مقابلے میں محاذ آرائی کا حتمی شکست و ناکامی سے دوچار ہونا۔
و لقد کذبت رسل من قبلك فصبروا ... حتی اتی ہم نصرنا و لا مبدل لکلمت اللہ

۱۸۔ سورہ انعام سے پہلے بھی پیغمبر خدا (ص) پر گزشتہ انبیا کی سرگزشت ان کے صبر و استقامت اور ان کی فتح و نصرت
کے بارے میں قرآن کی چند آیات کا نازل ہونا۔ فصبروا علی ما کذبوا ... و لقد جاءك من نبای المرسلین

۱۹۔ قرآن میں پیغمبر (ص) کو گزشتہ انبیا کی پیروی کرنے اور آنحضرت (ص) کی تسلی کے لیے (ص) ان (انبیا ﷺ) کے
قصوں اور داستانوں کا بیان کیا جانا۔ و لقد کذبت ... و لقد جاءك من نبای المرسلین

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کو ترغیب ۵؛ آنحضرت (ص) کو تسلی و تشفی

۱۹: آنحضرت (ص) کی امداد ۷: آنحضرت (ص) کی تکذیب ۱، ۲

آیات خدا: ۳

امداد: امداد کی بشارت ۷: غیبی امداد کا کردار ۱۱

انبیا ﷺ: انبیا اور تاریخ ۱: انبیاء سے جنگ ۲: انبیاء کا صبر ۳، ۸، ۶: انبیا کو اذیت پہنچانا ۳، ۶: انبیا کی اطاعت ۱۹: انبیا کی امداد ۱۱: انبیا کی پشت پناہی ۱۱: انبیاء کی تاریخ ۱۸، ۱۹: انبیاء کی تکذیب ۱، ۳، ۶: انبیاء کی فتح ۱۸: انبیاء کی فتح کے عوامل ۶: انبیا کے اسوہ پر عمل کرنا ۸: انبیاء کے اہداف کا مکمل ہونا ۱۲: انبیاء کے مقامات ۳

باطل: باطل کی شکست ۱۷

تاریخ: تاریخ کا تکرار ۱، ۲: تاریخ سے عبرت ۸، ۹: تاریخ کا قانون و قاعدہ کے مطابق ہونا ۱۵: تاریخ کے فوائد ۹

حق: حق دشمنی کی شکست ۱۷

خدا تعالیٰ: خداوند عالم کی امداد کا کردار ۱۱: خداوند عالم کی بشارت ۷، ۱۰: خداوند عالم کی جانب سے ترغیب ۵: خداوند عالم کے وعدوں کا حتمی ہونا ۱۳: سنن الہی ۱۶: سنن الہی کا یقینی ہونا ۱۵، ۱۳: سنن الہی کی حاکمیت ۱۵

ذکر (یاد): تاریخ کو یاد رکھنے کا فلسفہ ۱۹

سختی: سختی برداشت کرنے کے آثار ۱۲

شناخت: شناخت کے منابع ۹

صبر: صبر کی ترغیب ۵: صبر کے آثار ۶، ۷، ۱۰، ۱۲، ۱۶

عبرت: عبرت کے عوامل ۸، ۹

فتح و کامیابی: فتح و کامیابی کا مقدمہ ۱۶

قرآن: قرآنی قصص کا فلسفہ ۱۹

کلمات خدا: کلمات خدا کا تبدیل ہونا ۱۳

مؤمنین: مؤمنین کو بشارت ۱۰: مؤمنین کی امداد ۱۰: مؤمنین کی تشویق ۵

آیت ۳۵

﴿وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَى فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ﴾.

اور اگر ان کا اعراض و انحراف آپ پر گران گذرتا ہے تو اگر آپ کے بس میں ہے کہ زمین میں سرنگ بنادیں یا آسمان میں سیڑھی لگا کر کوئی نشانی لے آئیں تو لے آئیں۔ بیشک اگر خدا چاہتا تو جبراً سب کو ہدایت پر جمع ہی کر دیتا لہذا آپ اپنا شمارنا واقف لوگوں میں نہ ہونے دیں

- ۱۔ لوگوں کا اسلام سے منہ موڑنا اور اسکو جھٹلانا پیغمبر (ص) کے لیے ایک ناگوار امر تھا۔
 بای ت اللہ یجعدون۔ و لقد کذبت رسل من قبلك ... و ان کان کبر علیک اعراضهم
- ۲۔ لوگوں کی ہدایت کے لیے پیغمبر (ص) کا تمام مروجہ طریقوں اور ممکنہ وسائل سے استفادہ کرنا۔
 و ان کان کبر علیک اعراضهم فان استطعت ان ... فتاتیهم بایة

چونکہ خداوند متعال پیغمبر (ص) سے فرما رہا ہے کہ اگر تم زمین کے نیچے یا آسمانوں سے بھی آیت لاؤ تو بھی بعض لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت (ص) نے (ہدایت کے) تمام ممکنہ راستے طے کیے تھے۔ لیکن اس سے کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوا۔

- ۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کو لوگوں کے ہدایت پانے اور ایمان لانے کی بہت زیادہ تمنا تھی۔
 و ان کان کبر علیک اعراضهم فان استطعت ... فتاتیهم بایة
- ۳۔ لوگوں کی ہدایت کے لیے زیادہ سے زیادہ معجزات اور آیات الہی لانے کی طرف پیغمبر اکرم (ص) کا شدید رجحان۔
 و ان کان کبر علیک اعراضهم فان استطعت ان تبْتَغی ... فتاتیهم بایة

۵۔ پیغمبر (ص) زمین کو پھاڑ کر اور آسمان پر سیڑھی لگا کر اپنے آپ سے ہرگز کوئی معجزہ نہیں لاسکیں گے۔
فان استطعت ان تبتغي نفقا في الارض او سلما في السماء فتاتيهم بآية

۶۔ فقط خدا کے اذن اور اس کے ناقابل تغیر قوانین و سنن کے دائرے میں ہی معجزات پیش کرنے کا امکان ہے۔
فان استطعت ان تبتغي نفقا في الارض او سلما في السماء

"استطعت" میں پیغمبر (ص) کو مخاطب قرار دینا اور آنحضرت (ص) سے فرمانا کہ اگر تم زمین میں سوراخ کمرنے اور آسمان پر سیڑھی لگانے پر قادر ہو (تو یہ سب کچھ کر کے دیکھ لو) یہ اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ معجزات کا اس صورت میں نازل ہونا کہ جس کی بعض لوگ خواہش کرتے ہیں، نظام ہدایت میں قوانین اور سنن الہی کی حدود سے باہر ہے۔

۷۔ بعض کفار ناقابل انعطاف اور ناقابل ہدایت ہیں۔ فان استطعت ان تبتغي ... فتاتيهم بآية
"ان استطعت" کا جواب محذوف ہے۔ یعنی اگر زمین و آسمان میں جو معجزہ بھی لاسکتے ہو لاؤ لیکن وہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

۸۔ خداوند عالم کی مشیت نہیں ہے کہ لوگوں کی جبری (زبردستی) ہدایت کی جائے۔ و لو شاء الله لجمعهم على الهدى
صرف "لو" امتناع کے لیے ہے۔ یعنی خداوند عالم اس قسم کی ہدایت نہیں چاہتا جبکہ بطور مسلم خداوند اختیاری و تشریحی (قانون و ضابطے کے مطابق) ہدایت کا خواہاں ہے تو لازماً آیت میں مذکور ہدایت زبردستی (جبری) ہدایت ہوگی۔

۹۔ خداوند عالم، تمام لوگوں کو، اسلام و ایمان کی جانب ہدایت کرنے پر قادر ہے۔ و لو شاء الله لجمعهم على الهدى
۱۰۔ راہ ہدایت کو انتخاب کرنے میں انسان کی آزادی و اختیار ہی خداوند عالم کی مشیت ہے۔

و لو شاء الله لجمعهم على الهدى

۱۱۔ انسان، ہدایت اور گمراہی کا راستہ انتخاب کرنے میں آزاد ہے۔ فان استطعت ان تبتغي ... و لو شاء الله لجمعهم
علی الهدی خدا کا یہ فرمانا کہ اگر تم ہر قسم کا معجزہ (بھی) لاتے تو بھی یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں اور اگر خدا چاہتا تو ہدایت کر سکتا تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان راستے کا انتخاب کرنے میں آزاد ہے۔

۱۲۔ کفار کی خصوصیات اور نفسیات کی دقیق پہچان اور ہدایت کے مقابلے میں ان کے موقف اور رد عمل سے

آگاہی حاصل کرنا پیغمبر (ص) کی ذمہ داری ہے۔ و ان کان کبر ... فلا تکونن من الجھلین

بعض کفار کی "ہدایت ناپذیری" کی خصوصیت کا بیان کرنا اور پیغمبر (ص) کی نسبت آیت کا سرزنش آمیز لہجہ، بتا رہا ہے کہ پیغمبر (ص) کو تمام لوگوں کی ہدایت کے بارے میں اپنے میلان و شوق کے برعکس، اس واقعیت کو قبول کرنا چاہیئے کہ بعض کفار ناقابل ہدایت ہیں اور یہ بات آپ (ص) کو اپنے لائحہ عمل میں مد نظر رکھنی چاہیئے۔

۱۳۔ تمام لوگوں کے قابل ہدایت ہونے کی امید، ایک بے جا اور جاہلانہ توقع ہے۔

و ان کان کبر علیک ... فلا تکونن من الجھلین

۱۴۔ انبیاء اور الہی رہبروں کے لیے لوگوں کی نفسیات اور دین کے مخالفین و منکرین کی فطرت سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ فلا تکونن من الجھلین

۱۵۔ جاہلوں کے طور طریقے اور ان سے متاثر ہونے سے بچنے کی ضرورت۔ فلا تکونن من الجھلین

۱۶۔ پیغمبر (ص) سے بے جا توقعات اور بہت سے انحرافات کی جڑ جہالت و نادانی تھی۔

و ان کان کبر علیک ... فلا تکونن من الجھلین

گذشتہ آیت میں بعض کفار کی طرف سے قرطاس (کاغذ) اور ملک (فرشتے) کے نزول کی بحث کی گئی تھی۔ یہ آیت گویا، ان سب لوگوں کیلئے کو جواب ہے کہ جو اس طرح کی خواہشات و تقاضے کرتے تھے یا انکی حمایت کرتے ہیں۔ آیت کے آخر میں، خصوصی، معجزات کی درخواست کرنے والوں کو جہلاء میں شمار کیا گیا ہے۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) اور کفار ۱۲; آنحضرت (ص) سے بے جا توقعات ۱۶; آنحضرت (ص) کا معجزہ ۵;

آنحضرت (ص) کا ہدایت کرنا ۲، ۳; آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۱۲; آنحضرت (ص) کی قدرت کی حدود ۵; آنحضرت (ص) کی

مشکلات ۱; آنحضرت (ص) کے اختیارات کی حدود ۵

اسلام: اسلام سے اعراض ۱; اسلام کی تکذیب ۱

انبیاء: انبیاء کی ذمہ داری ۱۳

انحراف: انحراف کے عوامل ۱۶

انسان: اختیار انسان ۸، ۱۰، ۱۱

ایمان: ایمان کی اہمیت ۳

بے جا توقعات: ۱۳

جبر و اختیار: ۸، ۱۰، ۱۱

جہل: آثار جہل ۱۶

جہلاء: جہلاء کے راستے سے اعراض ۱۵

خدا تعالیٰ: اذن خدا ۶؛ سنن خدا ۶؛ قدرت خدا ۹؛ مشیت خدا ۸، ۱۰؛ ہدایت خدا ۸، ۹

دین: دین کے دشمنوں کی نفسیات سے آگاہی ۱۳

رہبری: رہبر کی ذمہ داری ۱۲، ۱۳

کفار: کفار کی انعطاف ناپذیری ۷؛ کفار کی نفسیات سے آگاہی کی اہمیت ۱۲؛ ناقابل ہدایت کفار ۷

گمراہی: گمراہی میں اختیار ۱۱

معجزہ: شرائط معجزہ، ۶؛ معجزے کا قانون و قاعدے کے مطابق ہونا ۶

نفسیات: نفسیات سے آگاہی کی اہمیت ۱۲، ۱۳

ہدایت: ہدایت کا طریقہ ۲، ۱۲؛ ہدایت کی اہمیت ۳۰؛ ہدایت میں اختیار ۸، ۱۰، ۱۱

آیت ۳۶

﴿إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ وَالْمَوْتَى يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ﴾

بس بات کو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو سنتے اور مردوں کو تو خدا ہی اٹھائے گا اور پھر اس کی بارگاہ میں پلٹائے جائیں گے

۱۔ فقط وہی لوگ خدا اور رسول (ص) کی دعوت پر لبیک کہتے ہیں جو پیغمبر (ص) کے فرامین کو سنتے ہیں اور انہیں درک

کرتے ہیں۔ انما يستجيب الذين يسمعون

۲۔ ہدایت پانے کے لیے، پیغمبر (ص) کی باتوں کو سنا اور ان کا ادراک ضروری ہے۔ انما يستجيب الذين يسمعون

۳۔ جو لوگ آیات الہی اور دعوت پیغمبر (ص) پر کان نہیں دھرتے وہ چلتے پھرتے مردے ہیں۔

انما يستجيب الذين يسمعون والموتى يبعثهم الله

"الذين يسمعون" کے مقابلے میں "الموتى" کا کلمہ استعمال ہونا، حکایت کرتا ہے کہ جو لوگ پیغمبر (ص) کی دعوت کے سامنے اس طرح کا رویہ اپناتے ہیں کہ گویا انھوں نے کچھ سنا ہی نہیں۔ یہی لوگ ایسے مردہ دل ہیں کہ جن پر "الموتى" کا اطلاق ہوتا ہے۔

۳۔ دعوت پیغمبر (ص) پر لبیک کہنے والے، مؤمنین ہی زندہ ہیں۔ انما يستجيب الذين يسمعون والموتى يبعثهم الله

۵۔ وہی معاشرہ حقیقی زندگی سے بہرہ مند ہے جو انبیاء ﷺ کی دعوت کا مثبت جواب دیتا ہے۔

انما يستجيب الذين يسمعون والموتى يبعثهم الله

۶۔ بعض لوگ، گمراہی کے اس مرحلے تک جا پہنچتے ہیں کہ پھر ان کی ہدایت کی کوئی امید باقی نہیں رہتی۔

انما يستجيب الذين يسمعون والموتى يبعثهم الله

گویا اس آیت میں لوگوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک گروہ پیغمبر (ص) کی دعوت پر مثبت جواب دیتا ہے اور دوسرا گروہ آیت کی تعبیر کے مطابق "الموتى" ہے (یعنی مردہ ہے) جس طرح اس دنیا میں مردے کے زندہ ہونے کی امید رکھنا غیر معقول، اسی طرح، اس قسم کے لوگوں کی ہدایت کی امید رکھنا بھی خیال خام ہے۔

۷۔ خدا قیامت کے دن مردوں کو اٹھائے گا۔ والموتى يبعثهم الله

۸۔ پیغمبر (ص) کو جھٹلانے والے لوگ، قیامت کے دن، آنحضرت (ص) اور آپ کی دعوت کی حقانیت کو درک کر لیں

۹۔ انما يستجيب الذين يسمعون والموتى يبعثهم الله

گذشتہ جملات کے قرینے سے، آیت میں "الموتى" سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جو دعوت پیغمبر (ص) پر مثبت جواب نہیں دیتے۔ جملہ "يبعثهم الله" بعث قیامت کی خبر ہونے کے علاوہ اس بات کی جانب کنایہ بھی ہے کہ خدا ان مردہ دلوں کو اٹھائے گا تا کہ وہ پیغمبر (ص) کی دعوت اور آپ کے وعدوں کی حقانیت کو درک کر لیں۔

۹۔ تمام انسانوں نے خدا کی جانب لوٹنا ہے۔

ثم اليه يرجعون

۱۰۔ قیامت، حق کو قبول کرنے والوں اور حق کو قبول نہ کرنے والوں کے حساب کتاب اور انھیں سزا و جزا دینے کا دن ہے۔ انما يستجيب الذين يسمعون والموتى بيعتهم الله ثم اليه يرجعون

جملہ "ثم اليه يرجعون" ظاہر اپوری آیت سے مربوط ہے یعنی جواب دینے والے بھی اور مردہ دل (جواب نہ دینے والے) بھی سب کے سب قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے اور اپنے اعمال کا نتیجہ دیکھیں گے۔

آنحضرت (ص): آنحضرت اور قیامت کی تکذیب کرنے والے ۸; آنحضرت (ص) کی حقانیت ۸; آنحضرت (ص) کی دعوت ۸; آنحضرت (ص) کی دعوت سے بے اعتنائی ۳; آنحضرت کی دعوت قبول کرنا ۱، ۳; آنحضرت (ص) کی کلام سننا ۱، ۲; آنحضرت کی کلام سمجھنا ۱، ۲; آنحضرت (ص) کے پیروکار ۳

آیات خدا: آیات خدا سے بے اعتنائی ۳

انبیاء ﷺ: دعوت انبیاء کو قبول کرنا ۵

انسان: انسان اور قیامت کا دن ۴; انسانوں کا اخروی حشر ۴; انسانوں کا انجام ۹

تشبیہات: مردوں سے تشبیہ ۳

حق: حق قبول کرنے والوں کی جزا ۱۰; حق کو رد کرنے والوں کی سزا ۱۰

خدا کی جانب بازگشت: ۹

دعوت: دعوت خدا کو قبول کرنا ۱

زندہ لوگ: حقیقی اور واقعی زندگی ۳

قرآن: تشبیہات قرآن ۳

قیامت: قیامت کی خصوصیت ۱۰ قیامت کے دن حقائق کا ظہور ۸; قیامت میں حساب لیا جانا ۱۰

گمراہ لوگ: گمراہوں کا ناقابل ہدایت ہونا ۶

گمراہی: گمراہی کے درجات و مراتب ۶

لوگ: گمراہ لوگ ۶

مردے: مردوں کا زندہ کیا جانا ۷

معاذ: معاذ کا منشا ۸

معاشرہ: زندہ معاشرہ ۵; معاشرے کی حیات ۵

مؤمنین: ۳

ہدایت: مقدمات ہدایت ۲; ہدایت سے مایوسی ۶

آیت ۳۷

﴿وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يُنْزِلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾

اور یہ کہتے ہیں کہ ان کے اوپر کوئی نشانی کیوں نہیں نازل ہوتی تو کہہ دیجئے کہ خدا تمہاری پسندیدہ نشانی بھی نازل کر سکتا ہے لیکن اکثر اس بات کو بھی نہیں جانتی ہے

۱۔ مشرکین، اثبات رسالت کے لیے پیغمبر (ص) کے معجزات کی نارسائی کے مدعی ہیں
و قالوا لو لا نزل عليه آية من ربه

مشرکین کی جانب سے، قرآن جیسے معجزے کئے ہوتے ہوئے کسی اور معجزے کی درخواست کرنا اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ وہ آنحضرت (ص) کے معجزات کو، اثبات رسالت کے لیے کافی نہیں سمجھتے تھے۔

۲۔ مشرکین کے لیے خصوصی اور ان کے پسندیدہ معجزہ کا نازل نہ ہونا، رسالت پیغمبر (ص) سے ان کے انکار و کفر کا بہانہ ہے۔ و قالوا لو لا نزل عليه آية من ربه

آنحضرت (ص) کی طرف سے معجزات پیش کیے جانے کے باوجود، پیغمبر (ص) سے معجزے کا طلب کرنا، حکایت کرتا ہے کہ وہ اپنا دل پسند اور خصوصی معجزہ چاہتے تھے۔

۳۔ رسالت پیغمبر (ص) کو جھٹلانے کے لئے، مشرکین کا پروپیگنڈا کرنا اور ماحول خراب کرنا۔

و قالوا لو لا نزل عليه ء آية من ربه

۳۔ خداوند عالم ہر قسم کا معجزہ اور آیت (نشانی) بھیجنے پر قادر ہے۔ قل ان الله قادر على ان ينزل آية

۵۔ خصوصی اور دلپسند معجزات طلب کرنا، نادانی و جہالت کا نتیجہ ہے۔ و لكن اكثرهم لا يعلمون

خصوصی معجزے طلب کرنے والوں سے علم کی نفی کرنا، ظاہر کرتا ہے کہ نادانی و جہالت اس قسم کے تقاضوں کی پیدائش کا نشا ہے۔

۶۔ اکثر مشرکین کا، خداوند عالم کی طرف سے ہر قسم کا معجزہ نازل کرنے کی قدرت سے لاعلم ہونا۔

ان الله قادر على ان ينزل آية و لكن اكثرهم لا يعلمون

پہلے جملے کے قرینے سے "لا يعلمون" کا مفعول، قدرت الہی ہے۔ یعنی لا يعلمون ان الله قادر

۷۔ بہت کم مشرکین جانتے تھے کہ خداوند ان کے طلب کردہ معجزے لانے پر قادر ہے۔ و لكن اكثرهم لا يعلمون

۸۔ اغلب مشرکین، درخواستی معجزات کے نازل نہ ہونے کے فلسفے سے لاعلم تھے۔

و قالوا لو لا نزل عليه آية ... و لكن اكثرهم لا يعلمون

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر ہے کہ "لا يعلمون" کا متعلق "حکمة عدم نزول الآيات" جیسا کوئی جملہ ہو۔

۹۔ مشرکین میں سے بہت کم لوگ درخواستی معجزات کے نازل نہ ہونے کے فلسفے سے آگاہ تھے۔

و قالوا لو لا نزل عليه آية ... و لكن اكثرهم لا يعلمون

۱۰۔ درخواستی معجزات کے نازل نہ ہونے کے فلسفے (سبب) اور قدرت الہی سے آگاہ ہونے کے باوجود، مشرکین کا

پیغمبر (ص) کے خلاف پروپیگنڈا کرنا۔ و قالوا لو لا نزل عليه آية من ربه قل ان الله قادر ... و لكن اكثرهم لا يعلمون

اگر مشرکین کا قدرت خدا پر عقیدہ نہ ہوتا تو جملہ "قل ان الله قادر" محض ایک دعویٰ تھا۔ بنا براین وہ ہر قسم کا معجزہ نازل

کرنے پر خدا کی قدرت کے قائل تھے۔ اس کے علاوہ آیت کی تصریح کے مطابق، ان میں سے ایک قلیل تعداد اپنے طلب

کردہ معجزات کے عدم نزول کی علت سے بھی آگاہ تھی۔

۱۱۔ بعض مشرکین ہر قسم کا معجزہ نازل کرنے پر خداوند کی قدرت اور اس کے نازل نہ ہونے کے سبب سے آگاہ ہونے

کے باوجود، خصوصی، معجزات کے نازل ہونے کا تقاضا کرتے تھے۔

و قالوا لو لا نزل ... ان الله قادر ... و لكن اكثرهم لا يعلمون

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی تکذیب ۲؛ آنحضرت کی نبوت کے دلائل ۹

آیات خدا: ۳، ۶

جہل: جہل و نادانی کے آثار ۵

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کی قدرت ۳، ۴، ۵، ۱۱

قرآن: اعجاز قرآن ۱

کفر: آنحضرت (ص) سے کفر

مشرکین: اکثر مشرکین کی جہالت ۶، ۸؛ درخواستی معجزہ ۲؛ صدر اسلام کے مشرکین کا پروپیگنڈا ۱۰؛ صدر اسلام کے مشرکین

کی اقلیت ۴، ۹؛ مشرکین اور قرآن ۱؛ مشرکین اور محمد (ص) ۳، ۱۰؛ مشرکین اور محمد (ص) کا معجزہ ۱؛ مشرکین اور معجزہ ۱۱؛

مشرکین کا کفر ۲؛ مشرکین کا ماحول خراب کرنا ۳؛ مشرکین کی بہانہ جوئی ۲؛ مشرکین کی تبلیغ ۳

معجزہ: درخواستی معجزہ ۴، ۵، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱؛ معجزہ کا سرچشمہ ۳، ۴، ۵، ۱۱؛ معجزہ لانے کی درخواست ۵، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱

آیت ۳۸

﴿وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَلُكُمْ مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ﴾

اور زمین میں کوئی بھی رینگنے والا یا دونوں پروں سے پرواز کرنے والا طائر ایسا نہیں ہے جو اپنی جگہ پر تمھاری طرح کی جماعت نہ رکھتا ہو۔ ہم نے کتاب میں کسی شے کے بیان میں کوئی کمی نہیں کی ہے اس کے بعد سب اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پیش ہوں گے

۱۔ زمین پر چلنے والے تمام جاندار اور آسمان کے تمام پرندے، انسانوں کی مانند، امت کی شکل میں

رہتے ہیں۔ و ما من دابة في الارض و لا طائر يطير بجناحيه الا امم امثالكم

۲۔ پرندوں کا فضا میں دوپروں سے پرواز کرنا۔ و لا طائر يطير بجناحيه

۳۔ خداوند عالم نے ہر چیز کے بارے میں دقیق معلومات کو ایک معین کتاب (لوح محفوظ) میں ثبت کر رکھا ہے۔
ما فرطنا في الكتاب من شيء ہو سکتا ہے "الكتاب" سے مراد لوح محفوظ ہو یا ہر وہ جگہ جہاں موجودات کے بارے میں مکمل معلومات ثبت کی جاتی ہوں۔

۳۔ کائنات، ہر قسم کے نقص و کمی سے پاک ہے۔ ما فرطنا في الكتاب من شيء

صدر آیت کو دیکھتے ہوئے کہ جس میں موجودات ہستی (کائنات) سے بحث کی گئی ہے کہا جاسکتا ہے کہ "الكتاب" سے مراد کتاب تکوینی اور کائنات ہے۔ اور اس میں تفریط نہ کرنے سے مراد اس میں ہر قسم کی کمی اور نقص کی نفی ہے۔

۵۔ قرآن ہدایت کرنے کے لیے ایک مکمل معجزہ اور ہدایت انسان کی تمام ضروریات کو پورا کرنے والی (کتاب) ہے۔
و قالوا لو لا نزل على آية ... ما فرطنا في الكتاب من شيء گذشتہ آیت کو دیکھتے ہوئے کہ جس میں نزول معجزات کی بحث تھی۔ کہا جاسکتا ہے کہ "الكتاب" سے مراد قرآن ہے اور قرآن کتاب ہدایت اور "من شيء" اسکی جامعیت کا بیان ہے۔ لہذا (یہ آیت) ہدایت بنی آدم کے لحاظ سے قرآن کے ہر قسم کی کمی اور نقص سے مبرا ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

۶۔ رسالت پیغمبر (ص) کے اثبات کے لیے، قرآن ہر قسم کی کمی و اور نقص سے خالی ہے۔

ولو لا نزل عليه آية من ربه ... ما فرطنا في الكتاب من شيء

۷۔ نزول معجزات کے بے جا، تقاضے کو پورا کرنا، ہدایت کے قانون سے سازگار نہیں ہے۔

و قالوا لو لا نزل عليه آية ... ما فرطنا في الكتاب من شيء

ہو سکتا ہے جملہ "ما فرطنا" اس نکتہ کی جانب اشارہ ہو کہ اگر مشرکین کے طلب کردہ معجزات کا نزول بجا تھا تو اسے کتاب آفرینش میں ثبت ہونا چاہیئے تھا اور پھر ظاہر ہوتا۔ جبکہ اس قسم کی کوئی چیز وہاں ثبت نہیں ہوئی اور نہ ہی کوئی چیز قلم سے رہ گئی ہے۔ بنا بریں مشرکین کا یہ تقاضا، کسی قسم کی منطقی اور معقول توجیہ کا حامل نہیں ہے۔

۸۔ زمین پر چلنے والے تمام جاندار اور آسمان کے

پرنده بھی انسان کی مانند، قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ ثم الی ربهم یحشرون
۹۔ حیوانات میں بھی ایک قسم کا ارادہ، اختیار، شعور، ذمہ داری اور قیامت کی جزا و سزا ہے۔
امم امثالکم ... ثم الی ربهم یحشرون

۱۰۔ تمام حیوانات کا اٹھایا جانا، ربوبیت الہی کا ایک جلوہ ہے۔ ثم الی ربهم یحشرون
۱۱۔ زمین پر چلنے والے تمام جانداروں کی غایت فقط خداوند متعال ہے۔ اور سب کے سب اسی کی جانب حرکت کر رہے
ہیں۔ ثم الی ربهم یحشرون

صرف "الی" کا مفاد، انتہائے غایت کو بیان کرنا ہے۔ بنا برائیں "الی ربهم" یعنی جانداروں کے حشر و نشر کی غایت "رب"
تک پہنچنا ہے۔ اور اس کے علاوہ کوئی دوسری غرض و غایت نہیں۔ اسی لیے "الی ربهم" کو "یحشرون" پر مقدم رکھا گیا ہے
تاکہ حصر کا فائدہ دے۔

۱۲۔ تمام موجودات کی اپنی پروردگار کی جانب، ارتقائی حرکت ہے۔ ثم الی ربهم یحشرون
کلمہ "رب" کہ جو تربیت کرنے کا معنی دیتا ہے۔ اور کلمہ "الی" سے ایک ہدف و مقصد کی جانب حرکت کا مفہوم اخذ ہوتا ہے
اسی سے مندرجہ بالا مفہوم اخذ کیا گیا ہے۔

۱۳۔ زمین پر چلنے والے تمام جاندار اور انکی زندگی گزارنے کی کیفیت قدرت خدا کی نشانیوں میں سے ہے۔
ان الله قادر علی ان ینزل ... و ما من دابة فی الارض

۱۴۔ عن الرضا ؑ ... ان الله عزوجل ... انزل علیه القرآن فیہ تبیان کل شیء بین فیہ الحلال و الحرام والحدود
والاحکام و جمیع ما یمتاج الیہ الناس کملا فقال عزوجل "ما فرطنا فی الكتاب من شیء" ... (۱)

امام رضا ؑ سے روایت ہے کہ ... خداوند عزوجل نے ... قرآن اپنے رسول (ص) پر نازل فرمایا۔ قرآن میں ہر چیز کا
روشن بیان موجود ہے اس میں حلال و حرام، حدود و احکام اور ہر اس چیز کو کہ جس کی لوگوں کو ضرورت تھی۔ مکمل طور
پر بیان کیا گیا ہے۔ اور خداوند عزوجل کا ارشاد ہے کہ "ہم نے اس کتاب میں، کسی چیز کی کمی نہیں رکھی"

(۱) کافی، ج ۱/ ص ۱۹۹ ح ۱ تفسیر بہان ج ۱/ ص ۵۲۴ ح ۱۔

آفرینش: کمال آفرینش ۳؛ نظام آفرینش کی خصوصیت ۳

آنحضرت (ص): آنحضرت کی نبوت پر دلائل ۶

آیات خدا: ۱۳

انسان: انسانوں کا اخروی حشر ۸؛ انسانوں کی ضروریات ۱۳؛ انسان کی معنوی (روحانی) ضروریات کا پورا ہونا ۵

بے جا توقعات: ۷

پرندے: پرندوں کا اخروی حشر ۸؛ پرندوں کی امت ۱؛ پرندوں کی پرواز ۲؛ پرندوں کی معاشرتی زندگی ۱؛ پرندوں کے پر ۲

چلنے والے جاندار: چلنے والے جانداروں کی اجتماعی زندگی ۱؛ چلنے والے جانداروں کی امت ۱

حیوانات: حیوانات کا اختیار ۹؛ حیوانات کا اخروی حشر ۵؛ حیوانات کا ارادہ ۹؛ حیوانات کا شعور ۹؛ حیوانات کی اخروی

جزا ۹؛ حیوانات کی اخروی سزا ۹؛ حیوانات کی ارتقائی حرکت ۱۲؛ حیوانات کے فرائض ۹؛ حیوانات قیامت میں ۹

خدا تعالیٰ: اختصاصات خدا ۱۱؛ افعال خدا ۳؛ ربوبیت خدا کے مظاہر ۱۰؛ قدرت خدا کی نشانیاں ۱۳

خدا تعالیٰ کی جانب پلٹنا: ۱۱، ۱۲

روایت: ۱۳

قرآن: اعجاز قرآن ۵؛ تعلیمات قرآن کی حدود ۱۳؛ قرآن کا ہدایت کرنا ۵؛ جامعیت قرآن ۵، ۶، ۱۳؛ قرآن کی خصوصیت ۵،

۶؛ کمال قرآن ۶

قیامت: قیامت کی خصوصیت ۸

معجزہ: معجزے کی درخواست ۷؛ درخواستی معجزہ ۷

موجودات: موجودات کا انجام ۱۱؛ موجودات کا اخروی حشر ۸؛ موجودات کی زندگی ۱۳؛ موجودات کے علم کی کتاب ۳

لوح محفوظ: کتاب لوح محفوظ ۳؛ لوح محفوظ کا نقش ۳

ہدایت: ہدایت کا قانون کے مطابق ہونا ۷

آیت ۳۹

﴿وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمُّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ مَن يَشَاءِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَن يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی وہ بہرے گونگے تاریکیوں کی پٹری ہوئے ہیں اور خدا جسے چاہتا ہے یوں ہی گمراہی میں رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم پر لگا دیتا ہے

۱۔ آیات الہی (قرآن) کو جھٹلانے والے، اندھیروں میں پڑے ہوئے بہرے اور گونگے ہیں۔
والذین کذبوا بآیتنا صم و بکم فی الظلمت

۲۔ درک نہ کرنا اور جہالت و گمراہی کی تاریکیوں میں ڈوبے رہنا (ہی) آیات الہی کو جھٹلانے کی اصل وجہ ہے۔
والذین کذبوا بآیتنا صم و بکم فی الظلمت

"صم و بکم" (گونگا اور بہرا ہونا) تکذیب کرنے والوں کی حقیقت حال کو بیان کرنے کے علاوہ آیات الہی کی تکذیب کی اصل وجہ بھی ہو سکتی ہے۔

۳۔ درک نہ کرنا اور جہالت و گمراہی کے اندھیروں میں ڈوبے رہنے آیات الہی کو جھٹلانے کا نتیجہ ہے۔
والذین کذبوا بآیتنا صم و بکم فی الظلمت من یشاء اللہ یضللہ

جھٹلانے والوں کا بہرا گونگا ہونا، درک نہ کرنے اور انکی حیرانی و سرگردانی کی جانب کنایہ ہے۔ احتمال ہے کہ یہ حالت، خداوند کی جانب سے ان کے لئے ایک قسم کی سزا ہو۔ چنانچہ "من یشاء اللہ" اسی پر شاہد ہے۔

۴۔ آیات الہی کو جھٹلانے والوں کا، معرفت حاصل کرنے کے راستوں سے محروم ہونا۔
والذین کذبوا بآیتنا صم و بکم

۵۔ جو لوگ، زمین پر چلنے والے جانداروں اور انکی زندگی کے طور طریقوں سے قدرت خدا کا ادراک نہ کر سکیں، وہ ان بہرے گونگے افراد کی مانند ہیں کہ جو اندھیرے میں (پڑے) ہیں۔

وما من دابة في الارض ... الى ربهم يحشرون والذين كذبوا بآيتنا صم و بكم في الظلمت

مذکورہ آیت اور گذشتہ آیت کے درمیان ارتباط کا تقاضا یہ مطلب ہو سکتا ہو کہ طبیعت میں موجود یہی آیت (نشانیوں) ہدایت کے لیے کافی ہیں۔ اور جو لوگ، ان نشانیوں سے قدرت خدا (ان اللہ قادر علی ان یزل) کا ادراک نہ کر سکیں وہی اندھیرے میں بھٹکنے والے بہرے و گونگے افراد ہیں۔

۶۔ ہدایت اور ضلالت، مشیت الہی سے مشروط ہے۔ من یشاء اللہ یضلہ و من یشاء یجعلہ علی صراط مستقیم

۷۔ آیات الہی کو جھٹلانا، انسان کے گمراہ ہونے سے مشیت خدا کے متعلق ہونے کی راہ ہموار کرتا ہے۔

والذین کذبوا بآیتنا ... من یشاء اللہ یضلہ

آیات الہی کو جھٹلانے اور اس کے آثار کی بات کے بعد مشیت الہی کی بحث کرنا، بعض انسانوں کو گمراہ کرنے سے مشیت الہی کے تعلق پیدا کرنے کے مقدمات فراہم کرنے کو ظاہر کر رہا ہے۔

۸۔ آیات خدا کو قبول کرنا، صراط مستقیم کی جانب انسان کی ہدایت سے مشیت الہی کے متعلق ہونے کی راہ ہموار کرتا

ہے۔ والذین کذبوا بآیتنا ... یجعلہ علی صراط مستقیم

۹۔ بعض ہدایت یافتہ لوگوں کو صراط مستقیم پر قائم رکھ کر خداوند متعال کا ان پر خصوصی عنایت کرنا۔

یجعلہ علی صراط مستقیم

۱۰۔ آیات الہی پر ایمان، فکر و ادراک کے صحیح و سالم ہونے کی علامت ہے۔ والذین کذبوا بآیتنا صم و بکم في

الظلمت ... یجعلہ علی صراط مستقیم

۱۱۔ غور و فکر کرنے اور آیات الہی سے صحیح مفہوم اخذ کرنے کی قدرت کا سلب ہونا، خدا کی جانب سے گمراہ کرنے کی

ایک علامت ہے۔ والذین کذبوا بآیتنا صم و بکم في الظلمت من یشاء اللہ یضلہ

جملہء "من یشاء اللہ" سے یہ معنی ظاہر ہوتا ہے کہ آیات الہی کو جھٹلانے والوں کا بہرا و گونگا ہونا ہی انہیں گمراہ کرنے کے

بارے میں مشیت الہی کا پورا ہونا ہے۔

۱۲۔ آیات الہی پر ایمان (ہی) صراط مستقیم ہے۔ والذین کذبوا ... من یشاء اللہ یضلہ و من یشاء یجعلہ علی صراط

مستقیم

مندرجہ بالا مفہوم، قرینہ مقابل سے اخذ کیا گیا ہے۔ یعنی جب آیات الہی کو جھٹلانا، گمراہ کرنا ہے

تو اس کے مقابلے میں، آیات پر ایمان لانا صراطِ مستقیم ہے۔

۱۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام فی قوله "الذین کذبوا بایاتنا صم و بکم" یقول : "صم" عن الہدی و "بکم" لا یتکلمون بخیر "فی الظلمات" یعنی ظلمات الکفر...^(۱)

امام باقر علیہ السلام سے آیت "الذین کذبوا بایاتنا..." کے بارے میں روایت ہے کہ: آیات الہی کو جھٹلانے والے، ہدایت (کی آیات سننے) سے بہرے ہیں اور نیک بات کہنے سے گونگے ہیں "وہ اندھیروں میں پڑے ہیں" یعنی کفر کے اندھیروں میں...
۱۳۔ ابو حمزہ قال : سالت ابا جعفر علیہ السلام عن قول اللہ عزوجل : الذین کذبوا بایاتنا صم و بکم فی الظلمات ...

فقال : نزلت فی الذین کذبوا باوصیاء ہم^(۲)

ابو حمزہ کہتے ہیں میں نے امام باقر علیہ السلام سے "الذین کذبوا..." کے بارے میں پوچھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت پیغمبر (ص) کے جانشینوں کو جھٹلانے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے...

آیات خدا: آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا بہرہ ہونا ۱، ۱۳؛ آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا گونگا ہونا ۱، ۱۳؛ آیات خدا کو جھٹلانے والوں کی ظلمت ۱، آیات خدا کو جھٹلانے والوں کی محرومیت ۲؛ آیات خدا کی تکذیب کے آثار ۳، ۴؛ آیات خدا کی تکذیب کے عوامل ۲؛ آیات خدا کے درک کے موانع ۱۱

ادراک: سلامتی ادراک کی علامت ۱۰؛ عدم ادراک کے آثار ۲؛ موانع ادراک ۳

انبیاء علیہم السلام: اوصیائے انبیاء کو جھٹلانے والے ۱۳

ایمان: آیات خدا پر ایمان ۸، ۱۰، ۱۲؛ ایمان کی راہیں ۵؛ متعلق ایمان ۸، ۱۰، ۱۲

بصیرت: صحیح بصیرت کا سلب ۱۱

تشبیہات: بہروں سے تشبیہ ۵؛ گونگوں سے تشبیہ ۵

جہالت: جہالت کی تاریکی ۳؛ جہالت کے آثار ۲؛ عوامل جہالت ۳

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۱۹۸، نور الثقلین ج ۱ ص ۷۱۶ ح ۷۔

(۲) تفسیر قمی ج ۱ ص ۱۹۹، نور الثقلین ج ۱ ص ۷۱۶ ح ۷۵۔

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کا لطف ۹; خدا تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ۵; خدا تعالیٰ کی مشیت ۶، ۷، ۸; خدا تعالیٰ کے گمراہ کرنے کی نشانیاں ۱۱

شناخت (معرفت): موانع شناخت ۳

صراط مستقیم: ۱۲

ظلمت: ظلمت میں ڈوبنا ۵; ظلمت و تاریکی میں ڈوبنے کے آثار ۲; ظلمت میں ڈوبنے کے عوامل ۳

علم: علم سے محروم افراد ۳

قرآن: تشبیہات قرآن ۵; قرآن کو جھٹلانے والوں کا گونا گوا ہونا ۱; قرآن کو جھٹلانے والوں کی تاریکی ۱

کفر: ظلمت کفر ۱۳

کلام: نیک کلام سے امتناع ۱۳

گمراہ افراد: ۵ گمراہی: گمراہی کی تاریکی ۳; گمراہی کی راہیں ۷; گمراہی کے آثار ۲; گمراہی کے عوامل و اسباب ۳; منشاۓ گمراہی

۷، ۸

موجودات: موجودات کی زندگی سے عبرت ۵

ہدایت: صراط مستقیم کی ہدایت ۸، ۹; مقدمہ ہدایت ۸; منشاۓ ہدایت ۶، ۸

ہدایت یافتہ: ہدایت یافتہ لوگوں کے مقامات و درجات ۹

آیت ۳۰

﴿ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴾

آپ ان سے کہئے کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تمہارے پاس عذاب یا قیامت آجائے تو کیا تم اپنے دعوے کی صداقت کی میں غیر خدا کو بلاؤ گے

۱۔ تمام انسانوں کی فطری پکار، خداوندیکتا و یگانہ کی جانب توجہ کرنا ہے۔ قل ارء یتکم ... اغیر اللہ تدعون

جملہ "ارء یتکم" میں استفہام تقریری ہے اور اس بات کا بیان ہے کہ انسان کے لیے خلق و امر میں خدا وحدانیت کا اعتراف کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔

۲۔ پیغمبر (ص) لوگوں کو توحیدی فطرت کی جانب متوجہ کرنے اور ان کی سوئی ہوئی فطرت کو بیدار کرنے پر مامور ہیں۔
قل ارء یتکم ان اتاکم ... اغیر اللہ تدعون

۳۔ عذاب الہی کا سامنا ہونے پر انسان کی توحیدی اور خدا طلب فطرت کا ظاہر اور بیدار ہو جانا۔
قل ارء یتکم ان اتاکم عذاب اللہ

۳۔ موت کا سامنا ہونے پر، انسان کی توحیدی فطرت کا بیدار ہونا۔

قل ارء یتکم ان اتاکم عذاب اللہ اور اتکم الساعة اغیر اللہ تدعون

۵۔ سختیوں اور مشکلات کے وقت، انسان کی توحیدی فطرت کا بیدار ہونا۔

قل ارئیتکم ان اتاکم عذاب اللہ ... اغیر اللہ تدعون

اگرچہ آیت میں دو جگہ عذاب اور موت کا ذکر ہوا ہے۔ لیکن واضح ہے کہ یہ ان سختیوں اور مشکلات کا ایک نمونہ ہے کہ جن سے انسان دوچار ہوتا ہے۔

۶۔ رفاہ و آسائش، توحیدی فطرت کے پوشیدہ ہونے اور دب جانے کے مقدمات فراہم کرتی ہے۔

قل ارء یتکم ان اتی کم عذاب اللہ او اتکم

چونکہ آیت میں سختیوں اور مشکلات کو توحیدی فطرت کے بیدار ہونے کا سبب بتایا گیا ہے۔ بنا برائیں اس کے مقابلے میں ، رفاہ و آسائش کی حالت ہے۔ لہذا یہ فطرت کے دبنے اور پوشیدہ ہو جانے کا ایک سبب ہو سکتا ہے۔

۷۔ عذاب، موت اور دوسری سختیوں کے وقت، ہر قسم کے شرک اور غیر خدا کی طرف میلان کے بطلان کا روشن ہو جانا۔ قل ارء یتکم ان اتی کم عذاب اللہ او اتکم الساعة اغیر اللہ تدعون

۸۔ مشکلات کے وقت، خدا کے علاوہ دوسرے معبودوں کی طرف توجہ کا نہ جانا، تمام جھوٹے خداؤں و معبودوں کے باطل ہونے کی دلیل ہے۔ قل ارء یتکم ... ان کنتم صادقین

۹۔ اگر مشرکین صداقت سے بہرہ مند ہوتے تو سختیوں و مشکلات کے وقت خداوند یکتا کی جانب اپنے (اندرونی) میلان و رجحان کا اقرار کرتے۔ قل ارء یتکم ... اغیر اللہ تدعون ان کنتم صادقین

۱۰۔ خداوند یکتا کے اثبات کے لیے، دینی تجربے سے استفادہ کرنا توحید و خدا پرستی کی تبلیغ کے طریقوں میں سے (ایک طریقہ) ہے۔ قل ارء یتکم ... اغیر اللہ تدعون

اس آیت اور اس جیسی دوسری آیات میں، خداوند یکتا کی جانب متوجہ کرنے کے لیے جو طریقہ اپنایا گیا ہے اسے آج کل "تجربہ دینی" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ خدا نے بھی اسی طریقے کو اپنایا ہے اور جن اوقات میں انسان خداوند یکتا کی جانب متوجہ ہوتا ہے ان کی یاد دلائی ہے۔

۱۱۔ اگر مشرکین اپنے شرک آمیز اور باطل ادعا میں سچے ہیں تو انھیں چاہیے کہ سختی و مشکل کے وقت اپنے خداؤں کی طرف توجہ کریں اور انھیں پکاریں۔ اغیر اللہ تدعون ان کنتم صادقین

آسائش: آثار آسائش ۶

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۲

احتجاج (حجت و دلیل لانا): مشرکین سے احتجاج ۹، ۱۱

انسان: انسانی میلانات ۱، ۳، فطرت انسان ۱، ۳، ۳، ۵

باطل معبود: باطل معبودوں کا بطلان ۱۱؛ باطل معبودوں کے بطلان کے دلائل ۸

بصیرت: بصیرت کے عوامل ۳، ۵، ۳

تبلیغ: روش تبلیغ ۱۰

تجربہ: آثار تجربہ ۱۰؛ تجربہ دینی سے فادہ اٹھانا ۱۰

توحید: اثبات توحید کا طریقہ ۱۰؛ توحید کا اقرار ۹؛ موانع توحید ۶

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کے عذاب ۳

ذکر: ذکر خدا ۱

سختی: سختی میں مبتلا ہونے کے آثار ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۱

شرک: شرک کے بطلان کا ظاہر ہونا ۷

صداقت: آثار صداقت ۹، ۱۱

عذاب: عذاب کے مشاہدے کے آثار ۳، ۷

فطرت: توحیدی فطرت ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶؛ فطرت کا احیا ۲؛ فطرت کے احیا کے عوامل ۳، ۴، ۵، ۷؛ فطرت کے پوشیدہ

ہونے مقدمہ ۶

مشرکین: مشرکین کے ایمان کی شرائط ۹؛ مشرکین کے دعوے ۱۱

موت: موت کا سامنا ہونے کے آثار ۳، ۷

میلانات: خدا کی جانب میلان ۹

آیت ۳۱

﴿بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ﴾

نہیں تم خدا ہی کو پکارو گے اور وہی اگر چاہے گا تو اس مصیبت کو رفع کر سکتا ہے۔ اور تم اپنے مشرکانہ خدائوں کو بھول جاؤ گے

۱۔ سختیوں اور مشکلات میں تمام انسانوں حتیٰ مشرکین کا، خداوند یکتا کی جانب رجوع کرنا۔ بل ایہ تدعون

۲۔ انسان مشکلات اور سختیوں کے وقت خالصانہ طور پر خداوند عالم سے مدد طلب کرتا ہے۔

ان اتی کم عذاب اللہ ... بل ایہ تدعون

دعا میں خلوص، اضراب "بل" اور "ایہ" کی ضمیر مفعول سے اخذ کیا گیا ہے۔ کہ جو اپنے عامل پر مقدم ہے اور حصر کا معنی دے رہی ہے۔ یعنی ہم فقط اسی کو پکارتے ہیں کہ اصطلاح میں اسے "خلوص" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۳۔ ہدایت کرنے کے قرآنی طریقوں میں سے ایک، انسان کی توحید فطرت کو بیدار کرنا اور دینی و توحیدی تجربوں کی یاد دلانا ہے۔ قل ارء یتکم ... بل ایہ تدعون

۳۔ مشرکین کی مخلصانہ توجہ اور دعا کے بعد خداوند عالم (ہی) ان کے عذاب اور مشکل کو برطرف کرنے والا ہے۔ بل ایہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ

۵۔ دعا میں خداوند کی جانب مخلصانہ توجہ، دعا کے قبول ہونے کی شرائط میں سے ہے۔ بل ایہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ

۶۔ عذاب اور دشواریوں کے برطرف ہونے کے اسباب میں سے ایک دعا ہے۔ ان اتی کم عذاب اللہ ... فیکشف ما تدعون الیہ

۷۔ دعا کی جلد قبولیت کی شرائط میں سے ایک، خداوند متعال کی بارگاہ میں مخلصانہ دعا کرنا اور غیر خدا سے ناامید و مایوس ہونا ہے۔

بل اياه تدعون فيكشف ما تدعون اليه

صرف "فا" انفصال کے بغیر، ترتیب کا معنی دے رہا ہے بنا برائیں "تدعون" اور "فیکشف" کے درمیان کوئی فاصلہ فرض نہیں کیا گیا۔

۸۔ استجاب دعا اور سختی و عذاب کا برطرف ہونا، مشیت الہی سے وابستہ ہے۔

بل اياه تدعون فيكشف ما تدعون اليه ان شاء

۹۔ قیامت کے عذاب میں گرفتار افراد کی مخلصانہ دعا سے اس کے برطرف ہونے کا امکان۔

او اتکم الساعة ... فيكشف ما تدعون اليه ان شاء

اگر "الساعة" سے مراد قیامت ہو تو آیت، مخلصانہ توجہ کے بعد قیامت کی سختیوں کے برطرف ہونے کو ایک ممکن لیکن مشیت خداوند سے مربوط، امر سمجھتی ہے۔

۱۰۔ قیامت کے دن دعا کے قبول ہونے کا امکان۔ او اتت۔ کم الساعة ... فيكشف ما تدعون اليه ان شاء

۱۱۔ مخلصانہ دعا کے ذریعے، موت میں تاخیر کا امکان۔ او اتتم الساعة ... فيكشف ما تدعون اليه ان شاء

یہ مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ اگر "الساعة" سے مراد موت اور جان کنی کا وقت ہو۔

۱۲۔ عذاب اور موت کا سامنا ہونے پر، شرک آمیز عقائد اور جھوٹے خداؤں کا فراموش ہو جانا۔

قل اراء یتکم ان اتی کم عذاب اللہ او اتکم الساعة ... و تنسون ما تشرکون

۱۳۔ شرک فطرت سے لا تعلق اور اجنبی جبکہ توحید فطرت سے ہم آہنگ و آشنا ہے۔

بل اياه تدعون ... و تنسون ما تشرکون

اخلاص: اخلاص کے آثار ۵

انسان: فطرت انسان ۱، ۲، ۳؛ میلانات ۱

تجربہ: دینی تجربہ سے استفادہ ۳

توحید: توحید کا فطری ہونا ۱۳

جھوٹے خدا: جھوٹے و باطل خداؤں و معبودوں کی فراموشی ۱۲

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۳؛ مشیت خدا ۸

دعا: اجابت دعا کی شرائط ۵؛ اجابت دعا کے علل و اسباب ۴، ۸؛ خالص دعا کے آثار ۳، ۹، ۱۱؛ دعا کے آثار ۶؛ دعائیں

اخلاص ۵، ۷

ذکر: آثار ذکر ۳

سختی: سختی کے سہل ہونے کے عوامل ۶، ۸؛ سختی میں مبتلا ہونے کے آثار ۱، ۲

شرک: شرک کا فطرت سے بے تعلق ہونا ۱۳

عذاب: اخروی عذاب کے برطرف ہونے کی راہ ۹؛ عذاب برطرف ہونے کے عوامل ۶، ۸؛ عذاب کو دیکھنے کے آثار ۱۲

فطرت: فطرت توحیدی ۱، ۲، ۳؛ فطرت کا احیا ۳

قیامت: قیامت کے دن دعا کا قبول ہونا ۱۰

مدد طلب کرنا: خالصانہ مدد طلب کرنا، ۲؛ خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرنا، ۲

مشرکین: مشرکین سے عذاب برطرف ہونا ۳؛ مشرکین کی خالصانہ دعا ۳؛ مشرکین کی دعا کا قبول ہونا ۳؛ مشرکین کے میلانات ۱

موت: موت کا سامنا ہونے کے آثار ۱۲؛ موت میں تاخیر کے عوامل ۱۱

میلانات: توحید کی جانب میلان ۱

ہدایت: ہدایت کا طریقہ ۳

یاس و ناامیدی: غیر خدا سے یاس و ناامیدی ۷

آیت ۳۲

﴿ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ﴾

ہم نے تم سے پہلے والی امتوں کی طرف بھی رسول بھیجے ہیں اس کے بعد انھیں سختی اور تکلیف میں مبتلا کیا کہ شاید ہم سے گڑگڑائیں

۱۔ خداوند نے پیغمبر (ص) سے پہلے بھی، امتوں کی ہدایت کے لیے رسول مبعوث کیے ہیں۔
و لقد ارسلنا الی امم من قبلك

۲۔ گزشتہ امتوں کا اپنے انبیاء ﷺ کی نبوت و رسالت کی مخالفت کرنا۔ و قالوا لو لا نزل علیه آية ... و لقد ارسلنا الی امم من قبلك

تکذیب پیغمبر (ص) کی بحث کے بعد، گزشتہ رسولوں اور انبیاء ﷺ کی بعثت کی یاد دہانی، سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے واقعات ایک دوسرے کے مشابہ تھے۔

۳۔ انبیاء الہی کی مخالفت کرنے کے نتیجے میں گزشتہ امتوں کا سختیوں اور مشکلات میں گرفتار ہونا۔
و لقد ارسلنا الی امم من قبلك فاخذهم بالباساء والضراء

گزشتہ آیات کو دیکھتے ہوئے کہ جو آیات الہی اور انبیاء کی تکذیب کے بارے میں تھیں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جملہ "فاخذنهم" ان کی تکذیب کا نتیجہ ہے۔ یعنی "فكذبوا فاخذناهم"

۴۔ لوگوں کو سختیوں اور مشکلات میں گرفتار کرنے سے خدا کا مقصد و ہدف (انکا) خضوع ہے۔
فاخذنهم بالباسا والضرأى لعلهم يتضرعون

تضرع کا معنی تذلل و خضوع ہے (لسان العرب)

۵۔ انسان کی تعمیر و تربیت میں، کمی و کاستی اور سختیوں کا کردار۔
فاخذنهم بالباساء و الضراء لعلهم يتضرعون

۶۔ مشکلات اور سختیاں، خدا کی بارگاہ میں دعا و تضرع اور رجوع کرنے کی راہ فراہم کرتی ہیں۔
فاخذنهم بالباساء والضراء لعلهم يتضرعون

۷۔ بارگاہِ خدا میں انسانوں کے گریہ و تضرع کرنے کی ضرورت۔ لعلہم یتضرعون

آیت کا یہ کہنا کہ انہیں ہم نے (مشکلات میں) گرفتار کیا ہے تاکہ وہ تضرع کریں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نظامِ خلقت میں گریہ و تضرع کی ضرورت ہے۔

۸۔ سختیوں اور مشکلات سے انسان کی توحیدی فطرت پھلتی پھولتی ہے۔

بل ایاه تدعون... فاخذنہم بالباسا والضراء لعلہم یتضرعون

۹۔ لوگوں کو خدا کی جانب متوجہ کرنا اور ان میں بارگاہِ الہی کی طرف گریہ و تضرع کا میلان پیدا کرنا رسالتِ انبیاء ﷺ

کے اہداف میں سے ہے۔ و لقد ارسلنا الی امم... لعلہم یتضرعون

۱۰۔ سختی و مشکل میں پڑنے کے باوجود بعض لوگوں کی توحیدی فطرت کا بیدار نہ ہونا اور ان کا گریہ و زاری اور تضرع نہ

کرنا۔ لعلہم یتضرعون

کلمہ ترجمی "لعل" لانے سے یہ نکتہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہو سکتا ہے انسان ہمیشہ اور ہر جگہ، سختیوں میں گرفتار ہونے کے باوجود تضرع و خضوع نہ کرے۔

امم: گذشتہ امتیں اور انبیاء ۲

انبیاء ﷺ: آنحضرت (ص) سے پہلے کئے انبیاء ۱؛ انبیاء ﷺ: سے مخالفت کئے آثار ۳؛ انبیاء کا ہدایت کرنا ۱؛ انبیاء ﷺ: کی

مخالفت ۲؛ رسالت کا فلسفہ ۹

انسان: فطرت انسان ۸؛ ناقابلِ ہدایت انسان ۱۰

تربیت: تربیت میں مؤثر عوامل ۵

تزکیہ: عوامل تزکیہ ۵

تضرع: اہمیت تضرع ۷، ۹؛ تضرع کی راہیں ۳، ۶

خسارہ: خسارے میں مبتلا ہونے کا فلسفہ ۳؛ خسارے میں مبتلا ہونے کے آثار ۵، ۸؛ خسارے میں مبتلا ہونے کے عوامل ۳

دعا: مقدمات دعا ۶

ذکر: ذکر خدا کی اہمیت ۹; ذکر خدا کے مقدمات ۶

رسل الہی: ۱

رشد: عوادل رشد و ترقی ۵

سختی: سختی میں مبتلا ہونے کا فلسفہ ۶، ۳; سختی میں مبتلا ہونے کے آثار ۸، ۶، ۵; سختی میں مبتلا ہونے کے عوادل ۳

فطرت: فطرت توحیدی ۸، ۱۰; فطرت کا احیا ۱۰; فطرت کا پوشیدہ ہونا ۱۰; فطرت کے احیاء کے مقدمات ۸

گذشتہ لوگ: گذشتہ لوگوں کے مبتلا ہونے کے عوادل ۳

آیت ۳۳

﴿فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

پھر ان سختیوں کے بعد انھوں نے کیوں فریاد نہیں کی بات یہ ہے کہ ان دل سخت ہو گئے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے لئے آراستہ کر دیا ہے

۱۔ خداوند عالم کے سامنے تضرع و تواضع اختیار کرنا انسان کا فریضہ ہے۔ فلو لا اذا جاء ہم باسنا تضرعوا

۲۔ بارگاہ خداوند میں لوگوں کا سختیوں و مشکلات کے باوجود تضرع و تواضع نہ کرنا، باعث حیرت و تعجب اور قابل مذمت

ہے۔ فلو لا اذا جاء ہم باسنا تضرعوا

۳۔ خداوند عالم اپنی بارگاہ میں انسانوں کے تضرع کی راہیں خود فراہم کرتا ہے۔ فلو لا اذا جاء ہم باسنا تضرعوا

۳۔ سختیوں اور مشکلات کے باوجود، سنگ دلی، بارگاہ

خداوند میں تضرع و تواضع کرنے سے مانع بنتی ہے۔ فلو لا ... و لكن قست قلوبهم

۵۔ دعوت انبیا پر لبیک نہ کہنے اور ہدایت قبول نہ کرنے کا سبب سنگدلی ہے۔

و لقد ارسلنا ... فلو لا اذ جاء هم باسنا تضرعوا و لكن قست قلوبهم

۶۔ شیطان، انسان کے برے اور ناپسندیدہ اعمال کو خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے۔ و زين لهم الشيطان ما كانوا يعملون

۷۔ برے کردار کو اچھا و خوبصورت سمجھنا، سختیوں کے باوجود بارگاہ الہی میں تضرع و تواضع سے مانع بنتا ہے۔

فلو لا اذ جاء هم باسنا تضرعوا و لكن قست قلوبهم و زين لهم الشيطان ما كانوا يعملون

۸۔ برے اعمال کو اچھا سمجھنا، ہدایت قبول نہ کرنے اور دعوت انبیا کا مثبت جواب نہ دینے کا باعث بنتا ہے۔

فلو لا اذ جاء هم باسنا تضرعوا ... و زين لهم الشيطان ما كانوا يعملون

۹۔ انسان فطرتاً نیکوں اور اچھائیوں کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ و زين لهم الشيطان ما كانوا يعملون

شیطان کا انسان کے اعمال کو و زینت دینے کے بعد، انسان کا شیطان کے پیچھے چلنا۔ اس نکتہ کو ظاہر کر رہا ہے کہ انسان

زیبائی طلب ہے۔ اور اس کے پیچھے چلنے کا خواہش مند ہے۔ اسی لیے شیطان انہی برائیوں کو خوبصورت بنا کر اور زینت

دے کر، انسان کو فریب دیتا ہے۔

۱۰۔ شیطان، انسان کے رشد و کمال اور بارگاہ خداوند میں تضرع کرنے سے مانع بنتا ہے۔

فلو لا اذ جاء هم باسنا تضرعوا ... و زين لهم الشيطان

۱۱۔ خداوند عالم کے سامنے تضرع و تواضع کرنا، انسان کے رشد و کمال کا باعث بنتا ہے۔

فاخذنهم بالباساء ... لعلهم يتضرعون۔ فلو لا اذ جاء هم باسنا تضرعوا یہ کہ خداوند عالم مشکلات میں مبتلا کرتا ہے تاکہ

انسان تضرع کمرے اور جملہ "فلو لا..." کے ذریعے، تضرع کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تضرع

انسان کے رشد و کمال کا موجود بنتا ہے۔

۱۲۔ دل کی قساوت (سنگدلی) شیطان کی طرف سے (اعمال کو) زینت دینے کی راہیں ہموار کرتی ہے

و لكن قست قلوبهم و زين لهم الشيطان ما

كانوا يعملون

ہو سکتا ہے جملہ "زین لھم" مسبب کا سبب پر عطف ہو، یعنی دل کی قساوت کے بعد، شیطان قزین و آرائش کا حربہ استعمال کرتا ہے۔

امور: حیرت انگیز امور ۲

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کی نافرمانی کے عوادل ۵، ۸

انسان: ابعاد انسان ۹؛ ذمہ داری انسان ۱؛ فطرت انسان ۹؛ میلانات انسان ۹

تضرع: آثار تضرع ۱۱؛ اہمیت تضرع ۱؛ عدم تضرع پر ملامت ۲؛ مقدمات تضرع ۳؛ موانع تضرع ۳، ۴، ۵، ۱۰

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۳

رشد: عوادل رشد ۱۱؛ موانع رشد ۱۰

سختی: سختی میں مبتلا ہونے کے آثار ۲، ۳

شیطان: شیطان کا اغوا کرنا ۶؛ شیطان کا کردار ۱۰؛ شیطان کے اغوا کی راہیں ۱۲

عمل: ناپسندیدہ عمل کو خوبصورت بنانے کے آثار ۴؛ ناپسندیدہ اعمال کو نہنت دینا ۶، ۸

قلب: قساوت قلب کے آثار ۳، ۵، ۱۲

میلانات: خوبصورتی کی طرف میلان ۹؛ نیکی کی طرف میلان ۹

ہدایت: ہدایت کے موانع ۵، ۸

آیت ۲۳

﴿ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ۖ ﴾

پھر جب ان نصیحتوں کو بھول گئے جو انھیں یاد دلائی گئی تھیں تو ہم نے امتحان کے طور پر ان کے لئے ہر چیز کے دروازے کھول دیئے ہاں تک کہ جب وہ ان نعمتوں سے خوشحال ہو گئے تو ہم نے اچانک انھیں اپنی گرفت میں لے لیا اور وہ مایوس ہو کر رہ گئے

۱۔ خداوند عالم کی تنبیہات اور نصیحتوں کی نسبت لوگوں کی طرف سے لا تعلقی کا رویہ اپنانے کے بعد ان پر نعمت کے تمام دروازے کھل جانا۔ فلما نسوا ما ذکروا به فتحنا علیہم ابواب کل شیء

"فرحوا بما" کے قرینے سے، جملہ "فتحنا علیہم ابواب" کا معنی نعمت کے تمام دروازوں کا کھل جانا، ہے۔ چونکہ انسان کو خوشی غالباً نعمت و آسائش سے حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ زندگی کے دشوار اور سخت ایام کو یاد رکھنے کی ضرورت۔ فاخذنهم بالباساء و الضراء ... فلما نسوا ما ذکروا به

گذشتہ آیت کے قرینے سے "ما ذکروا" سے مراد وہی سختیاں اور مشکلات ہیں کہ جو لوگوں کی یاد دہانی و تنبیہ کے لیے ان پر وارد ہوتی ہیں آیت کا ملامت آمیز لہجہ مندرجہ بالا مفہوم کی حکایت کر رہا ہے۔

۳۔ زندگی کے دشوار اور سخت ایام کو یاد رکھنا، یاد خدا سے غافل ہونے سے بچاتا ہے۔

فلما نسوا ما ذکروا به

۳۔ مشکلات اور سختیوں کے باوجود تضرع و تواضع نہ کرنے والوں پر نعمت کے دروازے کھلنا، خداوند عالم کی سنت

استدراج کا جاری ہونا ہے۔ فاخذنهم بالباساء والضراء ... فلما نسوا ما

ذکروا به فتحنا علیہم ابواب کل شیء

"سنت استدراج" ایک اصطلاح ہے کہ جو آیت "سنستدرجہم من حیث لا یعلمون" (اعراف / ۱۸۲) سے اخذ کی گئی ہے۔ استدراج کے جاری ہونے کے مصادیق میں سے ایک یہی مذکورہ آیت ہے کہ جس میں آیات الہی کو جھٹلانے والوں پر نعمت الہی کے دروازے کھل جاتے ہیں (فتحنا علیہم) یہاں تک کہ عذاب الہی انہیں آلیتا ہے۔

۵۔ سختیوں اور مشکلات میں خداوند عالم کی جانب رجوع کرنے کے بعد اسے فراموش کر دینے کا نتیجہ استدراج (تدریجاً عذاب کا نزدیک کرنا) ہے۔ اغیر اللہ تدعون ... فلما نسوا ما ذکرنا علیہم ابواب کل شیء

۶۔ مشکلات زندگی اور پھر اس میں آسائش و آسودگی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

فاخذنہم بالباساء والضراء ... فتحنا علیہم ابواب کل شیء چونکہ زندگی میں آسائش اور مالی اعتبار سے آسودگی (فتحنا) اور سختی اور مشکل (فاخذنہم) دونوں میں ضمیر "نا" خدا کی جانب پلٹتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر دو حالتیں (آسائش و سختی) ارادہ خدا سے وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

۷۔ خدا فراموش لوگ، اپنی رفاہ و آسائش اور نعمت کی فراوانی پر خوشحال اور سنت استدراج (تدریجاً عذاب آنے) سے غافل ہوتے ہیں۔ فلما نسوا ما ذکرنا علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا

۸۔ نعمت کی فراوانی اور رفاہ و آسائش ہمیشہ، لطف و عنایت الہی کی علامت نہیں۔ فلما نسوا ما ذکرنا علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا

۹۔ رفاہ و آسائش اور خوشحالی کے عروج پر، خداوند عالم اور اس کی تنبیہات سے غافل لوگوں پر ناگہانی عذاب نازل ہونا۔ فلما نسوا ما ذکرنا بہ ... اخذنہم بغتۃ

۱۰۔ حجت الہی کے اتمام کے بعد سنت استدراج (تدریجی عذاب) کا جاری ہونا۔ فلما نسوا ما ذکرنا ... اخذنہم بغتۃ

"ما ذکرنا" ان تمام موارد کو شامل ہے کہ جن کو تنبیہ و بیداری کا موجب ہونا چاہیے بالفاظ دیگر یہی "اتمام حجت" ہے۔

۱۱۔ خدا فراموش لوگوں کا چہرہ عذاب الہی کے نزول کے وقت، مایوس اور غمگین ہو جاتا ہے۔

فلما نسوا بہ ... فاذا ہم مبلسون

"ابلاس" کا معنی ناامید اور حیران ہونا ہے۔ (قاموس اللغة) ابلاس اس حزن و غم کو کہا جاتا ہے کہ جو سختی کی شدت سے کسی پر طاری ہو (مفردات راغب)

۱۲۔ بعض گزشتہ امتوں کا خدا اور اسکی تنبیہات کو فراموش کرنے کے بعد، خداوند عالم کے ناگہانی عذاب میں مبتلا ہو جانا۔
و لقد ارسلنا الی امم من قبلك ... فلما نسوا ... اخذهم بغتة فاذا هم مبلسون

۱۳۔ ان النبی (ص) قال : اذا رايت الله يعطى العباد ما يسالون على معاصيهم اياه فانما ذلك استدراج منه لهم ثم تلا (۱) فلما نسوا ما ذكروا به فتحنا عليهم ابواب كل شيء

رسول خدا (ص) فرماتے ہیں جب دیکھو خدا، بندوں کے گناہوں کے باوجود جو کچھ وہ اس سے مانگیں وہ انھیں عطا کرے۔
یہ خدا کا ان پر استدراج (تدریجاً عذاب لانا) ہے۔ اس کے بعد آنحضرت (ص) نے آیت (فلما نسوا...) کی تلاوت فرمائی۔
امم: گزشتہ امتوں کا عذاب ۱۲

خدا تعالیٰ: خدا کی تنبیہات ۹; خدا کی تنبیہات سے بے اعتنائی ۱; خدا کی سنن ۳; خدا کی طرف سے اتمام حجت ۱۰; خدا کی عطائیں ۱۳; خدا کے ساتھ خاص ۶; خدا کے عذاب ۱۱; خدا کے لطف کی نشانیاں ۸
ذکر (یاد): سختی کو یاد کرنے کے آثار ۳; سختی کے ذکر کی اہمیت ۲; ذکر خدا ۳; ذکر سختی ۵
رفاہ: رفاہ سے خوشی ۷

روایت: ۱۳

زندگی: زندگی میں رفاہ ۶، ۸; مشکلات زندگی ۶

سختی: سختی کے وقت تضرع ۳

سنن خدا: سنت استدراج ۳، ۱۰، ۱۳; سنت استدراج سے غفلت ۷; سنت استدراج کے عوامل ۵

عذاب: ناگہانی عذاب ۹، ۱۲

غافلین: غافلوں کا آسائش میں ہونا ۹; غافلوں کا عذاب ۹، ۱۱، ۱۲; غافلوں کا غم و اندوہ ۱۱; غافلوں کا مایوس ہونا ۱۱;

غافلوں کی خوشی ۹; غافلوں کی رفاہ ۷

غفلت: موانع غفلت ۳

فراموشی: خدا، فراموشی ۱۱؛ خدا فراموشی کی سزا ۱۲؛ خدا فراموشی کے آثار ۵؛ خدا کی تنبیہات کو فراموش کرنا ۱۲، ۱۱
 نعمت: نعمت کی فراوانی ۱، ۳، ۸؛ نعمت کی فراوانی پر خوشی و سرور ۷

آیت ۳۵

﴿فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

پھر ظالمین کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا اور ساری تعریف اس خدا کے لئے ہے جو رب العالمین ہے

۱۔ خداوند نے بعض گزشتہ ظالم قوموں کی نسلوں کو جڑ سے کاٹ ڈالا۔ اخذنہم بغتۃ ... فقطع دابر القوم الذين ظلموا
 "دابر القوم" یعنی "آخر القوم" اور اس کے قطع ہونے سے مراد، اس کے آخری فرد کو ختم کر دینا ہے، اس کو نسل کو جڑ
 سے اکھاڑنے کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے۔

۲۔ ظلم، ظالم قوموں اور ان کے تہذیب و تمدن کے نابود ہونے کا باعث بنتا ہے۔ فقطع دابر القوم الذين ظلموا
 اس آیہ شریفہ میں "الذين ظلموا" کی جگہ ضمیر سے استفادہ کیا جاسکتا تھا لیکن اسے ہلاک ہو جانے والی قوم "وہ لوگ کہ
 جنہوں نے ظلم کیا ہے" کے عنوان سے یاد کرنے سے ان کے عذاب اور ان کی نابودی کے اسباب کو بیان کیا جا رہا
 ہے۔

۳۔ خداوند کی تنبیہات اور نصیحتوں سے بے توجہی کرنا، ظلم ہے۔ فلما نسوا ما ذكروا به ... فقطع دابر القوم الذين
 ظلموا

۳۔ مشکلات اور دشواریوں کے باوجود بارگاہ خداوند میں تضرع نہ کرنا اور سنگ دلی کا مظاہرہ کرنا، ظلم ہے۔

فلو لا ... تضرعوا و لكن قست قلوبهم ... فقطع دابر القوم الذين ظلموا

آیت میں سختیوں کے نزول کا ہدف تضرع اور خدا کی جانب رجوع کرنا بتایا گیا ہے۔ اس کے بعد ایک ایسے گمروہ کا تعارف
 کرایا گیا ہے کہ جوشدت

اور سختی میں بھی متاثر نہیں ہوتا۔ آخر کار اس گمروہ کو "ظالمین" کے عنوان سے یاد کیا گیا ہے۔ بنا برائیں، سنگ دلی اور تضرع نہ کرنا، ظلم ہے۔

۵۔ رفاہ و آسائش کی فراوانی، ظلم کا مقدمہ بنتی ہے۔ فتحنا علیہم ابواب کل شیء ... فقطع دابر القوم الذین ظلموا آیات الہی کو جھٹلانے والوں پر نعمت کے دروازے کھولنے کے بیان کے بعد، انھیں "الذین ظلموا" کے عنوان سے یاد کرنا، اس نکتے کی جانب اشارہ ہو سکتا ہے کہ آسائش و رفاہ نے انکے ظلم کے اسباب فراہم کیا ہے۔

۶۔ ظالموں کی نسل کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑنا، ان پر خداوند عالم کی نفرین و پھٹکار ہے۔

فقطع دابر القوم الذین ظلموا اگر جملہ "فقطع دابر" انشائی ہو تو یہ پوری تاریخ میں ظالموں کیلئے نفرین ہے۔

۷۔ آیات الہی کو جھٹلانے والے ظالموں سے ہر قسم کی امداد الہی کا قطع ہو جانا۔ فقطع دابر

"دابر" کا معنی پشت ہے۔ اور آیت میں احتمالی اور کنائی معنی ہر قسم کی امداد اور فیض الہی کا قطع ہونا ہے۔

۸۔ گزشتہ ظالم قوموں کا برا انجام، تمام اقوام و ملل کے لیے خدا کی طرف سے تنبیہ اور یاد دہانی ہے۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا

۹۔ تاریخ میں ایسی ہلاک و نابود شدہ اقوام اور تمدنوں کا موجود ہونا کہ جن کی نسل سے ایک فرد بھی باقی نہیں بچا۔

فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العلمین

اگر جملہ "فقطع" خبر ہو تو تاریخ میں مذکورہ حادثے کے وقوع کی خبر دے رہا ہے۔

۱۰۔ ہر قسم کی حمد و ستائش خدا سے مخصوص ہے۔ والحمد للہ رب العلمین

۱۱۔ خداوند عالم کمال مطلق ہے۔ والحمد للہ رب العلمین

حمد و ستائش ہمیشہ کمال کے مقابلے میں کی جاتی ہے۔ اور "الحمد للہ" کا مفاد ہر قسم کی تعریف کا خدا سے مخصوص ہونا ہے۔

بنا برائیں، کوئی ایسا کمال نہیں کہ جو خداوند عالم میں نہ ہو۔ یا اس کا کوئی مرتبہ خدا میں نہ ہو۔

۱۲۔ خداوند، تمام کمالات اور زیبائیوں کا سرچشمہ ہے۔ والحمد للہ رب العلمین

چونکہ تمام حمد و ستائش خداوند سے مخصوص ہے۔ اور ستائش ہمیشہ کمال و زیبائی کے مقابلے میں ہوتی ہے۔ پس تمام

کمالات اور زیبائیاں خدا سے مخصوص ہیں۔

۱۳۔ فقط خدا حمد و ستائش کے لائق ہے۔ والحمد للہ رب العالمین

۱۴۔ سارے جہاں والے ربوبیت خدا کے سائے میں ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین

۱۵۔ خداوند تمام جہانوں کا مالک و مدبر ہے۔ رب العالمین

۱۶۔ کائنات کی وسعتوں میں عوالم کا تعدد۔ رب العالمین

"عالمین" جمع "عالم" ہے۔ صیغہ جمع کا مقتضی، عوالم کا متعدد ہونا ہے۔

۱۷۔ جہان آفرینش و خلقت، ربوبیت خدا کا مظہر ہے۔ رب العالمین

چونکہ خدا جہان آفرینش و خلقت کا پرورش کرنے والا ہے۔ پس جہان آفرینش اس کی ربوبیت کا جلوہ اور مظہر ہے۔

۱۸۔ خداوند عالم ظالم قوموں کو ہلاکت کرنے کی وجہ سے، حمد و ثنا و ستائش کے لائق ہے

فقط دابر القوم الذین ظلموا و الحمد للہ رب العالمین

۱۹۔ زمین سے ظالموں کو ختم کرنا، قابل ستائش کام ہے۔ فقط دابر القوم الذین ظلموا و الحمد للہ

۲۰۔ ظالم و ستم پیشہ اقوام و ملل کو ہلاک کرنا، اہل جہان پر ربوبیت الہی کا ایک جلوہ ہے۔

فقط دابر القوم الذین ظلموا و الحمد للہ رب العالمین ظالموں کی نابودی و ہلاکت (فقط دابر القوم الذین ظلموا) کے بیان

کے بعد، ربوبیت خدا (رب العالمین) کا تذکرہ اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ ظالموں کی ہلاکت بھی ربوبیت الہی کا پرتو

ہے۔

آفرینش: تدبیر آفرینش ۱۳، ۱۵؛ عوالم آفرینش کا تعدد ۱۶؛ مالک آفرینش ۱۵

آیات خدا: آیات خدا کو جھٹلانے والے ۷

امم: ظالم امتوں کا انجام ۸؛ ظالم امتوں کا عذاب ۱؛ ظالموں امتوں کا ملیا میٹ ہونا ۱، ۲، ۱۸، ۲۰؛ منقرض امتیں ۹

انجام: برا انجام ۸

تضرع:

تضرع کو ترک کرنے کا ظلم ۳

تمدن: نابود ہونے والے تمدن ۹; نابودی تمدن کے اسباب ۲

حمد: حمد خدا، ۱۰، ۱۳، ۱۸; موجبات حمد ۱۹

خدا تعالیٰ: خدا کا کمال ۱۱; خدا کی ادا دیں ۷; خدا کی تنبیہات ۸; خدا کی تنبیہات سے بے اعتنائی ۳; خدا کی ربوبیت ۱۵; خدا کی ربوبیت کے مظاہر ۱۷; ۲۰; خدا کی مالکیت ۱۵; خدا کی نفرین ۶; خدا کے ساتھ خاص ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۱۵; خدا کے عذاب ۱

رفاہ: رفاہ و آسائش کے آثار ۵

زیبائی: منشاءِ زیبائی ۱۲

سختی: سختی کے وقت تضرع ۳

ظالمین: ظالمین پر نفرین ۶; ظالمین کا انجام ۸; ظالمین کا بے سہارا ہونا ۷; ظالمین کا ختم ہونا ۱۹; ظالمین کی نابودی کے

اسباب ۲

ظلم: آثارِ ظلم ۲; مقدماتِ ظلم ۵; مواردِ ظلم ۳، ۳

عذاب: ناگہانی عذاب ۱

قلب: قساوتِ قلب کا ظلم ۳

کمال: کمال مطلق ۱۱; منشاءِ کمال ۱۲

آیت ۳۶

﴿ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَى قُلُوبِكُمْ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ﴾

آپ ان سے پوچھئے کہ اگر خدا نے ان کی سماعت و بصارت کو لے لیا اور ان کے دل پر مہر لگا دی تو خدا کے علاوہ دوسرا کون ہے جو دوبارہ انھیں یہ نعمتیں دے سکے گا۔ دیکھو ہم اپنے نشانیوں کو کس طرح الٹ پلٹ کر دکھلاتے ہیں اور پھر بھی یہ منہ موڑ لیتے ہیں

۱۔ پیغمبر (ص) مشرکین کے خلاف دلیل و حجت لانے اور ان کی توحیدی فطرت کو بیدار کرنے پر مامور ہیں۔
قل ارء یتم ... من الہ غیر اللہ یتیکم بہ

۲۔ توحیدی فطرت کو بیدار کرنا انبیاء ﷺ کی تبلیغی روش ہے۔ قل ارء یتم ... من الہ غیر اللہ یتیکم بہ

۳۔ خداوند عالم کا انسان سے سننے اور دیکھنے کی قوت لینے اور اس کے فہم و ادراک کو ختم کرنے پر قادر ہونا۔
ان اخذ اللہ سمعکم و ابصارکم و ختم علی قلوبکم

۳۔ سننے اور دیکھنے کی نعمت اور انسانی عقل و ادراک

انسان کے اندر اہم ترین نعمات الہی ہیں۔ ان اخذ اللہ سمعکم ... من الہ غیر اللہ یتیکم بہ

۵۔ اگر خدا انسان سے سماعت، بصارت اور ادراک جیسی نعمتیں واپس لے لے تو جھوٹے اور باطل معبود انہیں واپس پلٹانے پر قادر نہیں ہیں۔

۶۔ فقط خداوند یکتا ہی انسان کو نعمت سماعت و بینائی اور عقل و ادراک جیسی قوتیں واپس عطا کرنے پر قادر ہے۔
ان اخذ الله سمعکم ... من اله غیر الله یاتیکم به

۷۔ خداوند عالم کے علاوہ کوئی دوسرا نعمت عطا کرنے والا نہیں۔ من اله غیر الله یاتیکم به

کلمہ "من" استفہام انکاری ہے۔ گویا کہ فرمایا گیا ہو "لا اله غیر الله یاتیکم به"

۸۔ خلقت اور عقل و ادراک کی قوتیں عطا کرنے اور انہیں سلب کرنے پر قدرت رکھنا، الوہیت کی نشانی ہے۔
قل اراء یتم ... من اله غیر الله یاتیکم به

۹۔ مشرکین کا خیال تھا کہ ان کے معبود انہیں نفع پہنچانے کی قدرت رکھتے ہیں۔ من اله غیر الله یاتیکم به

۱۰۔ آیات قرآن میں مختلف طریقوں سے حقائق پیش کرنے اور توحید کو بیان کرنے کے طریقہ کار پر غور و فکر کرنے کی ضرورت۔ انظر کیف نصر الف الایات تصریف کا مطلب بدلنا اور پھیرنا ہے۔ اور آیت مبارکہ میں اس کا معنی، حقائق کو پیش کرنے کے لیے کلام کو مختلف صورتوں اور طریقوں سے بیان کرنا ہے۔

۱۱۔ قرآن کا بیان اور اس کے مختلف انداز انسان کی ہدایت کے لیے کافی ہیں۔ انظر کیف نصر الف الایات ثم ہم یصدفون آیات کو بیان کرنے کی کیفیت میں غور و فکر کرنے کی دعوت دینا اور اسی طرح قرآن کی ہدایت سے بعض لوگوں کی روگردانی پر اظہار تعجب کرنا، ظاہر کرتا ہے کہ ہدایت انسان میں (یہ دعوت و اظہار تعجب) موثر ہے۔

۱۲۔ قرآن کے بادل لیل اور واضح بیان کے باوجود، مشرکین کا توحید اور آسمانی حقائق سے دوری اختیار کرنا، ایک تعجب انگیز بات ہے۔

انظر کیف نصر الف الایات ثم ہم یصدفون

۱۳۔ عن ابی جعفر ؑ فی قوله : قل ارایتم ان اخذ الله سمعکم و ابصارکم و ختم علی قلوبکم" یقول: ان اخذ الله منکم الہدی من اله غیر الله یاتیکم به... (۱)

امام باقر ؑ سے آیت "قل ارایتم ان اخذ الله ..." کے بارے میں روایت ہے کہ: اگر خدا تم سے ہدایت لے لے تو پھر خدا کے سوا کون معبود ہے کہ جو تمہیں وہ (ہدایت) واپس عطا کرے؟

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) اور مشرکین ۱، آنحضرت (ص) کا احتجاج ۱، آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۱

احتجاج: مشرکین کے خلاف احتجاج (دلیل و حجت لانا) ۱

ادراک: ادراک عطا ہونے کا منشاء ۸; سلب ادراک ۳، ۵، ۸; نعمت ادراک ۳; نعمت ادراک کا منشا ۶

الوہیت: الوہیت کی قدرت ۸; الوہیت کی نشانیاں ۸

انبیا: تبلیغ انبیا کی روش ۲

بینائی: بینائی کا سلب ۳، ۵; بینائی کی نعمت ۳; بینائی کی نعمت کا منشا ۶

تعقل: آیات قرآن میں تعقل ۱۰; تعقل کی اہمیت ۱۰

توحید: توحید سے دوری ۱۲; توحید کو بیان کرنے کی اہمیت ۱۰

جھوٹے خدا: جھوٹے و باطل خداؤں کا عجز ۵، ۱۳

خدا تعالیٰ: اضلال خدا ۱۳; افعال خدا ۶ قدرت خدا ۳، ۵; مختصات خدا ۶، ۷; نعمات خدا ۳

روایت: ۱۳

سماعت: قوہ سماعت کا سلب ہونا ۳، ۵; نعمت سماعت کا منشا ۶

عقل: نعمت عقل ۳

عقیدہ: باطل عقیدہ ۹

فطرت: توحیدی فطرت کا احیاء ۱، ۲

قرآن: جامعیت قرآن ۱۱; قرآن اور حقائق کی وضاحت ۱۰، ۱۱، ۱۲; قرآن کا ہدایت کرنا ۱۱، ۱۲

مشرکین: مشرکین اور توحید ۱۲; مشرکین اور جھوٹے خدا ۹; مشرکین کا عقیدہ ۹; مشرکین کے خدا ۹

نعمت: منشاء نعمت ۷

آیت ۳۷

﴿ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلِكُ إِلَّا الْقَوْمَ الظَّالِمُونَ ﴾.

آپ ان سے کہنے کہ کیا تمہارا خیال ہے کہ اگر اچانک یا علی الاعلان عذاب آجائے تو کیا ظالمین کے علاوہ کوئی اور ہلاک کیا جائے گا

۱۔ پیغمبر (ص) مامور ہیں کہ وہ مشرکین کے ضمیر کو، عذاب الہی کے فزول کی صورت میں، اپنے انجام کی کیفیت کے بارے میں انصاف (قضاوت) کرنے پر ابھاریں۔ قل اراء یتکم ... هل یهلك

۲۔ ظالموں کو، عذاب الہی سے ہلاکت و نابودی کا خطرہ لاحق ہونا۔ ان اتی کم عذاب اللہ بغتۃ او جہرۃ هل یهلك الا القوم الظالمون

۳۔ دنیا میں عذاب الہی کی انواع و اقسام میں سے ایک غفلت کی حالت میں ناگہانی عذاب ہے اور دوسرا بیداری و ہوش کی حالت میں (تدریجاً اور نشانی کے ہمراہ عذاب) ہے۔ ان اتی کم عذاب اللہ بغتۃ او جہرۃ

۳۔ فقط ظالم قویں ہی عذاب الہی سے ہلاک ہوتی ہیں۔ هل یهلك الا القوم الظالمون

۵۔ ظلم، قوموں کی ہلاکت و نابودی کا موجب بنتا ہے۔ هل یهلك الا القوم الظالمون

۶۔ شرک کرنا اور قرآن کی روشن آیات کے سامنے تسلیم نہ ہونا۔ ظلم ہے۔

انظر کیف نصرف الات ثم ہم یصدفون ... هل یهلك الا القوم الظالمون

فعل "ارایتم" کے مخاطب وہی (لوگ ہیں کہ جنہوں نے آیات الہی سے اعراض کیا انہی لوگوں کو "ظالم" کے عنوان سے یاد کیا گیا ہے۔

آنحضرت (ص):

آنحضرت (ص) اور مشرکین ۱؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۱؛ آنحضرت (ص) کی ہدایت پر مبنی سیرت ۱

انجام: برا انجام ۱

خدا تعالیٰ: خدا کے عذاب ۱، ۲، ۳؛ خدا کے عذاب کی اقسام ۳

شرک: شرک کا ظلم ۶

ضمیر: ضمیر کا فیصلہ ۱

ظالمین: ظالموں کو تنبیہ ۲؛ ظالموں کی ہلاکت ۲، ۳

ظلم: آثار ظلم ۵؛ موارد ظلم ۶

عذاب: تدریجی عذاب ۳؛ دنیوی عذاب ۳؛ علامت عذاب ۳؛ ناگہانی عذاب ۳

قرآن: قرآن کی نافرمانی ۶

مشرکین: مشرکین کا انجام ۱

معاشرہ: معاشرے کی نابودی کے عوامل ۵

ہلاکت: عذاب سے ہلاکت ۲، ۳؛ ہلاکت کے اسباب ۵

آیت ۳۸

﴿وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾.

اور ہم تو مرسلین کو صرف بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجتے ہیں۔ اس کے بعد جو ایمان لے آئے اور اپنی

اصلاح کر لے اس کے لئے نہ خوف ہے اور نہ حزن

۱۔ تبلیغ اور دعوت میں انبیائے الہی کی ذمہ داری فقط بشارت و اندارت تک محدود ہے۔

و ما ارسل المرسلين الا مبشرين و منذرين

۲۔ انبیا ﷺ کا فریضہ یہ نہیں ہے کہ وہ لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کریں و ما نرسل المرسلين الا مبشرين و منذرين چونکہ گذشتہ آیات میں نزول آیات کے تقاضے اور اس کے رد کی بات ہو رہی تھی۔ لامحالہ یہ سوال پیش آتا ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے سلسلے میں انبیا ﷺ کی ذمہ داری کیا ہے؟ اور کہاں تک ہے؟ یہ آیت انداز (ڈرائیو) اور تبشیر (خوشخبری دینے) میں انبیا ﷺ کا تبلیغی فریضہ محدود کرتے ہوئے لوگوں کو ایمان پر مجبور کرنے کو انبیائے ﷺ کی ذمہ داری کی حدود سے باہر قرار دیتی ہے۔

۳۔ تبلیغ کے سلسلے میں انبیا ﷺ کی ذمہ داری و فرائض کی حدود متعین کرنے والا خداوند عالم ہے۔
و ما نرسل المرسلين الا مبشرين و منذرين

۴۔ تبلیغ کی بنیادی روش، خوف ورجا پیدا کرنا ہے۔ و ما نرسل المرسلين الا مبشرين و منذرين
۵۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک اعمال انجام دیتے ہیں وہ نہ اپنے مستقبل کے بارے میں ڈرتے ہیں اور نہ ہی ماضی پر غمگین ہیں۔ فمن امن و اصلح فلا خوف عليهم و لا هم يحزنون۔

غالبا "خوف" آئندہ کے ڈر اور "حزن" گذشتہ کے غم کے بارے میں استعمال ہوتا ہے۔

۶۔ نیک اعمال انجام دینے والے مومنین پر نہ خوف و ڈر مسلط ہوتا ہے اور نہ ہی وہ غم و اندوہ میں گرفتار ہوتے ہیں۔
فمن امن و اصلح فلا خوف عليهم و لا هم يحزنون صرف "علی" کے معانی میں سے ایک، استیلاء و غلبہ ہے۔ اس جملہ میں مومنین پر خوف و ڈر کے استیلاء و غلبے کی نفی کی گئی ہے۔ نہ یہ کہ انھیں کبھی بھی خوف لاحق نہیں ہوتا۔ اسی طرح "لا يحزنون" میں مومنین پر حزن و غم کے استمرار کی نفی کی گئی ہے نہ کہ مطلق حزن کی نفی ہے۔

۷۔ انبیا ﷺ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ نیک عمل انجام دینا، نفسیاتی توازن کے سالم رہنے، کی راہ ہموار کرتا ہے۔
فمن امن و اصلح فلا خوف عليهم و لا هم يحزنون غم اور ڈر ان افراد کی خصوصیات میں سے ہے کہ جو نفسیاتی توازن و تندرستی سے بہرہ مند نہیں ہیں۔ چونکہ خداوند عالم نے ان آیات میں، غم و اندوہ سے دور رہنے کا سبب بیان کیا ہے جس سے مذکورہ مفہوم اخذ کیا جاسکتا ہے۔

۸۔ ایمان و یقین، نیک و شائستہ عمل اور قلبی اطمینان و آسودگی رسالت انبیا ﷺ کے ثمرات و نتائج ہیں۔

و ما نرسل المرسلين الا ... فمن امن و اصلح فلا خوف عليهم و لا هم يحزنون

۹۔ انسان کا فطرتاً قلبی اطمینان و اور نفسیاتی سکون کی طرف مائل ہونا۔

فمن امن و اصلح فلا خوف عليهم و لا هم يحزنون

رسالت انبیاء ﷺ میں قلبی آسودگی جیسے ثمرات پر بھروسہ کرنا انسانوں میں اس خواہش کی بنیادوں کی نشاندہی کرتا ہے۔

آرام و سکون: آرام و سکون کی راہیں ۷؛ نفسیاتی آرام و سکون کی راہیں ۸

اصلاح: اصلاح کے آثار ۵

اطمینان: اطمینان کی راہیں ۸

انبیاء ﷺ: انبیاء کا انذار ۱؛ انبیاء کا کردار ۸؛ انبیاء کی بشارت ۱؛ انبیاء کی تبلیغ ۳؛ انبیاء کی حدود ۱؛ انبیاء کی ذمہ

داری کی حدود ۳، ۲؛ انبیاء کی خدمات ۸

انسان: انسان کے رجحانات ۹؛ انسانی فطرت ۹

ایمان: آثار ایمان ۵، ۷؛ انبیاء پر ایمان ۷؛ ایمان اور عمل ۷؛ ایمان کا متعلق ۷؛ ایمان کے اسباب ۸

تبلیغ: تبلیغ میں امید دلانا ۳؛ تبلیغ میں بشارت دینا ۱؛ تبلیغ میں ڈر ۳؛ تبلیغ میں ڈرانا (انذار) ۱؛ روش تبلیغ ۳

تندرستی: نفسیاتی تندرستی کا سبب ۷

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۳۱

دین: دین میں جبر کی نفی ۲

رجحانات: انیت و اطمینان کی طرف میلان ۹؛ نفسیاتی آسودگی کی طرف میلان ۹

عمل صالح: نیک عمل کے آثار ۷؛ نیک عمل کی راہیں ۸

مؤمنین: مؤمنین اور خوف ۵، ۶؛ مؤمنین اور غم ۵، ۶؛ مؤمنین کا مستقبل ۵؛ مؤمنین کے مقامات ۵، ۶

نیک لوگ: نیک لوگوں کا مستقبل ۵؛ نیک لوگ کے مقامات و درجات ۵

ہدایت: ہدایت میں اختیار ۲

آیت ۳۹

﴿وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمْ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾.

اور جن لوگوں نے تکذیب کی انھیں ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے عذاب اپنی پلیٹ میں لے لے گا
۱۔ آیات الہی کو جھٹلانے والے عذاب میں گرفتار ہونگے۔ والذین کذبوا بآیتنا یمسہم العذاب

۲۔ خوف اور غم، آیات الہی کو جھٹلانے والوں کا دنیوی عذاب ہے۔

فمن امن و اصلح فلا خوف علیہم و لا هم یحزنون والذین کذبوا بآیتنا یمسہم العذاب

مؤمنین سے خوف و غم کی نفی کے بعد، تکذیب کرنے والوں کے لیے عذاب کی بحث چھیڑنا، اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ تکذیب کرنے والوں کا غم اور خوف وہی ان کے لیے دنیوی عذاب ہے۔

۳۔ فسق (نافرمانی اور حق کی راہ سے نکلنے) پر ہمیشہ قائم رہنا، عذاب الہی کا موجب بنتا ہے۔ یمسہم العذاب بما کانوا یفسقون جملہء "کانوا یفسقون" ماضی استمرار ہے۔

یعنی وہ ہمیشہ فسق و فجور میں زندگی گزارتے ہیں۔ (الفسق : العصیان و الترتک لامر الله عزوجل والخروج عن طریق الحق لسان العرب)

۳۔ رسالت انبیا ﷺ کو جھٹلانا فسق ہے۔ و ما نرسل المرسلین الا مبشرین و منذرین ... و الذین کذبوا بآیتنا یمسہم العذاب بما کانوا یفسقون

۵۔ آیات الہی کو جھٹلانے والے فاسق ہیں۔ والذین کذبوا بآیتنا یمسہم العذاب بما کانوا یفسقون

۶۔ فکر و اعتقادات میں حق سے عدول کرنا، آیات الہی کو جھٹلانے کی راہیں ہموار کرتا ہے۔

والذین کذبوا بآیتنا یمسہم العذاب بما کانوا یفسقون

جملہ "بماکانوا یفسقون" ہو سکتا ہے اس تکذیب (جھٹلانے) کا بیان ہو کہ جس کا نتیجہ عذاب ہے۔ یعنی چونکہ وہ فاسق تھے، لہذا تکذیب کرتے تھے۔ اور پھر سورہ انعام مکی ہے اور گزشتہ آیات میں بھی اعتقادات کی بحث گزری ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ فسق، فسق نظریاتیہ نہ عملی۔

آیات خدا: آیات خدا کو جھٹلانے کا سبب ۶؛ آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا خوف و ڈر ۲؛ آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا عذاب ۱، ۲؛ آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا غم و اندوہ ۲؛ آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا فسق ۵

انبیاء ﷺ: انبیاء کی تکذیب (جھٹلانا) ۳

حق: حق سے روگردانی کے آثار ۶

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کے عذاب ۳

عذاب: اسباب عذاب ۱، ۳؛ اہل عذاب ۱؛ دنیوی عذاب کے اسباب ۲

عصیان: عصیان و نافرمانی کے آثار ۳

عقیدہ: باطل عقیدے کے آثار ۶

فاسقین: ۵

فسق: فسق پر مداومت کے آثار ۳ موارد فسق ۳

آیت ۵۰

﴿ قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَاءُ نُّ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنَّا تَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴾

آپ کہتے کہ ہمارا دعویٰ یہ نہیں ہے کہ ہمارے پاس خدائی خزانے ہیں یا ہم عالم الغیب ہیں اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم ملک ہیں۔ ہم تو صرف وحی پروردگار کا اتباع کرتے ہیں اور پوچھتے کہ کیا اندھے اور بینا برابر ہو سکتے ہیں آخر تم کیوں نہیں سوچتے ہو

۱۔ پیغمبر (ص) کا وظیفہ ہے کہ لوگوں کے لیے اپنے اختیارات اور فرائض بیان کریں۔ قل ... ان اتبع الا ما یوحی الی
۲۔ پیغمبر (ص) وہ بات زبان سے نہ نکالیں جس سے خداوند عالم کے خزانے پر (آنحضرت (ص)) کے اختیار کا پتہ چلتا ہو۔ قل لا اقول لکم عندی خزاء ن الله

۳۔ دنیا بھر کے خزانے، خداوند کے لیے مخصوص ہیں اور اسی کے اختیار میں ہیں۔ خزاء ن الله

۳۔ پیغمبر (ص) اپنے علم غیب کا دعویٰ نہیں کرتے۔ و لا اعلم الغیب

۵۔ پیغمبر (ص) نے کبھی بھی، فرشتہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ و لا اقول لکم انی ملک

۶۔ بعض لوگوں کی نظریں، خزانے الہی پر اختیار ہونا، علم غیب رکھنا اور فرشتہ ہونا (ہی) پیغمبری کی علامت ہے۔

قل لا اقول لکم عندی خزاء ن الله و لا اعلم الغیب و لا اقول لکم انی ملک

۷۔ مشرکین کا پیغمبر (ص) سے غیر اصولی تقاضے کرنا اور بے جا

توقعات رکھنا۔ قل لا اقول لكم ... انی ملک

ملک (فرشتہ) ہونے کی نفی اور... سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں میں اس قسم کی توقعات موجود تھیں۔

۸۔ پیغمبر (ص) اور دینی پیشواؤں کے بارے میں غلو اور افراط سے بچنے کا لازمی ہونا۔ قل لا اقول لكم ... انی ملک

اس قسم کے موارد کی نفی (یعنی فرشتہ ہونے کی نفی وغیرہ) پر پیغمبر (ص) کی ذمہ داری، سب کے لیے ایک دستور اور حکم کی حیثیت رکھتی ہے تاکہ (لوگ) انبیائے الہی کے بارے میں غلو و افراط کا راستہ نہ اپنائیں اور خدا پر سبقت نہ لیں۔

۹۔ دینی پیشواؤں اور مبلغین کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے بارے میں لوگوں کے غلو (و افراط) پر مبنی خیالات کے خلاف جنگ و مقابلہ کریں۔ قل لا اقول لكم ... انی ملک

پیغمبر (ص) کے لیے، آیت میں مذکورہ موارد کے اعلان کرنے کا لازمی ہونا۔ (بتاتا ہے کہ) یہ بات سب دینی پیشواؤں اور مبلغوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ لوگ کو ان موارد سے آگاہ کریں۔

۱۰۔ فقط وحی الہی، پیغمبر (ص) کے فرائض کو متعین کرتی ہے۔ قل لا اقول لكم ... انی ملک ان اتبع الا ما یوحی الی

۱۱۔ پیغمبر (ص) فقط وحی الہی کے تعین کردہ حدود کے اندر، معجزات پیش کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

قل لا اقول لكم ... انی ملک اتبع الا ما یوحی الی جملہ "ان اتبع الا ما یوحی" اپنے مورد بحث موضوع کی مناسبت سے ہو سکتا ہے کہ معجزات پیش کرنے کے لیے ایک حد مقرر کر رہا ہو۔ یعنی میں فرشتہ اور خزانوں کا مالک نہیں ہوں۔ فقط وحی الہی کے تابع ہوں اور جہاں اور جس شکل میں بھی لازم ہوگا، میں معجزہ دکھاؤں گا۔

۱۲۔ پیغمبر (ص) فقط وحی الہی کے تابع ہیں نہ کہ مشرکین کے تقاضوں کے۔ ان اتبع الا ما یوحی الی

۱۳۔ انبیا ﷺ فقط وحی دریافت کرنے کی وجہ سے دوسروں سے ممتاز ہیں۔ قل لا اقول لكم ... ان اتبع الا ما یوحی الی

۱۳۔ انبیا ﷺ کے فرائض اور قدرت کی حدود سے آگاہ اور لاعلم لوگوں میں فرق نابینا (اندھے) اور بینا کے فرق جیسا

ہے۔ قل لا اقول لكم ... انی ملک ... قل هل یتوی الاعمی والبصیر افلا تتفکرون

آیت میں "اعمی" اور "بصیر" سے کیا مراد ہے ؟

یہاں چند احتمالات ہیں۔ من جملہ یہ کہ جو لوگ، انبیاء ﷺ کے فرائض اور قدرت کی حدود بیان ہونے کے بعد، ان حقائق کو قبول کر لیتے ہیں وہ "بصیر" اور جو لوگ جہالت کی بنا پر بے جا تقاضے کرتے ہیں وہ "اعمی" (اندھے) ہیں۔

۱۵۔ پیغمبر (ص) سے مشرکین کی بے جا توقعات، نادانی و جہالت کا نتیجہ ہیں۔

قل لا اقول لكم عندى خزاء ن الله و ... قل هل يستوى الاعمى و البصير

۱۶۔ پیغمبر ﷺ پر ایمان لانے والے مومنین، بیٹا اور ہدایت یافتہ ہیں اور آپ کو (ص) جھٹلانے والے اندھے اور گمراہ

ہیں۔ فمن امن ... والذين كذبوا ... قل هل يستوى الاعمى والبصير

چونکہ آیات کا موضوع پیغمبر (ص) کی رسالت کا اثبات ہے۔ لہذا کہا جاسکتا ہے "البصیر" سے مراد آنحضرت (ص) پر ایمان لانے والے مومنین ہیں اور "الاعمی" سے مراد آنحضرت (ص) کو جھٹلانے والے ہیں۔

۱۷۔ پیغمبر (ص) بیٹا اور ہدایت یافتہ ہیں اور مشرکین، اندھے اور گمراہ ہیں۔ فمن امن ... والذين كذبوا ... قل هل يستوى الاعمى و البصير

ظاہراً "البصیر" سے مراد پیغمبر (ص) اور (الاعمی) سے مراد مشرکین ہیں۔ چونکہ آیت کا موضوع، پیغمبر (ص) پر ایمان لانا ہے، گویا آیت، آنحضرت (ص) پر ایمان کے لزوم کا فلسفہ بیان کر رہی ہے۔ یعنی جب پیغمبر (ص) بصیر ہیں تو دوسروں کو بھی چاہیئے کہ آپ (ص) پیروی کریں۔

۱۸۔ مشرکین کی بے جا توقعات اور نبوت کے بارے میں انکے غلط تصورات کا اصل سبب ان کا غور و فکر اور تعقل نہ کرنا۔ قل لا اقول لكم عندى خزاء ن الله ... افلا تتفكرون

جملہ "افلا تتفكرون" اس قسم کی آیات میں بیان شدہ تمام معارف کے بارے میں غور و فکر کرنے کی ایک دعوت ہے۔

۱۹۔ حقائق تک پہنچنے کا (واحد) راستہ غور و فکر سے کام لینا ہے۔ قل لا اقول لكم عندى خزاء ن الله ... افلا تتفكرون

۲۰۔ پیغمبر (ص) کے فرائض و قدرت کی حدود اور آپ (ص) کے معجزات کے بارے میں غور کرنے پر خداوند متعال کا

ترغیب دلانا۔ قل لا اقول لكم ... افلا تتفكرون

آیت کے اہم اور واضح مصادیق میں سے ایک پیغمبر (ص) کے فرائض اور قدرت کی حدود کا تعین ہے۔ کہ جس کے بارے میں جملہ "افلا تتفكرون" لوگوں کو غور و فکر کرنے کی دعوت دے رہا ہے۔

۲۱۔ انبیا ﷺ کے فرائض اور قدرت کی حدود کے بارے میں غور و فکر نہ کرنا اور ان کے بارے میں خرافات کا قائل ہونا، خداوند عالم کی طرف سے مذمت کا باعث بنتا ہے۔ قل لا اقول لكم عندى خزاء ن الله ... افلا تتفكرون

۲۲۔ عن الرضا ﷺ ... ان رسول الله (ص) لم يكن ليحرم ما احل الله و لا ليحلل ما حرم الله و لا ليغير فراء ض الله و احكامه كان فى ذلك كله متبعا مسلما مؤديا عن الله و ذلك قول الله عزوجل : "ان اتبع الا ما يوحى الي ... (۱)"

امام رضا ﷺ فرماتے ہیں... رسول خدا (ص) کبھی بھی، حلال خدا کو حرام، حرام خدا کو حلال اور احکام الہی کو تبدیل کرنے والے نہیں تھے۔ بلکہ وہ ان تمام (باتوں میں) اتباع کرنے والے اور خداوند عالم کی جانب سے بیان کرنے والے تھے۔ اور یہی معنی ہے اس کلام خدا کا کہ "ان اتبع الا ما يوحى الي"

آفرینش: خزائن آفرینش کا مالک ۳

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) اور الہی خزائن ۲؛ آنحضرت (ص) اور علم غیب ۳؛ آنحضرت (ص) اور مشرکین ۱۲؛

آنحضرت (ص) کا دعویٰ ۵، ۲؛ آنحضرت (ص) کو جھٹلانے والوں کا اندھا پن ۱۶؛ آنحضرت (ص) کو جھٹلانے والوں کی گمراہی ۱۶؛ آنحضرت (ص) کی اطاعت ۲۲؛ آنحضرت (ص) کی بصیرت ۱۴؛ آنحضرت کی ذمہ داری ۱؛ آنحضرت کی ذمہ داری کا تعین ۱۰؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری کی محدودیت ۲۰، ۲۲، ۲۱؛ آنحضرت (ص) کی سیرت ۱۲؛ آنحضرت (ص) کی قدرت کی محدودیت ۲۰، ۲۱؛ آنحضرت (ص) کے اختیارات ۱۲، ۱۱

آنحضرت (ص) کے بارے میں غلو ۸ اطاعت: مشرکین کی اطاعت کا ترک کرنا ۱۲

انبیا ﷺ: انبیاء پر وحی ۱۳؛ انبیاء کی ذمہ داری کی حدود ۱۳، انبیاء کی قدرت کی حدود ۱۳؛ انبیاء کے فضائل ۱۳

بصیرت: اہل بصیرت ۱۶، ۱۴؛ اہل بصیرت کی اہمیت ۱۳

بے جا توقعات: بے جا توقعات کا منشا ۱۸

تشبیہات: اندھوں (نابیناؤں) سے تشبیہ ۱۰؛ بینا لوگوں سے تشبیہ ۱۰

تعقل (غور و فکر): آثار تعقل ۱۹؛ آنحضرت (ص) کے معجزہ میں تعقل ۲۰؛ تعقل کرنے کی تشویق ۲۰؛ تعقل نہ کرنے کے آثار ۱۸؛ عدم تعقل پر سرزنش ۲۱

جہالت: جہالت کے آثار ۱۵

حق: حق تک رسائی کا طریقہ ۱۹

خدا تعالیٰ: خدا کی سرزنشیں ۲۱؛ خدا کی نصیحتیں ۲۰؛ خدا کے خزانے ۳؛ خدا کے ساتھ خاص ۳

روایت: ۲۲

رہبری: دینی رہبری کے بارے میں غلو ۸؛ وظیفہ رہبری ۹

عقیدہ: خرافات پر مبنی عقیدہ رکھنے پر ملامت ۲۱

علم غیب: علم غیب کی اہمیت ۶

علماء: علماء کا مقام و منزلت ۱۳

غلو: غلو کا مقابلہ ۹؛ غلو کا ممنوع ہونا ۷؛ غلو کے ترک کی اہمیت ۸

فکر: غلط فکر کا منشاء ۱۸؛ غلط فکر کے خلاف جنگ ۹

قرآن: تشبیہات قرآن ۱۳

گمراہ لوگ: ۱۶، ۱۷

لوگ (عوام): لوگوں کی بصیرت و فکر ۶

مبلغین: مبلغین کی مسئولیت ۹

مشرکین: مشرکین اور آنحضرت (ص) ۷، ۱۵؛ مشرکین کا اندھا پن ۱۷؛ مشرکین کا تقاضا ۷؛ مشرکین کی بے جا توقعات ۷،

۱۵، ۱۸؛ مشرکین کی جہالت ۱۵؛ مشرکین کی غلط فکر ۱۸؛ مشرکین کی گمراہی ۱۷؛

معجزہ: معجزات دکھانے کی حدود ۱۱

ملائکہ: ملائکہ کے مقامات و درجات ۶

مؤمنین: مؤمنین کی بصیرت ۱۶

نبوت: نبوت کی نشانیاں ۶

وحی: وحی کا کردار ۱۰؛ وحی کی پیروی ۱۲؛ ہدایت یافتہ لوگ: ۱۶، ۱۷

آیت ۵۱

﴿وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ﴾.

اور آپ اس کتاب کے ذریعہ انھیں ڈرائیں جنھیں یہ خوف ہے کہ خدا کے بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور اس کے علاوہ کوئی سفارش کرنے والا یا مددگار نہ ہوگا شاید ان میں خوف خدا پیدا ہو جائے

۱۔ وحی اور قرآن کے ذریعے لوگوں کو ڈرانا پیغمبر (ص) کے فرائض میں سے ہے۔ و انذر بہ الذین یخافون "بہ الذین" کی ضمیر "مایوحی" کی طرف لوٹی ہے۔ اور "مایوحی" سے مراد مطلق وحی ہے اور قرآن اس کا سب سے بڑا اور کامل ترین مصداق ہے۔

۲۔ میدان محشر اور بارگاہ خدا میں حاضر ہونے سے ڈرنے والوں کے لیے انبیا ﷺ کی دعوت و انذار کی قبولیت کا آسان ہونا۔ و انذر بہ الذین یخافون ان یحشروا الی ربهم

۳۔ قیامت کے دن بارگاہ خدا میں انسانوں کا جمع ہونا اس کی ربوبیت کا تقاضا ہے۔ ان یحشروا الی ربهم
۳۔ پیغمبر (ص) کا وظیفہ ہے کہ وہ قیامت سے ڈرنے والوں پر اپنی تبلیغ کے دوران زیادہ سے زیادہ توجہ دیں۔
و انذر بہ الذین یخافون ان یحشروا الی ربهم

انبیا ﷺ کو چاہیے کہ سب لوگوں کو ڈرائیں۔ لیکن ایک گروہ کا انذار (ڈرانے) کے لیے تعارف کرانا، ظاہر کرتا ہے کہ تبلیغ و انذار میں ان پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔

۵۔ تبلیغ کے لیے مناسب موقع کی تلاش کرنے اور اس پر زیادہ سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔
و انذر بہ الذین یخافون ان یحشروا الی ربهم

۶۔ وحی اور قرآن کا لوگوں کی تبلیغ اور انذار کے لیے کافی ہونا۔ و انذر بہ
"بہ" کی ضمیر کا مرجع "قرآن" ہے۔ یعنی قرآن کے ذریعے انذار کرو۔ جب انذار کا وسیلہ مشخص

ہو چکا ہے تو لازمی ہے کہ قرآن کو انذار (ڈرانے) کے لیے کافی ہونا چاہیئے۔

۷۔ لوگوں کو ڈرانے کے لیے وحی اور اس کی تعلیمات سے استفادہ کرنا لازمی ہے۔ و انذر بہ

انذار (ڈرانے) کے وسیلے کی یاد دلانا اور اسے معین کرنا، ہو سکتا ہے یہ اشارہ ہو کہ وحی کی حدود میں رہتے ہوئے انذار کرنا چاہیئے۔

۸۔ جس دن سوائے خدا کے اور کوئی مددگار اور شفیع نہیں ہوگا، اس دن سے ڈرنا انذار انبیا ﷺ کو قبول کرنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ و انذر بہ الذین یخافون ان یحشروا الی ربهم لیس لهم من دونہ ولی ولا شفیع

۹۔ قیامت کے دن فقط خداوند عالم ہی شفاعت اور مدد کرنے والا ہے۔ و انذر ... یخافون ان یحشروا الی ربهم لیس لهم من دونہ ولی ولا شفیع

۱۰۔ قیامت کے دن سوائے خداوند متعال کے کسی اور مددگار اور شفیع کے نہ ہونے کی جانب توجہ رکھنا، آخرت کے خوف کا موجب بنتا ہے۔ الذین یخافون ... لیس لهم من دونہ ولی ولا شفیع

۱۱۔ انذار (ڈرانے) کے مقاصد میں سے ایک قیامت سے ڈرنے والوں کو، شرک و کفر سے اجتناب کی طرف لے جانا ہے۔ و انذر بہ الذین یخافون ان یحشروا الی ربهم ... لعلہم یتقون

اس آیت میں "یتقون" اصطلاحی تقویٰ کے معنی میں نہیں ہے۔ بلکہ اس سورہ کی آیات کے مطابق کہ جو کفر اور تکذیب کے بارے میں ہیں (یتقون) سے مراد کفر اور تکذیب جیسے گناہوں سے اجتناب کرنا ہے۔

۱۲۔ قیامت کا خوف، آیات الہی کی تکذیب اور کفر سے اجتناب کی راہ ہموار کرتا ہے۔ و انذر بہ الذین یخافون ان یحشروا ... لعلہم یتقون

۱۳۔ انسان کی تربیت اور عقائد کی اصلاح کے لیے انذار (ڈرانے) سے کام لینے کی ضرورت۔ و انذر بہ ... لعلہم یتقون

۱۴۔ تبلیغ میں قیامت کو مد نظر رکھنا اور اس سے متعلق مسائل کی طرف متوجہ کرنا ایک بنیادی و تعمیری عنصر کی حیثیت رکھتا ہے۔ و انذر بہ الذین یخافون ان یحشروا الی ربهم ... لعلہم یتقون

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی تبلیغ ۳، آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۱، ۳، ۱؛ آنحضرت (ص) کے ڈراوے ۱

آیات خدا: آیات خدا کی تکذیب سے اجتناب ۱۲

ابھارنا: ابھارنے اور ترغیب دلانے کے عوامل ۸، ۱۲

انبیا ﷺ: انذار انبیاء کو قبول کرنے کا سبب ۸؛ دعوت انبیا کو قبول کرنے کا سبب ۲

انذار: انذار کرنے کے وسائل ۶؛ اہمیت انذار ۱۳؛ قبول انذار کی راہ ۲؛ فلسفہ انذار ۱۱، ۱۳؛ وحی قرآن کے ذریعے انذار ۶، ۷

انسان: انسان اور قیامت ۳؛ انسانوں کا اخروی اجتماع ۳؛ انسانوں کا اخروی حشر ۳

تبلیغ: تبلیغ کے آلات و ابزار ۶؛ تبلیغ میں روش کی آگاہی کی اہمیت ۵؛ تبلیغ میں مؤثر عوامل ۱۳؛ قرآن کے ذریعے تبلیغ ۶

تربیت: تربیت کے دوران انذار ۱۳

خدا تعالیٰ: خدا کی امداد ۸، ۹؛ خدا کی ربوبیت کے آثار ۳؛ خدا کی شفاعت ۱۰، ۹، ۸؛ خدا کے ساتھ خاص ۸، ۹، ۱۰

خوف: حشر سے خوف ۳؛ حشر سے خوف کے آثار ۱۱، ۲؛ حشر سے خوف کے عوامل ۱۰؛ قیامت سے خوف ۳؛ قیامت سے

خوف کے آثار ۸، ۱۲، ۱۱

ذکر: ذکر قیامت کی اہمیت ۱۳؛ ذکر قیامت کے آثار ۱۰

شرک: شرک سے اجتناب ۱۱

عقیدہ: عقیدہ کو صحیح کرنے کے عوامل ۱۱، ۱۲، ۱۳

قرآن: قرآن کا کردار ۱، ۶

قیامت: قیامت کی خصوصیت ۸؛ قیامت کے دن امداد ۹؛ قیامت کے دن شفاعت ۹، ۱۰

کفر: کفر سے اجتناب ۱۱؛ کفر سے اجتناب کی راہ ۱۲

وحی: وحی کا کردار ۱، ۶، ۷

آیت ۵۲

﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾.

اور خبردار جو لوگ صبح و شام اپنے خدا کو پکارتے ہیں اور خدا ہی کو مقصود بنائے ہوئے ہیں انھیں اپنی فرم سے الگ کیجئے گا۔ نہ آپ کے ذمہ ان کا حساب ہے اور نہ ان کے ذمہ آپ کا حساب ہے کہ آپ انھیں دھتکار دیں اور اس طرح ظالموں میں شمار ہو جائیں

۱۔ مشرکین بعض مومنین کو پیغمبر (ص) کے اطراف سے دور کرنے کے لیے آنحضرت (ص) پر دباؤ ڈالتے تھے۔
و لا تطرد الذين يدعون ربهم

۲۔ پیغمبر (ص) کے نزدیک مومنین کے ایک خاص گروہ کی موجودگی بعض کفار کے لیے ناگوار تھی۔
و لا تطرد الذين يدعون ربهم

اس آیت کے ذیل میں نقل شدہ شان نزول اور پھر آیت کا لہجہ، اصحاب پیغمبر (ص) کی حالت پر گواہ ہے اور ان کے فقر اور اقتصادی و اجتماعی حیثیت نہ رکھنے کی حکایت کر رہا ہے۔ اور یہی بات، مالدار اور صاحب حیثیت کفار کے اعتراضات اور رد عمل کا باعث بنی ہے۔

۳۔ پیغمبر (ص) کو نہیں چاہیئے کہ وہ مشرکین کی خوشنودی کے لیے مومنین کو اپنے آپ سے دور کریں۔
و لا تطرد الذين يدعون ربهم

اس آیت کے شان نزول میں آیا ہے کہ مشرکین میں سے بعض سرکردہ لوگ، پیغمبر (ص) کے حضور اس شرط کے ساتھ حاضر ہونے کو تیار تھے کہ فقیر، مسکین اور عام مومنین پیغمبر (ص) کے حضور حاضر نہ ہوں (لہذا) یہ آیات ان کے تقاضے کو رد کرنے کے لیے نازل ہوئی ہیں۔

۳۔ دینی رہبروں اور مبلغین کو نہیں چاہیئے کہ وہ اپنے پاس سے مسکین اور نادار و افراد کو دور کر دیں۔
و لا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداوة و العشى يريدون وجهه

۵۔ پیغمبر (ص) کے اطراف، صبح و شام بارگاہ خدا میں مخلصانہ عبادت و دعا کرنے والے مومنین کا حاضر ہونا۔
و لا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداوة و

۶۔ اہل ایمان کو اس طرح تبلیغ و انذار نہیں کرنا چاہیئے کہ جو ان کی دوری کا سبب بنے۔
و انذر ... و لا تطرد الذین یدعون ربہم

گذشتہ آیت میں قیامت سے ڈرنے والوں کو انذار کرنے کی بحث ہو رہی تھی۔ کہ جس میں مومنین بھی شامل ہیں اور اس آیت میں مومنین کو دور کرنے سے روکا گیا ہے۔ اسی سے مندرجہ بالا مفہوم اخذ کیا گیا ہے۔

۷۔ تبلیغ دین کے (مختلف) طریقوں کا دقیق جائزہ لینے اور انکی اہمیت کا اندازہ لگانے کی ضرورت ہے۔
و انذر بہ ... و لا تطرد الذین یدعون ربہم

بعض مفسرین کے بقول آیت "لا تطرد..." گذشتہ آیت پر ایک تبصرہ ہے اس فرض کی بنا پر ہو سکتا ہے کہ آیت تبلیغ میں ایک کلی قاعدے کی طرف راہنمائی ہو۔ یعنی تبلیغ کا ہر طریقہ اپنانے سے پہلے اس کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں تحقیق کرنی چاہیئے تاکہ اس کے احتمالی نقصانات سے بچنے کی ضروری تدابیر کی جاسکیں۔

۸۔ بارگاہ خدا میں مخلصانہ دعا اور عبادت کی قدر و منزلت و لا تطرد الذین یدعون ربہم ... یریدون وجہہ

۹۔ صبح و شام دعا اور عبادت کے لیے مناسب وقت ہے۔ یدعون ربہم بالغدوۃ والعشی

۱۰۔ دعا کی حالت میں ربوبیت خدا کی طرف توجہ کرنا آداب دعا میں سے ہے۔ یدعون ربہم بالغدوۃ والعشی

۱۱۔ دعا قرب خدا تک پہنچنے اور اس کی رضا حاصل کرنے کا ایک (بہترین) راستہ ہے۔ یدعون ربہم ... یریدون وجہہ

"وجہ" صورت اور چہرے کے معنی میں ہے۔ چونکہ خداوند عالم کے بارے میں اس کلمہ کا حقیقی معنی مراد لینا معقول نہیں ہے۔ بنا برائیں ہو سکتا ہے کہ "یریدون وجہہ" سے مراد "یریدون مرضاتہ" ہو۔ چنانچہ اکثر مفسرین نے یہی احتمال دیا ہے۔

۱۲۔ خداوند متعال کی بارگاہ میں دعا اور عبادت کرنے والے اس کے نزدیک، عزیز اور قابل قدر ہیں خواہ (وہ لوگ) فقیر و نادار ہی کیوں نہ ہوں۔

و لا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ

۱۳۔ پیغمبر (ص) کے گرد کمزور (اور فقیر و نادار) مومنین کے اکٹھا ہونے کے ضرر رساں ہونے پر بنی مشرکین کی خیر خواہی کی وجہ سے ان (نادار مومنین) کو پیغمبر (ص) کے حضور حاضر ہونے سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔

ما عليك من حسابهم من شيء و ما من حسابك عليهم من شيء فطر دهم

"حسابہم" ہو سکتا ہے مصدر اپنے فاعل (ہم) کی جانب مضاف ہو یعنی مومنین اور ان کے فقر و محرومیت کے بارے میں مشرکین کا موقف۔

۱۴۔ پیغمبر (ص) کے فرائض میں یہ شامل نہیں کہ آپ (ص) اپنے پاس آنے والے فقیر و نادار مومنین کے حاضر ہونے یا نہ ہونے کے اثرات کا اندازہ لگائیں یا (انکے) اعمال کا محاسبہ کریں۔

و لا تطرد الذين يدعون ربهم بالغدوة ... ما عليك من حسابهم من شيء

"من حسابہم" کی ضمیر کا مرجع، آیت کے اول میں ذکر ہونے والا موصول ہے اور اس سے مراد وہی فقیر و نادار مومنین ہیں۔ اور "من" بنا بر قول اہل ادب، زائدہ ہے اور استغراق کا معنی دے رہا ہے۔ یعنی ان کے کسی عمل کا حساب تجھ سے نہیں (ہوگا) من جملہ پیغمبر کے محضر میں ان کا حاضر ہونا اور نہ ہونا بھی ہے۔

۱۵۔ خدا پیغمبر اکرم (ص) کے حضور فقیر و مسکین مسلمانوں کی آمد و رفت کو پیغمبر (ص) اور اسلام کے لیے نقصان دہ نہیں سمجھتا۔ ما عليك من حسابهم من شيء

"حسابہم" میں ضمیر کا مرجع ہو سکتا ہے معنوی ہو یعنی جو لوگ پیغمبر (ص) کے گرد سے نادار مومنین کو دور کرنے کے خواہش مند تھے۔ اور "ما عليك" سے مراد یہ ہے کہ کفار کے نظریات کی وجہ سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

۱۶۔ مومنین کا فریضہ نہیں ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ پیغمبر (ص) کے طرز عمل کا محاسبہ کریں۔

و ما من حسابك عليهم من شيء

۱۷۔ پیغمبر (ص) کو لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنے میں انکی فقری اور امیری اور پیٹ بھرے و بھوکے کا لحاظ نہیں کرنا

چاہیئے۔ ما عليك من حسابهم من شيء و ما من حسابك عليهم من شيء

۱۸۔ ہر شخص اپنے عمل کا جوابدہ ہے۔ ما عليك من حسابهم من شيء و ما من حسابك عليهم من شيء

۱۹۔ نہ پیغمبر (ص) مشرکین اور مخالفین کے عمل و فکر کے جوابدہ ہیں اور نہ ہی مشرکین سے پیغمبر (ص) کے عمل کا حساب

لیا جائے گا۔ ما عليك من حسابهم من شيء و ما من حسابك عليهم من شيء

اس مفہوم میں "حسابہم" اور "عليہم" کی

دونوں ضمیروں کا مرجع، مشرکین ہیں۔ اور "حسابہم" میں مصدر کی اپنے فاعل کی طرف اضافت ہے۔ یعنی "حساب
المشرکین"

۲۰۔ پیغمبر اکرم (ص) کو نہیں چاہیئے کہ وہ اپنے پاس سے فقیر و نادار مومنین کو دور کر کے، ظالمین کی صف میں شامل
ہو جائیں۔ فطر دھم فتکون من الظلمین

۲۱۔ دینی رہبر اور مبلغین، اپنے پاس سے فقیر و نادار مومنین کو دور کرنے کی صورت میں ظالم (کہلانے کے حق دار) ہیں
۔ فطر دھم فتکون من الظلمین

۲۲۔ اجتماعی حیثیت نہ رکھنے کی وجہ سے مومنین کو (اپنے آپ سے) دور کرنا ظلم ہے۔ فطر دھم فتکون من الظلمین

۲۳۔ جو لوگ پیغمبر (ص) سے نادار و ضعیف مومنین کو دور رکھنے کے خواہاں تھے وہ ظالم ہیں۔ فطر دھم فتکون من
الظلمین "الظالمین" کا ال اگر "عہد کا" ہو تو آیت میں مذکور افراد کو (دور کرنے کا تقاضا کرنے والوں) کے لیے "ظالم" کا
عنوان انتخاب کرنا، ان کے ظالم ہونے کی تصریح ہے۔

۲۳۔ غلط بنیاد پر قدروں کا تعین کرتے ہوئے اجتماعی روابط میں تبعیض کرنا ظلم ہے۔
فطر دھم فتکون من الظلمین

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) اور صحابہ ۳؛ آنحضرت (ص) اور فقیر و نادار صحابہ ۱۳؛ آنحضرت (ص) اور مشرکین ۳؛
آنحضرت (ص) کا عمل ۱۹؛ آنحضرت کی تاریخ ۱۵؛ آنحضرت کی ذمہ داری ۳، ۱۳، ۱۴، ۲۰؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری کی
حدود ۱۳؛ ۱۹؛ آنحضرت (ص) کے عمل کا حساب ۱۶

اجتماعی حیثیت: اجتماعی حیثیت سے محروم لوگ ۲۲

اجتماعی روابط: اجتماعی روابط میں تبعیض ۲۳

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲، ۵، ۲۳

انذار: روش انذار ۶

تبلیغ: تبلیغ کی قدر و منزلت کا تعین ۷؛ روش تبلیغ ۶

تقرب: تقرب کے علل و اسباب ۱۱

خدا تعالیٰ: رضائے خدا حاصل کرنے کا طریقہ ۱۱

دعا: دعا کا وقت ۹; دعا کی اہمیت ۸; دعا میں اخلاص ۸

دین: تبلیغ دین کی روش ۷

ذکر: ربوبیت خدا کا ذکر ۱۰

رہبری: دینی رہبری کی ذمہ داری ۳، ۲۱; رہبری کی ذمہ داری ۱۷

صحابہ: صحابہ کا دور کیا جانا ۱، ۳; فقیر و نادار صحابہ ۱۵; مناجات صحابہ ۵; نادار صحابہ کا دور کیا جانا ۱۳، ۲۰

ظالمین: ۲۰، ۲۱، ۲۳

ظلم: موارد ظلم ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳

عمل: عمل کا حساب ہونا ۱۳; عمل کا ذمہ دار ۱۸

قدریں: قدروں کا معیار ۱۲، ۱۷

قدروں کا تعین: قدروں کا غلط تعین ۲۳

قدرو قیمت کا معیار: ثروت کے مطابق قدر و منزلت تعین کرنا ۱۷; فقر کے مطابق قدر و قیمت معین کرنا ۱۷

کفار: صدر اسلام کے کفار کا ناخوش ہونا ۲

مبلغین: مبلغین کی ذمہ داری ۳، ۲۱

مستضعفین (کمزور افراد): مستضعفین کو دور کرنا ۳; مستضعفین کی شخصیت کا لحاظ ۳

مشرکین: مشرکین اور آنحضرت ۱; مشرکین اور صحابہ ۱; مشرکین کا عقیدہ ۱۹; مشرکین کا عمل ۱۹; مشرکین کی ذمہ داری کی

حدود ۱۹; مشرکین کی خیر خواہی ۱۲; مشرکین کی فکر ۱۳; مشرکین کے طور طریقے ۱

معاشرت: لوگوں سے میل ملاپ ۱۷

مناجات: رات کے وقت مناجات ۵، ۹; صبح کے وقت مناجات ۵، ۹; مناجات کی اہمیت ۱۲، مناجات

کے آثار ۱۱؛ مناجات کے آداب ۱۰؛ مناجات میں ذکر خدا ۱۰۱
 مناجات کرنے والے: مناجات کرنے والوں کا مقام و درجہ ۱۲
 مومنین: مومنین کو انداز ۱۶؛ فقیر مومنین کو دور کرنا ۲۳؛
 مومنین اور آنحضرت (ص) ۱۶؛ مومنین کو تبلیغ ۶؛ مومنین کو دور کرنا ۶؛ ۲۲، ۶؛ مومنین کو دور کرنے کے نتائج ۲۲، ۲۰؛
 مومنین کی ذمہ داری کی حدود ۱۶؛ مومنین کی شخصیت کا لحاظ رکھنے کی اہمیت ۳؛ مومنین کی شخصیت کی حفاظت ۲۲، ۲۰
 نقصان: نقصان و ضرر کا معیار

آیت ۵۳

﴿وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ﴾

اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض کے ذریعہ آزمایا ہے تاکہ وہ یہ کہیں کہ یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے ہمارے درمیان
 فضل و کرم کیا ہے اور کیا وہ اپنے شکر گزار بندوں کو بھی نہیں جانتا
 ۱۔ خدا، معاشرے کے مختلف گروہوں اور طبقات کو ایک دوسرے کے ذریعے آزماتا ہے۔

و كذلك فتنا بعضهم ببعض

۲۔ پیغمبر (ص) کے ہمراہ نادار مومنین کا ہونا، دوسروں کی آزمائش کا ایک وسیلہ ہے۔ و لا تطرد الذين يدعون ربهم ... و
 كذلك فتنا بعضهم ببعض

۳۔ اجتماعی مقام و حیثیت سے محروم نادار مومنین، دوسرے لوگوں کی آزمائش کا وسیلہ ہیں۔

ولا تطرد الذين يدعون ربهم ... و كذلك فتنا بعضهم ببعض

۳۔ خداوند کی بارگاہ میں، نادار اور ضعیف مومنین کی قدر و منزلت اور عزت کا، مالدار اور قدرت مند لوگوں کی طرف سے

مذاق اڑایا جانا۔ ليقولوا اهولاء من الله عليهم من بيننا

۵۔ صدر اسلام میں مکہ کے وڈیرے تہی دست مومنین کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔
اهولاء منّ الله عليهم من بيننا

۶۔ امرا اور دولت مند لوگ فقط اپنے آپ کو خداوند عالم کے نزدیک قابل عزت اور عزیز سمجھتے ہیں۔
ليقولوا اهولاء منّ الله عليهم من بيننا

۷۔ مومنین اجتماعی حیثیت سے محروم اور فقیر ہونے کے باوجود خداوند عالم کے نزدیک صاحب عزت ہیں۔
اهولاء منّ الله عليهم من بيننا

۸۔ نادار و فقیر مومنین کی عزت کا انکار، مشرک دو لتمدنوں سے آزمائش الہی کا نتیجہ ہے۔ و كذلك فتنا بعضهم ببعض
ليقولوا اهولاء منّ الله عليهم من بيننا "ليقولوا" میں "ل" ایک نظریئے کے مطابق، "لام عاقبت" اور "فتنا" کے نتیجے کا
بیان ہے، مندرجہ بالا مفہوم اسی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۹۔ اسلام اور ایمان، خداوند عالم کی جانب سے ایک عظیم نعمت اور رحمت ہے۔ اہولاء منّ الله عليهم من بيننا
"منّ" لغت میں "انعم" کے معنی میں آیا ہے "منّ علیہ منّا" "... انعم" (قاموس اللغة) اگرچہ یہ جملہ مشرکین کے قول کی
حکایت ہے لیکن قرآن نے اسے نقل کیا ہے اور اسے رد نہیں کیا، بنا برائیں اسلام اور ایمان ایک خصوصی اور بلند پایہ
نعمت ہے کہ جو خداوند عالم نے مومنین کو عطا فرمائی ہے۔

۱۰۔ خداوند عالم وسروں کی نسبت اپنی نعمتوں پر شکر بجالانے والوں سے زیادہ آگاہ ہے۔ ایس الله باعلم بالشکرین
۱۱۔ خداوند عالم کے نزدیک عزت و تکریم کا معیار، شکر ہے۔

ليقولوا اهولاء منّ الله عليهم من بيننا ایس الله باعلم بالشکرین

۱۲۔ مومنین پیغمبر (ص) اور الہی قانون پر ایمان لا کر نعمت ہدایت کا شکر بجاتے ہیں۔
اهولاء منّ الله عليهم ... ایس الله باعلم بالشکرین

۱۳۔ خدا کی بارگاہ میں ایمان اور مخلصانہ دعا و مناجات، شکر گزاری ہے۔

و لا تطرد الذين يدعون ربهم بالغدوة و العشى يريدون وجهه ... ایس الله باعلم بالشکرین

۱۴۔ تہی دست افراد اور معاشرے کے نچلے طبقات میں ایمان اور دعوت پیغمبر (ص) قبول کرنے کی زیادہ صلاحیت
ہے۔ ولا تطرد الذين يدعون ربهم ... ایس الله باعلم بالشکرین

آنحضرت :- آنحضرت (ص) کی دعوت قبول کرنے کی راہ ۱۳

اجتماعی حیثیت : اجتماعی حیثیت سے محروم لوگ ۳، ۴

اجتماعی طبقات : ۱۳ اجتماعی گروہ : اجتماعی گروہوں کا امتحان ۱

اسلام : تاریخ صدر اسلام ۵ ; نعمت اسلام ۹

اقدار : اقدار کا معیار ۶، ۱۱، ۴

امرائی : امراء کا تعجب ۶ ; امراء کا قدریں معین کرنا ۶ ; امراء کا مذاق کرنا ۳ ; مشرک امراء کا امتحان ۸

امراء مکہ : امراء مکہ کے طور طریقے ۵

امتحان : امتحان کے آثار ۸ امتحان کے وسائل ۱، ۲، ۳

ایمان : آثار ایمان ۱۳ ; آنحضرت (ص) پر ایمان ۱۲ ; اسلام پر ایمان ۱۲ ; دین پر ایمان ۱۲ ; متعلق ایمان ۱۲ ; مقدمات

ایمان ۱۳ ; نعمت ایمان ۹

خدا تعالیٰ : امتحان خدا ۱ ; خدا کی نعمتیں ۹، ۱۰، ۱۲ ; رحمت خدا کے درجات ۹ ; علم خدا ۱۰

دعا : مخلصانہ دعا ۱۳

شاکرین : ۱۰، ۱۲ شکر : اہمیت شکر ۱۱ ; نعمت شکر ۱۰ ; نعمت شکر کے موارد ۱۳

صحابہ : فقیر صحابہ ۲ فقرا : فقرا کا ایمان ۱۳

مناجات : مخلصانہ مناجات ۱۳

مؤمنین : فقیر مؤمنین ۳، ۴، ۸ ; فقیر مؤمنین کا مذاق ۳ ; فقیر مؤمنین کی تحقیر ۵ ; فقیر مؤمنین کی قدر و منزلت ۳ ; مؤمنین کا

نعمت پر شکر، ۱۲ ; مؤمنین کے فضائل کا انکار ۳، ۸ ; مؤمنین کے مقامات و درجات ۴

نعمت : نعمت کے درجات ۹

ہدایت : نعمت ہدایت ۱۲

آیت ۵۲

﴿وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾.

اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو ان سے کہتے سلام علیکم۔ تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت لازم قرار دے لی ہے کہ تم میں جو بھی از روئے جہالت برائی کرے گا اور اس کے بعد توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لے گا تو خدا بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے

۱۔ پیغمبر (ص) کا فریضہ ہے کہ آپ اپنی محفل میں آنے والوں پر سلام کرنے میں پہل کریں۔
و اذا جاءك الذين يؤمنون بآيتنا فقل سلام عليكم

۲۔ پیغمبر (ص) کا فریضہ ہے کہ آپ مؤمنین کے سامنے تواضع و انکساری کریں۔ اور ان سے مہر و محبت کا اظہار کریں۔
و اذا جاءك الذين يؤمنون بآيتنا فقل سلام عليكم

پیغمبر (ص) کی جانب سے سلام کرنے میں سبقت لینا فقط ایک خاص اور محدود فریضے کے عنوان سے نہیں ہے بلکہ یہ مطلب بلند اخلاق اور تواضع کے ایک جلوے کے عنوان سے پیش کیا گیا ہے۔

۳۔ آیات خدا پر ایمان لانا بارگاہ الہی میں انسان کی قدر و منزلت اور عزت میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔

پیغمبر (ص) کو مؤمنین پر سلام کرنے کا حکم دیتا، خدا کی بارگاہ میں مؤمنین کے بلند اور اعلیٰ مقام کی

حکایت کرتا ہے۔

۳۔ مؤمنین کے سامنے تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور ان سے میل جول رکھنا، معاشرے کے دینی راہنماؤں کی ضروری صفات میں سے ایک ہے۔ و اذا جاءك الذين يؤمنون بآيتنا فقل سلام عليكم

اگرچہ آیت، پیغمبر (ص) سے مخاطب ہے لیکن آپ (ص) سب کے لیے نمونہ عمل اور اسوہ ہیں۔ لہذا یہ خصوصیت اور صفت سب دینی راہنماؤں کے لیے ضروری ہے۔

۵۔ خداوند عالم، اپنی آیات پر ایمان لانے والے مومنین کو حقیقی سلامتی، اور آسودگی عطا فرماتا ہے۔

و اذا جاءك الذين يؤمنون بآيتنا فقل سلام عليكم خداوند عالم کا سلام، لفظ اور کلام نہیں۔ بلکہ اس کے افعال میں سے ایک فعل ہے کہ جو امن و سلامتی کا نزول ہے۔ راغب اصفہانی اس سلسلے میں کہتے ہیں السلامة التعری من الافات الظاهرة والباطنة ... كل ذلك من الناس بالقول، و من الله تعالى بالفعل

۶۔ پیغمبر (ص) کا فریضہ ہے کہ آپ (ص)، کفار کے طعنوں اور اذیت کے مقابلے میں، فقیر و نادار مومنین پر سلام اور رحمت الہی بھیج کر ان کی دلجوئی فرمائیں۔ اہولاء من الله عليهم من بیننا ... و اذا جاءك الذين يؤمنون بآيتنا

گذشتہ آیت میں پیغمبر (ص) کے پاس بیٹھنے والے تہی دست و نادار مومنین پر کفار کے طعنوں کی بات کی گئی ہے، اور اس آیت میں ان مومنین کو "الذين يؤمنون ..." کی صفت سے یاد کیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے ان دو آیات میں ارتباط کا محور، مومنین کے اس احساس کی تلافی ہو کہ جس کی طرف مندرجہ بالا مفہوم میں اشارہ کیا گیا ہے۔

۷۔ مومنین کا سامنا کرنے پر پیغمبر (ص) کی جانب سے ان پر سلام کا طریقہ "سلام علیکم" ہے۔ و اذا جاءك الذين يؤمنون بآيتنا فقل سلام عليكم

۸۔ مسلمانوں کے ایک دوسرے سے ملنے جلنے پر اسلامی تسلیمات و آداب کا طریقہ "سلام علیکم" ہے۔ و اذا جاءك الذين يؤمنون بآيتنا فقل سلام عليكم

یہ روش پیغمبر (ص) سے ہی مخصوص نہیں ہے بلکہ یہاں تمام مسلمان مراد ہیں۔

۹۔ مومنین پیغمبر (ص) کی زیارت سے، آپ (ص) کے سلام اور رحمت خدا سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ و اذا جاءك الذين يؤمنون بآيتنا فقل سلام عليكم

پیغمبر (ص) کے حضور آنا، جو کہ جملہ "اذا جاءك"

کا مطلب ہے ظاہراً آپ کے ظاہری زمانہ حیات سے مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ اس بعد کے دور کو بھی شامل ہے۔ مندرجہ بالا مفہوم میں کلمہ "زیارت" اسی نکتے کی جانب اشارہ ہے۔

۱۰۔ پیغمبر (ص) کی زیارت اور آپ کی مجلس میں حاضری، خیر و فضل کا موجب بنتی ہے۔ و اذا جاءك الذين يؤمنون بآيتنا

۱۱۔ پروردگار عالم نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہے کہ وہ آیات الہی پر ایمان لانے والے مومنین کو اپنی رحمت سے نوازے گا۔ و اذا جاءك الذين يؤمنون بآيتنا فقل سلام عليكم كتب ربكم على نفسه الرحمة

۱۲۔ آیات الہی پر ایمان لانے والے مومنین تک، خدا کا سلام اور رحمت پہنچانا پیغمبر (ص) کے فرائض میں سے ہے۔ و اذا جاءك الذين يؤمنون بآيتنا فقل سلام عليكم كتب ربكم على نفسه الرحمة

جملہ "فقل سلام عليكم" میں دو احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ "ان کو سلام کرو" اور دوم یہ کہ خدا کا سلام ان تک پہنچاؤ۔ مندرجہ بالا مفہوم دوسرے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۱۳۔ آیات خدا پر ایمان لانا اسکی رحمت کے حصول کا موجب بنتا ہے۔ و اذا جاءك الذين يؤمنون بآيتنا ... كتب ربكم على نفسه الرحمة

۱۳۔ مومنین پر رحمت خدا کا نزول، ربوبیت الہی کا ایک پرتو ہے۔ يؤمنون بآيتنا ... كتب ربكم على نفسه الرحمة

۱۵۔ جن لوگوں میں ایمان لانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ انھیں خدا کی رحمت و نعمت کی امید دلائی جائے۔

و اذا جاءك الذين يؤمنون بآيتنا فقل سلم عليكم كتب ربكم على نفسه الرحمة

۱۵۔ "المؤمنون" یا "امنوا" کی جگہ "الذين يؤمنون" جیسا تو صیغی جملہ منتخب کرنا، فعل مضارع کے معنی کو دیکھتے ہوئے، مندرجہ بالا مفہوم کی جانب اشارہ ہو سکتا ہے۔

۱۶۔ آیات خدا پر ایمان لانے والے مومنین کا امن و آسودگی پانا، رحمت خدا کا ایک پرتو ہے۔ فقل سلم عليكم كتب ربكم على نفسه الرحمة

جملہ "كتب ربكم" "سلام عليكم" کے لیے علت کی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی رحمت الہی، مومنین کی سلامتی و آسودگی کا سبب ہے۔

۱۷۔ خدا کی ذات نے اپنے اوپر "فیضان رحمت" کو واجب کر لیا ہے۔ كتب ربكم على نفسه الرحمة اپنے اوپر رحمت واجب کرنے کا معنی یہ ہے کہ اس کے علاوہ کسی چیز نے اسے اس کام پر نہیں ابھارا بلکہ خود ذات کا تقاضا ہی ہے۔

۱۸۔ گناہ اور ناپسندیدہ اعمال کی جڑ جہالت ہے۔ انہ من عمل منکم سوءاً بجهلة

۱۹۔ توبہ میں جلدی کرنا، اور اس کے بعد اپنی رفتار و کردار کی اصلاح کرنا لازمی ہے۔

انہ من عمل منکم سوءاً بجهلة ثم تاب من بعده و اصلح

گناہ کے بعد توبہ کرنا ایک واضح سی بات ہے۔ لہذا قید "من بعده" کو "ثم تاب" کے علاوہ کوئی اور پیغام دینا چاہیئے۔ چونکہ "من" ابتدائیہ ہے گویا، خداوند فرما رہا ہے کہ وہ توبہ زیادہ مطلوب ہے کہ جو گناہ کے فوراً بعد انجام پائے۔

۲۰۔ توبہ اور کردار کی اصلاح، مغفرت کی شرط ہے۔ ثم تاب من بعده و اصلح

۲۱۔ گناہگاروں کو خداوند متعال کی مغفرت و رحمت کی امید دلانے اور انہیں نیک و پاکیزہ ماحول کی جانب لانے کی ضرورت ہے۔ فقل ... من عمل منکم سوءاً

۲۲۔ صدر اسلام میں بعض لوگ اسلام کی جانب رجحان رکھنے کے باوجود اپنے گزشتہ گناہوں اور غلط اعمال کی وجہ سے، مومنین کی صف میں داخل ہونے کی امید نہیں رکھتے تھے۔

و اذا جائك الذين يؤمنون بآيتنا فقل سلم عليكم ... انہ من عمل منکم سوءاً بجهلة

"اذا جائك الذين يؤمنون" سے پتہ چلتا ہے کہ بعض لوگ کہ جو اسلام کی طرف مائل تھے۔ پیغمبر (ص) کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ لیکن اپنے گزشتہ اعمال سے خوفزدہ تھے۔ یہ آیت انہیں رحمت و مغفرت کا وعدہ دیکر، جلد از جلد ایمان لانے پر ابھار رہی ہے۔

۲۳۔ خطا کاروں سے چشم پوشی اور معاف کرنے کے لیے انکی جہالت ایک قابل قبول عذر ہے۔

انہ من عمل منکم سوءاً بجهلة ثم تاب

۲۴۔ گناہگاروں کی توبہ قبول ہونے کی شرط "ایمان" ہے۔

و اذا جائك الذين يؤمنون ... من عمل منکم سوءاً بجهلة ثم تاب من بعده

ہو سکتا ہے "من بعده" کی ضمیر کا مرجع "ایمان" ہو کہ جو ایک معنوی مرجع ہے اور آیت کے اول سے اخذ کیا گیا ہے۔ یعنی جو لوگ ایمان لانا چاہتے ہیں اور اپنے گزشتہ گناہوں اور غلطیوں سے خوفزدہ ہیں ایمان کے بعد توبہ کرنے کی صورت میں قابل عفو ہونگے۔

۲۵۔ گناہگار کو خداوند متعال کی مغفرت و رحمت سے

مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ من عمل منکم سوء ا... فَاِنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

۲۶۔ جہالت کی بنا پر گناہ کرنے والا مؤمن، توبہ اور اصلاح کی صورت میں یقینی طور پر خداوند عالم کی مغفرت و رحمت سے بہرہ مند ہوگا۔ کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ انہ من عمل منکم سوء ا بجهلة ثم تاب من بعده و اصلح فَاِنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

۲۷۔ خدا غفور (بہت مغفرت کرنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے۔ فَاِنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

۲۸۔ خداوند عالم کی مغفرت اسکی مہر و محبت سے مرکب ہے۔ فَاِنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ادبی لحاظ سے کلمہ "رحیم" میں دو احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ "ان" کی دوسری خبر ہو۔ دوسرا یہ کہ "غفور" کی صفت ہو۔ مندرجہ بالا مفہوم دوسرے احتمال سے اخذ کیا گیا ہے۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا تواضع ۲؛ آنحضرت (ص) کا سلام ۱، ۹؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۱، ۲، ۶، ۱۲؛
آنحضرت (ص) کی زیارت کی فضیلت ۱۰؛ آنحضرت (ص) کے ذاکرین کے درجات ۹؛ آنحضرت (ص) کے سلام کرنے کا طریقہ ۷

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۲۲

اسما صفات: رحیم ۲۷؛ غفور ۲۷

اصلاح: اصلاح کے آثار ۲۶؛ اصلاح کے عوامل ۲۱

امن: امن کی اہمیت ۵

امیدواری: رحمت خدا کی امید دلانا ۱۵، ۲۱، ۲۵؛ مغفرت کی امید دلانا ۲۱

ایمان: آثار ایمان ۳، ۵، ۱۳، ۲۳؛ آیات خدا پر ایمان کے آثار ۳، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۶؛ ایمان کی استعداد رکھنے والے ۱۵؛

متعلق ایمان ۳، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۶

تبلیغ: تبلیغ میں امید دلانا ۱۵؛ روش تبلیغ ۱۵، ۲۱

توبہ: آثار توبہ ۲۰، ۲۶؛ توبہ کی فوریت ۱۹؛ قبول توبہ کی شرائط ۲۳

جہالت: جہالت کے آثار ۱۸، ۲۳، ۲۶

خدا تعالیٰ: خدا اور فرائض ۱۱، ۱۴؛ خدا کا سلام ۱۲؛ خدا کا فضل ۵؛ خدا کی ربوبیت ۱۳؛ خدا کی رحمت ۶، ۹، ۱۲، ۱۳؛ خدا کی رحمت کا منشا ۱۴؛ خدا کی رحمت کے مظاہر ۱۶؛ خدا کی رحمت کے موجبات ۱۳؛ خدا کی مغفرت ۲۴؛ خدا کی مغفرت کی خصوصیات ۲۸؛ خدا کی مہربانی ۲۴، ۲۸؛ خدا کے افعال ۵

رفتار و کردار: رفتار و کردار کی اصلاح کے آثار ۲۰

رہبری: رہبری کی ذمہ داری ۳

سلام: آداب سلام ۴، ۸؛ الفاظ سلام ۴، ۸؛ سلام کرنے میں سبقت ۱

عذر: قابل قبول عذر ۲۳

عمل: ناپسندیدہ عمل کا منشاء ۱۸ عمل صالح: عمل صالح کی اصلاح ۱۹

فقراء: فقراء سے ملنے جلنے کا طریقہ ۶

قدریں: قدروں کا معیار ۳

کفار: کفار کا طعن ۶

گناہ: جاہلانہ گناہ ۲۶؛ گناہ کا منشاء ۱۸

گناہگار: صدر اسلام کے گناہگاروں میں مایوسی ۲۲؛ گناہگاروں کو امید دلانا ۲۱؛ گناہگاروں کو معاف کرنا ۲۳؛ گناہگاروں کی

اصلاح ۲۱؛ گناہگاروں کی مایوسی ۲۵

مایوسی: مایوسی سے اجتناب ۲۵

مغفرت: شرائط مغفرت ۲۰

مؤمنین: فقیر مؤمنین پر طعن ۶؛ فقیر مؤمنین کی دلجوئی ۶؛ مؤمنین پر سلام ۱، ۶، ۷، ۱۲؛ مؤمنین سے تواضع ۲، ۳؛ مؤمنین سے

محبت ۲؛ مؤمنین کا امن میں ہونا ۵، ۱۵؛ مؤمنین کے آرام و آسودگی کا منشاء ۱۶؛ مؤمنین کے امن میں ہونے کا منشاء

۱۶؛ مؤمنین کے مقامات ۲، ۵، ۱۱

ہم نشینی: مؤمنین سے ہم نشینی (میل جول) ۳

آیت ۵۵

﴿وَكَذَلِكَ نَفْصِلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ .﴾

اور ہم اسی طرح اپنی نشانیوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ مجرمین کا راستہ پر واضح ہو جائے
۱۔ خداوند عالم کی جانب سے قرآنی آیات کی تشریح اور اسکی کیفیت کا بیان ہونا۔ و كذلك نفصل الآيات
"تفصیل" کا معنی تبیین ہے (لسان العرب)

۲۔ سورہ انعام کی با عظمت آیات، خداوند عالم کی طرف سے تفصیل و تشریح کا ایک نمونہ ہیں۔ و كذلك نفصل الآيات
"ذکر" ظاہر سورہ انعام کی آیات کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی ہم ان با عظمت آیات کی مانند اپنی آیات بیان کرتے ہیں۔
۳۔ قرآنی آیات کی تبیین و تفصیل کے مقاصد میں سے ایک مجرمین کے طور طریقوں کی وضاحت کرنا ہے۔
و كذلك نفصل الآيات و لتستبين سبيل المجرمين

۳۔ قرآنی آیات کی تبیین و تشریح کے اہداف میں سے ایک، صالحین کے طرز زندگی کا نقشہ کھینچنا ہے۔
و كذلك نفصل الآيات و لتستبين سبيل المجرمين

مجرمین کے طور طریقوں کے بیان کا نقطہ مقابل، صالحین کے طرز زندگی کا بیان ہے اور ان کے درمیان ملازمہ موجود
ہے۔ دو متضاد چیزوں میں سے ایک کا بیان کرنا، لا محالہ دوسری کا بیان بھی ہوگا۔ لہذا بعض کے بقول جملہ "و لتستبين"،
جملہ محذوف "لتستبين سبيل المؤمنين" پر عطف ہے۔

۵۔ صالحین اور مجرمین کے طرز زندگی کی وضاحت اور تفصیل بیان کرنا، تبلیغ کا بنیادی محور ہونا چاہیئے۔
و كذلك نفصل الآيات و لتستبين سبيل المجرمين

چونکہ آیت میں صالحین اور مجرمین کے طور طریقوں کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور اسے آیات کی

تفصیل کا واضح ترین مقصد و ہدف بیان کیا گیا ہے لہذا تبلیغ میں اس پیام طرز کو اپنایا جاسکتا ہے۔
تبلیغ: تبلیغ کے رکن ۵

خدا تعالیٰ: افعال خدا، ۲۱

سورہ انعام: آیات سورہ انعام ۲

صالحین: صالحین کے طرز زندگی کی وضاحت ۵، ۳

قرآن: آیات قرآنی کی تبیین کا فلسفہ ۳، ۳; آیات قرآن کی تشریح ۲، ۱

مجرمین: مجرمین کے طرز زندگی کی وضاحت ۵، ۳

آیت ۵۶

﴿قُلْ إِنِّي نُحْيِي أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قُلْ لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ﴾

آپ کہہ دیجئے کہ مجھ اس بات سے روکا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ کہہ دیجئے کہ میں تمہاری خواہشات کا اتباع نہیں کر سکتا کہ اس طرح گمراہ جانوں گا اور ہدایت یافتہ نہ رہ سکوں گا

۱۔ صدر اسلام کے مشرکین کا پیغمبر (ص) سے، بتوں کی عبادت اور ان کے بنیادی عقائد میں موافقت کا بے جا تقاضا کرنا۔ قل
انی نہیت ان اعبد الذین تدعون من دون الله قل لا اتبع اهواءکم

۲۔ توحید (جیسے) بنیادی اصول میں (کفار سے)

ورگذر اور موافقت جائز نہیں۔ قل انی نھیت ان اعبد الذین تدعون من دون اللہ

اس قسم کے موارد میں یہ حکم فقط پیغمبر (ص) سے ہی مخصوص نہیں (بلکہ سب کے لیے ہے)۔

۳۔ خدائے واحد کے سوا کسی دوسرے کی عبادت جائز نہیں۔ قل انی نھیت ان اعبد الذین تدعون من دون اللہ

۳۔ شرک اور غیر خدا کی عبادت فقط ہوا و ہوس اور نفسانی خواہشات پر مبنی خیال ہے۔

الذین تدعون من دون اللہ قل لا اتبع اھواء کم

۵۔ مشرکین اور منخرفین کی نفسانی خواہشات کے جال میں پھنسنا، دینی رہبروں اور تمام موحدین کے لیے ایک (بڑا) خطرہ

ہے۔ الذین تدعون من دون اللہ قل لا اتبع اھواء کم

۶۔ مشرکین کی نفسانی خواہشات اور ہوا و ہوس کی پیروی کرنا، گمراہی اور ہدایت سے محروم رہ جانے کا باعث بنتا ہے۔

قل لا اتبع اھواءکم قد ظللت اذا و ما انا من المھتدین

۷۔ خداوند متعال کے سوا کسی دوسرے معبود کی عبادت کرنا اور شرک کرنا، گمراہی ہے۔

انی نھیت اعبد الذین ... قد ظللت اذا

۸۔ توحید اور خداوند یکتا کی عبادت، ہدایت کی علامت ہے۔ انی نھیت ان اعبد الذین ... و ما انا من المھتدین

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۱

اطاعت: مشرکین کی اطاعت کے آثار ۶

توحید: توحید عبادی ۳؛ توحید عبادی کے آثار ۸؛ توحید کی اہمیت ۲

خدا تعالیٰ: خدا کے ساتھ خاص ۳

رہبری: دینی قیادت و رہبری کو ہوشیار کرنا ۵

شرک: عبادت میں شرک کا منشاء ۳؛ عبادت میں شرک کے آثار ۷

عبادت:

ممنوع عبادت ۳

عقیدہ: باطل عقیدہ ۳؛ عقیدہ میں موافقت ۱، ۲

گمراہی: گمراہی کے عوامل ۶؛ گمراہی کے موارد ۷

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین کے تقاضے ۱؛ مشرکین اور آنحضرت (ص) ۱؛ مشرکین کی بت پرستی ۱؛ مشرکین کی

ہوا پرستی ۵، ۶

موافقت: ممنوع موافقت ۲

موحدین: موحدین کو خبردار کیا جانا ۵

ہدایت: ہدایت سے محرومیت کے اسباب ۶؛ ہدایت کی علامت ۸

ہوا پرستی: ہوا پرستی کا خطرہ ۵؛ ہوا پرستی کے آثار ۳، ۶

آیت ۵۷

﴿قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَكَذَّبْتُمْ بِهِ مَا عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ إِنَّ الْحُكْمَ لِلَّهِ يَفْصِلُ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ﴾

کہہ دیجئے کہ میں پروردگار کی طرف سے کھلی ہوئی دلیل رکھتا ہوں اور تم نے اسے جھٹلایا ہے تو میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے۔ حکم صرف اللہ کے اختیار میں ہے وہی حق کو بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے

۱۔ پیغمبر (ص) کی دعوت اور اس کے اصول و ارکان اور پروگرام، روشن دلیل اور حجت پر مبنی ہیں۔

قل انی علیٰ بینۃ من ربی

گذشتہ آیات میں توحید اور طرز عمل ... کے بارے میں بحث ہوئی ہے۔ لہذا جملہ "انی علیٰ بینۃ" ان تمام موارد کے لیے ایک تائید کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

۲۔ پیغمبر (ص) کو روشن دلائل کا عطا ہونا ربوبیت خداوند کا جلوہ ہے قل انی علی بینۃ من ربی

۳۔ قرآن، پیغمبر (ص) کی روشن دلیل اور آپ کی حقانیت پر گواہ ہے۔ قل انی علی بینۃ من ربی و کذبتم بہ

بہت سے مفسرین کے بقول، "بینۃ" سے مراد اور "کذبتہ" کی ضمیر کا مرجع قرآن ہے۔ کلمہ "بینۃ" کا مفرد آنا اور "بہ" کی ضمیر کا مذکر ہونا اس احتمال کے قوی ہونے کی دلیل ہے۔

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کو قرآن کے تمام مطالب پر کامل احاطہ حاصل ہونا۔ انی علی بینۃ من ربی

"علی" صرف استعلا ہے اور "علی بینۃ" میں اس کا استعمال اس جانب اشارہ ہے کہ پیغمبر (ص) کو اپنے "بینۃ" (قرآن) پر کامل احاطہ و تسلط حاصل ہے۔

۵۔ روشن دلائل کا نتیجہ قبول کرنا اور اسکی پیروی کرنا لازمی ہے۔ قل انی علی بینۃ من ربی و کذبتم بہ

۶۔ صدر اسلام کے مشرکین حقانیت پیغمبر (ص) کی روشن دلیل (قرآن) کو جھٹلاتے تھے۔ قل انی علی بینۃ من ربی و کذبتم بہ

۷۔ مشرکین اور رسالت پیغمبر (ص) کے منکرین اور مخالفین نزول عذاب کے بارے میں آنحضرت (ص) کے وعدوں کے جلد از جلد پورا ہونے کی خواہش رکھتے تھے۔ و کذبتم بہ ما عندی ما تستعجلون بہ

بہت سی آیات، مثلاً سورہ انعام کی آیت ۶، ۹، ۱۱ میں کفار کو عذاب کا وعدہ اور دنیوی سزا کی وعید سنائی گئی ہے۔ لہذا ممکن ہے کہ "ما تستعجلون" سے مراد نزول عذاب ہو کہ کفار انکار اور تمسخر کی بنا پر جس کے جلد از جلد نزول کا مطالبہ کرتے تھے۔

۸۔ عذاب کا نزول، پیغمبر (ص) کے اختیار اور آپ (ص) کے ہاتھ میں نہیں۔ ما عندی ما تستعجلون بہ

۹۔ نبوت پیغمبر اکرم (ص) کے منکرین کا اصرار تھا کہ آنحضرت (ص) جلد از جلد ان کا دلپسند معجزہ پیش کریں۔ ما عندی ما تستعجلون بہ

جس طرح اس سورہ کی آیات ۸، ۳۷ میں بتایا گیا ہے کہ منکرین کے مطالبات میں سے ایک خصوصی معجزات کا نزول تھا۔ لہذا ممکن ہے کہ "ما تستعجلون" سے مراد اسی قسم کے مطالبات (اور بے جا تقاضے) ہوں۔

۱۰۔ لوگوں کی خواہش اور انتخاب کے مطابق، معجزہ پیش کرنا، پیغمبر (ص) کے قلم و اختیار سے باہر ہے۔

ما عندی ما تستعجلون به

۱۱۔ معجزات کا نزول اور انکی کیفیت ایک قانون اور معین حد و حساب کی حامل ہے۔

ما عندی ما تستعجلون به ان الحکم الا اللہ یقص الحق

۱۲۔ تمام تکوینی و تشریعی امور میں فقط خداوند عالم کو "حکم" کرنے کی صلاحیت حاصل ہے۔ ان الحکم الا اللہ

۱۳۔ نزول عذاب "حکم" کے معنی میں ہے اور فقط خداوند متعال کے اختیار میں ہے۔

ما عندی ما تستعجلون به ان الحکم الا اللہ

۱۳۔ معجزات کا عطا کرنا "حکم" کے معنی میں ہے اور فقط خداوند متعال کے اختیار میں ہے۔

ما عندی ما تستعجلون به ان الحکم الا اللہ

۱۵۔ خداوند متعال (تمام) امور کو حق کے معیار پر جاری فرماتا ہے۔ ان الحکم الا اللہ یقص الحق

"قص" کا معنی پیچھے چلنا اور پیچھا کرنا ہے۔ "قاموس المحیط" میں آیا ہے کہ "قص اثره ... تتبعه"

۱۶۔ خداوند عالم کی جانب سے صادر ہونے والے تمام احکام، حق کی بنیاد پر ہیں۔ ان الحکم الا اللہ یقص الحق

۱۷۔ خداوند عالم اپنی ثابت و استوار سنن کے مطابق کائنات کے امور اور نظام ہدایت کو چلاتا ہے اور ان سے عدول نہیں کرتا۔ یقص الحق

حق کے معانی میں سے ایک معنی "الامر المقضی" ہے۔ یعنی وہ امر کہ جو خدا کے حکم کے مطابق ہے۔ چونکہ آیت میں نزول عذاب اور معجزہ کی بات ہو رہی ہے اور اس کے بعد "حکم" کے خدا کے ساتھ مخصوص ہونے کو تاکید کی گئی ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ "یقص الحق" قوانین اور احکام الہی کے ثابت و استوار ہونے پر تاکید ہے۔

۱۸۔ باطل سے حق کو سب سے بہتر جدا کرنے والا خداوند عالم ہے۔ یقص الحق و هو خیر الفصلین

۱۹۔ راہ حق پر چلنے کے لیے تمہیدی طور پر حق و باطل کی سرحدوں کی دقیق شناخت ضروری ہے۔ یقص الحق و هو خیر الفصلین

۲۰۔ خداوند متعال، اپنے مناسب وقت پر پیغمبر (ص) اور آپ (ص) کے منکرین (و مخالفین) کے درمیان بہترین

قضاوت کرے گا۔ یقص الحق و هو خیر الفصلین

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا قرآن پر تسلط ۳; آنحضرت (ص) کا معجزہ ۲، ۱۰، ۳; آنحضرت (ص) کو جھٹلانے والے ۷،
۲۰; آنحضرت (ص) کو جھٹلانے والوں کی خواہشات ۹; آنحضرت (ص) کی بینات ۱، ۲، ۳; آنحضرت (ص) کی
تاریخ ۹; آنحضرت (ص) کی حقانیت پر گواہ ۳; آنحضرت (ص) کی دعوت کی خصوصیات ۱; آنحضرت (ص) کے اختیارات کی

حدود ۸، ۱۰

آفرینش (خلقت): آفرینش کی تدبیر، ۱۷، نظام آفرینش ۱۷

احکام: احکام تکوینی ۱۲، ۱۳، ۱۳; احکام کا وضع کرنا ۱۲

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۹

امور: امور کا قانون کے مطابق ہونا ۱۵; امور کے جاری ہونے کی حقانیت ۱۵

باطل: باطل کی پہچان ۱۹

برہان: برہان (ودلیل) کی پیروی ۵

حق: حق کی پہچان ۱۹; راہ حق پر چلنے کی شرائط ۱۹; حق و باطل کو بیان کرنے والا ۱۸

خدا تعالیٰ: خدا کا حکم ۱۲، ۱۳، ۱۳; خدا کی تدبیر ۱۷; خدا کی ربوبیت کے مظاہر ۲; خدا کی سنن ۱۷; خدا کی عطا ۲; خدا کی

قضاوت ۲۰; خدا کے افعال ۱۵، ۱۸; خدا کے حکم کی حقانیت ۱۶; خدا کے ساتھ خاص ۱۲، ۱۳، ۱۳

دلیل: دلیل کی پیروی ۵

عذاب: عذاب کے جلد نازل ہوئے کا تقاضا ۷; نزول عذاب ۸; نزول عذاب کا سرچشمہ ۱۳; وعدہ عذاب ۷

قرآن: اعجاز قرآن ۳; تکذیب قرآن ۶; قرآن کا کردار ۳، ۶; قرآن کی گواہی ۳; مکذبین قرآن ۶

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین کے مطالبات ۷; مشرکین صدر اسلام ۶

معجزہ: درخواستی معجزہ ۹، ۱۰; معجزہ کا قانون کے مطابق ہونا ۱۱; معجزہ کا مطالبہ ۱۰; منشاء معجزہ ۱۳

آیت ۵۸

﴿ قُلْ لَوْ أَنَّ عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَفُضِّي الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ﴾ .

کہہ دیجئے کہ اگر میرے اختیار میں وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو اب تک ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور خدا ظالمین کو خوب جانتا ہے

۱۔ اگر نزول عذاب پیغمبر (ص) کے اختیار میں ہوتا تو اپنے وقت کے مشرکین کے ساتھ آنحضرت (ص) کے معاملہ کا فیصلہ جلد ہو جاتا۔ قل لو ان عندی ما تستعجلون به لقضی الامر بینی و بینکم

۲۔ کفار و مشرکین پر عذاب نازل کرنا، پیغمبر (ص) کے اختیار میں نہیں۔ قل لو ان عندی ما تستعجلون

۳۔ پیغمبر (ص) نے جس عذاب کا وعدہ دیا تھا مشرکین مکہ اس کے جلد از جلد پورا ہونے کی خواہش رکھتے تھے۔ قل لو ان عند ما تستعجلون

۳۔ پیغمبر (ص) مامور ہیں کہ لوگوں کے لیے، معجزات دکھانے کے سلسلے میں اپنے اختیارات کی حدود بیان کریں۔

قل لو ان عندی ما تستعجلون به لقضی الامر صرف شرط "لو" غالباً "شرط" کے امتناع کی وجہ سے "جزا" کے ممتنع ہونے کا فائدہ دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے یہاں بھی جملہ "لو ان ما عندی" عذاب کے اختیار کی نفی کے لیے ہے اور پیغمبر (ص) کی ذمہ داری ہے کہ اس (نفی) کا اعلان کریں۔

۵۔ مشرکین کی خواہش کے مطابق، مخصوص معجزات دکھانا، پیغمبر (ص) کے اختیار میں نہیں تھا۔ قل لو ان عندی ما تستعجلون به

۶۔ جس معجزے کا لوگ تقاضا کرتے تھے اگر اس کا پیش کرنا، پیغمبر (ص) کے اختیار میں ہوتا تو آنحضرت (ص) کا اپنے دور کے مشرکین سے معاملہ، نزول عذاب کے ساتھ (کب کا) ختم ہو چکا ہوتا۔ لو ان عندی ما تستعجلون به لقضی

الامر بینی و بینکم

اسی سورہ کی گذشتہ آیات (مثل آیت ۷، ۳۷) کے قرینے کے مطابق، "ما تستعجلون" سے مراد ہو سکتا ہے کفار کے طلب کیے گئے معجزات کا فرزول ہو۔ اس قسم کے معجزات کے نازل ہونے کی صورت میں، مشرکین اور مخالفین کا عذاب عملی صورت اختیار کرے گا۔

۷۔ خداوند متعال سب سے زیادہ آگاہ ہے کہ مشرکین اور منکرین پیغمبر (ص) پر کس وقت اور کن حالات میں عذاب نازل کرے۔ لقضی الامر بینی و بینکم واللہ اعلم بالظلمین

۸۔ خداوند، ظالموں کی پہچان میں سب سے زیادہ عالم ہے۔ واللہ اعلم بالظلمین

۹۔ آنحضرت (ص) کی رسالت کے منکر اور مشرکین ظالم ہیں۔ واللہ اعلم بالظلمین

گذشتہ آیات، مشرکین کے خلاف احتجاج کر رہی ہیں۔ لہذا ظالمین کا مصداق بھی وہی ہیں۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) اور صدر اسلام کے مشرکین ۱، ۶؛ آنحضرت (ص) کی تاریخ ۱؛ آنحضرت کی ذمہ داری ۳؛ آنحضرت (ص) کے اختیارات کی حدود ۱، ۲، ۳، ۵، ۶؛ آنحضرت (ص) کے جھٹلانے والوں کا ظلم ۹؛ آنحضرت (ص) کے جھٹلانے والوں کا عذاب ۷

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۱

خدا تعالیٰ: علم خدا ۷، ۸؛ مختصات خدا ۷، ۸؛

ظالمین ۹ ظالمین کو خبردار کیا جانا ۸

عذاب: عذاب کے جلد نازل ہونے کا مطالبہ ۳؛ نزول عذاب کا منشا ۱، ۲، ۶، ۷

کفار: کفار پر عذاب کا نزول ۲

مشرکین: مشرکین پر نزول عذاب ۲؛ مشرکین کا ظلم ۹؛ مشرکین کے عذاب کی شرائط ۷؛ مشرکین کے مطالبات ۵

مشرکین مکہ: مشرکین مکہ کے مطالبات ۳

معجزہ: درخواستی معجزہ ۵؛ معجزہ کے مقدمات ۳؛ منشا معجزہ ۵، ۶

آیت ۵۹

﴿وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ﴾.

اور اس کے پاس غیب کے خزانے ہیں جنہیں اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے اور وہ خشک و تر سب کا جاننے والا ہے۔ کوئی پتہ بھی گرتا ہے تو اسے اس کا علم ہے۔ زمین کا تاریکیوں میں کوئی دانہ یا کوئی خشک و تر ایسا نہیں ہے جو کتاب مبین کے اندر محفوظ نہ ہو

۱۔ غیب کے خزانے فقط خداوند کے پاس ہیں اور وہی ان سے آگاہ ہے۔ و عندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو "مفاتح" جمع "مفتاح" ہے۔ جس کا معنی "خزینہ" ہے، یا جمع "مفتاح" ہو سکتا ہے جس کا مطلب "کنجی" (چابی) ہے۔ مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۲۔ غیب کی کنجیاں اور غیبی امور کے راز سے آگاہی فقط خدا کے اختیار میں ہے اور کسی دوسرے کی اس تک رسائی نہیں۔ و عندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو

یہاں "مفاتح" جمع "مفتاح" ہے جس کا مطلب "کنجی" لیا گیا ہے۔

۳۔ پیغمبر (ص) کائنات کے تمام اسرار و رموز سے آگاہ نہیں۔ قل لو ان عندی ... و عندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو

گذشتہ آیات میں پیغمبر (ص) کے اختیارات اور

قدرت کے بارے میں مشرکین کے غلط تصور کو بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ ان کا خیال تھا کہ پیغمبر (ص) کو چاہیے کہ وہ منزل عذاب یا معجزات کے سلسلے میں ان کے مطالبات کو پورا کریں۔ (لیکن) یہ آیت، علم غیب کو خداوند عالم سے مخصوص کرتے ہوئے ان (مشرکین) کے خیال کو رد کر رہی ہے اور علم پیغمبر (ص) کی محدودیت کو بیان کر رہی ہے جس کے نتیجے میں پیغمبر (ص) کی قدرت بھی محدود ہو جاتی ہے۔

۳۔ عالم غیب، عالم شہود کے مقابلے میں ایک انتہائی با عظمت اور پیچیدہ عالم ہے۔ و عندہ مفاتح الغیب لا يعلمها الا هو

تاکید و حصر کے بغیر جملے "یعلم ما فی..." کے مقابلے میں، خداوند عالم سے علم غیب کے مخصوص ہونے کی تاکید کرنا مندرجہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ ہے۔

۵۔ خداوند متعال کے تکوینی و تشریعی احکام، کائنات کے غیب و شہود کے بارے میں اس کی کامل آگاہی پر مبنی ہیں۔
ان الحکم الا للہ ... لو ان عندی ما تستعجلون بہ ... و عندہ مفاتح الغیب

۶۔ مشرکین اور کفار کو جلد عذاب نہ ہونا، کائنات کے غیب و شہود اور اسرار خلقت سے خداوند کی علی الاطلاق آگاہی سے مربوط ہے۔ قل لو ان عندی ما تستعجلون ... و عندہ مفاتح الغیب

۷۔ خداوند عالم، بروبحر کی ہر چیز سے آگاہ ہے۔ و یعلم ما فی البر و البحر

۸۔ درختوں سے کوئی ایسا پتا نہیں گرتا کہ جس سے خداوند عالم آگاہ نہ ہو۔ و ما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا

۹۔ زمین کی ظلمتوں اور مٹی کی سیاہی میں گرنے والا کوئی بھی دانہ علم خدا کے احاطے سے باہر نہیں۔
و ما تسقط من ورقۃ ... و لاحبۃ فی الظلمت الارض

۱۰۔ کائنات کی وسعتوں پر کوئی خشکی و تری ادھر ادھر نہیں ہوتی اور نابود نہیں ہوتی کہ جس سے خداوند آگاہ نہ ہو۔
و ما تسقط من ورقۃ ... و لا رطب و یابس الا فی کتاب مبین

۱۱۔ خداوند عالم کو کائنات کی تمام موجودات کے حالات کے بارے میں مکمل احاطہ علمی حاصل ہے۔
و ما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا ... و لا رطب و لا یابس

۱۲۔ کائنات کے واقعات اور انکی جزئیات، علم خدا کے احاطہ میں ہیں۔ و ما تسقط من ورقة الا يعلمها و لا حبة درخت سے کسی پتے کے گرنے یا زمین میں کسی دانے کے بارے میں علم ایک جزئی علم ہے۔ لہذا یہ آیت ان لوگوں کے خیال کی نفی کرتی ہے کہ جو علم خدا کو فقط کلی امور میں محدود کرتے ہیں۔

۱۳۔ کتاب مبین، کائنات کی تمام موجودات اور انکے تحولات کے بارے میں اطلاعات کا ایک جامع ذخیرہ (و مرکز) ہے۔ و ما تسقط ... و لا رطب و لا یابس الا فی کتب مبین

۱۴۔ کتاب مبین میں موجود اطلاعات، روشن و واضح اور ہر قسم کے ابہام سے دور ہیں۔ و لا رطب و لا یابس الا فی کتب مبین "لسان العرب" کے مطابق "بان الشیء بیاناً: اوضح ... و کذلک ابان الشیء و هو مبین" مبین یعنی روشن، واضح اور ابہام و شک سے خالی۔

۱۵۔ کائنات کا پورا نظام اور تمام امور ایک قانون اور نقشے کے مطابق ہیں۔ و عندہ ... و لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین قاعدتاً کتاب مبین میں موجود اطلاعات، غیر مربوط اطلاعات نہیں (ہو سکتیں) خصوصاً یہ آیت، کائنات کے امور میں خداوند عالم کی آگاہی و علم کے مطابق ایک نظام کو ظاہر کرنا چاہتی ہیں۔ اس کے علاوہ "یعلمھا" فقط خارج میں واقع ہونے والے ایک حادثے پر ہی دلالت نہیں کرتا بلکہ ایک مجھول شے کے تمام پہلوؤں اور اسکے علل و اسباب کو بھی شامل ہے۔

آفرینش (خلقت): آفرینش کی تدبیر ۱۵؛ آفرینش کے تحولات ۱۲؛ آفرینش و خلقت کا قانون کے مطابق ہونا ۱۵؛ موجودات آفرینش ۷

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کے علم غیب کی حدود ۳

احکام: تشریعی و تکوینی احکام کا منشاء ۵

پودے: پودوں کا دانہ (زج) ۹

حوادث: حوادث اور واقعات کی اطلاعات کا ذخیرہ ۱۳

خدا تعالیٰ: مختصات خدا ۱، ۲؛ حکم خدا ۵؛ خدا کا علم تفصیلی ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲؛ خداوند کا علم غیب ۱، ۲، ۵، ۶؛ خداوند کا

علمی احاطہ ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲؛ مختصات خدا ۱، ۲

درخت: درخت کے پتوں کا گرنا ۸

عالم غیب: عالم غیب کی عظمت ۳؛ عالم غیب کی کنجی ۲؛ عالم غیب کے خزانے ۱

کتاب مبین: کتاب مبین کا کردار ۱۳؛ کتاب مبین کی اطلاعات ۱۲

کفار: کفار کے عذاب میں تاخیر ۶

مشرکین: مشرکین کے عذاب میں تاخیر ۶

موجودات: موجودات کا ذخیرہ ۱۳؛ دریائی موجودات ۷؛ موجودات میں تحولات ۹؛ ۱۰، ۱۱، ۱۳

آیت ۶۰

﴿ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴾

اور وہی خدا ہے جو تمہیں رات میں گویا کہ ایک طرح کی موت دے دیتا ہے اور دن میں تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے اور پردن میں تمہیں اٹھا دیتا ہے تاکہ مقررہ مدت حیات پوری کی جا سکے۔ اس کے بعد تم سب کی بازگشت اسی کی بارگاہ میں ہے اور پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال کے بارے میں باخبر کرے گا

۱۔ فقط خداوند عالم ہے کہ جو انسان کی روح قبض کر کے اسے رات کے وقت نیند عطا کرتا ہے۔ هو الذی یتوقکم باللیل
آیت میں "توفی" کا معنی قبض روح ہے چونکہ نیند میں بھی انسان کی روح قبض کر لی جاتی ہے، لہذا اسے "توفی" کہا جاتا ہے۔

۲۔ روح انسان ہی اسکی حقیقت ہے۔ هو الذی یتوفی کم باللیل

خداوند عالم روح کو توفی (قبض) کرتا ہے اور کہتا ہے میں نے تمہیں توفی (قبض) کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ انسان ہی روح ہے۔

۳۔ نیند موت جیسی ایک شے ہے۔ هو الذی یتوفی کم باللیل

"توفی" کا معنی قبض روح ہے۔ "سونے" کے بارے میں اس کلمے کا استعمال موت اور نیند کی شباهت کی جانب اشارہ ہے۔

۳۔ خداوند عالم ہی انسان کو رات کی نیند سے بیدار کرنے والا ہے۔ هو الذی یتوفی کم باللیل و یعلم ما جرحتم بالنهار ثم یبعثکم فیہ

۵۔ خداوند عالم بنی آدم کے روزانہ کے معمولات سے آگاہ ہے و یعلم ما جرحتم بالنهار "جرح" بمعنی کسب و کار ہے (لسان العرب)

۶۔ خداوند متعال، انسانوں کے گزشتہ روز کے اعمال (برے کاموں) سے آگاہ ہونے کے باوجود، انہیں رات کی نیند سے بیدار کرتا ہے اور ان کی روح انہیں واپس پلٹا دیتا ہے۔ هو الذی یتوفی کم باللیل و یعلم ما جرحتم بالنهار ثم یبعثکم فیہ

۷۔ خداوند متعال، انسانوں کے برے اعمال کے باوجود انہیں مہلت عطا کرتا ہے۔ هو الذی یتوفی کم باللیل و یعلم ما جرحتم بالنهار ثم یبعثکم فیہ

جملہ حالیہ "و یعلم" گزشتہ و بعد کے جملوں کے قرینے سے، ایک قسم کی تہدید ہے۔ اگرچہ بنی آدم کی بدکاری پر تصریح نہیں کی گئی۔

۸۔ انسان کے سونے اور بیدار ہونے میں غور و فکر معرفت خدا اور توحید کی طرف ایک راستہ ہے۔

هو الذی یتوفکم باللیل و یعلم ما جرحتم بالنهار ثم یبعثکم فیہ

۹۔ خداوند متعال نے رات کو نیند اور استراحت کے لیے اور دن کو کام کے لیے، مناسب وقت قرار دیا ہے۔

هو الذی یتوفکم باللیل و یعلم ما جرحتم بالنهار ثم یبعثکم فیہ اگرچہ نیند اور بیداری، دن و رات سے مخصوص نہیں

ہے۔ لیکن "توفی" کا ظرف رات ہے اور ظرف "جرحتم" دن ہے، اس سے، مندرجہ بالا مفہوم اخذ ہوتا ہے۔

۱۰۔ بنی آدم کے لیے دنیا میں رہنے کا وقت مشخص اور اجل معین ہے۔

ثم يبعثكم فيه ليقضى اجل مسمى

۱۱۔ جب تک انسان کی اجل نہیں آجاتی اس وقت تک خدا اسے رات کی نیند سے اٹھاتا اور بیدار کرتا رہتا ہے۔

ثم يبعثكم فيه ليقضى اجل مسمى

۱۲۔ جب انسان کی اجل (موت) آجاتی ہے تو پھر اسے نیند سے بیدار کر کے اٹھایا نہیں جاتا۔

ثم يبعثكم فيه ليقضى اجل مسمى جملہ "ليقضى" "يبعثكم" کی علت ہے یعنی نیند سے انسان کا اٹھایا جانا، اجل کے ختم ہونے کے لئے ہے، اس علت کا مفہوم یہ ہے کہ جب اجل پوری ہو جاتی ہے تو پھر خداوند اسے نیند سے بیدار نہیں کرتا پس نیند، موت کا مقدمہ ہے۔

۱۳۔ انسان، موت کے آتے ہی خداوند عالم کی جانب پلٹ جاتے ہیں۔ ليقضى اجل مسمى ثم اليه مرجعكم

۱۳۔ خداوند متعال قیامت کے دن انسانوں کو انکے دنیوی کردار سے آگاہ کرے گا۔ ثم اليه مرجعكم ثم ينبئكم بما كنتم تعملون

۱۵۔ انسان کے کردار و رفتار سے خداوند عالم کی آگاہی، انسان کے اعمال اور انکے نتائج کے بارے میں اس کے لیے تنبیہ ہے۔ ثم ينبئكم بما كنتم تعملون

۱۶۔ قیامت انسانوں کے دنیوی اعمال کی حقیقت کے آشکار ہونے کا دن ہے۔ ثم اليه مرجعكم ثم ينبئكم بما كنتم تعملون

۱۷۔ انسان، دنیا میں اپنے اعمال کی حقیقت اور انکے نتائج سے غافل ہے۔ ثم ينبئكم بما كنتم تعملون

۱۸۔ قال رسول الله (ص) : مع كل انسان ملك اذا نام ياخذ نفسه فان اذن الله في قبض روحه قبضه و الا رد اليه فذلك قوله "يتوفاكم بالليل" (۱)

رسول خدا (ص) فرماتے ہیں: ہر انسان کے ہمراہ ایک فرشتہ ہے جو نیند کے وقت اس کی روح لے لیتا ہے۔ پس اگر خداوند اس کی روح کے قبض کرنے کی اجازت دے تو اس کی روح قبض کر لیتا ہے۔ ورنہ اسے واپس پلٹا دیتا ہے اور یہی معنی ہے اس کلام خدا کا "يتوفاكم بالليل"

آرام و استراحت: رات کے وقت آرام و استراحت ۹

اجل: اجل مسمیٰ ۱۰، ۱۱

انسان: انسان اور قیامت ۱۳; انسان کا عمل ۵، ۶، ۱۶; انسان کا ناپسندیدہ عمل ۶; انسان کو تنبیہ ۱۵; انسان کی حقیقت ۲;

انسان کی دنیوی غفلت ۱۷; انسان کی روح ۲; انسان کی نیند ۱

خدا تعالیٰ: خدا کا علم ۵، ۶، ۱۵; خدا کی طرف سے تنبیہ ۱۵; خدا کی معرفت کے دلائل ۸; خدا کی مہلت ۷; خدا کے اضروی

افعال ۱۳; خدا کے افعال ۳، ۱، ۶، ۱۱، ۹; خدا کے ساتھ خاص ۱

خدا کی جانب بازگشت: ۱۳

دن: دن کا کردار ۹; دن کے وقت کام و کوشش کرنا ۹

رات: رات کا کردار ۹

روح: روح کی بازگشت ۶

عمل: عمل کی حقیقت ۱۷; عمل کی حقیقت کا ظاہر ہونا ۱۶; عمل کے آثار ۱۵; عمل کے اثرات سے غفلت ۱۷

غور و فکر: بیداری کے بارے میں غور و فکر ۸; نیند کے بارے میں غور و فکر ۸

قیامت: قیامت کی خصوصیت ۱۶; قیامت کے دن حساب لیا جانا ۱۳; قیامت کے دن حقائق کا ظہور ۱۳، ۱۶

ملائکہ: مؤکل ملائکہ ۱۸

موت: موت کے آثار ۱۲، ۱۳

نیند: رات کی نیند ۹; نیند سے بیداری ۳، ۶، ۱۱; نیند کی حقیقت ۱، ۳; نیند میں توفی (قبض روح) ۱، ۳، ۱۸

آیت ۶۱

﴿ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴾ .

اور وہی خدا ہے جو اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم سب پر محافظ فرشتے بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے نمائندہ اسے اٹھا لیتے ہیں اور کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے

۱۔ فقط خداوند متعال ہی ہے جو اپنی بندوں اور ان کے امور پر مکمل غلبہ رکھتا ہے و هو القاهر فوق عباده

۲۔ وقت اجل تک سلانا اور بیدار کرنا اور پھر خداوند متعال کی جانب بازگشت اور اعمال کا محاسبہ کیا جانا سب کچھ بندوں کے امور پر خدا کے تسلط کی نشانیاں ہیں۔ هو الذی یتوفکم باللیل ... و هو القاهر فوق عباده

۳۔ خداوند متعال انسانوں کی حفاظت کے لیے مسلسل ملائکہ بھیجتا رہتا ہے۔ و یرسل علیکم حفظة

فضل مضارع "یرسل" موت کے وقت تک فرشتوں کے مسلسل ارسال و تجدید پر دلالت کرتا ہے "حفظة" "حافظ" کی جمع ہے یعنی نگہبان اور محافظ۔

۳۔ انسان کی موت کا وقت آجانے کے بعد، محافظ فرشتوں کے ارسال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔

و یرسل علیکم حفظة حتیٰ اذا جاء احدکم الموت

۵۔ انسان کے ساتھ محافظ فرشتوں کا ہمیشہ حاضر رہنا اس کی زندگی اور حیات کی حفاظت کے لیے ہے۔

و یرسل علیکم حفظة حتیٰ اذا جاء احدکم الموت

چونکہ، محافظ ملائکہ کے ارسال کی انتہا، انسان کی موت ہے (حتیٰ اذا جاء احدکم الموت) موضوع اور حکم کے تناسب کے قرینے سے، فرشتوں کی یہ حاضری، انسانی زندگی کی حفاظت و بقا کے لیے ہونی چاہیئے۔

۶۔ ہر شخص کی موت کا وقت آجانے کے بعد، خدا کے

سفیر انسانوں کی جان لے لیتے ہیں۔ حتیٰ اذا جاء احدکم الموت توفته رسلنا

۷۔ انسان کی حفاظت پر مامور فرشتوں کے علاوہ دوسرے فرشتے اس کی روح قبض کرنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

حتیٰ اذا جاء احدکم الموت توفته رسلنا اگر محافظ فرشتے ہی روح قبض کرنے والے ہوتے تو مناسب یہ تھا کہ ان کی جانب ضمیر کے ذریعے اشارہ کیا جاتا مگر ضمیر کمے بجائے "رسلنا" کا انتخاب محافظ ملائکہ اور قابض (روح) ملائکہ میں فرق پر قرینہ ہے

۸۔ بہت سے ملائکہ نے تمام انسانوں کی روح قبض کرنے کا فریضہ انجام دینے کی ذمہ داری اٹھا رکھی ہے۔

حتیٰ اذا جاء احدکم الموت توفته رسلنا "رسل" رسول کی جمع ہے۔ اور دوسے زیادہ افراد پر دلالت کرتا ہے۔ دوسری طرف آیت کا مضمون یہ ہے کہ ہر اس شخص کے لیے "رسل" آتے ہیں جس کی موت کا وقت آجاتا ہے۔ بنا برائیں، انسان کی روح قبض کرنے والے دو سے زیادہ ہیں۔

۹۔ روح قبض کرنے پر مامور ملائکہ کی جانب سے کسی قسم کی دیر اور کوتاہی سرزد نہیں ہوتی۔

توفته رسلنا و ہم لا یفرطون

۱۰۔ ملائکہ، خداوند متعال کے غالب ارادے کو وقت کے ساتھ اجرا کرتے ہیں۔

و یرسل علیکم حفظة ... توفته رسلنا و ہم لا یفرطون

۱۱۔ انسان کی موت اور حیات کے علل و اسباب فقط خداوند متعال کے مسلط و غالب ارادے کے تحت اور اسی

کے اختیار میں ہیں۔ و هو القاهر فوق عباده ... توفته رسلنا

انسان: انسانوں کا حاکم ۱؛ انسانی زندگی کی حفاظت ۵

بیداری: بیداری کا منشا ۲

حیات: حیات کا منشا ۱۱

خدا تعالیٰ: احاطہ خدا ۱؛ اختیارات خدا ۱۱؛ ارادہ خدا ۱۱؛ افعال خدا ۳؛ تسلط خدا ۱؛ تسلط خدا کی نشانیاں ۲؛ عالمین خدا ۱۰؛

مختصات خدا ۱، ۱۱

خدا کی جانب بازگشت: ۲

روح:

روح قبض کرنے والے ۶، ۷، ۸، ۹

عزرائیل: عزرائیل کا کردار ۶، ۷، ۸، ۹

عمل: عمل کا حساب ۲

ملائکہ: محافظ ملائکہ ۷، ۸، ۹؛ محافظ ملائکہ کا کردار ۹؛ ملائکہ کا کردار ۵، موت کے ملائکہ ۶، ۷، ۸، ۹

موت: موت کے آثار ۳؛ موت کے علل و اسباب ۶، ۷، ۸، ۱۱

نیند: نیند کا منشاء ۲

آیت ۶۲

﴿ثُمَّ رُدُّوْا۟ اِلَی اللّٰهِ مَوْلَآئُہُمُ الْحَقُّ اَلَا لَہُ الْحُکْمُ وَہُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ﴾

پھر سب اپنے مولائے برحق پروردگار کی طرف پلٹا دیتے جاتے ہیں... آگاہ ہو جاؤ کہ فیصلہ کا حق صرف اسی کو ہے اور وہ بہت جلدی حساب کرنے والا ہے

۱۔ بنی آدم موت کے بعد، خدا (اپنے حقیقی مولا) کی جانب لوٹ جائیں گے۔ ثم ردوا الی اللہ مولہم الحق

۲۔ خداوند عالم، بنی آدم کا حقیقی مولا اور سرپرست ہے۔ ثم ردوا الی اللہ مولی ہم الحق

۳۔ انسان کی خلقت اور موت و حیات میں لازم "الاجرائی" حکم، فقط خدا کا ہے۔ و یرسل علیکم ... ثم ردوا الی اللہ مولہم الحق الا لہ الحکم

۴۔ غیر خدا کی ولایت (و سرپرستی) بے بنیاد اور باطل ہے۔ ثم ردوا الی اللہ مولہم الحق

۵۔ قیامت کی حکمرانی فقط خداوند متعال سے مخصوص اور اسی کے اختیار میں ہے۔

ثم ردوا الی اللہ مولہم الحق الا لہ الحکم

کلمہ "ثم" سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کے مرنے کے بعد کا مرحلہ، خدا کی جانب پلٹنا ہے کہ جو بظاہر مرحلہ قیامت ہی ہے۔

۶۔ امور اور (اعمال) کا سب سے جلد محاسبہ کرنے والا خداوند متعال ہے۔ الا له الحكم و هو اسرع الحسین

۷۔ اعمال کے حساب و کتاب اور محاسبے کا تیز ترین نظام قیامت کے دن قائم ہوگا۔ ثم ردّ وا ... الا له الحكم و هو اسرع

الحسین

۸۔ قیامت کے دن، بنی آدم کے اعمال کے میزان اور محاسبے کی بنیاد پر قضاوت ہوگی اور حکم صادر کیا جائے گا۔

ثم ردوا ... الا له الحكم و هو اسرع الحسین

۹۔ قضاوت و حکم اور محاسبے میں سرعت، قضا و انصاف کے ایک اچھے اور بہترین نظام کا بنیادی اور اہم معیار ہے۔

الا له الحكم و هو اسرع الحاسبین محاسبے میں سرعت، خداوند متعال کے حکم و قضاوت کی خصوصیات میں سے ایک

اہم خصوصیت ہے اس (سرعت) کو بیان کرنا، ہر اس حکم و قضاوت کی خوبی کو بیان کرنا ہے جس میں وقت ضائع کیے

بغیر جلد از جلد قضاوت کی جائے۔

آفرینش: آفرینش کا حاکم ۳

انسان: انسان کا حقیقی مولا ۱، ۲؛ انسان کی حیات ۳؛ انسان کی موت ۳؛ انسان موت کے بعد ۱

حساب لینا: حساب لینے میں سرعت ۹

خدا تعالیٰ: خدا کا حساب لینا ۶؛ خدا کا حکم ۲؛ خدا کی ولایت ۱، ۲؛ خدا کے اختیارات ۵؛ خدا کے ساتھ خاص ۳، ۵، ۶

خدا کی جانب بازگشت: ۱

عمل: اعمال کا اخروی حساب کتاب لیا جانا ۷، ۸

قضاوت: عدالتی نظام ۹؛ قضاوت اور انصاف میں سرعت ۹

قیامت: قیامت کا حاکم ۵؛ قیامت کے دن حساب لیا جانا ۷؛ قیامت کے دن قضاوت ۸

موت: موت کے آثار ۱

ولایت: باطل ولایت ۳؛ حقیقی ولایت ۲؛ غیر خدا کی ولایت ۳

آیت ۶۳

﴿ قُلْ مَنْ يُنْجِيكُمْ مِّنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَانَا مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴾ .

ان سے کہئے کہ خشکی اور قری کی تاریکیوں سے کون نجات دیتا ہے جسے تم گڑگڑاکر اور طریقہ سے آواز دیتے ہو کہ اگر اس مصیبت سے نجات دے دے گا تو ہم شکر گزار بن جائیں گے بعد تم لوگ شرک اختیار کر لیتے ہوئے
۱۔ خشکی و قری کی خوفناک گھاٹیوں اور تاریکیوں میں گرفتار لوگوں کا نجات دہندہ (فقط) خداوند متعال ہے۔
قل من ینجیکم من ظلمت البر والبحر تدعونه

۲۔ مشرکین کی ہدایت اور ان کے سامنے احتجاج کرنے کے لیے اور انھیں توحیدی فطرت اور دینی تجربات کی جانب متوجہ کرانا، پیغمبر (ص) کا فریضہ ہے۔ قل من ینجیکم من الظلمت البر والبحر تدعونه تضرعا و خفیه
۳۔ انسان، مشکلات اور دشواریوں میں گرفتار ہونے پر غیر شعوری طور پر خداوند یکتا سے مدد طلب کرنے لگتا ہے۔
قل من ینجیکم من الظلمت البر والبحر تدعونه تضرعا و خفیه

آیت شریفہ میں مشرکین سے خطاب ہے اور جب مشرک ان خاص حالات (مشکلات) میں فقط خداوند عالم کو پکارتا ہے تو واضح ہے کہ خیالی معبود اور خدا اس کے ذہن سے دور ہو جاتے ہیں اور اسکی فطرت توحیدی اس کے تمام موہوم خیالات پر غلبہ حاصل کر لیتی ہے۔

۳۔ توحید کی دعوت و تبلیغ کا ایک طریقہ یہ ہے کہ لوگوں کی توجہ زندگی کی خوفناک گھاٹیوں اور مشکلات میں خداوند عالم کی امداد کی جانب مبذول کروائی جائے۔ قل من ینجیکم من الظلمت البر والبحر

تدعوٰنہ تضرعاً و خفیۃ

"قل" پیغمبر (ص) کو حکم دیا جا رہا ہے کہ اس آیت کے مضمون میں بیان ہوئے حکم سے یہ ظاہر ہوتا ہے اس قسم کے احتجاج کرنے کے طریقے کو تبلیغ میں محور مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

۵۔ مشرکین بھی، زندگی کے سخت خطرات و مشکلات میں مخفی طور پر فروتنی کے ساتھ خداوند متعال سے مدد طلب کرتے ہیں۔ قل من ینجیکم من الظلمت البر و البحر تدعوٰنہ تضرعاً و خفیۃ

آیت مشرکین سے مخاطب ہے اس احتجاج کا صحیح ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ سخت و مشکل حالات میں ان (مشرکین) کے لیے بھی اس قسم کی کیفیت (یعنی مخفی طور پر فروتنی و تضرع کی حالت) پیش آتی ہو۔

۶۔ بارگاہ خدا میں خاضعانہ اور خفیہ دعا قابل قبول ہے۔ من ینجیکم ... تدعوٰنہ تضرعاً و خفیۃ

آیت میں، سختی و مشکل سے نجات "تضرع" اور "خفیۃ" کے بعد بیان کی گئی ہے اور وصف پر تعلیق، علیت کو ظاہر کرتی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ دونوں حالتیں (خفیہ اور تضرع) استجابت دعا میں اہم کردار ادا کرتی ہیں

۷۔ خداوند متعال کی جانب رجحان انسانی فطرت سے آمیختہ ہے۔ قل من ینجیکم ... تدعوٰنہ تضرعاً و خفیۃ

۸۔ سختیاں اور مشکلات انسان کی توحیدی فطرت کے بیدار ہونے اور خدا کی جانب اس کی توجہ کرنے کا سبب بنتی ہیں۔ من ینجیکم من ظلمت البر والبحر تدعوٰنہ تضرعاً و خفیۃ

۹۔ انسان سختیوں کے دوران خداوند یکتا سے عہد و پیمان باندھتا ہے کہ نجات و رہائی کی صورت میں اس کا شکر گزار رہے گا۔ لئن انجینا من ہذہ لنکونن من الشکرین

۱۰۔ خداوند عالم سے عہد و پیمان باندھنے کا جواز لئن انجینا ... لنکونن

خداوند عالم سے مشرکین کے عہد و پیمان باندھنے کی حکایت اور اسے غلط نہ سمجھنا اس کے جواز و صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

۱۱۔ مشکلات اور سختیوں میں مبتلا ہونے پر، احساس نیاز، تضرع، اخلاص اور شکر بجالانے کا التزام، انسان کی مختلف حالتیں ہیں۔ تدعوٰنہ تضرعاً و خفیۃ لئن انجینا من ہذہ لنکونن من الشکرین

۱۲۔ سختیوں اور مشکلات کے وقت انسان خداوند متعال

کے سامنے اپنی ناشکری کا اعتراف کرتا ہے۔ لئن انجی نا من ہذہ لنکونن من الشکرین
۱۳۔ انسان کے فطری رجحانات اور انگریزوں کے بارے میں تحقیق اور غور و فکر، معرفت کا ایک منبع ہے۔
من ینجیکم ... تدعونہ تضرعا و خفیۃ لئن انجی نا من ہذہ لنکونن من الشکرین

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا ہدایت دینا ۲؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۲
احتجاج (دلیل و حجت پیش کرنا): مشرکین سے احتجاج ۲

احکام: ۱۰

اخلاص: اخلاص کے علل و اسباب ۱۱

اقرار: کفران و ناشکری کا اقرار ۱۲

انسان: انسان اور سختی ۹، ۱۱؛ انسان کا اخلاص ۱۱؛ انسان کا تضرع ۱۱؛ انسان کا خدا سے عہد ۹؛ انسان کا لہ علم
ضمیر ۳؛ انسان کی توحید فطرت ۳؛ انسان کی فطرت ۴؛ انسان کی معنوی ضروریات ۱۱؛ انسان کی ناشکری ۱۲؛ انسان کی
نیاز مندی ۱۱؛

تبلیغ: روش تبلیغ ۳

تضرع: عوامل تضرع ۱۱

توحید: دعوت توحید کا طریقہ ۳

خدا تعالیٰ: خداوند کا نجات بخش ہونا ۱؛ خدا کی ادا ۱

خطرہ: خطرے سے نجات کے اسباب ۱

دریا: دریا (سمندر) کا خطرہ ۱

دعا: اجابت دعا کی شرائط ۶؛ خاضعانہ دعا ۶؛ خفیہ دعا ۶

ذکر: ذکر خدا کی راہ ۸؛ سختی کے وقت ذکر خدا ۳

سختی: سختی کے وقت ناشکری ۱۲؛ سختی میں مبتلا ہونے کے

آثار ۳، ۸، ۹، ۱۱، ۱۲

شکر: شکر کے عوادل ۹، ۱۱

شناخت: منابع شناخت ۱۳

ظلمت: ظلمت و تاریکی سے نجات ۱

عہد: خداوند عالم سے عہد ۱۰؛ عہد و پیمان کے احکام ۱۰؛ عہد کا جواز ۱۰

فطرت: بیداری فطرت کا سبب ۸؛ توحیدی فطرت ۷، ۸

مدد طلب کرنا: خدا سے مدد طلب کرنا ۵، ۳

مشرکین: مشرکین اور سختی ۵؛ مشرکین کا مدد طلب کرنا ۵؛ مشرکین کی توحیدی فطرت ۵

میلانات: خدا کی جانب میلان و رجحان ۷

ہدایت: روش ہدایت ۲؛ عوادل ہدایت ۲

یاد دہانی (تذکر): امداد خدا کی یاد دہانی ۳؛ توحیدی فطرت کی یاد دہانی ۲؛ دینی تجربات کی یاد دہانی ۲؛ مشرکین کو یاد دہانی ۲

آیت ۶۳

﴿قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كُزْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ مُشْرِكُونَ﴾

کہہ دیجئے کہ خدا ہی تمہیں ان تمام ظلمات سے اور ہر کرب و بے چینی سے نجات دینے والا ہے اس کے بعد تم لوگ شرک اختیار کر لیتے ہو

۱۔ انسان کو ہلاکت، سختیوں اور ہر قسم کے غم سے نجات دینے والا فقط خداوند متعال ہے۔

قل من ينجيكم ... قل الله ينجيكم

۲۔ پیغمبر (ص) کا فریضہ ہے کہ آپ (ص) بعض (دینی) معارف،

سوالات کی شکل میں پھر انکا جواب دیکر بیان کریں۔ قل من ینجیکم ... قل اللہ ینجیکم

۳۔ سوالات اٹھا کر، انکا جواب دینا بھی دینی معارف کی تبلیغ کا ایک طریقہ ہے۔ قل من ینجیکم ... قل اللہ ینجیکم
۳۔ انسانی زندگی کے بحران اور خطرناک حالات میں خدا کے خصوصی نقش عمل سے لوگوں کو آگاہ کرنا پیغمبر (ص) اور دینی مبلغین کے فرائض میں سے ہے۔ قل من ینجیکم ... قل اللہ ینجیکم

۵۔ انسان سختیوں اور مشکلات سے نجات پانے کے بعد خدا کا شکر بجالانے اور شرک نہ کرنے کا عہد و پیمان کرنے کے باوجود، اپنا عہد و پیمان توڑ ڈالتا ہے اور دوبارہ شرک کرنے لگتا ہے۔ لئن انجنا ... قل اللہ ینجیکم ... ثم انتم تشرکون
۶۔ بارگاہ خداوند میں ناشکری کا ایک کامل مصداق شرک ہے لئن انجی نا من هذه لنکونن من الشکرین۔ قل اللہ ... ثم انتم تشرکون واضح ہے کہ انسان کمی ناشکری کے مصداق بہت زیادہ ہیں۔ جملہ "ثم انتم تشرکون" کو "تکفرون" یا "ما تشکرون" کی جگہ استعمال کرنا اس نکتہ کی نشاندہی کرتا ہے کہ شرک، ناشکری کا واضح ترین مصداق ہے۔

۷۔ بارگاہ خدا میں شکر گزاری کا عالی ترین جلوہ، توحید اور یکتا پرستی ہے۔

لئن انجی نا ... لنکونن من الشکرین ... ثم انتم تشرکون

۸۔ خداوند عالم سے بے نیازی کا احساس، اسکی یاد سے غفلت اور شرک کرنے کی راہیں ہموار کرتا ہے۔

تدعونہ تضرعا و خفیه ... قل اللہ ینجیکم منها و من کل کرب ثم انتم تشرکون

۹۔ توحید کا ہر مرتبہ شکر گزاری کا ایک مرتبہ ہے۔ لنکونن من الشکرین ... ثم انتم تشرکون

"شکر" اور "شرک" کے درمیان قرینہ تقابل کے مطابق، شرک ناشکری اور توحید شکر گزاری ہے۔ بنا براین ان کے مراحل و درجات بھی ایک دوسرے سے تناسب رکھتے ہیں۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۲، ۳

انسان: انسان کا خدا سے عہد ۵؛ انسان کا عہد توڑنا ۵

بے نیازی: خدا سے بے نیاز ہونے کا احساس ۸

تبلیغ: روش تبلیغ ۲، ۳

تعلیم: روش تعلیم ۳

توحید: توحید عبادی ۷؛ مراتب توحید ۹

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۳؛ امداد خدا ۱؛ خدا سے مخصوص امور ۱، ۳؛ خدا کا نجات دینا ۱؛ خدا کے نجات بخش ہونے کے مظاہر ۱

دین: تعلیمات دین کی تشریح ۲، ۳

دینی سوالات: دینی سوالات کا جواب ۲، ۳

رحمانات: شرک کی جانب رجحان ۵؛ شرک کی جانب رجحان کا سبب ۸

سختی: سختی سے نجات کے آثار ۵؛ سختی سے نجات کے عوامل ۱؛ سختی میں سہولت کے عوامل ۳

شرک: شرک سے اجتناب ۵؛ شرک کے آثار ۶

شکر: بہترین شکر ۷؛ شکر کے مراتب ۹؛ مظاہر شکر ۷

عہد توڑنا: خدا سے کیا گیا عہد توڑنا ۵

غفلت: خدا سے غفلت کی راہ ۸

غم و اندوہ: غم و اندوہ سے نجات کے عوامل ۱

کفران: موارد کفران ۶؛ ناشکری و کفران سے اجتناب ۵

مبلغین: مبلغین کی ذمہ داری ۳

آیت ۶۵

﴿ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبَسَكُمْ شِيعًا وَيُذِيقَ بَعْضُكُم بَأْسَ بَعْضٍ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ۖ ﴾

کہہ دیجئے کہ وہی اس بات پر بھی قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے یا پیروں کے نیچے سے عذاب بھیج دے یا ایک گروہ کو دوسرے سے ٹکرا دیے اور ایک کے ذریعہ دوسرے کو عذاب کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو ہم کس طرح آیات کو پلٹ پلٹ کر بیان کرتے ہیں کہ شاید ان کی سمجھ میں آجائے

۱۔ فقط خداوند توانا ہی مشرکین پر مختلف قسم کے عذاب بھیجنے پر قادر ہے۔ قل هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا
۲۔ کفار و مشرکین پر مختلف قسم کے عذاب بھیجنے میں خدا کی خصوصی قدرت و طاقت کی یاد دلانا، پیغمبر (ص) کے تبلیغی فرائض میں سے ہے۔ قل هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا

۳۔ خداوند عالم، مشرکین پر، اوپر (آسمان) سے اور پاؤں کے نیچے (زمین) سے عذاب بھیجنے پر قادر ہے۔
قل هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم
۳۔ لوگوں پر عذاب الہی کی انواع میں سے ایک، لوگوں کا مختلف فرقوں میں بٹنا اور ان کا آپس میں جنگ و جدال کرنا ہے۔ او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم باس بعض

"شیع" جمع "شیعہ" ہے جس کا معنی گروہ اور فرقے کے ہیں اور "باس" کا مطلب بھی جنگ یا شدت جنگ ہے۔ (لسان العرب) جملہ "و یذیق..." عطف تفسیر یا مسبب پر سبب کا عطف ہے یعنی گروہ گروہ ہونے کا نتیجہ، جنگ و جدال ہے۔
۵۔ گروہ گروہ ہونا، جنگ و خونریزی کا سبب اور عذاب الہی کی علامت ہے۔
او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم باس بعض

۶۔ خداوند عالم، مشرکین و کفار پر انواع و اقسام کے عذاب بھیجنے کی طاقت رکھنے کے باوجود انھیں مہلت دیتا ہے۔
قل هو القادر علی ان یبعث علیکم

چونکہ گذشتہ آیات میں فزول عذاب کی بحث اور مشرکین کی طرف سے اس کا تقاضا کرنے کی بات ہو رہی تھی۔ یہ آیت عذاب پر خدا کی قدرت کے بیان کے ساتھ ساتھ مشرکین کو مہلت دینے پر بھی دلالت کر رہی ہے۔

۷۔ خداوند عالم، مشرکین کی نابودی اور عذاب پر قدرت رکھنے کے باوجود انھیں ہلاکتوں سے نجات دیتا ہے۔
قل اللہ ینجیکم منها و من کل کرب ... قل هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا

۸۔ شرک، معاشرے میں جنگ و اختلاف کی پیدائش اور مختلف قسم کے عذاب نازل ہونے کی راہیں ہموار کرتا ہے۔
ثم انتم تشرکون، قل هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا

۹۔ بیان میں تنوع اور گونا گونی، قرآنی آیات میں استعمال شدہ روشوں میں سے ایک روش ہے۔
انظر کیف نصر الآیات

۱۰۔ قرآن میں حقائق بیان کرنے کے مختلف طریقوں کے بارے میں تحقیق اور غور و فکر کرنا اور انہیں تبلیغ میں استعمال کرنا دینی مبلغین کا فریضہ ہے۔
انظر کیف نصر الآیات لعلہم یفقیہون

۱۱۔ اپنے اہداف اور مفاہیم بیان کرنے میں قرآن کے متنوع اور گوناگون انداز اور طریقے، غور و فکر کرنے کا وسیع میدان فراہم کرتے ہیں۔ انظر کیف نصر الآیات لعلہم یفقیہون

۱۲۔ آیات کو مختلف اور متنوع انداز میں بیان کرنے کا مقصد، قرآن کے اہداف و مقاصد کو سمجھنا ہے۔
انظر کیف نصر الآیات لعلہم یفقیہون

۱۳۔ تعلیم و تربیت کا ایک مفید و بہترین طریقہ، مطلب کو مختلف و متنوع انداز میں بیان کرنا ہے۔
انظر کیف نصر الآیات لعلہم یفقیہون

"لعل" حرف ترجیحی ہے اور یہ حرف وہاں استعمال کیا جاتا ہے کہ جہاں فعل کے عملی ہونے کی امید ہو۔ اس آیت میں چونکہ فعل "یفقیہون" حرف ترجیحی (لعل) کے بعد آیا ہے لہذا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف طریقوں سے آیات کو بیان کرنے کے بعد "فہم" کی توقع کی جاسکتی ہے۔

۱۳۔ روی عن ابی عبداللہ ﷺ انه قال : معنی "عذابا من فوقکم" السلطان الجائر "و من تحت ارجلکم" السفلة و من لا خیر فیہ۔ "و یدیق بعضکم باس بعض" قال : سوء الجوار^(۱)

امام صادق ﷺ فرماتے ہیں "عذابا من فوقکم" کا معنی، ظالم سلطان ہے۔ اور "و من تحت ارجلکم" کا مطلب ما تحت پست و برے لوگ ہیں اور "و یدیق بعضکم باس بعض" کا معنی، ہمسایوں کی بد رفتاری ہے۔

۱۵۔ "او یلبسکم شیعا" المروی عن ابی عبداللہ ﷺ : عنی به یضرب بعضکم ببعض بما یلقیہ بینکم من العداوة و العصبیة^(۲)

امام صادق ﷺ سے "او یلبسکم شیعا" کے بارے میں روایت نقل ہوئی ہے کہ: مراد یہ ہے کہ تمہارے درمیان دشمنی اور عصبیت ایجاد کر کے، تم میں سے بعض کو بعض کی جان کا دشمن بنادیں گے۔

۱۶۔ عن ابی جعفر ﷺ فی قوله : " ... عذابا من فوقکم" هو الدخان والصیحة "او من تحت ارجلکم" و هو الخسف "او یلبسکم شیعا" و هو اختلاف فی الدین و طعن بعضکم علی بعض "و یدیق بعضکم باس بعض" و هو ان یقتل بعضکم بعضا و کل هذا فی اهل القبلة^(۳)

امام باقر ﷺ سے روایت ہے کہ "عذابا من فوقکم" سے مراد دھواں اور آسمانی چیخ ہے اور "او من تحت ارجلکم" سے مراد (پاؤں کا) زمین میں دھنس جانا ہے اور "یلبسکم شیعا" سے مراد، دین میں اختلاف اور تم میں بعض کا بعض کی نسبت بدگوئی کرنا ہے۔ اور "یدیق بعضکم باس بعض" سے مراد یہ ہے کہ تم میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ کو قتل کرے گا۔ اور یہ سب کچھ اہل قبلہ سے مربوط ہے۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی تبلیغ ۲; آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۲

اجتماعی گروہ: اجتماعی گروہوں کا اختلاف ۳

اختلاف: اختلاف کے آثار ۵; دینی اختلاف ۱۶; مقدمات اختلاف ۸

بادشاہ: ظالم بادشاہ (و سلطان) ۱۳

(۱) تفسیر بیان ج/ ۴ ص ۱۶۳، مجمع البیان ج/ ۳ ص ۴۸۷۔

(۲) مجمع البیان ج/ ۳ ص ۴۸۷ نور الثقلین، ج/ ۱، ص ۷۲۴، ج/ ۱۱۰۔

(۳) تفسیر قمی ج/ ۱ ص ۲۰۴، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۷۲۴ ج ۱۰۹۔

بدگوئی: بدگوئی کا بُرا ہونا ۱۶

تبلیغ: تبلیغ میں بیان کا تنوع ۱۰; روش تبلیغ ۱۰

تربیت: روش تربیت ۱۳

تعصب: تعصب کے آثار ۱۵

تعلیم: تعلیم میں بیان کا تنوع ۱۳; روش تعلیم ۱۳

جنگ: مقدمات جنگ ۵، ۸

خدا تعالیٰ: خدا کا عذاب ۱، ۳، ۵; خدا کا نجات بخش ہونا ۴; خدا کی طرف سے مہلت ۶; خدا کی قدرت ۱، ۳، ۶، ۷; خدا کے

ساتھ خاص ۱، ۲

دشمنی: دشمنی کا منشا ۱۵

دوست: بُرا دوست ۱۳

ذکر: قدرت خدا کا ذکر ۲

روایت: ۱۳، ۱۵، ۱۶

زمین: زمین میں دھنسنا ۱۶

شرک: شرک کے آثار ۸

عذاب: آسمانی چیخ کا عذاب ۱۶; آسمانی عذاب کا نزول ۳; اقسام عذاب ۱، ۲، ۳، ۳، ۸; جنگ کے ذریعے عذاب ۳; دھوئیں

کا عذاب ۱۶; زمینی عذاب کا منشا ۳; عذاب کی نشانیاں ۵; عذاب کے علل و اسباب ۸; عذاب میں مہلت ۶

قتل: اسباب قتل ۵

قرآن: قرآن کا فہم ۱۲; قرآن کی خصوصیت ۱۱; قرآنی آیات کا تنوع ۹; قرآنی آیات کی خصوصیت ۹; قرآنی بیان کے تنوع کا

فلسفہ ۱۲; قرآنی بیان میں تنوع ۹، ۱۰، ۱۱

کفار:

کفار کا عذاب ۶؛ کفار کو مہلت ۶؛ کفار کے عذاب کا منشا ۲

گروہ بندی: گروہ بندی کے آثار ۵

مبلغین: مبلغین کی ذمہ داری ۱۰

مشرکین: مشرکین کا عذاب ۶، ۳؛ مشرکین کو مہلت ۶؛ مشرکین کی ہلاکت سے نجات ۷؛ مشرکین کے عذاب کا منشا ۱، ۲

ہلاکت: ہلاکت سے نجات کے علل و اسباب ۷

ہمسایہ: ہمسایہ ۱۳

آیت ۶۶

﴿وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ قُلْ لَنْسُتَ عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ﴾

اور آپ کی قوم نے اس قرآن کی تکذیب کی حالانکہ وہ بالکل حق ہے تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں

۱۔ قرآن اور اس کے معارف اور وعدوں کی حقانیت کے باوجود، پیغمبر (ص) کی قوم و قبیلے کا اسے جھٹلانا۔

و کذب به قومك و هو الحق

آیت ۵۷ "قل انی علی بینۃ" کا موضوع "قرآن" تھا۔ اس کے بعد کی آیات میں بھی قرآن کے وعدوں کی بحث کی گئی ہے۔

بنا برائیں "بہ" کا مرجع ضمیر ہو سکتا ہے قرآن ہو۔

۲۔ پیغمبر (ص) کے قوم و قبیلے نے، خداوند عالم کی جانب سے عذاب کی دھمکی پر یقین نہیں کیا اور اسکو جھٹلانا شروع

کر دیا۔ قل هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا ... و کذب به قومك

آیت "قل هو القادر" میں خداوند کی جانب سے وعید سنائی گئی ہے۔ احتمال ہے کہ "کذب بہ" کا مرجع ضمیر گزشتہ آیت میں

بیان شدہ "وعید" ہی ہو۔ مندرجہ بالا مفہوم اسی احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۳۔ مشرکین مکہ اور قبیلہ پیغمبر (ص) (قریش) کے بارے میں عذاب کے وعدوں کے عملی صورت اختیار کرنے کی قرآنی پیشین گوئی۔ و کذب به قومك و هو الحق

حق کے معانی میں سے ایک "ثابت" اور دوسرا "واجب" ہے۔ اس آیت میں آئندہ ایک حادثے کے وقوع کی خبر ہے۔ یعنی ایک ثابت شدہ چیز ہے کہ جو واقع ہوگی۔ لہذا اگر "بہ" کی ضمیر کا مرجع، گزشتہ آیت میں (بیان شدہ) عذاب ہو تو جملہ "و هو الحق" آئندہ اس کے حتمی وقوع پر تاکید ہے۔ جیسا کہ تاریخ نے بھی اس نکتہ کی وضاحت سے تائید کی ہے۔

۳۔ قریش اور مشرکین مذاق اڑانے کی بنا پر، پیغمبر (ص) کے ہاتھوں اپنے اوپر عذاب موعود کو عملی صورت میں دیکھنا چاہتے تھے۔ و کذب به قومك ... قل لست علیکم بوکیل

اگر "کذب بہ" میں "بہ" کی ضمیر کا مرجع عذاب ہو تو جملہ "قل..." گویا مشرکین کے اس سوال کا ایک ضمنی جواب ہے کہ اگر عذاب واقع ہونا ہے تو پیغمبر (ص) کو چاہیئے کہ اسے عملی صورت میں لائے؟ بنا بر این جملہ "قل لست..." مشرکین کی جانب سے سوال کئے جانے پر ایک قرینہ ہے۔

۵۔ پیغمبر (ص) مشرکین کو عذاب دینے پر مامور نہیں اور نہ ہی آپ (ص) کو اس کا اختیار ہے۔ و کذب به قومك ... قل لست علیکم بوکیل

چونکہ گزشتہ آیت اور اسی طرح صدر آیت میں عذاب کی بات ہو رہی تھی جملہ "لست..." اس سلسلے میں مشرکین کے وہم کی نفی کے لیے ہے یعنی پیغمبر (ص) کو عذاب کا اختیار حاصل نہیں۔

۶۔ پیغمبر (ص) کا فریضہ نہیں کہ آپ (ص) لوگوں کو ایمان لانے اور حق کو قبول کرنے پر وارد کرے۔ و کذب به قومك و هو الحق قل لست علیکم بوکیل

آنحضرت (ص): آنحضرت کی ذمہ داری کی حدود ۵، ۶؛ آنحضرت (ص) کی قوم ۱، ۲؛ آنحضرت کے اختیارات کی حدود ۵
خدا تعالیٰ: خدا کی تنبیہ کو جھٹلانے والے ۲؛ خدا کے عذاب کو جھٹلانا ۲

دین: دین میں جبر و اکراہ کی نفی ۶

عذاب: عذاب کے بارے میں خبردار کیا جانا ۲؛ عذاب کے وعدے کا پورا ہونا ۳؛ عذاب کے وعدے کے پورا ہونے کا

مطالبہ ۳

قرآن: قرآن کو جھٹلانا ۱؛ قرآن کی پیشین گوئی ۳؛ قرآن کی حقانیت ۱؛ مکذبین قرآن ۱
 قریش: قریش اور قرآن ۱؛ قریش کا عذاب ۳؛ قریش کا کفر ۲؛ قریش کو خبردار کیا جانا ۲؛ قریش کا مذاق
 اڑانا ۳؛ قریش کے مطالبات ۳
 مشرکین: مشرکین کا عذاب ۵؛ مشرکین کا مذاق اڑانا ۳؛ مشرکین کے مطالبات ۳
 مشرکین مکہ: مشرکین مکہ کا عذاب ۳

آیت ۶۷

﴿لِكُلِّ نَبِيٍّ مُّسْتَقَرٌّ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾.

ہر خبر کے لئے ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا
 ۱۔ ہر حادثہ اور واقعہ حتمی طور پر اپنے وقت پر اور خاص شرائط کے تحت وقوع پذیر ہوتا ہے۔ لکل نباء مستقر
 "نبائی" مصدر ہے اور اس آیت میں بظاہر اسم مفعول یعنی "نبا بہ" کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔
 ۲۔ خداوند عالم کی جانب سے عذاب کے وعدے، اپنے وقت اور خاص شرائط کے تحت پورے ہو کر رہیں گے۔
 قل هو القادر ... لکل نباء مستقر

۳۔ عذاب، قانون و ضوابط کے مطابق اور معین شرائط کے ساتھ نازل ہوتا ہے۔ علی ان یبعث علیکم عذابا ... لکل
 نباء مستقر

۳۔ مشرکین مکہ جلد ہی عذاب الہی کے وعدوں کی حقانیت کو پالیں گے۔ علی ان یبعث ... لکل نباء مستقر و سوف
 تعلمون

گذشتہ آیات میں مشرکین مکہ کو عذاب الہی کی تنبیہ کے بعد، گویا ان کی طرف سے ایک سوال کیا گیا ہے کہ کیوں عذاب کا
 وعدہ عملی صورت اختیار نہیں کرتا؟ یہ آیت اس طرح جواب دے

رہی ہے کہ وقوع عذاب حتمی ہے لیکن مناسب وقت اور خاص شرائط سے مربوط ہے۔

۵۔ دنیا میں کوئی بھی واقعہ، بطور اتفاق اور نظام علیت سے ہٹ کر واقع نہیں ہوتا۔ لکل نباء مستقر
جملہ "لکل نبائی" موجبہ کلیہ کی صورت میں ایک قضیہ محصورہ کو بیان کر رہا ہے۔ بنا برائیں کوئی بھی "مخبر عنہ" اسکی کلیت سے
خارج نہیں۔

۶۔ تاریخی حوادث اور زمانے کے تحولات ہمیشہ قرآنی وعدوں کی حقانیت کی تائید کریں گے۔ لکل نباء مستقر و سوف
تعلمون

جملہ "سوف تعلمون" اس نکتے کی تصریح کر رہا ہے کہ مستقبل اور آئندہ، ہمیشہ قرآنی وعدوں کی حقانیت کو ظاہر کرتا رہے گا۔
چونکہ یہ جملہ ہمیشہ صادق (سچا) ہے۔ پس ہر زمانے کے حوادث، حقانیت قرآن کی تائید کرتے رہیں گے۔
آفرینش (خلقت): آفرینش و خلقت میں علیت ۵

اتفاق: اتفاق کی نفی ۵

تاریخ: تاریخ کے فوائد ۶

حوادث: حوادث کا قانون و ضابطے کے مطابق ہونا ۵؛ حوادث کے وقوع کی شرائط ۱

خدا تعالیٰ: خدا کے وعدوں کی حقانیت ۶؛ خدا کے وعدوں کے پورا ہونے کی شرائط ۲

عذاب: عذاب کا قانون کے مطابق ہونا ۳؛ عذاب کے نزول کا سبب ۳؛ عذاب کے وعدہ کی حقانیت ۳؛ وعدہ عذاب ۲

مشرکین مکہ: ۳

آیت ۶۸

﴿وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ وَإِمَّا يُنسِئَنَّ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ
بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾.

اور جب تم دیکھو کہ لوگ ہماری نشانیوں کے بارے میں بے ربط بحث کر رہے ہیں تو ان سے کنارہ کش ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ دوسری بات میں مصروف ہو جائیں اور اگر شیطان غافل کر دے تو یاد آنے کے بعد پھر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھنا
۱۔ مشرکین اور پیغمبر (ص) کے مخالفین، اپنی غلط باتوں کے ذریعے آیات قرآن اور دوسری آیات الہی میں مغالطہ پیدا کرنے کی کوشش میں تھے۔ و اذا رايت الذين يخوضون في آيتنا

طبرسی "خوض" کے معنی کمرے میں کہتے ہیں "الخوض التخليط في المفاوضة على سبيل اللعب و العبث و ترك
التفهم و التبين" یعنی خوض، گفتگو اور باتوں کے دوران، بیہودہ گوئی و تمسخر کے لیے غیر متعلق بات لے آنا، اور فہم اور
حقیقت کی وضاحت کو ترک کر دینا۔

۲۔ پیغمبر (ص) کا فریضہ ہے کہ آپ (ص) آیات قرآن اور دوسری آیات الہی میں شبہ پیدا کرنے اور مغالطہ ڈالنے والوں
سے بحث و تکرار اور جنگ و جدال سے اجتناب کریں۔ و اذا رايت الذين يخوضون في آيتنا فاعرض عنهم

۳۔ مؤمنین کا فریضہ ہے کہ وہ دین اور آیات الہی کے بارے میں مغالطہ ڈالنے والے اور ناروا باتیں کرنے والے افراد
سے بحث کرنے سے پرہیز کریں۔ و اذا رايت الذين يخوضون في آيتنا فاعرض عنهم

۳۔ دین کے بارے میں مغالطہ ڈالنے والے اور مجادلہ

کرنے والے یا وہ افراد جو حقیقت جاننا نہیں چاہتے، ان کے مقابلے میں بہترین رویہ، بے اعتنائی ہے۔
الذین یخوضون فی آیتنا فاعرض عنہم

۵۔ قرآن کے بارے میں مغالطہ ڈال کر مجادلہ کرنے والے افراد سے بات چیت ترک کرنا، انھیں اس ناپسندیدہ فعل سے روکنے کا ایک طریقہ اور نہی از منکر کا ایک درجہ ہے۔ یخوضون فی آیتنا فاعرض عنہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ

۶۔ قرآن اور آیات الہی کے بارے میں مغالطہ ڈالنے والے افراد کو اس بیہودہ گوئی سے ہٹا کر دوسری باتوں میں لگانا ضروری ہے۔ الذین یخوضون ... فاعرض عنہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ

۷۔ جو لوگ حقیقت نہیں جاننا چاہتے، ان سے بے فائدہ بحث و تکرار کرنے سے بچنے کی ضرورت۔
الذین یخوضون ... فاعرض عنہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ

۸۔ اگر مشرکین اور مخالفین دین کے بارے میں مغالطہ نہ ڈالیں تو ان سے بات چیت کرنے اور میل جول رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ فاعرض عنہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ

بظاہر "حتی" حکم اعراض کے لیے غایت و انتہا ہے۔ یعنی مشرکین سے اس وقت تک دور رہو یہاں تک کہ وہ آیات الہی میں غور فکر کرنے لگے ہیں۔

۹۔ فرائض الہی کے سلسلے میں انسان کی فراموشی کا عامل شیطان ہے۔ و اما ینسینک الشیطن

۱۰۔ مغالطہ ڈالنے والے اور فضول بحث کرنے والے افراد کی محفل میں نادانستہ طور پر اور فراموشی کے سبب بیٹھنا، گناہ نہیں۔ اما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری

۱۱۔ پیغمبر (ص) پر فراموشی و نسیان کا عارض ہونا ممکن ہے۔ و اما ینسینک الشیطن

۱۲۔ شیطان، انسان کی ذہنی سرگرمی و فعالیت پر اثر انداز ہونے کی طاقت رکھتا ہے۔

و اما ینسینک الشیطن فراموشی ایک حالت ہے کہ جو انسان پر طاری ہوتی ہے۔ یہاں یہ حالت و کیفیت پیدا کرنے کی نسبت شیطان کی طرف دی گئی ہے، لہذا اسی سے مندرجہ بالا مفہوم اخذ کیا گیا ہے۔

۱۳۔ شیطان چاہتا ہے کہ دین کے بارے میں مغالطہ ڈالنے والے افراد کی محفل میں بیٹھنے کی حرمت کا حکم فراموش کر دیا جائے۔ و اما ينسينك الشيطان

"ینسینک" کا نون اور "اما" میں "مائے" زائدہ کہ جو تاکید کے لیے ہیں، ظاہر کمر رہے ہیں کہ شیطان چاہتا ہے کہ انسان کو اس قسم کے موارد میں فراموشی و نسیان میں مبتلا کر دے۔

۱۴۔ فراموشی فرائض الہی کے مکلف کے بارے میں ایک قابل قبول عذر ہے۔ و اما ينسينك الشيطان

۱۵۔ قرآن اور آیات الہی کے بارے میں مغالطہ ڈالنے والے، فضول باتیں کرنے والے اور مجادلہ کرنے والے افراد کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور میل جول رکھنا حرام ہے۔ الذین یخوضون فی آیتنا ... فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین

۱۶۔ صدر اسلام کے مسلمانوں کو فراموشی و نسیان کے خطرے کی وجہ سے، آیات الہی کے بارے میں مغالطہ ڈالنے والوں سے بے اعتنائی کرنے کا حکم دیا جانا۔ و اما ينسينك الشيطان فلا تقعد بعد الذکری

۱۷۔ قرآن اور آیات الہی کے بارے میں مغالطہ ڈالنے والے افراد ظالم و ستم کار ہیں۔

الذین یخوضون فی آیتنا ... مع القوم الظالمین

۱۸۔ عن رسول اللہ (ص) : من کان یؤمن باللہ و الیوم الآخر فلا یجلس فی مجلس یسب فیہ امام او یغتتاب فیہ مسلم

ان اللہ یقول فی کتابہ : و اذا رایت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنہم ...^(۱)

آنحضرت (ص) سے منقول ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ اس مجلس میں ہرگز نہ بیٹھے جس میں امام کو (نعوذ باللہ) گالیاں دی جاتی ہوں یا کسی مسلمان کی غیبت کی جاتی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے "اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں میں (بے فائدہ) بحث کرتے ہیں تو ان سے روگردانی کرو..."

۱۹۔ عن ابی جعفر (علیہ السلام) فی قول اللہ "و اذا رایت الذین یخوضون فی آیاتنا" قال : الکلام فی اللہ والجدال فی القرآن

"فاعرض عنہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ" ...^(۲)

(۱) تفسیر قمی، ج ۱، ص ۲۰۴، نور الثقلین ج ۱ / ص ۷۲۶ ح ۱۱۶۔

(۲) تفسیر عیاشی ج ۱ / ص ۳۶۲، حدیث ۳۔ نور الثقلین ج ۱ / ص ۷۲۵ ح ۱۱۴۔

امام باقر ؑ فرماتے ہیں: "يخوضون في آياتنا" سے مراد خداوند عالم کے بارے میں گفتگو کرنا اور قرآن کے بارے میں مجادلہ (بحث و تکرار) کرنا ہے "پس ان لوگوں سے روگردانی اختیار کرو یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں بحث کرنے لگیں" ۲۰۔ عن امير المؤمنين ؑ ... فغرض على السمع ان لا تصغى به الى المعاصي ... فقال عزوجل "واذا رايت الذين

يخوضون في آياتنا فاعرض عنهم..." (۱)

امير المؤمنين علی ؑ سے منقول ہے کہ ... خداوند متعال نے انسان کے کانوں پر فرض کر دیا کہ ان سے گناہ کی بات نہ سنی جائے ... خداوند عزوجل کا ارشاد ہے: اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں میں (بے فائدہ) بحث کرتے ہیں تو ان سے روگردانی کرو..."

آنحضرت (ص): آنحضرت کی ذمہ داری ۲، آنحضرت (ص) کی فراموشی ۱۱

آئمہ ؑ: آئمہ ؑ کو گالیاں دینے والے سے روگردانی ۱۸

تکلیف: تکلیف کی فراموشی کا منشاء ۹; تکلیف کے رفع کے عوامل ۱۰، ۱۳

حق قبول نہ کرنے والے: حق قبول نہ کرنے والے افراد سے رویہ ۷

دین: دین کی پاسداری ۲، ۳، ۵، ۶، ۸

ذہن: ذہن پر اثر انداز ہونے والے عوامل ۱۲

روایت ۱۸، ۱۹، ۲۰

شبہات: آیات خدا میں شبہ ڈالنا ۱; شبہات سے مقابلہ کی روش ۲; قرآن میں شبہ ایجاد کرنا ۱

شیطان: شیطان کا کردار ۹، ۱۲، ۱۳; شیطان کی کوشش ۱۳

ظالمین: ۱۷

ظلم: موارد ظلم ۱۷

عذر: قابل قبول عذر ۱۳

(۱) من لا یحضرہ الفقیہ ج/ ۲ ص ۳۸۲/ باب ۲۲۷ نور الثقلین ج/ ۱ ص ۷۲۴ ح ۱۱۸۔

غیبت: محفل غیبت میں حاضر ہونا ۱۸

فرااموشی: فرااموشی کے آثار ۱۰، ۱۳

گناہ: گناہ کی بات سننے سے اجتناب ۲۰

مجادلہ: ذات الہی کے بارے میں مجادلہ کرنے والے ۱۹؛ مجادلے سے اجتناب ۲، ۳، ۵، ۷

محرمات: ۱۳، ۱۵

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمانوں کی فرااموشی ۱۶

مشرکین: مشرکین اور آیات خدا ۱؛ مشرکین اور آیات قرآن ۱؛ مشرکین کا شبہ پیدا کرنا ۱؛ مشرکین کا مغالطہ ۱

مغالطہ: آیات خدا میں مغالطہ ڈالنے والے ۱؛ آیات خدا میں مغالطہ ڈالنے والوں سے بے اعتنائی ۱۶؛ آیات خدا میں مغالطہ

ڈالنے والوں سے روگردانی ۳، ۲؛ آیات خدا میں مغالطہ پیدا کرنے کا ظلم ۱۷؛ آیات خدا میں مغالطہ ڈالنے والوں کا مقابلہ

۱۶، ۶؛ دین میں مغالطہ ڈالنے والوں سے بے اعتنائی ۵، ۳؛ دین میں مغالطہ ڈالنے والوں سے روگردانی ۸، ۳؛ دین میں مغالطہ

ڈالنے والوں سے مقابلہ ۵، ۳؛ قرآن میں مغالطہ ڈالنے والوں سے روگردانی ۱۹، ۲؛ قرآن میں مغالطہ والوں سے مقابلہ ۶

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۳

نہی از منکر: نہی از منکر کے درجات و مراتب ۵

ہم نشینی (میل جول): آیات خدا میں مغالطہ پیدا کرنے والوں سے میل جول ۱۵؛ صرام میل جول ۱۳، ۱۵؛ دین میں

مغالطہ پیدا کرنے والوں سے میل جول ۱۳؛ قرآن میں مغالطہ ڈالنے والوں سے میل جول ۱۵؛ مشرکین سے میل جول ۸

آیت ۶۹

﴿وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَكِنْ ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ﴾.

اور صاحبان تقویٰ پر ان کے حساب کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے لیکن یہ ایک یاد دہانی ہے کہ شاید یہ لوگ بھی تقویٰ اختیار کر لیں

۱۔ جو لوگ، قرآن اور اسلام کے بارے میں بیہودہ گوئی کرنے والے افراد کی محفل میں اٹھنے بیٹھنے سے پرہیز کرنے کے باوجود مجبوراً ان کی باتیں سنتے ہیں، ان پر کوئی گناہ نہیں۔ و ما علی الذین یتقون من حسابهم من شیء و لكن ذکرى لعلهم یتقون

یہاں "یتقون" کا لغوی معنی مراد لیا گیا ہے۔

۲۔ قرآن اور اسلام کے سلسلے میں بیہودہ گوئی کرنا، مذاق اڑانا اور مغالطہ پیدا کرنا ایک عظیم گناہ ہے۔
فلا تقعد بعد الذکرى مع القوم الظلمین۔ و ما علی الذین یتقون من حسابهم من شیء

آیات میں "خوض" (بے فائدہ بحث) کرنے والوں کو ظالم کہنا اور ان کے ساتھ مسلمانوں کے میل جول کی حرمت پر تاکید کرنا اور اسی طرح جملہ "من حسابهم" مجموعی طور پر آیات میں خوض (بے فائدہ بحث) کرنے کے گناہ کبیرہ ہونے کی نشاندہی کر رہا ہے۔

۳۔ جو لوگ، قرآن اور اسلام کے بارے میں مغالطہ پیدا کرنے والوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے پرہیز کرتے ہیں اور اور دوسروں کو بھی (ان سے میل جول رکھنے سے) منع کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان پر کوئی گناہ نہیں۔
و ما علی الذین یتقون من حسابهم من شیء و لكن ذکرى

یہاں "یتقون" کا لغوی معنی لیتے ہوئے اسکا متعلق خوض لیا گیا ہے اور "یذکروہم" کے لیے "ذکرى" کو مفعول مطلق فرض کیا گیا ہے۔ یعنی "یتقون الخوض و لكن یذکروہم ذکرى"

۳۔ قرآن اور اسلام کے سلسلے میں مغالطہ پیدا کرنے والے افراد کا (یہ) مغالطہ اور مذاق جاری رہنے کے باوجود، ان سے اجتناب کرنے والے مومنین پر کوئی گناہ نہیں۔

و ما على الذين يتقون من حسابهم من شيء

ممکن ہے یہ آیت بعض مؤمنین کے اس سوال کا جواب دے رہی ہو کہ اگر ہم کفار کی مجلس میں نہ جائیں اور ان کے ساتھ میل جول کو حرام قرار دیں تو ان کے لیے مغالطے اور مذاق کا مزید موقع فراہم ہوتا ہے؟ اس آیت میں فرمایا گیا ہے آپ لوگ اجتناب کریں، ان کے کام کا گناہ، آپ کی جانب سرایت نہیں کرے گا۔

۵۔ آیات الہی میں مغالطہ پیدا کرنے والے، بیہودہ باتیں کرنے والے افراد سے اٹھنے بیٹھنے کی حرمت کا مقصد، انہیں اس ناپسندیدہ فعل سے روکنا ہے۔ فلا تقعد بعد الذکری... و ما على الذين يتقون من حسابهم من شيء و لكن ذکری لعلہم يتقون

۶۔ ان کفار اور مشرکین سے نشست و برخاست حرام نہیں کہ جو قرآن و اسلام کے بارے میں نہ تو کسی قسم کا مغالطہ پیدا کرتے اور نہ ہی مذاق اڑاتے ہیں۔ و ما على الذين يتقون من حسابهم من شيء اس آیت میں "یتقون" کا فاعل، کفار اور "حسابہم" کی ضمیر کا مرجع، خوض (بے فائدہ بحث) کرنے والوں، کو فرض کیا گیا ہے۔ یعنی "خوض" سے پرہیز کرنے والے کفار کا حساب "خوض" کرنے والوں کے حساب سے جدا ہے۔ اور ان سے اٹھنے بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۷۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ غیر جانبدار کفار و مشرکین سے میل جول رکھتے ہوئے انہیں قرآن اور اسلام کے بارے میں مغالطہ کاری اور مذاق سے بچنے کی نصیحت کرتے ہوئے خبردار کرتے رہیں۔ و ما على الذين يتقون من حسابهم من شيء و لكن ذکری تعلہم يتقون

۸۔ قرآن اور اسلام کے تقدس کی حفاظت کرنا، دوسروں کو اس کے بارے میں مذاق اڑانے، بیہودہ باتیں کرنے سے منع کرنا، سب مسلمانوں کا فریضہ ہے۔ و ما على الذين يتقون... و لكن ذکری لعلہم يتقون

۹۔ قال ابو جعفر ؑ: لما نزلت "فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین، قال المسلمون: کیف نضع ان کان کلما استہزء المشرکون بالقرآن قمنا و ترکنا ہم فلا ندخل اذا المسجد الحرام و لا نطوف بالبيت الحرام فانزل الله تعالى "و ما على الذين يتقون من حسابهم من شيء" و امرهم بتذکیرہم و تبصیرہم ما استطاعوا^(۱)

امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ جس وقت آیت "فلا تقعد بعد..." نازل ہوئی اس وقت مسلمانوں نے عرض کی (یا رسول اللہ ص) ہم کیا

کریں اگر مشرکوں کے قرآن سے مذاق اڑانے پر اٹھ جائیں تو نہ مسجد الحرام میں داخل ہو سکیں گے اور نہ بیت الحرام کا طواف کر سکیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور جو لوگ پرہیز کرتے ہیں ان پر ایسے لوگوں کے حساب کی کچھ ذمہ داری نہیں" اور اس میں مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ کفار کو نصیحت دیں اور اپنی استطاعت کے مطابق انھیں موعظہ کریں۔

اسلام: اسلام کا مذاق اڑانے سے اجتناب ۷، ۸؛ اسلام کا مذاق اڑانے کا گناہ ۲؛ اسلام کی حفاظت ۳؛ اسلام کے تقدس کی حفاظت ۸

احکام: فلسفہ احکام ۵

دین: دین کی حفاظت ۵، ۷، ۸

روایت: ۹

عذر: قابل قبول عذر ۱، ۳

قرآن: قرآن کے تقدس کی حفاظت ۸؛ قرآن کے مذاق اڑانے سے اجتناب ۷، ۸؛ قرآن کے مذاق اڑانے کا گناہ ۲

کفار: کفار کو موعظہ ۹

گناہ: کبیرہ گناہ ۲

مسلمان: مسلمانوں کی ذمہ داری ۷، ۸

معاشرت: احکام معاشرت ۱، ۳، ۶؛ غیروں سے میل جول ۶

مغالطہ: آیات خدا میں مغالطہ ڈالنے والوں سے روگردانی ۵؛ اسلام میں مغالطہ پیدا کرنے والوں سے روگردانی ۳؛ اسلام میں مغالطہ پیدا کرنے کا گناہ ۲؛ قرآن میں مغالطہ ڈالنے والوں سے روگردانی ۳؛ قرآن میں مغالطہ پیدا کا گناہ ۲

نہی از منکر: نہی از منکر کی اہمیت ۷، ۸؛ نہی از منکر کے مراتب ۵؛ نہی از منکر کے موارد ۵، ۹

ہم نشینی (میل جول): آیات خدا میں مغالطہ ڈالنے والوں سے میل جول ۵؛ اسلام کا مذاق اڑانے والوں سے میل جول ۱، ۳، ۶؛ قرآن کا مذاق اڑانے والوں سے میل جول ۶؛ قرآن میں مغالطہ پیدا کرنے والوں سے میل جول ۱، ۳، ۶؛ ۳، ۳، ۶

کفار سے میل جول ۶، ۷؛ مشرکین سے میل جول ۶، ۷؛ میل جول رکھنے کا جواز ۱، ۳، ۶

آیت ۷۰

﴿وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَّهُوَ غَرْثُهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهِ أَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِنْ تَعْدِلْ كُلُّ عَدْلٍ لَأَيُّحَذِّ مِنْهَا أُولَئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا هُمْ شَرَّابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ﴾

اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دیں کو کھیل تماشہ بنا رکھا ہے اور انہیں زندگانی دنیا نے دھوکہ میں مبتلا کر دیا ہے اور ان کو یاد دہانی کراتے رہو کہ مبادا کوئی شخص اپنے کئے بنا پر ایسے عذاب میں مبتلا ہو جائے کہ اس کے علاوہ کوئی سفارش کرنے والا اور مدد کرنے والا نہ ہو اور سارے معاوضے اکٹھا بھی کر دے تو اسے قبول نہ کیا جائے، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے کمرتوت کی بنا پر بلاؤں میں مبتلا کیا گیا ہے کہ اب ان کے لئے گرم پانی کا مشروب ہے اور ان کے کفر کی بنا پر دردناک عذاب ہے

- ۱۔ بعض لوگوں نے دنیوی کھیل تماشے کو (ہی) اپنا دین بنا رکھا ہے۔ و ذر الذین اتخذوا دینہم لعباً و لہواً
- ۲۔ بعض لوگوں نے بے عقلی کی بنا پر دین خدا کو اپنے لیے بازیچہ اور کھیل تماشہ بنایا ہوا ہے۔
و ذر الذین اتخذوا دینہم لعباً و لہواً ہو سکتا ہے "دینہم" سے مراد، آئین الہی ہو کہ جو ان لوگوں کے لیے نازل کیا گیا ہے۔
لیکن انہوں نے اس سے تمسک کرنے کے بجائے اسے بازیچہ بنا رکھا ہے۔
- ۳۔ پیغمبر (ص) کا فریضہ ہے کہ جن لوگوں نے کھیل کود کو اپنا

دین بنا رکھا ہے، ان سے بے اعتنائی کریں۔ و ذر الذین اتخذوا دینہم لعباً و لہوا

۳۔ دین الہی سے تمسک کرنا ایک فطری بات ہے اور فطرت انسان میں شامل ہے۔ و ذر الذین اتخذوا دینہم لعباً و لہوا کفار کی جانب دین کی نسبت دینا یعنی "دینہم" اس بات کی حکایت کر رہا ہے کہ ان کے لیے ایک دین فرض کیا گیا ہے۔ ایک احتمال کے مطابق، یہ دین ان کی ندائے فطرت ہے۔ کہ جو انھیں توحید اور دین داری کی طرف دعوت دے رہی ہے۔ یہی قول صاحب المیزان نے اختیار کیا ہے۔

۵۔ اسلام اور قرآن میں مغالطہ پیدا کرنے والے اور خوض (بے فائدہ بحث) کرنے والے افراد اور اسے اپنے مذاق کا نشانہ بنانے والے لوگوں نے دین خدا کو اپنے لیے کھیل تماشا بنا رکھا ہے۔

الذین یخوضون فی ایتنا ... و یخوضوا فی حدیث غیرہ ... و ذر الذین اتخذوا دینہم لعباً و لہوا

گذشتہ آیات کے قرینے سے "الذین..." سے مراد وہی لوگ ہیں جو آیات میں خوض (بے فائدہ بحث و تکرار) کرتے ہیں۔
۶۔ جن لوگوں نے دین خدا کو بازیچہ سمجھ رکھا ہے انھیں چھوڑ دینا اور ان سے بے اعتنائی کرنا، پیغمبر (ص) اور مؤمنین کا فریضہ ہے۔ و ذر الذین اتخذوا دینہم لعباً و لہوا

۷۔ دنیوی زندگی فریب ساز اور خطرات سے پر، لغزش کا مقام ہے۔ و غرثم الحیاة الدنیا

۸۔ دنیا سے محبت اور دل بستگی ہی دین کو بازیچہ سمجھنے اور اس کے بارے میں یہودہ گوئی کرنے کا سبب بنتی ہے۔
و ذر الذین اتخذوا دینہم ... و غرثم الحیاة الدنیا جملہ "غرثم" کا عطف، مسبب پر سبب کا عطف ہے۔ یعنی بعض لوگوں کے دین کو بازیچہ بنانے کا سبب ان کی دنیا سے محبت و دل بستگی ہے۔

۹۔ جو لوگ دین کو بازیچہ بناتے ہیں، دنیا کے فریب اور دھوکے میں آنے والے اور اس سے محبت و دل بستگی رکھنے والے ہیں۔ و ذر الذین اتخذوا دینہم لعباً و لہوا و غرثم الحیاة الدنیا

۱۰۔ دنیوی زندگی کے فریب و دھوکے اور اس کے پرکشش لغزشوں کے مقابلے میں ہوشیار رہنے کی ضرورت۔
و غرثم الحیاة الدنیا جملہ "غرثم..." کو بیان کرنے کا مقصد جو کہ انحراف کے سبب کمے طور پر ذکر کیا گیا ہے، عام لوگوں کو ہوشیار اور چوکنا کرنا ہے۔

۱۱۔ لوگوں کو قرآن کے ذریعے نصیحت کرنا، پیغمبر (ص) اور دینی مبلغین کے فرائض میں سے ہے۔

و ذکر بہ ان تبسل نفس۔

ہو سکتا ہے "بہ" کی ضمیر کا مرجع قرآن ہو کہ جو مذکورہ آیات کے سیاق سے ظاہر ہے۔ اصطلاح میں اسے مرجع حکمی کہتے ہیں۔

۱۲۔ قرآن، لوگوں کو نصیحت کرنے والی کتاب ہے۔ و ذکر بہ ان تبسل نفس

۱۳۔ انسان اپنے اعمال کے ذریعے اپنے آپ کو نیکی و ثواب سے محروم کر کے ہلاکت و تباہی میں ڈال دیتا ہے۔

ان تبسل نفس بما کسبت "بسل" کا معنی "منع" اور "جس" ہے اور اس کا نتیجہ ہلاکت و تباہی ہے۔ لسان العرب میں

ہے کہ "ابسلت فلانا اذا اسلمته للهلكة"

۱۳۔ انسانی اعمال کے نقصان دہ آثار کی طرف متوجہ کرانا، تربیت و تبلیغ کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔

و ذکر بہ ان تبسل نفس بما کسبت

ہو سکتا ہے جملہ "ان تبسل" "ذکر" کے لیے مفعول لہ ہو۔ اس صورت میں یہ معنی ہوگا۔ "ذکر لان لا تبسل نفس بما کسبت"

۱۵۔ قرآن کی نصیحتوں پر عمل کرنے کا نتیجہ تباہی و ہلاکت سے بچنا ہے۔ و ذکر بہ ان تبسل نفس بما کسبت

ہو سکتا ہے کہ جملہ "ان تبسل" لام تعلیل اور حرف نفی کو تقدیر میں رکھتے ہوئے "ذکر" کے لیے مفعول لہ ہو۔ بنا بریں جملہ کا

معنی اس طرح ہو جائے گا: لوگوں کو قرآن کے ذریعے نصیحت کرو تا کہ وہ اپنے برے اعمال کے عواقب و نتائج میں

گرفتار نہ ہوں۔

۱۶۔ دین کو بازیچہ اور کھیل بنانا، نیکی و ثواب سے محرومیت اور تباہی کا باعث بنتا ہے۔

و ذر الذین اتخذوا دینهم لعبا و لہوا ... و ذکر بہ ان تبسل نفس

گذشتہ آیت میں دین سے کھیل کی بات ہو رہی تھی۔ اور (یہاں) جملہ "ذکر بہ..." "چوکنا کرنے اور ان کے اعمال کا نتیجہ بیان

کرنے کے لیے ہے۔

۱۷۔ خداوند عالم کے سوا، انسان کے لیے کوئی بھی مددگار اور شفاعت کرنے والا نہیں۔

لیس لها من دون الله ولی و لا شفیع

۱۸۔ جو لوگ اپنے ناپسندیدہ اور ناروا اعمال کے ذریعے اپنے آپ کو تباہ کر کے نیکی و خیر سے محروم کر چکے ہیں، مخلوقات

میں ان کا کوئی بھی دوست، مددگار اور شفاعت کنندہ نہیں ہوگا۔

ان تبسل نفس بما كسبت ليس من دون الله ولي و لا شفيع

۱۹۔ دین کو بازیچہ بنانے والوں سے، عذاب سے نجات کے بدلے کسی قسم کا فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا۔
اتخذوا دينهم لعبا ... و ان تعدل كل عدل لا يؤخذ منها

۲۰۔ دین کو کھیل و بازیچہ بنانے کا نتیجہ، عذاب میں مبتلا ہونا اور شفاعت سے محرومیت ہے۔
الذين اتخذوا دينهم لعبا و لهوا ... اولئك الذين ا بسلوا بما كسبوا

۲۱۔ قیامت کا عذاب اور شفاعت سے محرومیت، انسانی اعمال کا نتیجہ ہے۔
ليس لها من دون الله ... اولئك الذين ا بسلوا بما كسبوا

۲۲۔ دین کو کھیل و بازیچہ بنانے والوں کے لیے کھولتا ہوا گرم پانی اور قیامت کا دردناک عذاب آمادہ ہوگا۔
اولئك الذين ا بسلوا ... لهم شراب من حميم و عذاب اليم

۲۳۔ دین کو کھیل و بازیچہ بنانا کفر ہے اور اسے کھیل بنانے والے کافر ہیں۔
و ذر الذين اتخذوا دينهم لعبا و لهوا ... بما كانوا يكفرون

۲۳۔ کفر پر ہمیشہ قائم رہنا قیامت کے دردناک عذاب میں گرفتار ہونے کا باعث بنتا ہے۔
عذاب اليم بما كانوا يكفرون

۲۵۔ جو لوگ، دنیا کے کھیل تماشے کو اپنا دین قرار دیتے ہیں (وہی) کافر ہیں۔
و ذر الذين اتخذوا دينهم لعبا و لهوا ... بما كانوا يكفرون

یہ اس بنا پر ہے کہ جب "اتخذوا دينهم لعبا" کا معنی "اتخذوا اللعب دینا" ہو۔
آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۱۱، ۶، ۳

انسان: انسانی رجحانات ۳

اجتماعی گروہ: ۱، ۲

بے پناہ لوگ: ۱۸

بے پناہی: بے پناہی کے علل و اسباب ۱۸

بے دین لوگ: بے دین لوگوں سے بے اعتنائی ۳
تبلیغ: روش تبلیغ ۱۳

تربیت: تربیت میں مؤثر عوامل ۱۳

جزا: جزا سے محرومیت کے اسباب

جہنم: جہنم کا گرم پانی ۲۲; جہنم میں پینے والی اشیاء ۲۲

خدا تعالیٰ: شفاعت خدا ۱۷۱; مختصات خدا ۱۷۱

خیر (بھلائی): خیر و بھلائی سے محرومیت کے عوامل ۱۳، ۱۶، ۱۸

دنیا: دنیا کا پر فریب ہونا ۷، ۹، ۱۰

دنیا پرست لوگ: ۹

دنیا پرستی: دنیا پرستی کے آثار ۸، ۹

دین: دین سے کھیلنا ۲۳، ۶، ۵، ۲; دین سے کھیل کے آثار ۱۶; دین سے کھیلنے کی سزا ۱۹، ۲۰، ۲۲; دین سے کھیلنے کے

عوامل ۸; دین کا فطری ہونا ۳; دین کا مذاق اڑانا ۵; دین کا مذاق اڑانے کے اسباب ۸; دین کا مذاق اڑانے والوں سے بے

اعتنائی ۶; دین کی حفاظت ۶، ۳; دین میں مغالطہ ڈالنے والے ۵

دینداری: دینداری کا سرچشمہ ۳

دین سازی: کھیل کو دین بنانا ۲۵، ۱، ۲۵; لوگوں کا دین بنانا ۱

سرگرمی: دنیوی سرگرمی ۱، ۲، ۵

شفاعت: شفاعت سے محروم لوگ ۱۸; شفاعت سے محرومیت کے عوامل ۲، ۲۱;

عذاب: اخروی عذاب کے موجبات ۲۱، ۲۳; عذاب سے نجات کے موانع ۱۹; عذاب کے مراتب ۲۲; گرم پانی کا عذاب

۲۲; موجبات عذاب ۲۰

عمل: آثار عمل ۱۳، ۱۳; ناپسندیدہ عمل کی سزا ۲۱; ناپسندیدہ عمل کے آثار ۱۸

قرآن: قرآن کا کردار ۱۱، ۱۲، ۱۵؛ قرآن کا مذاق اڑانا ۵

کفار: ۲۳، ۲۵

کفر: کفر پر قائم رہنے کے آثار ۲۳؛ کفر کے عوائل ۲۳، ۲۵؛ موارد کفر ۲۳

لفزش: لفظش کے عوائل ۷، ۱۰

لہو و لعب: ۱، ۲، ۵

مبلغین: مبلغین کی ذمہ داری ۱۱

مغالطہ: قرآن اور دین میں مغالطہ پیدا کرنے والے ۵

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۶

نہی از منکر: نہی از منکر کے مراتب ۳، ۶

ہلاکت: ہلاکت سے بچنے کے عوائل ۱۵؛ موجبات ہلاکت ۱۳، ۱۶، ۱۸

ہوشیار رہنا: ہوشیار رہنے کی اہمیت، ۱۰

آیت ۷۱

﴿ قُلْ أُنَدِّعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانًا لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَىٰ ۖ إِنَّ هُدَىٰ اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ وَأُمِرْنَا لِنُسَلِّمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝﴾

پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ ہم خدا کو چھوڑ کر ان کو پکاریں جو نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان اور اس طرح اس کے ہدایت دینے کے بعد اٹے پاؤں پلٹ جائیں جس طرح کہ کسی شخص کو شیطان نے روئے زمین پر بے کادیا ہو اور وہ حیران و سرگردان مارا مارا پھر رہا ہو اور اس کے کچھ اصحاب اسے ہدایت کی طرف پکار رہے ہوں کہ ادھر آجاؤ۔۔۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہدایت صرف اس کے ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کی بارگاہ میں سراپا تسلیم رہیں

۱۔ بے ہودہ اور فضول خداؤں کی پرستش میں بنی آدم کیلئے کسی قسم کا فائدہ نہیں۔

قل اندعوا من دون الله ما لا ينفعنا

۲۔ بیہودہ خداؤں کی پرستش نہ کرنے میں کوئی نقصان اور ضرر نہیں۔ قل اندعوا من دون الله ما لا ينفعنا و لا يضرنا

یہ مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ صدر آیہ کے قرینے کے مطابق جملہ شرطیہ "ان دعونا ہم" جملہ "لا ینفعنا" کے بعد اور "ان ترکنا دعوتہم" "لا یضرنا" کے بعد، مد نظر رکھا گیا ہے۔

۳۔ بتوں کی پرستش نہ کرنے کی عاقلانہ دلیل، ان کا نفع

و نقصان پہنچانے سے عاجز ہونا ہے۔ قل اندعوا من دون الله ما لا ينفعنا و لا يضرنا

۳۔ فقط وہی معبود پرستش اور عبادت کے لائق ہے جو انسان کو نفع و ضرر پہنچانے کا اختیار رکھتا ہو۔

قل اندعوا من دون الله ما لا ينفعنا و لا يضرنا

۵۔ خداوند یکتا اور بنی آدم کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر (پروردگار) ہی عبادت و پرستش کے لائق ہے۔

قل اندعوا من دون الله ما لا ينفعنا و لا يضرنا

۶۔ توحید او معارف الہی کی تبلیغ کے لیے، قرآن کا انسان کی سود طلب اور ضرر سے گریزاں حس سے فائدہ اٹھانا۔

قل اندعوا من دون الله ما لا ينفعنا و لا يضرنا

۷۔ قرآنی تبلیغ کے طریقوں میں سے ایک طریقہ سوال کے ذریعے ضمیر کو قضاوت پر وارد کرنا ہے۔

قل اندعوا من دون الله ما لا ينفعنا

۸۔ تبلیغ دین کی ایک روش، منفعت پسندی کی فطری خواہش سے مثبت اور تعمیری فائدہ اٹھانا ہے۔

قل اندعوا من دون الله ما لا ينفعنا و لا يضرنا

۹۔ ظہور اسلام کے دوران، جزیرۃ العرب کے لوگوں میں بت پرستی اور شرک کا عام رواج ہونا۔

قل اندعوا من دون الله ما لا ينفعنا و لا يضرنا

۱۰۔ صدر اسلام کے مشرکین اپنے پروپیگنڈے کے ذریعے، مسلمانوں کو شرک اور بت پرستی کی جانب پلٹانے میں کوشاں

تھے۔ قل اندعوا من دون الله ... و نرد علی اعقابنا

۱۱۔ توحید کے بعد شرک کی طرف رجحان۔ (ارتداد) ایک رجعت پرستانہ (دقیانوسی) اور (انسانی) کمال کے خلاف حرکت

ہے۔ اندعوا من دون الله ... و نرد علی اعقابنا بعد اذ ہدی نا الله

جملہ "نرد علی..." کا معنی فقط ماضی کی طرف پلٹنا ہی نہیں ہے بلکہ جہالت کی جانب رجوع کرنے اور فکری پسماندگی کی

حکایت بھی کر رہا ہے۔

۱۲۔ توحید کمال تک پہنچانے والا عقیدہ ہے کہ موحدین ہدایت الہی کے ذریعے جس تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔

اندعوا من دون الله ... و نرد على اعقابنا بعد اذ هدى نا الله

۱۳_ شرک کی جانب پلٹنے والا شخص (مرتد) اس سرگردان دیوانے کی مانند ہے کہ جس کی عقل شیاطین (جنات) نے زائل کر رکھی ہے۔ اندعوا من دون الله ... و نرد ... کالذی استهوتہ الشی طین

"استهوتہ الشیاطین" یعنی شیاطین نے اس کی عقل و فکر کو ختم کر ڈالا ہو۔ اسی طرح جملہ "استهوتہ الشیاطین" اس شخص کے بارے میں بھی استعمال ہوتا ہے کہ جس کی (عقل کو) جنات نے زائل کر دیا ہو (لسان العرب) ۱۴_ مرتد اس شخص کی مانند زمین پر بے مقصد و سرگردان پھرتا ہے کہ جس پر جنات کا سایہ ہو گیا ہو۔

و نرد على اعقابنا ... کالذی استهوتہ الشیاطین فی الارض حیران

۱۵_ مرتد، اندرونی کشمکش اور تحیر میں مبتلا ہوتا ہے اور اسے کسی بھی وقت چین و آرام نہیں ملتا۔

کالذین استهوتہ الشیاطین ... حیران له اصحاب یدعونہ

۱۶_ شرک اور ارتداد، حیرت و سرگردانی کا باعث بنتے ہیں۔ و نرد علي ... کالذی استهوتہ الشیاطین فی الارض حیران

۱۷_ عقیدہ توحید، حیرت و سرگردانی سے نجات پانے کی راہ ہموار کرتا ہے اور زندگی کا رخ ایک ہدف اور معنویت کی جانب موڑ دیتا ہے۔ کالذی استهوتہ الشیاطین فی الارض حیران چونکہ مرتد اور مشرک لوگوں کو دیوانگی اور حیرت و سرگردانی میں مبتلا شخص سے تشبیہ دی گئی ہے۔ طبعاً شرک کا نقطہ مقابل (توحید) اس کے متضاد اثرات کا حامل ہوگا۔

۱۸_ مشرکین، حیران و پریشان مرتدین کو شرک کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھتے ہیں۔

له اصحاب یدعونہ الی الہدی اء تنا ایک احتمال کے مطابق "اصحاب" سے مراد وہ مشرکین اور منخرفین ہیں جو مرتد افراد کی تشویق کرتے ہیں اور انھیں اپنی جانب بلاتے ہیں اور اپنے آپ کو ہدایت یافتہ تصور کرتے ہیں۔

۱۹_ مرتد، بیابانوں اور صحراؤں میں سرگرداں شخص کی مانند ہے کہ جسے شیاطین گمراہی کی جانب بلاتے ہیں اور کچھ لوگ اسے راہ ہدایت کی جانب دعوت دیتے ہیں۔ کالذی استهوتہ الشیاطین فی الارض حیران له اصحاب یدعونہ الی الہدی اء تنا "فی الارض" استھوی سے متعلق ہے، اور

"استهوى فى الارض" کا معنی ہو سکتا ہے یہ ہو کہ "اس کی عقل کو بیابان و صحرا میں اس سے لے لیا جائے" اور "اصحاب یدعونہ" میں "اصحاب" سے مراد ممکن ہے مشرکین ہوں یا موحدین۔ مندرجہ بالا مفہوم میں دوسرا احتمال اخذ کیا گیا ہے۔

۲۰۔ واقعی ہدایت، فقط خدا کی طرف سے ملنے والی ہدایت ہے۔ قل انى هدى الله هو الهدى

۲۱۔ توحید اور یکتا پرستی ایک الہی ہدایت ہے۔ قل ان هدى الله هو الهدى

چونکہ جملہ "ان هدى الله" جملہ "لہ اصحاب یدعونہ" کے مقابلے میں لایا گیا ہے اور آیت کا محور بحث بھی توحید ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جملہ ان "هدى الله" میں ہدایت سے مراد توحید اور یکتا پرستی ہے۔

۲۲۔ پیغمبر (ص) کو کفار کی پروپیگنڈا مہم کا مناسب مقابلہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قل اندعوا ... قل ان هدى الله هو الهدى

"قل" پیغمبر (ص) سے خطاب ہے۔ آیت میں اس کا تکرار کفار کی جانب سے پھیلائے گئے افکار اور نظریات کے مد مقابل ان مفاہیم کی اہمیت بتانے کیلئے ہے۔

۲۳۔ انسان کا فریضہ ہے کہ وہ پروردگار عالم کے سامنے تسلیم خم رہے۔ و امرنا لنسلم لرب العالمین

چنانچہ بعض علمائے ادب (مثل کسائی اور فرامی) کے بقول، مادہ "امر" کے بعد لام، بمعنی "ان" صرف مصدری ہے۔ بنا بریں فعل "نسلم" تاویل مصدر ہوتے ہوئے "امرنا" کے لیے مفعول دوم شمار کیا جائے گا۔

۲۴۔ خداوند عالم تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ لرب العالمین

۲۵۔ خداوند عالم کے سامنے تسلیم ہونا، گویا کائنات کے رشد و کمال کی آغوش میں آنا ہے۔ و امرنا لنسلم لرب العلمین

۲۶۔ توحید اور اس پر اعتقاد سے مراد پروردگار عالم کے سامنے تسلیم ہونا ہے۔ و امرنا لنسلم لرب العلمین

جملہ "لنسلم" "امرنا" کے لیے مفعول لاجلہ ہے اور آیت کے گذشتہ حصوں کے قرینے سے "التوحید" اس کا مفعول دوم ہے۔ لہذا آیت کا معنی یہ ہوگا کہ ہمیں توحید کا حکم دیا گیا ہے تاکہ پروردگار عالم کے سامنے تسلیم ہو جائیں۔

آنحضرت (ص):

آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۲۲

ارتداد: ارتداد کے آثار ۱۱، ۱۳، ۱۶ عوادل ارتداد ۱۰

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۱۰

انسان: انسان کا منفعت طلب ہونا ۶، ۸؛ غرائز انسان ۶، ۸؛ وظیفہ انسان ۲۳

بت: بتوں کا عجز ۳

بت پرستی: بت پرستی کا بے منطق ہونا ۳؛ بت پرستی کی تبلیغ ۱۰؛ بعثت کے دوران بت پرستی ۹

پروپیگنڈا: مہم: پروپیگنڈا مہم کے خلاف جنگ ۲۲

تبلیغ: روش تبلیغ ۶، ۷، ۸

تخیر (تعجب): تخیر سے نجات کے اسباب ۱۷؛ سبب تخیر ۱۶

تسلیم: خدا کے سامنے تسلیم ہونا ۲۳، ۲۶؛ خدا کے سامنے تسلیم ہونے کے آثار ۲۵

تشبیحات: جن زدہ شخص سے تشبیہ ۱۳؛ سرگردان شخص سے تشبیہ ۱۹؛ مجنون و دیوانے سے تشبیہ ۱۳

تعلیم: تعلیم کے دوران سوالات ۷

توحید: آثار توحید ۱۷، ۲۶؛ اہمیت توحید ۱۲؛ توحید عبادی ۵، ۲۱؛ توحید کی طرف ہدایت ۱۲

جنات: جنات کا کردار ۱۳

حقیقی معبود: حقیقی معبود کا ضرر پہچانا ۳؛ حقیقی معبود کا معیار ۳؛ حقیقی معبود کا نفع پہنچا سکنا ۳؛ حقیقی معبود کی قدرت ۳

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۲۳؛ قدرت خدا ۵؛ مختصات خدا ۵؛ ہدایت خدا ۱۲، ۲۰، ۲۱

خلقت: خلقت کا رشد ۵۲؛ خلقت کا کمال ۵۲

رحمانات: شرک کی جانب میلان ۱۱

رجعت پسندی: رجعت پسندانہ حرکات ۱۱

رشد: اسباب رشد ۲۵؛ منشاء رشد ۲۳؛ موانع رشد ۱۱

زیان (خسارہ): منشاء زیان و ضرر ۵

سرگردانی: بیابان میں سرگردانی ۱۹

سکون و قرار: سکون و قرار سے فاقد افراد ۱۵

شرک: بعث کے دوران شرک کا رواج ۹؛ شرک کی تبلیغ ۱۰؛ شرک کی طرف دعوت ۱۸؛ شرک کے آثار ۱۶

شیاطین: شیاطین کا کردار ۱۳، ۱۹؛ شیاطین کا گمراہ کرنا ۱۹

ضمیر: ضمیر کا فیصلہ ۷

عبادت: بے نتیجہ عبادت ۱

عقل: عقل زائل ہونے کے علل و اسباب ۱۳

قرآن: تشبیہات قرآن ۱۳، ۱۳، ۱۹؛ خصوصیت قرآن ۶

کفار: کفار کے خلاف جنگ ۲۲

مرتد: مرتد کا جن زدہ ہونا ۱۳؛ مرتد کا حیران و پریشان ہونا ۱۳، ۱۵، ۱۸؛ مرتد کا دیوانہ پن ۱۳؛ مرتد کو دعوت دینا ۱۹؛ مرتد کی

پریشانی ۱۵؛ مرتد کی سرگردانی ۱۳، ۱۹

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین اور مسلمان ۱۰؛ صدر اسلام کے مشرکین کا پروپیگنڈا ۱۰؛ مشرکین کی دعوت ۱۸؛ مشرکین

کے افکار ۱۸

منفعت: منفعت کا منشاء ۵

موجودات: موجودات کا پالنے والا ۲۳

موحدین: موحدین کی ہدایت ۱۲

ہدایت: سچی و حقیقی ہدایت ۲۰؛ ہدایت کی دعوت ۱۹

آیت ۷۲

﴿وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾

اور دیکھو نماز قائم کرو اور اللہ سے ڈرو کہ وہی وہ ہے جس کی بارگاہ میں حاضر کئے جاؤ گے

۱۔ نماز قائم کرنے کے فرمان کے سامنے بنی آدم کو سر جھکانا چاہیئے۔

و امرنا نسلم لرب العلمین۔ و ان اقیموا الصلوۃ

۲۔ نماز کو عبادات میں ایک خاص مقام اور اہمیت حاصل ہے۔ و امرنا نسلم ... و ان اقیموا الصلوۃ و اتقوہ

آیات کے اس سلسلے میں عبادات سے فقط نماز کی یاد دہانی کرانا اس کے خصوصی مقام کو ظاہر کرتا ہے۔

۳۔ نماز قائم کرنا اور تقویٰ اختیار کرنا، پروردگار کے سامنے تسلیم ہونے کی علامت ہے۔

و امرنا نسلم لرب العلمین و ان اقیموا الصلوۃ و اتقوہ

چونکہ گذشتہ آیت میں مذکور "تسلیم" ایک اندرونی حالت اور نفسانی تمکین ہے اس کے بعد اقامہ نماز اور تقویٰ کا حکم ہو

سکتا ہے اس اندرونی کیفیت کے عملی جلوے کی جانب اشارہ ہو۔

۳۔ پروردگار کے سامنے تسلیم ہونا اور نماز قائم کرنا اور اس کی طرف توجہ کرنا، ہدایت الہی سے بہرہ مند ہونے کی علامت

ہے۔

ان ھدی اللہ ھو الھدی و امرنا لنسلم ... و ان اقیموا الصلوۃ و اتقوہ

۵۔ تاریخ کی وسعتوں میں قیامت تک آنے والے انسان فقط خدا کی بارگاہ میں جائیں گے۔

و ھو الذی الیہ تحشرون

۶۔ فقط خداوند متعال کی جانب انسان کے محشور ہونے پر ایمان و یقین اسے خدا کے سامنے تسلیم ہونے اور اس کی

جانب توجہ کرنے پر وادار کرتا ہے۔

و امرنا لنسلم لرب ... و اتقوہ و ھو الذی الیہ تحشرون

۷۔ قیامت، تمام بنی آدم کے خداوند کی بارگاہ میں اکٹھا ہونے کا دن ہے۔ وہو الذی الیہ تحشرون

۸۔ انسان کے لیے، سوائے خداوند متعال کے اور کوئی پناہ گاہ نہیں۔ وہو الذی الیہ تحشرون

ابھارنا: ابھارنے کے عوامل ۶

انسان: انسان کا انجام ۵؛ انسان کی پناہ گاہ ۸؛ انسان کی ذمہ داری ۱؛ انسانوں کا اخروی حشر ۷، ۶؛ انسانوں کا دنیوی حشر ۵

ایمان: ایمان کے آثار ۶

تسلیم: خدا کے آگے تسلیم ہونے کی علامت ۳؛ خدا کے آگے تسلیم ہونے کے آثار ۳؛ خدا کے آگے تسلیم ہونے کے عوامل ۶

تقویٰ: آثار تقویٰ ۳، ۳؛ عوامل تقویٰ ۶

خدا تعالیٰ: مختصات خدا ۸

خدا کی جانب پلٹنا: ۵، ۶

قیامت: قیامت کے دن اجتماع ۷؛ قیامت کی خصوصیت ۷

نماز: نماز کے آثار ۳؛ فضیلت نماز ۲؛ نماز قائم کرنے کی اہمیت ۱؛ نماز قائم کرنے کے آثار ۳؛ نماز کی اہمیت ۲؛ وجوب نماز ۱

واجبات: ۱

ہدایت: ہدایت کی نشانیاں ۳

آیت ۷۳

﴿ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُولُ كُنْ فَيَكُونُ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ عَالَمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْحَبِيرُ ﴾.

وہی وہ ہے جس نے آسمان و زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور وہ جب بھی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ چیز ہو جاتی ہے اس کا قول برحق ہے اور جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن سارا اختیار اسی کے ہاتھ میں ہوگا وہ غائب اور حاضر سب کا جاننے والا صاحب حکمت اور ہر شے سے باخبر ہے

۱۔ آسمانوں اور زمین کا خالق فقط خالق یکتا ہے۔ و هو الذی خلق السموات والارض
۲۔ آسمان اور زمین کی خلقت ایک ہدف کے تحت اور انتہائی پائیداری کے ساتھ کی گئی ہے۔
و هو الذی خلق السموت والارض بالحق

"حق" کا استعمال بہت سے معانی میں ہوتا ہے ان میں سے ایک یہ کہ جملہ "خلق السموات" کے ساتھ ہونے سے، (حق کا) معنی، خلقت و آفرینش کا حکیمانہ و بامقصد ہونا ہے۔ راغب نے بھی "مفردات" میں "حق" کے لئے اسی معنی کی تصریح کی ہے۔

۳۔ خداوند متعال نے اس عالم میں متعدد آسمان خلق کیے ہیں۔ خلق السموات والارض
۴۔ بنی آدم کا خداوند کی جانب محسوس ہونا، خلقت و آفرینش کی حقانیت اور اس کے لغو و فضول نہ ہونے کی ایک علامت ہے۔ و هو الذی الیہ تحشرون۔ و هو الذی خلق السموات والارض بالحق

۵۔ خداوند عالم جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرے، اس کا وجود میں آنا قطعی اور ناقابلِ تخلف ہے۔
و یوم یقول کن فیکون

۶۔ ارادہ خدا اور چیز کے ظاہر ہونے اور وجود میں آنے کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہوتا۔ و یوم یقول کن فیکون
"فای" اس جگہ استعمال ہوتا ہے کہ جب معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان ترتیب بغیر فاصلے کے ہو۔ بنا برائیں "کن" اور "یکون" کے درمیان کہ جو "فای" کے ذریعے ایک دوسرے پر عطف ہیں کسی قسم کا فاصلہ نہیں۔

۷۔ ہر چیز کو وجود میں لانے کے لیے خدا کا فرمان حق کی بنیادوں پر استوار اور فضولیات سے پاک ہوتا ہے۔
و یوم یقول کن فیکون قوله الحق

ہو سکتا ہے، جملہ "قوله الحق" ابتدا اور خبر اور "یوم" جملہ "قوله الحق" کے لیے ظرف مقدم ہو۔ اس طرح جملے کا مطلب یہ ہوگا: جس وقت وہ کسی چیز کے ایجاد ہونے کا فرمان جاری کرتا ہے تو اس کا کلام حق پر مبنی ہوتا ہے۔

۸۔ خداوند (اپنے) ایک فرمان کے ذریعے قیامت کو برپا کر دے گا۔ و هو الذی خلق السموات ... و یوم یقول کن فیکون

ہو سکتا "یوم" "السموات" پر عطف ہو۔ لہذا جملہ اس طرح ہو جائے گا "خلق السموات و خلق یوم" البتہ "یوم" سے مراد (بعد کے جملات کے قرینے سے) قیامت کا دن ہے۔

۹۔ قیامت کو ایجاد کرنے کے بارے میں خداوند کا فرمان، فضولیات سے پاک اور حق پر مبنی ہے۔
و یوم یقول کن فیکون قوله الحق

۱۰۔ جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن، خداوند متعال کی علی الاطلاق مالکیت اور حاکمیت ظاہر ہو جائے گی۔
و له الملك یوم ینفخ فی الصور

"لہ الملک" سے صور پھونکنے جانے کے دن خداوند عالم کی مطلق مالکیت ظاہر ہوتی ہے۔ چونکہ یہ مالکیت اب بھی موجود ہے۔ بنا بریں حصر کا مطلب یہ ہے کہ اس دن اس مالکیت کا ظہور اس طرح ہوگا کہ کسی کے لیے انکار کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہے گی۔

۱۱۔ جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن ہر قسم کی اعتباری مالکیت و حاکمیت ختم ہو جائے گی۔
و له الملك یوم ینفخ فی الصور

۱۲۔ صور پھونکا جانا، عالم خلقت کا ایک اہم موڑ اور اس میں ایک بنیادی تحول کی حیثیت رکھتا ہے
و له الملك یوم ینفخ فی الصور

جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن خدا کی مطلق مالکیت کا بیان اس کے باوجود کہ خدا کی مالکیت ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی ایک اہم تحول و تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے۔ کہ جو "نفخ صور" کے وقت وقوع پذیر ہوگی۔

۱۳۔ خداوند عالم غیب و شہود سے آگاہ ہے۔ عالم الغیب و شہادۃ

۱۴۔ قیامت کے دن خداوند کی حاکمیت مطلقہ کا ظہور اور انسانوں کے محشور ہونے کی اساس عالم غیب و شہود سے

خداوند عالم کی آگاہی ہے۔ الیہ تحشرون ... یوم ینفخ فی الصور علم الغیب والشہادۃ

گذشتہ آیت کے آخری جملے میں بنی آدم کے محشور ہونے کی بات ہو رہی تھی اور اس آیت میں نفع صور اور قیامت کے ظہور کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس کے بعد جملہ "عالم الغیب والشہادۃ" لایا گیا ہے گویا یہ جملہ ان لوگوں کیلئے جواب ہے کہ جو انسانی اجساد کے فرسودہ اور ختم ہو جانے کے بعد دوسری دفعہ محشور ہونے کو ایک ناممکن بات سمجھتے ہیں۔

۱۵۔ فقط خدا حکیم و خیر ہے۔ و هو الحکیم الخبیر

۱۶۔ فقط خداوند متعال ہی ہے کہ جس کے افعال میں مکمل استحکام ہونے کے علاوہ اشیاء کے بارے میں مکمل دقیق

اطلاعات بھی پائی جاتی ہیں۔ و هو الحکیم الخبیر

ہو سکتا ہے "حکیم" "مفعول" کے معنی میں "فعل" کا ہم وزن ہو اس صورت میں اس کا مطلب: "امور اور اشیاء کو استحکام و پائیداری عطا کرنے والا ہے (لسان العرب)

۱۷۔ خداوند عالم حوادث اور اعمال سے مکمل آگاہی رکھنے والا حاکم ہے۔ علم الغیب والشہادۃ و هو الحکیم الخبیر

"حکیم" کے معانی میں سے ایک حاکم و قاضی ہے (لسان العرب بنقل از ابن اثیر)۔

۱۸۔ عن ابی عبد اللہ ؑ فی قوله عزوجل: "عالم الغیب والشہادۃ" فقال: الغیب ما لم یکن والشہادۃ ما قد کا

ن (۱)

امام صادق ؑ سے "عالم الغیب والشہادۃ" کے بارے میں منقول ہے کہ: "غیب" وہ ہے کہ جو ابھی وجود میں نہیں آیا : اور "شہادۃ" سے مراد وہ ہے کہ جو وجود میں آچکا ہے۔

آسمان: آسمان کا خالق ۱; آسمانوں کا متعدد ہونا ۳; آسمانوں کی خلقت ۳; آسمانوں کی خلقت کا با مقصد ہونا ۲; آسمانوں کی خلقت میں استحکام ۲

آفرینش (خلقت): آفرینش کے تحولات ۱۲; حقانیت آفرینش کی علامت ۳

اسما و صفات : حکیم ۱۵ ; خیر ۱۵

انسان : انسانوں کا اخروی حشر ۱۲، ۳

خدا تعالیٰ : خدا کا ارادہ پورا ہونا ۶ ; خدا کا ارادہ حتمی پورا ہونا ۵ ; خدا کا علم ۱۳، ۱۲، ۱۴ ; خدا کا علم غیب ۱۳، ۱۳ ; خدا کی اخروی حاکمیت ۱۲ ; خدا کی اخروی مالکیت ۱۰، ۱۲ ; خدا کی حاکمیت ۱۰، ۱۴ ; خدا کی خالقیت ۳ ; خدا کی قضاوت ۱۴ ; خدا کے افعال ۶ ;

خدا کے افعال میں استحکام ۱۶ ; خدا کے اوامر ۸ ; خدا کے اوامر کی حقانیت ۹، ۷ ; خدا کے ساتھ مختص ۱، ۱۶، ۱۵، ۱۰ ; خدا کی جانب بازگشت : ۳

روایت : ۱۸

زمین : خالق زمین ۱ ; خلقت زمین کا با مقصد ہونا ۲ ; خلقت زمین میں استحکام ۲

شہود : شہود سے مراد ۱۸

غیبت : غیب سے مراد ۱۸

قیامت : قیامت برپا ہونے کے آثار ۱۰، ۱۱ ; قیامت کا برپا ہونا ۸ ; قیامت کے برپا ہونے کی حقانیت ۹ ; قیامت کے دن حقائق کا ظہور ۱۰، ۱۱ ; قیامت کے دن کی حاکمیت ۱۱ ; قیامت کے دن کی مالکیت ۱۱ ; قیامت کے دن نفع صور ۱۰، ۱۱ ; موجودات نہپیدائش موجودات کی حقانیت ۷ ; موجودات کی پیدائش کی کیفیت ۵ ; نفع صور : نفع صور کے آثار ۱۲

آیت ۷۳

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزرَ اتَّخِذْ أَصْنَامًا آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾.

اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے مربی باپ آزر سے کہا کہ کیا تو ان بتوں کو خدا بنائے ہوئے ہے۔ میں تو تجھے اور تیری قوم کو کھلی ہوئی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں

۱۔ ابراہیم ﷺ کے باپ آزر اور اسکی قوم کے لوگ بت پرست اور گمراہ تھے۔
و اذ قال ابراهيم لاييه آزر اتخذ اصناما

۲۔ ابراہیم ﷺ مکہ کے لوگوں میں قابل احترام اور ایک جانی پہچانی شخصیت تھے۔ و اذ قال ابراهيم لاييه آزر
جیسا کہ فخر رازی اور آلوسی جیسے مفسرین نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم ﷺ مشرکین مکہ کے مزدک قابل احترام اور
جانے پہچانے شخص تھے لہذا خداوند عالم نے آپ ﷺ کی زبان سے مشرکین کے توہمات کو باطل قرار دیا ہے۔
۳۔ آزر، ابراہیم ﷺ کے صلبی باپ نہیں تھے۔ اذ قال ابراهيم لاييه آزر

اس آیت کی مانند دوسری آیت میں (بھی) قرآن کی روش یہ نہیں تھی کہ وہ افراد و اشخاص کا نام ذکر کرے۔ لہذا عطف
بیان کی صورت میں آزر کے نام کی تصریح اس لیے (بھی) ہو سکتی ہے کہ "اب" کی وضاحت کی جائے کہ ابراہیم ﷺ
کے حقیقی باپ نہیں تھے۔ بلکہ ان کے چچا یا منہ بولے باپ تھے۔

۳۔ آزر، اپنی قوم کا ایک جانا، پہچانا شخص تھا۔ و اذ قال ابراهيم لاييه آزر ... انی اری ک و قومک
"قوم" کو آزر سے منسوب کرنا بتاتا ہے کہ لوگوں کے درمیان اسے اہم مقام حاصل تھا۔

۵۔ آزر اور اسکی قوم متعدد بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ اتخذ اصناما الہة انی اراک و قومک

۶۔ حضرت ابراہیم ﷺ کا دلیل اور اعتراض کے ذریعے

آزر کو بت پرستی سے روکنے کی کوشش کرنا۔ و اذا قال ابراهيم لاييه آزر اتخذ اصناما الهة

۷۔ پیغمبر (ص) کے مشرک رشتہ داروں کی توقع تھی کہ شاید پیغمبر (ص) رشتہ داری کی وجہ سے انھیں توحید کی دعوت نہ دیں و اذا قال ابراهيم لاييه آزر ...

پیغمبر (ص) کو ابراہیم ؑ کی آزر کے ساتھ گفتگو کی یاد دہانی کرانے کا حکم دیا جانا شاید اس وجہ سے ہو کہ ہو سکتا ہے کہ پیغمبر (ص) کے عزیز و اقارب میں یہ امید پائی جاتی ہو کہ پیغمبر (ص) انھیں توحید کی دعوت دینے سے رک جائیں۔

۸۔ رشتہ داری اور اجتماعی تعلقات کو الحاد کی مخالفت کرنے اور تبلیغ دین کرنے میں مانع نہیں ہونا چاہئے۔

و اذا قال ابراهيم لاييه آزر ... و قومك

حضرت ابراہیم ؑ کی اپنے رشتہ داروں سے گفتگو کی یاد دلانے کا مقصد شاید اس بات کی طرف متوجہ کرانے کے لیے ہو کہ عقائد سے متعلق بنیادی مسائل میں رشتہ داری کے تعلقات کا لحاظ نہ رکھنا ایک ضروری امر ہے (۹) اپنے رشتہ داروں، بزرگوں اور سربراہ افراد کے درمیان (دین کی) تبلیغ کو اولیت حاصل ہے۔

و اذا قال ابراهيم لاييه آزر "آزر" ابراہیم ؑ کے رشتہ داروں میں سے ہونے کے علاوہ "قومك" کی تصریح کے مطابق اپنی قوم کے بزرگوں اور رؤسا میں بھی شمار ہوتا تھا۔ چونکہ ابراہیم کی دعوت کا آغاز اسی نقطے سے ہوتا ہے لہذا اسے تبلیغ کا معیار اور نمونہ بنا سکتے ہیں۔

۱۰۔ انبیا ؑ کے طور طریقے اور دلیل و برہان پیش کرنا روش و سبق سیکھنے کا بہترین منبع ہیں۔

و اذا قال ابراهيم لاييه آزر

"اذ" ظرف زمان اور فعل "اذکر" سے متعلق ہے۔ یعنی "اذکر اذ قال" یاد دلانے کا حکم اور روش اور طریقے کا بیان اس لیے ہے کہ مخاطب ان واقعات سے لازمی سبق حاصل کر سکے۔

۱۱۔ توحید کی تبلیغ کرنے اور شرک آلود عقائد کے خلاف جنگ کرنے میں انسان کو قاطع اور واضح ہونا چاہئے۔

اتخذ اصناما الهة انی اری ك و قومك

۱۲۔ بت پرستی ایک واضح گمراہی ہے۔ انی اری ك و قومك فی ضلل مبین

آزر: آزر کی اجتماعی حیثیت ۳؛ آزر کی بت پرستی ۱، ۵، ۶؛ آزر کی شخصیت ۳؛ آزر کی گمراہی ۱

ابراہیم ؑ :

ابراہیم ؑ اور آزرؑ؛ ابراہیم ؑ کا دلیل لاناؑ؛ ابراہیم کا سوتیلایا باپؑ؛ ابراہیم ؑ کا قصہؑ، ۲، ۳، ۶؛ ابراہیم کی اجتماعی حیثیتؑ؛ ابراہیم کی شہرتؑ؛ ابراہیم ؑ کے باپؑ، ۱، ۳، ۱۳

انبیائے ؑ: احتجاج انبیاؑ؛ انبیا کو نمونہ عمل بناناؑ؛ سیرت انبیا سے درس حاصل کرناؑ ۱۰
بابل: اہل بابل کی بت پرستی ۵

بت پرستی: بت پرستی کا گراہی ہونا ۱۲؛ بت پرستی کے خلاف جنگ ۶
تبلیغ: تبلیغ میں اولویت ۹؛ تبلیغ میں صراحت ۱۱؛ تبلیغ میں

قاطعت ۱۱

توحید: توحید کی تبلیغ ۱۱

رشتہ دار: رشتہ داروں میں تبلیغ ۹

رشتہ داری:

رشتہ داری میں روابط کی حدود ۸

شرک:

شرک کے خلاف جنگ ۱۱

قوم ابراہیم ؑ :

قوم ابراہیم ؑ کی بت پرستی ۱؛ قوم ابراہیم ؑ کی گراہی ۱

کفر:

کفر کے خلاف جنگ ۸

گراہی:

گراہی کے موقع ۱۲

آیت ۷۵

﴿وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونُ مِنَ الْمُوقِنِينَ﴾

اور اسی طرح ہم ابراہیم کو آسمان وزمین کے اختیارات دکھلاتے ہیں اور اس لئے کہ وہ یقین کرنے والوں میں شامل ہو جائیں (۷۵)

۱۔ خداوند تعالیٰ نے ابراہیم ﷺ کو آسمانوں اور زمین پر اپنی سلطنت (ملکوت) دکھائی۔
و كذلك نرى ابراهيم ملكوت السموات والارض

"ملکوت" کا معنی "ملک" ہے اگرچہ اس معنی میں زیادہ تاکید ہے۔ آیت شریفہ میں ملکوت سے مراد، خداوند عالم کی جانب انتساب کے لحاظ سے اشیاء کا وجود ہے اور ملکوت کے مشاہدہ سے مراد، اس حالت (انتساب) میں موجودات کو دیکھنا ہے۔ مزید وضاحت کے لیے تفسیر المیزان کی جانب رجوع کیجئے۔

۲۔ ملکوت کا مشاہدہ (یعنی) شرک کے بطلان اور گمراہی کو کھلی آنکھوں سے دیکھنا اور عالم ہستی میں توحید کو محسوس کرنا
انی ارک وقومک فی ضلل مبین... وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات
۳۔ ابراہیم ﷺ آسمانوں اور زمین کے ملکوت کو دیکھنے کی وجہ
سے بت پرستی کی گمراہی کو عیاں اور واضح طور پر دیکھ رہے تھے۔
انی اری ک وقومک فی ضلل مبین وکذلک نری ابراہیم

جملہ "وکذلک نری" احتمالاً گزشتہ آیہ میں ابراہیم کے فرامین کا سبب بیان کرنے کے لیے ہے۔

۳۔ ابراہیم (ص) کو آسمانوں اور زمین کے ملکوت (یعنی خداوند عالم کی سلطنت و مالکیت) دکھانے کا سب سے بڑا مقصد،
ان کا اہل یقین کے زمرے میں داخل ہونا تھا۔ و کذل نری ابراہیم ملکوت السموات والارض و لیکون من الموقنین
جملہ "ولیکون..." محذوف پر عطف ہے یعنی ابراہیم ﷺ کو ملکوت دکھانے کے کچھ مقاصد تھے ان میں سے ایک یہ تھا کہ
وہ اہل یقین میں سے ہو جائیں دوسرے مقاصد میں سے فقط اس مقصد

وہدف کو بیان کرنا، اس کی اہمیت دلیل ہے۔

۵۔ یقین پر فائز ہونا، انسان کے لیے ایک عظیم مرتبہ اور معرفت و شناخت کی بلند ترین چوٹی ہے۔
و كذلك نري ... و ليكون من الموقنين

"یقین" کو "ملکوت کے مشاہدے" کا اصلی ترین مقصد بتانے سے ہدف، یقین اور اہل یقین کی عظمت کو ظاہر کرنا ہے اور اسی طرح یہ معرفت و شناخت کا انتہائی درجہ ہے۔

۶۔ یقین تک پہنچنا فقط توفیقات اور امداد الہی کے ذریعے امکان پذیر ہے۔
و كذلك نرى ابراهيم ملكوت ... و ليكون من الموقنين

۷۔ انبیا ﷺ خداوند عالم کی خصوصی ہدایت سے بہرہ مند ہیں۔ و كذلك نرى ابراهيم ملكوت ... و ليكون من الموقنين
۸۔ عن ابی جعفر ﷺ : "و كذلك نرى ابراهيم ملكوت السموات والارض" قال : اعطى بصره من القوة ما نفذ السموات فرأى ما فيها و رأى العرش و ما فوقه و رأى ما فى الارض و ما تحتها^(۱)

امام باقر ﷺ "و كذلك نرى..." کے بارے میں فرماتے ہیں: خداوند عالم نے ابراہیم ﷺ کی بینائی و بصیرت کو ایسی قوت عطا فرمائی ہوئی تھی کہ وہ آسمانوں اور جو کچھ ان میں موجود تھا، انھیں دیکھتے تھے اور عرش اور اس کے اوپر اور زمین اور اس کے نیچے (ہر چیز کا) مشاہدہ کرتے تھے۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ ﷺ : ... نظر (ابراہیم) الى الزهرة فى السماء فقال: "هذا ربى" فلما افلت ... قال: لا احب آفلاين" فلما نظر الى المشرق رأى و قد طلع القمر قال : هذا ربى" ... فلما تحرك و زال قال : لئن لم يهدنى ربى لاكونن من القوم الظالين" فلما اصبح و طلعت الشمس ... قال : "هذا ربى" ... فلما تحركت و زالت كشف الله له عن السموات حتى رأى العرش و من عليه و اراه الله ملكوت السموات و الارض...^(۲)

امام جعفر صادق ﷺ سے منقول ہے: ... ابراہیم ﷺ نے آسمان پر ستارہ زہرہ کی جانب نظر کی اور فرمایا: یہ "میرا پروردگار ہے" جب وہ غروب ہو گیا... تو کہنے لگے "میں غروب ہو جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا" اور جب انھوں نے مشرق کی جانب نظر کی تو چاند کو نکلتے ہوئے دیکھا اور فرمایا: "یہ میرا رب ہے" جب وہ بھی حرکت کرنے لگا اور غائب

(۱) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۳۶۴ ج ۳۶۔ نور الثقلین ج/ ۱ ص ۷۳۴ ج ۱۳۸

(۲) تفسیر قمی ج/ ۱ ص ۲۰۷۔ نور الثقلین ج/ ۱ ص ۷۳۴ ج ۱۴۹۔

ہو گیا تو فرمایا "اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں ضرور گمراہوں میں سے ہو جاتا" اور جب صبح ہوئی اور سورج نکل آیا تو (ابراہیم ؑ نے) فرمایا: "یہ میرا رب ہے" جب وہ بھی حرکت کرنے لگا اور غروب ہو گیا تو خداوند نے ان کے لیے آسمانوں کو نمایاں کر دیا تاکہ وہ عرش اور اس کے ساکنین کو دیکھیں۔ اور خداوند عالم نے آسمانوں اور زمین کے ملکوت انھیں دکھائے۔۔۔"

آسمان: ملکوت آسمان ۳، ۳

ابراہیم ؑ: ابراہیم ؑ کو ملکوت دکھائے جانا ۱، ۳، ۳، ۸، ۹؛ بصیرت ابراہیم ؑ ۸؛ قصہ ابراہیم ؑ ۹؛ مقامات ابراہیم ۳

انبیا: ہدایت انبیا ۷

بت پرستی: بت پرستی کا گمراہی ہونا ۳

توحید: توحید افعالی ۲

توفیق: منشاء توفیق ۶

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۱؛ ادا و خدا ۶؛ توفیقات خدا ۶؛ خدا کی خاص ہدایت ۷؛ مالکیت خدا ۱

رشد: عوامل رشد ۵

روایت: ۸، ۹

زمین: ملکوت زمین ۳، ۳

شرک: بطلان شرک ۲

شناخت: مراتب شناخت ۵

گمراہی: گمراہی کا بطلان ۲

ملکوت: رؤیت ملکوت ۲؛ رؤیت ملکوت کا فلسفہ ۳؛ رؤیت ملکوت کے آثار ۳

ہدایت یافتہ لوگ ۷

یقین: اہل یقین ۳؛ یقین پر فائز ہونے کے عوامل ۶؛ مقام یقین ۵

آیت ۷۶

﴿ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ ۖ ﴾

پس جب ان پر رات کی تاریکی چھائی اور انھوں نے ستارہ کو دیکھا تو کہا کہ کیا یہ میرا رب ہے۔ پھر جب وہ غروب ہو گیا تو انھوں نے کہا کہ میں ڈوب جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا

۱۔ زمانہ ابراہیم ؑ کے لوگوں کے درمیان رائج مذاہب میں سے ایک "ستارہ پرستی" تھا۔ رأی کوکبا قال هذا ربی
۲۔ حضرت ابراہیم ؑ نے ستارہ پرستی کا اظہار کرتے ہوئے اور جدلی استدلال کے ذریعے، اپنی قوم کے عقیدہ شرک کو باطل ثابت کیا۔ فلما جن عليه الليل رأى كوكبا قال هذا ربی
جملہ "فلما جن" "كذلك نرى" پر تصریح ہے۔

یعنی ابراہیم ؑ کو ملکوت کا مشاہدہ کرانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ انھوں نے اس کے ذریعے شرک کے خلاف جنگ شروع کر دی۔ بنا برائیں ابراہیم ؑ کا یہ کلام، فقط مجادلے کے لیے اور باطل کو باطل ثابت کرنے کے لیے تھا۔
۳۔ ابراہیم ؑ کی قوم ستاروں کو "رب" اور انھیں کائنات کی تدبیر میں موثر سمجھتی تھی۔ رأی کوکبا قال هذا ربی
۳۔ باطل عقیدے کے بطلان کو ثابت کرنے کے لیے اس کا اظہار کرنا جائز ہے۔ رأی کوکبا قال هذا ربی
۵۔ ایک باطل عقیدے پر ایمان کا اظہار کرنے کے بعد اسے باطل ثابت کرنا، تبلیغ و تربیت کا ایک طریقہ ہے۔
رأی کوکبا قال هذا ربی

اسی سورہ کی تمام آیات کے مطابق واضح ہے کہ ابراہیم ؑ نے اپنی قوم کے عقائد کو باطل ثابت کرنے اور ان کے سامنے احتجاج (دلیل و برہان پیش) کرنے کے لیے ستارہ پرستی کا اظہار کیا تھا۔ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ (ابطال باطل کے لیے) یہ کام جائز تھا اور اسے تبلیغ کا ایک طریقہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

۶۔ ابراہیم ؑ نے ستارہ پرستوں کو، ستاروں کے غائب ہو جانے کی طرف متوجہ کراتے ہوئے، انکی ربوبیت کے عقیدہ کو نامعقول قرار دیا۔ قال هذا ربی فلما افل، قال لا احب الافلین

"افول" کا مطلب پنہان اور غائب ہو جانا ہے۔

۷۔ جو چیز پنہان اور غائب ہو جائے وہ ربوبیت کے لائق نہیں۔ قال هذا ربی فلما قال لا احب الافلین

۸۔ عالم کی ربوبیت کے لائق وہ ہستی ہے کہ جو ثبات و دوام رکھتی ہو اور دوسری موجودات سے اثر قبول نہ کرے۔

هذا ربی فلما افل قال لا احب الافلین

۹۔ انسان کی فطری محبت اور میلان اس خدا کی جانب ہے جو زوال ناپذیر اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

فلما افل قال لا احب الافلین

جملہ "لا احب..." کہ جو استدلالی پہلو کی نسبت، احساساتی، و نفسیاتی پہلو کا حامل ہے۔ ہو سکتا ہے، ناقابل زوال موجود کی جانب فطری میلان رکھنے یا زوال پذیر چیز کو بعنوان "رب" قبول نہ کرنے کی طرف ایک اشارہ ہو۔

۱۰۔ پروردگار کی معرفت و شناخت اور انسان کے اس سے تعلق کے لیے، ایک اہم ترین دریچہ، محبت ہے۔

قال لا احب الافلین

ابراہیم ؑ، محبت کو خدا شناسی کا پہلا قدم سمجھتے ہیں لہذا "لا اقبل" کے بجائے "لا احب" کی تعبیر استعمال کرتے ہیں۔

یہ تعبیر اس ارتباط کو پیدا کرنے میں محبت کی نشاندہی کرتی ہے۔

۱۱۔ عن الرضا ؑ : ان ابراہیم ؑ وقع الى ثلاثة اصناف، صنف يعبد الزهرة ... "فلما جن عليه الليل" فرأى الزهرة، قال : "هذا ربی" على الانكار والاستخبار "فلما افل" الكوكب "قال لا احب الافلین" لان الافول من صفات المحدث لا من صفات القدم...^(۱)

امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ: ... ابراہیم ؑ کو تین گروہوں کا سامنا تھا، ایک گروہ زہرہ ستارے کی پرستش کرتا تھا... "جب رات نے ابراہیم ؑ کو آلیا" اور انھوں نے زہرہ ستارے کو دیکھا تو استفہام انکاری کے عنوان سے کہا: (آیا) یہ میرا^(۱) پروردگار ہے اور جب ستارہ غروب ہو گیا تو (ابراہیم ؑ) نے کہا "میں غروب ہو جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا" چونکہ غروب ہو جانا، حادث موجودات کی صفات میں سے ہے نہ قدیم کی...

(۱) عیون اخبار الرضا ج ۱، ص ۱۹۷، ج ۱۔ ب ۱۵ نور الثقلین ج ۱ / ص ۷۳۵ ح ۱۳۶۔

ابراہیم ؑ: ابراہیم ؑ اور ستارہ پرست قوم ۶; ابراہیم ؑ کا استدلال ۲، ۶; ابراہیم ؑ کا ستارہ پرستی کا
اظہار کرنا ۲; ابراہیم ؑ کی شرک و دشمنی ۲; عصر ابراہیم ؑ کی تاریخ ۱; قصہ ابراہیم ؑ ۲، ۶، ۱۱; مجادلہ ابراہیم
ؑ ۲

احتجاج (دلیل و برهان لانا): جدلی احتجاج ۲

انسان: انسان کے رجحانات ۹; فطرت انسان ۹

تبلیغ: روش تبلیغ ۵

حادث موجودات: حادث موجودات کی صفات ۱۱

خدا تعالیٰ: معرفت خدا کی راہ ۱۰

ربوبیت: شرائط ربوبیت ۴، ۸; قوم ابراہیم ؑ کی ربوبیت ۳; معیار ربوبیت ۱۱

روایت: ۱۱

ستارے: ستاروں کا غروب ہونا ۶; ستاروں کی ربوبیت کا رد ۶

ستارہ پرستی: زمانہ ابراہیم ؑ میں ستارہ پرستی ۱; ستارہ پرستی کی تاریخ ۱

شرک: موارد شرک ۱

عقیدہ: باطل کو باطل ثابت کرنے کا طریقہ ۳، ۵; عقیدہ باطل کا اظہار کرنا ۳، ۵

قوم ابراہیم ؑ: قوم ابراہیم ؑ کا شرک ۲; قوم ابراہیم ؑ کی ستارہ پرستی ۲، ۳; قوم ابراہیم ؑ کے افکار ۳

محبت: محبت کے آثار ۱۰; محبت خدا ۹

مشرکین: ۲

آیت ۷۷

﴿ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَذَا رَبِّي فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ ﴾ .

پر جب چاند کو چمکتا دیکھا تو کہا کہ وہ پھر یہ رب ہوگا پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا کہ اگر پروردگار ہی ہدایت نہ دے گا تو میں گمراہوں میں ہو جاؤں گا

۱۔ حضرت ابراہیم ؑ کے زمانے میں رائج مذاہب میں سے ایک مذہب "چاند کی پرستش کرنا تھا" فلما رأى القمر بازغا قال هذا ربى

۲۔ ابراہیم ؑ نے مجادلہ کرتے وقت قرپرستی کا اظہار کرتے ہوئے اسے باطل قرار دیا۔ فلما رأى لقمر بازغا قال هذا ربى فلما افل

۳۔ چاند کے چمکتے وقت، حضرت ابراہیم ؑ نے چاند پرستی کا اظہار کرتے ہوئے قرپرستوں سے مناظرہ کیا تھا۔ فلما رأى القمر بازغا قال هذا ربى

"بزوغ" کا معنی طلوع اور چمکنا ہے (لسان العرب) راغب مادہ "بزوغ" اور مذکورہ آیت کی شرح میں کہتے ہیں "ای طالعا منشتر الضوى" بنا براین ماہ پرستوں سے ابراہیم کی گفتگو ماہ کے اول یا آخر میں نہیں ہوئی تھی بلکہ چاند کے چمکتے وقت (انھوں نے چاند پرستوں سے) بحث کی تھی۔

۳۔ حضرت ابراہیم ؑ کے ہم عصر لوگ چاند کو رب جانتے تھے اور اسے اپنے امور میں مؤثر خیال کرتے تھے۔ فلما رأى القمر بازغا قال هذا ربى

جملہ "ہذا ربی" کہ جو حضرت ابراہیم نے اپنی قوم سے "بحث و مناظرے" کے وقت کہا تھا، انکی قوم کے اعتقادات میں سے ایک باطل عقیدے کی جانب اشارہ ہے یہ وہی باطل عقیدہ چاند کی ربوبیت (اور پرستش کا عقیدہ) ہے۔

۵۔ باطل عقیدے کو رد کرنے کی خاطر اس کا اظہار کرنا جائز ہے۔ فلما رأى القمر بازغا قال هذا ربى

۶۔ چاند کا غروب اور غائب ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ کائنات کی ربوبیت میں چاند کی کوئی دخالت نہیں۔
فلما رأى القمر بازغا قال هذا ربى فلما افل قال لئن لم يهدنى ربى

۷۔ وہ ہستی ربوبیت کی حقدار ہے کہ جو غروب نہ ہو اور قابل تغیر بھی نہ ہو۔
فلما افل قال لئن لم يهدنى ربى

۸۔ ہدایت کرنا، "رب" کی لازمی خصوصیات میں سے ایک ہے۔ قال لئن لم يهدنى ربى لاكونن من القوم الضالين

۹۔ کائنات کی ربوبیت کا حق دار وہ ہے جو ہدایت کرنے والا ہو۔

قال لئن لم يهدنى ربى لاكونن من القوم الضالين

ہو سکتا ہے جملہ "لئن لم يهدنى ربى" ستارہ پرستوں پر ایک اعتراض ہو۔ یعنی آپ لوگ ستارے کو اپنا رب سمجھتے ہیں تو اس کے ہدایت کرنے کی کیا علامت ہے؟ اور اگر رب ہدایت نہ کر سکے اور ہادی نہ ہو تو وہ کیسا رب ہے؟

۱۰۔ انسان پروردگار کی ہدایت کے بغیر، گمراہی میں پڑا رہے گا۔ لئن لم يهدنى ربى لاكونن من القوم الضالين

۱۱۔ غیر خدا کی ربوبیت کا قائل ہونا، گمراہی ہے۔ لئن لم يهدنى ربى لاكونن من القوم الضالين

۱۲۔ اہل بابل اجرام فلکی کی ربوبیت کے قائل ہونے اور بتوں کی پرستش کرنے کے سبب، گمراہ تھے۔

اتخذ اصناما ... كوكبا ... القمر ... القوم الضالين

بہت سے مفسرین کے بقول حضرت ابراہیم ؑ نے سرزمین بابل پر مشرکین کے خلاف احتجاج (دلیل و برہان پیش) کیا تھا۔

۱۳۔ عن الرضا ؑ : ان ابراهيم ؑ وقع الى ثلاثة اضاف ... صنف يعبد القمر ... "فلما رأى القمر بازغا قال

هذا ربى" على الانكار والاستخبار... (۱)

امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ... ابراہیم ؑ کو تین گروہوں کا سامنا تھا... ایک گروہ وہ تھا جو چاند کی پرستش کرتا تھا... "جب انھوں نے چاند کو چمکتا ہوا دیکھا، تو بعنوان استفہام انکاری کہا "یہ میرا پروردگار ہے"۔

(۱) عیون اخبار الرضا، ج ۱، ص ۱۹۷۔ ح ۱ ب ۱۵۔ نور الثقلین ج ۱، ص ۷۳۵ ح ۱۴۶۔

۱۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول ابراہیم صلوات اللہ علیہ "لئن لم یهدنی ربی لاکونن من القوم الضالین" : ای ناس للمیثاق^(۱)

امام باقر علیہ السلام سے "لئن لم یهدنی ... من القوم الضالین" کئے بارے میں روایت منقول ہے کہ: (مذکورہ آیت میں "القوم الضالین" سے مراد میثاق الہی کو فراموش کرنے والے لوگ ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام: ابراہیم علیہ السلام اور چاند کی پرستش کرنے والی قوم ۱۳; ابراہیم علیہ السلام کا احتجاج (دلیل لانا) ۲، ۳; ابراہیم علیہ السلام کی شرک دشمنی ۲; عصر ابراہیم علیہ السلام کی تاریخ ۱; قصہ ابراہیم علیہ السلام ۲، ۳، ۱۳; قرپرستی کا اظہار ۲، ۳

اجرام فلکی: اجرام فلکی کی ربوبیت ۱۲

بابل: اہل بابل کی بت پرستی ۱۲; اہل بابل کی گمراہی ۱۲

چاند: چاند کا غروب ۶; چاند کی ربوبیت کا رد ۶

چاند پرستی: چاند پرستی کی تاریخ ۱; عصر ابراہیم علیہ السلام میں چاند پرستی ۱

خدا تعالیٰ: خدا کی طرف سے ہدایت ۱۰

رب: رب کا ہدایت کرنا ۸، ۹

ربوبیت: ابراہیم کی قوم میں ربوبیت ۳; ۱۱; ربوبیت کے شان شایان ۸; شرائط ربوبیت ۶، ۷، ۹; غیر خدا کی ربوبیت

روایت: ۱۳، ۱۳

شرک: موارد شرک ۱

ضرورت: ہدایت کی ضرورت ۱۰

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱۱; باطل عقیدے کا اظہار ۵; باطل عقیدے کو ابطال کرنے کا طریقہ ۲، ۵

فراموشی: میثاق و عہد خدا کی فراموشی ۱۳

قوم ابراہیم: قوم ابراہیم علیہ السلام کا عقیدہ ۳; قوم ابراہیم کی قرپرستی ۳

گمراہ لوگ: گمراہ لوگوں سے مراد ۱۳

(۱) تفسیر عیاشی، ج ۱/ ص ۳۶۴ ج ۳۹ نور الثقلین ج ۱/ ص ۷۳۶ ح ۱۴۷۔

گمراہی: گمراہی کے عوامل ۱۰؛ موارد گمراہی ۱۱

ہدایت: عوامل ہدایت ۱۰

آیت ۷۸

﴿ فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسُ بَازِغَةً قَالَ هَذَا رَبِّي هَذَا أَكْبَرُ فَلَمَّا أَفْلَتْ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴾

پھر جب چمکتے ہوئے سورج کو دیکھا تو کہا کہ پھر یہ خدا ہوگا کہ یہ زیادع بڑا ہے لکن جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہا کہ اے قوم میں تمہارے شرک سے بری اور بیزار ہوں

۱۔ حضرت ابراہیم ؑ کے زمانے میں رائج مذاہب میں سے ایک میں سورج کی پرستش کی جاتی تھی۔
فلما رأى الشمس بازغة قال هذا ربى

۲۔ حضرت ابراہیم ؑ نے مناظرہ کرتے وقت، اپنی قوم کے مشرکانہ عقائد کو باطل ثابت کرنے کے لیے خورشید کی پرستش کا اظہار کیا۔ فلما رأى الشمس بازغة قال هذا ربى

۳۔ سورج کا چاند سے بڑا ہونا، حضرت ابراہیم ؑ کے لیے، چاند پرستی سے عدول کرنے اور خورشید پرستی کا اظہار کرنے کا ایک بہانہ تھا۔ فلما رأى الشمس بازغة قال هذا ربى هذا اكبر

۴۔ حضرت ابراہیم ؑ کی سرزمین (بابل) کے لوگ سورج کو اپنے امور کی تدبیر میں مؤثر سمجھتے تھے۔
فلما رأى الشمس بازغة قال هذا ربى هذا اكبر

۵۔ مجادلے (بحث و مناظرے) کے وقت باطل عقیدے کے ابطال کے لیے، اس عقیدے کا اظہار کرنا جائز ہے۔
قال هذا ربى هذا اكبر

۶۔ سورج کا غروب اور مخفی ہونا، اس بات کی دلیل ہے کہ کائنات کی ربوبیت میں اس کا کوئی دخل نہیں۔
قال هذا ربى هذا اكبر فلما افلت

۷۔ وہ ہستی مقام ربوبیت کے لائق ہے جو قابل غروب

اور تغیر پذیر نہ ہو۔ هذا اكبر فلما افلت قال

۸۔ حضرت ابراہیم ؑ نے سورج کے غروب ہوتے ہی اپنی قوم کے مشرکانہ عقائد و توہمات کے بارے میں اپنی بیزاری اور نفرت کا اظہار کر دیا۔ فلما افلت قال یا قوم انی بری مما تشرکون اگر "ما تشرکون" میں "ما" مصدریہ ہو تو جملے کا مفہوم یہ ہو جائے گا "بری من اشراکم" (یعنی میں تمہارے شرک کرنے سے بیزار ہوں)۔ مندرجہ بالا مفہوم اسی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۹۔ حضرت ابراہیم ؑ نے اپنی قوم کے شرک آمیز عقائد کو دلیل کے ساتھ باطل قرار دینے کے بعد، صراحت کے ساتھ ان کے معبودوں سے بیزاری کا اظہار کر دیا۔ فلما رأى الشمس ... انی بری مما تشرکون اگر "ما تشرکون" میں "ما" موصول ہو تو جملہ کا مطلب یہ ہوگا "بری من الذی تشرکون بہ" (یعنی ان چیزوں سے میں بیزاری کا اظہار کرتا ہوں کہ جن سے تم شرک کرتے ہو)۔

۱۰۔ اجرام فلکی کی ربوبیت کے ساتھ ساتھ بتوں کی الوہیت کا (باطل) عقیدہ بھی عصر ابراہیم ؑ کے لوگوں میں رائج تھا۔ اتخذ اصناما ... کوکبا ... القمر ... الشمس

بت پرستوں کے ساتھ حضرت ابراہیم ؑ کی بحث یہ تھی کہ "اتخذ اصناماء الہ" لیکن اجرام فلکی کے سلسلے میں، ان کی ربوبیت کی بحث تھی۔ احتمالا ان دو تعبیروں میں فرق، قوم ابراہیم ؑ کے (عقائد) و خیال کے مطابق، بتوں اور اجرام فلکی کے درمیان فرق کی جانب ایک اشارہ ہے۔

۱۱۔ مشرکین کے خداؤں اور شرک پر بنی عقائد سے بیزاری و نفرت کا اظہار کرنا ضروری ہے۔ انی بریء مما تشرکون ۱۲۔ عن الرضا ؑ : ان ابراہیم ؑ وقع الى ثلاثة اصناف ... صنف يعبد الشمس ... "فلما" اصبح و "رای الشمس بازغة قال هذا ربی هذا اكبر" من الزهرة و القمر على الانكار والاستخبار ... "فلما افلت" قال للا صناف الثلاثة من عبدة الزهرة والقمر و الشمس "یا قوم انی بری مما تشرکون..." (۱)

امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ ... ابراہیم ؑ کو تین گروہوں کا سامنا تھا ... ایک گروہ خورشید کی پرستش کرتا تھا ... بس جب صبح کے وقت سورج کو چمکتے ہوئے دیکھا تو (حضرت ابراہیم ؑ نے) استفہام انکاری کی بنا پر کہا: یہ میرا پروردگار ہے،

یہ، زھرہ ستارے اور چاند سے بڑا ہے... پس جب سورج غروب ہو گیا تو آپ ﷺ نے زھرہ ستارے، چاند اور سورج کی پرستش کرنے والے تینوں گروہوں سے کہا: اے میری قوم، جس کو آپ لوگ خدا کا شریک قرار دیتے ہو میں اس سے بیزار ہوں۔

۱۳۔ سئل ابو عبد اللہ ﷺ عن قول ابراہیم ﷺ "هذا ربِّي" اشرك في قوله "هذا ربِّي؟ فقال: لا ... و لم يكن من ابراہیم ﷺ شرك و انما كان في طلب ربه ... (۱)

امام صادق ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت ابراہیم ﷺ کا خورشید کے بارے میں یہ کہنا کہ "یہ میرا پروردگار ہے، کیا اس سے وہ مشرک ہو گئے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں... ابراہیم ﷺ کی یہ بات شرک نہیں تھی۔ چونکہ وہ اپنے (حقیقی) پروردگار کی جستجو میں تھے ۱۳۔ عن ابی عبد اللہ ﷺ ... كشف الله له (ابراہیم) عن السموات حتى رأى العرش و من عليه و اراه الله ملكوت السموات والارض فعند ذلك "قال يا قوم انى برى مما تشركون" ... (۲)

امام صادق ﷺ سے روایت ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم ﷺ کو آسمان دکھائے یہاں تک کہ انھوں نے عرش اور اسکے ساکنین کا مشاہدہ کیا اور خدا نے آسمانوں اور زمین کے ملکوت انھیں دکھائے۔ اس وقت حضرت ابراہیم ﷺ نے کہا: اے میری قوم، جس کو تم خدا کا شریک قرار دیتے ہو میں اس سے بیزار ہوں..."

ابراہیم ﷺ: ابراہیم اور چاند پرستی ۳؛ ابراہیم اور سورج پرستی ۱۳؛ ابراہیم اور عرش کا مشاہدہ ۳؛ ابراہیم کا اظہار بیزاری ۱۳، ۹، ۸؛ ابراہیم کا دلیل لانا ۲؛ ابراہیم کا سورج پرستی کا اظہار کرنا ۳، ۲؛ ابراہیم کا قصہ ۱۲، ۹، ۳، ۲؛ ابراہیم کو ملکوت دکھائے جانا ۱۳؛ ابراہیم کی توحید ۱۳، ۱۲؛ ابراہیم کی شرک دشمنی ۹؛ ابراہیم کے زمانہ کی تاریخ ۱؛ ابراہیم کے زمانہ میں بت پرستی ۱۰

اجرام فلکی: اجرام فلکی کی ربوبیت ۱۰ الوہیت: عصر ابراہیم میں الوہیت ۱۰

بابل: اہل بابل کا عقیدہ ۳؛ اہل بابل کی خورشید پرستی ۳

بیزاری کا اظہار: باطل خداؤں سے بیزاری کا اظہار کرنا ۹، ۱۱؛

(۱) تفسیر قمی ج/ ۱ ص ۲۰۷۔ نور الثقلین ج/ ۱ ص ۷۳۷ ح ۱۴۹۔

(۲) تفسیر قمی ج/ ۱ ص ۲۰۷، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۷۳۷ ح ۱۴۹۔

سورج پرستی سے اظہار بیزاری ۸؛ شرک سے بیزاری کا اظہار کرنا ۸، ۱۱، ۱۲، ۱۳
 ربوبیت: عصر ابراہیم کے دوران ربوبیت (کا تصور) اور شرائط ربوبیت ۶، ۷
 روایت: ۱۲، ۱۳، ۱۴

سورج: سورج کا غروب ہونا ۶؛ سورج کی ربوبیت کا رد ۶

سورج پرستی: سورج پرستی کا رد ۲؛ سورج پرستی کی تاریخ ۱؛ عصر ابراہیم ﷺ کے دوران سورج پرستی ۱

شرک: شرک کے خلاف جنگ کا طریقہ ۲؛ موارد شرک ۱

عقیدہ: باطل عقیدے کا ابطال ۵؛ باطل عقیدہ کا اظہار ۵؛ باطل عقیدے کو ابطال کرنے کا طریقہ ۲؛ ربوبیت خورشید کا
 عقیدہ ۳

قوم ابراہیم ﷺ: قوم ابراہیم ﷺ کا شرک، ۱، ۸، ۹

قمر پرستی: قمر پرستی کا رد ۳

آیت ۷۹

﴿إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾

میرا رخ تمام تر اس خدا کی طرف ہے جس نے آسمانوں اور زمیں کو پیدا کیا ہے اور میں باطل سے کنارہ کش ہوں اور
 مشرکوں میں سے نہیں ہوں

۱۔ حضرت ابراہیم ﷺ کا لوگوں کے ساتھ مجادلہ (بحث و مناظرہ) کرنے اور ان کے مشرکانہ عقائد کو باطل قرار دینے کے

بعد، اپنی یکتا پرستی پر تاکید کرنا۔ فلما افل ... انی وجہت وجہی للذی فطر السموات

۲۔ طبیعت اور اس کے غائب اور قابل تغیر ہونے میں غورو

فکر کرنے سے، طبیعی موجودات کے ربوبیت کے قابل نہ ہونے کا ادراک حاصل ہوتا ہے۔

کوکبا ... القمر ... الشمس بازغة ... وجهت وجهی للذی فطر السموات

۳۔ آسمانوں اور زمین کا خالق (ہی) ربوبیت اور خالصانہ عبادت کے لائق ہے نہ کہ موجودات عالم۔

لا احب الافلین ... انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض

۳۔ فقط خداوند یکتا، آسمانوں اور زمین کا خالق ہے۔ فطر السموات والارض

۵۔ کائنات کی وسعتیں، متعدد آسمانوں کی حامل ہیں۔ فطر السموات والارض

۶۔ حق پرستی اور راہ مستقیم کی جانب رجحان رکھنا، حضرت ابراہیم ؑ کی خصوصیات میں سے ہے۔

انی وجهت وجهی للذی ... حنیفا

۷۔ حضرت ابراہیم ؑ کا خنیف ہونا ہی، خدائے واحد کی جانب ان کے تمام تر توجہ کرنے کا باعث بنا ہے۔

وجهت وجهی للذی ... حنیفا "حنف" کا مطلب، گمراہی سے راہ مستقیم اور حق کی جانب میلان رکھنا ہے (راغب)

یہاں "حنیفا" "وجہت" کے فاعل کے لیے حال ہے لہذا اسے اس رجحان کی بنیاد کیا جاسکتا ہے۔

۸۔ صراط مستقیم اور حق کی طرف رجحان کا تقاضا ہے کہ (انسان) توحید پر عقیدہ رکھے اور دل و جان سے خداوند یکتا کی

طرف اپنا رخ کر لے۔ وجهت وجهی للذی ... حنیفا و ما انا من المشرکین

راغب "حنیف" کے معنی میں کہتے ہیں: "حنف" استقامت کی جانب میلان اور گمراہی سے دوری ہے اور چونکہ "حنیفا"

آیت میں فاعل "وجہت" کے لیے وصف ہے لہذا یہ "وجہت ..." کے مضمون کے لیے ایک قسم کی علت شمار ہوتی ہے۔

۹۔ موجودات کے بارے میں غور و فکر کرنا اور ان کے قابل زوال اور غروب پذیر ہونے سے صرف نظر کر کے ناقابل زوال

(خداوند) یکتا کی جانب رجوع کرنا، ملکوت عالم کی رؤیت اور مشاہدہ (کہلاتا) ہے۔

و کذلک نری ابراہیم ... لا احب الافلین ... انی وجهت وجهی للذی

آیات ۷۶ تا ۷۹ "کو کذلک نری" کی تفصیل قرار دیا جاسکتا ہے یعنی یہ فکری اور عقلی حرکت ہی ملکوت کی رؤیت اور مشاہدہ

ہے۔

۱۰۔ حق پرستی کا نتیجہ، توحید پر ایمان ہے جبکہ راہ مستقیم

سے فرار و گمراہی کا نتیجہ، شرک ہے۔ و جہت وجہی ... حنیفا و ما انا من المشرکین

۱۱۔ انسانوں کی درجہ بندی اور حدود معین کرنے کا معیار، توحید اور شرک ہے۔ انی بری مما تشرکون ... و ما انا من المشرکین

حضرت ابراہیم ؑ کا عقیدہ توحید بیان کرنے اور شرک کے ابطال کے بعد، مشرکین سے اپنی صف جدا کرنا اور اس پر تاکید کرنا، گویا معاشرے کی درجہ بندی و حدود کا ایک معیار پیش کرنا ہے۔

۱۲۔ حضرت ابراہیم ؑ کبھی بھی مشرکین کی صف میں شامل نہیں تھے۔ و ما انا من المشرکین

حضرت ابراہیم ؑ کا اپنے مشرک نہ ہونے پر تاکید کرنا شاید اس تصور کی نفی کرنا تھا کہ ان کا اجرام فلکی کی "ربوبیت" کے بارے میں ادعا حقیقی پہلو رکھتا تھا۔

آسمان: تعدد آسمان ۵؛ خالق آسمان ۳، ۳

آفرینش: ملکوت آفرینش کا مشاہدہ ۹

ابراہیم ؑ: ابراہیم کا حنیف ہونا ۶؛ ابراہیم کا دلیل لانا ۱، ۱۲، ۷؛ ابراہیم کی توحید ۷؛ ابراہیم کی حق پرستی ۶؛ ابراہیم کی خصوصیت ۶؛ ابراہیم کی شرک دشمنی ۱؛ ابراہیم کے رجحانات ۶؛ ابراہیم کے فضائل ۷، ۶

انسان: انسانوں کی درجہ بندی کا معیار ۱۱

تعقل: تعقل کے آثار ۲، ۹؛ طبیعت کے بارے میں تعقل ۲؛ موجودات کے متعلق تعقل ۹

توحید: توحید کے آثار ۱۱؛ عقیدہ توحید کا پیش خیمہ ۸؛ عقیدہ توحید کے عوامل ۱۰، ۹

حق: حق پرستی کے آثار ۸، ۱۰

خدا تعالیٰ: خدا کی خالقیت ۳؛ وحدانیت خدا ۳

ربوبیت: شرائط ربوبیت، ۲، ۳

رجحانات: صراط مستقیم کی جانب میلان ۸

زمین: خالق زمین، ۳، ۳

شرک : شرک کے آثار ۱۱؛ عوائل شرک ۱۰
صراط مستقیم : صراط مستقیم سے اعراض کے آثار ۱۰
طبیعت : طبیعت کا تغیر پذیر ہونا ۲
عبادت : عبادت خدا ۳؛ مخلصانہ عبادت ۳
قدر و قیمت کا تعین : قدر و منزلت تعین کرنے کا معیار ۱۱
گمراہی : گمراہی کے عوائل ۱۰

آیت ۸۰

﴿وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ قَالَ أَتُحَاجُّونِي فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِ وَلَا أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبِّي شَيْئًا وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ﴾.

اور جب ان کی قوم نے ان سے کٹ جتنی کی تو کہا کہ کیا مجھ سے خدا کے بارے میں بحث کر رہے ہو جی نے مجھے ہدایت دے دی ہے اور میں تمہارے شریک کردہ خداؤں سے بالکل نہیں ڈرتا ہوں۔ مگر یہ کہ خود میرا خدا کوئی بات چاہے کہ اس کا علم ہر شے سے وسیع تر ہے کیا یہ بات تمہاری سمجھ نہیں آتی ہے (۸۰)

۱۔ حضرت ابراہیم ؑ کی قوم انکے استدلال پر بنی (عقیدہ) توحید کے آگے تسلیم ہونے کے بجائے، ان کے خلاف دلیل لانے لگی۔ و ما انا من المشركين و حاجه قومه

۲۔ حضرت ابراہیم ؑ کا اپنی قوم کے مشرکانہ عقیدے کے بطلان پر استدلال کرنے کے باوجود، انکی قوم کا اپنے شرک آمیز عقیدے پر ڈٹنے رہنا (بے جا) تعصب کا مظاہرہ کرنا ہے۔ و حاجه قومه قال اتحاجوني في الله

۳۔ شرک کے بطلان پر واضح دلائل کے باوجود لوگوں کے شرک پر مصر رہنے کی وجہ سے حضرت ابراہیم ؑ کا اظہار تعجب کرنا۔ و حاجه قومه قال اتحاجوني في الله

۳۔ حضرت ابراہیم ؑ نے ہدایت خدا کے سائے میں، توحید اور یکتا پرستی کا راستہ اپنایا تھا۔ قال اتحاجوني في الله و قد هدى ن

۵۔ حضرت ابراہیم ؑ نے ہدایت خدا کے ذریعے اجرام فلکی و بتوں کی پرستش اور شرک کے ابطال پر استدلال کیا تھا۔ اتتخذ اضاما ... قال لا احب الافلین ... و قد هدان

۶۔ توحید کی جانب انسان کی (فطری) ہدایت، خود اس بات پر گواہ اور محکم دلیل ہے کہ خداوند عالم ربوبیت میں یکتا (و بے مثل) ہے۔ اتحاجونی فی اللہ و قد هدان

آیت کے ظاہر سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابراہیم ؑ نے مشرکین کے احتجاج (دلائل و براہین) کے سامنے توحید ربوبی کی جانب خود بخود ہدایت پانے کا استدلال کیا ہے اور اس ہدایت اور راہنمائی (الہی) کو خدا کی یگانگی کی دلیل قرار دیا ہے چونکہ اگر اس قسم کا پروردگار نہ ہوتا تو اس طرح راستہ نہ دکھاتا۔^(۱)

۷۔ اگر پروردگار یکتا کی کوئی حقیقت نہ ہوتی تو انسان توحید ربوبی کی جانب ہدایت و راہنمائی نہ پاسکتا۔
اتحاجونی فی اللہ و قد هدان

۸۔ انسان ہدایت خداوند کے ذریعے، توحید کا راستہ طے کرتا ہے۔ قال اتحاجونی فی اللہ و قد هدان قوم ابراہیم ؑ کا آپ ؑ سے احتجاج، شرک اور توحید کے بارے میں تھا۔ اسی لیے، "هدان" کا مصداق، توحید کی جانب ہدایت ہے۔ یہ طبعی بات ہے کہ اس طرح کی ہدایت حضرت ابراہیم ؑ سے مختص نہیں۔

۹۔ حضرت ابراہیم ؑ کی توحیدی دلائل کے مقابلے میں انکی قوم انھیں بتوں کے خطرے سے ڈرانے لگی۔
و لا اخاف ما تشرکون بہ

جملہ "لا اخاف" جو کہ مشرکین کی دھمکی پر حضرت ابراہیم ؑ کا جواب ہے، مشرکوں کی جانب سے دھمکی کے وقوع پر قرینہ ہے۔

۱۰۔ قوم ابراہیم ؑ کا شرک پر ہٹ دھرمی دکھانے کے سبب اپنے خیالی خداؤں کے موہوم و بے فائدہ خوف میں مبتلا ہونا۔ و لا اخاف ما تشرکون بہ

۱۱۔ موہوم اور خرافاتی عقائد، تبلیغ توحید کی (سب سے بڑی) مشکل ہیں۔ و لا اخاف ما تشرکون بہ

(۱) تفسیر المیزان کی طرف رجوع کریں۔

۱۲۔ حضرت ابراہیم ؑ نے مشرکین کے خداؤں سے نہ ڈرنے کا اعلان کر کے مشرکین کی دھمکیوں اور منطق کے بے بنیاد ہونے کو روشن کر دیا۔ و لا اخاف ما تشرکون به

۱۳۔ ابراہیم ؑ کے نزدیک، انسان کے موجودات عالم سے ڈرنے کا سبب، مشیت خدا ہے نہ کہ ان موجودات کی ربوبیت اور مستقل تاثیر۔ و لا اخاف ما تشرکون به الا ان یشاء ربی

۱۴۔ بعض موجودات عالم اور حوادث، مشیت خدا کی وجہ سے خوفناک ہیں نہ کہ اپنی استقلالی تاثیر و ربوبیت کی بنا پر و لا اخاف ما تشرکون به الا ان یشاء ربی

۱۵۔ تمام موجودات جہاں اللہ تعالیٰ کے احاطہ اور وسیع علم میں ہیں۔ وسیع ربی کل شیء علما

۱۶۔ تمام موجودات پر محیط علم خداوند، کائنات کی وسعتوں میں اس کی ربوبیت کے جاری ہونے کا ضامن ہے۔
الا ان یشاء ... وسیع ربی کل شیء علما

۱۷۔ نظام عالم کی تدبیر اور اسے چلانے کے لیے، علم کا لازمی ہونا۔ الا ان یشاء ربی شیئا وسیع ربی کل شیء علما
ابراہیم ؑ کے نزدیک، اس عالم کی تدبیر اور اس میں ربوبیت الہی کا جاری ہونا، خداوند عالم کے محیط علم کی وجہ سے ہے۔ یہاں ایک قاعدہ کلی مد نظر رکھنا چاہیے کہ صحیح و درست تدبیر، فقط علم کے سائے میں سیرا سکتی ہے۔
۱۸۔ عالم ہستی میں ہر شے کی تاثیر اور فعل پروردگار عالم کی مشیت اور اذن سے وابستہ ہے۔
الا ان یشاء ربی شیئا وسیع ربی کل شیء علما

۱۹۔ تمام موجودات عالم پر علمی احاطہ رکھنے والی ہستی ہی ربوبیت کے لائق ہے۔ وسیع ربی کل شیء علما
گذشتہ آیات میں توحید ربوبی کے بارے میں بحث ہو رہی تھی شاید حضرت ابراہیم ؑ کی زبان سے یہ جملہ "وسیع ربی..."
"رب" ہونے کا معیار بتانے کے لیے بیان کیا گیا ہو۔

۲۰۔ توحید پر واضح دلائل کے باوجود، شرک اختیار کرنا، ایک تعجب انگیز بات ہے۔ اتحاجونی فی اللہ و قد ہدان ... افلا تتذکرون

۲۱۔ توحید کی حقانیت اور شرک کے بطلان کو درک کرنے کے لیے فقط یاد دہانی اور غفلت کے پردے ہٹانا، کافی ہے۔
قال اتحاجونی فی اللہ و قد ہدان ... افلا تتذکرون "متفکروں" وغیرہ کے بجائے "متذکروں" کا استعمال ہونا، اس نکتے کی نشاندہی کرتا ہے کہ یاد دہانی اور غفلت کا غبار ہٹانا، اقرار توحید کے لیے کافی ہے۔

آفرینش (خلقت): حاکم آفرینش ۱۵

ابراہیم ؑ: ابراہیم ؑ کا تعجب ۳; ابراہیم ؑ کا دلیل و حجت لانا ۲، ۵، ۹; ابراہیم ؑ کا عقیدہ ۱۳; ابراہیم ؑ کا قصہ ۱، ۳، ۹، ۱۲; ابراہیم ؑ کو خبردار کیا جانا ۹; ابراہیم ؑ کی توحید ۳;
ابراہیم ؑ کی شجاعت ۱۲; ابراہیم کی شرک دشمنی ۵; ابراہیم ؑ کی ہدایت ۳
اجرام فلکی: اجرام فلکی کی ربوبیت کا رد ۵ بت پرستی بت پرستی کا بطلان ۵
توحید: توحید ربوبی کے دلائل ۶; توحید کی جانب ہدایت ۶، ۷، ۸; توحید کی طرف دعوت کی مشکلات ۱۱; حقانیت توحید ۲۱;
دلائل توحید ۷

خوف: خوف کا منشا ۱۳; موجودات سے ڈرنا ۱۳، ۱۳

خدا تعالیٰ: خدا کا احاطہ ۵۱; خدا کا علم ۱۶، ۱۵; خدا کی ربوبیت ۶۱; خدا کی مشیت ۱۸، ۱۶، ۱۳، ۱۳; خدا کی ہدایت ۸، ۵، ۳،
ربوبیت: ربوبیت کی شرائط ۱۴، ۱۹; ربوبیت میں علم ۱۴، ۱۹
شرک: شرک پر سرزنش ۲۰; شرک کا بطلان ۳، ۵، ۲۱; شرک کے خلاف منطق ہونا ۲۰
طبیعی عوامل: طبیعی عوامل کا کردار ۱۳، ۱۳، ۱۸
عقیدہ: باطل خداؤں پر عقیدہ ۱۰; خرافات کے سلسلے میں عقیدے کے آثار ۱۱; عقیدہ توحید کے عوامل ۷، ۸
غفلت: غفلت دور کرنے کے آثار ۲۱

قوم ابراہیم ؑ: قوم ابراہیم ؑ اور ابراہیم ؑ ۱; قوم ابراہیم ؑ کا احتجاج ۱; قوم ابراہیم ؑ کا تعصب
۲; قوم ابراہیم ؑ کا شرک ۲، ۳، ۱۰; قوم ابراہیم ؑ کا عصیان ۱; قوم ابراہیم ؑ کا عقیدہ ۲، ۳، ۹، ۱۰; قوم
ابراہیم ؑ کو تنبیہ ۹; قوم ابراہیم ؑ کی دھمکیاں ۱۲; قوم ابراہیم ؑ کی ضد ۲، ۳; قوم ابراہیم ؑ کی ہٹ و
ہرمی کے علل و اسباب ۱۰; قوم ابراہیم ؑ کے خدا ۹، ۱۰، ۱۲; قوم ابراہیم ؑ میں خرافات ۱۰
مدیریت: مدیریت کی شرائط ۱۴; مدیریت میں علم کا کردار ۱۴
نصیحت: نصیحت کے آثار ۲۱

آیت ۸۱

﴿ وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾

اور میں کس طرح تمہارے خداؤں سے ڈر سکتا ہوں جب کہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے ہو کہ تم نے ان کو خدا کا شریک بنادیا ہے جس کے بارے میں خدا کی طرف سے کوئی دلیل نہیں نازل ہوئی ہے تو اب دونوں فریقوں میں کون زیادہ امن و سکون کا مقدار ہے اگر تم جاننے والے ہو تو بناؤ

۱۔ خداوند یکتا کے بارے میں شرک اختیار کرنے کے نتیجے سے نہ ڈرنا اور اسی طرح (خدا کے) خیالی شریکوں (خداؤں) سے خوف زدہ ہونا ایک تعجب انگیز اور عقل سے دور فعل ہے۔ و کیف اخاف ما اشركتم و لا تخافون انکم اشركتم باللہ

۲۔ حضرت ابراہیم ؑ کی قوم انہیں اپنے معبودوں کی جانب سے نقصان پہنچنے کی دھمکی دیتی تھی۔
و لا اخاف ما تشرکون به ... و کیف اخاف ما اشركتم

۳۔ خداوند عالم کے ساتھ شریک قرار دینے کے سبب، مشرکین کو خدا سے ڈرنا چاہیئے۔ و لا تخافون انکم اشركتم باللہ
۳۔ حضرت ابراہیم ؑ کی قوم، ربوبیت عالم اور کائنات کی تدبیر میں اجرام فلکی اور بتوں کی تاثیر کی معتقد ہونے کے علاوہ، خداوند متعال پر بھی اعتقاد رکھتی تھی۔ و لا تخافون انکم اشركتم باللہ

جملہ "و لا تخافون..." میں مشرکین کے خلاف حضرت ابراہیم ؑ کا احتجاج اس وقت مکمل ہے جب مشرکین "اللہ" پر ایمان رکھتے ہوں۔

۵۔ خداوند عالم نے کوئی ایسی دلیل نازل نہیں فرمائی جو

کائنات کی ربوبیت اور تدبیر میں اپنے ساتھ کسی اور کے شریک ہونے پر گواہ ہو۔ ما لم ينزل به عليكم سلطانا

۶۔ مشرکین خداوند عالم کے ساتھ شریک قرار دینے کی وجہ سے سزا اور عذاب کے مستحق ہیں۔ فای الفرقین احق بالامن

۷۔ خداوند عالم کے ساتھ شریک قرار دینا ایک ایسا عقیدہ ہے جس پر کوئی دلیل نہیں۔

و لا تخافون انکم اشركتم باللہ و ما لم ينزل به عليكم سلطانا

"سلطان" کا معنی حجت ہے۔ بنا برائیں، جملہ "و لم ينزل به عليكم سلطانا" یعنی خداوند نے مشرکین کے توہمات (بیہودہ عقائد) پر کسی قسم کی حجت نازل نہیں کی۔

۸۔ دینی عقائد کو دلیل و برہان پر قائم ہونا چاہیئے۔ ما لم ينزل به عليكم سلطانا

۹۔ بعض موجودات کے ضرر پہچانے سے ڈرنے کا سبب خداوند عالم کے ساتھ شریک قرار دینا ہے۔

و کیف اخاف ما اشركتم ... فای الفرقین احق بالامن

۱۰۔ موحدین، توحید اور یکتا پرستی کے سبب، غضب الہی سے محفوظ رہنے کے حقدار ہیں۔

و لا تخافون انکم اشركتم باللہ ... فای الفرقین احق بالامن

۱۱۔ مشرکین، گمان کرتے تھے کہ وہ بتوں اور دوسرے معبودوں کی پرستش کے سبب امن و سکون سے رہ رہے ہیں۔

فای الفرقین احق بالامن

۱۲۔ بحث و جدل میں طرف مقابل سے نرم رویہ اپنانا عقائد و معارف کی تبلیغ کا ایک طریقہ ہے۔

فای الفرقین احق بالامن

امن کے لیے موحدین کے "احق" ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ مشرکین کے لیے بھی ایک قسم کا حق ہے۔ لیکن یہ بات قابل

توجہ ہے کہ مشرکین امن و سکون سے رہنے کی لیاقت نہیں رکھتے لہذا یہاں، تبلیغ و جدل کا مقام ہے پس بطور مدارا و

(مماشات) ان کے لیے ایک حق فرض کیا گیا ہے۔

۱۳۔ مشرکین کا غضب خدا سے محفوظ نہ ہونا اور موحدین کا امان الہی سے بہرہ مند ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جو علم و

آگاہی پر استوار ہے۔ فای الفرقین احق بالامن ان کنتم تعلمون

۱۴۔ شرک کا سبب جہالت و نادانی ہے۔ فای الفرقین احق بالامن ان کنتم تعلمون

آیت کے مضمون کو جملہ شرطیہ "ان کنتم تعلمون" پر معلق کرنا، اس نکتے کی جانب اشارہ ہے کہ مشرکین نادان لوگ ہیں جس کے نتیجے میں ان کے عقائد بھی جہالت اور نادانی پر استوار ہیں۔

۱۵۔ قوم ابراہیم ﷺ کا دعویٰ ہے کہ اس کے موہوم عقائد، علم و آگاہی پر مبنی ہیں۔

فای الفرقین احق بالامن ان کنتم تعلمون

جملہ "ان کنتم تعلمون" جو کہ حضرت ابراہیم ﷺ کی جانب سے مشرکین کے مقابلے میں بیان کیا گیا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قوم ابراہیم ﷺ اس قسم کا دعویٰ رکھتے تھے۔

آفرینش (خلقت): بتدیر آفرینش ۵

ابراہیم ﷺ: ابراہیم کو دھمکی ۲؛ قصہ ابراہیم ﷺ ۲

تبلیغ: روش تبلیغ ۱۲

توحید: توحید عبادی کے آثار ۱۰

جہالت: جہالت کے آثار ۱۳

خوف و ڈر: باطل خداؤں کا خوف ۱؛ پسندیدہ خوف ۳؛ خوف خدا ۳؛ موجودات کا خوف ۹؛ ناپسندیدہ خوف ۱، ۹

دلیل پیش کرنا: دلیل لاتے وقت نرم رویہ اپنانا ۱۲

شرک: آثار شرک ۳؛ بطلان شرک کے دلائل ۵؛ شرک کا انجام ۱؛ شرک کا خلاف منطق ہونا ۱، ۴؛ عوامل شرک ۹، ۱۳

عقیدہ: اجرام فلکی کی ربوبیت کا عقیدہ ۳؛ بت پرستی کا عقیدہ ۳؛ عقیدے میں برہان ۸

غضب: غضب خدا سے امن و امان ۱۰

قوم ابراہیم ﷺ: قوم ابراہیم ﷺ کا دعویٰ ۱۵؛ قوم ابراہیم کا شرک ۳؛ قوم ابراہیم ﷺ کا عقیدہ ۲، ۱۵؛ قوم

ابراہیم ﷺ کی دھمکیاں ۲؛ قوم ابراہیم ﷺ کے افکار ۲؛ قوم ابراہیم ﷺ کے معبود ۲

کیفر (سزا): سزا و کیفر کے مستحق ۶؛ موجبات کیفر ۶

مجادلہ: مجادلے (بحث و تکرار) میں نرم رویہ اپنانا ۱۲

مشرکین: مشرکین کا خوف ۳؛ مشرکین کا مغضوب ہونا ۱۳؛ مشرکین کی بت پرستی ۱۱؛ مشرکین کی بت پرستی کے دلائل ۱۱؛ مشرکین کی سزا ۶؛ مشرکین کے افکار ۱۱؛ مشرکین کی کے لیے امن ۱۱

مغضوبین خدا: ۱۳

موحدین: موحدین کے لیے امن ۱۰، ۱۳

آیت ۸۲

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ﴾

جو لوگ ایمان لے آئے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا انھیں کے لئے امن و سکون ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں

۱۔ جن مومنین کا ایمان، ہر قسم کے شرک سے پاک ہو وہ، امن الہی کی نعمت سے بہرہ مند اور اس کے غضب و عذاب سے محفوظ ہیں۔ الذین امنوا و لم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک لهم الامن

۲۔ ظلم، ایمان کے درجے میں کمی کا باعث بنتا ہے۔ الذین امنوا و لم یلبسوا ایمانہم بظلم

۳۔ شرک، ہر شکل میں ظلم ہے۔ و لم یلبسوا ایمانہم بظلم

گزشتہ تمام آیات ابطال شرک اور توحید کے بارے میں تھیں یہ آیت ان تمام آیات کا نتیجہ ہے لہذا گزشتہ آیات کے قرینے سے اس آیت میں "ظلم" سے مراد "شرک" ہے۔

۳۔ خدا پر ایمان کے کچھ مراتب و درجات ہیں۔ الذین ء امنوا و لم یلبسوا ایمانہم بظلم

"لم یلبسوا" کے ذریعے ایمان کی توصیف کا تقاضا یہ ہے کہ ایمان کی دو قسمیں ہیں ایک ظلم سے مرکب ایمان اور دوسرا ظلم سے خالی ایمان لہذا واضح ہے کہ ہر دو ایمان کہلاتے ہیں لیکن دو درجات و مراتب کے ساتھ۔

۵۔ با ایمان معاشرہ اس وقت خداوند عالم کے غضب و عذاب سے محفوظ ہے جب ہر قسم کے شرک و ظلم سے دور رہے۔

فای الفريقین احق بالامن ... الذین ء امنوا ... اولئک لهم الامن

گذشتہ آیت میں موحدین اور مشرکین کا تذکرہ دو گروہوں کے عنوان سے کیا گیا ہے اور اب اس آیت میں بھی موحدین کو جمع کے صیغوں اور ضمائر کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ معاشرے میں امن و سکون اجتماعی صورت میں ممکن ہے اگرچہ علیحدہ ہر فرد فرد بھی اس سے بہرہ مند ہے۔

۶۔ اگر معاشرے کے افراد، ظلم و شرک سے دور رہیں تو اس وقت ان کے ایمان کا نتیجہ امن و سکون ہے۔
الذین امنوا و لم یلبسوا ... اولئک لهم الامن

اگرچہ گذشتہ آیات کے قرینے سے، اس آیت میں "ظلم" کو شرک سے تعبیر کیا گیا ہے۔ لیکن "ظلم" و "الامن" کے مفاد کی عمومیت کے منافی نہیں ہے۔ بنا برائیں مومن معاشرہ، ظلم سے دور رہنے کی صورت میں مکمل امن کا حامل ہوگا۔
۷۔ ایمان کا کمال اور اسکے درجات، شرک و ظلم سے اسکی دوری کے معیار سے وابستہ ہیں۔ الذین امنوا و لم یلبسوا
ایمانهم بظلم

۸۔ وہی مومنین کامل ہدایت سے بہرہ مند ہیں جو اپنے ایمان کو کسی قسم کے ظلم و شرک سے آلودہ نہ کریں۔
الذین امنوا و لم یلبسوا ... اولئک لهم الامن و هم مهتدون

اس آیہ شریفہ میں ان مومنین کو ہدایت یافتہ کہا گیا ہے جن کا ایمان ہر قسم کے ظلم سے پاک ہو اور مومن جس مرتبے میں بھی ہو ایک قسم کی ہدایت سے بہرہ مند ہے۔ لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "ہم مهتدون" سے مراد، اس گروہ کا کامل ہدایت یافتہ ہونا ہے۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ ؑ (فی حدیث فی قوله تعالى "بظلم" قال : هو الشرك^(۱))

امام صادق ؑ سے ایک حدیث کے ضمن میں منقول ہے کہ: آیت "و لم یلبسوا ایمانهم بظلم" میں "ظلم" سے مراد شرک ہے۔

۱۰۔ عن ابی بصیر قال : سالت ابا عبد اللہ عن قوله الله عزوجل: "الذین امنوا و لم یلبسوا ایمانهم بظلم، قال : بشک^(۲)
ابو بصیر کہتے ہیں: میں نے امام صادق ؑ سے "الذین آمنوا..." کے بارے میں پوچھا آپ ؑ نے فرمایا: آیت میں "ظلم" سے مراد شک ہے۔ روایت میں مذکورہ "شک" سے مراد غیر اختیاری شک نہیں ہے کہ جو حق تک پہنچنے کا مقدمہ ہے۔

(۱) کافی ج/۵، ص ۱۴، ح/۱، تفسیر برهان ج/۱ ص ۵۳۷ ح/۲-۳ کافی ج/۲، ص ۳۹۹ ح/۴۔ نور الثقلین ج/۱ ص ۷۴۰ ح/۱۵۹۰۔

بلکہ ہو سکتا ہے، وہ شک مراد ہو جو اختیاری مقدمات کے ساتھ شبہ کے پیچھے چلنے سے حاصل ہوتا ہے یا حق میں تشکیک مراد ہو

۱۱_ عنہ فی قوله : "و لم یلبسوا ایمانہم بظلم" قال : الضلال فما فوقہ ^(۱)

امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ: مذکورہ آیت میں "ظلم" سے مراد گمراہی اور اس سے بڑھ کے ہے۔

۱۲_ عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ تعالیٰ "الذین امنوا و لم یلبسوا ایمانہم بظلم ...": ... هذه الآية نزلت فی امیر

المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام لانه لم یشرك بالله طرفة عين قط و لم یعبد اللات والعزی ^(۲)...

امام باقر علیہ السلام سے "الذین آمنوا..." کے بارے میں منقول ہے کہ: یہ آیت امیر المؤمنین علیہ السلام کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ چونکہ حضرت علی علیہ السلام نے ایک لمحہ کے لیے بھی خداوند سے شرک نہیں کیا اور نہ ہی (لات و عزری) کی پرستش کی ہے۔

امام علی علیہ السلام: توحید علی علیہ السلام ۱۲؛ درجات علی علیہ السلام ۱۲

امن: امن کے علل و اسباب ۶

اقدار: اقدار سے متصادم امور ۲

ایمان: ۱۔ ایمان پر ایمان ۳؛ ایمان کا کمال ۴؛ ایمان کا متعلق ۳؛ ایمان کی اہمیت میں کمی کے علل و اسباب ۲؛ ایمان کے آثار ۶، ایمان کے مراتب ۲؛ ۴۰۳؛ مخلصانہ ایمان ۱، ۸

خدا تعالیٰ: عذاب خدا سے محفوظ ہونا ۱، ۵؛ غضب خدا سے محفوظ ہونا ۱، ۵

روایت: ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲

شرک: شرک سے اجتناب ۵، ۶؛ شرک سے اجتناب کی اہمیت ۸؛ شرک سے اجتناب کے آثار ۴؛ شرک کا ظلم ہونا ۳، ۹

شک: ممنوع شک ۱۰

ظلم: ظلم سے اجتناب ۵، ۶؛ ظلم سے اجتناب کی اہمیت

(۱) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۳۶۶ ح/ ۴۷ نور الثقلین ج/ ۱ ص ۷۳۹ ح ۱۵۶۔

(۲) تفسیر فرات کوفی ص ۱۳۴ ح ۱۵۸، بحار الانوار ج/ ۲۳ ص ۳۶۷ ح ۳۵۔

۸؛ ظلم سے اجتناب کے آثار ۷؛ ظلم کے آثار ۲؛ موارد ظلم، ۳، ۹، ۱۰، ۱۱
گمراہی: ظلم کی گمراہی ۱۱

معاشرہ: دینی معاشرے کا امن و سکون ۵

مؤمنین: مؤمنین کا امن و سکون ۱؛ خالص مؤمنین ۸؛ فضائل مؤمنین ۱
مہتدین (ہدایت یافتہ لوگ): ۸

آیت ۸۳

﴿وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مِّنْ نَّشَأٍ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ﴾

یہ ہماری دلیل ہے جسے ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم کے مقابلہ میں عطا کیا اور ہم جس کو چاہتے ہیں اس کے درجات کو بلند کر دیتے ہیں۔ بیشک تمہارا پروردگار صاحب حکمت بھی ہے اور باخبر بھی ہے (۸۳)

۱۔ مشرکین کے مقابلے میں حضرت ابراہیم ؑ کی پیش کردہ اولہ خداوند کی جانب سے آپ ؑ کو عطا ہوتی تھیں۔
و تلك حجتنا آتينها ابراهيم

۲۔ اپنی مشرک قوم کے مقابلے میں حضرت ابراہیم ؑ کی اولہ انتہائی محکم، قطعی، متین اور قابلِ دقت ہیں۔
و تلك حجتنا آتينها ابراهيم على قومه

کلمہ "حجت" کا ضمیر متکلم مع الغیر "نا" کی جانب اضافہ ہونا، ان اولہ و براہین کی عظمت کو ظاہر کر رہا ہے جن سے ابراہیم ؑ نے استدلال کیا ہے۔

۳۔ حضرت ابراہیم ؑ کو خداوند عالم کی بارگاہ میں ایک بلند مقام حاصل ہے۔
و تلك حجتنا آتينها ابراهيم على قومه نرفع درجات من نشأ

۳۔ خداوند عالم کی جانب سے براہین و ادلہ دریافت کرنے والے لوگ، اس کی بارگاہ میں بلند مقام رکھتے ہیں۔
و تلك حجتنا اتيها ابراهيم على قومه نرفع درجات من نشاء

۵۔ اعلیٰ معنوی درجات تک رسائی، مشیت الہی سے مشروط ہے۔ نرفع درجات من نشاء

۶۔ معنوی مقامات، مختلف درجات کے حامل ہیں۔ نرفع درجات من نشاء

"درجہ" کی جگہ "درجات" جیسا صیغہ جمع انتخاب کرنا شاید، درجات و مراتب کے متعدد ہونے کی جانب اشارہ ہو۔

۷۔ توحید کی ادلہ کے حامل افراد، بارگاہ خدا میں بلند مقام سے بہرہ مند ہیں۔ و تلك حجتنا اتيها ابراهيم ... نرفع درجات من نشاء

۸۔ پیغمبر (ص) الہی ادلہ و براہین سے بہرہ مند اور خداوند عالم کی بارگاہ میں بلند و ارفع مقام کے حامل ہیں۔
و تلك حجتنا ... نرفع درجات ... ان ربك حكيم عليم

"ربك" کی ضمیر کا خطاب پیغمبر (ص) کی جانب ہے۔ غائب سے خطاب کی جانب عدول اور اس کے ساتھ تاکید و تعلیل (ان ... حکیم عليم) پیغمبر (ص) کے بلند و اعلیٰ مرتبے اور حضرت ابراہیم ؑ کی مانند آنحضرت (ص) کے حجت الہی سے بہرہ مند ہونے کی جانب اشارہ ہے۔

۹۔ لوگوں میں سے بلند مرتبہ افراد (انبیاء ؑ) کو توحیدی براہین کا عطا کرنا، امور (و اشیاء) کو خداوند کی طرف سے استحکام بخشنے کا ایک جلوہ ہے۔ و تلك حجتنا ... نرفع درجات ... ان ربك حكيم و عليم
"حکیم" کے معانی میں سے ایک معنی محکم ہے۔ یعنی کسی شے کو اتقان و استحکام بخشنا۔ لسان "العرب" میں ہے:
والحكيم ... او هو الذي يحكم الاشياء و يتقنها"

۱۰۔ انبیاء ؑ کے درجات کا ارتقا اور انھیں حجت عطا کرنا، افعال الہی کے عالمانہ و حکیمانہ ہونے کا ایک جلوہ ہے
و تلك حجتنا ... نرفع درجات ... ان ربك حكيم عليم

۱۱۔ بعض انسانوں کا انتخاب، درجات کی بلندی اور انھیں براہین عطا ہونا علم الہی کی روشنی میں پوری دقت کے ساتھ انجام پاتا ہے۔

و تلك حجتنا ... نرفع درجات ... ان ربك حكيم علیم
 ۱۲۔ کسی نظام کو چلانے اور اس کی تدبیر کرنے کے لیے حکمت و علم دو لازمی شرائط ہیں۔
 و تلك حجتنا ... ان ربك حكيم علیم

لغت میں "رب" کا معنی مدبر اور مربی ہے۔ آیت میں رب کی حکمت و علم سے توصیف کرنا، خدا کے علم و حکمت پر دلالت کرنے کے علاوہ، نظام کو چلانے اور اس کی تدبیر کرنے کے لیے علم و حکمت دونوں کی ضرورت کی جانب ایک اشارہ بھی ہے۔

۱۳۔ پیغمبر (ص) کا پروردگار حکیم (امور کو استحکام و استواری بخشنے والا) اور علیم (وسیع علم والا) ہے۔
 ان ربك حكيم و علیم

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کے مقامات ۸

ابراہیم ؑ: ابراہیم ؑ اور مشرکین ۱، ۲؛ ابراہیم ؑ: کئے دلائل کا مستحکم ہونا ۲؛ ابراہیم ؑ: کئے دلائل کی خصوصیت ۱؛ مقامات ابراہیم ؑ ۳
 احتجاج: مشرکین کے خلاف دلیل لانا ۱، ۲
 اسما و صفات: حکیم ۱۳؛ علیم ۱۳
 امور: امور کا استحکام ۹

انبیا: انبیا ؑ کی حجتیں اور دلیلیں ۱۰؛ انبیا ؑ: کئے درجات کا بلند کیا جانا ۱۰

انتخاب ہونا: انتخاب کا منشا ۱۱

برگزیدہ لوگ: برگزیدہ افراد کی حجتیں و براہین ۱۱؛ برگزیدہ افراد کے درجات کا بلند ہونا ۱۱؛

تعقل: احتجاج ابراہیم ؑ میں تعقل ۲

توحید: براہین توحید کے حامل افراد، ۳، ۴، ۵، ۸، ۹

حکمت: حکمت کی اہمیت ۱۲

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۱۰؛ حجج خدا ۱، ۳؛ حکمت خدا ۱۰؛ علم خدا ۱۰، ۱۱؛ مشیت خدا، ۵

ربوبیت: ربوبیت میں حکمت ۱۲؛ ربوبیت میں علم ۱۲؛ شرائط

ربوبیت ۱۲

رشد: رشد کے علل و اسباب ۵

علم: علم کی اہمیت ۱۲

مدیریت (نظام چلانا):

شرائط مدیریت ۱۲؛ مدیریت میں حکمت ۱۲؛ مدیریت میں علم کی ضرورت ۱۲

معنویات: معنوی مقامات و مراتب ۶؛ معنویات پر فائز ہونے کے عوامل ۵

مقربین: ۳، ۴، ۷، ۸، ۹

آیت ۸۳

﴿وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾

اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق و یعقوب دیئے اور سب کو ہدایت بھی دی اور اس کو پہلے نوح کو ہدایت دی اور پھر ابراہیم کی اولاد میں داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون قرار دیئے اور ہم اسی طرح نیک عمل کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں

۱۔ اسحاق ؑ اور یعقوب ؑ کا خداوند عالم کی جانب سے حضرت ابراہیم ؑ کو نعمت کے طور پر عطا ہونا۔
و وہبنا له اسحق و یعقوب

۲۔ ابراہیم ؑ، اسحاق ؑ اور یعقوب ؑ بلند مقام کے حامل اور خداوند عالم کی طرف سے، توحید اور اسکے دلائل کی خصوصی ہدایت سے بہرہ مند تھے۔ و وہبنا له اسحق و یعقوب کلا هدینا

خداوند عالم کی خصوصی ہدایت سے بہرہ مند ہونا، ان انبیائے ؑ کے بلند و بالا مرتبے کی حکایت کرتا ہے۔

۳۔ نوح ؑ توحید کی جانب ہدایت پانے والے، اس کے براہین سے بہرہ مند اور بلند مرتبے کے حامل

(پیغمبر) تھے۔ و نوحا ھدینا من قبل

۳۔ حضرت نوح ﷺ ، حضرت ابراہیم ﷺ سے پہلے گزرنے والے (نبی) تھے۔ و نوحا ھدینا من قبل

۵۔ نیک و صالح فرزند، انسان کے لیے ایک امتیاز اور نعمت الہی ہے۔ و ھبنا لہ اسحق و یعقوب

آیت کا لہجہ ابراہیم ﷺ کے لیے نعمت بیان کر رہا ہے۔ اس قسم کے بیان کا تقاضا یہ ہے کہ اس طرح کی نعمت ایک خصوصی امتیاز ہے۔

۶۔ داؤد ﷺ ، سلیمان ﷺ ، ایوب ﷺ ، یوسف ﷺ ، موسیٰ ﷺ اور ہارون ﷺ نسل ابراہیم ﷺ میں سے

خداوند عالم کے ہدایت یافتہ (انبیاء) ہیں۔ و من ذریتہ داؤد و سلی من و ایوب و یوسف و موسیٰ و ہرون

گذشتہ آیات کے سیاق سے کہ جو حضرت ابراہیم ﷺ کے بارے میں تھیں یہ پتہ چلتا ہے کہ "ذریۃ" کی ضمیر حضرت ابراہیم ﷺ کی جانب پلٹتی ہے۔ اس صورت میں بعض نام جو کہ بعد والی آیات میں آئے ہیں (مثلاً الیاس ﷺ و لوط ﷺ) من باب تغلیب آپ ﷺ کی ذریت میں شمار ہوتے ہیں۔

۷۔ داؤد ﷺ ، سلیمان ﷺ ، ایوب ﷺ ، یوسف ﷺ ، موسیٰ ﷺ اور ہارون ﷺ نسل نوح ﷺ میں سے خداوند

عالم کے ہدایت یافتہ (انبیاء) تھے۔ نوحا ... و من ذریتہ داود و سلی من و ایوب و یوسف و موسیٰ و ہرون

دونکات کی وجہ سے کہا جاسکتا ہے کہ "نوحا" "ذریۃ" کی ضمیر کا مرجع ہے "نوحا" نزدیک ترین کلمہ ہے جو کہ ضمیر کا مرجع ہو سکتا ہے اور جن لوگوں کا ان کی ذریت کے عنوان سے تذکرہ کیا گیا ہے ان میں بعض ایسے افراد بھی ہیں جو ذریت ابراہیم ﷺ میں سے نہیں ہیں جسے حضرت لوط ﷺ اور حضرت الیاس ﷺ ۔

۸۔ نوح ﷺ ، ابراہیم ﷺ ، اسحاق ﷺ ، یعقوب ﷺ ، داؤد ﷺ ، سلیمان ﷺ ، ایوب ﷺ یوسف ﷺ ،

موسیٰ ﷺ اور ہارون ﷺ نیکی کرنے والوں میں سے تھے۔ و من ذریتہ ... و کذلک نجزی المحسنین

"کذلک" کا مشار الیہ ہدایت بھی ہو سکتا ہے کہ جس کا استفادہ "ھدینا" سے ہوتا ہے اور نیک و صالح ذریت کی کثرت بھی ہو سکتی ہے کہ جو "وھبنا" اور "من ذریۃ" سے ماخوذ ہے۔ مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۹۔ خداوند عالم، نیکی کرنے والے افراد کو صالح اور ہدایت یافتہ ذریت جزا کے طور پر کثرت سے عطا کرتا ہے۔

و ھبنا لہ اسحق و یعقوب ... و من ذریتہ داود و سلی من ... و کذلک نجزی المحسنین

۱۰۔ نسل ابراہیم ﷺ میں انبیاء ﷺ اور ہدایت یافتہ افراد کی کثرت، آپ ﷺ کے نیک اعمال کی جزا ہے۔
و من ذریئہ و كذلك نجزي المحسنين

۱۱۔ نسل نوح ﷺ میں انبیاء ﷺ کی کثرت، آپ ﷺ کے نیکی کرنے والے افراد کے مقام پر فائز ہونے کی جزا ہے۔
و نوحا هدينا من قبل و من ذریئہ ... و كذلك نجزي المحسنين

۱۲۔ خاص ہدایت، نیکی کرنے والوں کے لیے خداوند عالم کی طرف سے (ایک قسم کی) جزا ہے۔
کلا هدينا ... و من ذریئہ ... و كذلك نجزي المحسنين

۱۳۔ نیکی کرنے والے گروہ میں شامل ہونے کی شرط ہے کہ توحید سے تمسک اور شرک کے خلاف جنگ کی جائے۔
و كذلك نجزي المحسنين

واضح ہے کہ اس آیت میں نیکی کرنے والوں کا سب سے بڑا مصداق حضرت ابراہیم خلیل ﷺ ہیں اور یہ فطری بات ہے کہ آپ ﷺ کے اس وصف سے موصوف ہونے کے لیے، گزشتہ آیات کے ساتھ تناسب ہونا چاہیئے اور گزشتہ آیات میں توحید ابراہیم ﷺ اور شرک کے خلاف آپ (ص) کے مقابلے وجد و جہد کا تذکرہ ہے۔ اس لحاظ سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ خصوصیت، نیکی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہونے کی بنیادی شرط ہے۔

ابراہیم ﷺ: ابراہیم کا محسنین میں سے ہونا، ۸، ۱۰؛ ابراہیم ﷺ کی اولہ و براہین ۲؛ ابراہیم کی اولاد ۱؛ ابراہیم کی توحید ۲؛ ابراہیم کی جزاء ۱۰؛ ابراہیم کی نسل ۶؛ ابراہیم کی نسل کی کثرت ۱؛ ابراہیم کی ہدایت ۲؛ ابراہیم کی ہدایت یافتہ نسل ۱۰؛ ابراہیم کے فضائل ۱۰؛ ابراہیم کیلئے خدا کی عطا کردہ نعمتیں ۱؛ ابراہیم کے مقامات ۲

اسحاق ﷺ: اسحاق ﷺ کا محسنین میں سے ہونا ۸؛ اسحاق ﷺ کے براہین ۲؛ توحید اسحاق ۲؛ فضائل اسحاق ﷺ ۱؛ مقامات اسحاق ﷺ ۲؛ ہدایت اسحاق ﷺ ۲

انبیائی ﷺ: ابراہیم ﷺ سے پہلے کے انبیاء ۳

انسان: فضائل انسان ۵

ایوب ﷺ: اجداد ایوب ﷺ ۷۶؛ ایوب ﷺ کا محسنین میں سے ہونا ۸؛ ہدایت ایوب ﷺ ۷، ۷۶؛ توحید: آثار توحید ۱۳؛ براہین توحید کے حامل لوگ ۲، ۳؛

توحید کی ہدایت ۲، ۳

خدا تعالیٰ: خدا کی جزا ۹؛ خدا کی خاص ہدایت ۲، ۱۲؛ خدا کی طرف سے ہدایت ۶، ۷؛ خدا کی نعمتیں ۵

داؤد علیہ السلام: اجداد داؤد علیہ السلام ۶، ۷؛ داؤد علیہ السلام کا محسنین میں ہونا ۸؛ ہدایت داؤد علیہ السلام ۶، ۷

سلیمان علیہ السلام: اجداد سلیمان علیہ السلام ۶، ۷؛ سلیمان علیہ السلام کا محسنین میں سے ہونا ۸؛ ہدایت سلیمان علیہ السلام ۶، ۷

شرک: شرک کے خلاف جنگ ۱۳

فرزند (اولاد): نیک و صالح اولاد کی قدر و قیمت ۵

محسنین: ۸ جزائی محسنین ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲؛ فضائل محسنین ۱۳؛ مقامات محسنین ۱۱، ۱۳؛ ہدایت محسنین ۱۲

موسیٰ علیہ السلام: اجداد موسیٰ علیہ السلام ۶، ۷؛ موسیٰ علیہ السلام کا محسنین میں سے ہونا ۸؛ ہدایت موسیٰ علیہ السلام ۶، ۷

مہتدین: ۳، ۶، ۷

نسل: نیک نسل کا نعمت ہونا ۹؛ نیک و صالح نسل کی کثرت کی اہمیت ۹؛ نیک نسل کی ہدایت ۹

نوح علیہ السلام: جزاء نوح ۱۱، قصہ نوح علیہ السلام ۳؛ مقامات نوح ۳، ۱۱؛ نسل نوح علیہ السلام ۷؛ نسل نوح علیہ السلام کا زیادہ ہونا ۱۱؛ نوح

علیہ السلام کا احسان کرنے والوں میں ہونا ۱۱، ۸؛ ہدایت نوح علیہ السلام ۳

ہارون علیہ السلام: اجداد ہارون علیہ السلام ۶، ۷؛ ہارون علیہ السلام کا محسنین میں سے ہونا ۸؛ ہدایت ہارون علیہ السلام ۶، ۷

یعقوب علیہ السلام: جبرائیل یعقوب ۲؛ توحید یعقوب علیہ السلام ۲؛ فضائل یعقوب ۱ مقامات یعقوب ۲؛ ہدایت یعقوب علیہ السلام ۲؛

یعقوب کا محسنین میں سے ہونا ۸

یوسف علیہ السلام: اجداد یوسف علیہ السلام ۶، ۷؛ ہدایت یوسف علیہ السلام ۶، ۷؛ یوسف علیہ السلام کا محسنین میں سے ہونا ۸

آیت ۸۵

﴿وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِيلَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ﴾

اور زکریا، یحییٰ، عیسیٰ، اور الیاس کو بھی رکھا جو سب کے سب نیک کرداروں میں تھے

۱۔ زکریا ؑ یحییٰ ؑ اور الیاس ؑ نسل ابراہیم ؑ میں سے تھے۔

و من ذریئہ ... و زکریا و یحییٰ و عیسیٰ و الیاس

۲۔ زکریا ؑ یحییٰ ؑ اور الیاس ؑ حضرت نوح ؑ کے پوتوں میں سے تھے۔

و من ذریئہ ... و زکریا و یحییٰ و عیسیٰ و الیاس

۳۔ ابراہیم ؑ، اسحاق ؑ، یعقوب ؑ، نوح ؑ، داؤد ؑ، سلیمان ؑ، ایوب ؑ، یوسف ؑ،

موسیٰ ؑ، ہارون ؑ، زکریا ؑ، یحییٰ ؑ، عیسیٰ ؑ اور الیاس ؑ سب صالحین میں سے تھے۔

و وہبنا ... کل من الصالحین

۳۔ زکریا ؑ، یحییٰ ؑ، عیسیٰ اور الیاس ؑ خداوند عالم کی خاص ہدایت سے بہرہ مند تھے۔

و کلا ہدینا ... و من ذریئہ ... و زکریا و یحییٰ و عیسیٰ و الیاس

۵۔ بیٹی کی اولاد (نواسے) مرد کی نسل اور اولاد شمار ہوتی ہے۔ و زکریا و یحییٰ و عیسیٰ و الیاس

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ اپنی ماں مریم ؑ کی جانب سے حضرت ابراہیم ؑ سے منسوب تھے۔ چونکہ

قرآن نے حضرت عیسیٰ پر بھی ذریت کا اطلاق کیا ہے۔ پس جد (دادا) کے ساتھ منسوب ہونے میں بیٹی اور بیٹے کی اولاد

(نواسوں اور پوتوں) میں کوئی فرق نہیں۔

۶۔ صالحین کے لیے خدا کی طرف سے جزا خاص ہدایت کی شکل میں ہے۔ کلا ہدینا ... کل من الصالحین

گذشتہ آیت میں انبیا ؑ کیلئے خصوصی ہدایت کی بات ہو رہی تھی اور یہ آیت انھیں صالحین کے زمرے میں شمار کر رہی

ہے۔ بنا برائیں مذکورہ

صفت کا "ہدایت خاص" کے حصول میں خصوصی کردار ہونا چاہیئے۔

۱۔ نیک و صالح نسل، خداوند عالم کی جانب سے نیکی کرنے والوں کی جزاء ہے۔
و كذلك نجزي المحسنين ... كل من الصالحين

ابراہیم ؑ: ابراہیم ؑ صالحین میں سے تھے ۳؛ نسل ابراہیم ؑ ۱

اسحاق ؑ: اسحاق ؑ کا صالحین میں سے ہونا ۳

الیاس ؑ: اجداد الیاس ؑ ۱، ۲؛ الیاس کا صالحین میں سے ہونا ۳؛ ہدایت الیاس ؑ ۳

ایوب ؑ: ایوب ؑ کا صالحین میں سے ہونا ۳

خدا تعالیٰ: ۴ خدا کی خاص ہدایت ۳، ۶؛ خدا کی طرف سے جزا ۶

داؤد ؑ: داؤد ؑ کا صالحین میں سے ہونا ۳

زکریا ؑ: زکریا ؑ کا صالحین میں سے ہونا ۳؛ زکریا ؑ کے اجداد ۱، ۲؛ ہدایت زکریا ؑ ۳

سلیمان ؑ: سلیمان ؑ کا صالحین میں سے ہونا ۳

صالحین: ۲، ۳ صالحین کی جزا ۶؛ صالحین کے مقامات ۶؛ ہدایت صالحین ۶

عیسیٰ ؑ: عیسیٰ ؑ کا صالحین میں سے ہونا ۳؛ ہدایت عیسیٰ ؑ ۳

فرزند (اولاد): اولاد کے احکام ۵؛ بیٹی کی اولاد ۵

محسنین: محسنین کی جزا ۴

موسیٰ ؑ: موسیٰ کا صالحین میں سے ہونا ۳

مہتدین (ہدایت یافتہ لوگ): ۲

نسل: نیک نسل کا عطا ہونا ۴؛ نیک و صالح نسل کی اہمیت ۳

نوح ؑ: نسل نوح ۲؛ نوح کا صالحین میں سے ہونا ۳

ہارون ؑ: ہارون کا صالحین میں سے ہونا ۳
 یحییٰ ؑ: یحییٰ کا صالحین میں سے ہونا ۳; یحییٰ کی ہدایت ۲; یحییٰ کے اجداد ۱، ۲;
 یعقوب ؑ: یعقوب ؑ کا صالحین میں سے ہونا ۳
 یوسف ؑ: یوسف ؑ کا صالحین میں سے ہونا ۳

آیت ۸۶

﴿وِإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ﴾.

اور اسماعیل، الیسع، یونس اور لوط بھی بنائے اور سب کو عالمیں سے افضل و بہتر بنایا

۱۔ اسماعیل ؑ، الیسع ؑ، یونس ؑ اور لوط ؑ نسل نوح ؑ میں سے تھے۔

و نوحاً ہدینا من قبل و من ذریئہ ... و اسمعیل و الیسع و یونس و لوطا

۲۔ اسماعیل، الیسع، یونس ؑ اور لوط ؑ صالحین کے زمرے میں سے تھے اور خداوند عالم کی خاص ہدایت

سے بہرہ مند تھے۔ کلا ہدینا ... و من ذریئہ ... کل من الصالحین ... و اسمعیل والیسع و یونس و لوطا

۳۔ ابراہیم ؑ، اسحاق ؑ، یعقوب ؑ، نوح ؑ، داؤد ؑ، سلیمان ؑ، ایوب ؑ، یوسف ؑ،

موسیٰ ؑ، اور ہارون ؑ وہ پیغمبر تھے کہ جنہیں اپنے زمانے کے تمام لوگوں سے برتری حاصل تھی۔

و وہبنا لہ اسحق و یعقوب ... و کلاً فضلنا علی العلمین

انبیا ؑ میں سے ہر ایک کا تمام لوگوں پر برتری و فضیلت حاصل کرنا کہ جو کلمہ "العالمین" پر نظر پڑتے ہی ذہن میں آتا

ہے، کا لازمہ یہ ہے کہ انبیا میں سے ہر ایک دوسرے پر فضیلت و برتری رکھتا ہے۔ لہذا "العالمین" کی عمومیت کو حقیقی

نہیں کہہ سکتے بلکہ اسے عرفی عمومیت کہہ سکتے ہیں کہ جو ان سب انبیا کے ہم عصر معاشروں کی جانب اشارہ ہے۔

۳۔ زکریا ؑ، یحییٰ ؑ، عیسیٰ ؑ، الیاس ؑ، اسماعیل ؑ، الیسع ؑ، یونس ؑ اور لوط ؑ اپنے زمانے کے تمام لوگوں پر فضیلت و برتری پانے والے انبیاء تھے۔ و زکریا و یحییٰ ... و کلا فضلنا علی العلمین

۵۔ سب انبیاء ؑ تمام دنیا والوں پر برتری و فضیلت رکھتے ہیں۔ و کلا فضلنا علی العلمین

۶۔ تمام دنیا والوں پر انبیاء کی برتری و فضیلت، ان کے لئے خداوند کی طرف سے ایک نعمت و عطا ہے۔
و کلا فضلنا علی العلمین

۷۔ تمام دنیا والوں پر انبیاء ؑ کی فضیلت و برتری کا معیار، ان کا نیکو کار اور صالح ہونا ہے۔
نجزی المحسنین ... کل من الصالحین ... فضلنا علی العلمین

۸۔ نیکی اور احسان کو اپنا وتیرہ بنانا، بارگاہِ خدا میں ارتقاء درجات کے اسباب فراہم کرتا ہے۔
نجزی المحسنین ... کل من الصالحین ... فضلنا علی العلمین

گذشتہ آیات میں، احسان و صلاح جیسی دو صفات کو انبیاء ؑ کی برتری و امتیاز کے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے۔ لہذا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دو صفات معنوی و روحانی درجات و مقامات کے ارتقاء میں بنیادی کردار کی حامل ہیں۔

ابراہیم ؑ: فضائل ابراہیم ؑ ۳

احسان: احسان کے آثار ۷، ۸

اسحاق ؑ: فضائل اسحاق ؑ ۳

اسماعیل ؑ: اجداد اسماعیل ؑ ۱؛ اسماعیل ؑ کا صالحین میں سے ہونا ۲؛ فضائل اسماعیل ؑ ۳؛ ہدایت اسماعیل ؑ ۲

اقدار: قدروں کا معیار ۷

الیاس ؑ: فضائل الیاس ؑ ۳

الیسع ؑ: الیسع ؑ کا صالحین میں سے ہونا ۲؛ الیسع ؑ کی ہدایت ۲؛ الیسع ؑ کے اجداد ۱؛ الیسع ؑ کے فضائل ۳

انبیاء ؑ: انبیاء پر خدا کی بخشش و عطا ۶؛ انبیاء کی برتری کے علل و اسباب ۷؛ انبیاء کی فضیلت ۳، ۴، ۵، ۶؛ فضائل انبیاء ۵ (ص)، ۶، ۷

ایوب ؑ: فضائل ایوب ؑ ۳

تقرب: تقرب کے آثار ۸

خدا تعالیٰ: خدا کی خاص ہدایت ۲

داؤد ؑ: فضائل داؤد ؑ ۳

رشد: رشد کے علل و اسباب ۸

زکریا ؑ: فضائل زکریا ؑ ۳

سلیمان ؑ: فضائل سلیمان ؑ ۳

صالحین: ۲

صلاح: صلاح کے آثار ۷، ۸

عیسیٰ ؑ: فضائل عیسیٰ ؑ ۳

لوط ؑ: لوط کا صالحین میں سے ہونا ۲; لوط کے اجداد، ۱; لوط ؑ کے فضائل ۳; ہدایت لوط ؑ ۲

موسیٰ: فضائل موسیٰ ؑ ۳

نوح ؑ: فضائل نوح ؑ ۳; نسل نوح ؑ ۱

ہارون ؑ: فضائل ہارون ؑ ۳

یحییٰ ؑ: فضائل یحییٰ ؑ ۳

یعقوب ؑ: فضائل یعقوب ؑ ۳

یوسف ؑ: فضائل یوسف ؑ ۳

یونس ؑ: فضائل یونس ؑ ۳; ہدایت یونس ؑ ۲; یونس ؑ کا صالحین میں سے ہونا ۲; یونس ؑ کے اجداد، ۱

آیت ۸۷

﴿وَمِنْ آبَاءِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾.

اور پھر ان کے باپ دادا، اور لد اور برادری میں سے اور خود انھیں بھی منتخب کیا اور سب کو سدھے راستہ کی ہدایت کردی

۱۔ خداوند عالم نے گزشتہ انبیاء (ابراہیم ؑ، اسحاق، یعقوب ؑ) کے بعض آباء و اجداد، اولادوں اور انکے بھائیوں کو چن لیا اور انہیں صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی۔

و من اباء هم و ذرتهم و اخوانهم و اجتبینهم و هدینهم الی صراط مستقیم

۲۔ خداوند عالم نے گزشتہ انبیاء (ابراہیم ؑ، اسحق ؑ وغیرہ) کے بعض آباء و اجداد، اولادوں اور انکے بھائیوں کو اپنے زمانے کے تمام لوگوں پر فضیلت و برتری عطا کی۔ کلا فضلنا علی العلمین ... و من اباء هم و ذرتهم و اخوانهم

۳۔ انبیاء الہی آپس میں نسبی روابط رکھتے تھے۔ و من اباء هم و ذرتهم و اخوانهم

گزشتہ آیات میں کچھ انبیاء کے نام صراحت کے ساتھ بیان کرنے اور بعض دوسرے انبیاء کا اجمالی تذکرہ "آباء"، "ذریات" اور "اخوان" کے عنوان کے تحت کمرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام انبیاء کو شمار کمرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ بنا براین مذکورہ افراد میں انبیاء کے حصر سے جو ایک دوسرے کے عزیز و اقارب ہیں مندرجہ بالا مفہوم اخذ ہوتا ہے۔

۳۔ انبیاء ؑ خدا کے برگزیدہ اور صراط مستقیم کی جانب ہدایت یافتہ افراد ہیں۔ و اجتبینهم و هدینهم الی صراط مستقیم

۵۔ انبیاء کا انتخاب اور ہدایت خداوند عالم کی جانب سے ہے۔ و اجتبینهم و هدینهم الی صراط مستقیم

۶۔ راہ ہدایت میں، بلند ترین مرتبہ، صراط مستقیم ہے۔ و هدینهم الی صراط مستقیم

ابراہیم ؑ: ابراہیم کے عزیز و اقارب ۱، ۲

اسحاق ؑ: اسحاق کے عزیز و اقارب ۱، ۲

انبیا: انبیاء کا انتخاب ۵; انبیاء کا برگزیدہ ہونا ۳; انبیاء کی برگزیدہ اولاد ۱، ۲; انبیاء کی ہدایت ۵; انبیاء کے با فضیلت عزیز و اقارب ۲; انبیاء کے برگزیدہ آباء ۱، ۲; انبیاء کے برگزیدہ بھائی ۱; انبیاء کے برگزیدہ عزیز و اقارب ۱; انبیاء کے عزیز و اقارب ۳; انبیاء کے عزیزوں کی ہدایت ۱; انبیاء کے مقامات ۳

برگزیدہ لوگ: ۳; برگزیدہ لوگوں کی ہدایت ۱

صراط مستقیم: صراط مستقیم کی اہمیت ۶

مہتدین (ہدایت یافتہ افراد): ۱، ۳

ہدایت: صراط مستقیم کی ہدایت ۱، ۳; مراتب ہدایت ۶

یعقوب ؑ: یعقوب کے عزیز و اقارب ۱

آیت ۸۸

﴿ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

یہی خدا کی ہدایت ہے جسے جی بندے کو چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اگر یہ لوگ شرک اختیار کر لیتے تو ان کے بھی سارے اعمال برباد ہو جاتے

۱۔ صراط مستقیم تک رسائی حاصل کرنا ہی خداوند عالم کی خاص ہدایت ہے۔

و ہدینہم الی صراط مستقیم، ذلک ہدی اللہ

۲۔ صراط مستقیم، با عظمت اور عالی رتبہ ہے۔ و ہدینہم الی صراط مستقیم ذلک ہدی اللہ

۳۔ صراط مستقیم تک رسائی حاصل کرنا، مشیت الہی سے

مشروط ہے۔ ذلک ہدی اللہ یھدی بہ من یشاء من عبادہ

۳۔ خدا اپنے بندوں میں سے صراط مستقیم طے کرنے والوں کو چن لیتا ہے۔

ذلک ہدی اللہ یھدی بہ من یشاء من عبادہ

۵۔ بارگاہ خدا میں عبودیت اختیار کرنا، صراط مستقیم پر چلنے کی شرط اور مقدمہ ہے۔

ذلک ہدی اللہ یھدی بہ من یشاء من عبادہ

۶۔ انبیا الہی اور صراط مستقیم پر چلنے والے افراد بھی اگر شرک کریں تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

ذلک ہدی اللہ یھدی ... و لو اشركوا لحبط عنهم ما كانوا يعملون

۷۔ خداوند عالم کے بارے میں شرک کرنا، انسان کے اعمال کی تباہی کا موجب بنتا ہے۔ و لو اشركوا لحبط عنهم ما كانوا

يعملون

۸۔ انبیائے الہی کبھی بھی شرک میں مبتلا نہیں ہوئے۔ و لو اشركوا لحبط عنهم ما كانوا يعملون

صرف شرط "لو" غالباً ان موارد میں استعمال ہوتا ہے کہ جہاں اس کی شرط ایک ممنوع (ونا ممکن) بات ہو۔ لہذا آیت شریفہ میں "شرک" کو انبیا کے بارے میں ایک ناممکن امر فرض کیا گیا ہے۔

۹۔ توحید، انسان کے نیک اعمال کا اچھا نتیجہ اور ثمرہ آور ہونے کی بنیادی شرط اور مقدمہ ہے۔

و لو اشركوا لحبط عنهم ما كانوا يعملون

۱۰۔ عمل کے ساتھ شرک کی آمیزش کی صورت میں عمل کی قدر و قیمت اور اس کا تسلسل اسے تباہی سے نہیں بچا سکتا۔

ذلک ہدی اللہ یھدی ... و لو اشركوا لحبط عنهم ما كانوا يعملون

"اشركوا" کے فاعل، انبیا الہی ﷺ اور صراط مستقیم کی جانب ہدایت پانے والے افراد ہیں۔ اس نکتہ کی جانب توجہ اور

اسی طرح "كانوا يعملون" کا مفاد کہ جو ماضی استمراری ہے۔ یہ دونوں باتیں، مندرجہ بالا مفہوم میں بیان کیے گئے دو نکات (یعنی عمل کی "قدر و قیمت" اور "دوام") پر گواہ ہیں۔

انبیا ﷺ: انبیا اور شرک ۸؛ انبیا کو تنبیہ ۶؛ تنزیہ انبیا ۸؛ توحید انبیا ۸

برگزیدہ لوگ: ۳

توحید: توحید کے آثار ۹

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۳؛ خدا کی خاص ہدایت ۱؛ مشیت خدا ۳

رشد: عوامل رشد ۵

شرک: شرک کے آثار ۶، ۷، ۱۰

صراط مستقیم: صراط مستقیم کی قدر و منزلت ۲

عبودیت: عبودیت کے آثار ۵

عمل: عمل کے جبط ہونے کے علل و اسباب ۶، ۷؛ عمل کے ضائع ہونے کے موانع ۱۰؛ عمل کے نتیجہ بخش ہونے کے

علل و اسباب ۹؛ مسلسل عمل کی اہمیت ۱۰

مہتدین (ہدایت یافتہ افراد): ۳ مہتدین کو خبردار کرنا ۶

ہدایت: صراط مستقیم کی طرف ہدایت ۱، ۳، ۴، ۵؛ اسباب ہدایت ۵؛ شرائط ہدایت ۵؛ عوامل ہدایت ۳

آیت ۸۹

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَٰؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ﴾

یہی وہ افراد ہیں جنہیں ہم نے کتاب، حکومت اور نبوت عطا کی ہے۔ اب اگر یہ لوگ ان باتوں کا بھی انکار کرتے ہیں تو ہم نے ان باتوں کا ذمہ دار ایک ایسی قوم بنایا ہے جو انکار کرنے والی نہیں ہے

۱۔ انبیاء کا سلسلہ، بارگاہِ خدا میں، بلند و بالا منزلت کا حامل ہے۔ اولئک الذین ءاتینہم الکتب

۲۔ نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، یوسف علیہ السلام،

موسیٰ اور ہارون علیہ السلام، آسمانی تعلیمات (کتاب) سے بہرہ مند نیز مقام نبوت اور منصب قضاوت کے حامل تھے۔

اولئک الذین آتینہم الکتب والحکم و النبوة

"اولئک" گزشتہ آیات میں مذکورہ انبیاء کی جانب اشارہ ہے۔

۳۔ زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، الیاس علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، الیسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام، اور لموط علیہ السلام

آسمانی تعلیمات (کتاب) سے بہرہ مند نیز منصب قضاوت اور مقام نبوت کے حامل تھے۔

اولئک الذین آتینہم الکتب والحکم والنبوة

۳۔ گذشتہ انبیا (ابراہیم ؑ، اسحاق ؑ) کے بعض اجداد، اولاد اور بھائی آسمانی تعلیمات (کتاب) سے بہرہ مند نیز منصب قضاوت اور مقام نبوت کے حامل تھے۔ و من اباء ہم و ذریعتهم او اخوانهم ... اولئك الذين اتينهم الكتاب والحکم و النبوة

۵۔ خدا انبیا ؑ کو کتاب نیز منصب قضاوت اور نبوت عطا کرنے والا ہے۔ اولئك الذين اتينهم الكتاب والحکم و النبوة

۶۔ انبیا کرام ؑ کو لوگوں کے درمیان حکومت اور قضاوت کرنے کا حق حاصل ہے۔ اولئك الذين اتينهم الكتاب والحکم و النبوة

کلمہ "حکم" کے لیے ذکر کئے گئے معانی میں سے ایک قضاوت اور دوسرا حکومت ہے اور جاننا چاہیئے کہ یہ دونوں معانی ایک دوسرے کے طول میں اور آپس میں متقارب ہیں۔

۷۔ نیکی کرنا اور صراط مستقیم پر چلنا۔ انبیا ؑ کے انتخاب کا معیار ہے۔

كذلك نجزي المحسنين ... كل من الصالحين ... هديهم الى صراط مستقيم ... اتينهم الكتب

۸۔ حضرت محمد (ص)، خداوند عالم کی جانب سے حامل کتاب نیز، مقام حکم و قضاوت اور (منصب) نبوت کے حامل ہیں۔ اولئك الذين اتينهم الكتب والحکم و النبوة فان يكفر بها هؤلاء

اگرچہ اس آیت میں حضرت محمد (ص) کا نام صراحت سے نہیں آیا۔ لیکن گذشتہ انبیاء کو یاد کرنا، اور انکے مقامات کی جانب اشارہ کرنا، اسی طرح مکہ کے لوگوں کے کفر کی بات، اپنی تمام تر لطافت کے ساتھ اس جانب اشارہ ہے کہ خداوند عالم نے وہی مقامات (و منصب) حضرت محمد ؑ کو بھی عطا فرمائے ہیں۔

۹۔ مشرکین مکہ، پیغمبر اکرم (ص) اور گذشتہ انبیاء ؑ کا انکار کرتے تھے۔ اولئك الذين اتينهم ... فان يكفر بها هؤلاء "ہولائی" مشرکین مکہ کی جانب اشارہ ہے۔

۱۰۔ رسالت پیغمبر (ص) کی حقانیت کا انکار کرنا، تمام انبیاء ؑ اور آسمانی کتابوں سے کفر کرنا ہے۔ فان يكفر بها هؤلاء فقد وكلنا

"ہولائی" کفار مکہ کی جانب اشارہ ہے۔ البتہ اس بات کے پیش نظر کہ ان آیات میں ان لوگوں کا ایسا قول نقل نہیں ہوا کہ جو گذشتہ انبیاء سے انکار و کفر پر دلالت کرتا ہو۔

یہ ظاہر ہے کہ گذشتہ انبیا سے ان کا کفر، پیغمبر اسلام (ص) سے انکار و کفر کے تابع ہے۔ چونکہ تمام انبیا ﷺ، اسلام و قرآن اور پیغمبر (ص) کے تصدیق شدہ ہیں لہذا پیغمبر (ص) کے بارے میں کفر و انکار سب انبیا ﷺ سے کفر و انکار ہے۔
۱۱۔ مشرکین مکہ کے کفر کے باوجود، ثابت قدم اور پائیدار مؤمنین کے ظاہر ہونے کی بشارت دیکر خداوند عالم کا پیغمبر اکرم ﷺ کو تسلی و تشفی دینا۔ فان یکفر بها هؤلاء فقد وکلنا بها قوما لیسوا بها بکفرین

۱۲۔ خداوند عالم، ہر زمانے میں بعض لوگوں کو، انبیائی ﷺ کے مقاصد اور اہداف کی حمایت کے لیے مامور کرتا ہے۔
فان یکفر بها هؤلاء فقد وکلنا بها قوما لیسوا بها بکفرین

۱۳۔ دین خدا کی حمایت اور حفاظت کرنے والے، خدا کے نزدیک بلند مقام و مرتبے کے حامل ہیں۔
فان یکفر بها هؤلاء فقد وکلنا بها قوما لیسوا بها بکفرین

"قوماً" کا نکرہ ہونا، اکرام و بزرگواری پر دلالت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس قوم کی "وکلنا" اور اس کے بعد کے جملات کے ذریعے توصیف بھی مدح و ستائش سے خالی نہیں۔

۱۴۔ ہر زمانے میں بعض لوگ، کسی بھی صورت میں تعلیمات انبیائی ﷺ سے منہ موڑنے اور ان سے کفر اختیار کرنے پر تیار نہیں ہوتے۔

فقد وکلنا بها قوما لیسوا بها بکفرین

آنحضرت (ص): آنحضرت پر اس کی نعمتیں ۸؛ آنحضرت (ص) کو بشارت ۱۱؛ آنحضرت (ص) کو تسلی ۱۱؛ آنحضرت (ص) کی تکذیب ۱۰؛ آنحضرت (ص) کی قضاوت ۸؛ آنحضرت (ص) کی کتاب ۸؛ آنحضرت کی نبوت ۸؛ آنحضرت (ص) کے مقامات ۸

ابراہیم ﷺ: قضاوت ابراہیم ۲؛ مقامات ابراہیم ﷺ ۲؛ نبوت ابراہیم ﷺ

احسان: احسان کے آثار ۷

اسحاق ﷺ: قضاوت اسحق ﷺ ۲؛ مقامات اسحاق ﷺ ۲؛ نبوت اسحاق ﷺ

اسماعیل ﷺ: قضاوت اسماعیل ﷺ ۳؛ مقامات اسماعیل ﷺ ۳؛ نبوت اسماعیل ﷺ ۳

الیاس ﷺ: قضاوت الیاس ﷺ ۳؛ مقامات الیاس ﷺ ۳؛ نبوت الیاس ﷺ ۳؛ الیسع ﷺ: الیسع ﷺ کی قضاوت

۳؛ الیسع ﷺ کی نبوت ۳؛ الیسع ﷺ کے مقامات ۳۳

انبیاء ﷺ: انبیاء پر ایمان لانے والے مؤمنین ۱۳; انبیاء پر خدا کی نعمتیں ۵; انبیاء کی اولاد کی قضاوت ۳; انبیاء کی اولاد کے مقامات ۳; انبیاء کی حکومت ۶; انبیاء کی ذمہ داری کی حدود ۶; انبیاء کی کتاب ۸; انبیاء کی نبوت ۵; انبیاء کے آباء و اجداد کی قضاوت ۳; انبیاء کے آباء و اجداد کی نبوت ۳; انبیاء کے آباء و اجداد کے مقامات ۵; انبیاء کے اختیارات ۶; انبیاء کے بھائیوں کی قضاوت ۳; انبیاء کے بھائیوں کی نبوت ۳; انبیاء کے بھائیوں کے مقامات ۳; انبیاء کے عزیز و اقارب کی قضاوت ۳; انبیاء کے عزیز و اقارب کی نبوت ۳; انبیاء کے عزیز و اقارب کے مقامات ۳; انبیاء کے فیصلے ۵، ۶; انبیاء کے مقاصد و اہداف کے محافظ ۱۲; انبیاء کے منتخب ہونے کا معیار ۷

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۱۲; بشارت خدا ۱۱

داؤد ﷺ: قضاوت داؤد ﷺ ۲; مقامات داؤد ۲; نبوت داؤد ۲

دین: دین کی حفاظت ۱۲، ۱۳; محافظین دین کے مقامات ۱۳

زکریا ﷺ: قضاوت زکریا ﷺ ۳; مقامات زکریا ﷺ ۳; نبوت زکریا ﷺ ۳

صلاح: آثار صلاح ۷

عیسیٰ ﷺ: قضاوت عیسیٰ ۳; مقامات عیسیٰ ۳; نبوت عیسیٰ ۳

قضاوت: مقام قضاوت ۵

کفر: آنحضرت (ص) سے کفر ۹; انبیا سے کفر ۹، ۱۰; کتب آسمانی سے کفر ۱۰; کفر کے مواقع ۱۰; کفر کے موجبات ۱۰

لوط ﷺ: قضاوت لوط ﷺ ۳; مقامات لوط ﷺ ۳; نبوت لوط ﷺ ۳

مشرکین مکہ: مشرکین مکہ کا کفر ۹، ۱۱

مقربین: ۱

موسیٰ ﷺ: قضاوت موسیٰ ﷺ ۲; مقامات موسیٰ ﷺ ۲; نبوت موسیٰ ﷺ ۲

مؤمنین: مؤمنین تاریخ کی نظر میں ۱۳

نبوت: مقام نبوت ۵

نوح ﷺ:

قضاوت نوح ﷺ ۲; مقامات نوح ﷺ ۲; نبوت نوح ﷺ ۲

ہارون ﷺ: قضاوت ہارون ﷺ ۲; مقامات ہارون ﷺ ۲; نبوت ہارون ﷺ ۲
ہدایت: صراط مستقیم کی جانب ہدایت ۷

یحییٰ ﷺ: قضاوت یحییٰ ﷺ ۳; مقامات یحییٰ ﷺ ۳; نبوت یحییٰ ﷺ ۳

یعقوب ﷺ: قضاوت یعقوب ﷺ ۲; مقامات یعقوب ﷺ ۲; نبوت یعقوب ﷺ ۲

یوسف ﷺ: قضاوت یوسف ﷺ ۲; مقامات یوسف ﷺ ۲; نبوت یوسف ﷺ ۲

یونس ﷺ: قضاوت یونس ﷺ ۳; مقامات یونس ﷺ ۳; نبوت یونس ﷺ ۳

آیت ۹۰

﴿ اُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ اَقْتَدِهْ قُلْ لَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًاۙ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝۹۰ ﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے لہذا آپ بھی اسی ہدایت کے راستہ پر چلیں اور کہہ دیجئے کہ ہم تم سے اس کار تبلیغ و ہدایت کا کوئی اجر نہیں چاہتے ہیں یہ قرآن تو عالمین کی یاد دہانی کا ذریعہ ہے

۱۔ انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں۔ اولئک الذین ہدی اللہ

۲۔ گذشتہ انبیاء علیہ السلام کی تعلیمات و راہنمائی کی اقتدا کرنا پیغمبر (ص) کا فریضہ ہے۔ اولئک الذین ہدی اللہ فبہدی ہم اقتدہ

۳۔ طول تاریخ میں تمام انبیاء الہی مشترکہ اصول و اہداف اور اقدار کے حامل تھے۔

اولئک الذین ہدی اللہ فبہدی ہم اقتدہ

گذشتہ انبیاء کی اقتدا کرنے پر پیغمبر (ص) کی ذمہ داری سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان سب انبیاء کے ارکان دعوت اور اصول ایک تھے۔ چونکہ چند متضاد راہنماؤں کی اقتدا ممکن نہیں ہے۔

۳۔ گذشتہ انبیاء کی تعلیمات کو جاننے اور سب لوگوں کے لیے ان کی اقتدا کرنا ضروری ہونا۔

اولئک الذین ہدی اللہ فبہدھم اقتدہ

۵۔ ہدایت یافتہ افراد کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ اولئک الذین ہدی اللہ فبہدھم اقتدہ

۶۔ جن لوگوں کی ہدایت خداوند عالم نے کی ہو انہی کی پیروی کی جانی چاہیئے۔ اولئک الذین ہدی اللہ فبہدھم اقتدہ

انبیائے سلف کی جملہ "ہدی اللہ" سے توصیف، انکی اقتداء کا فرمان دینے کے لیے ایک تمہید ہے۔ لہذا خداوند عالم نے اتباع اور پیروی کا معیار واضح طور پر بیان کر دیا ہے اور وہ معیار خداوند عالم کی جانب سے ہدایت یافتہ ہونا ہے۔

۷۔ گذشتہ آسمانی ادیان و مذاہب کے شرعی احکام، اخلاقی تعلیمات اور عقائد حجت اور قابل عمل ہیں۔
اولئك الذين هدى الله فبهدى هم اقتده

گذشتہ انبیاء کی ہدایات اور تعلیمات انکی دعوت کے تمام مطالب پر مشتمل ہیں۔ خصوصاً گذشتہ آیت میں انبیاء الہی کی خصوصیات کی جانب اشارہ کیا گیا ہے یعنی وہ کتاب، حکم اور نبوت کے حامل تھے۔

۸۔ پیغمبر (ص) کا فریضہ ہے کہ وہ لوگوں میں، تبلیغ رسالت اور اپنی ذمہ داری کے انجام دینے پر کسی قسم کی اجرت طلب نہ کرنے کا اعلان کریں۔ قل لا اسئلكم عليه اجرا

۹۔ دینی مبلغین کو لوگوں کی طرف سے کسی قسم کی اجرت پر نظریں نہیں رکھنی چاہیے اور نہ ہی اس کے انتظار میں رہنا چاہیئے۔ قل لا اسئلكم عليه اجرا

۱۰۔ دین کی تبلیغ کے مقابل میں لوگوں سے اجرت کی امید رکھنا دینی اہداف کی تکمیل کے راستے میں اہم ترین رکاوٹ ہے۔ قل لا اسئلكم عليه اجرا

۱۱۔ انبیاء اکرام ﷺ تبلیغ اور اپنی ذمہ داری کو انجام دینے کے حوالے سے لوگوں سے کسی قسم کی اجرت طلب نہیں کرتے تھے۔ اولئك الذين هدى الله فبهدى هم اقتده قل لا اسئلكم عليه اجرا

جملہ "قل لا اسئلكم" کہ جو گذشتہ انبیاء کی ہدایت کی اقتدا کرنے کے امر کے بعد بغیر کسی وقفے کے بیان ہوا ہے، اس نکتہ کی جانب اشارہ کر رہا ہے کہ اس جملے کا مفاد گذشتہ انبیاء کی ہدایات میں سے برجستہ ترین ہدایت ہے۔

۱۲۔ سابقہ انبیاء ﷺ کو خداوند عالم کی ہدایات میں سے ایک، تبلیغ دین اور ابلاغ رسالت کے مقابلے میں لوگوں سے اجرت طلب نہ کرنا ہے۔

فبہدہم اقتدہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا

۱۳۔ تبلیغ دین کی روش کے حوالے سے انبیا الہی کی سنن اور طور طریقوں کا اتباع کرنا ضروری ہے۔

فبہدہم اقتدہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا

۱۴۔ الہی پیام کے ابلاغ کرنے سے پیغمبر (ص) کا مقصد، دنیا والوں کو نصیحت کرنا ہے۔

ان ہو الا ذکرى للعلمین

"ہو" کی ضمیر کا مرجع، جملہ "قل لا اسئلکم علیہ اجرا" کے قرینے سے ابلاغ رسالت ہے۔

۱۵۔ قرآن، دنیا والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔ ان ہو الا ذکرى للعلمین

۱۶۔ انبیاء ﷺ اور آسمانی کتب کی راہنمائی انسان کو نصیحت کرنے اور اس کی فطرت کو بیدار کرنے سے متعلق

ہے۔ ان ہو الا ذکرى للعلمین

"ذکر" کا معنی یاد آوری ہے، عام طور پر یہ لفظ وہاں استعمال ہوتا ہے کہ جہاں مورد نظر موضوع کے بارے میں پہلے سے

آگاہی حاصل ہو لیکن بھول گیا ہو۔ بنا برائیں، انبیاء ﷺ کی ہدایات، فطری تعلیمات کی یاد دہانی ہے۔

۱۷۔ پیغمبر (ص) کی رسالت و نبوت تمام دنیا والوں کے لیے ہے۔ ان ہو الا ذکرى للعلمین

آسمانی کتب: آسمانی کتابوں کا کردار ۱۶؛ آسمانی کتابوں کا ہدایت کرنا ۱۶

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا انبیاء کی اتباع کرنا ۲؛ آنحضرت (ص) کی تبلیغ کا بدون اجرت ہونا ۸؛ آنحضرت (ص) کی

تبلیغ کی اجرت ۸؛ آنحضرت (ص) کی تبلیغ کے اہداف ۳؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۸، ۲؛ آنحضرت (ص) کی رسالت کا

عالمیگر ہونا ۱۳؛ آنحضرت (ص) کی رسالت کی حدود ۱۷

ادیان: تعلیمات ادیان پر عمل ۷؛ تعلیمات ادیان کی حجیت ۷

اطاعت: انبیا ﷺ کی اطاعت کرنے کی اہمیت ۳، ۱۳؛ شرائط اطاعت ۶

انبیاء: انبیا کا آپس میں ہم آہنگ ہونا ۳؛ انبیاء کا کردار ۱۶؛ انبیاء کا ہدایت کرنا ۱۶؛ انبیا ﷺ کو نمونہ عمل بنانا

۱۳: انبیا ﷺ کی تعلیمات کو پہچاننے کی اہمیت ۳: تبلیغ انبیا ﷺ ۱۱: تبلیغ انبیا ﷺ کا طریقہ ۱۳: ہدایت انبیاء ۱، ۱۲
تبلیغ: اجرت تبلیغ ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲: تبلیغ کی آفات کی شناخت ۱۰: تبلیغ میں مؤثر عوامل ۱۰
تذکرہ تذکرہ نصیحت کی اہمیت ۱۳، ۱۵، ۱۶

خدا تعالیٰ: ہدایت خدا ۱۱، ۶، ۱۲

دین: تبلیغ دین ۱۲

فطرت: بیداری فطرت کے عوامل ۱۶

قرآن: قرآن کا عالمگیر ہونا ۱۵: قرآن کا کردار ۱۵

مبلغین: مبلغین کی ذمہ داری ۹

ہدایت یافتہ لوگ ۱:

ہدایت یافتہ لوگ کی اطاعت ۵، ۶

آیت ۹۱

﴿ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَيْءٍ قُلْ مَنْ أَنزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِّلنَّاسِ يَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ يُبْدُونَهَا وَيُخْفُونَ كَثِيرًا وَعُلِّمْتُمْ مَا لَمْ تَعْلَمُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ﴾

اور ان لوگوں نے واقعی خدا کی قدر نہیں کی جب کہ یہ کہہ دیا کہ اللہ نے کسی بشر کچھ نہیں نازل کیا ہے تو ان سے پوچھئے کہ یہ کتاب جو موسیٰ لے کر آئے تھے جو نور اور لوگوں کے لئے ہدایت تھی اور جسے تم نے چند کاغذات بنادیا ہے اور کچھ حصہ ظاہر کیا اور کچھ چھپا دیا حالانکہ اس کے ذریعہ تمہیں وہ سب بتادیا گیا تھا جو تمہارے باپ دادا کو بھی نہیں معلوم تھا یہ سب کس نے نازل کیا ہے اب آپ کہہ دیجئے کہ وہ وہی اللہ ہے اور پھر انہیں چھوڑ دیجئے یہ اپنی بکواس میں کھیلتے پھریں

۱۔ جو لوگ بشر پر نزول وحی اور اسکے رسالت و نبوت حاصل کرنے کا انکار کرتے ہیں وہ خدا کو اس طرح نہیں پہنچانتے جس طرح پہنچانے کا حق ہے۔ و ما قدروا اللہ حق قدرہ اذ قالوا ما انزل اللہ علی بشر

۲۔ وحی اور انسان کے مقام رسالت پر فائز ہونے کے انکار کا سبب خداوند عالم کے بارے میں معرفت انسان کی کمی ہے۔ و ما قدروا اللہ حق قدرہ اذ قالوا ما انزل اللہ علی بشر

۳۔ ہر فرد کے بنیادی عقائد کی صحت خداوند کے بارے میں اسکی معرفت اور فکری سطح کے ساتھ گہرا ربط رکھتی ہے۔ و ما قدروا اللہ حق قدرہ اذ قالوا ما انزل اللہ علی بشر من شیء

چونکہ آیت میں انکار رسالت کا سبب معرفت خدا کی کمی بتایا گیا ہے اور پھر اس عقیدے اور دوسرے عقائد میں کوئی اصولی فرق نہیں ہے، بنا براین تمام عقائد میں اسی قسم کا رابطہ موجود ہے۔

۳۔ یہودی پیغمبر (ص) کی رسالت کا انکار کرنے کی وجہ سے، انسان پر ہر قسم کی وحی کے منکر ہو گئے ہیں۔

اذ قالوا ما انزل الله على بشر من شيء

۵۔ صدر اسلام کے یہودی، دعوت پیغمبر (ص) کے مقابلے میں غیر منطقی اور ہٹ دھرمی پر بنی موقف رکھتے تھے۔

اذ قالوا ما انزل الله على بشر من شيء

اس آیت کے بعد والے جملات قرینہ ہیں کہ یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے اگرچہ یہود، بظاہر نبوت موسیٰ کے معتقد تھے اور دوسرے انبیائے الہی پر بھی اعتقاد رکھتے تھے۔ لہذا بشر کے کسی بھی فرد پر نزول وحی سے انکار فقط بغض و دشمنی، کی بنا پر ہی ہو سکتا ہے۔

۶۔ عصر پیغمبر (ص) کے یہودیوں کا بشر پر وحی نازل نہ ہونے کا دعویٰ، نبوت موسیٰ ﷺ اور آپ ﷺ پر وحی کے نزول کے بارے میں یہودی عقائد سے متناقض ہے۔ اذ قالوا ما انزل الله على بشر من شيء قل من انزل الكتب الذي جاء به موسى

۷۔ موسیٰ ﷺ خداوند عالم کی جانب سے نازل شدہ کتاب (تورات) کے حامل تھے۔ قل من انزل الكتب الذي جاء به موسى

۸۔ لوگوں کے (مختلف) طبقات کی ہدایات کرنا، انکے لیے (علم کی) روشنی پھیلانا اور (حقائق کی) وضاحت کرنا، تورات کی خصوصیات میں سے ہے۔ الكتب الذي جاء به موسى نورا و هدى للناس

"نور" کی اہم ترین خصوصیات میں سے ایک روشنی ہے اور دوسرا اپنے پر ارد گرد میں موجود چیزوں کو روشن کرنا ہے۔ تورات کی ان صفات کے ساتھ توصیف ظاہر کرتی ہے کہ یہ دونوں خصوصیات اس آسمانی کتاب میں موجود ہیں۔

۹۔ کتاب ہدایت کی لازمی خصوصیت روشنی اور روشنی پھیلانا ہے۔ الكتب الذي جاء به موسى نورا و هدى للناس

۱۰۔ تورات زمانہ بعثت میں، مکتوب اور اوراق کی صورت میں موجود تھی۔ الكتب الذي جاء به موسى نورا و هدى للناس
تجعلونه قراطيس

"قراطيس" جمع "قراطس" ہے جس کا معنی وہ

چیز ہے کہ جس پر لکھا جائے۔ خواہ وہ چیز کاغذ کی جنس سے ہو یا چمڑے، ہڈی یا دوسری چیزوں سے ہو۔

۱۱۔ یہودی علماء تورات کے بعض حقائق لوگوں کے لیے بیان کرتے تھے جبکہ بہت سے حقائق لوگوں چھپا لیتے تھے۔
تجعلونه قراطیس تبدو غما و تحفون کثیرا

۱۲۔ یہودی علماء اپنی آسمانی کتاب (تورات) کے حقائق تک لوگوں کی دسترس اور رسائی کی راہ میں رکاوٹ بنتے تھے۔
هدی للناس تجعلونه قراطیس تبدو غما و تحفون کثیرا

۱۳۔ تورات ایسے حقائق پر مشتمل تھی کہ جن کا بیان کرنا یہودی علماء کے مفاد کے خلاف تھا۔
تجعلونه قراطیس تبدو غما و تحفون کثیرا

۱۴۔ آسمانی کتابوں کے تمام حقائق اور معارف کو ہر قسم کے ذاتی مفاد سے ہٹ کر، لوگوں کے لیے بیان کرنا چاہیئے۔
تجعلونه قراطیس تبدو غما و تحفون کثیرا

تورات کے حقائق کے بارے میں اپنی مرضی کے مطابق عمل کرنے پر علمائے یہود کی مذمت، تمام آسمانی کتابوں کے علماء کے لیے تنبیہ ہے کہ ان (مقدس کتابوں) کی تفسیر و توضیح میں اپنے شخصی ذاتی مفادات کو نظر میں نہیں رکھنا چاہیئے۔
بلکہ ان تمام حقائق سے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہیئے جو ان کتابوں میں ذکر ہوئے ہیں۔

۱۵۔ آسمانی کتابوں کے حقائق و معارف کا چھپانا ایک ناپسندیدہ اور قابل مذمت فعل ہے۔
تجعلونه قراطیس تبدو غما و تحفون کثیرا

۱۶۔ علمائے یہود نے تورات کے بہت سے معارف و حقائق پنہان رکھ کر اس کی تحریف کی ہے۔
تجعلونه قراطیس تبدو غما و تحفون کثیرا

تورات کی بہت سی تحریروں کا لوگوں کی نظر سے چھپانے کا قدرتی نتیجہ یہ تھا کہ اس کے بہت سے حصے لوگ فراموش کر بیٹھے جس کے نتیجے میں یہ آسمانی کتاب ناقص اور ادھوری شکل میں لوگوں کے سامنے پیش کی گئی اور یہی ایک قسم کی تحریف کہلاتی ہے۔

۱۷۔ تورات کے نزول کے ساتھ یہودیوں کو نئے معارف و حقائق حاصل ہوئے۔
و علمتم ما لم تعلموا انتم ولا اباؤکم

۱۸۔ تورات ایسے حقائق و معارف کی حامل تھی کہ جس سے نہ تو زمانہ پیغمبر (ص) کے یہودی آگاہ تھے اور نہ ہی ان کے آباؤ اجداد۔
و علمتم ما لم تعلموا انتم ولا اباؤکم

۱۹۔ نزول تورات کے ساتھ، وحی کے ذریعے معارف بیان کرنے کا ایک جدید اور کامل مرحلہ شروع ہوا تھا۔
و علمتم ما لم تعلموا انتم و لا اباؤکم

جملہ "ولا اباؤکم" بظاہر یہود کے آبا و اجداد کے تمام طبقات کو شامل ہے۔ چونکہ بنی اسرائیل کے باپ دادا، انبیائے الہی میں سے تھے اور ان کا سلسلہ ابراہیم ﷺ اور نوح ﷺ تک پہنچتا ہے۔ احتمال ہے کہ جو کچھ تورات میں بیان ہوا ہے جملہ "ولا اباؤکم" کے مضمون کے مطابق، گزشتہ کتابوں میں بیان نہیں ہوا، لہذا تورات اس سلسلے میں ایک جدید و ترقی یافتہ نظریہ کی حامل ہے۔

۲۰۔ تورات ایسے معارف پر مشتمل تھی کہ جن سے بشر بغیر وحی کے آگاہ نہیں ہو سکتا تھا۔
و علمتم ما لم تعلموا انتم و لا اباؤکم

۲۱۔ خدا (ہی) موسیٰ ﷺ پر کتاب تورات نازل کرنے والا ہے۔ قل من انزل الكتب الذی جاء به موسیٰ ... قل الله
۲۲۔ آسمانی کتابوں کا، انسانی علوم و تعلیمات کی ترقی میں عظیم کردار ادا کرنا۔ و علمتم ما لم تعلموا انتم و لا اباؤکم
۲۳۔ تورات کا نزول، پیغمبر اسلام (ص) پر وحی نازل ہونے پر ایک دلیل ہونے کے علاوہ بشر پر نزول وحی کے منکرین کے بطلان پر بھی گواہ ہے۔ اذ قالوا ما انزل الله على بشر ... قل من انزل الكتب ... قل الله

۲۴۔ پیغمبر (ص) کا وظیفہ ہے کہ ان آیات میں بیان شدہ مقدار سے زیادہ یہودیوں سے بحث و مباحثہ نہ کریں۔
قل الله ثم ذرهم فی خوضهم یلعبون

مذکورہ آیت خود بخود یہودیوں کے خلاف دلیل لا رہی ہے اور جملہ "ثم ذرهم" یہود سے ترک احتجاج کا حکم دے رہا ہے۔ ان دونوں جملوں میں جمع کا تقاضا یہ ہے کہ احتجاج (حجت و دلیل پیش کرنا) مذکورہ حد تک ہونا چاہیئے اور اس سے زیادہ نہیں

۲۵۔ جو لوگ جان بوجھ کر اور عناد و ہٹ دھرمی کی بنا پر حقائق کا انکار کرتے ہیں ان کی کوئی کی قدر و منزلت نہیں۔
ما انزل الله على بشر ... قل الله ثم ذرهم فی خوضهم یلعبون

کلمہ "ذر" ان مواقع پر استعمال ہوتا ہے کہ جب کسی چیز کو حقیر ہونے کی بنا پر چھوڑ کر اس سے گذر جائیں یہ آیہ مبارکہ بھی ان یہودیوں سے بحث و مباحثہ ترک کرنے کا فرمان دے رہی ہے کہ جو پیغمبر (ص) سے عناد و دشمنی کی وجہ سے بشر پر نزول وحی کے ہی منکر ہو گئے ہیں۔ لہذا ان کی حقارت و پستی کی وجہ سے یہ کلمہ (ذر) استعمال کیا گیا ہے۔

۲۶۔ ضد اور عناد رکھنے اور حق کو قبول نہ کرنے والے افراد سے بحث و مجادلہ کرنے سے پرہیز کرتے ہوئے فقط (پیام حق) کے ابلاغ پر ہی اکتفا کرنا چاہیئے۔ قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون

۲۷۔ وحی اور رسالت کی مخالفت کرنے والے ضدی اور ہٹ دھرم افراد کا مجادلہ اور بحث و تکرار بے بنیاد اور ایک کھیل تماشا ہے۔ قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون

۲۸۔ بے نتیجہ بحث و تکرار سے بچتے ہوئے، دین کے خلاف پیدا کیئے گئے شبہات کا جواب دینا ضروری ہے۔ اذ قالوا ما انزل اللہ ... قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون

۲۹۔ دین میں مغالطہ ڈالنے والے ضدی اور ہٹ دھرم افراد کو اپنی گمراہی کی حالت میں آزاد چھوڑ دینا چاہیئے۔ اذ قالوا ما انزل اللہ ... قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون

آسمانی کتب: آسمانی کتابوں کا کردار ۲۲؛ آسمانی کتابوں کی تعلیمات کی تبلیغ ۱۳

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) پر وحی کا نزول ۲۳؛ آنحضرت (ص) کا یہود سے احتجاج ۲۴؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۲۴؛ آنحضرت (ص) کی رسالت کو جھٹلانے والے ۳

احتجاج: یہود سے احتجاج کا ترک کرنا ۲۴

ادیان: تعلیمات ادیان میں ارتقائی ۱۹

اہمیت: اہمیت سے مفقود لوگ ۲۵

تبلیغ: تبلیغ میں مصلحت اندیشی ۱۳

تورات بتاریخ تورات ۱۰؛ تحریف تورات ۱۶؛ تعلیمات تورات ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۰؛ تورات اور صدر اسلام ۱۰؛ تورات کا پنہان کرنا ۱۳؛ تورات کا کردار ۱۹؛

تورات کا نزول ۱۲، ۲۳؛ تورات کا وحی ہونا ۲۱، ۲۲؛ تورات کا ہدایت کرنا ۸؛ تورات کی خصوصیت ۸؛ تورات کی نورانیت ۸؛
تورات میں جدت ۱۷

جہالت: خدا سے لاعلم ہونے کے آثار ۲

حق: حق قبول نہ کرنے والوں کی ہٹ دھرمی ۲۶؛ حق کو جھٹلانے والوں کا بے وقعت ہونا ۲۵؛ حق کو چھپانے پر
مذمت ۱۵؛ حق کو عمداً جھٹلانا ۲۵؛ حق کو قبول نہ کرنے والوں سے نپٹنے کا طریقہ ۲۶

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۲۱؛ خدا شناسی کے آثار ۳

دانش: علم و دانش کی رشد و ترقی کے علل و اسباب ۲۲

دین: دین کی حفاظت ۲۸؛ دینی تعلیمات کو چھپانے پر سرزنش ۱۵

شبہات: شبہات کا جواب ۲۸

عقیدہ: صحیح عقیدے کے علل و اسباب ۳

علم: علم کے آثار ۳، ۲۵

علمائے یہود: علمائے یہود اور تورات ۱۱، ۱۲، ۱۶؛ علمائے یہود اور حق چھپانا ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۶؛ علمائے یہود کا تحریف کرنا
۱۶؛ علمائے یہود کی روش تبلیغ ۱۱؛

عمل: ناپسندیدہ عمل ۱۵

کتاب ہدایت: کتاب ہدایت کی خصوصیت ۹

مجادلہ: مجادلے سے اجتناب ۲۸؛ حق قبول نہ کرنے والوں سے ترک مجادلہ ۲۶

مغالطہ: دین میں مغالطہ ڈالنے والوں سے روگردانی ۲۹؛ دین میں مغالطہ ڈالنے والوں کی ضد ۲۹؛ دین میں مغالطہ ڈالنے
والوں کی گمراہی ۲۹

موسیٰ ﷺ :

کتاب موسیٰ ﷺ ۷؛ موسیٰ ﷺ پر وحی ۲۱

نبوت: مخالفین نبوت کا بے منطق ہونا ۲۷؛ نبوت بشر کو جھٹلانے کے علل و اسباب ۱، ۲، ۳؛ نبوت بشر کے جھٹلانے والے ۱، ۶، ۲۳

وحی: تکذیب وحی کے اسباب ۱، ۲؛ مخالفین وحی کا بے منطق ہونا ۲۷؛ مخالفین وحی کی ہٹ دھرمی ۲۷؛ مکذبین وحی ۱، ۳، ۶؛ نزول وحی کے دلائل ۲۳؛ وحی کا کردار ۲۰
ہٹ دھرمی: ہٹ دھرمی کے آثار ۲۶

یہود: صدر اسلام کے یہود کا عقیدہ ۶؛ صدر اسلام کے یہود کی جہالت ۱۸؛ صدر اسلام کے یہود کی لجاجت ۵؛ عقیدہ یہود ۳؛ عقیدہ یہود میں تناقض ۶؛ یہود اور تکذیب محمد (ص) ۳؛ یہود اور تورات ۱۷، ۱۸؛ یہود اور محمد (ص) ۵؛ یہود اور نبوت بشر ۲، ۶؛ یہود اور نبوت موسیٰ ﷺ ۶

آیت ۹۲

﴿وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ﴾

اور یہ کتاب جو ہم نے نازل کی ہے یہ بابرکت ہے اور اپنے پہلے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ آپ مکہ اور اس کے اطراف والوں کو ڈارنیں اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنی نماز کی پابندی کرتے ہیں

۱۔ قرآن اپنے زمانہ نزول کے دوران میں، یہاں تک کہ مکہ کے لوگوں میں بعنوان "کتاب" پہچانا جاتا تھا۔
و هذا کتب انزلہ

۲۔ قرآن خداوند متعال کی جانب سے نازل شدہ اور

ایک عظیم کتاب ہے۔ و هذا کتب انزلہ

۳۔ قرآن ایک گراں قدر، عالی رتبہ اور مبارک کتاب ہے (کہ جو رشد و تکامل بخشنے والی اور خیر کثیر کی حامل ہے)۔
و هذا کتب انزلہ مبارک

"برکت" یعنی رشد اور کثرت (لسان العرب) اور "مبارک" وہ چیز کہ جس میں برکت ہو (مفردات راغب)

۳۔ نزول قرآن، بشر پر وحی نازل نہ ہونے کے دعویٰ کے بطلان پر دوسرا گواہ ہے۔
ما انزل اللہ علی بشر ... من انزل الکتب الذی جاء به موسی ... و هذا کتب

۵۔ قرآن، سابقہ آسمانی کتابوں کی صداقت پر گواہ ہے۔ مصدق الذی بین یدیہ

۶۔ تمام آسمانی کتابیں مشترکہ اہداف اور اصول کی حامل ہیں۔ مصدق الذی بین یدیہ

سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کے لوازم میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اصول و مبانی میں ایک دوسرے کی ضد نہ ہوں۔
کیونکہ اگر ایسا نہ ہو یعنی ان میں تضاد پایا جاتا ہو تو وہ ایک دوسرے کی تصدیق نہیں کر سکتی بلکہ ایک دوسرے کی نفی کرنے والی ہوں گی۔

۷۔ نزول قرآن اور بعثت پیغمبر (ص)، گزشتہ آسمانی کتابوں میں ایک غیبی خبر کے عنوان سے ثبت شدہ تھی۔
و هذا کتب انزلہ مبارک مصدق الذی بین یدیہ

"مصدق" کے احتمالی معانی میں سے ایک "قرآن اور پیغمبر (ص) کے آنے کے بارے میں گزشتہ کتابوں میں موجود اخبار کی تصدیق ہے" یعنی اس لحاظ سے کہ یہ خبریں ان قدیمی کتب میں موجود تھیں، نزول قرآن اور بعثت پیغمبر (ص) نے ان خبروں کی صداقت کو ظاہر کر دیا ہے۔

۸۔ نزول قرآن کے مقاصد میں سے ایک مکہ (ام القری) کے لوگوں اور اس کے اطراف میں بسنے والوں کو انذار کرنا (یعنی عذاب الہی سے ڈرانا) ہے۔ و هذا کتب ... و لتندر ام القری و من حولها

۹۔ شہر مکہ کی آبادی کا قدیم ہونا۔ و لتندر ام القری و من حولها

بظاہر "ام القری" سے مراد، شہر مکہ ہے۔ خداوند عالم کی جانب سے اس نام کا استعمال ہونا، مکہ کی اور اس کی آبادی اور اس میں معاشرے کی تشکیل و شہری زندگی کی قدیم ہونے کی دلیل ہے۔

۱۰۔ قرآن تمام دنیا والوں کو انذار کرنے کیلئے نازل ہوا تھا یہ کسی خاص جگہ تک محدود نہیں ہے۔
و لتنذر ام القرى و من حولها

"ام القرى" کا استعمال تو صیغی صورت میں مکہ کے لیے ہونے کے باوجود دوسرے شہروں اور علاقوں کی جانب بھی متوجہ ہے۔ اور پھر "من حولها" کا الحاق، کہ جو تمام دوسرے علاقوں (ممالک) کو بھی شامل ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام اور قرآن کی دعوت تمام لوگوں اور تمام علاقوں کے لیے ہے۔

۱۱۔ ظہور اسلام کے اوائل میں شہر مکہ سرزمین حجاز کا مرکز تھا۔ و لتنذر ام القرى و من حولها

۱۲۔ تبلیغ و انذار کے دوران، مرکزی حیثیت کے حامل علاقوں کو اولیت اور اہمیت دینا ضروری ہے۔
و لتنذر ام القرى و من حولها

۱۳۔ قرآن اور آسمانی ادیان کی جانب رجحان پیدا کرنے میں آخرت پر ایمان رکھنے کا بنیادی کردار۔
و هذا كتب ... والذين يؤمنون بالآخرة يؤمنون به

۱۴۔ قرآن اور اسلام کے بارے میں لوگوں کے عقائد کی بنیادوں کا استحکام، آخرت پر ان کے ایمان کی مضبوطی کے ذریعے ہی میسر ہے۔ والذين يؤمنون بالآخرة يؤمنون به

۱۵۔ قرآن پر ایمان رکھنے والے مؤمنین کی خصوصیات میں سے ہے کہ وہ اپنی نماز کی پابندی کرتے ہیں۔
والذين يؤمنون بالآخرة يؤمنون به و هم على صلاتهم يحافظون

۱۶۔ آخرت پر ایمان، نماز کی حفاظت اور اہتمام کا پیش خیمہ ہے۔
والذين يؤمنون بالآخرة يؤمنون به و هم على صلاتهم يحافظون

۱۷۔ نماز، صدر اسلام میں عملی طور پر مسلمان ہونے کی کھلی علامت تھی۔
والذين يؤمنون بالآخرة يؤمنون به و هم على صلاتهم يحافظون

آسمانی کتابیں: آسمانی کتابوں کا آپس میں ہم آہنگ ہونا ۶؛ آسمانی کتابوں کی پیش گوئی ۷؛ آسمانی کتابوں کی حقانیت کے گواہ

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) آسمانی کتابوں میں ۷

ام القری: ۸

ایمان: آخرت پر ایمان کی اہمیت ۱۳، ۱۳؛ آخرت پر ایمان کے آثار ۱۳، ۱۶؛ اسلام پر ایمان ۱۳؛ ایمان میں اضافے کے علل و اسباب ۱۳؛ قرآن پر ایمان ۱۳؛ متعلق ایمان ۱۳، ۱۳، ۱۶

تبلیغ: تبلیغ میں اولیت ۱۲؛ مرکزی علاقوں میں تبلیغ ۱۲

جزیرۃ العرب: جزیرۃ العرب کا مرکز ۱۱

ڈرانا: ڈرانے میں اولیت ۱۲؛ لوگوں کو ڈرانا ۱۰

رشد: رشد و ترقی کے اسباب ۳

قرآن: آسمانی کتب میں قرآن ۴؛ صدر اسلام میں قرآن ۱؛ قرآن کا عالمگیر ہونا ۱۰؛ قرآن کا کردار

۳، ۵، ۸؛ قرآن کا نزول ۳، ۲؛ قرآن کا وحی ہونا ۲؛ قرآن کا ہدایت کرنا ۳؛ قرآن کی برکت ۳؛ قرآن کی تاریخ ۱؛ قرآن کی

خصوصیت ۱۰؛ قرآن کی عظمت ۳، ۲؛ قرآن کی گراہی ۵؛ قرآن کے نزول کا فلسفہ ۱۰، ۸

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمانوں کی نشانیاں ۴

مکہ بتاریخ مکہ ۹، ۱۱؛ مکہ کی آبادکاری ۹؛ مکہ کی مرکزیت ۱۱؛ مکہ کے لوگوں کو انداز ۸؛

مومنین: مومنین کی خصوصیت ۱۵

نبوت: نبوت بشر کی تکذیب ۳

نماز: اہمیت نماز ۱۴؛ نماز کا اہتمام ۱۵؛ نماز کے اہتمام کا پیش خیمہ ۱۶

آیت ۹۳

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ ۝﴾

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹا الزام لگائے یا اس کے نازل کئے بغیر یہ کہہ دے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئے ہے اور جو یہ کہہ دے کہ میں بھی خدا کی طرح باتیں نازل کر سکتا ہوں اور اگر آپ دیکھتے کہ ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور ملائکہ اپنے ہاتھ بڑھائے ہوئے آواز دے رہے ہیں کہ اب اپنی جان نکال دو کہ آج تمہیں تمہارے جھوٹے بیانات اور الزامات پر رسوائی کا عذاب دیا جائے گا کہ تم آیات خدا سے انکار اور استکبار کر رہے تھے

- ۱۔ خداوند عالم پر افترا سب سے بڑا ظلم اور عظیم ترین گناہ ہے۔ و مَنْ اظلم ممن افترى على الله كذبا
- ۲۔ سب سے بڑے ظالم لوگ وہ ہیں جو خدا کی طرف جھوٹی نسبت دیتے ہیں اور اس پر افترا باندھتے ہیں۔
و من اظلم ممن افترى على الله كذبا

- ۳۔ بشر پر نزول وحی کا انکار کرنا، خداوند عالم پر افترا باندھنے کے مترادف ہے۔
ما انزل الله على بشر من شيء ... و من اظلم ممن افترى على الله كذبا

۳۔ کسی بھی انسان پر وحی نازل نہ ہونے کا دعویٰ کرنے کے سبب یہودی سب سے بڑے ظالم ہیں۔
اذ قالوا ما انزل الله على بشر من شيء ... و من اظلم ممن افترى على الله كذبا

۵۔ اپنے اوپر نزول وحی کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے ظالم ترین لوگ ہیں۔
و من اظلم ... او قال اوحى الى و لم يوح اليه شيء

۶۔ وحی اور آسمانی کتابوں جیسی (کتاب اور وحی) لانے کا دعویٰ، سب سے بڑا ظلم ہے۔
و من اظلم ... و من قال سائل مثل ما انزل الله

۷۔ وحی اور آسمانی کتب جیسی (کتاب اور وحی) لانے کی کسی فرد میں بھی طاقت نہیں۔
و من قال سائل مثل ما انزل الله

۸۔ ظلم گناہوں کی قباحت کا اندازہ معین کرنے کا معیار ہے اور اسکے مراتب ہیں۔
و من اظلم ممن افترى على الله كذبا

"اذنب" اور "اعصي" کی جگہ "اظلم" کا کلمہ انتخاب کرنے کا مقصد ہو سکتا یہ ہو کہ اول افترا کے ظلم ہونے کی وضاحت کے جائے دوم یہ کہ افترا اور جھوٹ کے گناہ کی جڑ اور بنیاد ہونے کی جانب اشارہ کیا جائے، بنا برائیں، ظلم، گناہ کی پہچان اور اسکے مراتب معین کرنے کا ایک معیار ہے۔

۹۔ اسلام اور پیغمبر (ص) کے خلاف جنگ کرنے کے لیے، مخالفین کے طریقوں میں سے ایک وحی کے نازل نہ ہو سکنے کا دعویٰ کرنا، نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا اور قرآن کی نظیر لانے کا دعویٰ کرنا ہے۔
ما انزل الله على بشر ... افترى على الله كذبا او قال اوحى الى ... سائل مثل ما انزل الله

۱۰۔ خداوند پر جھوٹ اور افترا باندھنے والے لوگ جان کنی کے وقت، انتہائی سخت حالت سے دوچار ہوں گے۔
و من اظلم ممن افترى ... و لو ترى اذا الظلمون في غمرات الموت

۱۱۔ قرآن جیسی کتاب لانے کا دعویٰ کرنے والے اور وحی کے جھوٹے مدعی احتضار کی حالت میں سختی اور بہت مشکل میں گرفتار ہونگے۔ اوحی الی و لم یوح الیہ شیء و من قال ... و لو ترى اذا الظلمون في غمرات الموت

۱۲۔ بڑے بڑے ظالموں کی اخروی سزا اور عذاب کا آغاز جان کنی کے ابتدائی لحظات سے ہی ہو جائے گا۔
و لو ترى اذا الظلمون في غمرات الموت

۱۳۔ بڑے بڑے ظالموں کی جان کنی کا منظر، عبرت آموز اور دیکھنے کے قابل ہے۔
و لو ترى اذ الظلمون فى غمرات الموت

۱۳۔ بعض فرشتے، بنی آدم کی جان لینے میں، خداوند عالم کے کارندے ہیں۔
و لو ترى اذ الظلمون فى غمرات الموت و الملاء يكة باسطوا ايديهم

۱۵۔ ملائکہ، ظالموں کی جان پوری طاقت اور سختی کے ساتھ قبض کرتے ہیں۔
و لو ترى اذ الظلمون فى غمرات الموت و الملاء يكة باسطوا ايديهم

جملہ "باسطوا ايديهم" ممکن ہے اس قدرت اور شدت کے لیے کنایہ ہو جسے ملائکہ ظالموں کی قبض روح کے وقت کام میں لاتے ہیں۔

۱۶۔ ارواح قبض کرنے والے ملائکہ ایسے ہاتھوں کے حامل ہیں جنہیں وہ ظالموں کی جان لیتے وقت پھیلا دیتے ہیں۔
اذ الظلمون فى غمرات الموت و الملاء يكة باسطوا ايديهم

۱۷۔ ظالمین، اپنے آپ کو موت کی سختی اور اسکے بعد ذلیل و خوار کرنے والے عذاب سے نجات نہیں دلواسکتے۔
والملائكة باسطوا ايديهم اخرجوا انفسكم اليوم تجزون عذاب الهون

جملہ "اخرجوا انفسكم" ظالموں سے ملائکہ کا خطاب ہے کہ اگر اس مہلکہ سے اپنے آپ کو نجات دلواسکتے ہو (تو نجات حاصل کرو) ملائکہ کا یہ کلام مذاق اور ظالموں کے عجز کی بنا پر ہوگا۔

۱۸۔ روح قبض کرنے والے ملائکہ کا ظالموں کی جان لیتے وقت ان سے تمسخر کرنا اور ان کا موت سے نجات پانے کے بارے میں انکے عجز و ناتوانی کا اظہار کرنا۔ اخرجوا انفسكم اليوم تجزون عذاب الهون

۱۹۔ روح، انسان کی اصلی حقیقت ہے اور اس کے بدن سے نکل جانے کے ساتھ موت واقع ہوتی ہے۔
اخرجوا انفسكم ممکن ہے ملائکہ نے ظالموں کو ان کی جانیں نکالنے کے فرمان دیتے ہوئے "اخرجوا انفسكم" کہا ہو۔ اس صورت میں چونکہ "روح" پر "نفس" کا اطلاق کیا گیا ہے۔ لہذا یہ روح کی اصالت اور انسانی وجود میں اسکے بنیادی کردار کا بیان ہے۔

۲۰۔ برزخ میں ذلیل و خوار کرنے والا عذاب، خدا کے بارے میں غلط باتوں کی نسبت دینے اور اس پر افترا باندھنے کی سزا ہے۔ اليوم تجزون عذاب الهون بما كنتم تقولون

علی اللہ غیر الحق

۲۱۔ آیات الہی کے مقابلے میں تکبر کرنے کا نتیجہ موت کے بعد (برزخ میں) ذلت آمیز عذاب کا سامنا کرنا ہے۔
اليوم تجزون عذاب الهون ... كنتم عن ايته تستكبرون

۲۲۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ خدا کے بارے میں اپنی زبان اور باتوں کی طرف دھیان رکھے۔
بما كنتم تقولون على الله غير الحق

۲۳۔ خداوند عالم کے بارے میں ناحق بات کہنے کا نتیجہ سنگین عذاب ہے۔ بما كنتم تقولون على الله غير الحق
۲۳۔ خداوند پر جھوٹ باندھنا، وحی دریافت کرنے کا جھوٹا دعویٰ کرنا اور قرآن کی مانند کتاب لانے کا دعویٰ کرنا، ایک ناحق بات ہے۔ ممن افترى على الله كذبا او قال ... بما كنتم تقولون على الله غير الحق

۲۵۔ ظالم اور مستکبر لوگ، برزخ میں عذاب الہی میں گرفتار ہونگے۔
و لو ترى اذ الظلمون ... اليوم تجزون عذاب الهون بما كنتم ... عن اى ته تستكبرون

بظاہر "اليوم" سے مراد، موت کے بعد اور قیامت سے پہلے کا زمانہ ہے جسے برزخ کہتے ہیں۔

۲۶۔ غرور اور تکبر کرنا، خداوند کے بارے میں ناحق بات کہنے کا پیش خیمہ ہے۔
بما كنتم تقولون على الله غير الحق و كنتم عن اى ته تستكبرون

۲۷۔ آخرت میں اعمال کی جزا، عمل کرنے والے کی کیفیت عمل اور نیت کے مطابق ہے۔
اليوم تجزون عذاب الهون ... كنتم عن ايته تستكبرون

خداوند عالم، ظالموں کی استکباری نفسیات اور تکبر و غرور کے مقابلے میں، انھیں ذلت آمیز عذاب کی خبر دیتا ہے۔

۲۸۔ عن ابی جعفر (علیہ السلام) : "و من اظلم ممن افترى على الله كذبا ... " قال : من ادعى الامامة دون الامام^(۱)

امام محمد باقر (علیہ السلام) سے "و من اظلم ... " کے بارے میں منقول ہے کہ جو شخص (منجانب اللہ) امام نہ ہو اور پھر امامت کا دعویٰ کرے، وہ خداوند عالم پر افترا باندھنے والا ہے۔

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ / ص ۳۷۰ ح ۶۱۔ نور الثقلین ج ۱ ص ۷۴۶ ح ۱۸۲۔

۲۹_ عن ابی عبد اللہ ﷺ فی قوله : "اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون" : قال : العطش^(۱)

امام صادق ﷺ سے اس آیت "اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون" کے بارے میں منقول ہے کہ ذلت آمیز عذاب سے مراد (جان کنی کے وقت کی) پیاس ہے۔

آسمانی کتابیں: آسمانی کتابوں کا بے مثل ہونا ۶، ۷؛ آسمانی کتابوں کی مثل لانے کا ادعا ۶
آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) سے جنگ ۹؛ آنحضرت (ص) کے مخالفین کا طریقہ جنگ ۹
اسلام: اسلام کے خلاف جنگ کا طریقہ ۹

افترا: خدا پر افترا ۳، ۲۳، ۲۸؛ خدا پر افترا باندھنے کا ظلم ہونا ۱؛ خدا پر افترا باندھنے کے آثار ۱۰؛ خدا پر افترا کا پیش خیمہ ۲۶؛
خدا پر افترا کا گناہ ۱؛ خدا پر افترا کی سزا ۲۰، ۲۳
امامت: منصب امامت کا دعویٰ کرنا ۲۸

انسان: انسان کی روح کا قبض ہونا ۱۹؛ انسان کی حقیقت ۱۹
تکبر: تکبر کے آثار ۲۶؛ خدا کی آیات سے تکبر کی سزا ۲۱
جان کنی: جان کنی کے وقت پیاس ۲۹؛ جان کنی کے وقت سختی کے اسباب ۱۰، ۱۱
خدا تعالیٰ: خدا کے مقرر کردہ فرشتے ۱۳؛ خدا کے بارے میں تکلم ۲۲، ۲۳
خدا پر افترا باندھنے والے: خدا پر افترا باندھنے کا ظلم ۲؛ خدا پر افترا باندھنے والوں کی جان کنی ۱۰
روایت: ۲۸، ۲۹

روح: روح کا کردار ۱۹
سزا: سزا کا عمل کے مطابق ہونا ۲۷؛ سزا کا نظام ۲۷؛ سزا کے اسباب ۲۳؛ سزا کے مراتب ۲۳

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱/ ص ۳۷۰ ح ۶۳، نور الثقلین ج ۱/ ص ۷۴۶ ح ۱۸۴۔

ظالمین: ۲، ۳، ۵ ظالمین اور عالم برزخ ۲۵؛ ظالمین کا اخروی عذاب ۱۷؛ ظالمین کا عجز ۱۷، ۱۸؛ ظالمین کا مذاق اڑانا ۱۸؛ ظالمین کی اخروی سزا ۱۲؛ ظالمین کی جان کنی کا منظر ۱۲، ۱۸؛ ظالمین کی ذلت آمیز سزا ۱۷؛ ظالمین کی روح قبض ہونا ۱۶، ۱۵، ۱۲؛ ظالمین کی موت ۱۲، ۱۸؛ ظالمین کی موت سے عبرت حاصل کرنا ۱۳؛ ظالمین کی ہلاکت ۱۷
ظلم: آثار ظلم ۸؛ سب سے بڑا ظلم ۱، ۶؛ ظلم کے مراتب ۱، ۸؛ موارد ظلم ۱
عبرت: عبرت کے اسباب ۱۳

عذاب: اہل عذاب ۱۷، ۲۵؛ جہنم کا عذاب ۲۰، ۲۱، ۲۵؛ ذلت آمیز عذاب ۲۰، ۲۱، ۲۹؛ مراتب عذاب ۲۰، ۲۱؛
موجبات عذاب ۲۱

عزرائیل: عزرائیل کا کردار ۱۳، ۱۵؛ عزرائیل کا مذاق کرنا ۱۸؛ عزرائیل کے ہاتھ ۱۶

عمل: عمل کی اخروی سزا و جزاء ۲۷

قدروں کا تعین: قدروں کے تعین کا معیار ۸

قرآن: قرآن کی مثل لانے کا دعویٰ ۹، ۱۱، ۲۳

گفتگو ۳: باطل گفتگو ۲۶، ۲۳

گناہ: عظیم ترین گناہ ۱؛ گناہ کبیرہ ۱؛ گناہ کی برائی کا معیار ۸؛ گناہ کے مراتب ۱

متبنی (نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے): متبنی افراد کا ظلم ۵؛ متبنی افراد کے دعوے ۹

مستکبرین: مستکبرین کا عالم برزخ میں حشر ۲۵

ملائکہ: ملائکہ کا کردار ۱۳، ۱۵، ۱۶؛ ملائکہ موت ۱۳، ۱۶، ۱۸

موت: موت کی حقیقت ۱۹

نبوت: نبوت کے جھوٹے مدعی ۵، ۹

وحی: بشر پر نزول وحی کی تکذیب ۳؛ بشر پر وحی کے نزول کی تکذیب کرنے والے ۳؛ وحی دریافت

کرنے کا دعویٰ ۲۳؛ وحی کا بے مثل ہونا ۷؛ وحی کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کی جان کنی ۱۱؛ وحی کو جھٹلانے والے ۹
یہود، یہود اور بشر پر وحی کا نزول ۳؛ یہود کا دعویٰ ۳؛ یہود کا ظلم ۳

آیت ۹۳

﴿وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُمْ مَا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءَ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ﴾

اور بالآخر تم اسی طرح ہمارے پاس تنہا آئے جس طرح ہم نے تم کو پیدا کیا تھا اور جو کچھ تمہیں دیا تھا سب اپنے پیچھے چھوڑ آئے اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارش کرنے والوں کو بھی نہیں دیکھتے جنہیں تم نے اپنے لئے خدا کا شریک بنایا تھا۔ تمہارے ان کے تعلقات قطع ہو گئے اور تمہارا خیال تم سے غائب ہو گیا
۱۔ انسان موت کے بعد، اپنی اولین خلقت کی طرح، تنہا بارگاہ الہی میں حاضر ہوگا۔
و لقد جئتمونا فردی کما خلقنکم اول مرة

۲۔ انسان مرتے ہی ہر اس چیز (اور نعمت) کو چھوڑ دے گا جو خداوند عالم نے اسے عطا کی ہوئی تھی۔
و ترکتم ما خولنکم وراء ظهورکم

"تحویل" کا معنی اعطا اور تملیک ہے اور یہاں "خولنکم" سے مراد وہ نعمات ہیں کہ جو خدا نے انسان کو دنیا میں عطا فرمائی ہیں۔
۳۔ انسان کی حیات اور اسکی زندگی کے دوسرے وسائل سب کے سب خداوند متعال کی ملکیت ہیں اور اسی کے عطا کردہ ہیں۔ کما خلقنکم اول مرة و ترکتم ما خولنکم و راء ظهورکم

۳۔ مشرکین کا خیال تھا کہ مرنے کے بعد اپنے خداؤں

کی شفاعت سے بہرہ مند ہونگے۔ و ما نری معکم شفعاء کم الذین زعمتم انھم فیکم شرکوا

۵۔ موت کے ساتھ، انسان اور اس کی طرف سے خداوند عالم کے ساتھ قرار دیتے گئے شریکوں کے درمیان جدائی ہو جائے گی۔ لقد تقطع بینکم و ضل عنکم ما کنتم تزعمون

۶۔ انسان کی غفلت اور حقائق سے دوری کا نتیجہ ہے کہ وہ اپنے خزانوں پر مغرور ہو جاتا ہے اور خیالی معبودوں کی شفاعت سے بہرہ مند ہونے کا باطل خیال رکھنے لگتا ہے۔ و ترکتم ما خولنکم وراء ظهورکم و ما نری معکم شفعاء کم الذین زعمتم

یہ آیت مشرکین سے مخاطب ہے اور موت کے بعد ان کی حالت بیان کر رہی ہے یہ جملات "و ترکتم..." اور "ما نری..." مشرکین کی گمراہی اور برے انجام کے دو بڑے عوامل کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک ان کا دنیا پر مغرور ہونا ہے اور دوسرا اپنے خیالی معبودوں کی شفاعت سے بہرہ مند ہونے کا توہم کرنا ہے۔

۷۔ خداوند کے لیے شریک قرار دینا اور ان شریکوں کی شفاعت سے بہرہ مند ہونے کا خیال، محض ایک خیال اور موہوم چیز ہے۔ الذین زعمتم انھم فیکم شرکوا

۸۔ موت کے آتے ہی، مشرکین اپنے خیالی معبودوں کی شفاعت کے بیہودہ اور لغو ہونے کی حقیقت سے آگاہ ہو جائیں گے۔ و ما نری معکم شفعاء کم الذین زعمتم انھم فیکم شرکوا ... و ضل عنکم ما کنتم تزعمون

"لسان العرب" کے مطابق "ضل" کے معانی میں سے ایک "پنہان اور غائب ہونا ہے بنا برائیں جملہ "و ضل عنکم" کا معنی یہ ہے کہ "جن کو آپ لوگ اپنی موت کے بعد اپنی شفاعت کا ذریعہ سمجھتے تھے وہ غائب اور پنہان ہو گئے ہیں۔

۹۔ موت کے ساتھ ہی انسان کی آنکھیں حقائق کو دیکھنے لگیں گی۔ و ضل عنکم ما کنتم تزعمون

انسان: انسان ابتداء خلقت سے ۱؛ انسان موت کے بعد ۱؛ حیات انسان ۳؛ موت انسان ۲

ثروت: دولت و ثروت کا فریب دینا ۶

خدا تعالیٰ: عطاے خدا ۳؛ نعمات خدا ۳

خدا کی طرف بازگشت: ۱

شرک: شرک کا خلاف عقل و منطق ہونا ۷

عقیدہ: باطل عقیدے کے آثار ۶

غفلت: غفلت کے اسباب ۶

قرآن: تشبیہات قرآن ۱

مشرکین: عقیدہ مشرکین کا باطل ہونا ۸؛ مشرکین اور باطل معبود ۳؛ مشرکین اور شفاعت ۳؛ مشرکین کا عقیدہ ۳؛ مشرکین کی

موت ۵

معبودان باطل: باطل معبودوں کی شفاعت ۳، ۶، ۷، ۸

موت: موت کے آثار ۲، ۵، ۸، ۹؛ موت کے بعد حقائق کا ظاہر ہونا ۸، ۹

آیت ۹۵

﴿إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ذَلِكُمُ اللَّهُ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ﴾

خدا ہی وہ ہے جو گٹھلی اور دانے کا شگافتہ کرنے والا ہے۔ وہ مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے یہی تمہارا خدا ہے تم تم کدھر بہکے جا رہے ہو

۱۔ خداوند متعال، بیج اور گٹھلی کو اگانے کے لیے شگافتہ کرنے والا ہے۔ ان الله فالق الحب والنوى

"حب" گندم و جو کے دانوں کو کہا جاتا ہے (راغب) اور "نوی" "نواة" کی جمع ہے۔ جس کا معنی گٹھلی ہے۔

۲۔ خدا بے جان اور مردہ طبیعت کے قلب سے زندگی و حیات نکالنے والا ہے۔ ان الله ... يخرج الحي من الميت

۳۔ دانوں اور گٹھلیوں سے پودے اور درخت اگنا، مردہ سے زندہ موجودات کو نکالنے کا ایک نمونہ ہے۔

ان الله فالق الحب و النوى يخرج الحى من الميت و يخرج الميت من الحى

۳۔ زندہ موجودات کا مردہ چیزوں کے قلب سے اور زندہ چیزوں کے باطن سے مردہ کا نکلنا، عالم طبیعت کا ایک دائمی قانون ہے۔ يخرج الحى من الميت و يخرج الميت من الحى

جملہ "يخرج الحى" ایک جملہ فعلیہ ہے جو فعل مضارع سے شروع ہوا ہے۔ اور استمرار اور تجدید پر دلالت کر رہا ہے۔ اسی طرح دوسرا جملہ "مخرج الميت..." جو کہ جملہ اسمیہ ہے، دوام اور ثبوت پر دلالت کرتا ہے۔

۵۔ خداوند عالم جاندار موجودات کے باطن سے بے جان اور فاقد حیات موجودات کو نکالتا ہے۔ ان الله ... و يخرج الميت من الحى

۶۔ مردہ دانے اور گٹھلی سے زندہ پودے اگانے پر خدا کی قدرت، موت کے بعد انسان کو زندہ کرنے پر اس کی قدرت کی ایک دلیل ہے۔ لقد جئتمونا فردى كما خلقنكم اول مرة ... ان الله فالق ... يخرج الميت من الحى

۷۔ دانوں اور گٹھلیوں کے شگافتہ ہونے کی کیفیت اور پودوں کے اگنے اور موت و حیات کے پیدا ہونے میں غور و فکر کرنا، توحید تک رسائی اور شرک سے بچنے کا مقدمہ ہے۔ ان الله فالق الحب والنوى ... ذلكم الله

۸۔ عالم طبیعت اور اس کے نظام کا مطالعہ، توحید تک پہنچنے کا ایک راستہ ہے۔ ان الله فالق الحب و النوى ... ذلك الله فانى تؤفكون

۹۔ توحید کی جانب رجحان ایک فطری اور معقول بات ہے اور شرک اختیار کرنا، حقیقت سے دور اور باعث تعجب ہے۔ ذلكم الله فانى تؤفكون

"مفردات راغب" کے مطابق "افک" کا معنی جھوٹ اور ہر وہ چیز ہے کہ جو اپنے صحیح راستے پر نہ ہو۔ جملہ "فانى تؤفكون" استفہام اور تعجب کے ساتھ شرک کے انحراف اور جھوٹ ہونے اور توحید کی حقانیت و سچائی کی جانب اشارہ کر رہا ہے۔ ۱۰۔ عن ابى عبد الله عليه السلام : ... قال الله عزوجل "يخرج الحى من الميت و يخرج الميت من الحى" فالحى المؤمن الذى

تخرج طينته من طينة الكافر و الميت الذى يخرج من الحى هو الكافر الذى يخرج من طينة المؤمن... (۱)

امام صادق عليه السلام سے آیت "يخرج الحى..." کے بارے منقول ہے کہ "حی" وہ مؤمن ہے جو

کافر سے متولد ہو اور "میت" کہ جو "حی" سے نکالتا ہے، وہ کافر ہے کہ جو مؤمن سے متولد ہوتا ہے...

امور: حیرت انگیز امور ۹

انسان: انسانی رجحانات ۹

پودے: پودوں کا اگنا، ۳، ۶: پودوں کا بیج ۱: پودوں کی گٹھلی ۳، ۶، ۷: پودوں کے اگنے کا سرچشمہ ۱

تعقل: آفاقی آیات میں تعقل ۸: پودوں کے اگنے میں تعقل ۸: تعقل کے آثار ۸، ۷: حیات میں تعقل ۷: خلقت میں تعقل ۷:

طبیعت میں تعقل ۸: موت میں تعقل ۷

توحید: توحید کا پیش خیمہ ۷، ۸: توحید کا فطری ہونا، ۹

حیات: بے جان موجودات سے حیات کا پیدا ہونا ۲، ۳، ۴: منشاء حیات ۲

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۱، ۲، ۵: خالقیت خدا ۵: قدرت خدا ۶

رجحانات: فطری رجحانات ۹

روایت: ۱۰

شرک: شرک کا بطلان ۹: موانع شرک ۷

طبیعت: طبیعت کا قانون کے مطابق ہونا ۳

کافر: مؤمن سے کافر کا متولد ہونا ۱۰

مردے: مردوں کا زندہ ہونا ۱

موجودات: جانداروں سے بے جان موجودات کا پیدا ہونا ۳، ۵: خلقت موجودات ۳

مؤمن: کافر سے مؤمن کا تولد ۱۰

﴿ فَالِقَ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ ﴾

وہ نور سحر کا شکافتہ کرنے والا ہے اور اس نے رات کو وجہ سکھون اور شمس و قمر کو ذریعہ حساب بنایا ہے۔ یہ اس صاحب عزت و حکمت کی مقرر کردہ تقدیر ہے

۱۔ خداوند عالم، سیاہ رات کے قلب سے صبح کا اجالا نمودار کرتا ہے۔ فالق الاصباح

۲۔ خداوند عالم نے رات کو سکون و آرام اور دن کو کام کرنے کا وقت قرار دیا ہے۔ فالق الاصباح و جعل اللیل سکنا رات کو سکون قرار دینے سے پہلے صبح کا ذکر کرنا، دن اور رات کے درمیان فرق کی جانب ایک لطیف اشارہ ہے کہ در حقیقت، دن، رات کا نقطہ مقابل ہے اور سعی و کوشش اور کام کرنے لیے اسے مناسب وقت قرار دیا گیا ہے۔

۳۔ خداوند متعال نے سورج اور چاند کو زمانہ کے حساب اور اندازہ گیری کا وسیلہ قرار دیا ہے۔ و الشمس والقمر حسبانا ۳۔ سورج اور چاند ہر پہلو سے ایک دقیق نظم، حساب اور پروگرام کے تحت کام کر رہے ہیں۔ والشمس والقمر حسبانا مندرجہ بالا مفہوم اس مناسبت سے اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "جعل... الشمس والقمر حسبانا" زید عدل کی طرح مبالغہ کے طور پر ہو۔ یعنی خود سورج اور چاند، بعینہ حساب اور پروگرام ہیں۔ یہ بیان ظاہر کرتا ہے کہ ذرات میں سے کوئی ذرہ اور حرکات میں سے کوئی حرکت، حساب و کتاب اور نظام سے باہر نہیں۔

۵۔ صبح کا شکافتہ ہونا، رات کا سکون اور سورج و چاند کا نظم و حساب پر چلنا، خداوند عزیز و علیم کی تدبیر کے تحت واقع

ہے۔ فالق الاصباح ... ذلك تقدير العزيز العليم

۶۔ خداوند، عزیز (غالب) اور علیم (باخبر دانا) ہے۔

ذلك تقدير العزيز العليم

۷۔ عالم ہستی کا جاری نظام، خداوند عالم کے وسیع علم اور قدرت مطلقہ کا ایک نمونہ ہے۔
فالق الاصبح ... ذلك تقدير العزيز العليم

۸۔ پروگرام کی تدبیر اور اس کے کامیاب اجرا کے لیے قدرت اور علم، لازمی شرط ہے۔
ذلك تقدير العزيز العليم

۹۔ عالم طبیعت، آسمانی کرات اور ان کے دقیق نظام کا مطالعہ توحید کو درک کرنے کا ایک راستہ ہے۔
فانی توفکون۔ فالق الاصبح ... ذلك تقدير العزيز العليم

گذشتہ آیات میں۔ توحید، نفی شرک اور اس کے انجام کا بیان تھا۔ اس آیت میں بھی جملہ "فانی توفکون" کے بعد جو کہ گذشتہ آیت کا ٹکڑا ہے، توحید تک انسان کی رسائی کے لیے ایک دلیل و راہنمائی ہے۔

آرام و سکون: رات کا آرام و سکون ۲، ۵
آفرینش (خلقت): خلقت و آفرینش کا قانون کے مطابق ہونا ۷

اسما و صفات: عزیز ۶؛ علیم ۶

تفکر: آسمانی کرات میں تفکر ۹؛ آفاقی آیات میں تفکر ۹؛ تفکر کے آثار ۹؛ خلقت کے نظم میں تفکر ۹
توحید: توحید کا مقدمہ ۹

چاند: چاند کا کردار ۳؛ چاند کا نظم ۳، ۵

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۱، ۲، ۳؛ حاکمت خدا ۳؛ عزت خدا ۵؛ علم خدا ۵؛ علم خدا کی نشانیاں ۷؛ قدرت خدا کی نشانیاں ۷
دن: دن کی خصوصیت ۲

رات: رات کی تاریکی ۱، رات کی خصوصیت ۲

سال شماری: سال شماری کے آلات و وسائل ۳

سورج: سورج کا کردار ۳؛ سورج کا نظم و ضبط ۵، ۲

صبح: طلوع صبح ۵، ۱

علم: اہمیت علم ۸

قدرت: اہمیت قدرت ۸

کامیابی: کامیابی کی شرائط ۸

آیت ۹۷

﴿وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾

وہی وہ ہے جس نے تمہارے لئے ستارے مقرر کئے ہیں کہ ان کے ذریعہ خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کر سکو۔ ہم نے تمام نشانیوں کو اس قوم کے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے جو جاننے والی ہے

۱۔ خداوند عالم نے خشکی و تری کی تاریکیوں میں انسان کی راہنمائی کے لیے ستاروں کو بنایا ہے۔

و هو الذى جعل لكم النجوم لتهتدوا بها فى ظلمات البر والبحر

۲۔ ستارے، ان کی جگہ اور مدار ایک نظم، حساب اور معین نظام کے تحت واقع ہے۔

جعل لكم النجوم لتهتدوا بها فى ظلمات البر والبحر

ستاروں کے ذریعے راہنمائی اس وقت ممکن ہے جب ان کا مدار اور محل وقوع ایک معین نظام کے مطابق ہو۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو ان کے ذریعے راستہ تلاش کرنا ناممکن ہے۔

۳۔ نظام شمسی اور اس کے ستاروں کے محل وقوع اور مدار کا مطالعہ، توحید اور معرفت خدا کے درک کے لیے ایک راستہ ہے۔ و هو الذى جعل لكم النجوم لتهتدوا بها

۳۔ قرآن میں طبیعت (و خلقت) کی آیات بیان

کرنے سے خداوند عالم کا ہدف علماء کو فکر کی دعوت دینا ہے۔

ان الله فالحق ... فالحق الا صبح ... النجوم لتهدتوا ... قد فصلنا الآيات لقوم يعلمون

۵۔ علماء اور دانشور حضرات عالم طبیعت میں خدا کی طرف سے واضح طور پر بیان کی گئی آیات اور مظاہر سے بہرہ مند

ہوتے ہیں۔ قد فصلنا الآيات لقوم يعلمون

۶۔ عالم طبیعت و خلقت میں مطالعہ کئے ذریعے خداوند عالم اور اسکی یکتائی کی معرفت تک انسان کی رسائی کی شرط علم

ہے۔ فالحق الا صبح ... قد فصلنا الآيات لقوم يعلمون

۷۔ علما اور دانشور افراد خداوند عالم کی بارگاہ میں عزت و منزلت رکھتے ہیں۔ قد فصلنا الآيات لقوم يعلمون

خداوند عالم نے آیات کو کھول کر بیان کرنے کا ہدف علماء کا استفادہ بتایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ گمروہ (علمائے)

خداوند کے نزدیک کتنی قدر و منزلت کا حامل ہے۔ چونکہ خداوند نے انھیں اپنے کلام کا مخاطب قرار دیا ہے۔

آفرینش (خلقت): نظام آفرینش ۱، ۳

آیات خدا: ۵

تفکر: آفاقی آیات میں تعقل ۶؛ تفکر کے آثار ۳؛ خلقت میں تعقل ۳؛ ستاروں میں تعقل ۳

توحید: شرائط توحید ۶؛ مقدمات توحید ۳

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۱؛ معرفت خدا کی شرائط ۶؛ معرفت خدا کے دلائل ۳، ۶

دانشور: دانشور اور آفاقی آیات ۵

راہ پانا: بیابان میں راستہ تلاش کرنا ۱؛ تاریکی میں راہ پانے کے وسائل ۱؛ سمندر میں راستہ پانا ۱

ستارے: ستاروں کا کردار ۱؛ ستاروں کا نظم ۲؛ ستاروں کی خلقت کا مقصد ۱؛ ستاروں کے مدار ۲، ۳

علم: علم کی قدرت و قیمت ۷؛ علم کے آثار ۶

علما: علما اور آیات آفاقی ۵ علما کے فضائل ۷

قرآن: قرآن اور دانشمند افراد ۳: قرآن اور علما ۳: قرآن کی آفاقی آیات کا فلسفہ ۳

آیت ۹۸

﴿وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ﴾.

وہی وہ ہے جی نے تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا ہے پھر سب کے لئے قرار گاہ اور منزل ودیعت مقرر کی ہے۔ ہم نے صاحبان فہم کے لئے تمام نشانیوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے

۱۔ بنی آدم کو پیدا کرنے والا فقط خداوند عالم ہے۔ و هو الذی انشاکم من نفس واحدة

۲۔ خداوند عالم نے تمام بنی آدم اور اس کی مختلف نسلوں اور قبیلوں کو ایک فرد (آدم ﷺ) سے پیدا کیا۔

و هو الذی انشاکم من نفس واحدة

۳۔ انسان کی مختلف نسلوں اور قبیلوں میں کسی قسم کا ذاتی اور بنیادی فرق موجود نہیں ہے۔

هو الذی انشاکم من نفس واحدة

۳۔ بنی آدم میں سے بعض افراد زمین پر مستقر ہو چکے ہیں۔ اور بعض دوسرے (ابھی) پیدا نہیں ہوئے، اور صلبوں میں

امانت کے طور پر موجود ہیں۔ انشاکم من نفس و حدة فمستقر و مستودع

اپنی ابتدائی خلقت کے بعد بنی آدم کا دو گروہوں "مستقر" اور "مستودع" میں تقسیم ہونا اس مطلب کی تائید ہے کہ "مستقر" یعنی زمین پر استقرار حاصل کرنے والا اور "مستودع" سے مراد وہ، جو امانت اور ودیعت کے طور پر صلبوں میں موجود ہیں۔ البتہ اس سلسلے میں مفسرین نے اور وجوہات و اسباب بھی ذکر کئے ہیں۔

۵۔ (زمین پر) استقرار اور (صلبوں میں) امانت دو حالتیں کہ جن میں سے ایک میں بنی آدم ہیں۔

انشاکم من نفس واحدة فمستقر و مستودع

۶۔ بنی آدم، زمین پر استقرار رکھنے کے باوجود ثبات و دوام نہیں رکھتے بلکہ زمین پر بطور ودیعت و امانت رکھے گئے ہیں۔
انشاکم من نفس و حدة فمستقر و مستودع

انسانوں کی "مستقر" اور "مستودع" جیسے کلمات سے توصیف کرنا ظاہر کرتا ہے کہ انسانوں میں سے ہر فرد اس وصف کا حامل ہے بنا برائیں ہر فرد "مستقر" بھی ہے اور "مستودع" بھی۔ مندرجہ بالا مفہوم اسی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔
۷۔ خلقت انسان کی کیفیت کے سلسلے میں آیات الہی کے بیان سے صاحبان عقل بہرہ مند ہوتے ہیں۔
هو الذی انشاکم ... قد فصلنا الآيات لقوم يفقهون

۸۔ دانا اور نعمت عقل سے بہرہ مند لوگ خداوند عالم کے نزدیک قدر و منزلت کے حامل ہیں۔
قد فصلنا الآيات لقوم يفقهون

۹۔ خلقت انسان کی کیفیت میں غور و فکر کرنا توحید تک رسائی کا ایک ذریعہ ہے۔
و هو الذی انشاء کم ... قد فصلنا الآيات لقوم يفقهون

۱۰۔ عن ابی بصیر عن ابی جعفر علیہ السلام قال : قلت : "هو الذی انشاکم من نفس واحدة فمستقر و مستودع" قال :
... المستقر ما استقر الایمان فی قلبه فلا یززع منه ابدا و المستودع الذی یستودع الایمان زمانا ثم یسلبه...^(۱)
ابو بصیر کہتے ہیں، میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیت "هو الذی انشاکم..." کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:
"مستقر" وہ ہے کہ جس کے دل میں ایمان استقرار پا چکا ہے اور کبھی بھی اس سے جدا نہیں ہوگا۔ اور "مستودع" وہ ہے کہ جس کے پاس کچھ عرصے کے لیے ایمان بطور ودیعت رکھا جائے اور اس کے بعد اس سے واپس لے لیا جائے۔
آدم علیہ السلام : نسل آدم ۲

اقدار: قدروں کا معیار ۸

انسان: اجداد انسان ۲؛ انسان زمین پر ۶؛ انسان کا خالق ۱؛ انسان کی چند روزہ زندگی ۶؛ انسان کی زندگی ۵؛ انسانوں کا مساوی ہونا ۳؛ انسانوں کی خلقت کا منشا ۲؛ انسانی نسلیں ۲؛ پیدا نہ ہوئے انسان ۵، ۳؛ پیدا ہو چکے انسان ۵، ۳

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱، ص ۳۷۱، ج ۹، نور الثقلین ج ۱، ص ۷۵۰، ج ۲۵

تفکر: تفکر کے آثار ۷، ۹؛ خلقت انسان میں تفکر ۷، ۹

تفقہ: (سمجھ لو جھ) اہل تفقہ ۷؛ اہل تفقہ کے فضائل ۸

توحید: مقدمات توحید ۹

خدا تعالیٰ: خدا سے مخصوص امور ۱؛ خالقت خدا، ۱، ۲

روایت: ۱۰

مستودع (امانت شدہ): مستودع سے مراد ۱۰

مؤمنین: ثابت قدم مؤمنین ۱۰

نسلی تعصب: نسلی تعصب کا رد ۳

آیت ۹۹

﴿ وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا مِمَّنْ حَبًّا مُمْتَرِكِبًا وَمِمَّنْ النَّخْلُ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ انظُرُوا إِلَى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ إِنَّ فِي ذَلِكُمْ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴾

وہی خدا وہ ہے جس نے آسمان سے پانی نازل کیا ہے پھر ہم نے ہر شے کے کوئے نکالے پھر ہری بھری شاخیں نکالیں جس سے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے شگونے سے لٹکتے ہوئے گتھے پیدا کئے اور انگور و زیتون اور انار کے باغات پیدا کئے جو شکل میں ملتے جلتے اور مزہ میں بالکل الگ الگ ہیں۔ ذرا اس کے پھل اور اس پکنے کی طرف غور سے دیکھو کہ اس میں صاحبان ایمان کے لئے کتنی نشانیاں پائی جاتی ہیں

۱۔ آسمان سے بارش برسانے والا خداوند عالم ہے۔ و هو الذى انزل من السماء ماء

۲۔ اللہ تعالیٰ بارش کے پانی کے ذریعے پودوں کو زمین سے اگاتا ہے۔ انزل من السماء ماء فاخرجنا به نبات كل شئ

۳۔ پودوں کے اگنے اور ہر رشد کرنے والی شے کا اصلی جوہر پانی ہے۔ فاخرجنا به نبات كل شئ

۴۔ زمین کی سرسبزی اور پودوں کا رشد کرنا، بارش کا مرہون منت ہے۔

انزل من السماء ماء ... فاخرجنا منه خضرا

۵۔ خداوند عالم طبیعت کا نظام چلانے اور زندگی کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے علل و اسباب کے ذریعے عمل کرتا ہے۔

انزل من السماء ماء فاخرجنا به نبات كل شئ

"بہ" میں حرف جر کا معنی آہ ہے۔ یعنی ہم پانی کے ذریعے اگنے والے پودوں کو دانے اور گٹھلی سے باہر لاتے ہیں۔

۶۔ خداوند متعال سبزپودوں سے، باہم جڑے ہوئے دانوں والے خوشے نکالتا ہے۔

فاخرجنا منه خضرأى نخرج منه حبا متراكبا

۷۔ خداوند بارش کے ذریعے، کھجور کے درخت کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تیار خوشے نکالتا ہے۔

فاخرجنا ... و من النخل من طلعها قنوان دانيه

"طلع" کا معنی کھجور کا شگوفہ ہے اور "قنوان" کا معنی بھی خوشہ ہے "قنوان دانیہ" یعنی وہ نزدیک خوشے جو دسترس میں ہوں۔

۸۔ خدا بارش کے پانی سے انگور، زیتون اور انار کے باغات پیدا کرتا ہے۔

و جنات من اعناب و الزيتون والزمان

۹۔ زیتون اور انار کے پھل اور درخت آپس میں شباهت رکھنے کے باوجود ایک دوسرے سے متفاوت ہیں۔

والزيتون والرممان مشتبها و غير متشبهه

۱۰۔ زیتون اور انار کے پھلوں اور درختوں میں تنوع اور امتیاز توحید اور خدا شناسی کی آیات میں سے ہے۔

والزيتون والرممان مشتبها و غير متشبهه

۱۱۔ ایک پھل کے درختوں میں تنوع اور ان کی ایک دوسرے سے شباهت کے باوجود ان کے ثمرات میں تفاوت،

خدا شناسی اور توحید کی آیات میں سے ہے۔

و هو الذي ... والزيتون و الرمان مشتبها و غير متشبهه

۱۲۔ انار کے درخت میں پھلوں کی کلیاں نکلنے کے وقت سے لیکر اس کا پھل پکے تک کا زمانہ، غور و فکر کرنے کے قابل

ہے۔ انظروا الى ثمره اذا اثمر وينعه

۱۳۔ کھجور کے نخل، انگور کی بیل اور انار و زیتون کے درخت کی کلیاں نکلنے اور پھل پکے تک کا زمانہ، غور و فکر اور مطالعے

کے قابل اور معرفت خدا حاصل کرنے کا راستہ ہے۔

و من النخل ... و من اعناب و الزيتون والرممان ... انظروا الى ثمره اذا اثمر وينعه ان في ذلكم الآيات

ہو سکتا ہے "ثمرہ" کی ضمیر کا مرجع "المرمان" ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بدل کی صورت میں "النخل" "اعناب" اور "الزیتون" ہو۔ مندرجہ بالا مفہوم اسی بنا پر اخذ کیا گیا ہے، لہذا "انظروا" کا حکم آیت میں مذکور تمام موارد کو شامل ہے۔
 ۱۳۔ درختوں کی کلیاں نکلنے اور انکے پھل پکنے کی کیفیت کے بارے میں تحقیق و مطالعہ کرنا ضروری ہے۔
 انظروا الى ثمرة اذا اثمر وينعه

۱۵۔ مؤمنین عالم طبیعت میں موجود آیات الہی کے ادراک کی ضروری صلاحیت رکھتے ہیں۔
 و هو الذى أنزل ... ان فى ذلك لآيات لقوم يؤمنون

"ذکرکم" آیت میں مذکورہ موارد، جیسے نزول بارش، پودوں کا رشد کرنا، اور پھل دینے والے درختوں میں تشابہ اور امتیاز وغیرہ کی جانب اشارہ ہے۔

۱۶۔ جو لوگ ایمان کے طالب ہیں اور ضد، ہٹ دھرمی اور عناد سے دور ہیں وہ، قدرتی آیات (نشانیوں) سے معرفت خدا اور اسکی توحید کا راستہ پالیتے ہیں۔ ان فى ذلك لآيات لقوم يؤمنون

۱۷۔ عالم طبیعت میں مطالعے و تحقیق کے ذریعے ایمان حاصل کرنا، علم و فہم کی علامت ہے۔
 الآيات لقوم يعلمون ... يقوم يفقهون ... لقوم يؤمنون

گذشتہ دو آیات میں علم و فہم کو قدرتی آیات سے بہرہ مندی کی شرط کے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے اور اس آیت میں ایمان کا ذکر آیا ہے۔ ان تین آیات کے آخر میں ایمان کو ذکر کرنا شاید اس نکتے کی جانب اشارہ ہو کہ اہل علم ہی ایمان تک پہنچتے ہیں۔ لہذا ایمان بھی، علم و فہم رکھنے والوں کی علامت ہے۔

۱۸۔ قدرتی و طبعی امور کا جاری رکھنا اور انکے نظام کو چلانا، ارادہ خدا کے دائرہ کار اور اس کے حیطہ قدرت میں ہے۔
 و هو الذى ... فاخرجنا ... نخرج

آفرینش (خلقت): بتدیر خلقت کے اسباب ۵

آیات خدا: ۱۰، ۱۱، ۱۳؛ آیات خدا کا ادراک ۱۵

انار: انار کے باغ ۸

انگور: انگور کے باغ ۸

ایمان: مقدمات ایمان ۱۷

بارش: بارش برسنے کا منشاء ۱؛ بارش کے فوائد ۲، ۳، ۴، ۸

پانی: پانی کا کردار ۲، ۳

پودے: پودوں کا خوشہ ۶؛ پودوں کا بیج (دانہ) ۶؛ پودوں کی روئیدگی کے اسباب ۲، ۳، ۴

پھل: پھلوں کا تنوع ۱۱؛ پھلوں کا مختلف ہونا ۹؛ پھلوں کا مشابہہ ہونا ۹؛ پھلوں کی پیدائش کے اسباب ۸؛ پھلوں میں تنوع کے آثار ۱۰

تعقل: آفاقی آیات میں تعقل ۱۶، ۱۷؛ انار کے درخت میں تعقل ۱۲، ۱۳؛ انگور کے درخت میں تعقل ۱۳؛ پھلوں کی پیدائش میں تعقل ۱۳؛ تعقل کی اہمیت ۱۳؛ درختوں کے شگوفے پھوٹنے میں تعقل ۱۳؛ زیتون کے درخت میں تعقل ۱۳؛ طبیعت میں تعقل ۱۷؛ کھجور کے درخت میں تعقل ۱۳

توحید: مقدمات توحید ۱۰، ۱۱، ۱۶

حق طلبی: حق طلبی کے آثار ۱۶

حیات: منشاء حیات ۲، ۳، ۴، ۸

خدا تعالیٰ: ارادہ خدا ۱۸؛ افعال خدا ۱، ۲، ۵، ۶، ۷، ۸؛ خدا کی معرفت کے دلائل ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۶؛ قدرت خدا ۱۸

درخت: درختوں کا امتیاز ۹؛ درختوں کا تنوع ۱۱؛ درختوں کا مشابہہ ہونا ۹؛ درختوں کے تنوع کے آثار ۱۰؛ میوہ دار درخت ۱۱

زمین: زمین کی سرسبزی کا منشاء ۳

زیتون: زیتون کے باغ ۸

علم: علم کی نشانیاں ۱۷

عوامل طبیعی: (قدرتی عوامل) کا عمل ۵

کھجور کا درخت: کھجور کے درخت کا اگنا ۷؛ کھجور کے درخت کے خوشے ۶

موجودات: موجودات کی حیات کے اسباب ۳؛ موجودات کی تدبیر ۱۸

مؤمنین: مؤمنین کی معرفت خدا ۱۵

ہٹ دھری: ہٹ دھری سے اجتناب کے آثار ۱۶

آیت ۱۰۰

﴿ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُصِفُونَ ﴾

اور ان لوگوں نے جنات کو خدا کا شریک بنادیا ہے حالانکہ خدا نے انھیں پیدا کیا ہے پھر اس کے لئے بغیر جانے بوجھے بیٹے اور بیٹیاں بھی تیار کر دی ہیں۔ جب کہ وہ بے نیاز اور ان کے بیان کردہ اوصاف سے کہیں زیادہ بلند و بالا ہے

۱۔ بعض مشرکین جنات میں سے بعض کو خدا کا شریک جانتے تھے۔ و جعلوا لله شركاء الجن

۲۔ جنات خداوند عالم کی مخلوق ہیں۔ لہذا اس کے شریک نہیں ہو سکتے۔ و جعلوا لله شركاء الجن و خلقهم

۳۔ جنات (مخفی قوتیں اور مخلوقات) خداوند کی مخلوق ہیں۔ و جعلوا لله شركاء الجن و خلقهم

۳۔ مخلوق اپنے خالق کی شریک نہیں ہو سکتی۔ و جعلوا لله شركاء الجن و خلقهم

۵۔ بعض مشرکین خداوند عالم کے لیے بیٹے اور بیٹیوں کا عقیدہ رکھتے تھے۔ و خرقوا له بنين و بنت بغیر علم

۶۔ خداوند متعال کے لیے شریک قرار دینا اور اس سے اولاد کی نسبت دینا ایک باطل عقیدہ ہے جو نادانی کی بنا پر اختیار کیا گیا ہے۔ و خرقوا له بنين و بنات بغیر علم

۷۔ خداوند عالم اور اس کی صفات کے بارے میں انسان کے عقائد، علم پر مبنی ہونے چاہیے۔

و خرقوا له بنين و بنت بغیر علم

۸۔ خداوند عالم کے بارے میں علم سے عاری اور

جاہلانہ تصورات سے بچنے کی ضرورت_ و خرقوا لہ بنین و بنات بغیر علم سبحنہ

۹_ خداوند اولاد اور شریک رکھنے سے پاک و منزہ ہے_ و خرقوا لہ بنین و بنت ... سبحنہ و تعالیٰ عما یصفون

۱۰_ خداوند عالم ان صفات سے پاک و بلند ہے جو جہالت کی بنا پر اس سے منسوب کی جاتی ہیں۔

بغیر علم سبحنہ و تعالیٰ عما یصفون

اسما و صفات: صفات جلال ۶، ۹، ۱۰

جنات: جنات کا مخلوق ہونا ۲، ۳

جہل: جہل و نادانی کے آثار ۶

خدا تعالیٰ: تنزیہ خدا ۹، ۱۰؛ خالقیت خدا ۳؛ خدا اور اولاد ۵، ۶، ۹؛ خدا اور بیٹا ۵؛ خدا اور بیٹی ۵

شرک: بطلان شرک ۶، ۹؛ بطلان شرک کے دلائل ۲، ۳

عقیدہ: باطل عقیدے سے اجتناب ۸؛ باطل عقیدے کا منشا ۶؛ خدا پر عقیدہ ۸؛ خدا کے بارے میں باطل عقیدہ ۱، ۵، ۶، ۸،

۱۰؛ عقیدے میں برہان ۷؛ عقیدے میں علم کا کردار ۷

مشرکین: مشرکین اور جنات ۱؛ مشرکین کا عقیدہ ۱، ۵؛ مشرکین کے خدا ۱

موجودات: موجودات پنہان ۳

آیت ۱۰۱

﴿ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنَّى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ ﴾

وہ زمین و آسمان کا ایجاد کرنے والا ہے۔ اس کے اولد کس طرح ہو سکتی ہے اس کی تو کوئی بیوی بھی نہیں ہے اور وہ ہر شے کا خالق ہے اور ہر چیز کا جاننے والا ہے

۱۔ خداوند عالم پہلے سے موجود نمونے اور ماڈل کے بغیر آسمان و زمین کو ایجاد کرنے والا ہے۔
بدیع السماوات والارض

"بدیع" یعنی خالق اور مبدع، خداوند عالم کے بدیع ہونے کا معنی یہ ہے کہ وہ کائنات کا خالق ہے بغیر کسی نمونے اور مثال کے (لسان العرب)

۲۔ خداوند عالم عدم کی تاریکیوں سے آسمانوں اور زمین کو ایجاد کرنے والا ہے۔ بدیع السماوات والارض

۳۔ خداوند عالم کی نہ تو اولاد ہے اور نہ ہی کبھی کوئی بیوی تھی۔ انی یكون له ولد و لم تكن له صاحبة

۳۔ خداوند عالم کی بیوی نہ ہوتے ہوئے اس کے لیے اولاد کے وجود کا تصور ایک نامعقول بات ہے۔
انی یكون له ولد و لم تكن له صاحبة

۵۔ تو والد (فقط) زوجیت کے ذریعے ممکن ہے۔ انی یكون له ولد و لم تكن له صاحبة

۶۔ ہستی و کائنات کو پیدا کرنے والا (خداوند عالم) ہی اولاد اور شریک سے منزہ اور تسبیح کیے جانے کے لائق ہے۔

سبحنه و تعالى عما یصفون۔ بدیع السماوات والارض

۷۔ خداوند، تمام موجودات کو خلق کرنے والا ہے۔ و خلق کل شیء

۸۔ ہر چیز کو خداوند عالم کی مخلوق سمجھتے ہوئے اس کے لیے اولاد کا تصور کرنا، ایک نامعقول بات ہے۔
انی یکون له ولد ... و خلق کل شیء۔

۹۔ خدا تمام موجودات ہستی کے بارے میں گہری اور وسیع آگاہی رکھتا ہے۔ و هو بکل شیء علیم

۱۰۔ کائنات کی خلقت و آفرینش کی بنیاد، خداوند عالم کا وسیع علم ہے۔ خلق کل شیء و هو بکل شیء علیم

۱۱۔ کائنات اور ہستی کی خلقت و آفرینش کا فقط خداوند عالم سے مخصوص ہونا، اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اولاد اور شریک

سے بے نیاز ہے۔ انی یکون له ولد ... و خلق کل شیء و هو بکل شیء علیم

آسمان: خالق آسمان ۱، ۲

آفرینش (خلقت): خالق آفرینش ۶؛ خلقت آفرینش ۱۰

اسما و صفات: صفات جلال ۳، ۳، ۶، ۱۱؛ علیم ۹

امور: نامعقول امور ۳، ۸

خدا تعالیٰ: خدا اور اولاد ۳، ۳، ۶، ۸، ۱۱؛ خدا اور بیوی ۳، ۳؛ خدا سے مخصوص امور ۱۱؛ خدا کا کسی نمونے کے بغیر تخلیق

کرنا ۱، ۲، ۶؛ خدا کی بے نیازی کے دلائل ۱۱؛ خدا کی تسبیح ۶؛ خدا کی تنزیہ ۳، ۶، ۱۱؛ خدا کی خالقیت ۲، ۶، ۴، ۱۱؛ خدا کی

خالقیت کی خصوصیت ۱

زمین: خالق زمین ۱، ۲

موجودات: خالق موجودات ۴؛ موجودات کا مخلوق ہونا ۸

نسل: نسل کے اسباب ۵

آیت ۱۰۲

﴿ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ﴾

وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ وہرشی کا خالق ہے اسی کی عبادت کرو۔ وہی ہرشی کا نگہبان ہے

۱۔ فقط خداوند عالم، آسمانوں اور زمین کا مبدع، کائنات کا خالق، کسی دوسرے شریک سے بے نیاز اور بنی آدم کی پرورش کرنے کے لائق ہے۔ بدیع السموات ... ذلکم اللہ ربکم لا الہ الا هو
گذشتہ آیت میں خداوند عالم کی متعدد صفات ذکر کی گئی ہیں۔ اس آیت میں "ذلکم" گذشتہ آیت میں مذکور تمام صفات کے ساتھ خدا کی جانب اشارہ ہے۔

۲۔ الوہیت، فقط اس پروردگار کے لیے مخصوص ہے جو کائنات کا خالق ہے اور شریک و اولاد سے بے نیاز ہے۔
بدیع السموات والارض انی یکون لہ ولد و لم تکن لہ صحبة ... ذلکم اللہ

۳۔ سوائے خدا کے کوئی اور ایسا معبود نہیں ہے کہ

جو کائنات و ہستی کا مبدع، تمام چیزوں کا خالق اور بیوی بچوں کے بغیر ہے۔
بدیع السموات ... انی یکون لہ ولد و لم تکن لہ صاحبة ... لا الہ الا هو خلق کل شیئ

۳۔ خداوند، ہر موجود کا خالق ہے۔ ذلکم اللہ ... خلق کل شیئ

۵۔ غیر خدا، انسانوں کی تدبیر اور ربوبیت میں کسی قسم کا کردار ادا نہیں کر سکتا۔

و جعلوا للہ شرکاء الجن ... سبحانہ ... ذلکم اللہ ربکم شرک کی بات کہ بعد خداوند عالم کی ربوبیت میں یکتائی کی صفت بیان کرنا، درحقیقت غیر خدا کی ربوبیت کے تصور کو رد کرنا ہے۔

۶۔ کائنات و ہستی کے واحد خالق کی عبادت کرنے اور عبادت میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کی ضرورت۔

و جعلوا لله شركاء الجن ... ذلکم اللہ ربکم لا الہ الا هو ... فاعبدوه

۷۔ ساری کائنات کا خالق خدا ہی عبادت کے لائق ہے۔ لا الہ الا هو خلق کل شیء فاعبدوه

۸۔ خداوند عالم میں خالقیت و ربوبیت کے منحصر ہونے کی جانب توجہ، انسان کو اسکی عبادت کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔
ذلک اللہ ربکم لا الہ الا هو خلق کل شیء فاعبدوه

۹۔ خداوند عالم کے علاوہ ہر موجود مخلوق ہے اور عبادت کے لائق نہیں۔ لا الہ الا هو خلق کل شیء فاعبدوه

۱۰۔ پروردگار اور خالق کائنات کے سامنے انسان کا اہم ترین فریضہ اسکی عبادت میں توحید اختیار کرنا ہے۔
ذلک اللہ ربکم ... خلق کل شیء فاعبدوه

چونکہ خداوند عالم میں الوہیت کے منحصر ہونے اور خالقیت میں اسکی یکتائی کے بیان کے بعد، عبادت کا حکم دیا گیا ہے،
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند کے سامنے بندے کا اہم ترین فریضہ اس کی عبادت و پرستش ہے۔

۱۱۔ خداوند عالم کی عبادت معرفت و شناخت کی بنیاد پر عالمانہ انداز سے ہونی چاہیئے۔ ذلکم اللہ ربکم ... فاعبدوه

۱۲۔ فقط خداوند عالم، تمام موجودات ہستی کے امور کا ذمہ دار اور کار ساز ہے۔ و هو علی کل شیء وکیل

۱۳۔ خداوند عالم کائنات کا ایجاد کرنے والا اور تمام موجودات ہستی کا ذمہ دار اور کار ساز ہے۔

خلق کل شیء فاعبدوه و هو علی کل شیء وکیل

آفرینش کی بات کے بعد، جملہ "و هو علی کل شیء وکیل" کا مضمون ان لوگوں کے توہم کو رد کرنا ہے کہ جو تدبیر کائنات میں
غیر خالق، کے لیے کسی نہ کسی کردار کے قائل ہیں۔ دوسرے لفظوں میں پہلا جملہ خلق میں توحید اور دوسرا جملہ امر میں
توحید کو بیان کر رہا ہے۔

۱۴۔ کائنات پر الہی نگہبانی کی جانب توجہ، انسان میں عبودیت خداوند کی جانب رجحان اور شرک و نافرمانی سے بچنے کا

سبب بنتی ہے۔ فاعبدوه و هو علی کل شیء وکیل

آسمان: خالق آسمان ۱

آفرینش: خالق آفرینش ۱، ۲، ۴، ۱۰، ۱۳

ابھارنے: ابھارنے اور آمادہ کرنے کے عوامل ۸

اسما و صفات: وکیل ۱۲

الوہیت: الوہیت کی شرائط ۲

انسان: انسانوں کی تدبیر ۵؛ انسان کی ذمہ داری ۱۰

توحید: توحید ذاتی ۲؛ توحید ربوبی ۱؛ توحید عبادی ۳، ۴، ۸، ۹، ۱۰؛ توحید عبادی کی اہمیت ۶

خداوند تعالیٰ: ابداع خدا ۱؛ افعال خدا ۱۳؛ الوہیت خدا ۲؛ بے نیازی خدا، ۱، ۲؛ تنزیہ خدا، ۱، ۲؛ خالقیت خدا، ۱، ۳، ۸؛

خدا اور اولاد ۲؛ خدا سے مخصوص امور ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۸، ۹، ۱۲؛ ربوبیت خدا ۸؛ نگہبانی خدا ۱۳؛ وکالت خدا ۱۲، ۱۳

ربوبیت: شرائط ربوبیت ۱؛ غیر خدا کی ربوبیت کی نفی ۵

زمین: خالق زمین ۱

شرک: شرک سے اجتناب ۶؛ شرک سے اجتناب کے اسباب ۱۳

عبادت: شرائط عبادت ۱۱؛ عبادت میں آگاہی ۱۱؛ عوامل عبادت ۱۳

عصیان: عصیان و نافرمانی کے موانع ۱۳

علم: علم کے آثار ۸

معبود: سچے معبود کی شرائط ۳

موجودات: خالق موجودات ۳؛ موجودات کی مخلوقیت ۹

نظریہ کائنات: جہان بینی اور آئیڈالوجی ۱۳

آیت ۱۰۳

﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾.

نگاہیں اسے پا نہیں سکتیں اور وہ نگاہوں کا برابر ادراک رکھتا ہے کہ وہ لطیف بھی ہے اور خیر بھی ہے

۱۔ آنکھ کے ساتھ خدا کا دیدار ممکن نہیں۔ لا تدركه الابصار

ہو سکتا ہے "ابصار" جمع "بصر" ہو جس کا معنی "آنکھ" ہے۔ لہذا "ادراک البصر" یعنی آنکھ کے ساتھ دیکھنا ہے۔

۲۔ انسان کی باطنی قوتیں خدا کی حقیقت اور ذات کے ادراک سے قاصر ہیں۔ لا تدركه الابصر

یہ اس بنا پر ہے کہ جب "بصر" بصیرت کے معنی میں ہو چنانچہ راغب کے بقول: "... و يقال لقوة القلب المدركة بصيرة

و بصر ... و جمع البصر الابصار" نیز وہ کہتا ہے کہ ادراک یعنی کسی چیز کی انتہا و گہرائی تک جانا۔

۳۔ جو انسان کی حس، تصور اور وہم میں سما جائے وہ خدا نہیں۔ لا تدركه الابصار

چونکہ خداوند نے "ابصار" کو ادراک خدا سے قاصر کہا ہے۔ پس جو چیز بھی بعنوان (خدا) درک

و تصور کی جائے وہ خدا نہیں ہوگی۔

۳۔ انسان کا علم و ادراک محدود ہے۔ لا تدركه الابصر

۵۔ حقیقی خدا، انسانی تصور و ادراک سے بالا اور جسمانی خصوصیات سے پاک و منزہ ہے۔ لا تدركه الابصر

خدا کو دیکھنے کا امکان نہ ہونا، اس کے جسمانی خصوصیات سے مبرا ہونے کی علامت ہے۔

۶۔ فقط خداوند عالم، انسان کے افکار و ادراک سے مکمل طور پر آگاہ ہے۔ و هو يدرك الابصر

جیسا کہ راغب نے مفردات میں کہا ہے کہ "بصر" کا معنی "بصيرة" بھی ہے اور "بصیرت" یعنی: انسان کی ادراکی قوت،

بنابراین "یدرک الابصار" سے مراد، افکار و ادراکات کی گہرائیوں کو دریافت کرنا ہے۔

۷۔ فقط خدا ہی لطیف و خیر ہے۔ و هو اللطيف الخبير

۸۔ چونکہ خدا لطیف ہے لہذا وہ رؤیت و ادراک سے ماورا ہے۔ لا تدركه الابصار ... و هو اللطيف الخبير
جملہ "و هو اللطيف الخبير" صدر آیت کے لیے، لف و نشر کی صورت میں ایک تعلیل ہے۔ راغب لطیف کا معنی بیان
کرتے ہوئے کہتے ہیں "لطیف" اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کا ادراک حواس نہیں کر سکتے۔ شاید خدا پر صفت لطیف کا
اطلاق اسی لیے کیا جاتا ہے۔

۹۔ خداوند عالم بنی آدم کے کردار سے آگاہ ہونے کے باوجود ان پر لطف و کرم کرتا ہے۔
هو يدرك الابصار و هو اللطيف الخبير

"لطیف" کے معانی میں سے ایک "کرم و لطف ہے اور لطیف و خیر جیسی دو صفات کے ایک ساتھ آنے خصوصاً جب
"الخبر" "اللطیف" کی صفت ہو تو مندرجہ بالا مفہوم اخذ ہوتا ہے۔

۱۰۔ فقط خداوند عالم کائنات و ہستی کے تمام پہلوؤں اور اس کی حقیقت سے آگاہ ہے۔ و هو اللطيف الخبير
"الخبر" کے لیے متعلق ذکر نہ ہونا اس کے اطلاق اور وسیع ہونے کی حکایت کر رہا ہے۔

۱۱۔ عن ابی الحسن الرضا ؑ : ... قال الله "لا تدركه الابصار ... هذه الابصار ليست هي الاعين انما هي
الابصار التي في القلب لا يقع عليه الاوهام و لا يدرك كيف هو^(۱)

امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ: آیت "لا تدركه الابصار..." میں "ابصار" سے مراد آنکھ نہیں، بلکہ مراد چشم قلب اور قلبی
ادراک کی قدرت ہے چونکہ اوہام، خداوند عالم پر احاطہ نہیں کر سکتے اور اسکی ذات جس طرح کہ ہے قلبی ادراک سے ماورا
ہے۔

۱۲۔ عن ابی الحسن ؑ فی حدیث : ... انما قلنا اللطيف للخلق اللطيف و لعلمه بالشيء اللطيف او لا ترى الى
اثر صنعه في النبات اللطيف ... و من الحيوان الصغار ... و ما هو اصغر منها ما لا يكاد تستبينه العيون...^(۲)
ابوالحسن (امام رضا یا امام ہادی علیہما السلام) سے منقول ہے کہ: ... خداوند پر صفت "لطیف" کا اطلاع اس لیے
ہوتا ہے کہ وہ

(۱) تفسیر عیاشی، ج/ ۱ ص ۳۷۳ ح ۷۹۔ تفسیر برہان، ج/ ۱ ص ۵۴۸ ح ۸۔

(۲) کافی ج/ ۱ ص ۱۱۹ ح ۱/ نور الثقلین ج/ ۱ ص ۷۵۵ ح/ ۲۲۸۔

لطیف اشیاء کا خالق ہے اور لطیف اشیاء کا علم رکھتا ہے۔ کیا تم، لطیف پودوں میں اور چھوٹے سے چھوٹے حیوانات میں کہ جو آنکھ سے نظر نہیں آتے۔ اس کی آفرینش کی واضح نشانیاں نہیں دیکھتے...؟

۱۳۔ عن ابی الحسن الرضا (علیہ السلام) : ... و اما اللطیف فلیس علی قلة و قضاة و صغر، و لكن ذلك علی النفاذ فی الاشیاء و الامتناع من ان یدرك ... و كذلك لطف الله تبارک و تعالی عن ان یدرك بحد او یحد بوصف ... و اما الخبیر فالذی لا یعزب عنه شیء و لا یفوته شیء، لیس للتجربة و لا الاعتبار بالاشیاء فیفیده التجربة و الاعتبار علما ... (۱)

امام رضا (علیہ السلام) سے منقول ہے کہ: ... صفات خداوند میں "لطیف" کا معنی کمی، ذرہ اور چھوٹاپن نہیں بلکہ اس کی ذات اقدس پر اس صفت کا اطلاق، اشیا میں اس کے نفوذ اور ذات باری تعالیٰ کے ادراک کے ناممکن ہونے کی وجہ سے ہے ... اور "خبیر" کا معنی یہ ہے کہ کوئی بھی شیء اس سے پنهان نہیں اور کوئی بھی چیز اس کے دائرہ علم سے باہر نہیں۔ خدا کا علم، تجربے و کسب کا محتاج نہیں ہے ...

آنکھ: آنکھ کی بینائی کا محدود ہونا

اسما و صفات: خبیر ۴؛ صفت جلال ۵؛ لطیف ۷، ۸

انسان: اوراکات انسان کی محدودیت ۳، ۵؛ انسانی قوتوں کی محدودیت ۲؛ علم انسان کی محدودیت ۳؛ عمل انسان ۹
خدا تعالیٰ: حقیقت خدا ۳، ۵؛ خدا کا علم غیب ۶، ۹، ۱۰؛ خدا کا علمی احاطہ ۱۳؛ خدا کے ساتھ خاص ۶، ۷، ۱۰؛ ذات خدا کا ادراک ۲، ۳، ۸، ۱۱؛ رؤیت خدا ۱، ۸؛

رؤیت قلبی خدا ۱۱؛ لطف خدا ۹، ۱۲، ۱۳

روایت ۱۱، ۱۲، ۱۳

موجودات: ظریف و لطیف موجودات کی خلقت ۱۲

(۱) توحید صدوق ص ۱۸۹ ج ۲ ب ۳۹ نور الثقلین ج ۱ ص ۷۵۶ ح ۲۲۹۔

آیت ۱۰۳

﴿ قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِخَفِيظٍ ۝ ﴾

تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے دلائل آچکے ہیں اب جو بصیرت سے کام لے گا وہ اپنے لئے اور جو اندھا بن جائے گا وہ بھی اپنا ہی نقصان کرے گا اور میں تم لوگوں کا نگہبان نہیں ہوں

۱۔ آیات قرآن، انسانوں کی جانب، پروردگار کی طرف سے آنے والی معلومات ہیں۔ قد جاء کم بصائر من ربکم

۲۔ انسان کو آگاہ کرنا، ربوبیت اور لطف الہی کا ایک نور ہے۔ قد جاء کم بصائر من ربکم

ضمیر "کم" کا تکرار اور "رب" کا اس کی جانب اضافہ اپنے بندوں پر اس کے لطف و مہربانی کی علامت ہے۔

۳۔ تمام انسان خداوند عالم کی جانب سے علم حاصل کرنے اور ہدایت پانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

قد جاء کم بصائر من ربکم

۳۔ تربیت و پرورش میں آگاہی اور بصیرت عطا کرنے کا بنیادی کردار۔ قد جاء کم بصائر من ربکم

بصیرت عطا ہونے کے بیان کے بعد "رب" جیسے مقدس نام کو ضمیر خطاب "کم" کے ساتھ ذکر کرنا یہ ظاہر کر رہا ہے کہ یہ کام ربوبیت کی شان میں سے ہے۔ لہذا طبعاً تربیت و پرورش میں مؤثر ہے۔

۵۔ قرآن، رسول اور خدا کی جانب سے نازل ہونے والے براہین (آیات)، انسان کے لیے بصیرت و آگاہی کے پیغمبر ہیں

قد جاء کم بصائر من ربکم

۶۔ حق و باطل کے روبرو ہونے پر انسان کو ان میں سے کسی ایک کو انتخاب کرنے کا حق حاصل ہے۔

قد جاء کم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسه

و من عمی فعلیہا

۷۔ خداوند عالم کی جانب سے عطا ہونے والی بصیرت و آگاہی، انسان کے کمال، اور منافع کے لیے ہے۔
فمن ابصر فلنفسہ

۸۔ انسان کا نفع و نقصان، خدا کی جانب سے عطا ہونے والی بصیرت کو قبول یا رد کرنے سے وابستہ ہے۔
فمن ابصر فلنفسہ و من عمی فعلیہا

۹۔ آیات الہی کو قبول نہ کرنا، دل کے اندھے پن کی وجہ سے ہے نہ کہ (خود) آیات کے پوشیدہ ہونے کی وجہ سے۔
قد جاء کم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ و من عمی فعلیہا

فعل "عمی" کا استعمال ان لوگوں کے لیے ہوتا ہے جو خدا کی روشن آیات کو درک نہیں کرتے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ حقائق سے اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہیں نہ یہ کہ حقائق ان سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔

۱۰۔ آیات الہی پر ایمان، بینائی اور ان سے کفر و انکار اندھاپن ہے۔
قد جاء کم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ و من عمی فعلیہا

۱۱۔ پیغمبر (ص) لوگوں کو صحیح فکر و بصیرت عطا کرنے والے اور اسکی وضاحت کرنے والے ہیں نہ کہ اسے قبول کرنے پر لوگوں کے نگہبان اور انہیں ابھارنے والے۔ قد جاء کم بصائر من ربکم ... و ما انا علیکم بحفیظ

"حفیظ" بمعنی "حافظ" ہے اور اس کا متعلق محذوف ہے البتہ توجہ رہے کہ بحث، بصیرت و عقائد کے بارے میں ہے۔ لہذا اس کا متعلق بھی اسی مضمون کی مناسبت سے ہوگا کہ جو ایک نظریاتی مضمون ہے۔

۱۲۔ لوگوں کو دینی حقائق و معارف کو قبول کرنے پر وادار کرنا، دینی مبلغین اور پیشواؤں کی ذمہ داری کی حدود سے باہر ہے۔ قد جاء کم بصائر من ربکم ... و ما انا علیکم بحفیظ

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا کردار ۵؛ آنحضرت (ص) کا ہدایت کرنا ۱۱؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری کی حدود ۱۱
آیات خدا: آیات خدا کا واضح ہونا ۹

انتخاب: حق انتخاب ۶

انسان: اختیار انسان ۶، ۱۱؛ انسان کی خصوصیت ۶؛ انسان کی ہدایت پذیری ۳؛ انسانی استعداد ۳؛ انسانی حقوق ۶؛ انسانی
منافع ۴، ۸؛ علم انسان کا منشا ۲، ۵، ۷

ایمان: آیات خدا پر ایمان ۱۰؛ متعلق ایمان ۱۰

بصیرت: منشاء بصیرت ۲؛ موارد بصیرت ۱۰

تربیت: تربیت میں آگاہی ۳؛ تربیت میں مؤثر عوامل ۳

خدا تعالیٰ: خدا کی حجت اور براہین ۵؛ خدا کی حجت و براہین کو قبول کرنا ۸؛ خدا کی ربوبیت ۲؛ خدا کی نعمتیں ۵، ۷، ۸؛ لطف
خدا ۲۱

دل کا اندھا پن: دل کے اندھے پن کے آثار ۹

دین: دین میں اکراہ ۱۲

رشد: رشد و ترقی کے اسباب ۷

رہبری: دینی رہبری کی ذمہ داری کی حدود ۱۲

ضرر: ضرر کے اسباب ۸

عقیدہ: صحیح عقیدے کا منشا ۱۱

علم: علم کے آثار ۳

قرآن: تشبیحات قرآن ۱۰؛ قرآن کا کردار ۱، ۵؛ قرآن کا ہدایت کرنا ۱

کفار: کفار کا اندھا پن ۱۰

کفر: آیات خدا سے کفر ۱۰

مبلغین: مبلغین کی ذمہ داری کی حدود ۱۲

آیت ۱۰۵

﴿ وَكَذَلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِيُقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴾ .

اور اسی طرح ہم پلٹ پلٹ کر آیتیں پیش کرتے ہیں اور تاکہ وہ یہ کہیں کہ آپ نے قرآن پڑھ لیا ہے اور ہم جاننے والوں کے لئے قرآن کو واضح کر دیں

۱۔ خداوند عالم، انسانوں کو بصیرت عطا کرنے کے لیے اپنی آیات مختلف صورتوں میں ظاہر کرتا ہے۔
قد جاءكم بصائر... كذلك نصرف الآيات و ليقولوا

"ليقولوا" محذوف پر عطف ہے جو بصائر سے متعلق گذشتہ آیت کے قرینے سے ہو سکتا ہے فعل "لتبصروا" ہو یا ہر وہ فعل ہو جو اس معنی کی حکایت کر رہا ہے۔

۲۔ حقائق کی وضاحت کرنے میں تنوع اور بیان کے گونا گوں ہونے کا اہم کردار۔
و كذلك نصرف الآيات ... لنبينه لقوم يعلمون

۳۔ کفار پیغمبر (ص) پر تہمت لگاتے تھے کہ آپ (ص) نے قرآن دوسروں سے سیکھا ہے۔
و ليقولوا درست "ليقولوا" میں "لام" عاقبت کے معنی میں ہے۔ یعنی تصریف آیات (آیات کے تنوع) کے مقابلے میں منکرین کا آخری حربہ یہ ہے کہ وہ پیغمبر (ص) کے بارے میں کہنے لگے کہ آپ (ص) نے قرآن دوسروں سے سیکھا ہے۔

۴۔ زمانہ بعثت کے مشرکین اور کفار آیات قرآن کی عظمت اور اس کے اعلیٰ و بلند مطالب پر مشتمل ہونے کا اعتراف کرتے تھے۔ و ليقولوا درست

چونکہ اگر آیات، مشرکین کی نظر میں کم اہمیت ہوتیں تو ان کے رد کے لیے وہ ان کے کم اہمیت ہونے کی جانب اشارہ کرتے نہ کہ یہ کہتے کہ پیغمبر (ص) نے (یہ کلام) دوسروں سے حاصل کیا ہے۔

۵۔ قرآن کی متنوع آیات اہل علم افراد کی بصیرت کو تقویت بخشنے اور کفار کی بہانہ جوئی کا باعث تھیں۔
و ليقولوا درست و لنبينه لقوم يعلمون

۶۔ قرآنی بیان کے متنوع ہونے کا مقصد، آگاہ و جاننے والوں کے لیے آیات کی وضاحت کرنا ہے۔
و كذلك نصرَف الآيات ... و لنبينه لقوم يعلمون

۷۔ پیغمبر اکرم (ص) نے خداوند عالم سے علوم اخذ کیے ہیں نہ کسی بشری معلم سے۔
و كذلك نصرَف الآيات و ليقولوا درست و لنبينه لقوم يعلمون

فعل متکلم "نصرَف" اور "نبین" کا تکرار ان لوگوں کا اشارے کنائے میں جواب ہے جو قرآن کے الہی ہونے کے منکر تھے اور ناحق اسے دانش بشر کا ثمرہ سمجھتے تھے۔

۸۔ علم و آگاہی، آیات الہی کے ادراک اور قبول کرنے کا مقدمہ ہے۔ لنبينه لقوم يعلمون

۹۔ اسلامی اقدار پر مشتمل نظام میں، علما بلند مقام و منزلت کے حامل ہیں۔ لنبينه لقوم يعلمون

۱۰۔ علما آیات قرآن کے تنوع، اور اسکے بلند پایہ رموز سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔

و كذلك نصرَف الآيات ... و لنبينه لقوم يعلمون

آیات خدا: آیات خدا کا تنوع ۱؛ آیات خدا کا ہدایت کرنا ۱؛ آیات خدا کو قبول کرنے کے اسباب ۸؛ آیات خدا کے ادراک کے اسباب ۸

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۳

اقدار: قدروں کا معیار ۹

بصیرت: بصیرت کے اسباب ۱

تعلیم: روش تعلیم ۲

حقائق: حقائق کی وضاحت کرنے میں متنوع بیان ۲

رشد: رشد و ترقی کے اسباب ۵

علم: علم کے آثار ۸

علماء: علماء اور قرآن ۵، ۱۰؛ علماء کے فضائل ۹

قرآن: آیات قرآن کا تنوع ۵، ۱۰؛ آیات قرآن کی عظمت ۳؛ آیات قرآن کی وضاحت ۶؛ آیات قرآن کے تنوع کا فلسفہ ۶؛ قرآن کی تنوع بیانی ۶

کفار: صدر اسلام کے کفار اور قرآن ۳؛ کفار اور قرآن ۵؛ کفار کی بہانہ جوئی کے اسباب ۵؛ کفار کی تہمتیں ۳
مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین اور قرآن ۳

آیت ۱۰۶

﴿اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ﴾

آپ اپنی طرف آنے والی وحی الہی کا اتباع کریں کہ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور مشرکین سے کنارہ کشی کر لیں

۱۔ پیغمبر (ص) کو وحی کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اتباع ما اوحی الیک من ربک

۲۔ پیغمبر (ص) خداوند عالم کے خصوصی لطف و عنایت سے بہرہ مند ہیں۔ الیک من ربک

۳۔ وحی و رسالت کے حاملین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے پیام پر عمل کرنے میں پہل کریں۔

اتباع ما اوحی الیک

۳۔ وحی کا نازل کرنا، ربوبیت الہی کی عظمتوں میں سے ہے۔ ما اوحی الیک من ربک

۵۔ کفار کی بہانہ جوئی اور اتہامات کو مؤمنین کے تزلزل اور پریشانی کا باعث نہیں بننا چاہئے۔

و ليقولوا درست ... اتباع ما اوحی الیک

کفار کے شبہات کی جانب اشارے کے بعد وحی کی پیروی کرنے کا حکم دینا۔

در حقیقت کفار کے شبہات کے مقابلے میں مؤمنین کو محکم کرنے کی ضرورت پر ایک تاکید ہے۔

۶۔ وحی، انسانوں کی تربیت کے لیے نازل کی جاتی ہے۔ اتباع ما اوحی الیک من ربک

۷۔ وحی کا اصلی محور اور مضمون، توحید ہے۔ اتباع ما اوحی الیک من ربک لا الہ الا هو

۸۔ خداوند عالم کی یکتائی اسکے فرامین و احکام کی پیروی کرنے کے لازمی ہونے پر ایک برہان ہے۔

اتباع ما اوحی الیک من ربک لا الہ الا هو

۹۔ پیغمبر (ص) کا فریضہ ہے کہ آپ (ص) مشرکین سے روگردانی کریں اور ان کی طرف سے لگائی جانے والی تہمتوں کو

اہمیت نہ دیں۔ و اعرض عن المشرکین

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) اور مشرکین ۹؛ آنحضرت (ص) کا وحی کی اتباع کرنا ۱؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۹، ۱؛

آنحضرت (ص) کے فضائل ۲

اطاعت: خدا کی اطاعت ۸

انبیا: انبیا کا پہل کرنا ۳؛ انبیاء کی ذمہ داری ۳

تربیت: تربیت کے علل و اسباب ۶

توحید: توحید کی اہمیت ۷؛ توحید کے آثار ۸

خدا تعالیٰ: ربوبیت خدا ۳؛ لطف خدا ۲

کفار: کفار کی بہانہ جوئی ۵؛ کفار کی تہمتیں ۵

مشرکین: مشرکین سے روگردانی ۹؛ مشرکین کی تہمتوں سے بے اعتنائی ۹

مؤمنین: مؤمنین کی پریشانی کا سبب ۵؛ مؤمنین کو خبردار کیا جانا ۵؛ مؤمنین کے ثابت قدم رہنے کی اہمیت ۵؛ مؤمنین کے

متزلزل ہونے کا سبب ۵

وحی: نزول وحی ۳؛ وحی کا کردار ۶، ۷؛ وحی کا مضمون ۷

آیت ۱۰۷

﴿ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ ﴾

اور اگر خدا چاہتا تو یہ شرک ہی نہ کر سکتے اور ہم نے آپ کو ان کا نگہبان نہیں بنایا ہے اور نہ آپ ان کے ذمہ دار ہیں

۱۔ اگر مشیت الہی یہ ہوتی کہ بنی آدم مشرک نہ ہوں تو کوئی بھی شخص شرک نہ کرتا۔ و لو شاء الله ما اشركوا

۲۔ مشیت الہی نافذ اور ناقابل تخلف ہے۔ و لو شاء الله ما اشركوا

۳۔ خداوند عالم چاہتا ہے کہ بنی آدم مکمل آزادی کے ساتھ خود ایمان کا انتخاب کریں۔ و لو شاء الله ما اشركوا

۳۔ بنی آدم کا توحید یا شرک کی جانب رجحان، مشیت الہی سے وابستہ اور اس کی قلمرو میں (انجام پاتا) ہے۔

و لو شاء الله ما اشركوا

۵۔ پیغمبر (ص) لوگوں کو ایمان لانے پر واردار کرنے اور انکے شرک ترک کرنے کے ذمہ دار نہیں۔

و ما جعلناك عليهم حفيظا

۶۔ پیغمبر (ص) کا لوگوں کو توحید کی جانب ہدایت کرنے کے سلسلے میں شدید احساس ذمہ داری کرنا۔

و ما جعلناك عليهم حفيظا

۷۔ پیغمبر (ص) لوگوں کے ایمان و شرک کے ذمہ دار اور جوابدہ نہیں۔ و ما انت عليهم بوكيل

"وکیل" اس کو کہا جاتا ہے کہ جو کسی دوسرے کی طرف سے کوئی کام انجام دینے کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ پیغمبر (ص) کا

لوگوں پر وکیل نہ ہونے کا معنی یہ ہو سکتا ہے کہ خدا لوگوں کے اعمال و عقائد کی خاطر، پیغمبر (ص) سے سوال نہیں کرے

گا۔

۸۔ پیغمبر (ص)، پیام الہی پہنچانے اور تبلیغ رسالت کے مسئول ہیں نہ کہ لوگوں کو ایمان لانے پر واردار و

کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ و ما جعلنک علیہم حفیظا و ما انت علیہم بوکیل

۹۔ دینی مبلغین کا فریضہ ہے کہ وہ فقط لوگوں کو دین خدا کی طرف دعوت دیں نہ کہ وہ انہیں اس کی طرف وارد کرنے کی

تگ و دو شروع کر دیں۔ و ما جعلنک علیہم حفیظا و ما انت علیہم بوکیل

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا احساس ذمہ داری ۶؛ آنحضرت (ص) کا ہدایت کرنا ۶؛ آنحضرت (ص) کی تبلیغی سیرت

۶؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری کی حدود ۵، ۷، ۸، ۹

انسان: اختیار انسان ۱، ۳، ۵

توحید: نشا توحید ۳

خدا تعالیٰ: مشیت خدا ۱، ۳، ۳؛ مشیت خدا کا حتمی ہونا ۲

دین: دین میں اختیار کا کردار ۳، ۵، ۸، ۹؛ دین میں اکراہ کی نفی ۳، ۵، ۸، ۹

شرک: نشائے شرک ۱، ۳

عمل: عمل کا جوابدہ ۷

مبلغین: مبلغین کی ذمہ داری کی حدود ۹

آیت ۱۰۸

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَلِكَ زَيْنًا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلُهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾.

اور خبردار تم لوگ انھیں برا بھلا نہ کہو جن کو یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہیں کہ اس طرح یہ دشمنی میں بغیر سمجھے بوجھے خدا کو برا بھلا کہیں گے ہم نے اسی طرح ہر قوم کے لئے اس کے عمل کو آراستہ کر دیا ہے اس کے بعد سب کی بازگشت پروردگار ہی کی بارگاہ میں ہے اور وہی سب کو ان کے اعمال کے بارے میں باخبر کرے گا

۱۔ بتوں اور مشرکین کے دوسرے مقدسات کو گالی دینے سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

و لا تسبوا الذين يدعون من دون الله

(الذین ...) کے موصول کے بارے میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ اس سے مشرکین مراد ہیں دوم یہ کہ ان کے معبود (بت) مراد ہیں یعنی: "لا تسبوا الذین یدعونہم" البتہ یہاں عائد صلہ (ہم) حذف ہو گیا ہے۔

۲۔ دوسری اقوام و ملل کے مقدسات کی بے حرمتی کرنے کی ممانعت۔ و لا تسبوا الذین یدعون من دون الله

فعل نہی "لا تسبوا" کا ظہور "حرمت" میں ہے۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ یہ مفہوم اس بنا پر بنی ہے کہ جملہ "فیسبوا الله..." نہیں کی حکمت ہو نہ کہ علت۔

۳۔ خداوند عالم کی حریم مقدس کو دوسروں کی بدگوئی سے بچانا ضروری ہے۔

و لا تسبوا الذین ... فیسبوا الله عدوا بغیر علم

۳۔ جب کفار کے رد عمل اور مقابلے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں انھیں اور ان کے مقدسات کو برا بھلا کہنا اور گالی

دینا حرام ہے۔ و لا تسبوا ... فیسبوا الله عدوا بغیر علم

یہ اس صورت میں ہے کہ جب جملہ

"فیسبوا..." نہی کی علت ہونہ کہ اسکی حکمت، کفار اور ان کے مقدسات کو برا بھلا کہنے اور گالی دینے کی حرمت اس وقت ہے کہ جب مشرکین کے رد عمل اور مقابلے کا موجب بنے۔

۵۔ کفار کے خلاف دشنام طرازی باعث بنتی ہے کہ وہ خداوند عالم کے خلاف جاہلانہ دشمنی، کینہ اور لاپرواہی پر مبنی رویہ اپنالیں۔ و لا تسبوا الذین ... فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم

۶۔ ایسے غلط رویے سے پرہیز کرنا چاہیئے جو دین کے خلاف دشمنوں کے سرگرم ہونے اور مسلمانوں کے مقدسات کی بے حرمتی و اہانت کا باعث بنے۔ و لا تسبوا الذین ... فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم

۷۔ خداوند عالم کو برا بھلا کہنا، ایک جاہلانہ عمل اور حریم مقدس الہی پر تجاوز ہے۔ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم "عدوا" کی اصل "عدی" ہے۔ جس کا معنی، ظلم، تجاوز اور حد سے بڑھنا ہے۔

۸۔ جاہلانہ حرکتوں اور باتوں کے جال سے بچنے کے لیے، غصے اور جذبات کو قابو میں رکھنا ضروری ہے۔ و لا تسبوا الذین ... فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم

کلمات "عدوا" اور "بغیر علم" ایسے مقدمات کا بیان ہے جو مشرکین کی غیر اخلاقی حرکتوں اور دشنام طرازی کا باعث بنتے ہیں۔ اسی طرح یہ سب کے لیے ایک قسم کی تنبیہ بھی ہے کہ انسان کو اس قسم کے جذبات و احساسات کا اسیر نہیں ہونا چاہیئے۔

۹۔ اپنے نظریات کے دفاع کی خاطر خدا کو گالی دینا، مشرکین کی نظر میں ایک صحیح اور بہتر فعل ہے۔ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم کذلک زینا لكل امة عملهم

۱۰۔ مشرکین اپنے مشرکانہ عقائد کو اچھا اور صحیح سمجھتے ہیں۔ و لا تسبوا الذین ... کذلک زینا لكل امة عملهم

۱۱۔ ہر امت کے اعمال کو اس کی نظر میں زینت دینا، سنت خداوندی ہے۔ کذلک زینا لكل امة عملهم

جملہ "زینا لكل امة..." جو کہ ایک کلی قاعدے و قانون کی صورت میں بیان ہوا ہے اور جو تمام امتوں اور قوموں کے لیے اس زینت کے جاری رہنے کو ظاہر کر رہا ہے اور آفرینش انسان کے نظام میں ایک (دائمی) سنت کی علامت ہے۔

۱۲۔ ہر معاشرہ اور قوم اپنے عقائد اور اعمال کو خواہ وہ ناحق اور کتنے ہی برے ہوں، اچھے اور صحیح سمجھتا ہے۔

فيسبوا الله عدوا بغير علم كذلك زينا لكل امة عملهم

۱۳۔ اعمال کا اچھا اور زیبا نظر آتا، انکی حقانیت اور صحیح ہونے کی دلیل نہیں۔

فيسبوا الله عدوا بغير علم كذلك زينا لكل امة عملهم

مشرکین کے اعمال کا جہالت پر مبنی ہونے کے باوجود ان کی نظروں میں پسندیدہ اور زیبا ہونا، ظاہر کرتا ہے کسی چیز کا خوبصورت نظر آنا اسکی حقانیت اور صحیح کی دلیل نہیں۔

۱۴۔ انسان فطرتاً زیبائی اور خوبصورتی کی جانب رجحان رکھتا ہے۔ كذلك زينا لكل امة عملهم

۱۵۔ لوگوں کا، کسی عقیدے اور عمل پر متفق ہونا، اس عقیدے اور عمل کو ایک اچھائی کے طور پر قبول کرنے کا مقدمہ بنتا ہے۔ و كذلك زينا لكل امة عملهم

۱۶۔ تمام بنی آدم کا ہر قسم کے اعتقاد و عمل کے ساتھ، خدا کی جانب پلٹنا۔ كذلك زينا لكل امة عملهم ثم الى ربهم مرجعهم

۱۷۔ سب لوگوں کا خدا کی جانب پلٹنا اور قیامت کے دن اپنے اعمال کی حقیقت سے آگاہ ہونا، ربوبیت الہی کا ایک جلوہ ہے۔ ثم الى ربهم مرجعهم فينبئهم بما كانوا يعملون

۱۸۔ انسان کا مبدا (آغاز) بھی خدا ہے اور اسکا آخری مرجع (جائے پناہ) بھی وہی ہے۔ ثم الى ربهم مرجعهم کلمہ "مرجع" رجوع سے ہے۔ راغب کے بقول "الرجوع العود الى ما كان منه البدی" رجوع اس جگہ کی طرف لوٹنے کو کہتے ہیں کہ جہاں سے اسکا آغاز ہوتا ہے۔

۱۹۔ قیامت، انسانی اعمال اور انکی حقیقت کے ظاہر ہونے کا دن ہے۔ كذلك زينا لكل ... فينبئهم بما كانوا يعملون

۲۰۔ قیامت، اعمال کی جزا اور سزا کا دن ہے۔ و كذلك زينا لكل امة عملهم ... فينبئهم بما كانوا يعملون

قیامت کے دن بنی آدم کو انکے اعمال سے مطلع کرنا، ہو سکتا ہے انکی جزا اور سزا کی جانب (ایک) کنایہ ہو۔

۲۱۔ عن ابی الحسن الرضا ؑ : ان مخالفینا وضعوا اخباراً ... و جعلوها على ثلاثة اقسام ... ثالثها التصريح

بمثالب اعداء نافذا سمع الناس ... مثالب اعداءنا باسماءهم ثلثونا باسماءنا و قد قال الله عزوجل :

"و لا تسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدوا بغير علم" (۱) ...

امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ: ہمارے مخالفین نے اپنی طرف سے کچھ احادیث وضع کر لی ہیں... اور انھیں تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے... ان میں سے تیسری قسم ان اخبار کی ہے جن میں ہمارے دشمنوں کے عیوب کی صراحت کی گئی ہے۔ پس جب لوگ ہمارے دشمنوں کے عیوب ان کے نام کی صراحت کے ساتھ سنتے ہیں تو ہمیں ہمارے نام کے ساتھ ہمیں گالیاں دیتے ہیں۔ جبکہ خداوند متعال نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں کے خداؤں کو برا نہ کہو جو غیر خدا کو پکارتے ہیں، مبادا وہ بھی کینہ و دشمنی کی بنا پر اور جہالت کی وجہ سے خدا کو برا بھلا کہنے لگیں۔

۲۲_ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ... کان المؤمنون یسبون ما یعبد المشرکون من دون الله و کان المشرکون یسبون ما یعبد المؤمنون۔ فنهی الله المؤمنین عن سب آلهتهم لکی لا یسب الکفار الہ المؤمنین ... فقال: "و لا تسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدواً بغير علم" (۲)

امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ: ... مؤمنین ان غیر خدا معبودوں کو گالیاں دیتے تھے کہ جن کی پرستش مشرکین کرتے تھے۔ مشرکین بھی مؤمنین کے معبود کو ناسزا کہتے۔ پس خداوند نے مؤمنین کو، مشرکین کے معبودوں کے بارے میں دشنام طرازی سے منع کر دیا تاکہ کفار بھی مؤمنین کے معبود کو برا نہ کہیں اور یہ آیت "ولا تسبوا الذين..." اسی سلسلے میں نازل ہوئی ہے۔

۲۳_ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی حدیث طویل: ... و ایاکم و سب اعداء الله حیث یسمعونکم فیسبوا الله عدوا بغير علم و قد ینبغی لکم ان تعلموا حد سبهم لله کیف هو؟ انه من سب اولیاء الله فقد انتهک سب الله و من اظلم عند الله ممن استسب الله ولاولیاء الله؟... (۳)

امام صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث کے ضمن میں منقول ہے کہ: ... تم خدا کے دشمنوں کو گالیاں دینے سے بچو جبکہ وہ سن رہے ہوں کیونکہ پھر وہ بھی دشمنی اور جہالت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو گالیاں بکنے لگیں گے۔ آپ کو جاننا چاہیے کہ

(۱) عیون اخبار الرضا ج ۱ ص ۳۰۴، ح ۶۳۔ ب ۲۸۔ نور الثقلین ج ۱ ص ۷۵۸ ح ۲۴۰۔

(۲) تفسیر قمی ج ۱ ص ۲۱۳۔ نور الثقلین ج ۱ ص ۷۵۸ ح ۲۳۹۔

(۳) کافی، ج ۸ ص ۷ ح ۱، نور الثقلین ج ۱ ص ۷۵۷ ح ۲۳۸۔

مشرکین کی کون سی بات خدا کو بُرا بھلا کہنے کے برابر ہے۔ جس نے خداوند کے مقرر کردہ ولی کو گالی دی اس نے گویا خدا کو گالی دی ہے۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو خدا اور اولیائے خدا کو گالی دینے کا موجب ہے؟ ...

آئمہ علیہم السلام: مخالفین ائمہ کے عیوب ظاہر کرنا ۲۱

اقدار: اقدار کے پیدا ہونے کے اسباب ۱۵؛ قومی و ملی اقدار پیدا ہونا ۱۵

اقوام: اقوام کے مقدسات کی حرمت ۲

امم: عقیدہ امت کی تزئین ۱۲؛ عمل امت کی تزئین ۱۱، ۱۲

انسان: انسان کا انجام ۱۶، ۱۸؛ انسان کا زیبائی طلب ہونا ۱۳؛ انسانی رجحانات ۱۳؛ مبدا انسان ۱۸

اولیاء اللہ: اولیاء اللہ کو دگالی دینا ۲۳

اہانت: خدا کی اہانت ۹؛ قوموں کے مقدسات کی اہانت ۲

حقانیت: حقانیت کا معیار ۱۳

خدا کی طرف بازگشت ۱۶، ۱۷، ۱۸

خدا تعالیٰ: حریم خدا پر تجاوز ۷؛ حریم خدا کی حفاظت ۳؛ ربوبیت خدا ۱۷؛ سنن خدا، ۱۱

خدا کی طرف پلٹنا: ۱۸، ۱۷، ۱۶

دشمن: دشمن کا مقابلہ کرنے کی روش ۶؛ دشمنوں کو ابھارنے سے بچنا ۶

دشمنان خدا: دشمنان خدا کو گالی دینا ۲۳

دشمنی: خدا کے ساتھ دشمنی کے اسباب ۵

روایت: ۲۱، ۲۲، ۲۳

عمل: جاہلانہ عمل ۷؛ عمل کی اخروی جزا ۲۰؛ عمل کی اخروی سزا ۲۰؛ عمل کی تزئین ۱۳؛ قیامت کے دن عمل کی حقیقت

۱۷، ۱۹؛ ناپسندیدہ عمل کی تزئین ۱۲

غضب:

غضب پر قابو پانے کی اہمیت ۸؛ غضب کے آثار ۸

قیامت: قیامت کی خصوصیات ۲۰؛ قیامت کے دن حقائق کا ظہور ۱۷، ۱۹

کفار: کفار سے مقابلہ کرنے کی روش ۳

گالی دینا: باطل خداؤں کو گالی دینا ۲۲؛ بتوں کو گالی دینے سے اجتناب ۱؛ خدا کو گالی دینا ۲۳، ۲۴؛ کفار کو گالی

دینا ۲۴؛ کفار کو گالی دینے کے آثار ۵؛ کفار کے مقدسات کو گالی دینا ۳؛ گالی سے اجتناب کی اہمیت کا علم ۱؛ گالی کی حرمت ۳

محرمات: ۳

مشرکین: مشرکین اور عمل صالح ۹؛ مشرکین سے مقابلہ کرنے کا طریقہ ۱؛ مشرکین کا عقیدہ ۱۰؛ مشرکین کے افکار ۹؛ مشرکین

کے مقدسات کی حرمت ۱

مقدسات: مقدسات کی حفاظت کرنے کی اہمیت ۳، ۶

آیت ۱۰۹

﴿وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنَنَّ بِهَا قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا

يُؤْمِنُونَ﴾ ۱۰۹

اور ان لوگوں نے اللہ کی سخت قسمیں کھائیں کہ ان کی مرضی کی نشانی آئی تو ضرور ایمان لے آئیں گے تو آپ کہہ دیجئے کہ

نشانیوں تو سب خدا ہی کے پاس ہیں اور تم لوگ کیا جانو کہ وہ ابھی جائیں گی تو یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے (۱۰۹)

۱۔ مشرکین مکہ نے قسم کھائی کہ اگر ان کا پسندیدہ معجزہ آگیا تو وہ ایمان لے آئیں گے۔

و اقساموا بالله جهد ايمانهم لئن جاءهم آية لئن جاءتهم آية

۲۔ مشرکین مکہ "اللہ" پر اعتقاد رکھتے تھے اور اسکی قسم کھاتے تھے۔ و اقساموا بالله

۳۔ پیغمبر (ص) کے پیش کردہ معجزے کے علاوہ مشرکین اپنا پسندیدہ معجزہ دیکھنا چاہتے تھے۔

و اقساموا بالله جهد ايمانهم لئن جاءهم آية واضح ہے کہ پیغمبر (ص) نے یقیناً انھیں معجزات دکھائے ہیں اس کے باوجود

وہ بہانہ بناتے ہوئے دوسرے معجزات طلب کرتے تھے۔

۳۔ منکرین نبوت کے بہانوں میں سے ایک، پیغمبر (ص) کی جانب سے پیش کردہ معجزات کے معجزہ ہونے سے انکار کرنا تھا۔ لئن جاء تم آية ليؤمنن بها

اس میں کوئی شک نہیں کہ پیغمبر (ص) لوگوں کو معجزات دکھاتے تھے۔ لیکن مشرکین دوسری آیات (معجزات) کے نزول کا تقاضا کر کے گویا ان معجزات کا انکار کرنا چاہتے تھے۔

۵۔ معجزہ دکھانا صرف مشیت خدا سے مربوط ہے نہ کہ لوگوں کے تقاضے اور انبیا ﷺ کے اختیار سے۔

انما الآيات عند الله "انما الايات" میں آیات سے مراد معجزات ہے اور اس میں مذکورہ حصر یہ ظاہر کر رہا ہے کہ معجزہ فقط مشیت خدا کے تحت پیش کیا جاسکتا ہے۔ اس کے سواء کسی اور کو اس سلسلے میں اختیار حاصل نہیں۔

۶۔ بعض مشرکین اپنا پسندیدہ معجزہ دیکھنے کے باوجود ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔

و ما يشعركم انھا اذا جاء ت لا يؤمنون "ما يشعركم" میں "ما" استفہام انکاری کے لیے ہے لہذا استفہام اور سوال کے ساتھ ساتھ انکار کا معنی بھی موجود ہے۔

۷۔ آیات (معجزات) کے نزول کی صورت میں ایمان لانے پر بنی، مشرکین کی جھوٹی قسموں اور مکرو حیلے سے بعض مؤمنین (جلد) متاثر ہو جاتے تھے۔ و ما يشعركم انھا اذا جاء ت لا يؤمنون

"کم" مؤمنین سے خطاب ہے۔ اس خطاب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ احتمالاً بعض مؤمنین، مشرکین کے تقاضوں سے متاثر تھے اور انکے تقاضوں کے عملی ہونے کے خواہشمند تھے۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کے معجزہ کی تکذیب ۳

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۳

اللہ تعالیٰ: زمانہ جاہلیت میں "اللہ" کا عقیدہ ۲

انبیا ﷺ: اختیارات انبیاء کی حدود ۵

خدا تعالیٰ: خدا سے مخصوص امور ۵؛ مشیت خدا ۵

قسم: اللہ کی قسم ۲

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین کے تقاضے ۳; مشرکین اور آنحضرت (ص) ۳; مشرکین کا اللہ پر عقیدہ ۲; مشرکین کا ہدایت قبول نہ کرنا ۶; مشرکین کی سازش ۷; مشرکین کی قسم ۲، ۷; مشرکین کے ایمان کی شرائط ۷
مشرکین مکہ: مشرکین مکہ اور معجزہ ۱; مشرکین مکہ کا عہد ۱; مشرکین مکہ کی قسم ۱
معجزہ: درخواستی معجزہ ۶; معجزے کا تقاضا ۳; معجزے کا کردار ۶ منشائے معجزہ ۵
مؤمنین: مؤمنین کا متاثر ہونا ۷
نبوت: نبوت کو جھٹلانے والوں کی بہانہ جوتی ۳

آیت ۱۱۰

﴿وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾.

اور ہم ان کے قلب و نظر کو اس طرح پلٹ دیں گے جس طرح یہ پہلے ایمان نہیں لائے تھے اور ان کو گمراہی میں ٹھہور کر کھانے کے لئے چھوڑ دیں گے

۱۔ بعض ہٹ دھرم مشرکین کے دل اور آنکھوں کو الٹ دینا، سنت خداوندی ہے۔
و نقلب افئدتهم و ابصرهم كما لم يؤمنوا به اول مرة

۲۔ انسان کا قلب اور قوہ ادراک، کفر و ہٹ دھرمی کے نتیجے میں مسخ ہو جاتا ہے۔
لئن جاء تهم آية ... لا يؤمنون و نقلب افئدتهم و ابصرهم

"فتواد" کا معنی دل و قلب ہے۔ الٹا دینا یہ نہیں کہ اسکی جسمانی صورت کو الٹا دیا جاتا ہے بلکہ خصوصیات و (صفات) کا منقلب ہونا الٹ جانا ہے۔ لہذا اس کو مسخ ہو جانے سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں۔

۳۔ مشرکین اپنا من پسند معجزہ دیکھیں یا نہ دیکھیں ہر حال میں انکی دشمنی، عناد اور حق کو قبول نہ کرنا ایک جیسا ہے۔

و نقلاب ... كما لم يؤمنوا به اول مرة

۳_ حق کے مقابلے میں کفر و عناد اختیار کرنے اور حقائق کو صحیح طور پر درک نہ کرنے کے درمیان متقابل رابطہ برقرار ہے و نقلاب افئدتھم ... كما لو يؤمنوا به اول مرة

متقابل رابطہ اس لحاظ سے ہے کہ "عناد" اور دل اور آنکھ کے الٹ جانے کے درمیان ایسا رابطہ برقرار ہو جاتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے متاثر ہونے کی صلاحیت و قابلیت رکھتا ہے۔ ایک طرف سے کفر دل کے الٹنے و منقلب ہو جانے کا باعث بنتا ہے اور دوسری طرف سے یہ حالت (عناد) بھی انسان کو کفر و عصیان کی جانب کھینچے لگتی ہے۔

۵_ رسالت پیغمبر (ص) اور آیات خدا پر ایمان انسان کے قلب و بصیرت کی سلامتی سے مشروط ہے۔
و نقلاب افئدتھم ... كما لم يؤمنوا به اول مرة

۶_ مشرکین مکہ، پیغمبر (ص) کی جانب سے پیش کردہ معجزات پر ایمان نہ لانے کے باوجود، مزید معجزات کا تقاضا کرتے تھے و اقساموا ... لئن جاء تھم آية ... اذا جاء ت لا يؤمنون ... كما لم يؤمنوا به اول مرة

۷_ حق کے مقابلے میں کفر و ہٹ دھرمی اختیار کرنے کا نتیجہ، ہدایت سے محرومیت ہے۔
و نقلاب افئدتھم و ابصرھم كما لم يؤمنوا به اول مرة

۸_ حق کو قبول نہ کرنا اور آیات الہی کا انکار کرنا، نافرمانی اور سرگردانی کا باعث بنتا ہے۔
كما لم يؤمنوا به اول مرة و نذرھم فی طغیانھم یعمھون

۹_ سرکشی میں سرگردان رہنا کفار کی طرف سے حق کے انکار کا نتیجہ اور سزا ہے۔ و نذرھم فی طغیانھم یعمھون
۱۰_ خداوند عالم حق کو قبول نہ کرنے والے مشرکین کو انکی سرکشی میں سرگردان چھوڑ دیتا ہے۔
و نذرھم فی طغیانھم یعمھون

۱۱_ سرکشی کرنے والے لوگ حیرت و سرگردانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ و نذرھم فی طغیانھم یعمھون

آیات خدا: آیات خدا کی تکذیب کے آثار ۸

ادراک: ادراک کے موانع ۲، ۳

ایمان: آنحضرت (ص) پر ایمان ۵; آیات خدا پر ایمان ۵; شرائط ایمان ۵; متعلق ایمان ۵

تخیر (حیرانگی): تخیر و حیرانگی کے علل و اسباب ۸، ۹، ۱۱

حق: حق قبول نہ کرنے کے آثار ۴، ۸; حق کو قبول نہ کرنے کی سزا ۹

خدا تعالیٰ: سنن خدا، ۱

دشمنی: حق کے ساتھ دشمنی ۳; دشمنی کے آثار ۳

سرکشی: سرکشی کے علل و اسباب ۱۰; سرکشی کے موارد ۸

سرکشی کرنے والے: سرکش افراد کی سرگردانی ۱۱

شناخت: شناخت و معرفت کے موانع ۲

قلب: سلامتی قلب کے آثار ۵; قلب کا مسخ ہونا ۲

کفار: کفار کا حق کو قبول نہ کرنا ۹; کفار کی سرکشی ۹; کفار کی سرگردانی ۹

کفر: آنحضرت (ص) سے کفر ۶; کفر کے آثار ۲، ۳، ۴

مشرکین: حق کو قبول نہ کرنے والے مشرکین ۱۰; مشرکین اور آنحضرت (ص) ۶; مشرکین کا حق کو قبول نہ کرنا ۳; مشرکین کا

معجزے سے متاثر نہ ہونا ۳; مشرکین کی آنکھ کا مسخ ہونا ۱; مشرکین کی دشمنی ۳; مشرکین کی سرکشی ۱۰; مشرکین کے دل کا

مسخ ہونا ۱

مشرکین مکہ: مشرکین مکہ کے تقاضے ۶

معجزہ: درخواستی معجزہ ۳، ۶; معجزے کا تقاضا ۶

ہٹ دھرمی: ہٹ دھرمی کے آثار ۲، ۴

ہدایت: ہدایت سے محرومیت کے اسباب ۴

آیت ۱۱۱

﴿ وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ﴾ .

اور اگر ہم ان کی طرف ملائکہ نازل بھی کر دیں اور ان سے مردے کلام بھی کر لیں اور ان کے سامنے تمام چیزوں کو جمع بھی کر دیں تو بھی یہ ایمان نہ لائیں گے مگر یہ کہ خدا ہی چاہ لے لیکن ان کی اکثریت جہالت ہی ہے کام لیتی ہے ۱۔ مشرکین کے درخواستی معجزات یہ تھے کہ ملائکہ خود ان پر نازل ہوں اور مردے ان سے گفتگو کریں۔

لئن جاء تهم آية ... و لو انزلنا ... ما كانوا ليؤمنوا آیت میں ملائکہ کے فزول کا ذکر اور مردوں سے باتیں کرنے کا تذکرہ ظاہر کرتا ہے کہ مشرکین اس قسم کے معجزات کا تقاضا کرتے تھے۔

۲۔ ضدی اور ہٹ دھرم مشرکین پر اگر ملائکہ بھی نازل ہو جاتے تو پھر بھی وہ ایمان نہ لاتے۔
و لو اننا نزلنا اليهم الملائكة ... ما كانوا ليؤمنوا

۳۔ اگر آیات الہی کے منکرین اور بہانہ جو افراد کے لیے غیبی امور محسوس شکل بھی اختیار کر لیں تو بھی وہ

ایمان نہیں لائیں گے۔ و لو اننا نزلنا اليهم الملائكة و كلمهم الموتى و حشرنا عليهم كل شيء قبلا ما كانوا ليؤمنوا ملائکہ، مردوں کا باتیں کرنا اور موجودات کا شہادت دینا یہ سب غیبی امور ہیں کہ جن کے محسوس اور قابل لمس ہو جانے کی صورت میں بھی (مشرکین میں سے) ایک گروہ ایمان نہیں لائے گا۔

۳۔ ضدی اور ہٹ دھرم لوگوں سے اگر مردے باتیں کرنے لگیں اور رسالت پیغمبر (ص) کی گواہی بھی دے دیں تب بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ و لو اننا ... و كلمهم الموتى ... ما كانوا

ليؤمنوا

۵۔ اگر تمام موجودات گروہ گروہ ہو کر جمع ہو جائیں اور حقانیت پیغمبر (ص) پر گواہی دیں، تب بھی بعض کفار ایمان نہیں لائیں گے۔ وحشرنا علیہم کل شیء قبل ما کانوا لیؤمنوا

یہاں "قبل" قبیل "کی جمع ہے اور گروہ و صنف کا معنی دے رہا ہے" و القبیل الجماعة ... من اقوام شیء (قاموس اللغة)

۶۔ واضح ترین معجزات دیکھنے کے باوجود، کفار کے ایمان نہ لانے کی بنیادی وجہ، ان کے دل و ادراک کا مسخ ہونا ہے۔ و نقلب افئدتہم و ابصرہم ... و لو اننا نزلنا ... ما کانوا لیؤمنوا

۷۔ چونکہ مشرکین کسی قسم کے معجزے سے متاثر نہیں ہوتے لہذا ان کے (پسندیدہ) معجزات کا تقاضا پورا نہیں کیا جاتا۔ و ما یشرکون انھا اذا جاء ت لا یؤمنون ... و لو اننا نزلنا ... ما کانوا لیؤمنوا

۸۔ اگر مشیت خدا ہو تو ضدی اور سرکش کفار بھی ایمان لے آئیں۔ ما کانوا لیؤمنوا الا ان یشاء اللہ

۹۔ ہدایت الہی اور ایمان کا دلوں میں داخل ہونا قانون کے مطابق اور مشیت الہی کے تابع ہے۔ ما کانوا لیؤمنوا الا ان یشاء اللہ

۱۰۔ کوئی بھی چیز مشیت الہی کے نافذ ہونے میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ ما کانوا لیؤمنوا الا ان یشاء اللہ

کفار کے قلوب کے ناقابل نفوذ ہونے کی تاکید کے بعد خداوند عالم کی مشیت کے نفوذ کی یاد دہانی کرنا، اس حقیقت کو بیان کر رہا ہے کہ حتیٰ اس قسم کے (یعنی کفار کے) دل بھی مشیت الہی کے سامنے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

۱۱۔ ایمان کی جانب رجحان کے علل و اسباب کی تاثیر بھی مشیت الہی سے مشروط ہے۔

و ما کانوا لیؤمنوا الا ان یشاء اللہ

۱۲۔ بعض گمراہ مشرکین اور کفار علل و اسباب کی تاثیر میں مشیت الہی کے کردار سے آگاہ تھے۔

ما کانوا لیؤمنوا الا ان یشاء اللہ و لکن اکثرہم یجھلون

۱۳۔ نزول معجزات کا تقاضا کرنے والے اکثر (افراد)، کفار پر ان معجزات کی عدم تاثیر سے آگاہ نہیں تھے۔

ما کانوا لیؤمنوا الا ان یشاء اللہ و لکن اکثرہم یجھلون

"اکثر ہم" میں ضمیر کا مرجع ہو سکتا ہے وہ مؤمنین ہوں جو آیات (معجزات) کے فزول اور مشرکین کے تقاضوں کے پورا ہونے کی خواہش رکھتے تھے۔ چنانچہ گذشتہ آیات میں بھی یہی احتمال دیا گیا ہے۔

۱۳۔ بہت سے منکرین، اپنے دل پر کسی بھی معجزے اور آیت کے اثر نہ کرنے سے لاعلم ہیں۔

و لکن اکثرهم یجھلون "بجھلون" کا متعلق، کلام میں مذکور نہیں لیکن آیت میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان کے قرینے سے، اس کا متعلق ہو سکتا ہے کہ "بجھلون عدم ایمان" ہو اس مفہوم کے مطابق "اکثر ہم" کی ضمیر کا مرجع، وہی مشرکین ہیں جو قسم کھائے ہوئے تھے کہ وہ آیت و معجزے نازل ہونے کی صورت میں (بھی) ایمان نہیں لائیں گے۔

۱۵۔ ایمان کی جانب رجحان پیدا کرنے میں مشیت الہی کے اہم کردار سے اکثر ضدی و ہٹ دھرم مشرکین کا لاعلم ہونا۔ ما کانوا لیؤمنوا الا ان یشاء اللہ و لکن اکثرهم یجھلون

"بجھلون" کا متعلق ہو سکتا ہے "مشیت اللہ" ہو یعنی اکثر مشرکین مشیت الہی کے کردار سے آگاہ نہیں۔

۱۶۔ حق کے مقابلے میں ضد و ہٹ دھرمی دکھانے کی بنیادی وجہ جہالت ہے۔ ما کانوا لیؤمنوا ... و لکن اکثرهم یجھلون

۱۷۔ المروی عن اهل بیت علیہ السلام فی قوله تعالى : "ما کانوا لیؤمنوا الا ان یشاء اللہ" ان یجبرهم علی الایمان (۱)

اہل بیت علیہ السلام نبوت سے، خداوند عالم کے اس کلام مبارک "الا ان یشاء اللہ" کے بارے میں مروی ہے کہ (جب تک) خدا انھیں مجبور نہ کرے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی حقانیت پر گواہی ۵؛ آنحضرت (ص) کی نبوت پر گواہ ۳

آیات خدا: آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا ہدایت قبول نہ کرنا ۳

ایمان: ایمان کا مقدمہ ۱۱؛ ایمان کے اسباب ۹، ۱۵؛ ایمان کے موانع ۶

بہانہ جو افراد:

(۱) مجمع البیان ج/ ۴ ص ۵۴۲ نور الثقلین ج/ ۱ ص ۷۵۸ ح ۲۴۳۔

بہانہ جوئی کرنے والے افراد کا ناقابل ہدایت ہونا ۳

جہالت: جہالت کے آثار ۱۶

حق: حق دشمنی کے علل و اسباب ۱۶

خدا تعالیٰ: مشیت خدا، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱؛ مشیت خدا کا کردار ۱۵؛ ہدایت خدا، ۹

دل: دل کے مسخ ہونے کے آثار ۶

روایت: ۱۷

ضدی: ضدی شخص پر معجزہ کا اثر نہ کرنا ۳

طبیعی اسباب: طبیعی اسباب کی تاثیر ۱۱، ۱۲

کفار: سرکش کفار کا ایمان ۸؛ ضدی کفار کا ایمان ۸؛ کفار اور مشیت خدا ۱۲؛ کفار پر معجزے کا اثر نہ ہونا ۳، ۵، ۶، ۱۳؛ کفار کا

ناقابل ہدایت ہونا ۶؛ کفار کا نظریہ کائنات ۱۲؛ کفار کے دل کا مسخ ہونا ۶؛ ناقابل ہدایت کفار ۵

مشرکین: اکثر مشرکین کی جہالت ۱۳، ۱۵؛ ضدی مشرکین ۱۵؛ مشرکین اور مشیت خدا، ۱۲؛ مشرکین پر معجزے کا اثر نہ ہونا

۲، ۴، ۱۳؛ مشرکین کا شرک ۲؛ مشرکین کا نظریہ کائنات ۱۲؛ مشرکین کی بے ایمانی ۱۷؛ مشرکین کی ضد ۲؛ مشرکین کے تقاضے

۱؛ درخواستی معجزہ کا رد ہونا ۷

معجزہ: درخواستی معجزہ ۱، ۱۳؛ مردوں کا تکلم ۳؛ مردوں کے بولنے جیسے معجزے کا تقاضا ۱؛ معجزے کا تقاضا ۱؛ ملائکہ کے نزول

کا تقاضا ۱

مؤمنین: اکثر مؤمنین کی جہالت ۱۳

ہٹ دھرمی: ہٹ دھرمی کے اسباب ۱۶

ہدایت: ہدایت کا قانون کے مطابق ہونا

﴿ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴾

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کیلئے جنات و انسان کے شیاطین کو ان کا دشمن قرار دے دیا ہے یہ آپس میں ایک دوسرے کی طرف دھوکہ دینے کے لئے مہمل باتوں کے اشارے کرتے ہیں اور اگر خدا چاہ لیتا تو یہ ایسا نہ کر سکتے لہذا اب آپ انہیں ان کے افترا کے حال پر چھوڑ دیں

۱۔ تمام انبیاء ﷺ کا شیطان جنوں و انس سے مقابلہ کرنا، سنت الہی ہے۔ و كذلك جعلنا لكل نبي عدوا شى طين الانس و الجن

۲۔ انبیاء ﷺ کی پوری تاریخ کے دوران حق و باطل کی جنگ جاری رہی ہے۔ و كذلك جعلنا لكل نبي عدوا شى طين الانس و الجن

۳۔ انسان کے راہ حق اور ہدایت کے پانے میں، تاریخی علم و بصیرت کا تعمیری کردار۔ و كذلك جعلنا لكل نبي عدوا
اس تاریخی نکتے کی طرف توجہ دلانا کہ تمام انبیاء نے الہی دشمنوں سے دوچار تھے۔ شاید تاریخی علوم و اطلاعات کے اہم کردار کو ظاہر کرنے کے لیے ہو۔

۴۔ حق کو قبول نہ کرنے والے، ضدی و ہٹ دھرم کفار، انسانی شیاطین میں سے ہیں۔
و لو اننا ... ما كانوا ليؤمنوا ... و كذلك جعلنا لكل نبي عدوا شى طين الانس

۵۔ خداوند عالم کا مخالفین کی ضد و ہٹ دھرمی پر پیغمبر (ص) کی پریشانی دور کرنے کے لیے آپ (ص) کو تسلی و تشفی دینا۔
و كذلك جعلنا لكل نبي عدوا

پیغمبر (ص) کو یہ تاریخی نکتہ یاد دلانے کا مقصد، ممکن ہے آپ (ص) کی تسلی و تشفی اور کفار کی دشمنی کے بارے میں پریشانی دور کرنا ہو۔

۶۔ پیغمبر اسلام (ص) بھی دوسرے تمام انبیاء ﷺ کی طرح جنی و انسی شیطانوں کے خلاف جنگ میں مشغول رہے۔
و كذلك جعلنا لكل نبي عدوا شى طين الانس و الجن

۷۔ جن بھی حیات، شعور اور ارادہ رکھنے والی مخلوق ہے۔ عدوا شی طین الانس و الجن

۸۔ بعض بنی آدم اور جنات کا شیاطین میں سے ہونا۔ عدوا شی طین الانس و الجن

۹۔ جن و انسانی شیاطین اشاروں کنائیوں کے ذریعے ایک دوسرے سے مربوط رہتے ہیں۔ یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا

وحی کا معنی اشارہ... اور خفیہ کلام ہے (لسان العرب) لہذا مندرجہ بالا مفہوم میں وحی کا معنی اشارہ کنایہ کیا گیا ہے۔

۱۰۔ وسوسہ اور ریاکاری، شیاطین کی روش ہے۔ یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا

۱۱۔ شیاطین ایک دوسرے کے ساتھ بناوٹی اور بظاہر منطقی باتیں کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی سعی و کوشش کرتے ہیں۔ یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا

راغب کے بقول: "الزخرف الزینۃ المزوقة..." یعنی زخرف ظاہری زینت کو کہتے ہیں۔ لہذا زخرف القول کا مطلب، بظاہر خوبصورت اور دلپسند قول ہے۔

۱۲۔ انبیاء علیہ السلام کے دشمن خفیہ طور پر مسلسل ایک دوسرے سے ارتباط رکھتے ہیں۔

یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول

"یوحی" یعنی شیطان خفیہ طور پر وسوسہ، ڈالتا ہے اور کانپھوسی کرتا ہے (مجمع البیان)۔ "یوحی" کا مضارع ہونا دوام اور مسلسل ارتباط کا معنی دیتا ہے۔

۱۳۔ بعض شیاطین، بعض دوسرے شیاطین کو شیطانی طریقوں کی تعلیم دیتے ہیں۔

یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول

یہ کہ بعض اپنے وسواس القاء کرنے کے لیے اشارہ کرتے ہیں اور طبعی طور پر بعض دوسرے ان کے اشاروں پر عمل کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا مفہوم اسی سے اخذ کیا گیا ہے۔

۱۴۔ جن و انسانی شیاطین لوگوں کو دھوکہ دینے اور انبیاء علیہ السلام کے خلاف جنگ کرنے کے لیے دھوکہ دہی پر مبنی

پروپیگنڈے سے استفادہ کرتے ہیں۔ یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا

"زخرف القول" آراستہ اور بناوٹی کلام کو کہتے ہیں۔ کہ جو فن و ہنر کے مصادیق میں سے ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ یہ مورد فقط

بعنوان مثال ذکر کیا گیا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ "غروراً" مندرجہ بالا مفہوم میں مفعول لہ واقع ہوا ہے۔

۱۵۔ کلام و تحریر اور تبلیغات و پروپیگنڈے میں آرایش و بناوٹ اہم کردار ادا کرتی ہے۔

یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول

۱۶۔ جن و انسانی شیاطین کے مکرو حیلے اور فریب پر بنی پروپیگنڈے کے مقابلے میں ہوشیار رہنے کی ضرورت۔

و كذلك جعلنا لكل نبي عدوا ... یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا

۱۷۔ جن و انس کے کام اور سرگرمیاں، مشیت الہی کے دائرے میں ہیں۔ و لو شاء ربك ما فعلوه

۱۸۔ مشیت خدا یہ نہیں کہ شیاطین کو تلویناً (وجہراً) انبیاء ﷺ سے دشمنی کرنے اور پر فریب پروپیگنڈے سے روک دیا

جائے۔ و لو شاء ربك ما فعلوه

۱۹۔ جن و انسانی شیاطین کو آزادی و اختیار حاصل ہے۔ و لو شاء ربك ما فعلوه فذرهم و ما یفترون

۲۰۔ دشمنوں کو پیغمبر (ص) کے خلاف جنگ و جدال سے نہ روکنا ربوبیت الہی کے مظاہر میں سے ہے اور رشد و تربیت کا

باعث ہے۔ و لو شاء ربك ما فعلوه

۲۱۔ پیغمبر (ص) مامور ہیں کہ آپ (ص) بے اعتنائی کے ذریعے، مشرکین مکہ کے شبہات اور جھوٹے (پروپیگنڈے) کے

خلاف منفی جہاد کریں۔ و لو شاء ربك ما فعلوه فذرهم و ما یفترون

مشرکین کو انکے حال پر چھوڑ دینا اور انکی باتوں کی پروانہ کرنا ایک قسم کا منفی مقابلہ ہے کہ جس کا خداوند عالم نے پیغمبر (ص)

کو حکم دیا ہے۔

۲۲۔ حق کو قبول نہ کرنے والے دشمنوں کو کھلا چھوڑ دینا اور انکے افتراء و جھوٹ کی پروانہ کرنا، حکم الہی ہے۔

فذرهم و ما یفترون

۲۳۔ جھوٹی باتیں اور افتراء نبی ﷺ کے دشمنوں کے پروپیگنڈے کا طریقہ ہے۔ فذرهم و ما یفترون

۲۴۔ روی عن ابی جعفر ﷺ فی معنی قوله "یوحی بعضهم الی بعض" ان الشیاطین یلقى بعضهم بعضا فیلقى الیہ

ما یغوی بہ الخلق ... (۱)

(۱) تفسیر تبیان ج/ ۴ ص ۲۴۲۔ نور الثقلین ج/ ۱ ص ۸۷۵۹ ح ۲۴۸۔

امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ "یوحیٰ بعضہم..." سے مراد یہ ہے کہ بعض شیاطین بعض دوسرے شیاطین سے ملاقات کرتے ہیں اور انہیں لوگوں کو گمراہ کرنے کے طریقے سکھاتے ہیں۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) اور مشرکین مکہ ۲۱؛ آنحضرت (ص) کسی تسلی ۵؛ آنحضرت (ص) کسی پریشانی دور کرنا ۵؛ آنحضرت (ص) کی جنگ ۶؛ آنحضرت (ص) کی جنگ کے حوالے سے سیرت ۲۱؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۲۱؛ آنحضرت (ص) کی منفی جنگ ۲۱؛ آنحضرت (ص) کے دشمنوں کا آزاد ہونا ۲۰؛ آنحضرت (ص) کے دشمنوں کی ضدہ انبیاء علیہم السلام: انبیاء کے خلاف جنگ ۱۳؛ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کا باہمی رابطہ ۱۲؛ انبیاء کے دشمنوں کا افترا و جھوٹ ۲۳؛ تاریخ انبیاء ۲؛ دشمنان انبیاء کی دروغ گوئی ۲۳

انسان: عمل انسان ۱۷

تاریخ: تاریخ کے فوائد ۳؛ علم تاریخ کے آثار ۳

تبلیغ: تبلیغ میں مؤثر عوامل ۱۵

تربیت: تربیت میں مؤثر عوامل ۲۰

جنات: جنات کا ارادہ ۷؛ جنات کا شعور ۷؛ جنات کی حیات ۷؛ جنات کے اعمال ۱۷

جھوٹے افراد: ۲۲

حق: حق و باطل کی جنگ ۲

خدا تعالیٰ: اوامر خدا ۲۲؛ ربوبیت خدا ۲۰؛ سنن خدا ۱۸؛ مشیت خدا ۱۸؛ مشیت خدا کی حدود ۱۷

دشمن: دشمن کا افترا ۲۲؛ دشمنوں سے بے اعتنائی ۲۲؛ دشمنوں کا جھوٹ بولنا ۲۲؛ دشمنوں کے پروپیگنڈے کا طریقہ ۲۳

دشمنی: انبیاء سے دشمنی ۱۸، ۱؛ آنحضرت (ص) سے دشمنی ۲۰

رشد: رشد و ترقی کے علل و اسباب ۲۰

روایت: ۲۳

شیاطین: انسی شیاطین سے جنگ ۶؛ انسی شیاطین کا گمراہ کرنا ۱۳؛ انسی شیاطین کا مکرم ۶۱؛ انسی شیاطین کی آزادی ۱۹؛ جنی شیاطین سے جنگ ۶؛ جنی شیاطین کا گمراہ کرنا ۱۳؛ جنی شیاطین کا مکرم ۱۶؛ جنی شیاطین کی آزادی ۱۹؛ شیاطین انسانی ۱، ۳، ۸، ۹؛ شیاطین جنی ۱، ۸، ۹؛ شیاطین کا القا کرنا ۹؛ شیاطین کا باہمی رابطہ ۹، ۱۱، ۱۲؛ شیاطین کا کمردار ۲۳؛ شیاطین کا گمراہ کرنا ۱۱؛ شیاطین کا مکرم ۱۰؛ شیاطین کی آزادی ۱۸؛ شیاطین کی تعلیم ۱۳، ۲۳؛ شیاطین کی دشمنی ۱۸؛ شیاطین کی ملاقات ۲۳؛ شیاطین کے فنون ۱۶، ۱۳؛ شیاطین کے مقابلے کا طریقہ ۱۰، ۱۳

کفار: حق کو قبول نہ کرنے والے کفار ۳؛ ضدی کفار ۳

کلام: بناوٹی و آراستہ کلام ۱۵

گمراہی: گمراہی کے علل و اسباب ۲۳

مشرکین مکہ: مشرکین مکہ سے بے اعتنائی ۲۱؛ مشرکین مکہ کا جھوٹ بولنا ۲۱؛ مشرکین مکہ کے خلاف جنگ ۲۱

ہدایت: ہدایت کے اسباب ۳

ہنر: فن و ہنر سے غلط فائدہ اٹھانا ۱۳

ہوشیاری: شیاطین کے مقابلے میں ہوشیاری ۱۶

﴿وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلَيَرْضَوْهُ وَلَيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُقْتَرِفُونَ﴾.

اور یہ اس لئے کرتے ہیں کہ جن لوگوں کا ایمان آخرت پر نہیں ہے ان کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں اور وہ اسے پسند کر لیں اور پھر خود بھی انھیں کی طرح افترا پردازی کرنے لگیں

۱۔ منکرین قیامت، شیاطین انس و جن کے پر فریب پروپیگنڈے سے متاثر ہو جاتے ہیں۔
و لتصغى اليه افئدة الذين لا يؤمنون بالآخرة

۲۔ شیاطین کو انبیا ﷺ کے مقابلے میں ایک خاص فلسفے، سبب اور مخصوص مقاصد کی تکمیل کی خاطر لایا گیا ہے۔
و كذلك جعلنا ... و لتصغى اليه افئدة الذين

جملہ "لتصغى اليه" ایک مقدر کلمے پر عطف ہے لہذا معنی یہ ہوگا "جعلنا ... لغايات و لتصغى اليه"
۳۔ قیامت پر اعتقاد نہ رکھنا، شیطانی القانات اور پروپیگنڈے کو قبول کرنے کا پیش خیمہ بنتا ہے۔
و لتصغى اليه افئدة الذين لا يؤمنون بالآخرة

۳۔ معاد اور آخرت کے منکرین کے دلوں کو جذب کرنے کے لیے شیاطین (دشمنان انبیائی) کا پر فریب پروپیگنڈا۔

یوحى بعضهم الى بعض زخرف القول غروراً ... و لتصغى اليه افئدة الذين لا يؤمنون بالآخرة

یہ اس وقت ہے کہ جب "لتصغى" گذشتہ آیت میں موجود مفعول لہ "غروراً" پر عطف ہو "تصغى" "صغى" یا "صغو" سے ہے جس کا معنی جھکنا ہے۔ (قاموس اللغة)۔ لہذا "لتصغى" یعنی جذب ہونے اور جھکنے کے لیے۔

۵۔ شیطانی وسواس اور دشمنان انبیائی ﷺ کے پروپیگنڈے سے قیامت کے منکرین خوش ہوتے ہیں۔
و لتصغى ... و ليرضوه

۶۔ شیاطین کے پر فریب پروپیگنڈے کے اغراض و

مقاصد سے قیامت و آخرت کے منکرین کا اندرونی طور پر راضی ہونا۔

زخرف القول غرورا ... و لیرضوه و لیقتربوا ما ہم مقتربون "لیرضوه" "غرورا" پر عطف ہے۔ جس کے نتیجے میں اس کا عامل، فعل "یوحی" ہے یعنی "یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول لیرضوه"

۷۔ کسی بات میں دلچسپی لینا، اس پر راضی ہونا اور پھر عمل کرنا شیطانی پروپیگنڈے کی تاثیر کے مراحل ہیں۔
و لتصفی ... و لیرضوه و لیقتربوا

"اقتراف" کا معنی کسی چیز کو حاصل کرنا ہے اور اکثر ان موارد میں استعمال ہوتا ہے کہ جہاں کوئی ناپسندیدہ کام ہو۔
۸۔ پر فریب پروپیگنڈا لوگوں کے فکری اور عملی انحراف میں مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔

یوحی بعضہم الی بعض ... و لتصفی الیہ افئدة الذین لا یؤمنون ... و لیرضوه و لیقتربوا ما ہم مقتربون

۹۔ اپنی زندگی کے بارے میں انسانی سوچ اور طرز زندگی انتخاب کرنے میں آخرت پر ایمان یا اسکے افکار کا تاریخ ساز کردار۔ یوحی بعضہم الی بعض ... و لتصفی الیہ افئدة الذین لا یؤمنون بالآخرة و لیقتربوا

یہ چند آیات عقائد کے بنیادی اصول اور (زندگی میں) انکے کردار کو بیان کر رہی ہیں۔ ایک طرف انبیاء علیہ السلام ہیں جبکہ دوسری جانب شیاطین اور ان کے پیروکار کھڑے ہیں ان دونوں محاذوں میں سے کسی ایک طرف رجحان رکھنے کا نام آخرت پر ایمان یا اس سے انکار ہے۔

۱۰۔ شیاطین کے پر فریب پروپیگنڈے کے مقاصد میں سے ایک، منکرین آخرت کو شیطانی کردار سے ہم آہنگ کرنا ہے۔ و لیقتربوا ما ہم مقتربون

آخرت: تکذیب آخرت کے آثار ۹؛ مکذبین آخرت کی رضایت ۵

القائات: شیطانی القائات ۵؛ شیطانی القائات کو قبول کرنے کا مقدمہ ۳؛ شیطانی القائات کی تاثیر ۴

انبیا: انبیاء کے دشمن ۳؛ انبیاء کے دشمنوں کا پروپیگنڈا ۵؛ انبیاء کے دشمنوں کے اہداف ۲

انحراف: فکری انحراف میں مؤثر عوامل ۸

ایمان: آخرت پر ایمان کے آثار ۹؛ متعلق ایمان ۹

تبلیغ: تبلیغ کے آثار ۸

رفتار و کردار: رفتار و کردار کی اساس ۹

شیاطین: انسی شیاطین کے گمراہ کرنے کی تاثیر ۱؛ جنی شیاطین کے گمراہ کرنے کی تاثیر ۱؛ شیاطین اور آخرت کے جھٹلانے والے ۱۰؛ شیاطین کے پروپیگنڈے کے مقاصد ۱۰؛ شیاطین کے گمراہ کرنے کا فلسفہ ۶، ۳؛ شیاطین کے مقابلے کے اہداف ۲؛ شیاطین کے وجود کا فلسفہ ۲

عمل: ناپسندیدہ عمل ۴

قیامت: قیامت کو جھٹلانے والوں کا اثر قبول کرنا ۱

کفر: قیامت سے کفر کے آثار ۳

گناہ: گناہ پر رضایت ۴

معاد: معاد کو جھٹلانے والوں کی رضایت ۶

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ۹

آیت ۱۱۳

﴿أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكْمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ﴾ ۰

کیا میں خدا کے علاوہ کوئی حکم تلاش کروں جب کہ وہی وہ ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب نازل کی ہے اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دے ہے انہیں معلوم ہے کہ یہ قرآن ان کے پروردگار کے طرف سے حق کے ساتھ نازل ہوا ہے لہذا ہرگز آپ شک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں

۱۔ فقط خداوند عالم فیصلہ اور انصاف کرنے لائق ہے۔ افغیر اللہ ابتغی حکما

۲۔ قرآن کو تفصیل کے ساتھ نازل کرنے والا خدا ہی حکم کرنے کے لائق ہے۔

افغیر اللہ ابتغی حکما و هو الذی انزل الیکم الكتاب مفصلا

۳۔ قرآن، حق و باطل کے بارے میں خداوند عالم کا حکم اور فیصلہ بیان کرنے والا ہے۔
و هو الذی انزل الیکم الکتاب مفصلاً

"مفصل" کا معنی "مبین" ہے اور صدر آیت میں "حکماً" کے قرینے سے آیت کا موضوع حق و باطل کے درمیان بوقت ضرورت، حکم اور فیصلہ کرنا ہے یعنی یہ کہ قرآن حق اور باطل کی تشخیص کے لیے ان موارد میں ایک کافی و شافی بیان ہے۔

۳۔ قرآن کے نزول کے ساتھ مشرکین کے درخواستی معجزات کے نزول کا تصور باقی نہیں رہتا۔
و لو اننا نزلنا الیہم ... افغیر اللہ ابتغی حکماً و هو الذی انزل الیکم الکتاب

ظاہر ہوتا ہے کہ استفہامی اور تونیخی جملہ "افغیر اللہ ابتغی..." گزشتہ آیات کے قرینے سے ان لوگوں کی جانب اشارہ ہے جو قرآن کے علاوہ کوئی اور دلیل اور معجزہ طلب کرتے ہیں۔ اور جملہ "و هو الذی انزل..." اس کنائے کا تتمہ ہے یعنی قرآن کے ہوتے ہوئے دوسرے تقاضوں کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

۵۔ حقانیت پیغمبر (ص) کے اثبات کے لیے نزول قرآن ایک مکمل معجزہ ہے۔
افغیر اللہ ابتغی حکماً و هو الذی انزل الیکم الکتاب مفصلاً

۶۔ معجزات نازل کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں اور ان کی دوسری شرائط و مقدمات کا بہترین فیصلہ کرنے والا خداوند عالم ہے۔
انما الآیات عند اللہ و ما یشرکم انھا اذا جاء ت لا یؤمنون ... افغیر اللہ

۷۔ خداوند عالم کی جانب سے قرآن جیسا روشن معجزہ نازل ہونا، اس کے قضاوت کرنے کے لائق ہونے کی بہترین دلیل ہے۔
افغیر اللہ ابتغی حکماً و هو الذی انزل الیکم الکتاب مفصلاً

۸۔ خداوند عالم کا یہ فیصلہ کہ بعض مشرکین ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔ ہمارے لیے، قابل اعتماد ہے نہ کہ دوسرے معجزات کی ضرورت کے بارے میں مشرکین کا دعویٰ۔
ما کانوا لیؤمنوا ... افغیر اللہ ابتغی حکماً و هو الذی

گزشتہ آیات مشرکین کے دعویٰ کے بارے میں تھیں کہ "لئن جاء تھم ایه لیؤمنن بها" جبکہ خداوند عالم کا حکم ہے کہ "ما کانوا لیؤمنوا" لہذا ممکن ہے کہ گزشتہ آیت میں "و ما یشرکم" کے مخاطب مسلمان ہوں۔ یہ

آیت مؤمنین کو یقین دہانی کر رہی ہے کہ بعض مشرکین پر کوئی بھی معجزہ اثر نہیں کرتا۔

۹۔ اہل کتاب (علمائے یہود و نصاریٰ) آگاہ تھے کہ قرآن خدا کی جانب سے نازل شدہ ہے اور حقانیت پر مبنی ہے۔
والذین اتینہم الكتاب يعلمون انه منزل من ربك بالحق

۱۰۔ حق کی بنیاد پر نزول قرآن۔ پیغمبر (ص) کے لیے ربوبیت الہی کا جلوہ ہے۔ انه منزل من ربك بالحق

۱۱۔ پیغمبر (ص) پر اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کا ایمان نہ لانا اور ان کا آنحضرت (ص) کی مخالفت کرنا، لوگوں کی دلوں

میں شبہ پیدا کرنے کا باعث بنتا تھا۔ والذین اتینہم الكتاب يعلمون انه منزل من ربك بالحق فلا تكونن من الممتزین
بظاہر آیت وہ شک دور کر رہی ہے کہ جو اہل کتاب کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے بعض افراد کے دلوں میں پیدا ہو گیا تھا۔ کہ
وہ (اہل کتاب) قرآن کی حقانیت کو جانتے ہیں لیکن بعض دوسری وجوہات کی وجہ سے اس کا انکار کرتے ہیں۔ پس
مسلمانوں کو ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے شک میں نہیں پڑنا چاہیئے۔

۱۲۔ تورات و انجیل میں قرآن، پیغمبر (ص) کی حقانیت کے دلائل موجود ہونا۔

والذین اتینہم الكتاب يعلمون انه منزل من ربك بالحق

۱۳۔ پیغمبر اکرم (ص) اور مؤمنین کو مشرکین کی معجزہ طلبی کے، حق اور حقیقت کی جستجو کی بنا پر نہ ہونے میں کسی قسم کا
شک نہیں کرنا چاہیئے۔ فلا تكونن من الممتزین

"ممتزین" کا متعلق، مضمون آیت کے مناسب کوئی چیز ہونی چاہیئے۔ آیت کا اصلی پیام یہ ہے کہ کفار کی معجزہ طلبی اور
پیغمبر (ص) سے اہل کتاب کی مخالفتیں حق جوئی کی بنا پر نہیں۔ لہذا "لا تكونن من الممتزین" یعنی اس مسئلے میں کسی قسم کی
تردید نہیں ہونی چاہیئے۔

۱۴۔ جس شخص نے قرآن کی حقانیت اور اعجاز کو درک کر لیا ہے اس کا غیر خدا کی جانب قضاوت کے لیے رجوع کرنا

ایک ناپسندیدہ اور مذموم عمل ہے۔ افغیر الله ابتغی حکما ... فلا تكونن من الممتزین

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) انجیل میں ۱۲؛ آنحضرت (ص) پر تفضل ۱۰؛ آنحضرت (ص) تورات میں ۱۲؛

آنحضرت (ص) کی حقانیت کے دلائل ۱۲، ۵؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۱۳

اسلام بتاریخ صدر اسلام ۱۱

اہل کتاب: اہل کتاب اور آنحضرت (ص) ۱۱؛ اہل کتاب اور حقانیت قرآن ۹؛ اہل کتاب اور نزول قرآن ۹؛ اہل کتاب کا آنحضرت (ص) کے بارے میں کفر ۱۱؛ اہل کتاب کی آگاہی ۹

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۲؛ حاکمیت خدا ۶؛ خدا سے مخصوص امور ۱، ۲، ۶؛ ربوبیت خدا ۱۰؛ قضاوت خدا ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۸؛ شبہات: شبہات کے علل و اسباب ۱۱

علمائے مسیحیت: علمائے مسیحیت اور قرآن ۹؛ علماء مسیحیت کی آگاہی ۹
علماء یہود: علمائے یہود اور قرآن ۹؛ علماء یہود کی آگاہی ۹

عمل: ناپسندیدہ عمل ۱۳

قرآن: اعجاز قرآن ۵، ۴، ۱۳؛ تصدیق قرآن کے آثار ۱۳؛ حقانیت قرآن ۹، ۱۰؛ حقانیت قرآن کے دلائل ۱۲؛ قرآن انجیل کی نظر میں ۱۲؛ قرآن تورات کی نظر میں ۲۱؛ قرآن کا تفصیلی نزول ۲؛ قرآن کا کردار ۳، ۴، ۵، ۷؛ نزول قرآن کا منشا ۲
قضاوت: غیر خدا کی طرف قضاوت کے لئے رجوع کرنا ۱۳

مشرکین: مشرکین کی بہانہ جوئی ۱۳؛ مشرکین کے بے جا تقاضے ۳؛ مشرکین کے دعویٰ کی بے اعتباری ۸؛ ناقابل ہدایت مشرکین ۸

معجزہ: معجزہ کا منشاء ۶؛ معجزہ کی درخواست ۱۳، ۳؛ معجزہ کی شرائط ۶

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۱۳

﴿وَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾.

اور آپ کے رب کا کلمہ قرآن صداقت اور عدالت کے اعتبار سے بالکل مکمل ہے اس کا کوئی تبدیل کرنے والا نہیں ہے اور وہ سننے والا بھی ہے اور جاننے والا بھی ہے

۱۔ قرآن، پروردگار کا سچائی اور عدالت پر مبنی مکمل کلمہ ہے۔ و هو الذی انزل الیکم الکتاب ... و مَّتْ کلمت ربک صدقا و عدلا

گذشتہ آیت کے قرینے سے کہ جس میں نزول کتاب کا تذکرہ تھا "کلمت" سے مراد، قرآن مجید ہی ہے۔

۲۔ اسلام، آخری آسمانی دین، پیغمبر (ص) خاتم الانبیاء ﷺ اور قرآن آخری آسمانی کتاب ہے۔
و مَّتْ کلمت ربک صدقا و عدلا

آخری زمان تک قرآن کے کامل ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ قرآن آخری آسمانی کتاب اور اس کا محتوی "اسلام" بھی آخری دین ہو۔

۳۔ معجزات کا فزول اور ان کی حدود مقرر کرنا، کفار کے دل اور آنکھوں کو الٹانا اور منقلب کرنا اور انبیاء ﷺ کے مقابلے میں دشمن کھڑے کرنا، یہ سب کلمات خدا، سنن الہی اور ناقابل تغیر ہے۔
انما الایات عند الله ... و نقلب ... و کذلک جعلنا ... و مَّتْ کلمت ربک

گذشتہ آیات میں چند قوانین اور سنن الہی کا تذکرہ کیا گیا ہے جن میں سے چند ایک یہ ہیں "نقلب افئدتهم" اور "ما کانوا لیؤمنوا" و "لکل نبی عدوا"۔ لہذا اگر "کلمت" سے مراد سنن الہی ہو تو یہ سب مذکورہ موارد اس میں شامل ہیں۔

۳۔ قرآن، پیغمبر (ص) کی نبوت و رسالت کے اثبات کے لیے ایک مکمل کتاب ہے۔
و مَّتْ کلمت ربک صدقا و عدلا

اگر "کلمت" سے مراد قرآن ہو تو اس کا مکمل ہونا اس معنی میں ہو سکتا ہے کہ قرآن ان مقاصد و اہداف کی تکمیل کے لحاظ سے کافی ہو کہ جن کے لیے اس کا فزول ہوا ہے۔ گذشتہ آیات کے قرینے سے فزول قرآن کے من جملہ مقاصد میں سے ایک، رسالت پیغمبر (ص) کی حقانیت کا اثبات ہے۔

۵۔ قرآن اور اسلام انسانی ہدایت کے تمام تقاضے پورے کرنے کے ضامن اور پروردگار کی جانب سے حجت تامہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ و تمت کلمت ربك

قرآن اور اس کے نتیجے میں اسلام کے تام ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ وہ تمام ضروریات اور بشری تقاضوں کے اس طرح جوابدہ ہوں کہ اپنے سوا انھیں کسی غیر کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ جیسا کہ راغب کہتے ہیں "تمام... انتھائۃ الی حد لا یحتاج الی شیء خارج عنہ"۔

۶۔ دین اسلام، گزشتہ ادیان کا تکمیل کرنے والا ہے۔ و تمت کلمت ربك
اگر اسلام، گزشتہ ادیان کا مکمل کرنے والا نہ ہوتا تو اس کے بعد ایک اور دین کی ضرورت تھی تو اس صورت میں اس پر کامل ہونا صادق نہ آتا۔

۷۔ بعثت پیغمبر (ص) کے ذریعے "تمام دین" ہونا، ربوبیت خدا کا ایک جلوہ ہے۔ و تمت کلمت ربك صدقا و عدلا
۸۔ نظام ہستی میں، قوانین خدا اور سنن الہی کا معیار اور بناء صدق و عدل ہے و تمت کلمت ربك صدقا و عدلا
اگر "کلمت رب" سے مراد خداوند عالم کے جاری قوانین اور سنن ہوں تو صدق و عدل، ان سنن و قوانین کی دو بڑی خصوصیات ہیں۔

۹۔ قرآن کی خبریں سچی اور اس کے معارف، احکام اور قوانین، میزان عدل پر قائم ہیں۔ و تمت کلمت ربك صدقا و عدلا

۱۰۔ قرآن اور کلام الہی، صدق و عدل کے لحاظ سے، بلند ترین مرتبے پر فائز ہیں۔ و تمت کلمت ربك صدقا و عدلا
اگر "صدقا و عدلا" نسبت کے لئے تمیز ہوں تو تمامیت کی جہت بیان کر رہے ہیں۔ جس کا مضمون مندرجہ بالا مفہوم میں ذکر کیا گیا ہے۔

۱۱۔ سچائی اور عدالت اسلام کے بنیادی اور اہم میزان اور مفاہیم میں سے ہیں۔ و تمت کلمت ربك صدقا و عدلا

۱۲۔ قرآن اور کلام الہی ناقابل تغیر اور ہر قسم کے نقص و

تغیر سے محفوظ ہیں۔ و تمت کلمت ربك ... لا مبدل لکلمته

"تبدیل" یعنی کسی چیز کو کسی دوسری چیز کی جگہ رکھ دینا اسی طرح مجازی طور پر ابطال اور نقض کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ لہذا آیت میں تبدیلی کی نفی کا یہ معنی بھی لیا گیا ہے۔

۱۳۔ فقط خدا سمیع (سب کچھ اور بہت سننے والا) اور علیم (بہت جاننے والا) ہے۔ و هو السميع العليم

۱۴۔ دین کا کمال اور کلمات خداوند کا ناقابل تبدیل ہونا، اس کے سمیع (بہت کچھ سننے والا) اور علیم (وسیع علم والا) ہونے پر قائم ہے۔ و تمت کلمت ... و هو السميع العليم

۱۵۔ خداوند عالم، مشرکین کے تقاضوں اور باتوں کو سننے والا ہے اور ان کے تمام پہلوؤں سے آگاہ ہے۔

و اقساموا بالله ... زخرف القول غروراً ... و تمت کلمت ربك ... و هو السميع العليم

۱۶۔ مخالفین کے تمام شبہات اور بہانوں کو مد نظر رکھتے ہوئے پروردگار کے کلمات تام (قرآن) کو نازل کیا گیا ہے۔

و تمت کلمت ربك صدقا و عدلا ... و هو السميع العليم

"السمیع" اور مضمون آیت میں تناسب برقرار کرنے کی مستحتمل وجہ میں سے ایک یہ ہے کہ اس وصف (السمیع) کا تذکرہ ان شبہات کی طرف اشارہ کے طور پر کیا گیا ہے کہ جو قرآن کے بارے میں پیدا کیے جاتے ہیں۔ یعنی کلام خدا تام ہے اور خداوند عالم نے شبہات کو نظر میں رکھتے ہوئے اور ان کی جانب توجہ کرتے ہوئے، اسے نازل فرمایا ہے۔

۱۷۔ عن النبي (ص) فی قوله : " و تمت کلمة ربك صدقا و عدلا " قال : لا اله الا الله (۱)

رسول خدا (ص) سے آیت "و تمت کلمہ ربک..." کے بارے میں منقول ہے کہ آیت میں "ربک" سے مراد "لا اله الا الله" ہے۔

آسمانی کتب: آخری آسمانی کتاب ۲

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی بعثت کے آثار ۴; آنحضرت (ص) کی خاتمیت ۲; آنحضرت کی نبوت کے دلائل ۲

ادیان: ادیان کو مکمل کرنے والا ۶

اقدار: ۱۱ قدروں کا معیار ۱۱

اسلام: اسلام کا ہدایت کرنا ۵; جامعیت اسلام ۵; خاتمیت اسلام ۲; خصوصیت اسلام ۲، ۵

اسماء و صفات: سمیع ۱۳; علیم ۱۳

انبیاء ﷺ: خاتم الانبیاء ۲

توحید: کلمہ توحید ۱۷

خدا تعالیٰ: خدا کی حجت کا اتمام ہونا ۵; خدا کی ربوبیت ۷; خدا کی سماعت ۱۳، ۱۵; خدا کی سنتوں کا حتمی ہونا ۳; خدا کی

سنتوں کی خصوصیات ۸; علم خدا ۱۵، ۱۳; کلام خدا کی خصوصیات ۱۰، ۱۲; کلام خدا کی سچائی ۱۰

دشمنی: انبیا سے دشمنی ۳

دین: آخری دین ۲; اتمام دین ۷; کمال دین کا منشا ۱۳

روایت: ۱۷

صداقت: اہمیت صداقت ۸; صداقت کی قدر و قیمت ۱۱

عدالت: عدالت کی اہمیت ۸; عدالت کی قدر و منزلت ۱۱

قرآن: احکام قرآن ۹; اخبار قرآن ۹; اعتدال قرآن ۱; جامعیت قرآن ۱، ۵; خاتمیت قرآن ۲; صداقت قرآن ۱، ۹، ۱۰;

قرآن کا تبدیلی سے محفوظ ہونا ۱۲; قرآن کا کردار ۳; قرآن کا ہدایت کرنا ۵; قرآن کی خصوصیت ۱، ۲، ۳، ۱۶، ۱۲، ۱۰، ۵; کمال

قرآن ۱; مخالفین قرآن کی بہانہ جوی ۱۶; نزول قرآن ۱۶

کفار: کفار کا اندھا پن ۳; کفار کے دلوں پر مہر ۳

کلمات اللہ: ۱۶، ۳، ۱

کلمات اللہ سے مراد ۱۷; کلمات اللہ کا ناقابل تغیر ہونا ۱۳

مشرکین: مشرکین کے تقاضے ۱۵

معجزہ: معجزہ کا منشا ۳

آیت ۱۱۶

﴿وَإِنْ تُطِيعُوا أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ لِيُضِلُّوكُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ﴾

اور اگر آپ روئے زمین کی اکثریت کا اتباع کر لیں گے تو یہ راہ خدا سے بہکا دیں گے، یہ صرف گمان کا اتباع کرتے ہیں اور صرف اندازن سے کام لیتے ہیں

۱۔ پیغمبر (ص) کو عقائد و احکام (الہی) میں لوگوں کی اکثریت کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے۔

افغير الله ابتغى حكما و هو الذي ... و ان تطع اكثر من في الارض

گذشتہ آیات میں مشرکین کی طرف سے جدید معجزات کے مطالبے کی بات تھی اور پچھلی آیت میں بھی حکم الہی کو قبول کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور اس کے بعد قرآن کو حکم خدا کے مظہر کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ عقائد اور احکام میں پیروی کرنے کی ممانعت ان موارد میں ہے کہ جب قرآن میں اس مسئلے کا حکم موجود ہو۔ نہ تمام امور میں۔ کلمہ "سبیل اللہ" کی جانب توجہ سے یہ مسئلہ مزید واضح ہو جاتا ہے۔

۲۔ انبیائے کرام علیہ السلام حکم خدا کے تابع ہیں نہ کہ لوگوں کی رائے کے۔ و ان تطع اكثر من في الارض

۳۔ زمین پر بسنے والے اکثر لوگ، گمراہ اور اپنے عقائد میں غلط فہم کے تابع ہیں۔

و ان تطع اكثر من في الارض يضلوك عن سبيل الله

۳۔ راہ خدا پر چلنا ضروری ہے خواہ لوگوں کی رائے کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

و ان تطع اكثر ... عن سبيل الله

۵۔ راہ خدا پر چلنے والوں کی اقلیت گمراہ لوگوں کی اکثریت کے مقابلے میں، سالکین (راہ الہی) کے

ڈلگانے کا باعث نہیں بنی چاہیئے۔ و ان تطع اکثر من فی الارض یضلوک

۶۔ بنیادی اور اصولی مسائل میں ظن و گمان پر تکیہ کرنا، گمراہی کا سبب بنتا ہے۔ یضلوک عن سبیل اللہ ان یتبعون الا الظن

۷۔ عقائد اور افکار میں لوگوں کی اکثریت کی ہاں میں ہاں ملانا راہ حق کے سالکین کے لیے خطرناک لغزش ہے۔

و ان تطع اکثر من فی الارض یضلوک

اکثریت کی پیروی سے نہی، ظاہر کرتی ہے کہ اکثریت کے عقائد میں بڑی کشش پائی جاتی ہے اور وہاں لغزش کا خطرہ زیادہ ہے۔

۸۔ لوگوں کی اکثریت کی پیروی کرنے کا نتیجہ، گمراہی ہے۔ و ان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ

۹۔ ظن و گمان کے جال میں پھنسنے اور عقائد و افکار کے انحراف سے بچنے کے لیے بہترین اور کاملترین راہنما، قرآن

ہے۔ و تمت کلمت ربک صدقا و عدلا ... و ان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ

۱۰۔ ظن و گمان سے دور اور عالمانہ رائے رکھنے والے افراد کی پیروی کرنے کا جواز۔

و ان تطع اکثر من فی الارض ... ان یتبعون الا الظن

جملہ "ان یتبعون..." لوگوں کی اکثریت کی پیروی کرنے کی ممانعت کا فلسفہ بیان کر رہا ہے۔ لہذا جہاں اس قسم کی حکمت و فلسفہ موجود نہ ہو تو ممانعت کا حکم بھی نہیں ہوگا۔ بالفاظ دیگر حکم "منصوص العلة" ہے جب وہ علت نہ ہو تو حکم بھی نہیں ہوگا۔

۱۱۔ اللہ تعالیٰ سمیع (بہت زیاد سننے والا) اور علیم (بہت زیادہ جاننے والا) پیروی کے لائق ہے نہ کہ غلط گمان کی پیروی

کرنے والی اکثریت۔ و هو السميع العلیم ... و ان تطع اکثر من فی الارض ... ان یتبعون الا الظن

۱۲۔ لوگوں کی اکثریت کے عقائد اور آراء ظن و گمان پر بنی ہونے کی وجہ سے بے اعتبار ہیں۔

ان یتبعون الا الظن و ان ہم الا یخرون

۱۳۔ عقائد اور الہیات میں، ظن و گمان کا بے اعتبار ہونا۔ ان یتبعون الا الظن و ان ہم الا یخرون

۱۴۔ کفار اور مشرکین کے عقائد، بے بنیاد ظن و گمان پر بنی ہیں۔

يُضْلُوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ... وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۱

احکام: احکام کا منشا ۱

اطاعت: اکثریت کی اطاعت ۱; خدا کی اطاعت ۲، ۱۱; خدا کی اطاعت کی اہمیت ۵; علماء کی اطاعت ۱۰; لوگوں کی اطاعت ۲

اکثریت: اکثریت کا فاقد اعتبار ہونا ۱۲; اکثریت کا گواہ ہونا ۳، ۵; اکثریت کی اطاعت کے آثار ۸، ۷; اکثریت کی پیروی نہ کرنا ۱۱; اکثریت کی مخالفت ۳

انبیاء ﷺ: انبیاء کا حکم خدا کی اتباع کرنا ۲

انحراف: انحراف کے موانع ۹

خدا تعالیٰ: خدا کا سمیع ہونا ۱۱; علم خدا، ۱۱

دین: دین کی آفات کا پہچاننا ۶، ۷

سبیل اللہ: سبیل اللہ کی اہمیت ۳

ظن: ظن سے بچنا ۹، ظن کا اتباع ۳; ظن کا بے اعتبار ہونا ۱۲، ۱۳; ظن و گمان کے اتباع کے آثار ۶

عقیدہ: دینی عقیدے کا منشا ۱

قرآن: قرآن کی خصوصیت ۹; قرآن کا ہدایت کرنا ۹

کفار: عقیدہ کفار کا باطل ہونا ۱۳; عقیدہ کفار کی بنیادیں ۱۳

گمراہی: گمراہی کے علل و اسباب، ۶، ۸

لغزش: لغزش کے علل و اسباب ۵، ۷

مشرکین: مشرکین کے عقیدے کی بنیادیں ۱۳; مشرکین کے عقیدے کی بے اعتباری ۱۳

مؤمنین: مؤمنین کو خبردار ۵; مؤمنین کی اقلیت ۵

آیت ۱۱۷

﴿ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴾

آپ کے پروردگار کو خوب معلوم ہے کہ کون اسکے راستے سے بھکنے والا ہے اور کون ہدایت حاصل کرنے والا ہے
۱۔ فقط خداوند متعال، گمراہ اور ہدایت یافتہ لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ آگاہ ہے۔

ان ربك هو اعلم ... بالمهتدين

ضمیر "هو" کہ جو "إِنَّ" کے اسم اور خبر کے درمیان ہے، ضمیر فصل ہے اور جملہ میں اسکا کردار حصر اور تاکید ہے۔
۲۔ راہ ہدایت اور ضلالت اور اس پر چلنے والوں کے بارے میں وسیع و عمیق شناخت فقط خدا کی راہنمائی سے ہی
میسر ہے۔ ان ربك هو اعلم من يضل

۳۔ تربیت کرنے کے لئے، وسیع و عمیق علم اور آگاہی کی ضرورت ہے۔ ان ربك هو اعلم
"رب" جیسا مقدس نام انتخاب کرنے اور پھر ضمیر خطاب کی طرف اضافہ کرنے کے بعد اسے علمیت سے متصف کرنا
ظاہر کرتا ہے کہ علم و ربوبیت میں گہرا رابطہ ہے۔

۳۔ خدا کا وسیع علم دلیل ہے کہ گمراہی و ہدایت کے سلسلے میں اس کی راہنمائی اور فرامین کو ضرور قبول کیا جائے۔
و ان تطع ... ان ربك هو اعلم من يضل

جملہ "ان ربك هو اعلم" گزشتہ آیت کے مطالب کی علت ہے۔

۵۔ رہبری اور قیادت کی صلاحیت رکھنے کی بنیادی شرائط میں سے ایک شرط "علم" ہے۔
و ان تطع اكثر ... ان ربك هو اعلم من يضل

۶۔ اعلم (زیادہ جاننے والے) کا اتباع ایک ضروری اصول ہے۔
و ان تطع اكثر من في الارض يضلوك ... ان ربك هو اعلم

جملہ "هو اعلم" اتباع خدا کے ضروری ہونے

کی ایک علت ہے۔ اسی لیے کسی خاص مورد سے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر مورد میں (جہاں علمیت ہو) کارساز ہے اور اس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

اطاعت: علما کی اطاعت ۶

تربیت: تربیت پر مؤثر عوامل ۳؛ تربیت میں آگاہی و علم ۳

خدا تعالیٰ: خدا کا علم ۱، ۳؛ خدا کیساتھ خاص، ۱؛ خدا کے فرامین

اور احکام کو قبول کرنا ۳؛ ہدایت خدا ۲، ۳

رہبری: شرائط رہبری ۵؛ علم رہبری ۵

علم: علم کی اہمیت ۵

گمراہ لوگ: گمراہ لوگوں کی پہچان ۲

ہدایت: راہ ہدایت ۲

ہدایت یافتہ لوگ: ہدایت یافتہ لوگوں کی پہچان ۲

آیت ۱۱۸

﴿فَكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ﴾

لہذا تم لوگ صرف اس جانور کا گوشت کھاؤ جس پر خدا کا نام لیا گیا ہو اگر تمہارا ایمان اس کی آیتوں پر ہے

۱۔ حیوان ذبح کرتے وقت، خداوند عالم کا نام لینا، اسکے کھانے کے حلال ہونے کی شرط ہے۔

فکلوا مما ذکر اسم الله عليه

جملہ "مما ذکر اسم..." اگرچہ اس گوشت کو کھانے کے مباح ہونے کا بیان ہے کہ جس پر ذبح کے وقت نام خدا لیا گیا

ہے۔ اس کے باوجود ہو سکتا ہے یہ ذبح کے وقت "تسمیہ" کے شرط ہونے کی جانب اہنمائی ہو۔

۲۔ وہ ذبیحہ کھانا جائز ہے، جس پر ذبح کرتے وقت خدا

کا نام لیا گیا ہو۔ فکلو ما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بآیاتہ مؤمنین

۳۔ خداوند عالم کا، ہدایت اور ضلالت کے راستے سے آگاہ ہونے کی وجہ سے اس کے احکام اور فرامین کو قبول کرنا ضروری

ہے۔ ان ربك هو اعلم ... فکلو ما ذکر اسم اللہ علیہ

جملہء "فکلو ما" گذشتہ آیت کے جملے "ان ربك هو اعلم" پر متفرع ہے۔ لہذا اس کا مطلب یہ ہو جائے گا چونکہ فقط خدا عالم ہے۔ بس

احکام پر عمل (میں اسکی بات) قبول کی جانی چاہیئے۔

۳۔ جس چیز کو خداوند عالم نے مباح قرار دیا ہے اسے حلال سمجھنا، ہدایت یافتہ ہونے کی علامت ہے۔

و هو اعلم بالمہتدین۔ فکلو ما ذکر اسم اللہ

۵۔ خداوند کے احکام (ہی) سبیل اللہ ہیں۔ هو اعلم من یضل عن سبیلہ ... فکلو ما ذکر اسم اللہ علیہ

جملہ "فکلو ما..." شرط محذوف کا جواب ہے یعنی "ان انتھیتم عن اتباع المضلین ... فکلو ما" چونکہ آیت میں "اضلال عن

سبیل اللہ" کی بات ہو رہی تھی، تفریع کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا مضمون "سبیل اللہ" ہو۔ دوسری جانب "سبیل اللہ" فقط

احکام ذیحہ سے مخصوص نہیں لہذا تمام احکام کو شامل ہے۔

۶۔ آیات خدا پر ایمان رکھنے والے مؤمنین، اس کے قوانین کے آگے سر جھکا دیتے ہیں۔

فکلو ما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بآیاتہ مؤمنین

۷۔ نام خدا کے ساتھ ذبح کیئے گئے حیوان کے حلال ہونے کے بارے میں شک کرنا، اسلام اور پیغمبر (ص) کے خلاف مکہ

میں (مخالفین کے) پروپیگنڈے کا اہم محور تھا۔ و ان تطع اکثر من فی الارض ... فکلو ما ذکر اسم اللہ علیہ

۸۔ احکام خداوند پر عمل سے وابستگی آیات الہی پر ایمان رکھنے کی علامت ہے۔

فکلو ما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بآیاتہ مؤمنین

۹۔ آیات خداوند پر ایمان لانا، خدا کے احکام پر عمل کرنے کا مقدمہ ہے۔ فکلو ما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بآیاتہ مؤمنین

۱۰۔ عن ابی جعفر محمد بن علیؑ : انه سئل عن ذبیحة الیہودی والنصرانی و المجوسی ... فتلا قول اللہ

عزوجل: "فکلو ما ذکر اسم اللہ علیہ" ... قال:

إذا سمعتموهم يذكرون اسم الله عليه فكلوه ... (۱)

امام محمد باقر ؑ، یہود و نصاریٰ اور مجوس کے ذبیحہ کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں آیت "فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ..." تلاوت کرنے کے بعد فرماتے ہیں اگر آپ نے سنا کہ وہ لوگ ذبح کرتے وقت خدا کا نام لیتے ہیں تو اسے کھالیں۔

۱۱۔ سال محمد بن مسلم ابا جعفر ؑ عن رجل ذبح فسیح او کبر اور هلل او حمد اللہ عزوجل قال : هذا کله من اسماء اللہ لا باس به (۲)

محمد بن مسلم نے امام باقر ؑ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ذبح کرتے وقت "سبحان اللہ" یا "اللہ اکبر" یا "لا الہ الا اللہ" یا "الحمد للہ" کہے، تو امام ؑ نے فرمایا: یہ سب خداوند عالم کے نام ہیں۔ لہذا کوئی حرج نہیں۔
آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کے دشمنوں سے طرز مقابلہ ۴؛ آنحضرت کے دشمنوں کا پروپیگنڈا ۴

آیات خدا: آیات خدا پر ایمان لانے والے ۶

احکام: ۱، ۲، احکام کی اہمیت ۵

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۴؛ دشمنان اسلام کا طرز مقابلہ ۴

ایمان: آثار ایمان ۶، ۹؛ آیات خدا پر ایمان ۸، ۹؛ علائم ایمان ۸؛ متعلق ایمان ۸، ۹؛

خدا تعالیٰ: علم خدا ۳؛ فرامین اور نصائح خداوند عالم کو قبول کرنا ۳؛ نام خدا، ۱، ۲، ۴

ذبح: احکام ذبح ۱، ۲، ۱۱؛ ذبح کے وقت بسم اللہ ۱، ۲، ۴، ۱۰، ۱۱

ذبیحہ: اہل کتاب کا ذبیحہ ۱۰؛ ذبیحہ کا حلال ہونا ۱، ۲، ۱۱؛ ذبیحہ کے حلال ہونے کی شرائط ۱

روایت: ۱۰، ۱۱

سبیل اللہ: سبیل اللہ کے موارد ۵

(۱) دعائم الاسلام ج ۲ ص ۱۷۷، ح ۶۳۹۔ بحار الانوار ج ۶۳ ص ۲۸ ح ۲۹۔

(۲) من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۲۱۱ ح ۶۸۔ باب ۹۶۔ نور الثقلین ج ۱ ص ۷۶۳ ح ۲۶۵۔

شبہات: شبہہ کے علل و اسباب ۷

شرعی فریضہ: شرعی فرائض پر عمل کے آثار ۸ شرعی فریضے پر عمل کا مقدمہ ۶، ۹

غذائیں: حلال غذائیں ۲

مباحات: مباحت کا حلال ہونا ۳

ہدایت: ہدایت کی علامت ۳

آیت ۱۱۹

﴿وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا يَلِيضُونَ بِأَهْوَاءِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ﴾

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم وہ نہیں کھاتے ہو جس پر نام خدا لیا گیا ہے جب کہ اس نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے انہیں تفصیل سے بیان کر دیا ہے مگر یہ کہ تم مجبور ہو جاؤ تو اور بات ہے اور بہت سے لوگ تو اپنی خواہشات کی بنا پر لوگوں کو بغیر حجانے بوجھے گرماء کرتے ہیں۔ اور تمہارا پروردگار ان زیادتی کرنے والوں کو خوب جانتا ہے

۱۔ زمانہ جاہلیت کے بعض لوگ، خدا کے نام سے ذبح کئے گئے حیوان کا گوشت کھانا حرام سمجھتے تھے۔
وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

۲۔ صدر اسلام کے بعض مسلمان، مشرکین کی جانب سے شبہات پیدا ہو جانے کی وجہ سے، نام خدا کے ساتھ ذبح شدہ حیوان، کھانے سے پرہیز کرتے

تھے۔ فکلوا مما ذکر اسم اللہ ... و ما لکم الا تاکلوا

آیت کا عتاب آمیز لہجہ ظاہر کرتا ہے کہ کفار کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر بعض مسلمان بھی حلال ذبیحہ کھانے سے پرہیز کرنے لگے تھے۔

۳۔ صدر اسلام کے بعض مسلمان، اپنے زمانے کی جہالت پر مبنی معاشرتی رسوم سے متاثر تھے۔
و ما لکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ

۴۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ذبح کئے گئے حیوان کے گوشت کو حرام جاننے کی بناء پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کی مذمت۔ و ما لکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ

۵۔ خداوند عالم نے، سورہ انعام کی آیات کے نزول سے پہلے لوگوں کے لیے حرام کھانوں کی دقیق حدود پوری تفصیل کے ساتھ بیان کر دی تھی۔ و قد فصل لکم ما حرم علیکم

"قد فصل" فعل ماضی اور بمعنی "قد بین" ہے اور ماضی میں فعل کے حتمی وقوع پر دلالت کرتا ہے۔ بنا برائیں، ان آیات کے نزول سے پہلے چاہیئے کہ بعض کھانوں کی حرمت کے بارے میں کچھ آیات نازل ہو چکی ہوں کہ جو ظاہراً سورہ نحل کی آیت ۱۱۵ ہے۔

۶۔ کھانے پینے کی چیزوں میں (فقہی قواعد کے مطابق) اصل حلیت جاری ہوتی ہے۔
و ما لکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ و قد فصل لکم ما حرم علیکم

اس آیہ مبارکہ میں موجود محرمات کے علاوہ بقیہ موارد کو مباح اور جائز شمار کیا جاسکتا ہے۔ لہذا کھانے پینے کی چیزوں میں اصل حلیت ہے (یعنی تمام اشیائے خوردنی حلال ہیں) سوائے انکے جو کسی دلیل کے ساتھ حرام قرار دی گئی ہوں) یعنی جن کی حرمت بیان کر دی گئی ہو۔

۷۔ جن چیزوں کی حرمت پر کوئی دلیل (آیت، روایت) ہو ان کے علاوہ ہر شے میں اصل حلیت جاری ہوتی ہے۔
و ما لکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ و قد فصل لکم ما حرم علیکم

یہ احتمال ہے کہ "ما حرم سے مراد تمام محرمات ہیں خواہ کھانے پینے کی اشیاء میں ہوں یا دوسری اشیاء۔

۸۔ حلال و حرام فقط خدا ہی معین کر سکتا ہے۔ و ما لکم الا تاکلوا ... و قد فصل لکم ما حرم علیکم

۹۔ اضطراب کی حالت، فرائض الہی کو ختم کر دیتی ہے۔ و قد فصل لکم ما حرم علیکم الا ما اضطرب تم الیہ

۱۰۔ اضطراب کی حالت میں نام خدا کے بغیر ذبح شدہ حیوان کا گوشت کھانا جائز ہے۔
و قد فصل لكم ما حرم عليكم الا ما اضطرتكم

۱۱۔ الہی تکالیف انسانی طاقت کے مطابق ہیں۔ الا ما اضطرتكم الیہ

۱۲۔ بہت سے لوگ، اپنی خواہشات نفسانی کی وجہ سے نادانستہ طور پر دوسروں کی گمراہی کا باعث بنتے ہیں۔
و ان کثیرای لیضلون باہواء ہم بغیر علم

"باہوا تھم" میں "بائی" سبب ہے۔ لیکن "بغیر علم" میں الصاق کا معنی دے رہا ہے۔

۱۳۔ جو لوگ، اپنی خواہشات پر مبنی افکار کے ذریعے دوسروں کی گمراہی کا باعث بنتے ہیں (انتہائی) نادان اور جاہل ہیں۔
ان کثیرای لیضلون باہواء ہم بغیر علم

۱۴۔ گمراہی کے اصلی اسباب میں سے ایک جہالت اور خواہشات نفس ہے۔ و ان کثیرای لیضلون باہواء ہم بغیر علم

۱۵۔ خواہش نفس، خدا کے احکام حلال و حرام میں خدشہ اور شک کا باعث بنتی ہے۔
و ما لكم الا تاكلوا ... و ان کثیرای لیضلون باہواء ہم بغیر علم

۱۶۔ دین میں بدعت ایجاد کرنے والے اور لوگوں کو گمراہ کرنے والے لوگ، زیادتی کرنے والے ہیں۔
و ما لكم الا تاكلوا ... و ان کثیرای ... ان ربك هو اعلم بالمعتدين

۱۷۔ فقط خداوند عالم، حدود الہی سے تجاوز کرنے والوں اور احکام الہی میں بدعت ایجاد کرنے والوں کو سب سے زیادہ پہچانتا ہے اور ان کی بہتر شناخت کروا سکتا ہے۔ ان ربك هو اعلم بالمعتدين

ضمیر فصل "هو" کہ جو "ان" کے اسم اور خبر کے درمیان ہے، حصر کا معنی دے رہی ہے۔

۱۸۔ خداوند عالم کا دین میں بدعت ایجاد کرنے والوں اور شرایع و احکام الہی کی حدود سے تجاوز کرنے والوں کو خبردار کرنا۔ ان ربك هو اعلم بالمعتدين

۱۹۔ دین میں بدعت ایجاد کرنے والوں اور حدود الہی سے تجاوز کرنے والوں کے بارے میں دقیق آگاہی و علم رکھنا، ربوبیت الہی کا ایک جلوہ ہے۔ ان ربك هو اعلم بالمعتدين

۲۰۔ دین کے بارے میں بغیر علم و آگاہی کے کوئی بات کرنا زیادتی ہے۔ فكلوا ... ان ربك هو اعلم بالمعتدين

۲۱۔ مشرکین مکہ کے پروپیگنڈے میں، اسلام اور

مسلمانوں پر، بدعت ایجاد کرنے اور وین الہی کے احکام میں تجاوز کرنے کا الزام۔ ان ربك هو اعلم بالمعتدين
فعل تفضیل "اعلم" اور "ان" اور ضمیر فصل "هو" کے ذریعے تاکید و حصر ان موارد میں ہوتا ہے کہ جب مدعی و منکر ایک
دوسرے کے مقابلے میں موجود ہوں۔ یعنی، بسا اوقات خود مشرکین فقط احکام اسلام کی پابندی کرنے کی وجہ سے
مسلمانوں پر بدعت گزاری کی تہمت لگاتے تھے۔

احکام: ۱۰ احکام ثانوی ۹، ۱۰؛ احکام کا وضع کیا جانا ۸

اسلام: اسلام پر تہمت ۲۱؛ تاریخ صدر اسلام ۲، ۳

اصل حلیت: ۱۶ اصل وقاعدہ حلیت کی حدود ۷

اضطرار: اضطرار کے آثار ۹

بدعت گزار لوگ: بدعت گزاروں کا تجاوز کرنا ۱۶؛ بدعت گزاروں کو خبردار کیا جانا ۱۸؛ بدعت گزاروں کی تشخیص ۱۷؛

بدعت گزاروں کے عمل سے آگاہی ۱۹

تجاوز: تجاوز و زیادتی کرنے کے موارد ۲۰

جہلائی: ۱۳ جہلاء کی رسوم ۱، ۳

جہل: جہل کے آثار ۱۳

خدا تعالیٰ: خدا کا علم ۱۷؛ خدا کا نام ۳؛ خدا کی ربوبیت ۱۹؛ خدا کی سرز نشیں ۳؛ خدا کی طرف سے خبردار کیا جانا ۸؛ خدا کے

ساتھ مختص ۸، ۱۷

دین: دین پر تہمت ۲۱؛ دین کے بارے میں جاہلانہ باتیں ۲۰

ذبح: احکام ذبح ۳ ذبح میں بسم اللہ ۱، ۳

ذبیحہ: ذبیحہ کھانا ۱، ۲؛ حرام ذبیحہ کھانا ۱۰

شبہات: احکام میں شبہات پیدا کرنا ۲؛ شبہہ کے اسباب ۱۵، ۲

شرعی تکلیف: شرعی تکلیف اٹھ جانے کے عوامل ۹، ۱۰؛ شرعی تکلیف میں اضطرار ۹؛ شرعی تکلیف میں سہولت ۱۱؛

شرعی تکلیف میں قدرت ۱۱

غذائیں: حرام غذائیں ۵؛ غذا کی چیزوں کے احکام ۵، ۶، ۱۰؛ غذاؤں کیلئے احکام کا وضع ہونا ۵؛ مباح غذاؤں کی تحریم ۱
 گمراہ کرنے والے: گمراہ کرنے والوں کا تجاوز کرنا ۱۶
 گمراہی: گمراہی کے اسباب ۱۲، ۱۳، ۱۳؛ لوگوں کو گمراہ کرنا ۱۳
 مباحات: ایام جاہلیت میں مباحات کی تحریم ۱؛ مباحات کی حرمت ۲
 متجاوزین: ۱۶ متجاوزین سے آگاہی ۱۹؛ متجاوزین کو تنبیہ ۱۸؛ متجاوزین کی تشخیص ۱۷
 مسلمان: صدر اسلام کے مسلمانوں کا متاثر ہونا ۳؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کی سرزنش ۳؛ مسلمانوں پر تہمت ۲۱؛
 مسلمانوں کا اثر قبول کرنا ۲
 مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین کا پروپیگنڈا ۱، ۲؛ مشرکین کے شبہ ڈالنے کی تاثیر ۲
 مشرکین مکہ: مشرکین مکہ کا پروپیگنڈا ۲۱؛ مشرکین مکہ کا طرز مقابلہ ۲۱؛ مشرکین مکہ کی تہمتیں ۲۱
 نفسانی خواہشات کی اطاعت:
 نفسانی خواہشات کی اطاعت کے آثار ۱۲، ۱۳، ۱۳، ۱۵

آیت ۱۲۰

﴿وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ﴾.

اور تم لوگ ظاہری اور باطنی تمام گناہوں کو چھوڑ دو کہ جو لوگ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں عنقریب انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا

۱۔ ہر قسم کے ظاہری اور باطنی گناہ سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ و ذروا ظہر الائم و باطنہ
 "ظاہر" کا "الائم" کی جانب اضافہ ہونا،

ممکن ہے صفت کا موصوف کی طرف اضافہ ہو، یعنی ظاہر کا گناہ "باطنہ" کا مطلب باطنی گناہ ہے۔

۲۔ تمام گناہوں سے بچنا ضروری ہے خواہ ان کی قباحت ظاہری ہو یا باطنی۔ و ذروا ظاہر الاثم و باطنہ
"ظاہر الاثم" ہو سکتا ہے محذوف کے لیے صفت ہو، اس صورت میں جملے کا معنی یہ ہو جائے گا "ذروا عصیانا ظاہر الاثم و باطنہ"

۳۔ عملی اور قلبی گناہوں سے بچنا ضروری ہے۔ و ذروا ظاہر الاثم و باطنہ

"باطن الاثم" کے بارے میں ذکر شدہ احتمالات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ گناہ ہیں جو انسان کے اندر پنہان ہیں اور ان کا واضح مصداق، قلبی گناہ ہیں مثلاً بدگمانی وغیرہ اور اس کے مقابلے میں وہ گناہ ہیں جو عملی پہلو کے حامل ہیں انھیں (ظاہر الاثم) کہا جاتا ہے۔

۳۔ گناہ پر اصرار کا نتیجہ خداوند عالم کی طرف سے حتمی سزا اور عذاب ہے۔ ان الذین یکسبون الاثم سیجزون بما کانوا یقتربون

فعل "یکسبون" اور "کانوا یقتربون" کہ جو ماضی استمراری ہیں ان میں ہمیشگی کا معنی پایا جاتا ہے۔
ضمناً "ان" اور "سیجزون" کا سین، تاکید پر دلالت کر رہے ہیں۔

۵۔ گناہگاروں کا عذاب ان کے اپنے عمل کا نتیجہ ہے۔ ان الذین یکسبون الاثم سیجزون بما کانوا یقتربون
خدا تعالیٰ: خداوند عالم کی طرف سے سزائیں ۳

سزا: سزا کا نظام ۵

عمل: عمل کے آثار ۵

گناہ: اقسام گناہ ۳: باطنی گناہ سے اجتناب ۱: ظاہری گناہ سے اجتناب ۱: عملی گناہ ۳: قلبی گناہ ۳: گناہ سے اجتناب کی اہمیت
۱، ۲، ۳: گناہ کا برا ہونا ۲: گناہ کے عذاب کا دائمی ہونا ۳: گناہ کے کیفر و سزا کی حتمی ہونا ۳
گناہگار: گناہگاروں کی سزا ۵

آیت ۱۲۱

﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذَكَّرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ﴾.

اور دیکھو جس پر نام خدا نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھانا کہ یہ فسق ہے اور شیاطین تو اپنے والوں کی طرف خفیہ اشارے کرتے ہی رہتے ہیں تاکہ یہ لوگ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم لوگوں نے ان کی اطاعت کرتی تو تمہارا شمار بھی مشرکین میں ہو جائے گا

۱۔ جس ذبیحہ پر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو اسکا کھانا حرام ہے۔ و لا تاكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه

۲۔ جس ذبیحہ پر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو اسکا کھانا فسق (خدا کی نافرمانی) ہے۔ و لا تاكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه و انه لفسق

ہو سکتا ہے ضمیر (انہ) کا مرجع "اکل" ہو۔ جو جملہ "لا تاكلوا" سے اخذ کیا گیا ہے۔

۳۔ حیوان ذبح کرتے وقت، جان بوجھ کر خداوند عالم کا نام نہ لینا، فسق (نافرمانی خدا) ہے۔

و لا تاكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه و انه لفسق

ضمیر "انہ" کا مرجع ہو سکتا ہے "ترک التسمیہ" ہو جو جملہ "مما لم يذكر" کے مضمون سے اخذ کیا گیا ہے۔ اور مندرجہ بالا مفہوم اسی کا نتیجہ ہے۔

۳۔ مردار کھانا حرام ہے۔ و لا تاكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه

"و ما لم يذكر اسم الله" کے مسلم مصادیق میں سے ایک وہ حیوان ہے کہ جو خود بخود مر گیا ہو اور ذبح نہ کیا گیا ہو۔

۵۔ جو حیوان، نام خدا سے ذبح نہ کیا جائے، مصداق فسق ہے۔ و لا تاكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه و انه لفسق ہو سکتا ہے "انہ" کی ضمیر کا مرجع "مما لم يذكر" کا "ما" ہو لہذا نام خدا کے بغیر ذبح کیا گیا جانور، عین فسق ہے۔

۶۔ نام خدا کے بغیر ذبح کیا گیا حیوان کھانا، ایک ایسی نافرمانی ہے جس کی قباحت پنہان ہے۔

و ان الشیاطین لیوحون الی اولیاء ہم

گذشتہ آیت میں گناہوں کی تقسیم "ظاہر الاثم و باطنہ" کے بعد جس حیوان کے اوپر نام خدا نہ لیا گیا ہو اس کا گوشت کھانے کو "فسق" کہنے پر تاکید کرنا، ظاہر کرتا ہے کہ یہ ایک باطنی گناہ ہے۔

۷۔ اسلام میں ذبیحہ کے احکام اور اسکی حلیت کی شرائط کے مقابلے میں مشرکین مکہ کا شدید رد عمل ظاہر کرنا۔
فکلوا مما ذکر اسم الله ... و ما لکم الا تاكلوا ... و ذروا ظہر الاثم ... و لا تاكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه

اس حکم پر خدا کی تاکید سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشرکین نے اس کے مقابل میں شدید رد عمل ظاہر کیا تھا۔

۸۔ احکام الہی کے خلاف فضول شبہات پیدا کرنا، شیاطین کے کاموں میں سے ہے۔

ان الشیاطین لیوحون الی اولیاء ہم

۹۔ شیاطین سے دوستی اور رفاقت، ان کے باطل شبہات کو قبول کرنے کا پیش خیمہ ہے۔

و ان الشیاطین لیوحون الی اولیاء ہم لیجدلوکم

۱۰۔ ادیان الہی اور ان کے احکام کے خلاف جنگ، گناہ اور بدعت کا اہم ترین عامل (سبب) شیاطین ہیں۔

و ان الشیاطین لیوحون الی اولیاء ہم لیجدلوکم

۱۱۔ خداوند کے روشن اور واضح احکام کے بارے میں بحث و تکرار کرنے والے شیاطین کے دوست ہیں۔

و ان الشیاطین لیوحون الی اولیاء ہم لیجدلوکم

۱۲۔ شیطان کے دوست دین اور احکام الہی کے خلاف جنگ کا راستہ اپنائے ہوئے ہیں۔

و ان الشیاطین لیوحون الی اولیاء ہم لیجدلوکم

۱۳۔ دشمنان دین کے شیطانی پروپیگنڈے سے متاثر ہونے کے بارے میں خداوند عالم کا مسلمانوں کو خبردار کرنا۔

و ان الشیاطین ... و ان اطعموہم انکم لمشركون

۱۳۔ شیطان اور اس کے دوستوں کی اطاعت کرنا، شرک ہے۔ و ان اطعموہم انکم لمشرکون

۱۵۔ ذبیحہ کا گوشت کھانے اور اسلام میں ذبیحہ کے احکام کے بارے میں، مشرکین صدر اسلام کے مسلمانوں سے بحث و تکرار کرتے تھے۔

و لا تاكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه ... ان الشياطين ليوحون الي ... و ان اطعموہم انکم لمشرکون

۱۶۔ خداوند عالم کی شریعت کے مقابلے میں غیر خدا کی پیروی کرنا ایک قسم کا شرک ہے۔

و ان اطعموہم انکم لمشرکون

آیت کا موضوع احکام ذبیحہ میں شیاطین اور مشرکین کی اطاعت ہے لیکن بظاہر اسی موضوع سے مخصوص نہیں بلکہ اس جیسے تمام تر دوسرے موارد کو بھی شامل ہے۔

۱۷۔ محمد بن مسلم قال: سالت ابا جعفر (ع) عن الرجل يذبح و لا يسمي ؟ قال : ان كان ناسيا فلا باس اذا

كان مسلما...^(۱)

محمد بن مسلم کہتے ہیں میں نے امام باقر (ع) سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ذبح کرتے وقت خدا کا نام نہیں لیتا۔ آپ (ع) نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہو اور خدا کا نام لینا بھول گیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اس روایت کا مفاد آیت "ولما تاكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه" کے حکم کی تخصیص ہے۔

ادیان: ادیان کے خلاف جنگ ۱۰

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۱۵

اطاعت: شیطان کی اطاعت ۱۳؛ شیطان کے دوستوں کی اطاعت ۱۳؛ غیر خدا کی اطاعت ۱۶

بدعت: بدعت کے اسباب ۱۰

خدا تعالیٰ: خداوند کا تنبیہ کرنا ۱؛ نام خدا، ۱، ۲، ۳

دشمنان: دشمنوں سے متاثر ہونا ۱۳؛ دشمنوں کا پروپیگنڈا ۱۳

دوستی:

(۱) کافی ج/ ۶ ص ۲۳۳ ح ۲، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۷۶۳، ح ۲۶۶۔

شیاطین سے دوستی کے آثار ۹

دین: دین کے خلاف جنگ ۱۲

ذبح: احکام ذبح ۱، ۳، ۴، ۱۴؛ ذبح کے وقت بسم اللہ "۱، ۲؛ ذبح کے وقت بسم اللہ کا ترک کرنا ۳، ۵، ۶، ۱۴

ذبیحہ: حرام ذبیحہ ۱، ۲، ۶؛ حلیت ذبیحہ کی شرائط ۴، ۱۴

روایت: ۱۴

شبہات: احکام الہی میں شبہ پیدا کرنا ۸؛ شبہ کے عوامل ۸

شرک: موارد شرک ۱۳، ۱۶

شیاطین: شیاطین کا کردار ۱۰؛ شیاطین کے وسواس ۸؛ شیطانی وسواس قبول کرنے کا پیش خیمہ ۹

شیطان: شیطان کے دوست ۱۱، ۱۲

عصیان (نافرمانی): خدا کی نافرمانی ۲؛ عصیان و نافرمانی کے موارد ۶

فسق: مظاہر فسق ۵؛ موارد ۲، ۳

کھانے پینے کی اشیاء: حرام کھانا پینا ۳؛ کھانے پینے کی چیزوں کے احکام ۱، ۲، ۳

گناہ: اسباب گناہ

مجادلہ: احکام میں مجادلہ کرنے والے ۱۱؛

محرمات: ۱، ۳

مردار: مردار کا خبیث ہونا ۵؛ مردار کو کھانا ۳، ۶؛ مردار کے احکام ۳

مسلمان: مسلمانوں کا متاثر ہونا ۱۳؛ مسلمانوں کو تنبیہ ۱۳

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین کا مجادلہ ۱۵؛ مشرکین اور احکام ذبح ۱۵؛ مشرکین اور صدر اسلام کے مسلمان ۱۵

مشرکین مکہ: مشرکین مکہ اور احکام ذبح ۷

﴿أَوْ مَنْ كَانَ مَيِّتًا فَأَخْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا كَذَلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

کی یا جو شخص مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور قرار دیا جس کے سہارے وہ لوگوں کے درمیان چلتا ہے اس کی مثال اس کی جیسی ہو سکتی ہے جو تاریکیوں اسی طرح ہم نے سے نکل بھی نہ سکتا ہو۔ اسی طرح کفار کے لئے ان کے اعمال کو راستہ کر دیا گیا ہے

۱۔ مشرک، مردہ اور معنوی و روحانی زندگی سے بے بہرہ ہوتا ہے۔
و ان اطعموہم انکم لمشکون، او من کان میتا فاحینہ

۲۔ توحید اور ایمان کے مرتبے پر فائز ہونا ہی انسانی حیات کا موجب بنتا ہے۔
و ان اطعموہم انکم لمشکون او من کان میتا فاحینہ و جعلنا لہ نوراً

چونکہ گذشتہ آیات میں شرک، توحید، ایمان اور آیات الہی سے کفر و انکار کی بات ہو رہی تھی لہذا اس آیت میں جو مقایسہ کیا گیا ہے وہ انہی دو گروہوں کے درمیان ہے کہ جن میں سے ایک کو مردہ اور دوسرے کو زندہ سمجھا گیا ہے۔
۳۔ ایمان حیات ہے جو نور کا باعث بنتا ہے اور کفر موت ہے اور تاریکی۔ اور من کان میتہ فاحینہ ... کمن مثله فی الظلمت

۴۔ گمراہی پھیلانے والے کفار، ایسی ظلمت و تاریکی میں گرفتار ہیں جس سے ان کی نجات کی کوئی امید نہیں۔
کمن مثله فی الظلمت لیس بخارج منها

۵۔ مؤمن نور الہی کے ذریعے معاشرے اور لوگوں کے

درمیان زندگی گزارنے کا صحیح راستہ پالیتا ہے۔ و جعلنا له نورا يمشى به في الناس

۶۔ نور ایمان، مؤمنین کے لیے معاشرے کے مختلف افکار اور راستے روشن کر دیتا ہے۔

و جعلنا له نورا يمشى به في الناس

۷۔ مؤمنین کو اگر اپنی معنوی و روحانی زندگی اور نور الہی سے انکی بہرہ مندی کی جانب متوجہ کرایا جائے تو وہ ہرگز مشرکین اور گمراہوں کی اطاعت نہیں کریں گے۔ و ان اطعموهم انکم لمشركون۔ او من كان ميتا فاحينه و جعلنا له نورا يمشى به في الناس۔

مذکورہ تمثیل، مسلمانوں کو مشرکین کی اطاعت سے روکنے کے لیے ہے۔

۸۔ معاشرے میں مؤمن کی حیثیت ایک متحرک عنصر جیسی ہے نہ کہ جامد، گوشہ نشین اور تشخیص و تمیز سے عاری فرد جیسی۔ و جعلنا له نورا يمشى به في الناس

واضح ہے کہ "لوگوں کے درمیان چلنے، سے مراد گلی اور بازار میں چلنا نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ مؤمن معاشرے میں فعال و سرگرم کردار ادا کرتا ہے اور حق و باطل کے درمیان تمیز و تشخیص دے سکتا ہے۔

۹۔ کفر و گمراہی کی متعدد اور مختلف اقسام اور شکلیں ہیں۔ و جعلنا له نورا ... مثله في الظلمت

"ظلمات" کو جمع کے صیغے کے ساتھ لانا ممکن ہے اس نکتے کی جانب توجہ دلانے کے لیے ہو کہ گمراہی کا فقط ایک شعبہ نہیں بلکہ گمراہی کی انواع و اقسام ہیں اور مختلف شعبے ہیں۔

۱۰۔ انسان کے تحرک کے اہم ترین عوامل میں سے ایک اس کا اپنے اعمال و افکار کو اچھا سمجھنا ہے۔ و كذلك زين للكافرين ما كانوا يعملون

۱۱۔ کفار ظلمت و گمراہی میں ہونے کی وجہ سے اپنے برے کردار کو اچھا اور زیبا سمجھتے ہیں۔ کمن مثله في الظلمت ... كذلك زين للكافرين

۱۲۔ اپنے اعمال کو اچھا سمجھنا انسان کے رشد و ترقی کرنے اور تاریکی و ظلمت سے نکلنے کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ لیس بخارج منها كذلك زين للكافرين ما كانوا يعملون

۱۳۔ اپنے اعمال پر راضی رہنا، کفار کی خصوصیات میں سے ہے۔ كذلك زين للكافرين ما كانوا يعملون

۱۴۔ عن ابی جعفر ؑ فی قول الله تبارك و تعالى : "او من كان ميتا فاحييناه و جعلنا

له نورا یمشی به فی الناس" فقال : "میتا" لا يعرف شیئا "و نورا یمشی به فی الناس" اماما یا تم به "کمن مثله فی الظلمت لیس بخارج منها" قال : الذی لا يعرف الامام^(۱)

امام باقر علیه السلام آیت "او من کان میتا..." کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "میتا" سے مراد وہ شخص ہے کہ جسکو کسی شے کی شناخت حاصل نہیں اور "نورا یمشی بہ فی الناس" سے مراد وہ امام ہے جس کی اقتداء کرتے ہیں۔ اور "کمن مثله فی الظلمات لیس بخارج منها" سے مراد وہ شخص ہے جو امام کو نہیں پہچانتا۔

اطاعت : گمراہوں کی اطاعت کے موانع ۷

امامت : امامت سے جاہل افراد ۱۳ ; امامت کا نور ہونا ۱۴

انسان : انسان کے رجحانات ۱۰

ایمان : ایمان کے آثار ۲، ۳، ۶ ; حقیقت ایمان ۳ ; نورانیت ایمان ۳، ۶

بصیرت : بصیرت کے علل و اسباب ۵

تحریک : تحریک کرنے کے علل و اسباب ۱۰

توحید : توحید کے آثار ۲

حیات : روحانی حیات سے محروم افراد، ۱ ; روحانی حیات کی اہمیت ۷ ; روحانی حیات کے علل و اسباب ۲، ۳

رجحانات : زیبائی کی طرف رجحان ۱۰

رشد : رشد و ترقی کے علل و اسباب ۲ ; رشد و ترقی کے موانع ۱۲

روایت : ۱۴

ظلمت : ظلمت و تاریکی سے نکلنے کے موانع ۱۲

عمل : عمل کی تزئین ۱۰ ; عمل کی تزئین کے آثار ۱۲ ; ناپسندیدہ عمل کی تزئین ۱۱

کفار : کفار کا ظلمت میں ہونا ۱۱۳ ; کفار کا عمل ۱۳ ; کفار کا

(۱) کافی ج ۱ ص ۱۸۵ ح ۱۳، نور الثقلین ج ۱، ص ۷۶۳، ح ۲۷۰

گھمنڈ ۱۳؛ کفار کی خصوصیت ۱۳؛ کفار کی سوچ ۱۱؛ کفار کی گمراہی ۱۱، ۳
 کفر: کفر کی حقیقت ۳؛ کفر کی ظلمت ۳؛ کفر کے آثار ۳؛ کفر کے متعدد راستے ۹
 گمراہی: گمراہی کے راستوں کا متعدد ہونا ۹

مشرکین: مشرکین کا مردہ ہونا ۱؛ مشرکین کی اطاعت سے موانع ۷
 مؤمنین: مؤمنین کی بصیرت ۵، ۶، ۸؛ مؤمنین کی خصوصیت ۵، ۶، ۸؛ مؤمنین کی معنوی زندگی ۷؛ مؤمنین کی نورانیت ۵، ۷؛
 مؤمنین کی ہدایت ۵

آیت ۱۲۳

﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكْبَرًا مَّجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ﴾

اور اسی طرح ہم نے ہر قریہ میں بڑے بڑے مجرمین کو موقع دیا ہے کہ وہ مکاری کریں اور ان کی اثر خودان کے علاوہ او
 رکسی پر نہیں ہوتا ہے لیکن انہیں ای کا بھی شعور نہیں ہے

۱۔ ہر معاشرے کے مجرموں میں سے ان کے سرداروں کا ظاہر ہونا (یعنی ان کی نمائندگی کرنا) سنن الہی میں سے ہے۔
 و كذلك جعلنا في كل قرية اكبر مجرميها

آیت کا مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ "اکابر مجرمیہا" مضاف و مضاف الیہ اور "جعل" کے لیے مفعول اول
 ہو اور "فی کل قریہ" اس کا مفعول دوم ہو۔

۲۔ مکرو فریب، ہر معاشرے کے مجرموں کے سرداروں کا شیوہ ہے۔ جعلنا فی کل قریہ اکبر مجرمیہا لیمکروا فیہا

۳۔ ہر معاشرے کے بڑے اور سردار، اس معاشرے کو فریب دینے اور منحرف کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
 اکبر مجرمیہا لیمکروا فیہا

۳۔ ہر معاشرے کے متجاوز (ظالم) اپنے مذموم مقاصد

کی تکمیل کے لیے بعض (گمراہ) سرداروں اور پیشواؤں کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔
و كذلك جعلنا في كل قرية اكبر مجرميها ليمكرو

"جرم" کا معنی تعدی و تجاوز ہے۔ (لسان العرب) جب "اکابر" "مجرمیہا" کی جانب مضاف ہو تو مجرمین اور ان کے سرداروں کے درمیان ایک قسم کا رابطہ ذہن میں نقش ہو جاتا ہے۔ یعنی وہ سب کے سب اپنے سرداروں کے جھنڈے تلے جمع ہو کر، لوگوں کے خلاف مکرو فریب اور جنگ کرتے ہیں۔

۵۔ طول تاریخ کے دوران، مؤمنین اور مجرمین کے درمیان جنگ ہوتی رہی ہے۔
و ان الشياطين ... ليجدلوکم ... و كذلك جعلنا في كل قرية اكبر مجرميها

۶۔ تمام انسانی معاشرے (قویں) اپنے مجرم سرداروں اور بڑوں کے مکرو فریب کے خطرات سے دوچار ہیں۔
و كذلك جعلنا في كل قرية اكبر مجرميها ليمكرو فيها

۷۔ مکہ کے بڑے بڑے سردار مجرم، ایک ساتھ ملکر، صدر اسلام کے مسلمین کے خلاف سازشیں اور منصوبے بناتے تھے۔
و كذلك جعلنا في كل قرية

چونکہ یہ سورہ مبارکہ کی ہے، آیت میں تمام علاقوں کے مجرم سرداروں کی، مذکورہ تشبیہ، مکہ کے مجرم سرداروں سے ہے۔
لہذا اس زمانے کے حالات و احوال کو بیان کر رہی ہے۔

۸۔ مجرم سردار اپنے ہی مکرو فریب اور سازشوں کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ و ما یمکرون الا بانفسهم

۹۔ مجرم سردار اسلام کے سازشیں کرنے سے صرف اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔
و كذلك جعلنا في كل قرية ... و ما یمکرون الا بانفسهم

۱۰۔ کفر و شرک کے سردار، اس بات کے ادراک سے قاصر ہیں کہ ان کی سازشوں اور مکرو فریب کے آثار خود انھی کی جانب پلٹتے ہیں۔ و ما یمکرون الا بانفسهم و ما یشعرون

اسلام: اسلام کے خلاف سازش ۹ تاریخ صدر اسلام ۷

اشراف مکہ (مکہ کے سردار): اشراف مکہ کا مکرو فریب ۷؛ اشراف مکہ کی سازش ۷

انحراف: اجتماعی انحراف کا منشاء ۳

خدا تعالیٰ: سنن خدا، ۱

رہبر: ظالم رہبر اور اسلام ۹؛ ظالم رہبر اور معاشرہ ۶؛ ظالم رہبروں کا پیدا ہونا ۱؛ ظالم رہبروں کا طرز مقابلہ ۲؛ ظالم رہبروں کا
مکرو فریب ۲، ۶، ۸، ۹؛ ظالم رہبروں کی دھمکیاں ۶؛ ظالم رہبروں کی سازشیں ۸، ۹

رہبری: رہبری کا کردار ۳

قریش: قریش کے سرداروں کا مکرو فریب ۷؛ قریش کے سرداروں کی سازشیں ۷

کفر: کافر رہبروں کا بے شعور ہونا ۱۰؛ کفر کے رہبروں کا سازش کرنا ۱۰

متجاوزین متجاوزین کا گٹھ جوڑ ۳؛ متجاوزین کی رہبری ۳

مجرمین: مجرمین کے خلاف جنگ ۵

مسلمان: مسلمانوں کے خلاف ساز: ۷

مؤمنین: مؤمنین اور مجرمین ۵؛ مؤمنین کی جنگ ۵

آیت ۱۲۳

﴿وَإِذَا جَاءَهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتَّى نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ
أَجْرُمُوا صَعَارًا عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ﴾

اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے کوئی گنتی ہے جب کہ اللہ جانتا کہ اپنی رسالت کو کہاں رکھے گا اور عنقریب
مجرمین کو ان کے جرم کی پاداش میں خدا کے یہاں ذلت اور شدید ترین عذاب کا سامنا کرنا ہوگا
۱۔ مکہ کے مجرم سردار، رسالت پیغمبر (ص) اور آیات خدا پر ایمان لانے سے مختلف بہانوں کے ذریعے پہلو

تہی کرتے تھے۔ اکبر مجرمیہا ... قالوا لن نؤمن

۲۔ پیغمبر (ص) پر ایمان لانے کے لیے، مجرموں کے سرداروں کی ایک بے جا شرط یہ تھی کہ ان پر بھی وحی نازل ہو اور وہ

بھی نبوت و رسالت کے عہدے پر فائز ہوں۔ و اذا جاء تهم آية قالوا لن نؤمن حتى نؤتي مثل ما اوتى رسل الله

۳۔ مجرم سرداروں پر آیات (معجزات) الہی کا اثر نہ کرنا۔ و اذا جاء تهم ايه قالوا لن نؤمن حتى نوتى مثل ما اوتى ر سئل

الله

۳۔ مشرکین مکہ کے سردار، اپنے آپ کو وحی اور آسمانی کتاب کے نزول کا مستحق ہونے میں خود کہ پیغمبر (ص) کے ہم مرتبہ

سمجھتے تھے۔ اکبر مجرمیہا ... لن نؤمن حتى نؤتي مثل ما اوتى رسل الله

۵۔ نبوت پیغمبر (ص) کا انکار کرنے کے لیے، مجرم سرداروں کا رسالت انبیائے الہی کا مذاق اڑانا۔

و اذا جاء تهم آية قالوا لن نؤمن حتى نؤتي مثل ما اوتى رسل الله

مجرمین کے سرداروں کی جانب سے نزول وحی اور مقام رسالت کا تقاضا ممکن ہے فقط استہزاء کرنے کے لیے ہونہ کہ وہ

حقیقی طور پر نبوت و وحی کے خواہان ہیں۔

۶۔ خداوند عالم انبیاء کی صلاحیت کے بارے میں اپنے کامل علم کی بنیاد پر رسول کا انتخاب کرتا ہے۔

الله اعلم حيث يجعل رسالته

۷۔ انبیاء اپنی صلاحیت و لیاقت کی بنیاد پر مقام رسالت پر فائز ہوتے ہیں الله اعلم حيث يجعل رسالته

۸۔ مجرمین کے سرداروں کے لیے، بارگاہ الہی میں ذلت و خواری اور شدید عذاب آمادہ ہے۔

سيصيب الذين اجرموا صغار عند الله و عذاب شديد

۹۔ سازشیوں کی ذلت اور شدید عذاب میں گرفتار ہونے کا اہم ترین سبب ان کا دین کے خلاف مسلسل سازشیں کرنا اور

(لوگوں کو) فریب دینا ہے۔ سيصيب الذين ... بما كانوا يعمرون

۱۰۔ ذلت و خواری، مجرمین کے سرداروں کے تکبر و استکبار کی سزا ہے۔ اکبر مجرمیہا ... و اذا جاء تهم آية ...

سیصیب الذین اجرموا صغار عند اللہ

۱۱۔ الہی جزا و سزا کے نظام میں گناہ اور اسکی سزا کے درمیان ایک قسم کا تقابل و تناسب پایا جاتا ہے۔

و اذا جاء تهم آية قالوا لن نؤمن ... سیصیب الذین اجرموا صغار عند اللہ

خداوند عالم نے آیات الہی کے مقابلہ میں تکبر کرنے والوں کے لیے ذلت و خواری کی سزا مقرر کی ہے۔ جو ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔

۱۲۔ مجرمین کے سرداروں کے مکرو فریب میں سے ایک، انبیا ﷺ اور آیات الہی کے مقابلے میں بہانہ جوئی اختیار کرنا

اور شبہات پیدا کرنا تھا۔ اکبر مجرمیہا لیمکروا ... لن نؤمن حتی نؤتی بما کانوا یمکرون

کفر و شرک کے سرداروں کے مکرو فریب کا تذکرہ کرنے کے بعد ان کے شبہات و اعتراضات کی یاد دہانی کرانا، ممکن ہے ان کے مکرو فریب کا ایک واضح مصداق بیان کرنے کے لیے ہو۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کو جھٹلانا

اشراف مکہ: اشراف مکہ کی بصیرت ۳؛ اشرف مکہ کی بہانہ جوئی ۱؛ اشراف مکہ کا کفر ۱

انبیا: انبیا ﷺ کا مذاق اڑانا ۵؛ انبیا ﷺ کی صلاحیت ۶، ۷؛ انبیا ﷺ کے انتخاب کا معیار ۷، ۸

ایمان: آیات خدا پر ایمان ۱؛ حضرت محمد (ص) پر ایمان ۱، ۲؛ متعلق ایمان ۱، ۲

تکبر: تکبر کی سزا ۱۰

خدا تعالیٰ: خدا کی طرف سے عذاب ۸؛ علم خدا، ۶

دین: دین کے خلاف سازش کی سزا ۹

ذلت: ذلت کے اسباب ۹، ۱۰

رہبر: ظالم رہبر اور آیات خدا، ۳، ۱۲؛ ظالم رہبر اور انبیاء ۱۲؛ ظالم رہبروں پر معجزے کا اثمر نہ کرنا ۳؛ ظالم رہبروں کا

شبہات پیدا کرنا ۱۲؛ ظالم رہبروں کا عذاب ۸؛ ظالم رہبروں کا مذاق اڑانا ۵؛ ظالم رہبروں کا کفر ۱۲؛ ظالم رہبروں کی بہانہ

جوئی ۱۲؛ ظالم رہبروں کی ذلت ۱۰، ۸؛ ظالم رہبروں کی سزا، ۱۰؛ ظالم رہبروں کی شرائط ۲؛ ظالم رہبروں کے تقاضے ۲؛

مغرور رہبر ۱۰

عذاب: اہل عذاب ۸، ۹؛ مراتب عذاب ۸؛ موجبات عذاب ۹
 قریش: قریش کے سرداروں کا کفر ۱
 نظام جزا و سزا: ۱۱

آیت ۱۲۵

﴿فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأْتَمَّا يَصْعَدُ فِي السَّمَاءِ كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ﴾.

پس خدا جسے ہدایت دینا چاہتا ہے اس کے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینے کو ایسا تنگ اور دشوار گزار دیتا ہے جیسے آسمان کی طرف بلند ہو رہا ہو، وہ اسی طرح بے ایمانوں پر کی کثافت کو مسلط کر دیتا ہے

۱۔ شرح صدر، انسان کے ہدایت قبول کرنا کا مقدمہ ہے۔ فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ بَشْرَهُ صدرہ
 شرح صدر کا معنی انسان کے دل و دماغ اور فکر کا وسیع و کھلا ہونا ہے اس کے مقابلے میں ضیق صدر (سینے و دل کا تنگ ہونا) ہے۔

۲۔ شرح صدر ایک عطیہ الہی ہے۔ یشرح صدرہ
 ۳۔ انسان کا حق کے سامنے تسلیم ہونا اور حق کو قبول کرنے کا حوصلہ و ہمت رکھنا، ہدایت اور توفیق الہی سے بہرہ مند ہونے کی علامت ہے۔

فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صدرہ للاسلام

اس آیت میں ہو سکتا ہے اسلام اپنے لغوی معنی میں ہو جو کہ "تسلیم" ہے۔

۳۔ اسلام کے آسمانی معارف کے مقابلے میں انفعالی حالت، شرح صدر کی علامت ہے۔

فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صدرہ للاسلام

مندرجہ بالا مفہوم میں اسلام کو اس کے اصطلاحی معنی میں لیا گیا ہے جو کہ "دین اسلام" ہے۔

۵۔ شرح صدر، مؤمنین کے دل میں ایک نور الہی ہے و جعلنا له نوراً یحشی ... فمن یرد اللہ ان یرہدیہ یشرح صدرہ "فمن یرد..." میں "فای" گزشتہ آیات پر عطف اور تفریع ہے آیت ۱۲۲ (اومن کا میتا...) میں لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے: حیات رکھنے والے جو نور کے حامل ہیں اور تاریکی و ظلمت میں پڑے رہنے والے، اس آیت میں، تمام آیات کا نتیجہ اخذ کرتے ہوئے، ہدایت یافتہ افراد شرح صدر کے حامل اور گمراہ افراد ضیق صدر (تنگی قلب) میں مبتلا شمار کیئے گئے ہیں۔ احتمال ہے کہ شرح صدر سے مراد وہی نور ہو جس کا ذکر آیت ۱۲۲ میں کیا گیا ہے۔

۶۔ ضیق صدر اور دل کا شدید تنگ ہونا (حق و ہدایت کو قبول نہ کرنا) انسان کی گمراہی و ضلالت کا مقدمہ ہے۔
و من یرد ان یضله یجعل صدرہ ضیقاً حرجاً

حرج کا معنی شدید تنگ و سخت ہونا ہے۔ مجمع البیان میں ہے کہ "الحرج اضیق الضیق"
۷۔ حق کو قبول کرنے میں ضیق صدر اور دل کی سختی، حق کو قبول نہ کرنے والوں کے لیے، خداوند کی جانب سے ایک قسم کی سزا ہے۔ یجعل صدرہ ضیقاً

۸۔ انسان کی ہدایت و گمراہی ارادہ خداوند عالم کے تابع ہے۔ فمن یرد اللہ ان یرہدیہ ... و من یرد ان یضله یجعل

۹۔ آسمان کی جانب صعود کرنے (چڑھنے) کے وقت، انسان کا دل اور سینہ تنگ و سخت کر دیا جاتا ہے۔
یجعل صدرہ ضیقاً حرجاً کانما یصعد فی السماء

۱۰۔ حق (اسلام) کا راستہ، حق قبول نہ کرنے والے دل کے ساتھ تلاش کرنا آسمان کی بلندیوں پر چڑھنے کی طرح دشوار یا ناممکن ہے۔ و من یرد ان یضله یجعل صدرہ ضیقاً حرجاً کانما یصعد فی السماء

۱۱۔ ضیق صدر (سینے اور دل کا تنگ ہونا) انسان کی گمراہی کا مقدمہ ہے اور انسان کو گمراہی کے انتہائی قریب کر دیتا ہے۔ و من یرد ان یضله یجعل صدرہ ضیقاً حرجاً

۱۲۔ ضیق صدر (تنگ دلی اور حق ناپذیری)، انسان پر پلیدی کے مسلط ہونے کی علامت ہے۔
و من یرد ان یضله ... كذلك یجعل اللہ الرجس

۱۳۔ ایمان کا انکار کرنے والوں کا ضیق صدر (تنگی دل) میں مبتلا ہونا سنت خداوندی ہے۔

و من یرد ان یضله ... كذلك یجعل الله الرجس علی الذین لا یؤمنون

۱۳۔ ضیق صدر (تنگی دل) اور قلب کا ایمان سے خالی ہونا، اس پر پلیدی کے غلبے کی علامت ہے۔

کذلك یجعل الله الرجس علی الذین لا یؤمنون

۱۵۔ کفار پر پلیدی مسلط ہے۔ یجعل الله الرجس علی الذین لا یؤمنون

۱۶۔ لما نزلت هذه الایة سئل رسول الله (ص) عن شرح الصدر ما هو ؟ فقال : نور یقذفه الله فی قلب المؤمن فینشرح

له صدره و ینفسح...^(۱)

جب آیت "فمن یرد الله..." نازل ہوئی تو رسول خدا (ص) سے پوچھا گیا کہ شرح صدر سے کیا مراد ہے؟ تو آپ (ص) نے فرمایا: یہ ایک نور ہے کہ جو خدا مؤمن کے دل میں ڈال دیتا ہے، اور اس سے اس کا سینہ کھل جاتا ہے۔

۱۷۔ عن ابی جعفر ؑ : ان القلب ینقلب من لدن موضعه الی حنجرته ما لم یصب الحق فاذا اصاب الحق قرّ ...

و قرء هذه الایة "فمن یرد الله ان یهدیه یشرح صدره للاسلام..."^(۲)

امام باقر ؑ سے منقول ہے کہ: انسان کا دل جب تک حق کو پا نہ لے اس وقت تک اس طرح مضطرب رہتا ہے کہ گویا ابھی اچھل کر حلق میں آجائے گا، پس جب وہ حق کو پا لیتا ہے تو اسے اطمینان حاصل ہو جاتا ہے، اس کے بعد آپ ؑ نے آیت "فمن یرد الله..." کی تلاوت کی...

۱۸۔ عن ابی عبد الله ؑ قال : ان الله عزوجل اذا اراد بعبد خیرا نکت فی قلبه نکتة من نور و فتح مسامع قلبه و وکل به ملکا یسدده و اذا اراد بعبد سوء ا نکت فی قلبه نکتة سوداء و سد مسامع قلبه و وکل به شیطانا یضله ثم تلا

هذه الایة "فمن یرد الله ان یهدیه یشرح صدره للاسلام و من یرد ان یضله یجعل صدره ضیقا حرجا"^(۳)

(۱) مجمع البیان ج/۴ ص ۵۶۱۔ نور الثقلین ج ۱، ص ۷۶۷ ح ۲۸۴۔

(۲) محاسن برقی ج/۱ ص ۲۰۲ ح ۴۱۔ ب ۳، تفسیر برهان ج ۱ ص ۵۵۳ ح ۴۔

(۳) کافی ج/۱ ص ۱۶۶ ح ۲۔ تفسیر برهان ج/۱ ص ۵۵۲ ح ۱۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جب بھی خداوند کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کے دل میں نور کا ایک نکتہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دل کے کان کھول دیتا ہے اور ایک فرشتہ اس پر مامور کر دیتا ہے جو کاموں میں اس کی مدد کرتا ہے اور جب بھی خداوند کسی بندے کی بدی چاہتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دل کا کان بند کر دیتا ہے اور ایک شیطان اس پر مسلط کر دیتا ہے تاکہ اسے گمراہ کرے اس کے بعد امام صادق علیہ السلام نے یہ آیت (فمن یرد اللہ...) تلاوت فرمائی۔

۱۹۔ عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام فی قوله تعالى : "فمن یرد اللہ ان یهدیہ یشرح صدرہ للاسلام، قال : من یرد اللہ ان یهدیہ بإیمانه ... یشرح صدرہ للتسلیم لله و الثقة به و السکون الی ما وعدہ من ثوابه ... و من یرد ان یضله ... لکفره به و عصیانه له فی الدنیا یجعل صدرہ ضیقاً حرجاً حتی یشک فی کفره و یضطرب من اعتقاد قلبه ... (۱)

امام رضا علیہ السلام آیہ مجید "فمن یرد اللہ..." کے بارے میں فرماتے ہیں: خداوند عالم جس شخص کی اس کے ایمان کی خاطر ہدایت کرنا چاہیے تو اس کے سینے کو، خداوند عالم کے سامنے تسلیم ہونے، اس پر اعتماد کرنے اور اجر الہی کے وعوں کے ذریعے آرام و قرار پانے کے لیے کھول دیتا ہے اور اگر خدا کسی شخص کو اس کے کفر و نافرمانی کی وجہ سے دنیا میں گمراہ کرنا چاہے تو اس کے سینے کو تنگ اور سخت کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے کفر میں شک کرنے لگتا ہے اور اپنے قلبی اعتقادات سے مضطرب و پریشان رہتا ہے...

۲۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل : "و من یرد ان یضله یجعل صدرہ ضیقاً حرجاً" فقال : قد یکون ضیقاً و له منفذ یسمع منها و یبصر و "الحرج" الملتئم الذی لا منفذ له یسمع له و لا یبصر به (۲)

امام صادق علیہ السلام سے آیت "و من یرد ان یضله..." کے بارے میں منقول ہے کہ: کبھی انسان کا سینہ (دل) تنگ ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے سننے اور دیکھنے کا راستہ باقی رہتا ہے۔ اور "حرج" سے مراد وہ سینہ ہے کہ جو بالکل بند اور ٹھوس ہوتا ہے اور اس میں نفوذ کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا کہ جس سے وہ سن سکے یا دیکھ سکے۔

آسمان: آسمان کی جانب صعود کرنا ۹

(۱) عیون اخبار الرضا ج ۱ ص ۱۳۱ ح ۲۷ ب ۱۱۔ نور الثقلین ج ۱ ص ۷۶۵ ح ۲۷۷۔

(۲) معانی الاخبار ص ۱۴۵ ح ۱ / تفسیر برہان ج ۱ ص ۵۵۳ ح ۶۔

اضطراب: اضطراب کے علل و اسباب ۱۹

ایمان: ایمان کے موانع ۱۲

تسلیم: حق کے سامنے تسلیم ہونے کے آثار ۳

تشبیہات: آسمان کی جانب صعود کرنے سے تشبیہ ۱۰

تنگی دل: تنگی دل کے آثار ۱۲، ۱۱، ۶؛ تنگی دل کے اسباب ۲۰، ۱۳، ۱۳، ۹

ثابت قدمی: ثابت قدمی کے علل و اسباب ۱۸

جبر و اختیار ۸

حق: حق قبول کرنے والوں کا حوصلہ ۳، ۳؛ حق قبول نہ کرنے کے آثار ۶، ۱۲؛ حق قبول نہ کرنے والوں کا ایمان ۱۰؛ حق

قبول نہ کرنے والوں کا تنگ سینہ ۴؛ حق قبول نہ کرنے والوں کا ناقابل ہدایت ہونا ۱۰؛ حق قبول نہ کرنے والوں کی سزا ۷

خبثت: خبثت کے آثار ۱۳؛ خبثت کی علامت ۱۲

خدا تعالیٰ: ارادہ خدا ۸؛ توفیقات خدا ۳؛ سنن خدا ۱۳؛ نعمات خدا ۲؛ ہدایت خدا ۳

روایت: ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰؛ سزا: سزا کے اسباب ۷

شرح صدر: ۲ شرح صدر کے آثار ۱، ۱۹، ۲۰؛ شرح صدر کے اسباب ۱۹، ۲۰؛ شرح صدر کی اہمیت ۵؛ شرح صدر کی

حقیقت ۱۶؛ شرح صدر کی علامت ۳

قرآن: تشبیہات قرآن ۱۰

قلب: قلب کا سیاہ ہونا ۱۸؛ قلب کے اطمینان کے اسباب ۱۷؛ مضطرب قلب ۱۷

کفار: کفار کا ضیق صدر ۱۳؛ کفار کی خبثت ۱۵

کفر:

کفر کے آثار ۱۹

گمراہ افراد: گمراہوں کا قلب ۱۷

گمراہی: گمراہی کا مقدمہ ۶، ۱۱؛ گمراہی کا منشا ۸؛ گمراہی کے اسباب ۱۸

مؤمنین: مؤمنین کا شرح صدر ۵؛ مؤمنین کے فضائل ۵؛ مؤمنین کے قلب کی نورانیت ۵، ۱۶، ۱۸

ہدایت: ہدایت کا مقدمہ ۱؛ ہدایت کا منشا ۸؛ ہدایت کی علامت ۳؛ ہدایت کے اسباب ۱۸؛ ہدایت کے موانع ۲۰

آیت ۱۲۶

﴿وَهَذَا صِرَاطٌ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ﴾.

اور یہی تمہارے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے۔ ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے آیات کو مفصل طور سے بیان کر دیا ہے

۱۔ اسلام اور خدا کے سامنے تسلیم ہونے کا جذبہ ہی صراطِ مستقیم ہے۔ ہذا صراط ربك مستقيما قد فصلنا الآيات

"ہذا" ہو سکتا ہے "للاسلام" کی جانب اشارہ ہو جو گذشتہ آیت میں گزارا ہے۔

۲۔ حق سے فرار کرنے والوں کو تنگی دل کے ذریعے گمراہ کرنا اور حق کا راستہ طے کرنے والوں کو شرح صدر کے ذریعے ہدایت کرنا، پروردگار کا صراطِ مستقیم اور اسکی قائم و ثابت سنت ہے۔

فمن يرد الله ان يهديه ... هذا صراط ربك مستقيما

بظاہر "ہذا" کا مشار الیہ، گذشتہ آیت کا مطلب ہے جو کہ گذشتہ آیات کے نتیجے کی حیثیت رکھتا ہے۔ بنا برائیں "ہذا" شرح صدر اور ضیق صدر کی جانب اشارہ ہے۔

۳۔ پیغمبر (ص) خدا کی خصوصی عنایت اور ربوبیت کے زیر سایہ ہیں۔

و هذا صراط ربك مستقيما

۳۔ ہدایت اور گمراہی ربوبیت خدا کے مظاہر میں سے ہے۔ و هذا صراط ربك مستقيما

خداوند عالم کے ہدایت کرنے (ان یھدیہ) اور اضلال الہمی (یضلہ) کی طرف اشارہ کرنے کے بعد "رب" جیسا مبارک نام ذکر کرنا ظاہر کرتا ہے کہ اس نام اور اس کے ذریعے گمراہی و ہدایت کی تجلی کے درمیان (ایک قسم کا) رابطہ برقرار ہے۔

۵۔ جو لوگ خداوند عالم کی نصیحتیں قبول کرتے ہیں اور ان سے غفلت نہیں کرتے وہی آیات الہی سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔
قد فصلنا الآيات لقوم يذكرون

۶۔ جن لوگوں نے آیات الہی اور اسکے معارف حاصل کرنے کے بعد، انھیں فراموش نہیں کیا اور ان سے غفلت نہیں برتی، وہی خدا کے نزدیک قدر و منزلت رکھتے ہیں۔ قد فصلنا الآيات لقوم يذكرون

۷۔ خدا نے کائنات میں اپنی آیات اور سنن کھول کر بیان کر دی ہیں۔ فصلنا الآيات لقوم يذكرون

۸۔ آیات خدا اور سنن الہی کی جانب توجہ اور انھیں مسلسل یاد رکھنا، صراط مستقیم تک رسائی حاصل کرنے کا مقدمہ

ہے۔ و هذا صراط ربك مستقيما قد فصلنا الآيات لقوم يذكرون

۹۔ انسان ہمیشہ نصیحت اور تنبیہ کا محتاج ہے۔ قد فصلنا الآيات لقوم يذكرون

"یذکرون" صیغہ مضارع ہے جو تجدد، تداوم اور استمرار کا معنی دیتا ہے "متذکرین" (نصیحت حاصل کرنے والوں) کی اس طرح توصیف کرنا، اس نکتے کی جانب ایک ظریف اشارہ ہے کہ انسان ہمیشہ نصیحت و یاد دہانی کا محتاج ہے۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کے فضائل ۳

آیات خدا: آیات خدا سے استفادہ ۵؛ آیات خدا کی اہمیت ۶؛ آیات خدا کی وضاحت ۷

احتیاجات: تنبیہ و خبردار کرنے کی احتیاج ۹؛ نصیحت کی احتیاج ۹

اسلام: قبول اسلام کے آثار ۱

اقدار: اقدار کا معیار ۶

انسان: انسان کی ضروریات ۹

تسلیم: خدا کے آگے تسلیم ہونے کے آثار ۱

حق: حق قبول کرنے والوں کا شرح صدر ۲; حق قبول کرنے والوں کی ہدایت ۲; حق قبول نہ کرنے والوں کا ضیق صدر ۲;

حق قبول نہ کرنے والوں کی گمراہی ۲

خدا تعالیٰ: خدا کی تنبیہات کو قبول کرنا ۵; خدا کی خاص

عنایت ۳; خدا کی ربوبیت ۳، ۳; خدا کی سنن ۲; خدا کی سنن کی وضاحت ۴; تعلیمات دین کو قبول کرنا ۶

ذکر: آیات خدا کا ذکر ۸; ذکر کے آثار ۸; سنن خدا کا ذکر ۸

صراط مستقیم ۱، ۲

گمراہی: گمراہی کا منشاء ۳

مقربین: ۳

ہدایت: صراط مستقیم کی جانب ہدایت ۸; منشاء ہدایت ۳

آیت ۱۲۷

﴿لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُمْ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾.

ان لوگوں کے لئے پروردگار کے نزدیک دارالسلام ہے اور وہ ان کے اعمال کی بنا پر ان کا سرپرست ہے
۱۔ ہدایت یافتہ اور آیات و معارف الہی کو یاد کرنے والے افراد کے لیے خدا کے حضور سلامتی والا ٹھکانہ ہے۔

فمن یرد اللہ ... قد فصلنا الآیات لقوم یدکرون لهم دار السلام عند ربهم

۲۔ بہشت مکمل امن و سلامتی کا گھر ہے۔ لهم دار السلام

جیسا کہ مفسرین کا کہنا ہے کہ دار السلام سے مراد بہشت ہے کہ سلامتی اور پر امن ہونا اسکی خصوصیات میں سے ہے۔

۳۔ سلامتی اور پر امن ہونا دو قیمتی نعمتیں ہیں۔ فمن یرد اللہ ... لهم دار السلام عند ربهم

"متذکرین" (نصیحت قبول کرنے والوں) کے لیے خصوصی اجر و ثواب کے عنوان سے "دار السلام" (سلامتی و امن کا گھر) کی یاد دلانا، ظاہر کرتا ہے کہ یہ ایک خاص، قیمتی اور غیر معمولی نعمت ہے۔

۳۔ ہوشیار اور نصیحت حاصل کرنے والے ہدایت یافتہ افراد بارگاہ پروردگار میں مقرب اور اسکی ولایت کے زیر سایہ ہوتے

ہیں۔ فمن یرد اللہ ان یهدیه ... لقوم یدکرون لهم دار السلم عند ربهم و هو ولیهم

۵۔ دار السلام (امن و سلامتی کے گھر) تک پہنچنے والوں کے امور کی سرپرستی خود خداوند متعال کرے گا۔

لهم دار السلم عند ربهم و هو ولیهم

۶۔ ہدایت یافتہ لوگوں کا اجر و ثواب ان کے پروردگار کے حضور محفوظ ہے۔ و من یرد اللہ ... لهم دار السلم عند ربهم

۷۔ ہوشیار اور نصیحت حاصل کرنے والے ہدایت یافتہ افراد کو اجر و ثواب دینا، خدا کی ربوبیت کے خواص میں سے ہیں

۔ لهم دار السلم عند ربهم

۸۔ دار السلام (بہشت اور امن و سلامتی کا گھر)، ہدایت یافتہ افراد کے مسلسل اعمال کا اجر ہے۔

لهم دار السلام ... بما کانوا یعملون

۹۔ ایمان کے زیر سایہ (نیک) عمل (ہی) بہشت اور ولایت الہی سے بہرہ مند ہونے کی قیمت ہے۔

لهم دار السلم ... بما کانوا یعملون

آرام و اطمینان: آرام و اطمینان کے اسباب ۱؛ نعمت اطمینان و آرام ۳

آیات خدا: آیات خدا کو یاد رکھنے والوں کے مقامات ۱

اجر و ثواب: اجر و ثواب کا محفوظ ہونا ۶

امن: امن و سلامتی کی نعمت ۳

ایمان: ایمان اور عمل ۹; ایمان کے آثار ۹

بہشت: بہشت میں آرام و اطمینان ۲; بہشت میں امن و سلامتی ۲، ۸; بہشت میں جانے کے اسباب ۹

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۵; خداوند کی طرف سے اجر و ثواب ۶; ربوبیت خدا ۷; ولایت خدا ۵; ولایت خدا سے بہرہ مند ہونا ۹

دار السلام: دار السلام میں امن ۸

عمل: عمل کے آثار ۹

مقربین: ۱، ۳

مہتدین: مہتدین اور بہشت ۸; مہتدین اور دار السلام ۵، ۸; مہتدین (ہدایت یافتہ افراد) کا آرام و سکون ۱; مہتدین کا اجر

۸، ۷، ۶; مہتدین کا تقرب ۳; مہتدین کی ہوشیاری ۳، ۷; مہتدین کے مقامات ۱، ۳

ولایت: ولایت خدا سے بہرہ مند افراد ۳

یاد: آیات خدا کو یاد کرنے کی اہمیت ۱

﴿ وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ جَمِيعاً يَا مَعْشَرَ الْجِنَّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُمْ مِنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَّغْنَا أَلْدَى الَّذِي أَجَلْتُمْ لَنَا قَالِ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝﴾

اور جس دن وہ سب کو محشور کرے گا تو کہے گا کہ اے گروہ جنات تم نے اپنے کو انسانوں سے زیادہ بنا لیا تھا اور انسانوں میں ان کے دوست کہیں گے کہ پروردگار ہم میں سب نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا ہے اور اب ہم اس مدت کو پہنچ گئے ہیں جو تو نے ہماری مہلت کے واسطے معین کی تھی۔ ارشاد ہو گا تو اب تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے مگر یہ کہ خدا ہی آزادی چاہ لے۔ بیشک تمہارا پروردگار صاحب حکمت بھی ہے اور جاننے والا بھی ہے

۱۔ خدا قیامت کے دن تمام جن و انس کو محشور کرے گا۔ و یوم یحشرهم جمیعاً یمعشر الجن قد استکثرتم من الانس
۲۔ گمراہ لوگ، قیامت کے دن اپنے اعمال کا حساب دینے کے لیے اور ان کی جزاء پانے کے لیے اٹھائے جائیں گے۔ و من یرد ان یضله ... و یوم یحشرهم جمیعاً یامعشر الجن

۳۔ قرآن کی تبلیغ و انذار کے طریقوں میں سے ایک، قیامت کی یاد دلانا ہے۔
کذلک یجعل اللہ الرجس علی الذین لایؤمنون ... و یوم یحشرهم جمیعاً

"یوم" ظرف ہے اور "اذکر" جیسے ایک محذوف فعل سے متعلق ہے۔ یعنی اس دن (قیامت) کی لوگوں کو یاد دلاؤ۔
۳۔ جنات بھی ارادہ، اختیار اور شرعی ذمہ داریوں کی حامل مخلوق ہیں۔ یامعشر الجن قد استکثرتم من الانس
قیامت کے دن جنات کے پوچھ گچھ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک مکلف (شرعی ذمہ داریوں کی حامل) اور صاحب اختیار مخلوق ہے۔

۵۔ جنات اور انسانوں سے قیامت کے دن ایک ساتھ پوچھ گچھ کی جائے گی۔ یٰمَعْشَرَ الْجَنِّ ... و قَالَ اُولَیَْٓٔا هُمْ مِنَ الْاِنْسِ

۶۔ جنات کو بنی آدم میں نفوذ کرنے اور ان پر مسلط ہونے کی قدرت حاصل ہے۔
یٰمَعْشَرَ الْجَنِّ قَدْ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْاِنْسِ

۷۔ گمراہ کرنے والے جنات جب خداوند متعال کی جانب سے مواخذہ اور پوچھ گچھ کا سامنا کریں گے تو بنی آدم کو گمراہ کرنے کے بارے میں ان کے پاس کوئی عذر اور جواب نہیں ہوگا۔

یٰمَعْشَرَ الْجَنِّ قَدْ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْاِنْسِ و قَالَ اُولَیَْٓٔا هُمْ مِنَ الْاِنْسِ

جنات سے سوال کرنے پر جنات کے جواب کو نقل کرنے کے بجائے، بنی آدم کا جواب نقل کرنا، ہو سکتا ہے ان کے جواب دینے سے عاجز ہونے اور عذر خواہی نہ کر سکنے کی جانب اشارہ ہو۔

۸۔ جنات کوشش کرتے ہیں کہ بنی آدم پر اپنا نفوذ و تسلط بڑھا کر ان کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو گمراہ کریں۔

یٰمَعْشَرَ الْجَنِّ قَدْ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْاِنْسِ

(لسان العرب) میں ہے کہ "استکثر من الشیء" رغب فی الكثير منه۔ یعنی ان کی کثرت میں اس نے میل و رغبت کی۔ لہذا "استکثرتم من الانس" کہ جو جنات سے خطاب ہے۔ یعنی تم (جنات) بہت سے آدمیوں میں رغبت و میلان رکھتے ہو تا کہ انہیں گمراہ کر سکو۔

۹۔ بہکانے والے جنات، بنی آدم میں سے زیادہ سے زیادہ افراد کو اپنے جیسے گمراہ شیطانوں میں تبدیل کرنے کی سعی کرتے

ہیں یٰمَعْشَرَ الْجَنِّ قَدْ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْاِنْسِ

"استکثار" کا معنی "بہت زیادہ طلب کرنا" ہے لہذا "استکثرتم من الانس" کے محتمل معانی میں سے ایک یہ ہے کہ استکثار اس لحاظ سے کہ شیاطین اپنے علاوہ انسانوں میں بھی شیطانوں کی کثرت کے طالب ہیں۔ یعنی وہ چاہتے ہیں زیادہ سے زیادہ شیطان انسان پیدا ہوں۔

۱۰۔ بنی آدم کو چاہیئے کہ وہ ورغلا نے اور بہکانے والے جنات (شیاطین) کے وسوسے کے مقابلے میں ہوشیار رہیں اور اپنی حفاظت کریں۔ یامعشر الجن قد استکثرتم من الانس

خداوند متعال کا جنات کے تسلط اور اعمال کی خبر دینا، بنی آدم کے لیے ایک تنبیہ ہے کہ وہ اپنے دشمن کو پہچانیں اور اس کے مقابلے کے لیے ضروری تدابیر اختیار کریں۔

۱۱۔ بعض گمراہ انسانوں اور جن (شیاطین) کے درمیان ایک قسم کی دوستی اور پیروی کا رابطہ برقرار ہوتا ہے۔
و قال اولیاءہم من الانس

۱۲۔ جن شیاطین کے پیروکار، ان کے دوست ہیں۔ یامعشر الجن قد استکثرتم من الانس و قال اولیاءہم من الانس۔

۱۳۔ ورغلا نے والے جنات اور ان کے پیروکار انسان، انحراف اور گمراہی کے لیے ایک دوسرے سے استفادہ کرتے ہیں۔
و قال اولیاءہم من الانس ربنا استمتع بعضنا ببعض

"استمتع" سے مراد، فائدہ و لذت اٹھانا ہے۔ اور "بعض" سے مراد بعض جنات اور انسان ہیں۔ چونکہ ان دونوں گروہوں کے دنیا میں باہمی رابطہ کے بارے میں سوال کی بات ہو رہی ہے (لہذا دونوں گروہ مراد ہیں)

۱۵۔ جنات انسانوں کو ورغلا اور بہکا کر لطف اٹھاتے ہیں۔ و قال اولیاءہم من الانس ربنا استمتع بعضنا ببعض

۱۶۔ انسان بھی جنات کے ذریعے گمراہ ہو کر لذت و لطف حاصل کرتے ہیں۔

و قال اولیاءہم من الانس ربنا استمتع بعضنا ببعض

۱۷۔ انسان اور جن خداوند متعال کی جانب سے ایک مقرر شدہ اجل (عمر) لیکر آتے ہیں۔

و بلغنا اجلنا الذی اجلت لنا

۱۸۔ گمراہ لوگوں کا قیامت کے دن عمر کے آخری لحظے تک اپنی خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے کا اعتراف کرنا۔

ربنا استمتع بعضنا ببعض و بلغنا اجلنا الذی اجلت لنا

"ربنا استمتع..." کے بعد، جملہء "و بلغنا" عمر کے آخری لحظے تک، گمراہوں کی دنیوی لذات سے بہرہ مندی کے جاری رہنے کا بیان ہے۔ بنا برائیں ان کی پوری عمر اسی مقصد کے حصول میں گذر گئی ہے۔

۱۹۔ گمراہوں کی توانائیوں کا، خواہشات نفسانی کے راستے میں صرف ہونا۔

و بلغنا اجلنا الذی اجلت لنا

"اجل" سے مراد "وقت اور فرصت کا ختم ہونا ہے۔ جملہ "و بلغنا اجلنا..." ممکن ہے، مرتبے اور درجے کے بارے میں کنایہ ہو۔ بنا براین "و بلغنا اجلنا" کا معنی یہ ہوگا کہ "ہم اس مرتبے اور مقام تک پہنچ گئے ہیں کہ جو ہمارے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ ۲۰۔ ور غلانی اور بہکانے والے جنّات (شیاطین) اور ان کے پیروکار انسانوں کا ابدی ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔ قال النار مثو کم خلدین فیہا

"مثوی" اسم مکان ہے جسکا معنی ٹھکانہ اور جائے قرار ہے (راغب)

۲۱۔ دوزخیوں کا خلود اور عدم خلود (جہنم میں ہمیشہ رہنا یا نہ رہنا) مشیت خداوند سے مربوط ہے۔ خلدین فیہا الا ما شاء اللہ

۲۲۔ جہنم میں ابدی سزایافتہ افراد، ممکن ہے مشیت خدا کے زیر سایہ اس سے نجات پالیں۔ خلدین فیہا الا ما شاء اللہ

۲۳۔ خداوند متعال حکیم (استواری اور پائیداری بخشنے والا) اور علیم (بہت زیادہ جاننے والا) ہے۔ ان ربك حکیم علیم

۲۳۔ خداوند متعال کے افعال علم و حکمت کی بنیاد پر (قائم) ہیں قال النار مثو کم ... ان ربك حکیم علیم

۲۵۔ مشیت الہی، خداوند متعال کے علم و حکمت سے مربوط ہے۔ الا ما شاء اللہ ان ربك حکیم علیم

۲۶۔ ربوبیت کی لازمی شرط، علم و حکمت ہے۔ ان ربك حکیم علیم

اجل: اجل مسمی ۱۷

اسما و صفات: حکیم ۲۳؛ علیم ۲۳

انذار: انذار (ڈرانے) کا طریقہ ۳

انسان: انسان اور جنّات ۱۱؛ انسان اور قیامت کا دن ۵؛ انسانوں کا اضروی حشر ۱؛ انسانوں کا اضروی مواخذہ ۵؛ انسانوں کا خبردار کیا جانا ۱۰؛ انسانوں کی اجل ۱۷؛ انسانوں کی ذمہ داری ۱۰؛ انسانوں کی لذائذ ۱۶ تبلیغ:

روش تبلیغ ۳

جنات: جنات اور انسان ۱۳، ۸، ۶؛ جنات اور انسان کو ورغلانا ۱۵؛ جنات اور قیامت ۵؛ جنات کا آخرت میں محسوس ہونا ۱؛ جنات کا اختیار ۳؛ جنات کا اضروی حشر ۱، ۳؛ جنات کا لفظ ۶؛ جنات کا ورغلانا ۷؛ جنات کی اطاعت ۱۱؛ جنات کی شرعی ذمہ داری ۳؛ جنات کی طاقت ۶؛ جنات کے رجحانات ۱۳؛ جنات کے روابط ۱۱؛ جنات کے لذائذ ۱۵، ۱۳؛ ورغلانے والے جنات ۷؛ ورغلانے والے جنات کا انجام ۲۰؛ ورغلانے والے جنات کا عذاب ۲۰؛ ورغلانے والے جنات کا کردار ۱۳، ۸، ۹؛ ورغلانے والے جنات کے پیروکار ۱۳

جہنم: جہنم سے نجات ۲۲؛ جہنم میں دائمی قیام ۲۰

جہنمی افراد: ۲۰ جہنمی افراد کی ابدیت ۲۱، ۲۲؛ جہنمیوں کی نجات ۲۲

حکمت: حکمت کی اہمیت ۲۶

خدا تعالیٰ: افعال خدا، ۱، ۲۳؛ حکمت خدا ۲۳، ۲۵؛ علم خدا ۲۳، ۲۵؛ مشیت خدا ۲۱، ۲۲؛ مشیت خدا کا منشاء ۲۵

دوستی: جنات سے دوستی ۱۱

ذکر: قیامت کا ذکر ۳

ربوبیت: ربوبیت کی شرائط ۲۶

شیاطین: شیاطین انسی ۹؛ شیاطین جنی ۱۲؛ شیاطین کا انجام ۲۰؛ شیاطین کا عذاب ۲۰؛ شیاطین کے پیروکار ۱۲؛ شیاطین کے پیروکاروں کا انجام ۲۰؛ شیاطین کے پیروکاروں کا عذاب ۲۰؛ شیاطین کے دوست ۱۲

شیطان: شیطان کی لذتیں ۱۳؛ شیطان کے میلانات ۱۳

عذاب: اہل عذاب ۲۰

علم: اہمیت علم ۲۶

قیامت: قیامت کے دن اپنی گمراہی کا اقرار ۱۸؛ قیامت کے دن حساب لیا جانا ۲، ۵؛ قیامت کے دن محسوس ہونا ۱

گمراہ افراد: گمراہ اور قیامت کا دن ۱۸؛ گمراہوں کا اخروی اقرار ۱۸؛ گمراہوں کا اخروی حشر ۲؛ گمراہوں کا اخروی مؤاخذہ ۲؛
 گمراہوں کے رجحانات ۱۹؛ گمراہوں کی ہوا پرستی ۱۸
 گمراہی: گمراہی سے لذت حاصل کرنا ۱۵، ۱۶؛ گمراہی کے علل و اسباب ۱۳، ۱۶
 ہوا پرستی: ہوا پرستی کے آثار ۱۸

آیت ۱۲۹

﴿وَكَذَلِكَ نُؤَيِّ بِغُضِّ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾.

اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو ان کے اعمال کی بنا پر بعض پر مسلط کر دیتے ہیں
 ۱۔ خداوند متعال، جس طرح جنات میں سے شیاطین کو بنی آدم پر مسلط کرتا ہے۔ اسی طرح بعض ظالموں کو بھی بعض دوسرے ظالموں پر مسلط کر دیتا ہے۔ یامعشر الجن قد استكثرتم ... و كذلك نولي بعض الظالمين بعضا
 "کذلک" جنات کے بنی آدم پر تسلط کے ساتھ، ظالموں کے ظالموں پر تسلط کی تشبیہ ہے یعنی جس طرح ہم جنات کو بنی آدم پر مسلط کرتے ہیں اسی طرح ظالم لوگوں کو دوسرے ظالم گروہ پر مسلط کر دیتے ہیں۔
 ۲۔ ظالم انسان، دوسرے انسانوں کو گمراہ اور منحرف کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔
 یامعشر الجن قد استكثرتم ... و كذلك نولي بعض الظالمين بعضا
 گذشتہ آیات میں، جنات کے بنی آدم کو ورغلائے اور بہکانے کی بات تھی۔ "کذلک" کی تشبیہ کا تقاضا یہ ہے کہ بنی آدم اور جنات کے متقابل روابط کی شباهت ظالموں کے درمیان روابط جیسی ہے۔ یعنی جس طرح جنات، لوگوں کو ورغلائے اور بہکاتے ہیں، اسی طرح ظالمین بھی دوسرے ظالموں کو ورغلائے کی کوشش کرتے

ہیں۔

۳۔ گمراہ کرنے والے اور گمراہ ہونے والے دونوں ظالم ہیں۔ و كذلك نولي بعض الظالمين بعضا
"بعض" سے مراد گمراہ کرنے والے اور "بعضا" سے مراد گمراہ ہونے والے ہیں کہ دونوں کو ظلم سے متصف کیا گیا ہے۔ قابل
ذکر ہے کہ "بعضا" کی تنوین، مضاف الیہ کے بدلے ہے۔ یعنی "نولي بعض الظالمين بعضهم"

۳۔ ورغلانے اور بہکانے والے جنات اور ان کے بہکاوے اور ورغلانے میں آنے والے بنی آدم، دونوں ظالم ہیں۔
يامعشر الجن قد استكثرتم من الانس ... و كذلك نولي بعض الظالمين بعضا

۵۔ خود انسانوں کا ظلم، ان پر ظالمانہ حکومتوں کے تسلط کا باعث بنتا ہے۔ و كذلك نولي بعض الظالمين بعضا
حکم کا وصف پر معلق ہونا، علیت کی جانب اشارہ ہے۔ آیہ شریفہ میں حکم "نولي" کا الظالمین جیسی صفت پر معلق ہونا، فعل
کے جاری ہونے میں، صفت "ظلم" کی تاثیر کی جانب اشارہ ہے۔

۶۔ ستم پیشہ لوگوں پر ستمگروں اور ظالموں کا حاکمیت و تسلط پانا، انسانی معاشروں میں جاری سنن الہی ہیں۔
و كذلك نولي بعض الظالمين بعضا

۷۔ معاشرے میں لوگوں کے ظالمانہ کردار کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان پر ظالم حکمران مسلط ہو جاتے ہیں۔
و كذلك نولي بعض الظالمين بعضا بما كانوا يكسبون

۸۔ معاشرے میں سنن خدا کا جاری ہونا، معاشرے میں لوگوں کے اعمال کے نتائج سے مربوط ہے۔
و كذلك نولي بعض الظالمين بعضا بما كانوا يكسبون

"نولي" فعل مضارع ہے کہ جو استمرار پر دلالت کرتا ہے اور اس کا مقتضی ایک قانون و سنت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی
طرح جملہء "بما كانوا يكسبون" "نولي" کے جاری ہونے کی علت کا بیان ہے۔ لہذا، ظالموں کا تسلط و حکومت حاصل کرنا،
ایک جانب، سنت خدا ہے تو دوسری جانب سے بنی آدم کے اعمال سے مربوط ہے۔

۹۔ یہ انسان کا عمل اور کردار ہے کہ جس کی وجہ سے یا تو وہ ولایت خدا کے سائے میں آجاتا ہے یا ظالموں کی سرپرستی قبول
کر لیتا ہے۔ و هو وليهم بما كانوا يعملون ... نولي بعض الظالمين بعضا بما كانوا يكسبون

۱۰۔ انسان کی تقدیر اور قسمت خود اس کے اپنے ہاتھ سے لکھی جاتی ہے۔
و كذلك نولي ... بما كانوا يكسبون

انسان: انسان پر تسلط ۱

تقدیر: تقدیر پر اثر انداز ہونے والے عوامل ۱۰

جبر و اختیار: ۱۰

جنات: جنات کا تسلط ۱؛ ورغلا نے والے جنات کا ظلم ۳

حکومت: ظالم حکومتوں کے تسلط کے علل و اسباب ۵

خدا تعالیٰ: افعال خدا، ۱؛ سنن خدا ۶؛ سنن خدا کا جاری ہونا ۸؛ ولایت خدا سے بہرہ مند ہونا ۹

ظالمین: ۳، ۳

ظالمین پر حاکمیت ۶؛ ظالمین کا تسلط ۱؛ ظالمین کی حاکمیت ۶؛ ظالمین کی حاکمیت کے علل و اسباب ۱۴؛ ظالمین کی ولایت کا

سبب ۹؛ ظالمین کے تسلط کے عوامل ۵

ظلم: اجتماعی ظلم کے آثار ۷؛ ظلم کے آثار ۵، ۷

عمل: عمل کے آثار ۹

گمراہ کرنے والے: گمراہ کرنے والوں کا ظلم ۳

گمراہ لوگ: گمراہوں کا ظلم ۳، ۳

گمراہی: گمراہی کے علل و اسباب ۳

معاشرتی طبقات: ۲

آیت ۱۳۰

﴿ يَا مَعْشَرَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ۝﴾

اے گروہ جن و انس نکلیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے جو ہماری آیتوں کو بیان کرتے اور تمہیں آج کے دن کی ملاقات سے ڈراتے۔ وہ کہیں گے کہ ہم خود اپنے خلاف گواہ ہیں اور ان کو زندگانی دنیا نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا اور انہوں نے خود اپنے خلاف گواہی دی کہ وہ کافر تھے

۱۔ گمراہ جن و انس سے قیامت کئے دن، ایک ساتھ پوچھ گچھ کی جائے گی اور وہ ایک ساتھ عذاب و توبیخ سے دوچار ہونگے۔ یامعشر الجن و الانس الم یاتکم رسل

۲۔ انبیائے الہی، جن و انس پر حجت خدا ہیں۔ یامعشر الجن و الانس الم یاتکم رسل منکم

۳۔ انبیائے الہی کی اطاعت کرنے اور ان کی ہدایت سے بہرہ مند ہونے میں جن و انس کا مشترک ہونا۔ یامعشر الجن و الانس الم یاتکم رسل منکم

۳۔ جنات کے لیے خود انہی کی جنس سے انبیاء کا موجود ہونا۔ یامعشر الجن و الانس الم یاتکم رسل منکم
جملہ "یا تکم رسل منکم" سے پتہ چلتا ہے کہ جن و انس میں سے ہر ایک کے لیے ایسے انبیاء و رسول ہیں جو خود انہی کی جنس سے ہیں۔ "الجن و رسل من الانس"

۵۔ جن شعور اور اختیار رکھتا ہے اور انبیائے الہی کی ہدایت کا محتاج ہے۔

یامعشر الجن و الانس الم یاتکم رسل منکم

پوچھ گچھ اور توبیخ کے صحیح ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ

جس سے پوچھ کچھ کی جائے اور جسے توبیخ کی جائے وہ شعور اختیار اور شرعی ذمہ داریوں کا حامل ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو یہ مؤاخذہ، توبیخ اور سزا و جزا صحیح نہیں۔

۶۔ انبیاء کے اہم ترین فرائض میں سے ایک، لوگوں کو آیات الہی سے آگاہ کرنا اور انہیں قیامت کے سلسلے میں ڈرانا ہے۔ رسل منکم یقصون علیکم ایتی و ینذرونکم لقاء یومکم هذا

۷۔ قیامت پر اعتقاد، تمام ادیان الہی میں ایک مسلمہ اصول ہے۔ رسل منکم ... ینذرونکم لقاء یومکم هذا

۸۔ دینی مبلغین کے دو بنیادی فرائض یہ ہیں کہ وہ لوگوں کو آیات الہی اور ان کے مطالب سے آگاہ کریں اور انہیں قیامت (کے دن) سے ڈرائیں۔ یقصون علیکم ایتی و ینذرونکم لقاء یومکم هذا

۹۔ قیامت کے دن کافر جن و انس، انبیائے الہی کے مبعوث ہونے کا اعتراف کر کے، خود اپنے خلاف گواہی دیں گے۔ الم یاتکم رسل منکم ... قالوا شہدنا علی انفسنا

۱۰۔ دنیوی زندگی، پر فریب اور گمراہ کرنے والی نمود و نمائش کی حامل ہے۔ و غرہم الحیۃ الدنیا

۱۱۔ کفار کے انبیاء علیہ السلام کے انذار سے نصیحت حاصل نہ کرنے اور آیات (الہی) کو قبول نہ کرنے کا (سب سے بڑا) سبب انکا دنیوی زندگی کے فریب میں آنا ہے۔ و غرہم الحیۃ الدنیا

۱۲۔ گمراہی سے بچنے کے لیے، دنیا کے پر فریب نظاروں کے مقابلے میں، ہوشیار رہنے کی ضرورت۔ و غرہم الحیۃ الدنیا

۱۳۔ انبیاء علیہ السلام کی نبوت کا انکار اور انکے انذار پر اعتقاد نہ رکھنا، کفر ہے۔ الم یاتکم رسول ... ینذرونکم ... انکم کانوا کفرین

۱۴۔ قیامت کے دن شیاطین کے پیروکار دنیا میں اپنے کفر اختیار کرنے کا اعتراف کریں گے۔ و شہدوا علی انفسہم انہم کانوا کفرین

۱۵۔ شیاطین کے پیروکار گمراہ افراد، قیامت کے دن، دنیا میں اپنے کفر اور (گمراہی) سے آگاہ

ہو جائیں گے۔ و شہدوا علی انفسہم انہم کانوا کفرین

(شاہد) وہ عالم و آگاہ فرد ہے کہ جو کچھ اس نے حاصل کیا ہے اسے بیان کر دیتا ہے۔ (لسان العرب) لہذا اگر "شہدوا" گواہی دینے کے معنی میں ہو تو اس کا لازمہ، اس فرد کی آگاہی ہے۔

آیات خدا: آیات خدا کو قبول کرنے کے موانع ۱۱؛ آیات خدا کی وضاحت ۶، ۸

اطاعت: انبیاء علیہ السلام کی اطاعت ۳

انبیائی علیہ السلام: انبیاء کا انذار قبول کرنے کے موانع ۱۱؛ انبیاء کا کردار ۲؛ انبیاء کا ہدایت کرنا ۳، ۵؛ انبیاء کی تکذیب ۱۳؛ انبیاء کی ذمہ داری ۶؛ انبیاء کے انذار ۶؛ جنات میں سے انبیائی

انذار: قیامت سے انذار ۶، ۸

انسان: انسان کی ذمہ داری ۳

جنات: جنات کا اختیار ۵؛ جنات کا شعور ۵؛ جنات کی ذمہ داری ۳؛ جنات کی ضروریات ۵؛ جنات کے انبیاء ۳؛ کافر جنات

کا اقرار ۹؛ گمراہ جنات کا اخروی مواخذہ ۱؛ گمراہ جنات کی اخروی توبیخ ۱

حق: حق کو قبول کرنے کے موانع ۱۱

خدا تعالیٰ: حجت خدا ۲

خود: قیامت کے دن خود اپنے خلاف اقرار کرنا ۹

دنیا: دنیا کا پر فریب ہونا ۱۰، ۱۱، ۱۲

رسل الہی: رسل الہی کا کردار ۲

شیاطین: قیامت کے دن شیاطین کے پیروکار ۱۳، ۱۵

عبرت: عبرت حاصل کرنے کے موانع ۱۱

عقیدہ: قیامت کا عقیدہ ۷

قیامت:

قیامت ادیان کی نظر میں ۷؛ قیامت کے دن اپنے کفر کا اقرار ۱۳؛ قیامت کے دن اقرار ۱۳؛ قیامت کے دن حقائق کا ظہور
۱۵؛ قیامت کے دن سب کا مؤاخذہ ہونا ۱

کفار: کفار کا اخروی اقرار ۹؛ کفار کی گمراہی کے عوامل ۱۱

کفر: موارد کفر ۱۳؛ موجبات کفر ۱۳

گمراہ افراد: گمراہ افراد اور قیامت کا دن ۱۵؛ گمراہوں کا اخروی مؤاخذہ ۱؛ گمراہوں کی اخروی آگاہی ۱۵؛ گمراہوں کی اخروی
سرزنش ۱

گمراہی: گمراہی سے بچنے کے علل و اسباب ۱۲

مبلغین: مبلغین کی ذمہ داری ۸

ہوشیاری: ہوشیاری کی اہمیت ۱۲

آیت ۱۳۱

﴿ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غَافِلُونَ ﴾

یہ اس لئے کہ تمہارا پروردگار کسی قریہ کو ظلم و زیادتی سے اس طرح تباہ و برباد نہیں کرنا چاہتا کہ اس کے رہنے والے بالکل
غافل اور بے خبر ہوں

۱۔ خداوند متعال کسی معاشرے کو تباہ و نابود کرنے اور کسی قوم کو سزا دینے میں کبھی بھی ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی کمرے

گا۔ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غَافِلُونَ

۲۔ ہدایت بھیجے بغیر انسانی معاشروں کو ہلاک کرنا، ایک ظالمانہ کام ہے، جس سے ذات اقدس الہی، پاک و منزہ ہے۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ

ہو سکتا ہے "بظلم" "ربک" کے لئے حال ہو۔ اس صورت میں جملے کا معنی اس طرح ہوگا کہ

خدا کسی لا علم معاشرے کو ظلم کی بنا پر ہلاک نہیں کرتا۔ بنا برائیں، عدم ابلاغ کی صورت میں ہلاکت ایک ظالمانہ کام ہے۔

۳۔ انسانی معاشروں پر اتمام حجت کرنا، انبیاء الہی کی بعثت کے اہداف میں سے ہے۔

الم یاتکم رسل منکم ... ذلک ان لم یکن ربک مہلک القرى بظلم

۳۔ جس معاشرے کے لوگ غفلت و لاعلمی کی بنا پر ظلم و ستم کریں خداوند متعال انہیں دنیوی عذاب کے ذریعے ہلاک

نہیں کرتا۔ ذلک ان لم یکن ربک مہلک القرى بظلم و اہلہا غفلون

"بظلم" کے جار و مجرور کے لیے مختلف متعلق قرار دیئے جاسکتے ہیں من جملہ "بظلم" کے جار و مجرور کا متعلق، "مہلک"

بھی ہے۔ یعنی "مہلک القرى بسبب ظلم" مندرجہ بالا مفہوم اسی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۵۔ جان بوجھ کر اور آگاہی کی بنا پر گناہ و ظلم کا ارتکاب معاشرے کی ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔

ذلک ان لم یکن ربک مہلک القرى بظلم و اہلہا غفلون

جملہ "و اہلہا غفلون" سے مراد یہ ہے کہ خداوند متعال اس ظالم معاشرے کو ہلاک نہیں کرتا جس کے لوگ تعلیمات انبیاء

سے غافل تھے اور ان کا پیغام ان تک نہیں پہنچا تھا۔

۶۔ انسانی معاشروں کا علم رکھنے ہوئے ظلم و ستم، تاریخی تحولات میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

ذلک ان لم یکن ربک مہلک القرى بظلم و اہلہا غفلون

معاشروں کی ہلاکت و نابودی، تاریخی تحولات کا سب سے بڑا نمونہ ہے۔ خداوند متعال اس آیت میں آگاہانہ ظلم کو اس کا

باعث قرار دیتا ہے۔ لہذا ان دو حوادث (آگاہانہ ظلم اور معاشرے کی ہلاکت) کے درمیان انتہائی گہرا رابطہ ہے۔

۷۔ اقوام و امم پر اتمام حجت ہو جانے کے بعد، ان کی شقاوت و ضلالت کے بارے میں مشیت الہی، صادر ہوتی ہے۔ و

من یرد ان یضلہ ... یجعل اللہ الرجس ... ذلک ان لم یکن ربک مہلک القرى بظلم

آیت میں ہلاکت سے مراد وہ شقاوت و ضلالت ہے جس کا تذکرہ گذشتہ آیات میں کیا گیا ہے۔

۸۔ اتمام حجت اور انبیاء ﷺ بھیجنے سے پہلے ظالم معاشروں کو ہلاک و نابود کرنا، سنت خدا نہیں۔

الم یاتکم رسل منکم ... ذلک ان لم یکن ربک مہلک القرى بظلم و اہلہا غفلون

۹۔ جو ظلم اور گناہ، غفلت و نا آگاہی کی بنا پر ہو اس پر

خودند عذاب اور سزا نہیں دیتا۔ ان لم یکن ربك مهلك القرى بظلم و اهلها غفلون

اتمام حجت: ۸، ۷، اتمام حجت کی اہمیت ۳

اسماء و صفات: صفات جلال ۱

امم: ظالم امتوں کی شقاوت و بد بختی ۷؛ ظالم امتوں کی گمراہی ۷

انبیاء ﷺ: بعثت انبیاء کا فلسفہ ۳

تاریخ بتاریخی تحولات کا منشا ۶؛ محرک تاریخ ۶

جہالت: جہالت کے آثار ۳، ۹

خدا تعالیٰ: تنزیہ خدا ۳؛ خدا اور ظلم ۱؛ خدا کی سزائیں ۹؛ سنن خدا ۸؛ مشیت خدا ۷

ظلم: آگاہانہ ظلم کے آثار ۵، ۶؛ اجتماعی ظلم کے آثار ۶؛ جاہلانہ ظلم کی سزا ۹؛ جاہلانہ ظلم کے آثار ۳

عذاب: دنیوی عذاب ۳

غفلت: غفلت کے آثار ۳، ۹

کیفر و سزا: بغیر بیان و اعلان کے کیفر و سزا ۲؛ ظالمانہ کیفر و سزا ۲؛ کیفر و سزا کا نظام ۱، ۳۲، ۷، ۸، ۹

گناہ: آگاہانہ گناہ کے آثار ۵؛ جاہلانہ گناہ کی سزا ۹

معاشرہ: ظالم معاشروں کی ہلاکت ۸؛ معاشروں کی ہلاکت ۲، ۳؛ معاشروں کی ہلاکت کے علل و اسباب ۵

﴿ وَلِكُلِّ دَرَجَاتٍ مِّمَّا عَمِلُوا وَمَا رُبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴾.

اور ہر ایک کے لئے اس کے اعمال کے مطابق درجات ہیں اور تمہارا پروردگار ان کے اعمال سے غافل نہیں ہے
۱۔ جن و انس کے افراد میں سے ہر ایک فرد، قیامت کے دن، اپنے خاص درجے اور مرتبے میں ہوگا۔
و لكل درجات مما عملوا

"و لكل" کی تنوین، محذوف کے عوض ہے۔ اور آیت ۱۲۸، ۱۳۰ کے قرینے سے وہ محذوف "جن و انس" ہے یعنی: "لکل من الجن والانس..." چونکہ گذشتہ آیات میں قیامت کا نقشہ کھینچا گیا تھا، ظاہر یہی ہوتا ہے کہ آیت میں مذکور درجات، بھی اسی دن سے مربوط ہیں۔

۲۔ انسان اور جنات کے اخروی درجات، ان کے دنیوی اعمال کا انعکاس ہیں۔ لکل درجات مما عملوا
۳۔ قیامت، درجات عطا ہونے یا طبقات دوزخ میں گرنے کا دن ہے۔ و لكل درجات مما عملوا
اگرچہ آیت میں فقط درجات کا ذکر کیا گیا ہے۔

لیکن درکات (طبقات دوزخ) کو بھی شامل ہے۔ چونکہ درجات اور درکات، ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔

۳۔ پروردگار (عالم) کبھی بھی جنات اور انسانوں کے اعمال و کردار سے غافل نہیں ہوتا۔ و ما ربك بغفل عما يعملون
۵۔ آخرت کے درجات و مراتب، جن و انس کے اعمال سے خداوند متعال کی آگاہی اور دقیق محاسبے کی بنیاد پر عطا کیے جاتے ہیں۔ و لكل درجات مما عملوا و ما ربك بغفل عما يعملون

۶۔ (اپنے) اعمال پر نظر رکھنے اور درجات و درکات (طبقات جہنم) کے تعین میں انکے اہم کردار کی جانب توجہ کا ضروری ہونا۔ و لكل درجات مما عملوا و ما ربك بغفل عما

یعملون

اخروی نعمتیں: اخروی نعمتوں کا قانون و ضابطے کے مطابق ہونا ۵

انسان: انسان اور قیامت کا دن ۱; انسان کا عمل ۳، ۵; انسانوں کے اخروی درجات ۱، ۲، ۵

جنات: جنات اور قیامت ۱; جنات کا عمل ۳، ۵; جنات کے اخروی درجات ۱، ۲، ۵

خدا: تنزیہ خدا ۳; خدا اور غفلت ۳; علم خدا ۳، ۵

عمل: عمل کی جانب توجہ رکھنے کی اہمیت ۶; عمل کے آثار ۶; عمل کے اخروی آثار ۳

قیامت: قیامت کی خصوصیات ۳; قیامت کے درجات ۳; قیامت کے درجات پر انداز ہونے والے عوامل ۶; قیامت کے

درکات ۳; قیامت کے درکات پر موثر عوامل ۶

آیت ۱۳۳

﴿وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ﴾

اور آپ کا پروردگار بے نیاز اور صاحب رحمت ہے۔ وہ چاہے تو تم سب دنیا سے اٹھالے اور تمہاری جگہ پر جس قوم کو چاہے لے آئے جس طرح تم کو دوسری قوم کی اولاد میں رکھا ہے

۱۔ فقط پروردگار (عالم) ہی بے نیاز مطلق اور وسیع رحمت والا ہے۔ وَ رَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ

بتدا و خبر کا معرفہ ہونا اور "الغنی" پر "ال" ہونا، حصر کا معنی دیتا ہے۔

۲۔ بندوں کی نسبت، خداوند متعال کی بے نیازی کے

عروج پر ہونے کے باوجود اس کی وسیع رحمت، ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ و ربك الغنى ذو الرحمة

۳۔ پیغمبر (ص) پر خداوند متعال کی خاص ربوبیت و عنایت (کا سایہ) ہونا۔ لم یکن ربك ... و ما ربك ... ربك الغنى

۴۔ خداوند متعال کی بے نیازی کے باوجود، انبیائے الہی کا مبعوث ہونا اور عمل و جزا کا نظام قائم کیا جانا، اس کی وسیع رحمت کا ایک جلوہ ہے۔ لكل درجات مما عملوا ... و ربك الغنى ذو الرحمة

۵۔ انسانوں کے ہونے اور نہ ہونے سے خداوند متعال کو کوئی نفع و نقصان نہیں پہنچتا۔ و ربك الغنى ذو الرحمة ان یشا یذهبکم

جملہ "و ربك ذو الرحمة..." جملہ شرطیہ "ان یشا..." کے لیے ایک تمہید کی مانند ہے یعنی خداوند متعال محتاج نہ ہونے کی وجہ سے، اگر چاہے تو بنی آدم کو اس زمین سے اٹھالے۔

۶۔ اگر جن و انس، اطاعت یا نافرمانی کا راستہ اپنائیں تو خداوند متعال کو کسی قسم کا نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ و ربك الغنى ذو الرحمة

۷۔ عدل کا لحاظ نہ کرنے اور ظلم کی طرف رجحان رکھنے کے دو بڑے سبب سنگ دلی اور محتاجی ہے۔ لكل درجات مما عملوا ... و ربك الغنى ذو الرحمة

بندوں کو اجر و ثواب عطا کرنے میں خداوند متعال کے عدم ظلم کو بیان کرنے کے بعد بے نیازی اور رحمت جیسی دو صفات کا ذکر، کرنا بتاتا ہے کہ ظلم، ضرورت یا شقاوت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جبکہ خداوند متعال کے بارے میں یہ دونوں باتیں محال ہیں۔

۸۔ اگر خداوند متعال چاہتا تو، ظالم و کافر لوگوں کو ہلاک و نابود کر دیتا اور ان کی جگہ دوسری نسلوں (اور قوموں) کو لے آتا۔ ان یشا یذهبکم و یتخلف من بعدکم ما یشاء

۹۔ اگر خداوند چاہے تو بنی آدم کی ایک نسل کو اپنے وقت سے پہلے ہلاک و نابود کر دے اور دوسری نسلوں (اور قوموں) کو ان جگہ پر لے آئے۔ ان یشا یذهبکم و یتخلف من بعدکم ما یشاء

چونکہ نسلوں و قوموں کا آنا و جانا ایک قدرتی و معمولی امر ہے۔ جملہ "ان یشا..." کو ایک خلاف معمول اور غیر قدرتی امر ہونا چاہیئے۔ اس کا احتمالی مفہوم یہی ہے کہ ایک نسل اپنے معمولی توقف سے پہلے، منظر تاریخ سے ہٹ جائے اور ہلاک کر دی جائے۔

۱۰۔ نسلوں کے تحولات اور ان کا ایک دوسرے کی جگہ لینا، مشیت الہی کے مطابق ہے۔

ان یشا یذہبکم ... کما انشاکم من ذریۃ قوم اخرین

۱۱۔ خداوند متعال کی رحمت اور بے نیازی کے باعث، کافر اور ظلم پیشہ معاشروں کو مہلت دی جاتی ہے اور انھیں

ہلاک و نابود کیا جاتا ہے۔ و ربک الغنی ذو الرحمة ان یشا یذہبکم و یتخلف من بعدکم

۱۲۔ ایک معاشرے کو اپنی نسل کے نابود ہونے کا خطرہ درپیش ہونا (در حقیقت) خداوند متعال کی جانب سے کافرو ظالم

معاشروں کے لیے (ایک قسم) کی تنبیہ ہے۔ ان یشا یذہبکم ... کما انشاکم من ذریۃ قوم اخرین

۱۳۔ صدر اسلام کے دوران مکہ کے لوگ، اس سرزمین کے اصلی ساکنین کی نسل سے نہیں تھے۔

کما انشاکم من ذریۃ قوم اخرین

بظاہر "انشاکم" کے مخاطب مکہ کے لوگ ہیں۔ چونکہ ان آیات کے نزول کی جگہ مکہ تھی۔ بنا برائیں، مکہ اور اس کے ارد گرد کی

سرزمین کے لوگ، اس کے اصلی ساکنین کے علاوہ دوسرے لوگوں کی نسل سے تھے۔

۱۴۔ گذشتہ اقوام کی جگہ موجودہ نسلوں اور معاشروں کو وجود میں لانا، ظالم معاشروں کو ہلاک اور نابود کرنے پر قدرت خدا کی

علامت ہے۔ و ان یشا یذہبکم ... کما انشاکم من ذریۃ قوم اخرین

۱۵۔ حضرت آدم علیہ السلام اور انکی اولاد سے پہلے، زمین پر انسان جیسی مخلوق کی سکونت۔ کما انشاکم من ذریۃ قوم اخرین

اگر "انشاکم" زمین کے تمام لوگوں کی جانب خطاب ہو تو مفاد آیت یہ ہے کہ زمین کے موجودہ ساکنین، پہلے ساکنین کی نسل

سے نہیں تھے۔ چونکہ "کما انشاکم..." کی تشبیہ کا تقاضا یہ ہے کہ پہلے تمام ساکنین ہلاک ہو چکے ہیں اور موجودہ انسانی نسل ایک

دوسری قوم (قوم اخرین) کی ذریت سے ہے نہ کہ اس کے پہلے ساکنین کی نسل سے۔

۱۶۔ اگر خداوند متعال چاہے تو وہ بنی آدم کو ہلاک کر کے دوسری مخلوق (موجودات) کو انکی جگہ لے آئے گا۔

ان یشا یذہبکم و یتخلف من بعدکم ما یشاء

فعل "یذہبکم" تمام بنی آدم سے خطاب ہے اور جملہ "... ما یشاء" (وہ جو کچھ چاہے) عمومیت رکھتا ہے اور فقط انسان میں

ہی منحصر نہیں۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کے فضائل ۳

اطاعت: اطاعت کے آثار ۶

انبیائی ﷺ: بعثت انبیاء کا فلسفہ ۳

انسان: آدم ﷺ سے پہلے کے انسان ۱۵; انسان کا عصیان و نافرمانی ۶; انسانوں کی ہلاکت ۱۶; تاریخ انسان ۱۵

تاریخ: تاریخی تحولات کا منشاء ۱۰

جنات: جنات کا عصیان ۶

خدا تعالیٰ: خدا سے خاص امور، ۱; خدا کی بے نیازی ۱، ۲، ۳، ۵، ۶; خدا کی بے نیازی آثار ۱۱; خدا کی رحمت ۲، ۲، ۳; خدا کی

رحمت کے آثار ۱۱; خدا کی طرف سے تنبیہ ۱۲; خدا کی قدرت ۱۶، ۱۰، ۹، ۸; خدا کی قدرت کی نشانیاں ۱۳; خدا کی مخصوص

ربوبیت ۳; خدا کی مشیت ۱۶، ۱۰، ۹، ۸; خدا کیلئے مضر ثابت ہونا ۶

شقاوت: شقاوت کے آثار ۷

ظالمین: ظالموں کو تنبیہ ۱۲; ظالمین کو مہلت; ظالمین کی جانشینی ۸; ظالمین کی ہلاکت ۸; ظالمین کی ہلاکت ۱۳، ۸

ظلم: ظلم کے علل و اسباب ۷

عدالت: عدالت کے موانع ۷

عصیان: عصیان و نافرمانی کے آثار ۶

کفار: کفار کو تنبیہ ۱۲; کفار کو مہلت ۱۱; کفار کی ہلاکت ۸

گذشتہ اقوام: گذشتہ اقوام کی جانشینی ۹، ۱۳

معاشرہ: معاشروں کی نابودی کا خطرہ ۱۲; معاشروں کی ہلاکت ۸، ۹، ۱۳

مکہ: تاریخ مکہ، ۱۳; صدر اسلام کے دوران اہل مکہ ۱۳;

موت:

وقت سے پہلے کی موت ۹

نظام جزائی: ۳ نیاز مندی (احتیاج): نیاز مندی و احتیاج کے آثار ۷

آیت ۱۳۳

﴿إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ﴾.

یقیناً جو تم سے کیا گیا ہے وہ سامنے آنے والا ہے اور تم خدا کو عاجز بنانے والے نہیں ہو

۱۔ خداوند متعال کے وعدے ناقابل تخلف ہیں۔ ان ما توعدون لات:

۲۔ قیامت کے دن ظالموں کو حاضر کیا جانا، ان سے پوچھ گچھ ہونا اور انہیں سزا ملنا، خداوند متعال کے ناقابل تخلف

وعدوں میں سے ہے۔ و یبذرونکم لقاء یومکم هذا ... ان ما توعدون لات

۳۔ خدا کے ارادوں اور وعدوں کو روکنا اور ان سے فرار کرنا، انسان کے بس کی بات نہیں۔

ان ما توعدون لات و ما انتم بمعجزین

"لسان العرب" میں ہے کہ: "معنی الاعجاز الغوث والسبق" یعنی اعجاز، جھکا لینا اور پیچھے چھوڑنا ہے۔ معجزہ اسکا اسم فاعل

ہے۔ جسکا معنی پیچھے چھوڑنے والا اور سبقت لے جانے والا ہے۔ یعنی آپ لوگ، قیامت آنے اور خدا

کے وعدوں کے پورا ہونے کو نہیں روک سکتے اور اس پر سبقت حاصل نہیں کر سکتے اور اس کے دائرہ قدرت سے خارج نہیں ہو سکتے (بالفاظ دیگر خدا کو عاجز نہیں کر سکتے)۔

انسان: عجز انسان ۳

خدا تعالیٰ ۱: خدا کے وعدوں کا حتمی ہونا ۱، ۲، ۳

ظالمین: قیامت کا دن اور ظالمین ۲؛ ظالموں کا اخروی مؤاخذہ ۲؛ ظالموں کی سزا، ۲

قیامت: قیامت کے دن مؤاخذہ ۲

﴿ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴾ .

پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ تم بھی اپنی جگہ پر عمل کرو اور میں بھی رہا ہوں۔ عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ انجام کار کس کے حق میں بہتر ہے۔ بیشک ظالم کامیاب ہونے والے نہیں ہیں

۱۔ کفار کو ان کے برے انجام کے بارے میں خبردار کرنا، پیغمبر (ص) کے فرائض میں سے ہے۔
قل یا قوم اعملوا علی مکانتکم

۲۔ پیغمبر (ص) مامور ہیں کہ آپ (ص) کفار کے مقابلے میں اپنے دین پر قاطعیت کے ساتھ عمل پیرا ہونے اور ثابت قدم رہنے کا اعلان کریں۔ قل یا قوم اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعملون

۳۔ انسان اپنے اعمال کے سلسلے میں جوابدہ ہے۔ اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعملون

۴۔ کفار، قیامت کے دن مؤمنین کا نیک انجام دیکھ لیں گے۔ فسوف تعملون من تكون له عقبه الدار

۵۔ انسان کی اخروی سعادت مندی یا بدبختی، اس کے دنیوی کردار سے مربوط ہے۔

اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعملون من تكون له عقبه الدار

۶۔ ہر انسان نیک انجام کی تلاش میں ہے اور ہر اس راستہ کو طے کرتا ہے جسے وہ سعادت سمجھتا ہے۔

اعملوا ... فسوف تعملون من تكون له عقبه الدار

۷۔ نیک انجام اور حسن عاقبت کی جانب انسان کے رجحان سے استفادہ کرنا لوگوں کو دین کی طرف دعوت دینے اور تبلیغ کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

فسوف تعلمون من تكون له عقبۃ الدار

۸۔ اعمال کی قدر و قیمت معین کرنے کا معیار عمل کا انجام اور نتیجہ ہے۔ فسوف تعلمون من تكون له عقبۃ الدار چونکہ خدا نے اعمال کی قدر و منزلت کو بیان کرنے کے لیے، ان کے انجام اور نتیجے کو تشخیص کا ایک معیار قرار دیا ہے۔ لہذا ہو سکتا ہے کہ یہی اعمال کی قدر و منزلت معین کرنے کے لیے ایک معیار اور نمونے کی حیثیت رکھتا ہو۔

۹۔ نیک انجام فقط پیغمبر (ص) اور مؤمنین کے لیے ہے اور ظالم لوگ اس سے محروم ہیں۔

فسوف تعلمون من تكون له عقبۃ الدار انه لا يفلح الظلمون

۱۰۔ نیک انجام، سعادت و رستگاری ہے۔ فسوف تعلمون من تكون له عقبۃ الدار انه لا يفلح الظلمون

۱۱۔ راہ انبیاء ﷺ کی مخالفت کرنا اور اس سے کفر کرنا ظلم ہے اور سعادت و رستگاری کے مانع ہے۔

اعملوا علی مکانتکم ... انه لا يفلح الظلمون

۱۲۔ جو لوگ کفر اختیار کر کے اپنے آپ کو ظالمین کے زمرے میں قرار دیتے ہیں۔ خداوند متعال انھیں رستگار و سعادت مند نہیں بناتا۔ انه لا يفلح الظلمون

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا حسن انجام ۹؛ آنحضرت (ص) کی ثابت قدمی ۲؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۱، ۲

انبیاء: انبیاء کی مخالفت ۱۱

انجام: حسن انجام کی اہمیت ۹، ۱۰

انسان: انسان کی ذمہ داری ۳؛ انسان کی سعادت طلبی ۴، ۶؛ انسانی رجحانات ۶؛ انسانی رجحانات کا ابھرنا ۷

تبلیغ: روش تبلیغ ۷

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۱۲

دین: تبلیغ دین ۷؛ دین میں ثابت قدمی ۲

رستگاری: رستگاری کے موارد ۱۰؛ رستگاری کے موانع ۱۱، ۱۲

سعادت : اءروى سعادت كى راه هموار هونا ٥

شقاوت : اءروى شقاوت كى راهى ٥

ظالمىن : ١٢ ظالمىن كا برا انءام ٩

ظلم : موارو ظلم ١١

عمل : آءار عمل ٥ ؛ عمل كا ءوابء ٣ ؛ عمل كى ءءرو منزلء معىن كرنا ٨

ءءرو ءىماء معىن كرنا : ءءرو ءىماء معىن كرنى كا معىار ٨

ءىماء : ءىماء كى ءن ءقائء كا ظهور ٣

كفار : كفار اور ءىماء كا ءن ٣ ؛ كفار كا برا انءام ١ ، كفار كو ءنبىء ١

كفر : كفر كى آءار ١١ ، ١٢

مؤمنىن : مؤمنىن كا نىك انءام ٩ ، ٣

آیت ۱۳۶

﴿وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَى مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَذَا لِشُرَكَاءِ نَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَاءِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَى شُرَكَاءِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ﴾.

اور ان لوگوں نے خدا کی پیدا کی ہوئی کھیتی میں اور جانوروں میں اس کا حصہ بھی لگایا ہے اور یہ ان کے خیال کے مطابق خدا کے لئے ہے اور یہ ہمارے شریکوں کے لئے ہے۔ اس کے بعد جو شرکاء کا حصہ ہے وہ خدا تک نہیں جاسکتا ہے اور جو خدا کا حصہ ہے وہ ان کے شریکوں تک پہنچ سکتا ہے۔ کس قدر بدترین فیصلہ ہے جو یہ لوگ کر رہے ہیں (۱۳۶) ۱۔ عصر جاہلیت میں، مشرکین کے رسم و رواج میں سے ایک یہ تھا کہ وہ زراعت اور مویشیوں میں سے ایک حصہ خدا کے لیے اور ایک حصہ اپنے خیالی شریکوں (جنات، بتوں وغیرہ) کے لیے مقرر کر دیتے تھے۔
و جعلوا لله مما ذرأى ... فقالوا هذا لله

اسی سورہ کی آیت ۱۰۰ و جعلوا لله شرکاء الجن کے قرینے سے مشرکین کے عقائد میں سے ایک جنات کو خداوند متعال کا ساتھ شریک ٹھہرانے کا عقیدہ ہے۔

۲۔ مشرکین کی یہ جاہلانہ سنت اور رسم کہ جس کے مطابق وہ زراعت اور مویشیوں میں سے ایک حصہ خداوند متعال کے لیے اور ایک حصہ اپنے خیالی شریکوں کے لیے قرار دیتے تھے، ایک بے بنیاد اور ظن و گمان پر قائم سنت و رسم ہے۔
و جعلوا لله ... هذا لله بزعمهم

"زعم" گمان اور بے بنیاد بات کو کہتے ہیں (مصباح اللغۃ)

۳۔ جس چیز کو خداوند متعال نے خود خلق کیا ہے اس میں سے اس کے لیے حصہ مقرر کرنا، مشرکین کا یہودہ

خیال ہے۔ و جعلوا لله مما ذرأى من الحرث و الانعم نصيباً فقالوا هذا لله بزعمهم

۳۔ زراعت اور مویشیوں کی پرورش، زمانہ جاہلیت کے لوگوں کے (دوڑے) ذرائع درآمد تھے۔
مما ذرأى من الحرث والانعم

۵۔ شرک، مشرکین کے خیالات و اوہام کا پیدا کردہ ایک بے بنیاد عقیدہ ہے۔
فقالوا هذا لله بزعمهم و هذا لشركاءنا فما كان لشركاءهم

شرکاء کی مشرکوں کی طرف نسبت دینا نہ کہ خدا کی طرف یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جسے وہ خدا کا شریک قرار دیتے ہیں وہ فقط ان کی خام خیالی اور من گھڑت ذہنی توہمات ہیں۔

۶۔ مشرکین بتوں پر اعتقاد رکھنے کے ساتھ ساتھ "اللہ" کے بھی معتقد تھے۔ فقالوا هذا لله بزعمهم و هذا لشركاءنا
۷۔ مشرکین، جس مال کو خداوند متعال کے لیے مختص کرتے تھے، اسے اپنے شریکوں (بتوں) کے لیے خرچ کر ڈالتے تھے۔ فما كان لله فهو يصل الى شركاءهم

۸۔ مشرکین، خداوند متعال کے ساتھ خیالی شریکوں کے حصے کو راہ خدا میں صرف کرنے کو ناجائز سمجھتے تھے۔
فما كان لشركاءهم فلا يصل الى الله و ما كان الله فهو يصل الى شركاءهم

۹۔ خداوند متعال کا حصہ بتوں اور دوسرے خیالی شریکوں کے لیے مصرف کرنا اور بتوں کا حصہ خداوند متعال کے لیے مصرف نہ کرنا، زمانہ جاہلیت کے مشرکین کا بے انصافی پر بنی ایک فیصلہ تھا۔ فما كان لشركاءهم ... ساء ما يحكمون
مفسرین کے مطابق فعل "يصل" اور لا "يصل" سے مراد یہ ہے کہ یہاں انشائے مشرکین کی خبر دی جا رہی ہے یعنی مشرکین جس چیز کو خداوند متعال کا حصہ قرار دیتے ہیں اسے بتوں پر خرچ کرنا جائز سمجھتے ہیں (مثلاً بتکدہ کے اخراجات وغیرہ کے لیے) لیکن اس کے برعکس (یعنی بتوں کا حصہ خداوند متعال کے لیے خرچ کرنے) کو روا نہیں سمجھتے۔

۱۰۔ ایام جاہلیت کے مشرکین کا خدا اور بتوں کے درمیان مقابلہ کرتے ہوئے غلط اور بدترین قضاوت کرنا اور بتوں کو خداوند متعال پر ترجیح دینا۔ فما كان لشركاءهم ... ساء ما يحكمون

۱۱۔ خداوند متعال کے بارے میں ظن و گمان اور خیال پر بنی قضاوت کرنا اور کوئی بات کہنا ایک قابل مذمت اور ناپسندیدہ کام ہے۔

و جعلوا الله ... ساء ما يحكمون

اللہ تعالیٰ: ایام جاہلیت اور اللہ پر اعتقاد ۶

جاہلیت: دوران جاہلیت میں اقتصادی ذرائع ۳

زکات: ایام جاہلیت میں زکات ۳، ۹؛ ایام جاہلیت میں غلات کی زکات ۱، ۲؛ ایام جاہلیت میں مویشیوں کی زکات ۱، ۲

شرک: شرک کا خلاف منطق ہونا ۵؛ منشاء شرک ۵

عقیدہ: باطل عقیدہ ۲، ۳، ۵، ۱۰

قضاوت: خداوند متعال کے بارے میں قضاوت ۱۱؛ قضاوت میں ظن و گمان ۱۱؛ ناپسندیدہ فیصلہ اور قضاوت ۹؛ ناپسندیدہ

قضاوت پر سرزنش ۱۱

کھیتی باڑی: ایام جاہلیت میں کھیتی باڑی ۳

مشرکین: ایام جاہلیت میں مشرکین ۱۰، ۹، ۲، ۱؛ مشرکین اور بتوں کا حصہ ۱، ۲، ۸، ۹؛ مشرکین اور خدا کا حصہ

۹، ۸، ۴، ۳، ۱؛ مشرکین کا اللہ پر عقیدہ ۶؛ مشرکین کا ناپسندیدہ عمل ۴، مشرکین کی بت پرستی ۱۰، ۶؛ مشرکین کی بصیرت

۱۰، ۸، ۵، ۳؛ مشرکین کی قضاوت ۱۰

مویشی پالنا: ایام جاہلیت میں مویشیوں کی پرورش ۳

آیت ۱۳۷

﴿وَكَذَلِكَ زَيْنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتَلَ أَوْلَادَهُمْ شُرَكَاءُهُمْ لِيُزْذَوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ﴾.

اور اسی طرح ان شریکوں نے بہت سے مشرکین کے لئے اولاد کے قتل کو بھی آراستہ کر دیا ہے تاکہ ان کو تباہ و برباد کر دیں اور ان پر دین کو مشتبہ کر دیں حالانکہ خدا اس کے خلاف چاہ لیتا تو یہ کچھ نہیں کر سکتے تھے لہذا آپ ان کو ان کی افتراء پر دازیوں پر چھوڑ دیں اور پریشان نہ ہوں

۱۔ خداوند متعال کے ساتھ خیالی اور وہمی شریکوں کے لیے قربانی کرنا اور اولاد کو قتل کرنا زمانہ جاہلیت کے مشرکین کی بدترین رسم تھی۔ ساء ما یحکمون، و كذلك زین لکثیر من المشرکین قتل اولادہم

آیہ شریفہ میں اولاد کو قتل کرنے کی تزئین "شرکائی" کی جانب منسوب نہیں کی گئی۔ لہذا احتمال ہے کہ بتوں کے آگے اولاد کی قربانی مراد ہو۔ اگرچہ ایام جاہلیت میں عرب دوسری وجوہات کی بنا پر بھی اپنی اولاد کو قتل کرتے تھے مثلاً فقر اور بیٹی کو باعث ننگ و عار سمجھنے کی وجہ سے۔

۲۔ عصر جاہلیت کے بہت سے مشرکین کی نظر میں اولاد کو قتل کرنا ایک اچھا اور شائستہ فعل تھا۔
و كذلك زین لکثیر من المشرکین قتل اولادہم

۳۔ مشرکین کی نظروں میں اولاد کے قتل کے شائستہ اور اچھا ہونے کا (سب سے بڑا) سبب، ان کا خیالی معبودوں، خداؤں اور بتوں پر اعتقاد تھا۔ و كذلك زین قتل اولادہم شرکاءہم

۳۔ کسی کام کی اچھائی اور برائی کی تعیین کرنے اور اس کی توجیہ کرنے میں کائنات کے بارے میں انسانی نظریئے کردار۔
و كذلك زین لکثیر من المشرکین قتل اولادہم

شرکاؤہم

۵۔ پورے حقائق بیان کرنا اور مبالغے سے بچنا، ایک ایسا معیار ہے کہ دوسروں تک خبر نقل کرنے میں جس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ زین لکثیر من المشرکین

۶۔ ناشائستہ اور خلاف فطرت، اعمال کی جانب انسانی رجحان (کا سب سے بڑا) سبب، اسکے جاہلانہ اور شرک آلود عقائد ہیں۔ و کذلک زین ... قتل اولادہم شرکاؤہم

۷۔ بہت سے دوسرے مشرکین کے برعکس، زمانہء جاہلیت کے بعض مشرکین اولاد کے قتل کو اچھا اور شائستہ کام نہیں سمجھتے تھے۔ کذلک زین لکثیر من المشرکین قتل اولادہم

۸۔ کسی کام کو اچھا سمجھنا، انسان کو اسے انجام دینے پر واردار کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ زین لکثیر من المشرکین قتل اولادہم شرکاؤہم

۹۔ خداوند متعال کے لیے اموال میں سے ایک حصہ مقرر کرنا اور اس کے خیالی شریکوں کے لیے بھی ایک حصہ مقرر کرنا اور پھر خداوند متعال کے حصے کو شریکوں کے لیے خرچ کرنے کو جائز قرار دینا۔ (چند ایک) ایسے کام ہیں جنہیں زمانہ جاہلیت کے مشرکین اچھا اور قابل تحسین سمجھتے تھے۔ و جعلوا للہ ما ذرای من الحرث ... کذلک زین لکثیر من المشرکین

اسم اشارہ "کذلک" گزشتہ آیت کی جانب اشارہ ہے۔ اور اس میں "کاف" تشبیہ، اس شبہات کا بیان ہے جو اس کام (اولاد کے قتل) کی تزیین اور گزشتہ آیت (حصے مقرر کرنے وغیرہ) کی تزیین کے درمیان پائی جاتی ہے۔

۱۰۔ لوگوں کو دین کے بارے میں غلط فہمی اور اشتباہ میں مبتلا کرنے اور انہیں بد بختی و ہلاکت میں ڈالنے کے لیے گمراہ کرنے والے افراد کے حیلوں و بہانوں میں سے ایک، انکا برے اعمال کو زینت دے کر پیش کرنا ہے۔ و کذلک زین ... لیردوہم و لیلبسوا علیہم دینہم

۱۱۔ خداوند متعال کے فرضی شریک، ناروا اعمال کو زینت دیکر، مشرکین کے لیے دین کے بارے میں غلط فہمی و سرگردانی اور ہلاکت و بد بختی کے اسباب فراہم کرتے ہیں۔ و کذلک زین ... لیردوہم و لیلبسوا علیہم دینہم

"ردی" بمعنی ہلاکت اور "لبس" بمعنی اشتباہ ہے۔

- ۱۲۔ خیالی و فرضی شریک، اذن خدا سے، مشرکین کو ہلاکت و سرگردانی میں ڈالتے ہیں۔ و لو شاء الله ما فعلوه فذرهم
- ۱۳۔ خداوند متعال کے فرضی شریکوں (جنات اور بتوں) کی جانب سے مشرکین کو ہلاکت و بد بختی میں ڈالنا اور انہیں گمراہ کیا جانا۔ مشیت الہی کے تابع ہے۔ و لو شاء الله ما فعلوه
- ۱۴۔ مشیت الہی ناقابل تخلف ہے۔ و لو شاء الله ما فعلوه
- ۱۵۔ شرک و توحید کا راستہ انتخاب کرنے میں انسان کو تکوینی اختیار حاصل ہونا۔ و لو شاء الله ما فعلوه
- ۱۶۔ پیغمبر (ص) فقط انسان کی ہدایت و ارشاد کے ذمہ دار ہیں نہ اسے زبردستی مقصد تک پہنچانے کے۔ و لو شاء الله ما فعلوه فذرهم
- ۱۷۔ پیغمبر (ص) مامور ہیں کہ آپ (ص) مشرکین اور ان کے جھوٹ کی پروا نہ کریں۔ فذرهم و ما یفترون
- ۱۸۔ بعض لوگوں کا ناقابل ہدایت ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جسے تبلیغ کے دوران مد نظر رکھنا چاہیئے۔ و لو شاء الله ما فعلوه فذرهم و ما یفترون
- ۱۹۔ خداوند متعال کے لیے شریک قرار دینا، اس پر افتراء و جھوٹ باندھنا ہے۔ فذرهم و ما یفترون
- آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا ہدایت کرنا؛ ۱۶؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری؛ ۱۷؛ آنحضرت کی ذمہ داری کی حدود؛ ۱۶
- افتراء: افتراء کے موارد؛ ۱۹؛ خدا پر افتراء؛ ۱۹
- انسان: اختیار انسان؛ ۱۵؛ ناقابل ہدایت انسان؛ ۱۸
- ابھارنا (تحریک کرنا): ابھارنے و تحریک کرنے کے علل و اسباب؛ ۸
- باطل معبود: باطل معبودوں (خداؤں) کا حصہ مقرر کرنا؛ ۹؛ باطل معبودوں کا کردار؛ ۱۱، ۱۲، ۱۳
- بت پرستی: بت پرستی کے آثار؛ ۳
- تبلیغ: تبلیغ کی شرائط؛ ۱۸

توحید: توحید کے انتخاب میں اختیار ۱۵

جاہلیت: زمانہ جاہلیت کی رسوم ۱، ۷

جبر و اختیار: ۱۵

خبر: خبر نقل کرنے کی شرائط ۵

خدا تعالیٰ: اذن خدا ۱۲؛ مال میں سے خدا کا حصہ مقرر کرنا ۹؛ مشیت خدا ۱۳؛ مشیت خدا کا حتمی ہونا ۱۳

دین: دین میں زبردستی ۱۶؛ دین میں متحیر ہونے کے اسباب ۱۱

رسوم: ناپسندیدہ رسومات ۱

شبہات: دین کے بارے شبہ ڈالنا ۱، ۱۱؛ شبہ کے عوامل ۱۰

شرک: شرک کے آثار ۶، ۱۹؛ شرک میں اختیار ۱۵

عقیدہ: باطل عقیدہ کے آثار ۳؛ باطل معبودوں پر عقیدہ ۳؛ جاہلانہ عقیدے کے آثار ۶

عمل: عمل کو زینت دینے کے آثار ۸؛ عمل کے اچھا ہونے کی تحلیل، ۳؛ عمل کے برا ہونے کی تحلیل ۳؛ ناپسندیدہ عمل کو

زینت دینا، ۲، ۳، ۱۰، ۱۱؛ ناپسندیدہ عمل کے عوامل ۶

غلو: غلو سے اجتناب ۵

فرزند کشی: ایام جاہلیت میں فرزند کشی ۱، ۲، ۷

قربانی: بتوں کے لیے اولاد کی قربانی ۱

گمراہ کرنے والے افراد: گمراہ کرنے والوں کی سازش ۱۰

مشرکین: زمانہ جاہلیت کے مشرکین ۱، ۲، ۷، ۹؛ مشرکین سے بے اعتنائی ۱۷؛ مشرکین کا اولاد کشی کو زینت دینا ۳؛ مشرکین

کا باطل عقیدہ ۳؛ مشرکین کا عمل کو زینت دینا ۹؛ مشرکین کی حیرت ۱۱، ۱۲؛ مشرکین کی دروغ گوئی ۱۷؛ مشرکین کی گمراہی ۱۳؛

مشرکین کی ہلاکت ۱۱، ۱۲، ۱۳

میلانات: ناپسندیدہ میلانات کے علل و اسباب ۶

نظریہ کائنات:

نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی، ۳؛ نظریہ کائنات کے آثار ۲
ہلاکت: ہلاکت کے علل و اسباب ۱۱

آیت ۱۳۸

﴿وَقَالُوا هَذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْتُ حَجْرٌ لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَّشَاءَ بَزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءٌ عَلَيْهِ سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَرُونَ﴾.

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جانور اور رکھیتی اچھوتی ہے اسے ان کے خیالات کے مطابق دہی کھا سکتے ہیں جن کے بارے میں وہ چاہیں گے اور کچھ چوپائے ہیں جن کی پیٹھ حرام ہے اور کچھ چوپائے ہیں جن کو ذبح کرتے وقت نام خدا بھی نہیں لیا گیا اور سب کی نسبت خدا کی طرف دے رکھی ہے عنقریب ان تمام بہتانوں کا بدلہ انہیں دیا جائے گا
۱۔ زمانہ جاہلیت کے مشرکین کے یہودہ اعتقاد کے مطابق بعض مویشیوں اور رکھیتی باڑی کی محصولات کا کھانا ممنوع تھا۔ و قالوا هذه انعم و حرث حجر لا يطعمها الا من نشاء بزعهم

"حجر" کا معنی منع اور ممانعت ہے "انعام" و "حرث" کی ممانعت سے مراد "لا يطعمها" کے قرینے سے، انکے کھانے کی ممانعت ہے۔

۲۔ مشرکین کا ان مویشیوں اور رکھیتی باڑی (زرعی پیداوار) میں سے کھانے کی ممانعت کا بے بنیاد عقیدہ رکھنا کہ جو خدا اور بتوں کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔ و جعلوا لله ... و قالوا هذه انعم و حرث حجر لا يطعمها الا من نشاء بزعهم
"هذه" اس حصے کی جانب اشارہ ہے جو مشرکین نے خدا اور بتوں کے لیے مقرر کر رکھا ہے۔ جس کا بیان آیت ۱۳۶ میں گذر چکا ہے۔

۳_ عصر جاہلیت کے مشرکین، خدا اور بتوں کے لیے وقف کیے گئے حیوان اور زراعت میں سے کھانے کو، جس کے لیے چاہتے، جائز قرار دیتے تھے۔ و قالوا هذه انعم و حرث حجر لا يطعمها الا من نشاء

۳_ عصر جاہلیت کے مشرکین بعض چوپایوں پر سوار ہونے کو حرام سمجھتے تھے۔ و انعم حرمت ظہورھا

۵_ عصر جاہلیت کے مشرکین کا جان بوجھ کر، بعض حیوانوں کو ذبح کرتے وقت خدا کا نام نہ لینا۔
و انعم لا یذکرون اسم الله علیھا

۶_ عصر جاہلیت کے مشرکین، اپنے بنانے ہوئے فرضی و خیالی قوانین اور رسم و رواج کو خداوند متعال سے منسوب کرتے تھے۔ و قالوا هذه انعم ... افتراء علیہ

۷_ (بعض مویشیوں اور زرعی پیداوار میں سے کھانے اور بعض چوپایوں پر سوار ہونے کی ممانعت اور بعض حیوانوں کو ذبح کرتے وقت عمداً خدا کا نام نہ لینے کے بارے میں) خداوند متعال پر افترا و جھوٹ باندھنے کے سبب خداوند متعال کی طرف سے مشرکین کے لیے عذاب کا وعدہ دیا جانا۔ سیجزیہم بما کانوا یفترون

۸_ خداوند متعال پر افترا باندھنا، کبیرہ گناہ ہے اور عذاب کا باعث بنتا ہے۔ سیجزیہم بما کانوا یفترون

۹_ قانون گھڑنا اور اسے خداوند متعال سے منسوب کرنا، گناہ کبیرہ ہے۔ و قالوا ... و سیجزیہم بما کانوا یفترون

افترا: خدا پر افترا کا گناہ ۸، ۹؛ خدا پر افترا کی سزا ۷، ۸

بدعت: بدعت کا گناہ ۹

جاہلیت: ایام جاہلیت میں خدا پر افترا ۷، ۸؛ رسوم جاہلیت ۱، ۳، ۵

حیوانات: جاہلیت کے دوران حرام حیوانات ۱، ۲، ۷؛ جاہلیت کے دوران حیوانات کا ذبح ہونا ۵؛ جاہلیت میں حیوانات کے موقوفات، ۳

خدا تعالیٰ: نام خدا ۵، ۷؛ وعید خدا ۷

ذبح:

- ذبح کے وقت بسملہ کا ترک ۵، ۷
- زراعت: ایام جاہلیت میں وقف شدہ زراعت ۳
- سواری: جاہلیت کے دور میں حرام سواری ۲، ۷
- عقیدہ: باطل عقیدہ ۲
- غلات: جاہلیت کے دوران حرام غلات ۱، ۲، ۷
- کیفر: کیفر کے اسباب ۸
- گناہ: کبیرہ گناہ ۸، ۹
- محرمات: ایام جاہلیت کے محرمات ۱، ۲، ۳، ۷
- مشرکین: افترا باندھنے والے مشرکین کی سزا ۷؛ دوران جاہلیت کے مشرکین، ۳، ۴، ۵؛ مشرکین اور مال میں سے بتوں کا حصہ ۲، ۳؛ مشرکین اور مال میں سے خدا کا حصہ ۲، ۳؛ مشرکین کا عقیدہ ۲؛ مشرکین کی بدعت گذاری ۶؛ مشرکین کے افترا ۷
- وقف: زمانہ جاہلیت میں وقف ۳

آیت ۱۳۹

﴿وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَمُحَرَّمٌ عَلَى أَزْوَاجِنَا وَإِنْ يَكُن مِّمَّنْهُمْ فَمِنْهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ﴾

اور کہتے ہیں کہ ان چوپاؤں کے پیٹ میں جو بچے ہیں وہ صرف ہمارے مردوں کے لئے ہیں اور عورتوں پر حرام ہیں۔ ہاں اگر مردار ہوں تو سب شریک ہوں گے، عنقریب خدا ان بیانات کا بدلہ دے گا کہ وہ صاحب حکمت بھی ہے اور سب کا جاننے والا بھی ہے

۱۔ عصر جاہلیت کے مشرکین، خدا یا بتوں کے لیے وقف کئے گئے مویشیوں کے پیٹ سے نکالے گئے بچوں (جنین) کو زندہ ہونے کی صورت میں مردوں کے لیے جائز اور عورتوں کے لیے حرام سمجھتے تھے۔

و قالوا ما في بطون هذه الانعم خالصة لذكورنا و محرم على ازواجنا

"ازواج" سے اس کے مقابل قرینے (ذکور) کے مطابق، مطلقاً: "عورت" مراد ہے نہ کہ ان کی بیویاں۔

۲۔ ان مویشیوں کا کھانا کہ جو ایام جاہلیت کے مشرکین کے خیال میں خدا کا حصہ ہیں یا دوسرے معبودوں (بتوں) کا حصہ ہیں ان کی نظر میں جائز نہیں ہے۔ و قالوا هذه الانعم و حرث حجر لا يطعمها ... و قالوا ما في بطون هذه الانعم خالصة

"هذه الانعام" ان خاص چوپایوں کی جانب اشارہ ہے جن کے بارے میں گزشتہ آیات میں بحث کی گئی ہے، اس آیت سے بھی کہ جو ان حیوانات کے جنین کئے کھانے کے جواز کے بارے میں ہے، مشرکین کی نظر میں اس کی تحریم کا پتہ چلتا ہے۔

۳۔ عصر جاہلیت کے مشرکین خدا یا بتوں کے لئے وقف شدہ حیوانات کے مردہ جنین سے استفادہ کرنا عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے جائز سمجھتے تھے۔ و محرم على ازو جنا و ان يكن ميتة فهم فيه شركاء

۳۔ عصر جاہلیت کے مشرکین کی نظر میں، بعض، موارد میں مویشیوں کے مردہ جنین کا کھانا جائز تھا۔ و ان يكن ميتة فهم فيه شركاء

۵۔ عصر جاہلیت کے مشرکین عورت کو ایک پست مخلوق اور مرد کو اس پر برتری اور شرافت کی حامل مخلوق سمجھتے تھے۔ خالصة لذكورنا و محرم على ازو جنا و ان يكن ميتة فهم فيه شركاء

مشرکین کی نظر میں مردوں کے لیے زندہ جنین کا حلال ہونا اور عورتوں کے لیے مردہ جنین کا حلال ہونا، عورت کے بارے میں ان کے نظریہ کی حکایت کر رہا ہے۔

چونکہ وہ فقط جنین کے مردہ ہونے کی صورت میں، اس کا کھانا عورتوں کے لیے جائز سمجھتے تھے۔

۶۔ خدا کی طرف اپنے بنائے ہوئے قوانین اور ناروا صفات کی نسبت دینے والے مشرکین کے لیے، عذاب الہی آمادہ ہے۔ سیجزيهم بما كانوا يفترون۔ و قالوا ما في بطون ... سيجزيهم و صفهم

۷۔ خداوند پر افترا باندھنے اور اس کی جانب خود ساختہ قوانین کی نسبت دینے والوں کے لیے، اس کا عذاب آمادہ ہے۔ و قالوا ما في بطون ... سيجزيهم و صفهم

۸۔ خداوند حکیم (حکیمانہ اور مستحکم کام انجام دینے والا) اور علیم (سب سے زیادہ جاننے والا) ہے۔ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ

۹۔ قیامت کے دن انسان کے عقائد اور اعمال اسکے دامن گیر ہو جائیں گے۔ سیجزیہم وصفہم

۱۰۔ عصر جاہلیت کے مشرکین کے بنائے ہوئے قوانین و مقررات کا بے بنیاد ہونا نیز حکمت سے خالی اور جاہلانہ ہونا۔
و قالوا ما فی بطون ... سیجزیہم و صفہم انہ حکیم علیم

جملہ "انہ حکیم علیم" ان لوگوں کی طرف کنایہ و تعریض کی حیثیت رکھتا ہے کہ جو اپنے خیالات و گمان کی بنیاد پر بغیر علم و حکمت کے احکام و قوانین وضع کرتے ہیں، جیسا کہ عصر جاہلیت کے مشرکین کرتے تھے۔

۱۱۔ خداوند متعال کی جانب خود ساختہ احکام و قوانین کی نسبت دینے والوں کو عذاب دینا، ایک حکیمانہ و عالمانہ سزا ہے۔ سیجزیہم و صفہم انہ حکیم علیم

۱۲۔ جو سزائیں اور عذاب خداوند متعال مقرر کرتا ہے وہ سب عالمانہ اور حکیمانہ ہیں۔
سیجزیہم وصفہم انہ حکیم علیم

۱۳۔ عورت و مرد سے مربوط قوانین میں جاہلانہ اور ناروا عدم مساوات سے بچنے کی ضرورت۔
و قالوا ما فی بطون هذه الانعم خالصة لذكورنا و محرم علی ازواجنا ... سیجزیہم وصفہم

اسما و صفات: حکیم ۸؛ علیم ۸

افترا: خدا پر افترا باندھنے کی سزا، ۴، ۵، ۱۱

بدعت: بدعت کی سزا، ۴، ۵

جاہلیت: جاہلیت کی رسوم ۱، ۲، ۳، ۴، ۵؛ جاہلیت میں جنین کھایا جانا ۱، ۳، ۴؛ رسوم جاہلیت کا بے منطق ہونا ۱۰؛ قوانین جاہلیت کا بے منطق ہونا ۱۰

خدا تعالیٰ: خداوند متعال کی مقرر کردہ سزائیں ۶؛ خدا کی مقرر کردہ سزاؤں کی خصوصیت ۱۱، ۱۲

سزا: سزا کے اسباب ۴، ۶؛ سزا و جزا کا نظام ۱۱

عدم مساوات: عدم مساوات (عدم مساوات) سے بچنا ۱۳

عقیدہ:

عقیدے کے اخروی آثار ۹

عمل: عمل کے اخروی آثار ۹

عورت: عورت زمانہ جاہلیت میں ۱، ۵؛ عورت کے حقوق ۱۳

قانون گذاری: قانون وضع کرنے کا معیار ۱۳؛ قانون وضع کرنے میں عدم مساوات ۱۳

محرمات: ایام جاہلیت کے محرمات ۱، ۲

مرد: مرد عصر جاہلیت میں ۵

مشرکین: دوران جاہلیت کے مشرکین ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۱۰؛ مشرکین اور بتوں کا سہم المال ۱، ۲، ۳؛ مشرکین اور خدا کا سہم

المال ۱، ۲، ۳؛ مشرکین کی سزا، ۶

نظام جزائی: ۱۲

وقف: بتوں کے لیے وقف ۱، ۳؛ وقف اور ایام جاہلیت ۱، ۳

آیت ۱۳۰

﴿ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴾ .

یقیناً وہ لوگ خسارہ میں ہیں جنہوں نے حماقت میں بغیر جانے بوجھے اپنی اولاد کو قتل کر دیا ورجو رزق خدا نے انہیں دیا ہے اسے اسی پر بہتان لگا کر اپنے اوپر حرام کر لیا۔ یہ سب بہک گئے ہیں اور ہدایت یافتہ نہیں ہیں

۱۔ عصر جاہلیت کے مشرکین کی عادات اور سنن میں سے ایک اولاد کو (قربانی کے عنوان سے) قتل کرنا اور خداوند متعال کی حلال کردہ روزی کو حرام قرار دینا تھا۔ قد خسر الذین قتلوا اولادہم سفہا بغیر علم

۲۔ اولاد کی قربانی کرنا ایک احمقانہ اور جاہلانہ کام ہے۔ قتلوا اولادہم سفہا بغیر علم

۳۔ (قربانی کے عنوان سے) اولاد کو قتل کرنا اور رزق الہی کو حرام قرار دینا نقصان اور خسارے کی واضح علامت ہے۔
قد خسر الذین ... و حرموا ما رزقہم اللہ

۳۔ جہالت اور سفاہت، انحراف اور خسارے کا سبب ہے۔ قد خسر الذین قتلوا اولادہم سفہا بغیر علم

۵۔ جن قوانین اور مقررات کی بنیاد علم پر نہ ہو وہ خسارے کا باعث بنتے ہیں۔

قد خسر الذین قتلوا اولادہم سفہا بغیر علم

"بغیر علم" جیسی صفت، مشرکین کے جاہلانہ کاموں کا اصلی سبب بیان کر رہی ہے، اور اس کا سبب ہونا ہی اس کو عمومیت عطا کرتا ہے۔ یعنی ہر وہ قانون اور رسم جو علم پر مبنی نہ ہو، خسارے کا باعث ہوگی۔

۶۔ زمانہ جاہلیت کے مشرکین اولاد کو قتل کرنے کے سلسلے میں اپنی سفاہت اور بے وقوفی سے آگاہ نہیں تھے۔

قد خسر الذین قتلوا اولادہم سفہا بغیر علم

"بغیر علم" میں "بائی" کا معنی ملا بست (تعلق) اور "سفہا" کی صفت ہے لہذا آیت کا معنی یہ ہو جائے گا، علم سے خالی سفاہت۔

۷۔ خداوند متعال کے عطا کردہ ہر رزق سے انسان کا استفادہ کرنا حلال ہے مگر جسے خود خداوند متعال حرام قرار دے۔

و حرموا ما رزقہم اللہ افتراء علی اللہ

۸۔ خداوند متعال کی دی ہوئی روزی کو خود سری کمرتے ہوئے حرام قرار دینا (یعنی نامشروع زہد) ایک حرام فعل اور

خداوند متعال پر کھلا جھوٹ و افتراء باندھنا ہے۔ قد خسر الذین ... و حرموا ما رزقہم اللہ

۹۔ جاہلانہ قوانین وضع کر کے انھیں خداوند متعال سے منسوب کرنا، زمانہ جاہلیت کے مشرکین کی خصوصیت ہے۔

و جعلوا للہ ... و حرموا ما رزقہم اللہ افتراء علی اللہ

۱۰۔ زمانہ جاہلیت کے لوگ گمراہ اور ہدایت سے دور تھے قد ضلوا و ما کانوا مہتدین

۱۱۔ زمانہ جاہلیت کے مشرکین، گزشتہ دور میں بھی، ہدایت کے سرچشمے سے بہرہ مند نہیں تھے۔

قد ضلوا و ما کانوا مہتدین

احکام: ۷، ۸

افترا: خدا پر افترا باندھنا ۸، ۹؛ موارد افترا ۸،

انحراف: انحراف کے علل و اسباب ۳

جاہلیت: جاہلیت کے رسم ازدواج ۱، ۶؛ زمانہ جاہلیت کے جاہلانہ قوانین ۹

جاہلین: ۶

جہالت: جہالت کے آثار ۲، ۳

خدا تعالیٰ: خدا کی طرف سے رزق ۷، ۸

خسارہ: خسارے کی علامتیں ۳؛ خسارے و زیان کے اسباب ۳، ۵

زہد: منفی زہد ۸

سفاهت: سفاهت و حماقت کے آثار ۲، ۳

سفہا: ۶

فرزند کشی: جاہلیت کے دوران اولاد کشی ۱، ۶؛ فرزند کشی کا خسارہ ۳؛ فرزند کشی کا منشا ۲

قانون: جاہلانہ قانون کے آثار ۵ قانون حلیت: ۷

قربانی: اولاد کی قربانی ۳؛ جاہلیت کے دوران اولاد کی قربانی ۱

مباحات: ایام جاہلیت میں تحریم ۱؛ مباح اشیاء سے استفادہ ۷؛ مباحات کی تحریم ۳، ۸

محرمات: ۸

مشرکین: دوران جاہلیت کے مشرکین ۱؛ دوران جاہلیت کے مشرکین کی جہالت ۶؛ دوران جاہلیت کے مشرکین کی

خصوصیات ۹؛ دوران جاہلیت کے مشرکین کی سفاهت ۶؛ دوران جاہلیت کے مشرکین کی گمراہی ۱۰، ۱۱

ہدایت: نہایت سے محروم لوگ ۱۱

آیت ۱۳۱

﴿ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكْلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴾ .

وہ خدا ہے جس نے تختوں پر چڑھائے ہوئے بھی اور اس کے خلاف بھی ہر طرح کے باغات پیدا کئے ہیں اور کھجور اور رزراعت پیدا کی ہے جس کے مزے مختلف ہیں اور زیتون اور انار بھی ہر پیدا کئے ہیں جن بعض آپس میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور بعض مختلف ہیں۔ تم سب ان کے پھلوں کو جب وہ تیار ہو جائیں تو کھاؤ اور جب کاٹنے کا دن آئے تو ان کا حق ادا کرو اور خبردار اسراف نہ کرنا کہ خدا اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے

۱۔ خداوند متعال ہی نے باغات پیدا کئے کہ جن میں سے بعض، (باڑھ) پر چڑھائی ہوئی بیلین، بعض اپنے تنوں پر کھڑے اور بعض زمین پر پڑی ہوئی بیلین ہیں۔ و هو الذی انشاء جنات معروشت و غیر معروشت

"عرش" کا معنی چھت "جنات معروشت" وہ باغات کہ جن میں انگور کے درختوں کے لیے باڑھ جیسی چھت بنائی گئی ہوں "لسان العرب" میں لکھا ہے "المعروشات الکروم والعرش ما عرشته به" ۲۔ خداوند متعال ہی باغات اور کھجور کے درخت اور لہلہاتے (سرسبز) کھیت پیدا کرنے والا ہے۔

و هو الذی انشاء جنات ... والنخل والزرع

۳۔ عالم طبیعت کے گونا گون مظاہر قدرت خدا کا جلوہ ہیں۔ و هو الذی انشاء جنت

۳۔ اشیاء کو مباح اور حرام قرار دینے کا اختیار فقط خداوند متعال کے ہاتھ میں ہے۔

و قالوا هذه انعم و حرث حجر ... و هو الذی انشاء

باغات اور انکی پیداوار پر خداوند متعال کی مالکیت کے بارے میں آیت کی تاکید گویا مشرکین کیلئے ایک تعریض ہے کہ جو بغیر صلاحیت کے دوسرے لوگوں کا حصہ مقرر کرتے ہیں یا بعض اموال کو ممنوع قرار دیتے ہوئے بے جا طور پر ان کی حرمت کا حکم لگاتے ہیں جیسا کہ اس قسم کی ممانعت کے چند نمونے گذشتہ آیات میں گذر چکے ہیں (کہ جن کے مشرکین قائل تھے)۔

۵۔ زرعی پیداوار اور مختلف پھل قدرت الہی کے آثار میں سے ہے۔ والزرع مختلفا اكله

"اکل" کھائے جانے والے پھل اور ثمر کو کہتے ہیں۔

۶۔ خداوند متعال ہی زیتون اور انار کے یکساں (ملنے جلتے) اور غیر یکساں درخت پیدا کرنے والا ہے۔

و هو الذی انشا ... والزیتون و الرمان متشبهها و غیر متشبهہ

۷۔ زیتون اور انار کے پھلوں اور درختوں کی انواع و اقسام ایک دوسرے کے متشابہ ہونے کے باوجود (آپس میں) فرق رکھتے ہیں۔ والزیتون والرمان متشبهها و غیر متشبهہ

۸۔ پھلوں کی (ظاہری) شکل میں یکسانیت جبکہ کیفیت و ذائقے مختلف ہونا، قدرت خدا کی نشانی ہے۔

و هو الذی ... الزیتون و الرمان متشبهها و غیر متشبهہ

احتمال ہے آیت میں زیتون و انار سے مراد ان کے پھل ہوں اس صورت میں "متشابہ" یعنی زیتون کے پھلوں کا ایک دوسرے سے کے متشابہ ہونا اور اسی طرح انار کے پھلوں میں بھی شباهت پائی جانا۔ "غیر متشابہ" سے مراد ان پھلوں کا رنگ اور ذائقے کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہونا ہے جبکہ ان میں یکسانیت و شباهت بھی موجود ہے۔

۹۔ انسان کے لیے پھلوں اور زرعی پیداوار کی انواع و اقسام سے استفادہ کرنے کا جواز۔

کلوا من ثمره اذا اثمر

۱۰۔ خداوند متعال نے زرعی محصولات اور پیداوار میں سے اپنا حق بھی مقرر کیا ہے۔

و اتوا حقه يوم حصاده

صدر آیت کے قرینے سے ممکن ہے "حقہ" کی

ضمیر کا مرجع "اللہ" ہو۔

۱۱۔ درخت سے پھل اتارتے وقت اور فصلوں کی کٹائی کے وقت زرعی پیداوار میں سے کچھ (پھل اور غلات، راہ خدا میں) دینے کا ضروری ہونا۔ وء اتوا حقہ یوم حصادہ

۱۲۔ مکہ میں (دیا گیا) حکم زکات، تمام زرعی محصولات اور پیداوار کو شامل تھا۔
جنت ... وانخل والزرع ... والزیتون والرمان ... و اتوا حقہ یوم حصادہ

پھل اتارنے کے دن زرعی پیداوار میں سے حق ادا کرنے کا فرمان، خاص قسم کی زرعی پیداوار سے مخصوص نہیں ہے چونکہ دوسری لمبی آیات میں بھی زکات کا حکم دیا گیا ہے احتمال ہے کہ "ایتاء حق الحصاد" کا حکم، اسی زکات کی جانب اشارہ ہو۔

۱۳۔ زرعی پیداوار میں سے حقوق (زکات یا حق الحصاد) ادا کرنے کا حکم، مکہ میں نازل ہوا ہے۔
و اتوا حقہ یوم حصاد ہ

۱۴۔ اسراف (خرچ کرنے اور انفاق کرنے میں زیادہ روی کرنا) ایک حرام اور ناپسندیدہ فعل ہے۔
و لا تسرفوا

۱۵۔ مالی لحاظ سے واجب حقوق ادا نہ کرنا، اسراف ہے۔ وء اتوا حقہ یوم حصادہ ... و لا تسرفوا انہ لا یجب المسرفین

۱۶۔ خدا نے فضول خرچی کرنے والوں کو اپنی محبت سے محروم کر دیا ہے۔ انہ لا یجب المسرفین

۱۷۔ عن ابی عبد اللہ ؑ : لا تصرف باللیل و لا تحصد باللیل ... و ان حصدت باللیل لم یاتک السؤال و هو قول

اللہ تعالیٰ : " وء اتوا حقہ یوم حصادہ " ... یعنی القبضہ بعد القبضہ اذا حصدتہ و اذا خرج فالحفنة بعد الحفنة...^(۱)

امام صادق ؑ سے منقول ہے کہ پھل رات کے وقت نہ اتارو اور رات کے وقت کٹائی نہ کرو۔ کیونکہ اگر رات کے وقت کٹائی کرو گے تو فقرا تمہارے پاس نہیں آئیں گے۔ جبکہ خدا کا فرمان ہے پیداوار کا حق کٹائی کے دن ہی ادا کر دو، ... یعنی کٹائی کے وقت، دستہ دستہ اور دانے جدا کرتے وقت، مٹھی مٹھی ادا کرو۔

۱۸۔ عن ابی جعفر ؑ قال : ... ان اللہ یقول : " و اتوا حقہ یوم حصادہ و لا تسرفوا انہ

لا يحب المسرفين" قال : كان فلان ... له حرث و كان اذا جذه تصدق به و بقى هو و عياله بغير شيء فجعل الله ذلك سرفاً^(۱)

امام باقر ؑ سے منقول ہے کہ آپ ؑ نے آیت "و اتوا حقہ..." کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: ایک شخص کے پاس ایک کھیت تھا۔ جب اس کی فصل کی کٹائی کا وقت ہوتا تو سب کی سب فصل صدقے میں دے دیتا اور اپنے اور اپنے عیال کے لیے کچھ بھی نہ چھوڑتا۔ خداوند متعال نے اس فعل کو اسراف کہا ہے۔

۱۹۔ عبد اللہ بن سنان عن ابی عبد اللہ ؑ قال : سألته عن قوله: "و اتوا حقہ یوم حصادہ" قال: اعط من حضرك من المسلمين وان لم يحضرك الا مشرك فاعطه^(۲)

عبد اللہ بن سنان کہتے ہیں میں نے امام صادق ؑ سے آیت "و اتوا حقہ یوم حصادہ" کے بارے میں پوچھا۔ آپ ؑ نے فرمایا: اگر فصل کی کٹائی کے وقت مسلمانوں میں سے کوئی موجود ہو تو "حق الحصاد" کا حق اسے دو۔ اور اگر مشرک کے علاوہ کوئی اور نہ ہو تو اسے دے دو۔

۲۰۔ عن ابی عبد اللہ ؑ فی قوله: "و اتوا حقہ یوم حصادہ" قال: حقہ یوم حصادہ علیک واجب و لیس من الزکاة...^(۳)

امام صادق ؑ سے آیت "و اتوا حقہ یوم حصادہ" کے بارے میں منقول ہے کہ کٹائی کے دن "حق الحصاد" (حق پیداوار) ادا کرنا تم پر واجب ہے۔ اور یہ حق، زکات کے علاوہ ہے۔

۲۱۔ عن النبی (ص) فی قوله: "و اتوا حقہ یوم حصادہ" قال: ما سقط من السنبیل^(۴)

رسول خدا (ص) سے آیت "و اتوا حقہ یوم حصادہ" کی توضیح کے سلسلے میں منقول ہے کہ: فصل کی کٹائی کے وقت زمین پر گرنے والے خوشہ "حق الحصاد" ہیں۔

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱، ص ۳۷۹، ح ۱۰۵۔ نور الثقلین ج ۱، ص ۷۷۱، ح ۳۰۵

(۲) تفسیر عیاشی ج ۱، ص ۳۷۸، ح ۱۰۰۔ بحار الانوار ج ۹۳، ص ۹۶، ح ۱۳۔

(۳) تفسیر عیاشی ج ۱، ص ۳۷۹، ح ۱۰۷، تفسیر بہان ج ۱، ص ۵۵۷، ح ۱۹۔

(۴) الدر المنثور، ج ۳، ص ۳۶۷۔

آیات خدا: آیات آفاقی ۳

احکام ۱۱، ۲۰: تشریح احکام ۳

اسراف: احکام اسراف ۱۳؛ اسراف پر سرزنش ۱۳؛ اسراف کی حرمت ۳۱؛ اسراف کے موارد ۱۵، ۱۸

اسراف کرنے والے: اسراف کرنے والے کی محرومیت ۱۶

انار: درخت انار کے پیدائش ۶

انفاق: (راہ خدا میں خرچ کرنا):

انفاق میں اسراف ۱۳؛ زرعی پیداوار سے انفاق ۱۰، ۱۱

انگور: انگور کے باغ کی پیدائش ۱

باغات: باغات کے پیدا ہونے کا منشاء ۱، ۲

حق الحصاد: ۱۹

حق الحصاد کے احکام ۲۰، ۱۹؛ حق الحصاد کے مواقع ۲۱

حق اللہ: زرعی پیداوار میں سے حق خدا ۱۰

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۱، ۲، ۶؛ خالقیت خدا ۱، ۲، ۶؛ خدا سے مخصوص امور ۳؛ عالم طبیعت میں معرفت خدا ۳، ۸؛ قدرت

خدا کی نشانیاں ۳، ۵، ۸

درخت: درختوں کا فرق ۴؛ درختوں کی پیدائش کا منشاء ۶؛ درختوں کی یکسانیت ۷

روایت: ۱۴، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱

زرعی پیداوار: زرعی پیداوار سے استفادہ ۹؛ زرعی پیداوار کی پیدائش ۲، ۵؛ زرعی پیداوار کی کٹائی ۱۱؛ زرعی پیداوار کے

حقوق ۱۴، ۱۹، ۲۰، ۲۱

زکات: احکام زکوٰۃ ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۹؛ احکام زکوٰۃ کا وضع ہونا ۱۳؛ زرعی پیداوار میں سے زکات ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳؛ زکوٰۃ

ادا کرنے کی اہمیت ۱۷؛ ہجرت سے پہلے کی زکوٰۃ ۱۲، ۱۳؛

زیتون: درخت زیتون کی پیدائش ۶

صدقہ: ناپسندیدہ صدقہ ۱۸

کھانے پینے کی اشیاء: کھانے پینے کی اشیاء کے احکام ۹

کھجور کا درخت: (نخل) کھجور کے درخت کی پیدائش ۲

کھیتی باڑی: کھیتی باڑی کی زرعی پیداوار سے استفادہ ۹; کھیتی باڑی کی زرعی پیداوار کی پیدائش ۲، ۵; کھیتی باڑی کی زرعی

پیداوار کی کٹائی ۱۱

محبت خدا: محبت خدا سے محروم لوگ ۱۶

محرمات: ۱۳

مصرف: مصرف کرنے میں اسراف ۱۳

میوہ جات: میوہ جات اور پھلوں سے استفادہ ۹; میوہ جات کے ذائقے میں فرق ۸; میوہ جات میں تشابہ ۴، ۸; میوہ جات

میں تنوع ۵; میوہ جات میں فرق ۴

واجبات: ۲۰ مالی واجبات کا ترک کرنا ۱۵

آیت ۱۳۲

﴿وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾

اور چوپاؤں میں بعض بوجھ اٹھانے والے اور بعض زمین سے لگ کر چلنے والے ہیں۔ تم سب خدا کے دیئے ہوئے رزق کو کھاؤ اور شیطان قدموں کی پیروی نہ کرو کہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے

۱۔ خدا نے بعض چوپائے سامان اٹھانے کے لیے اور بعض خوراک اور پوشاک حاصل کرنے کے لیے پیدا کیے ہیں۔

و هو الذی انشا ... و من الانعم حمولة و فرشا

"فرشا" "حمولة" کے مقابلے میں لایا گیا ہے کہ جو چوپایوں کا ایک دوسرا گروہ ہے۔ یعنی وہ

حیوانات کہ جن کے چمڑے سے بچھونے کے طور پر کام لیا جاسکتا ہے۔ یا یہ کہ جسم و جثہ کے چھوٹا

ہونے کے لحاظ سے اور زمین کے ساتھ چپکے رہنے کی وجہ سے ان پر "فرش" کا اطلاق کیا گیا ہے۔

۲۔ (اونٹ، گائے اور بھیڑ جیسے) چوپایوں کا گوشت کھانا جائز ہے و من الانعم ... کلو ما رزقکم اللہ

"انعام" نعم کی جمع ہے جس کا اطلاق عام طور پر، اونٹ، گائے اور بھیڑ وغیرہ پر کیا جاتا ہے۔ (لسان العرب)۔

۳۔ خداوند متعال نے چوپایوں (اونٹ، گائے اور بھیڑ وغیرہ) کے گوشت کو انسانوں کی روزی اور رزق قرار دیا ہے۔
و من الانعم ... کلو ما رزقکم اللہ

۴۔ فضول اور بے بنیاد دلائل کی بنا پر نعمات الہی سے استفادہ کرنے کو ممنوع اور حرام قرار دینا جائز نہیں۔
کلو ما رزقکم اللہ و لا تتبعوا خطوات الشی طن

۵۔ بغیر دلیل یا بے بنیاد دلائل کی بنیاد پر خداوند متعال کی نعمتوں کو حرام قرار دینا، شیطان کے راستے کی پیروی کرنا ہے۔
و لا تتبعوا خطوات الشیطن

۶۔ بغیر دلیل کے چوپایوں کا گوشت کھانے سے پرہیز کرنا (یعنی بے جازہ اختیار کرنا) شیطان کے راستے کی پیروی ہے۔
و من الانعم ... کلو ... و لا تتبعوا خطوات الشیطن

۷۔ شیطان کے راستے متنوع اور مختلف ہیں۔ و لا تتبعوا خطوات الشیطن

احتمال ہے کہ "خطوات" کو جمع کے طور پر لانا، شیطانی راستوں کے متعدد اور متنوع ہونے کی وجہ سے ہو۔

۸۔ خدا کا عطا کردہ رزق کھا کر شیطان کی پیروی کرنا، ایک قابل مذمت اور ناپسندیدہ کام ہے۔

کلو ما رزقکم اللہ و لا تتبعوا خطوات الشیطن

۹۔ عصر جاہلیت کے مشرکین، شیطانی راستوں پر تھے۔

و قالوا هذه انعم و حرث حجر ... کلو ما رزقکم اللہ و لا تتبعوا خطوات الشیطن

۱۰۔ شیطان، انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے۔ انه لکم عدو مبین

۱۱۔ انسان کو شیطان کی پیروی کرنے سے منع کرنے کا اصل سبب و فلسفہ، اسکی، انسان سے دشمنی اور عداوت ہے۔

و لا تبعوا ... انه لکم عدو مبین

۱۲_ عن ابی جعفر علیہ السلام : ان اصحاب محمد (ص) قالوا: یا رسول اللہ... اذا كنا عندك فذكرتنا و رغبتنا و جلنا و نسینا الدنیا و زهدنا ... فاذا خرجنا من عندك و دخلنا هذه البيوت و شمعنا الاولاد و راينا العیال و الاهل یکاد ان نحول عن الحال التي كنا علیها عندك ... فقال لهم رسول اللہ (ص) : ... ان هذه خطوات الشیطان فیرغبکم فی الدنیا... (۱)

امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیغمبر اکرم (ص) کے صحابہ نے آپ (ص) کی خدمت میں عرض کی... جب ہم آپ (ص) کے پاس ہوتے ہیں اور آپ (ص) ہمیں نصیحت کرتے ہیں اور ترغیب دلاتے ہیں تو ہم ڈرتے اور دنیا کو فراموش کر کے، زہد و تقویٰ اختیار کر لیتے ہیں... لیکن جب آپ (ص) سے دور ہوتے ہیں اور اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کو دیکھتے ہیں تو اس روحانی و معنوی حالت سے پلٹنے لگتے ہیں کہ جو حالت آپ (ص) کے قرب سے حاصل ہوتی ہے... رسول خدا (ص) نے فرمایا: یہی شیطانی قدم ہیں کہ جو آپ لوگوں کو دنیا کی جانب راغب کرتے ہیں...

۱۳_ روی عن ابی جعفر و ابی عبد اللہ علیہ السلام : ان من خطوات الشیطان الحلف بالاطلاق و النذور فی المعاصی و کل یمین بغیر اللہ تعالیٰ (۲)

امام باقر اور حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بیوی کو طلاق دینے کی قسم کھانا، گناہوں کی نذر کرنا، اور ہر وہ قسم جو غیر خدا کے نام سے کھائی جائے، شیطانی قدموں کی پیروی ہے۔

احکام: ۲، ۳ فلسفہ احکام ۱۱

اطاعت: شیطان کی اطاعت ۵، ۶، ۱۱، ۱۳

انسان: انسان کی روزی ۳؛ انسان کے دشمن ۱۰، ۱۱

اونٹ: اونٹ کا گوشت ۱۳؛ اونٹ کا گوشت کھانے کی حلیت ۲

بھیڑ: بھیڑ کا گوشت ۳؛ بھیڑ کا گوشت کھانے کی حلیت ۲

جاہلیت: رسوم جاہلیت ۹

(۱) کافی ج/ ۲ ص ۴۲۴ ح ۱ نور الثقلین ج/ ۱ ص ۷۷۲ ح ۳۱۴

(۲) مجمع البیان ج/ ۱ ص ۴۶۰ نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۵۲ ح ۴۹۳

چوپائے: چوپایوں پر بوجھ حمل کرنا ۱; چوپایوں کا خالق ۱; چوپایوں کا گوشت کھانے سے اجتناب ۶; حلال گوشت
چوپائے ۲، ۳

خدا تعالیٰ: ۳ افعال خدا ۳; خالقیت خدا ۱، نعمات خدا ۳، ۵، ۸

خورد و نوش کی اشیاء: احکام خورد و نوش ۲; حلال خورد و نوش ۲

دنیا طلبی: دنیا طلبی کی ترغیب ۱۲; دنیا طلبی کے اسباب ۱۲

دین: دین میں بدعت ۳، ۵

روایت: ۱۲، ۱۳

زہد: منفی زہد ۶

شیطان: شیطان کا بہکانا ۱۲; شیطان کا ترغیب کرنا ۱۲;

شیطان کا کردار ۱۲; شیطان کی اطاعت کی سرزنش ۸; شیطان کی دشمنی ۱۰، ۱۱; شیطان کے پیروکار ۹; شیطانی راستوں کا

متنوع ہونا ۷

عمل: ناپسندیدہ عمل ۸

قسم: ناپسندیدہ قسم کھانا ۱۳

گائے: گائے کا گوشت ۳; گائے کا گوشت کھانے کی حلیت ۲

مباحات: مباحات کو حرام قرار دینا ۳، ۵

مشرکین: دوران جاہلیت کے مشرکین ۹

نذر: ناپسندیدہ نذر ۱۳

نعمت: نعمت سے استفادہ ۸; نعمت کو حرام قرار دینا ۳، ۵

آیت ۱۳۳

﴿ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ الذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أُمُّ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝۱۳۳﴾

اٹھ قسم کے جوڑے ہیں۔ بھیڑ کے دو اور بکری کے دو۔ ان سے کہئے خدا نے دونوں کے نے حرام کئے ہیں یا مادہ یا وہ بچے جو ان کے مادہ کے پیٹ میں پائے جاتے ہیں۔ ذرا تم لوگ اس بارے میں بھی خبردار اگر اپنے دعویٰ میں سچے ہو

۱۔ خداوند متعال نے بنی آدم کے استفادہ کے لیے، بھیڑ، بکری، اونٹ اور گائے میں سے آٹھ اٹھ نماز اور مادہ پیدا کئے ہیں۔ ثمانية ازواج من الضان اثنين

ہو سکتا ہے "ثمانية ازواج" "حملہ و فرشا" کے لیے بدل ہوں جو کہ خود "انشائی" کے لیے مفعول ہیں۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہو جاتا ہے۔ "انشاء من الانعام ثمانية ازواج"

۲۔ نماز اور مادہ بھیڑ اور بکری اور ان کے جنین کے کھانے کی حلیت۔

من الضان ... قل أ الذکرین حرم ام الانثیین اما اشتملت علیہ ارحام الانثیین

۳۔ مکمل وضاحت کے ذریعے، شبہات ختم کرنے اور

خرفات کا مقابلہ کرنے کی ضرورت۔ ثمنیۃ ازواج من الضان

چوپایوں کے آٹھ مصادیق اور انکی مختلف صورتوں کا تفصیلی ذکر شاید شبہ ختم کرنے اور مکمل طور پر اس کی بنیادوں کو اکھاڑنے کی غرض سے کیا گیا ہے۔

۳۔ خداوند متعال کا، عصر جاہلیت کے مشرکین کی، بعض چوپایوں اور ان کے جنین کو بلا وجہ حرام قرار دینے پر سرزنش کرنا۔ قل أ الذکرین حرم ام الانثیین ... نبؤنی بعلم ان کنتم صادقین

۵۔ ماکولات (کھانے پینے کی چیزوں) میں اصل حلیت جاری ہے اور انکی حرمت ثابت کرنے کے لیے یقین آور دلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ قل أ الذکرین حرم ... نبؤنی بعلم ان کنتم صادقین

چونکہ خداوند متعال نے آیت مبارکہ میں بے جا تحریم کی ایسی دلیل کا تقاضا کیا ہے جو "علم آور" (یقینی) ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے حلیت (چیزوں کا حلال ہونا) محتاج دلیل نہیں ہے۔ بلکہ محتاج دلیل، تحریم ہے۔ (یعنی کسی چیز کو حرام قرار دینے کے لیے دلیل کی ضرورت ہے ورنہ چیزیں حلال ہیں)

۶۔ فقط ان احکام اور قواعد و (قوانین) کی پابندی ضروری ہے جو علمی دلیل پر مبنی ہوں۔
قل أ الذکرین حرم ... نبؤنی بعلم ان کنتم صادقین

"بعلم" میں "باء" کا معنی ملا بست ہے۔ یعنی مجھے وہ خبر دو جو علم آور اور یقینی ہو۔ لہذا یہ آیت، احکام کو قبول کرنے کے لیے ایک معیار بتا رہی ہے اور وہ (معیار) انکا علم و (یقین) پر مبنی ہونا ہے۔

۷۔ عصر جاہلیت کے مشرکین، اپنی بے جا تحریمات پر ہر قسم کی علمی دلیل سے خالی تھے۔
قل أ الذکرین حرم ... نبؤنی بعلم ان کنتم صادقین۔

احکام: ۲ احکام کے درست ہونے کا معیار ۶

اصل قاعدہ حلیت: ۵

اعداد: آٹھ کا عدد ۱

اونٹ: اونٹ کی پیدائش کا منشاء ۱؛ اونٹ میں نرو مادہ ۱

بکری: بکری کی پیدائش کا منشاء ۱؛ بکری کے جنین کی حلیت ۲؛ بکری کے گوشت کی حلیت ۲؛ بکری نرو

مادہ کا ہونا ۱

بھیڑ: بھیڑ کے جنین کی حلیت ۲; بھیڑ کے گوشت کی حلیت ۲; بھیڑ میں زوجیت (نرو مادہ) ہونا ۱
جاہلیت: رسوم جاہلیت ۲، ۴

چوپائے: ایام جاہلیت میں چوپایوں کی تحریم ۳; چوپایوں سے استفادہ ۱; حلال گوشت چوپائے ۲
خدا تعالیٰ: خالقیت خدا ۱; خداوند متعال کی جانب سے سرزنش ۳

خرافات: خرافات کے خلاف جنگ کرنے کی اہمیت ۳

خورد و نوش کی اشیاء: اشیائے خورد و نوش کے احکام ۲، ۵; کھانے پینے کی حلال چیزیں ۲

شبہات: شبہات ختم کرنے کی اہمیت ۳

علم: اہمیت علم ۶

گائے: گائے میں نرو مادہ ۱; گائے کی پیدائش کا منشا ۱

مباحات: ۲ ایام جاہلیت میں مباحات کی تحریم ۴; مباحات کی تحریم ۲

مشرکین: دوران جاہلیت کے مشرکین کی سرزنش ۳; زمانہ جاہلیت کے مشرکین ۴

آیت ۱۳۳

﴿وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ الذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَذَا فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾

اور انٹ میں سے دو اور گائے میں سے دو... ان سے کہئے خدا نے نروں کو حرام قرار دیا ہے یا مادیوں کو یا ان کو جو مادیوں کے شکم میں ہیں... کیا تم لوگ اس وقت حاضر تھے جب خدا ان کو حرام کرنے کی وصیت کر رہا تھا۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹا الزام لگائے تا لوگوں کو بغیر جانے بوجھے گمراہ کرے۔ یقیناً اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا ہے

۱۔ خداوند متعال نے نروادہ اونٹ اور گائے کو انسان کے فائدے کے لیے خلق کیا ہے۔

و هو الذى انشاء ... و من الابل اثنين و من البقر اثنين قل أ الذكرين حرم

۲۔ نروادہ، اونٹ اور گائے اور انکے جنین کے گوشت سے استفادہ کرنا حلال ہے۔

من الابل اثنين ... قل أ الذكرين حرّم ام الانثيين اما اشتملت عليه ارحام الانثيين

۳۔ عصر جاہلیت کے مشرکین بغیر کسی دلیل کے، بعض چوپایوں سے استفادہ کی حرمت پر اعتقاد رکھتے تھے۔

قل أ الذكرين حرّم ام الانثيين اما اشتملت عليه ارحام الانثيين

آیت ۱۳۶، ۱۳۷ میں مشرکین کے بعض افتراء کی جانب اشارہ کیا گیا ہے اور آیت "فذرهم وما يفترون" کے کلمات کے ساتھ ختم ہوئی ہے۔ بعد والی آیات مشرکین کے جھوٹ و افتراء کو شمار کرتے ہوئے ان کی مذمت و توبیخ کر رہی

ہیں۔ ان کے جھوٹے اعتقادات میں سے ایک "بے جا تحریم" بھی ہے۔

۳۔ احکام شرعی کا اثبات ایک معتبر علمی دلیل یا حسی خبر پر مبنی ہونا چاہیئے۔ نبئونی بعلم ... ام کنتم شہداء

"نبئونی بعلم" یعنی وہ خبر جو علم سے آمیختہ ہو اور جن احکام (شرعی) کے ہم مدعی ہیں ان کے بارے میں یقین آور ہو۔ یہ جملہ اور جملہ "ام کنتم شہداء" دونوں کسی خبر (روایت) کو قبول کرنے کے معیار بیان کر رہے ہیں یعنی (خبر کا) علمی (و یقینی) اور حسی ہونا۔

۵۔ شرعی قوانین کی قدر و قیمت اور ان کے معتبر ہونے کا اہم ترین سبب انکا خداوند متعال کی جانب سے نازل ہونا ہے۔

قل أ الذکرین حرّم ... نبئونی بعلم ... ام کنتم شہداء ... اذ وصکم اللہ بهذا

۶۔ صدر اسلام کے مشرکین کی جانب سے بغیر کسی مستند اور قابل قبول دلیل کے، بعض حیوانات کو حرام قرار دیا جانا۔ قل أ الذکرین حرّم ... نبئونی بعلم ... ام کنتم شہداء

آیت میں استفہام، انکار یا سرزنش کے لیے ہے اور جملات "نبئونی" اور "ام کنتم" بھی، مشرکین کے مدعا پر دلیل نہ ہونے کی جانب اشارہ کر رہے ہیں۔

۷۔ بغیر کسی دلیل کے (اشیاء کو) حرام قرار دینا، خداوند متعال پر افترا اور جھوٹ باندھنے (کے علاوہ) ایک عظیم ترین گناہ ہے۔ قل أ الذکرین حرّم ... فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا

۸۔ گائے اور اونٹ کے گوشت اور ان کے جنین سے استفادہ کرنے کو حرام قرار دینا، خداوند متعال پر افترا باندھنا ہے۔ قل أ الذکرین حرّم ... و فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا

۹۔ احکام شرعی گھڑ کر، خداوند متعال کی جانب منسوب کرنا، نادان لوگوں کے گمراہ ہونے کا سبب بنتا ہے۔

افتری علی اللہ کذبا لیضل الناس بغیر علم

"بغیر علم" ہو سکتا ہے ان تین موارد "افتری" "لیضل" اور "الناس" میں سے کسی ایک کے لیے حال یا صفت ہو۔ مندرجہ بالا مفہوم، تیسرے احتمال (الناس) کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔ لہذا جملے کا معنی یہ ہو جاتا ہے۔ تاکہ لوگوں کو جہالت کی حالت میں گمراہ کریں۔

۱۰۔ نادان لوگوں کو جھوٹے احکام گھڑ کر، گمراہ کرنا، سب

سے بڑا ظلم ہے۔ فمن اظلم ... لیضل الناس بغیر علم

۱۱۔ خداوند متعال پر افترا باندھنے والے اور جھوٹے احکام (شرعی) گھڑنے والے افراد نادانستہ طور پر لوگوں کے (مختلف) گروہوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ افتری علی اللہ کذباً لیضل الناس بغیر علم
"لیضل" کا "ل" ہو سکتا ہے لام عاقبت ہو۔ چنانچہ "بغیر علم" بھی "لیضل" کے فاعل کے لیے حال ہو سکتا ہے۔ جس کے نتیجے میں مندرجہ بالا مفہوم اخذ کیا گیا ہے۔

۱۲۔ خداوند متعال کی رحمت اور ہدایت سے ظالموں کی محرومیت کا سبب خود ان کا ظلم ہے۔
فمن اظلم ... ان الله لا يهدى القوم الظلمين

۱۳۔ جو لوگ خداوند متعال پر جھوٹ و افترا باندھتے ہوئے جھوٹے قوانین و احکام گھڑتے ہیں وہی ظالم اور ہدایت الہی سے محروم ہیں۔ ان الله لا يهدى القوم الظلمين
"القوم" میں "ال" عہد ہے۔ گذشتہ آیات کے مطابق "قوم" سے مراد وہ لوگ ہیں جو خداوند متعال پر افترا اور جھوٹ باندھ کر، لوگوں کی گمراہی کا سبب بنتے ہیں۔

۱۴۔ ایوب بن نوح قال : سالت ابا الحسن الثالث ؑ عن الجاموس و اعلمته ان اهل العراق يقولون انه مسخ فقال : او ما سمعت قول الله : "و من الابل اثنين و من البقر اثنين" (۱)

ایوب بن نوح کہتے ہیں میں نے امام ہادی ؑ سے پوچھا اور کہا: اہل عراق اسے مسخ شدہ حیوانات میں سے سمجھتے ہیں۔ آپ ؑ نے فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا کہ خداوند متعال نے فرمایا ہے "اونٹ میں سے اسکی دو قسم اور گائے میں سے اسکی دو قسم، تمہارے لیے خلق کی گئی ہیں۔ (یعنی یہ کہ بھینس بھی "گائے" کی جنس میں سے ہے، اور مسخ ہونے والے حیوانات میں سے نہیں)

احکام: احکام کے اثبات کی شرائط ۳؛ احکام کے معتبر ہونے کا معیار ۳، ۵؛ احکام وضع کرنے کا منشا ۵

افترا: افترا کے موارد ۷، ۸؛ خداوند پر افترا باندھنا ۷، ۸، ۹

اونٹ: اونٹ کی خلقت کا فلسفہ ۱؛ اونٹ کے جنین کی تحریم

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۸۰ ج ۱۱۵ تفسیر برہان ج ۱ ص ۵۵۸ ح ۴۔

۸؛ اونٹ کے جنین کی حلیت ۲؛ اونٹ کے گوشت کی تحریم ۸؛ اونٹ کے گوشت کی حلیت ۲؛ اونٹ کے فوائد ۱
بدعت: بدعت کا ظلم ہونا ۱۰؛ بدعت کے آثار ۹

بدعتی لوگ: بدعت کا ظلم ہونا ۱۰؛ بدعتی افراد کا گمراہی پھیلانا ۱۱

بھینس: بھینس کی جنس ۱۳؛ بھینس کے احکام ۶

جاہلیت: رسوم جاہلیت ۳، ۶

حیوانات: ایام جاہلیت میں حیوانات کی تحریم ۳، ۶؛ حلال گوشت حیوانات ۲

خدا تعالیٰ: خداوند متعال کی خالقیت ۱

خورد و نوش کی اشیاء: حلال خورد و نوش ۲؛ خورد و نوش کی اشیاء کے احکام ۲

روایت: ۱۳

ظالمین: ظالموں کا ہدایت سے محروم ہونا ۱۲

ظلم: سب سے بڑا ظلم ۴، ۱۰؛ ظلم کے آثار ۱۲؛ ظلم کے موارد ۱۰

گائے: گائے کی خلقت کا فلسفہ ۱؛ گائے کے جنین کی تحریم ۸؛ گائے کے جنین کی حلیت ۲؛ گائے کے گوشت کی تحریم
۸؛ گائے کے گوشت کی حلیت ۲؛ گائے کے فوائد ۱

گمراہی: گمراہی پیدا کرنے کے آثار ۱۰؛ گمراہی کے عوامل ۹، ۱۱

مباحات: ایام جاہلیت میں مباحات کی تحریم ۳، ۶؛ مباح اشیاء کی تحریم ۴

محرمات: ایام جاہلیت میں محرمات ۳

مشرکین: ایام جاہلیت کے مشرکین ۳؛ صدر اسلام کے مشرکین کی بے منطق روش ۶

ہدایت: ہدایت سے محروم لوگ ۱۳؛ ہدایت سے محرومیت کا پیش خیمہ ۱۲؛ ہدایت سے محرومیت کے عوامل ۱۲

آیت ۱۳۵

﴿ قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهْلًا لِّغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ .

آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی طرف آنے والی وحی میں کسی بھی کھانے والے کے لئے کوئی حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو یا بہای ہو خون یا سور کا گوشت ہو کی یہ سب رجز اور گندگی ہے یا وہ نافرمانی ہو جسے غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو... اس کے بعد بھی کوئی مجبور ہو جائے اور نہ سرکش ہو نہ حدے تجاوز والا تو پروردگار بڑا بخشنے والا ہے

۱۔ پیغمبر (ص) کے پاس احکام الہی بیان کرنے کے لیے وحی الہی ہی فقط ایک منبع تھا۔ قل لا اجد فیما اوحی الیّ محرما "ما عندي" کی جگہ "ما اوحی" کا جملہ انتخاب کرنا، ہو سکتا ہے اس جانب اشارہ ہو کہ احکام الہی کا اساسی و بنیادی منبع فقط وحی الہی ہے۔

۲۔ کھانے پینے کی اشیاء کے حرام ہونے اور حلال ہونے کو تعین کرنے کا سرچشمہ فقط وحی (الہی) ہے۔
قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما

۳۔ کسی خاص طعام (کھانے) پر کوئی شرعی دلیل نہ ہونا، ہی اسکے حلال ہونے کی علامت ہے۔
قل لا اجد فی ما اوحی الیّ محرما علی طاعم یطعمه

۴۔ حلال کھانے پینے کی چیزوں سے بہرہ مند ہونے

میں سب لوگ (عورت و مرد وغیرہ) برابر ہیں۔ قل لا اجد ... طاعم يطعمه

"طاعم يطعمہ" کی تعبیر، بظاہر اس تبعیض اور فرق کا رد ہے جس کے مشرکین قائل تھے ان کا عقیدہ تھا کہ بعض چوپایوں سے بہرہ مند ہونے میں عورت و مرد کے درمیان فرق ہے۔ گزشتہ آیات میں اس کی جانب اشارہ گذر چکا ہے (و محرم علی ازواجنا)

۵۔ کھانے پینے کی اشیاء میں "قاعدہ اولیہ" ان سب کا حلال ہونا ہے۔

لا جد فی ما اوحی الی محرماً علی طاعم يطعمه الا ان یکون

۶۔ مردار کا گوشت، سور، خون اور وہ حیوان کھانا حرام ہے جس پر ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا گیا ہو۔

الا ان یکون میتة او دما مسفوحاً او لحم خنزیر فانه رجس او فسقا اهل لغير الله به

۷۔ مردار، خون اور سور سے فقط کھانے کے حوالے سے استفادہ ممنوع ہے۔

محرماً علی طاعم يطعمه الا ان یکون میتة

۸۔ ذبح کرنے کے بعد، حیوان کے بدن میں باقی رہ جانے والے خون کا حرام نہ ہونا۔

الا ان یکون میتة او دما مسفوحاً

"مسفوح" کا معنی "گرا ہوا" ہے۔ خون کے سلسلے میں اس قید کا ذکر بقول مفسرین اس لیے کیا گیا ہے تاکہ ذبح شدہ حیوان

کے بدن کے اعضا اور رگوں میں باقی رہ جانے والا خون حرمت کے حکم سے خارج کر دیا جائے۔

۹۔ سور ایک پلید، گندہ اور نجس حیوان ہے جس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ الا ان یکون ... فانه رجس

یہ اس بنا پر کہ جب "انہ" کی ضمیر خود خنزیر کی جانب پلٹائی جائے نہ کہ خنزیر کے گوشت کی جانب۔ "لسان العرب" میں ہے

کہ: "الرجس، القذر والقذار ضد النظافة ... و رجس، نجس"

۱۰۔ مردار اور سور کے گوشت اور خون کی پلیدی ہی خداوند متعال کی جانب سے ان کے حرام قرار دیئے جانے کا فلسفہ

ہے۔ الا ان یکون ... فانه رجس

ہو سکتا ہے "انہ" کی ضمیر کا مرجع، وہ سب کچھ ہو جو آیت میں ذکر کیا گیا ہے مندرجہ بالا مفہوم اسی بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے۔

۱۱۔ ہر آلودہ، پلید اور گندی چیز کھانے کا حرام ہونا۔ الا ان یکون ... فانه رجس

کلمہ "رجس" کو آیت میں مذکور موارد کی حرمت کے معیار کے طور پر اور ان کے حرام ہونے کی علت کو بیان کرنے کے

لیے لایا گیا ہے۔ تو وہ دوسرے تمام موارد بھی اس میں شامل ہو جاتے

ہیں جن کا رجس ہونا ثابت ہو جائے۔

۱۲۔ حیوان کو ذبح کرتے وقت، خداوند متعال کے علاوہ کسی دوسرے کا نام لینا فسق اور اطاعت خدا سے خارج ہونا ہے۔ او فسقا اهل لغير الله به

۱۳۔ غیر خدا کے نام سے ذبح کیا گیا حیوان فسق ہے اگرچہ ذاتی طور پر پلید نہ بھی ہو۔ او فسقا اهل لغير الله به
خداوند متعال نے ایسے حیوان کو "رجس" سے تعبیر نہیں کیا بلکہ اس پر فقط فسق کا اطلاق کیا ہے۔

۱۴۔ غیر خدا (بتوں) کے لیے قربانی کرنے کی حرمت او فسقا اهل لغير اله به
جملہ "اہل لغير الله" کے بارے میں مذکور معانی میں سے ایک "ما ذبح لاجل الاصنام" بھی ہے (یعنی جو کچھ بتوں کے لیے ذبح کیا جائے)۔

چنانچہ راغب نے اسی معنی کی جانب اشارہ کیا ہے، اور اس کی حرمت اس لیے ہے کہ یہ کام "فسق" کہلاتا ہے۔

۱۵۔ اضطراری حالت میں ضرورت کے مطابق، حرام غذائیں کھانے کا جواز۔ فمن اضطر غیر باغ و لا عاد

"عاد"، "عدو" سے ہے جس کا معنی تجاوز ہے۔ بنا بریں آیت میں "لا عاد" سے مراد، ہو سکتا ہے "لا عاد عن حد الاضطرار" ہو۔

۱۶۔ "مضطر" (اضطراری حالت میں مبتلا) شخص پر خون، مردار سوز اور بغیر تذکیہ کے حیوان کا گوشت کھانا جائز ہے۔

الا ان يكون ميتة او دما ... فمن اضطر ... فان ربك غفور رحيم

۱۷۔ جو شخص سرکشی، نافرمانی اور تجاوز کے راستے میں، حرام غذا کھانے کا محتاج ہو جائے تو اس کا اضطرار اور مجبور ہونا، حرمت کو ختم نہیں کرتا۔ فمن اضطر غیر باغ و لا عاد

۱۸۔ جو شخص اپنے ارادے سے اور جان بوجھ کر اپنے آپ کو اضطراری حالت میں لے آئے، اس پر مضطر کا حکم جاری

نہیں ہوتا اور حرام غذائیں اس پر حلال نہیں ہوتیں۔ فمن اضطر غیر باغ و لا عاد

"باغ"، "بغی" سے ہے۔ جس کا معنی طلب ہے۔ "و غیر باغ" گزشتہ جملات کے قرینے سے، "غیر الطالب الاضطرار" ہے۔

بنا بریں جو اپنے آپ کو مضطر بنائے، آیت کے حکم میں شامل نہیں ہے۔

۱۹۔ ثانوی احکام وضع کرنا، (یعنی اضطراری حالت میں حرمت اٹھا لینا) خداوند متعال کی مغفرت و رحمت کا ایک جلوہ ہے۔ فمن اضطر غیر باغ و لا عاد فان ربك غفور رحيم

۲۰۔ خداوند متعال، غفور اور رحيم ہے۔ فان ربك غفور رحيم

۲۱۔ ربوبیت، اور رحمت الہی کا تقاضا ہے کہ اضطراری حالات میں فرائض و واجبات کو آسان کر دیا جائے۔ فمن اضطر غیر باغ و لا عاد فان ربك غفور رحيم

۲۲۔ ظالم اور متجاوز (حد سے بڑھنے والے، لوگ) رحمت اور مغفرت الہی سے محروم ہیں۔ فمن اضطر غیر باغ و لا عاد فان ربك غفور رحيم

۲۳۔ حالت اضطرار میں محرمات سے استفادہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے بُرے اثرات، خداوند متعال کی رحمت اور لطف و کرم سے برطرف ہو جاتے ہیں۔ فمن اضطر غیر باغ و لا عاد فان ربك غفور رحيم

"غفور" صیغہ مبالغہ ہے جس کا مطلب "بہت زیادہ چھپانے والا" ہے حرام اشیاء کھانے والے مضطر (شخص) کے بارے میں غفران خداوند سے مراد ممکن ہے گناہ کا چھپانا اور اس کے اثرات پر پردہ ڈالنا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ محرمات سے استفادہ کرنے کی وجہ سے ان کے بعض ناپسندیدہ آثار اور وضعی اثرات کو چھپانا مراد ہو۔

۲۴۔ عن ابی عبد اللہ ؑ فی قول اللہ عزوجل : "فمن اضطر غیر باغ و لا عاد" قال : الباغی الذی یخرج علی الامام والعدای الذی یقطع الطريق لا یحل لهما المیتة^(۱)

امام صادق ؑ سے آیت "فمن اضطر غیر باغ و لا عاد" کے بارے میں منقول ہے کہ : "باغی" سے مراد وہ ہے جو امام ؑ کے خلاف قیام کرے، اور "عادی" سے مراد راہزن ہے۔ ان دونوں کے لیے (اضطراری حالت میں) مردار حلال نہیں۔

۲۵۔ عن ابی عبد اللہ ؑ فی قوله : "فمن اضطر غیر باغ و لا عاد" قال : الباغی الظالم والعدای الغاصب^(۲)

امام صادق ؑ سے آیت "فمن اضطر غیر باغ

(۱) معانی الاخبار ص ۲۱۳ ح ۱۔ نور الثقلین ج ۱ ص ۱۵۵ ح ۵۰۳۔

(۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۷۴ ج ۱۵۱۔ بحار الانوار ج ۶۲ ص ۱۳۶ ح ۵۔

ولا عاد" کے بارے میں منقول ہے کہ: "باغی" سے مراد ظالم ہے اور "عادی" سے مراد غاصب ہے۔
آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا کردار، ۱

احکام: ۶، ۷، ۸، ۱۱، ۱۸ احکام ثانوی ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۹، ۲۱؛ احکام کا قابل انعطاف ہونا ۱۵، ۱۶، ۱۹؛ فلسفہ احکام ۱۰؛
منابع احکام ۱، ۲

اسما و صفات: رحیم ۲۰؛ غفور ۲۰

اضطرار: اضطرار کی حالت میں عادی سے مراد ۲۵، ۲۳؛ اضطرار کے آثار ۱۵، ۲۱، ۲۳؛ اضطرار کے احکام ۱۵، ۱۷، ۱۸،
۲۳؛ اضطرار میں محرّمات کے آثار کا رفع ہونا ۲۳
باغی: باغی سے مراد ۲۳، ۲۵

پلیدی: پلیدی کی حرمت ۱۱

تجاوز (حد سے بڑھنا): تجاوز کے آثار ۱۷

خدا تعالیٰ: ربوبیت خدا کے آثار ۲۱؛ رحمت خدا ۱۹؛ رحمت خدا کے آثار ۲۱، ۲۳؛ مغفرت خدا ۱۹؛ مغفرت خدا کے آثار
۲۱، ۲۳؛ نام خدا ۱۲، ۱۶

خون: خون سے استفادہ ۱۶؛ خون کا مباح ہونا ۸؛ خون کی پلیدی ۱۰؛ خون کی حرمت ۶؛ خون کی حرمت کا فلسفہ ۱۰، خون کی
حرمت کی حدود ۷؛ خون کے احکام ۶، ۸، ۱۶

ذبح: احکام ذبح ۱۲؛ بسملہ کے بغیر ذبح ۱۲؛ ذبیحہ: بسملہ کے بغیر ذبیحہ کے احکام ۶؛ بغیر بسملہ کے ذبیحہ ۲۵؛ ذبیحہ کے بدن کا خون
۸

رحمت: رحمت خدا سے محروم لوگ ۲۲

روایت: ۲۳، ۲۵

سور: سور سے اجتناب ۹؛ سور کی پلیدی ۹، ۱۰؛ سور کی حرمت حدود ۷؛ سور کی نجاست ۹؛ سور کے احکام ۶، ۹، ۱۶؛ سور
کے حرام ہونے کا فلسفہ ۱۰؛ سور کے

گوشت سے استفادہ ۱۶؛ سور کے گوشت کی حرمت ۶

طغیان: طغیان کے آثار ۱۷؛ طغیان کرنے والے: طغیان کرنے والوں کا اضطراب ۱۷

ظالمین: ۲۵ ظالمین کی محرومیت ۲۲

عصیان: موار عصیان ۱۲

غاصبین: ۲۵

فرائض: فرائض کے اٹھ جانے کے عوامل ۱۵؛ فرائض میں سہولت ۱۵، ۱۶، ۱۹؛ فرائض میں سہولت کے علل و اسباب

۲۱؛ فرائض میں مساوی ہونا ۳

فسق: موار و فسق ۱۲، ۱۳

قاعدہ حلیت: ۵، ۳

قربانی: بیتوں کے لیے قربانی کی حرمت ۱۳؛ قربانی کے

احکام ۱۳

کھانے پینے کی اشیاء: حرام غذائیں ۶؛ کھانے پینے کی اشیاء کے احکام ۳، ۶، ۷، ۱۵، ۱۶، ۱۸

مباحات: مباحت کا منشاء ۲، ۳

متجاوزین (حد سے بڑھنے والے): متجاوزین کا اضطراب ۱۷؛ متجاوزین کی محرومیت ۲۲

مغفرت: مغفرت خدا سے محروم لوگ ۲۲

محرمات: محرمات کا معیار ۱۱؛ محرمات کا منشاء ۲

مردار: مردار سے استفادہ ۱۶؛ مردار کی پلیدی ۱۰؛ مردار کی تحریم کا فلسفہ ۱۰؛ مردار کی حرمت کی حدود ۷؛ مردار کی حلیت کی حدود

۲۳؛ مردار کے احکام ۶، ۱۶؛ مردار کے گوشت کی حرمت ۶

نجاسات: نجاسات کے احکام ۹

وحی: وحی کا کردار ۱، ۲

آیت ۱۳۶

﴿وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفْرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوْ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ذَلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ﴾

اور یہودیوں پر ہم نے ہر ناخن والے جانور کو حرام کر دیا اور گائے اور بھیڑ کی چربی کہ پیٹھ پر ہو یا آنتوں پر ہو جو ہڈیوں سے لگی ہوئی... یہ ہم نے ان کو ان کی بغاوت اور سرکشی سزا دی ہے اور ہم بالکل سچے ہیں

۱۔ خداوند متعال نے ناخنوں (نیچے) والے حیوانات کا گوشت کھانا، یہودیوں پر حرام کر دیا تھا۔
و علی الذین ہادوا حرّمنا کل ذی ظفر

"ہادوا" کا مادہ "ہود" ہے۔ یعنی جو لوگ یہودی ہو گئے۔

۲۔ یہودیوں کے لیے پہلے، ناخن والے حیوانات کا گوشت اور گائے و بھیڑ کی چربی کھانا حرام نہیں تھی۔
و علی الذین ہادوا حرّمنا ... ذلک جزینہم ببغیہم

۳۔ یہودیوں پر، گائے اور بھیڑ کی چربی حرام تھی، سوائے اس کے جو ان دونوں کی پشت سے لگی ہوئی ہو یا آنتوں پر لپٹی ہوئی یا جو ہڈی کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ و من البقر و الغنم حرّمنا علیہم شحومہما الا ما حملت

"شحم" کا معنی چربی ہے "ظہر" سے مراد پشت اور "حوا یا" "حویۃ" کی جمع ہے جس کا معنی آنتیں ہے۔

۳۔ یہودیوں کے لیے غذائیت کے لحاظ سے، گائے اور بھیڑ کی چربی اور دنبے کی بہت زیادہ اہمیت اور قیمت تھی۔
و علی الذین ہادوا ... حرّمنا علیہم شحومہما ... ذلک جزینہم ببغیہم

چونکہ، یہودیوں پر چربی اور دنبے کی حرمت، ان کے ظلم اور حد سے بڑھنے کے مقابلے میں بطور سزا تجویز کی گئی تھی۔ لہذا یہ سب چیزیں (چربی وغیرہ) ان کی پسندیدہ مرغوب اور ضرورت کی اشیاء تھیں تاکہ سزا کا معنی لغو و بے اثر نہ ہو جائے

۵۔ تجاوز کی سزا کے طور پر یہودیوں کے لیے بعض حیوانات مکمل طور پر اور گائے و بھیڑ کے کچھ حصے حرام کر دیئے گئے تھے۔ و علی الذین ہادوا حرّ منا ... ذلک جزى نهم ببغیہم

"بنی" کا معنی تجاوز اور حد سے بڑھنا ہے (لسان العرب)

۶۔ بعض قوموں کے لیے خداوند متعال کی مقرر کردہ سزاؤں میں سے ایک ان کے لیے سخت احکام و قوانین بنانا اور (دوسرا) نعمت الہی سے ان کے بہرہ مند ہونے کو محدود کر دینا تھا۔

و علی الذین ہادوا حرّ منا کل ذی ظفر ... ذلک جزینہم ببغیہم

۷۔ الہی نعمتوں سے استفادہ کرنے کی راہ میں حائل، خرافات پر مبنی رکاوٹوں کو ختم کرنا ہی دین الہی کی حقیقت ہے۔ و قالوا هذه انعم و حرث ... قل أ الذکرین حرم ... و علی الذین ہادوا حرمانا

آیت ۱۳۸ تا آیت ۱۳۵، کا محور بحث، مشرکین کی بے جا تحریمات ہیں۔ آیت ۱۳۶، میں ایک استثنائی حکم ہے جو یہودیوں پر بعض نعمتوں کے حرام ہونے کے بارے میں ہے۔ یہ حکم استثنائی، یہودیوں کے تجاوز و تعدی کے سبب وضع کیا گیا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ادیان الہی در حقیقت بے جا اور بیہودہ تحریمات کے مد مقابل ہیں اور یہی ان کی حقیقت اور روح ہے

۸۔ جس چیز کو عصر جاہلیت کے مشرکین حرام سمجھتے تھے وہ تو گزشتہ ادیان میں بھی حرام نہیں سمجھی جاتی تھی۔ و علی الذین ہادوا حرّ منا

چونکہ عصر جاہلیت کے مشرکین کی بے جا تحریمات کی طرف توجہ مبذول کرانے کے بعد یہودیوں پر بعض طہیات کی تحریم و حرمت کی ایک تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اس سے یہ نکتہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اس تاریخی پہلو کی یاد دہانی کا فلسفہ، یہ ثابت کرنا ہے کہ جس چیز کو مشرکین نے اپنے اوپر حرام کیا ہوا تھا، اس میں اور گزشتہ ادیان میں حرام قرار دی جانے والی اشیا میں کسی قسم کی شباهت نہیں پائی جاتی۔

۹۔ یہود، حد سے بڑھنے والے لوگ تھے۔ و علی الذین ہادوا ... ذلک جزینہم ببغیہم

۱۰۔ خداوند متعال کی جانب سے نازل ہونے والی خبریں، بلا شک و تردید، سچی اور واقع کے مطابق

ہوتی ہیں۔ ذلک جزینہم بیغیہم و انا لصدقون

۱۱۔ یہودیوں کا تاریخ میں تجاوز اور تعدی کرنا (حد سے بڑھنا) ایک، سچی اور واقعی خبر ہے۔

... ذلک جزینہم بیغیہم و انا لصدقون

۱۲۔ بعض حیوانات کا شروع سے حلال ہونا اور بعد میں یہودیوں کے تجاوز کرنے کی وجہ سے حرام قرار دیا جانا خدا کی طرف سے دی گئی ایک سچی اور حقیقی خبر ہے۔ علی الذین ہادوا ... ذلک جزینہم بیغیہم و انا لصدقون

احکام: ۳

اقوام: گزشتہ اقوام پر عذاب ۶

بھیر: بھیر کی چربی کی تحریم ۵، ۳

تجاوز (تعدی): تجاوز و تعدی کے آثار ۱۲

حیوانات: حیوانات کی حلیت اولیہ ۱۲؛ ناخن والے حیوانات کی تحریم ۱

خدا تعالیٰ: خدا کی طرف سے دی گئی خبروں کا سچا ہونا ۱۰، ۱۲؛ خدا کی طرف سے عذاب ۶

خرافات: خرافات کے خلاف جنگ ۷

دنبہ: دنبہ (چربی) کی تحریم ۳

سزا: مباح چیزوں کو حرام کرتے ہوئے سزا دینا ۶

عذاب: اقسام عذاب ۶

فرائض: سخت فرائض و واجبات کا وضع کیا جانا ۶

کھانے پینے کی اشیاء: کھانے پینے کی اشیاء کے احکام ۱، ۳

گائے: گائے کی چربی کی تحریم ۳، ۵

مباحات: مباحات کی تحریم ۸

متجاوزین : ۹

محرمات : ایام جاہلیت کے محرمات ۸

مشرکین : ایام جاہلیت کے مشرکین ۸

نعمات : نعمات سے استفادہ ۷

یہود: یہود اور بھیڑ کی چربی ۲; یہود اور صرام غذائیں ۱، ۲، ۳; یہود اور گائے کی چربی ۲; یہود اور ناخن والے حیوانات ۲;
یہود کا تجاوز اور تعدی کرنا، ۹، ۱۱، ۱۲; یہود کی محرمات ۱، ۲، ۳، ۵، ۱۲; یہود کے تجاوز و تعدی کی سزا، ۵، ۱۲; یہودیوں کے
غذائی منابع ۳; یہود کے نزدیک چربی کی اہمیت ۳; یہود میں حیوانات کی تحریم ۵، ۱۲

آیت ۱۳۷

﴿ فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ۝۱۳۷ ﴾

پھر اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو کہہ دیجئے کہ تمہارا پروردگار بڑی وسیع رحمت والا ہے لیکن اس کا عذاب مجرمین سے ٹالا
بھی نہیں جاسکتا ہے

۱۔ پیغمبر (ص) مامور ہیں کہ آپ (ص)، وحی کو جھٹلانے والوں کی توجہ خداوند متعال کی وسیع رحمت کی جانب مبذول
کراتے ہوئے انہیں اس کے حتمی (ویقینی) عذاب سے ڈرائیں۔ فان كذبوك فقل ربكم ذو رحمة واسعة و لا يرد باسه
عن القوم المجرمين

۲۔ پیغمبر (ص) کو مشرکین کی جانب سے جھٹلائے جانے کا منتظر اور ان کے روبرو ہونے کے لیے آمادہ رہنا چاہئے۔

فان كذبوك فقل ربكم ذو رحمة واسعة

جملہ "ان کذبوک" پیغمبر (ص) سے خطاب ہے۔ اور آنحضرت (ص) کے مقابل مشرکین کی طرف سے جھٹلائے جانے کی
پیش گوئی کی گئی ہے۔ اس تکذیب کا مقابلہ کرنے کے لیے، "قل ربکم" اور "و لا یرد..." کہہ کر اس کا راہ حل بتایا گیا ہے۔

- ۳۔ پیغمبر (ص) کو جھٹلانا، خدا کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ و انا لصدقون۔ فان كذبوك فقل ربكم ذو رحمة واسعة
- ۳۔ پیغمبر (ص) کو جھٹلانے والے افراد کو خداوند متعال کی جانب سے مہلت دی جانا اور انھیں ہلاک نہ کرنا، پروردگار کی وسیع رحمت کا جلوہ ہے۔ فان كذبوك فقل ربكم ذو رحمة واسعة
- ۵۔ تحریمات اور ان کی علل کے بارے میں خداوند متعال کی خبروں کے سچا ہونے کے باوجود، ممکن ہے کہ مشرکین ان کو جھٹلانے لگیں۔ و انا لصدقون فان كذبوك
- ۶۔ دینی پیغام پہنچانے والے (مبلغین) کو چاہیئے کہ وہ جھٹلائے جانے کے لیے اور اس کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے آپ کو آمادہ رکھیں۔ فان كذبوك فقل ربكم ذو رحمة واسعة
- ۷۔ ربوبیت الہی کا تقاضا ہے کہ سب لوگوں کو امید دلائی جائے اور مجرمین کو مہلت دیکر ان کو خبردار کیا جائے۔
فان كذبوك فقل ربكم ذو رحمة واسعة و لا یرد باسہ عن القوم المجرمین
- ۸۔ خداوند متعال کی رحمت، اس کے غضب پر مقدم ہوتی ہے۔
فان كذبوك فقل ربكم ذو رحمة و سعة و لا یرد باسہ عن القوم المجرمین
- ۹۔ رحمت خدا کا وسیع ہونا، مجرمین کو سزا دینے کے مانع نہیں ہوگا۔ ذو رحمة و سعة و لا یرد باسہ عن القوم المجرمین
- ۱۰۔ جس چیز کو خداوند متعال نے حرام نہیں کیا اسے حرام قرار دینا اور وحی کی تکذیب کرنا، جرم ہے۔
قل لا اجد فیما اوحی الی محرما ... فان كذبوك ... و لا یرد باسہ
- ۱۱۔ جرم، عذاب الہی میں گرفتار ہونے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ و لا یرد باسہ عن القوم المجرمین
- ۱۲۔ ایک مجرم معاشرہ، اپنے آپ کو رحمت خدا سے محروم کر کے، اس کے عذاب کا مستحق بن جاتا ہے۔
و لا یرد باسہ عن القوم المجرمین
- "باس" لغت میں شدت کے معنی میں ہے اور اس آیت میں عذاب سے کنایہ ہے۔
- ۱۳۔ وحی الہی کی تکذیب کرنے والوں کا مقابلہ کرنے کا ایک کلی طریقہ یہ ہے کہ انھیں رحمت الہی سے آگاہ کر کے، عذاب خدا سے ڈرایا جائے۔

فان كذبوك فقل ربكم ذو رحمة واسعة و لا يرد باسه عن القوم المجرمين

۱۳۔ لوگوں کو دین کی جانب دعوت دینے اور تبلیغ کرنے میں، بشارت اور انذار (ڈرانا) سے استفادہ کرنے کی

ضرورت۔ فان كذبوك فقل ربكم ذو رحمة واسعة و لا يرد باسه عن القوم المجرمين

۱۵۔ مجرم قوموں پر عذاب بھی رحمت خدا کا ایک جلوہ ہے۔

فقل ربكم ذو رحمة واسعة و لا يرد باسه عن القوم المجرمين

جملہ "ذو رحمة واسعة" کے بعد، جملہ "ولایرد باسہ" آنا، یہ ظاہر کرتا ہے کہ مجرم اقوام کو عذاب دیا جانا بھی، خداوند متعال کی وسیع رحمت کا ایک جلوہ ہے۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) اور مشرکین ۲؛ آنحضرت (ص) کو جھٹلانا ۳، ۲؛ آنحضرت کو جھٹلانے والے ۱؛

آنحضرت (ص) کو جھٹلانے والوں کو مہلت ۴؛ آنحضرت (ص) کو خبردار کیا جانا ۲؛ آنحضرت کی جانب سے انداز ۱

اقوام: مجرم اقوام کا عذاب ۱۵

امید: امید کے علل و اسباب ۷

تبلیغ: تبلیغ میں بشارت ۱۳؛ تبلیغ میں ڈرانا ۱۳؛ روش تبلیغ ۱۳

جرم: جرم کے آثار ۱۱؛ موارد جرم ۱۰

خدا تعالیٰ: اخبار خدا کا سچا ہونا ۵؛ خدا کا غضب ۸؛ خدا کو جھٹلانا ۳؛ خدا کی طرف سے مہلت ۳؛ ربوبیت خدا کے آثار

۷؛ رحمت خدا کا ابلاغ ۱۳؛ رحمت خدا کا مقدم ہونا ۸؛ رحمت خدا کے آثار ۹؛ رحمت خدا کے مظاہر ۳، ۱۵

دین: تبلیغ دین ۱۳

ڈرانا: عذاب سے ڈرانا ۱، ۱۳

رحمت: رحمت خدا سے محروم لوگ ۱۲

عذاب: اہل عذاب ۱۲؛ موجبات و اسباب عذاب ۱۱

مباحات: مباحات کو حرام قرار دینے کا جرم ۱۰

مبلغین: مبلغین کو خبردار کیا جانا ۶؛ مبلغین کی آمادگی ۶

مجرمین: مجرمین کو خبردار کرنا ۷؛ مجرمین کو مہلت ۷؛ مجرمین کی سزا ۹

مشرکین: مشرکین اور خدائی خبریں ۵؛ مشرکین کی تکذیب ۵

معاشرہ: مجرم معاشرے کا عذاب ۱۲؛ مجرم معاشرے کی محرومیت ۱۲

وحی: وحی کی تکذیب کا جرم ۱۰؛ وحی کی تکذیب کرنے والوں کو انذار ۱، ۱۳، ۱؛ وحی کی تکذیب کرنے والوں کے خلاف

اقدام کرنے کا طریقہ ۱۳

یاد دہانی: رحمت خدا کی یاد دہانی ۱

آیت ۱۳۸

﴿سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَمْنَا مِنْ شَيْءٍ كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّى ذَاقُوا

بَأْسَنَا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ﴾

عنقریب یہ مشرکین کہیں گے کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم مشرک ہوتے نہ ہماری باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے۔ اسی طرح ان سے پہلے والوں نے رسولوں کی تکذیب کہ تھی یہاں تک کہ ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیا۔ ان سے کہہ دیجئے کہ تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو ہمیں بھی بتاؤ۔ تم تو صرف خیالات کا اتباع کرتے ہو اور اندازوں کی باتیں کرتے ہو

۱۔ صدر اسلام کے مشرکین اپنے اور اپنے آبا و اجداد کے شرک اور دوسری بدعتوں کو مشیت الہی اور اسکی

رضایت سے وابستہ سمجھتے تھے۔ سيقول الذين اشركوا لو شاء الله ما اشركنا و لا ء اباؤنا

۲۔ جبر (کا عقیدہ) مشرکین کے ہاتھ میں ایک ایسا ہتھیار ہے کہ جس سے وہ اپنے اور اپنے آبا و اجداد کے شرک اور حلال خدا کو حرام کرنے کی توجیہ کرتے ہیں۔ سيقول الذين اشركوا لو شاء الله ما اشركنا و لا اباؤنا و لا حرمننا من شیء

۳۔ مشرکین "مشیت الہی" کا غلط مفہوم لیتے تھے۔ سيقول الذين اشركوا لو شاء الله ما اشركنا

۳۔ مشرکین کا مستقبل (قریب) میں اپنے عقائد اور اعمال کی توجیہ کرنے کا لیے (عقیدہ) جبر سے تمسک کرنے کے سلسلے میں قرآن کا پیشگوئی کرنا۔ سيقول الذين اشركوا لو شاء الله ما اشركنا

۵۔ "مشیت الہی" سے غلط مفہوم مراد لینا ہی عقیدہ جبر کو ظاہر کرنے (اور پھیلانے) کا وسیلہ ہے۔
لو شاء الله ما اشركنا و لا اباؤنا

۶۔ گذشتہ اقوام بھی صدر اسلام کے مشرکین کی طرح، عقیدہ جبر کو وسیلہ بنا کر انبیاء الہی کی تکذیب کرتی تھیں۔
كذلك كذب الذين من قبلهم

۷۔ صدر اسلام کے مشرکین اپنے آبا و اجداد کے طور طریقوں سے تمسک کرتے ہوئے اپنے عقائد و اعمال کی توجیہ کرتے تھے۔ ما اشركنا و لا اباؤنا

مشرکین اپنے آبا و اجداد کا شرک بیان کر کے، اپنے عقائد کے لیے ایک تاریخی سند اور توجیہ پیش کرنا چاہتے تھے۔

۸۔ (عقیدہ) جبر کی طرف رجحان ذمہ داری سے فرار کا ایک بہانہ ہے۔ سيقول الذين اشركوا لو شاء الله ما اشركنا

۹۔ انبیاء ﷺ کو جھٹلانے کے نتیجے میں عذاب الہی کا ذائقہ چکھنا۔ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّى ذَاقُوا بَاسَنَا

۱۰۔ فقط عذاب الہی ہی سے پہلے والے انبیاء ﷺ کی تکذیب کا سلسلہ بند ہوا ہے۔

كذلك كذب الذين من قبلهم حتى ذاقوا باسنا

۱۱۔ انسان کو عقیدے اور عمل میں اختیار حاصل ہے اور جبر کی جانب رجحان ایک باطل اور غلط فکر ہے۔

كذلك كذب الذين من قبلهم حتى ذاقوا باسنا

قل

۱۲۔ پیغمبر (ص) کو، مشرکین کے خلاف احتجاج (دلیل و برہان پیش) کرنے اور ان کے غلط نظریات کو رد کرنے کا حکم دیا گیا۔

قل هل عندکم من علم فتخرجوه لنا

۱۳۔ (عقیدہ) جبر کو ثابت کرنے کے لیے "مشیت الہی" سے تمسک کرنا، علمی اساس کے فقدان کی علامت ہے۔
هل عندکم من علم فتخرجوه لنا

۱۴۔ انسانی عقائد کا یقین و علم پر استوار ہونا ضروری ہے۔ قل هل عندکم من علم فتخرجوه

۱۵۔ مشیت الہی کے بارے میں مشرکین کے عقائد اور اس سے جبری نظریات اخذ کرنے کی بنیاد فقط ان کا ظن و گمان ہے۔ ان تتبعون الا الظن و ان کنتم الا تخرصون

۱۶۔ عقائدی اور بنیادی مسائل میں ظن و گمان کی کوئی اہمیت اور حیثیت نہیں۔
ان تتبعون الا الظن و ان انتم الا تخرصون

۱۷۔ مشیت الہی کے بارے میں مشرکین کا قول اور دعوے اور اس سے جبر کا نتیجہ اخذ کرنا، سوائے ظن و گمان اور جھوٹ کے کچھ بھی نہیں۔ سيقول الذين اشرکوا ... ان تتبعون الا الظن و ان انتم الا تخرصون

۱۸۔ خداوند متعال کسی کو بھی شرک پر بنی عقیدہ قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔
لو شاء الله ما اشرکنا ... ان انتم الا تخرصون

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا دلیل لانا ۱۲؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۱۲

احتجاج (دلیل و حجت لانا): مشرکین سے احتجاج ۱۲

امم: گزشتہ امتوں کا جبر کی جانب رجحان ۶

انبیاء: تکذیب انبیاء کا انجام ۹؛ تکذیب انبیاء کے دلائل ۶؛ تکذیب انبیاء کے موانع ۱۰

انسان: اختیار انسان ۱۱

جبر: جبر کا بطلان ۱۱؛ جبر کا بے منطق ہونا ۱۳، ۱۵؛ جبر کی جانب رجحان کا سبب ۵؛ جبر کے آثار ۸؛ جبر و اختیار ۱۱، ۱۸
 خدا تعالیٰ: خداوند کے عذاب ۱۰؛ مشیت خدا ۵، ۱۳، ۱۵
 دین: دین کے لیے خطرات کی پہچان ۳، ۵، ۸
 شرک: شرک کی توجیہ ۲؛ شرک میں اختیار ۱۸
 ظن: ظن کا غیر معتبر ہونا ۱۶
 عذاب: عذاب کے علل و اسباب ۹
 عقیدہ: عقیدے میں اختیار ۱۱، ۱۸؛ عقیدے میں بہان کی اہمیت ۱۳، ۱۶؛ عقیدے میں ظن و گمان ۱۶، ۱۷
 عمل: عمل میں اختیار ۱۱
 فرائض: فرائض و واجبات میں بہانہ جوئی ۸
 قرآن: قرآن کی پیشگوئی ۳
 مباحات: مباحات کو تحریم کرنے کی توجیہ ۲
 مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین کا شرک ۱؛ صدر اسلام کے مشرکین کی بدعت گذاری ۱؛ صدر اسلام کے مشرکین کے افکار ۱؛ مشرکین اور مشیت خدا ۳، ۱۷؛ مشرکین کا جبر کی جانب رجحان ۱۷؛ مشرکین کا جبر کی جانب مائل ہونے کا فلسفہ ۲، ۳؛ مشرکین کی تاویلات ۲، ۳؛ مشرکین کے افکار ۳، ۱۲؛ مشرکین کے دعوے ۱۷؛ مشرکین کے عقیدے کا خلاف منطق ہونا ۱۵؛ مشرکین کے عقیدے کا منشا ۱۵

﴿ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴾

کہہ دیجئے کہ اللہ کے پاس منزل تک پہنچانے والی دلیلیں ہیں وہ اگر چاہتا تو جبراً تم سب کو ہدایت دے دیتا

۱۔ محکم اور مکمل دلیل فقط خداوند متعال کے اختیار میں ہے۔ قل للہ الحجۃ البلیغة

۲۔ جبر کی طرف مائل مشرکین اپنے عقائد پر ہر قسم کی دلیل و برہان سے عاری ہیں۔

قل هل عندکم من علم... للہ الحجۃ البلیغة

۳۔ جبر کے نظریئے اور شرک پر مبنی عقائد کی نفی پر خداوند متعال کے پاس مکمل دلائل اور حجتیں ہیں۔

قل للہ الحجۃ البلیغة

۳۔ سنت خدا یہ ہے کہ محکم اور مکمل دلائل کے ساتھ اور خود انسانوں کے اختیار سے ان کی آزادانہ ہدایت کی جائے۔

للہ الحجۃ البلیغة فلو شاء لہدکم اجمعین

جملہ امتناعیہ "لو شائے..." کا مفہوم یہ ہے کہ

خداوند متعال بنی آدم کی آزادانہ ہدایت چاہتا ہے نہ کہ ان کی جبری ہدایت۔ اس ہدایت کی کیفیت جملہ "فللہ..." میں بیان کی

گئی ہے۔ یعنی یہ کہ خداوند متعال چاہتا ہے کہ وہ بنی آدم کی مکمل اور محکم دلائل و حجتوں کے ساتھ ہدایت کرے۔

۵۔ انسان، ہدایت اور گمراہی کا راستہ انتخاب کرنے میں مختار ہے۔

قل للہ الحجۃ البلیغة فلو شاء لہدی کم اجمعین

۶۔ اگر مشیت خدا یہ ہوتی کہ وہ انسان کی جبراً ہدایت کرے تو بلا استثناء سب کی ہدایت کر دیتا۔

فلو شاء لہدی کم اجمعین

۷۔ دوسروں کے افکار و عقائد کی تصحیح کرنے اور انھیں ہدایت کرنے کے لیے دلیل و برہان پیش کرنا ضروری ہے۔

قل فله الحجة البالغة فلو شاء لهدكم اجمعين

۸۔ خداوند متعال کی تلوینی مشیت، ناقابل تخلف ہے۔ فلو شاء لهدی کم اجمعین

۹۔ خداوند متعال کی سنت اور مشیت یہ نہیں ہے کہ وہ بنی آدم کو جبراً ہدایت کرے یا گمراہ کرے۔

فلو شاء لهدكم اجمعين

۱۰۔ عن جعفر بن محمد عليه السلام و قد سئل عن قوله تعالى "فلله الحجة البالغة" فقال: ان الله تعالى يقول للعبد يوم القيامة: عبدی اكنـت علماً؟ فان قال نعم۔ قال له: افلا عملت بما علمت؟ و ان قال: كنت جاهلاً۔ قال له:

افلا تعلمت حتى تعمل فيخصمه فتلك الحجة البالغة^(۱)

حضرت امام جعفر صادق عليه السلام سے منقول ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے سوال کرے گا، اے میرے بندے، کیا تو (اپنے شرعی وظائف کے حوالے سے) عالم تھا یا جاہل؟ اگر اس نے کہا عالم تو تب کہا جائے گا کہ تو نے اپنے علم کے مطابق عمل کیوں نہیں کیا؟ اور اگر وہ کہے میں جاہل تھا تو یہ کہا جائے گا کہ صحیح عمل کرنے کے لیے تو نے علم کیوں حاصل نہیں کیا؟ غرض دونوں صورتوں میں حجت قائم ہو جائے گی اور یہی حجت بالغہ ہے۔

۱۱۔ عن ابی الحسن موسی بن جعفر عليه السلام فی حدیث طویل: ... جمیع امور الادیان اربعة ... و امر یحتمل الشك والانکار فسیبیلہ استیضاح اہلہ لمتحلیہ بحجة من کتاب اللہ مجمع علی تاویلہا و سنة مجمع علیہا لا اختلاف فیہا، او قیاس تعرف العقول عدلہ و لا یسع خاصة الامة و عامتها الشك فیہ و الانکار له ... فمن اورد واحدة من هذه

الثلاث فهي الحجة البالغة التي بينها الله في قوله لنبيه: ... "قل فله الحجة البالغة..."^(۲)

حضرت امام موسی کاظم عليه السلام سے ایک طولانی حدیث میں منقول ہے کہ ... ادیان کے امور چار طرح کے ہیں۔ ایک وہ امر ہے جس میں شک و انکار کا احتمال ہے۔ اس کی راہ یہ ہے کہ اس کا اعتقاد رکھنے والوں سے اس کی وضاحت طلب کی جائے۔ (تاکہ) کتاب خدا کی حجت کے ذریعے (ایک دلیل لائیں) کہ جس کا مفہوم اجماعی ہو۔

یا اس سنت کے مطابق ہو جس میں اختلاف نہ ہو یا اس قیاس کے مطابق ہو کہ عقل جس کی صحت کی تائید کرے اور کسی کے لیے بھی قابل انکار اور مورد شک نہ ہو۔ جو کوئی بھی ان تین میں سے ایک حجت لے آئے تو یہی حجت بالغہ ہے کہ جس کے

(۱) امالی شیخ طوسی ج ۱ ص ۸ نور الثقلین ج ۱ / ص ۷۶ ح ۳۳۰۔

(۲) تحف العقول، ص ۴۰۷ بحار الانوار ج ۲ ص ۲۳۸ ح ۳۱۔

بارے میں خداوند متعال نے قرآن میں اپنے پیغمبر (ص) سے فرمایا ہے: "قل فله الحجة البالغة"

انسان: اختیار انسان ۳، ۵، ۶، ۹

تربیت: تربیت کا طریقہ ۷

جبر: جبر اور اختیار ۶، ۹؛ جبر کا خلاف منطق ہونا ۲؛ جبر کے بطلان کے کے دلائل ۳

خدا تعالیٰ: اتمام حجت خدا ۱۱؛ خدا کی طرف سے دلیل ۳؛ خدا کی طرف سے ہدایت ۳؛ سنن خدا ۳، ۹؛ قدرت خدا ۶؛

مختصات خدا ۱۱؛ مشیت خدا ۶، ۹؛ مشیت خدا کا حتمی ہونا ۸

دین: دین میں اکراہ کی نفی ۳، ۵، ۶

روایت: ۱۰، ۱۱

شرک: بطلان شرک کے دلائل ۳

عقیدہ: عقیدہ کی تصحیح کرنے کی روش ۷

قیامت: قیامت کے دن مؤاخذہ ۱۰

گمراہی: گمراہی میں اختیار ۵، ۹

مشرکین: جبر کی جانب مائل مشرکین کا خلاف منطق رویہ ۲

ہدایت: ہدایت میں اختیار ۳، ۵، ۹

آیت ۱۵۰

﴿ قُلْ هَلَمْ شَهِدَاكُمْ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَذَا فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ۝ ﴾

کہہ دیجئے کہ ذرا اپنے گواہوں کو تو لاؤ جو گواہی دیتے ہیں کہ خدا نے اس چیز کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کے بعد وہ گواہی بھی دے دیں تو آپ ان کے ساتھ گواہی نہ دیجئے گا اور ان لوگوں کے خواہشات کا اتباع نہ کیجئے گا جنہوں نے ہمارے آیتوں کو جھٹلایا ہے اور وہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار کا ہمسر قرار دیتے ہیں

۱۔ یہودہ تحریمات کے مدعی افراد کو حجت و دلیل پیش کرنے اور مناظرہ کرنے کی دعوت دینے کے سلسلے میں خداوند متعال کا پیغمبر (ص) کی راہنمائی کرنا۔ قل ہلم شہداء کم الذین یشہدون

۲۔ صدر اسلام کے مشرکین اپنی ناروا تحریمات اور بدعتوں کی نسبت خدا کی طرف دیتے تھے۔ ہلم شہداء کم الذین یشہدون ان اللہ حرم هذا

۳۔ صدر اسلام کے مشرکین کے پاس اپنی تحریمات کی حقانیت پر کسی قسم کا سچا اور معتبر گواہ نہیں تھا۔ ہلم شہداء کم الذین یشہدون ان اللہ حرم هذا

۴۔ ناحق شہادت اور گواہی دینے والوں کا ساتھ دینا اور ان کی تصدیق کرنا، حرام ہے۔ فان شہدوا فلا تشہد معہم و لا تتبع اہواء الذین کذبوا با ی تنہا

۵۔ مشرکین جن تحریمات کے مدعی ہیں اگر وہ ان پر گواہ اور دلیل بھی لے آئیں تو وہ جعلی اور بے بنیاد ہوں گی۔

قل ہلم ... فان شهدوا فلا تشهد معهم

۶۔ اگر بے بنیاد تحریمات کے مدعی اپنے دعوے پر جعلی اور بناوٹی گواہ بھی لے آئیں تو بھی ان کی تصدیق نہیں ہونی

چاہیئے۔ قل ہلم ... فان شهدوا فلا تشهد معهم

۷۔ مشرکین کی بے جا تحریمات انکی نفسانی خواہشات کا نتیجہ ہیں اور کسی قسم کی قدر و قیمت اور اعتبار نہیں رکھتیں۔

فان شهدوا فلا تشهد معهم و لا تتبع اهواء الذين كذبوا

۸۔ منحرف اور گمراہ افراد کی خواہشات کی پیروی کرنے سے پیغمبر (ص) کو بچنا چاہیئے۔ و لا تتبع اهواء الذين كذبوا باي

تنا

۹۔ مؤمنین کے لیے، گمراہوں اور بدعت گذاروں کی خواہشات کی پیروی کرنے کا خطرہ موجود ہونا۔

و لا تتبع اهواء الذين كذبوا بآيتنا

اگرچہ "لا تتبع..." میں خطاب پیغمبر (ص) سے ہے لیکن درحقیقت سب مؤمنین اس کے مخاطب ہیں۔

۱۰۔ بلا دلیل تحریمات (بدعت ایجاد کرنا)، نفسانی خواہشات کے تابع ہوتی ہیں۔

الذين يشهدون ان الله حرم ... و لا تتبع اهواء

۱۱۔ خواہشات نفسانی کی پیروی، ناحق گواہی دینے کا پیش خیمہ ہے۔

فان شهدوا فلا تشهد معهم و لا تتبع اهواء الذين كذبوا

۱۲۔ بے بنیاد تحریمات کے مدعی افراد ہی آیات خدا کے جھٹلانے والے اور آخرت کے منکر ہیں۔

قل ہلم ... و لا تتبع اهواء الذين كذبوا باي تنا والذين لا يؤمنون بالآخرة

۱۳۔ مؤمنین کو افکار و اعمال اور طور طریقوں میں مشرکین اور معاد (آخرت) کے منکرین کی تقلید نہیں کرنی چاہیئے۔

و لا تتبع اهواء الذين ... و هم برهم يعدلون

۱۴۔ مشرکین، خداوند متعال کے ساتھ ربوبیت میں شریک کے وجود کا اعتقاد رکھتے ہیں۔

والذين لا يؤمنون بالآخرة و هم برهم يعدلون

۱۵۔ خداوند متعال ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کا نہ کوئی شریک ہے نہ عدیل اور نہ ہی نظیر۔ و هم برهم يعدلون

آخرت: آخرت کو جھٹلانے والے ۱۲

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) اور بدعت ایجاد کرنے والے لوگ ۱؛ آنحضرت (ص) اور گمراہ لوگ ۸؛ آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۸، ۱

آیات خدا: آیات خدا کے مکذبین ۱۲

احتجاج: بدعت ایجاد کرنے والوں کے خلاف احتجاج (دلیل لانا) ۱

احکام: ۳

افترا: خداوند متعال پر افترا باندھنا ۲

بدعت: بدعت کا بے اعتبار ہونا ۶، ۷؛ بدعت کا منشاء ۱۰؛ بدعت کے علل و اسباب ۷

بدعتی افراد: بدعت ایجاد کرنے والوں کی بے منطقی ۶؛ بدعت ایجاد کرنے والوں کی پیروی کا خطرہ ۹

تقلید: ناپسندیدہ تقلید ۱۳

جاہلیت: رسوم جاہلیت ۵

خدا تعالیٰ: اوامر خدا ۱؛ تنزیہ خدا ۱۵؛ خدا سے مختص امور ۱۵؛ خدا کا بے نظیر ہونا ۱۵؛ وحدانیت خدا ۱۵

گواہی: احکام کی گواہی ۳؛ جھوٹی گواہی کا بے اعتبار ہونا ۶؛ ناحق گواہی کا مقدمہ ۱۱؛ ناحق گواہی کی تصدیق کرنے کی حرمت ۳

مباحات: ایام جاہلیت میں مباحات کی تحریم ۵؛ مباحات کی تحریم ۱، ۲، ۳، ۶، ۱۲؛ مباحات کی تحریم کا منشاء ۱۰، ۷

محرمات: ۳

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین کا بے منطق ہونا ۵؛ صدر اسلام کے مشرکین کی بدعت گذاری ۲؛ مشرکین بدعتیوں کی بے

اعتباری ۳؛ مشرکین کا خدا پر افترا ۲۱؛ مشرکین کا بے منطق رویہ ۵؛ مشرکین کا شرک ربوبی ۱۳؛ مشرکین کا عقیدہ ۱۳؛ مشرکین

کی بدعت گذاری ۵؛ مشرکین کی خواہش پرستی ۷؛ مشرکین کی رسوم تقلید ۳

معاد: معاد کو جھٹلانے والوں کی پیروی ۱۳

مخرفین: مخرفین کی پیروی ترک کرنا^۸; مخرفین کی پیروی کا خطرہ^۹

مومنین: مومنین کو خبردار کیا جانا^۹; مومنین کی ذمہ داری^{۱۳}

نفسانی خواہشات: نفسانی خواہشات کے آثار^{۱۰، ۱۱}

آیت ۱۵۱

﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِمَّنْ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

کہہ دیجئے کہ آؤ ہم تمہیں بتائیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا کیا حرام کیا ہے۔ خبردار کسی کو اس شریک نہ بنانا اور مال باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔ اپنی اولاد غربت کی بنا پر قتل نہ کرنا کہ ہم تمہیں بھی رزق دے رہے ہیں اور انہیں بھی۔ اور بدکاریوں کے قریب نہ جانا وہ ظاہری ہوں یا چھپی ہوئی اور کسی ایسے نفس کو جسے خدا نے حرام کر دیا ہے قتل نہ کرنا مگر یہ کہ تمہارا کوئی حق ہو۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کے خدا نے نصیحت کی ہے تاکہ تمہیں عقل آجائے

۱۔ پیغمبر (ص) کو خداوند متعال کی جانب سے حکم ہوتا ہے کہ لوگوں کو بلاؤ اور ان کے لیے محرمات الہی بیان کرو۔
قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم

"اتل" کا مصدر "تلاوت" ہے جس کا مطلب، پڑھنا ہے۔ چونکہ "اتل" فعل امر "تعالوا" کے جواب میں آیا ہے، شرط مقدر کی وجہ سے اس پر جزم ہے اور "علیکم" "اتل" اور "حرم" سے متعلق ہے۔

۲۔ لوگوں کے لیے محرمات الہی بیان کرنا پیغمبر (ص) کا فریضہ ہے۔ اتل ما حرم ربکم علیکم

۳۔ لوگوں کو دعوت دینا اور ان کے لیے محرمات الہی بیان کرنا، دینی رہبروں کا فریضہ ہے۔
قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم

۳۔ خداوند، متعال انسانوں کا پروردگار ہے اور احکام کا وضع کرنا، انسانوں پر اس کی ربوبیت کا ایک جلوہ ہے۔
قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم

"حرم" کے لیے فاعل کے عنوان سے "رب" کے انتخاب سے مندرجہ بالا مفہوم اخذ ہوتا ہے یعنی چونکہ خدا تمہارا پروردگار اور تمہارے امور کا مدبر ہے لہذا مذکورہ احکام اس نے تمہارے لیے وضع کیے ہیں۔

۵۔ احکام کا وضع کرنا، خداوند متعال کے اختیار میں ہے اور پیغمبر (ص) (فقط) احکام کو بیان کرنے والے ہیں۔
اتل ما حرم ربکم علیکم

۶۔ انسانوں پر خداوند متعال کی ربوبیت کی جانب توجہ، اس کے احکام (قوانین) کو قبول کرنے کا مقدمہ بنتی ہے۔
اتل ما حرم ربکم علیکم

شرک کی تحریم کے عنوان سے ربوبیت خدا کو بیان کرنے کے مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسانوں کو سمجھا دیا جائے کہ محرمات الہی ان کی تربیت کے لیے ہیں تاکہ ان میں انہیں قبول کرنے کی راہ ہموار ہو جائے۔

۷۔ خداوند متعال کے لیے شریک قرار دینا محرمات الہی میں سے ہے۔ الا تشرکوا بہ شیئا
"الا تشرکوا" میں "ان" تفسیر یہ اور "لا" ناہیہ ہے۔

۸۔ ادیان الہی میں اہم ترین عقائدی اصل، توحید ہے۔ اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ شیئا
یہاں فعل ماضی "حرم" کا استعمال اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ آیات کے اس حصے میں مذکورہ اصول (توحید) تمام ادیان الہی کا ایک مشترکہ اصول ہے۔ اس کے علاوہ یہاں، اصل توحید پر اعتقاد اور شرک سے پرہیز کو مذکورہ محرمات اور واجبات و فرائض میں سرفہرست رکھا گیا ہے۔ اس سے بھی اس کی (یعنی اصل توحید کی) اہمیت و برتری ظاہر ہوتی ہے۔
۹۔ غیر خدا کو احکام و محرمات وضع کرنے کے لائق سمجھنا، شرک کرنے کے مترادف ہے۔

ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ شیئا

۱۰۔ ماں باپ سے نیکی کرنا واجبات میں سے ہے اور اسکا ترک کرنا الہی محرمات میں سے ہے۔
اتل ما حرم ربکم علیکم ... و بالوالدین احسنا

"احساناً" مصدر اور مفعول مطلق ہے اور جانشین فعل ہے یعنی "احسنوا بالوالدین احساناً" یہ بھی قابل توجہ ہے کہ جملہ "اتل ما حرم..." یہ بیان کر رہا ہے کہ بعد والے جملات، محرمات کی تبیین کے لیے ہیں جبکہ جملہ "بالوالدین احساناً" احسان کے وجوب کی حکایت کر رہا ہے۔ بنا برائیں کہنا چاہیئے کہ مذکورہ جملہ ترک احسان کی حرمت پر بھی دلالت کرتا ہے اور علمائے اصول فقہ کی اصطلاح کے مطابق یہاں "امر اپنے عام ضد سے نہی کا تقاضا کرتا ہے"

۱۱۔ الہی فرائض میں ماں باپ سے نیکی کرنے کو خاص اہمیت حاصل ہونا۔ الا تشرکوا بہ شیئا و بالوالدین احسنا
اہم ترین اعتقادی اصل (توحید) کو بیان کرنے کے بعد جملہ "و بالوالدین احسنا" کا لایا جانا، اس امر کی خصوصی اہمیت ظاہر
کرتا ہے۔ یعنی "ماں باپ سے نیکی کے لزوم پر دلالت کر رہا ہے۔"

۱۲۔ زمانہ بعثت کا جاہلی معاشرہ شرک سے آلودہ اور ماں باپ کی نسبت بے توجہ اور لاپرواہ معاشرہ تھا۔
و بالوالدین احسنا

۱۳۔ فقر اور ناداری کے سبب اولاد کا قتل کرنا، محرمات الہی میں سے ہے۔ و لا تقتلوا اولادکم من املق
"املاق" کا معنی ضرورت مند اور محتاج ہونا ہے یہاں "من" تعلیلیہ (علت بیان کرنے کے لیے) ہے۔
۱۴۔ فقر و ناداری کا انتہائی درجہ بھی، اولاد کے قتل کا جواز فراہم نہیں کرتا۔ لا تقتلوا اولادکم من املق
مندرجہ بالا مفہوم، "املاق" کے نکرہ ہونے کی وجہ سے اخذ کیا گیا ہے یعنی وہ فقر اور ناداری کہ جو انتہائی شاذ و نادر ہوتی
ہے۔ اس بناء پر لوگ اس سے آگاہ نہیں ہیں۔

۱۵۔ سب لوگوں (ماں، باپ اور انکی اولاد) کو روزی دینے والا خداوند متعال ہے۔ نحن نرزقکم و ایاہم
۱۶۔ اولاد کا قتل، فقر و تنگدستی کو ختم نہیں کرتا۔ لا تقتلوا اولادکم من املق نحن نرزقکم و ایاہم
جملہ "نحن نرزقکم..." کی دو طرح سے تفسیر کی جاسکتی ہے

۱۔ روزی دینے اور فقر و تنگدستی برطرف کرنے کا وعدہ۔ اس کا مقصد، فقر و ناداری کے ختم ہونے تک استقامت و
پائیداری کی دعوت ہے

۲۔ اس چیز کا بیان کہ تمہاری روزی خدا کے ہاتھ میں ہے اور بعض شرائط اور مصالح کی بنا پر وہ تمہیں فقر و تنگ دست رکھنا
چاہتا ہے لہذا، اولاد کا ہونا یا نہ ہونا تمہارے فقر اور غنی ہونے پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ مندرجہ بالا مفہوم، دوسرے احتمال
کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ فقر جو کہ "من املق" سے اخذ ہوتا ہے اسی احتمال (دوم) کی تائید کرتا ہے۔

۱۷۔ خداوند متعال کی رزاقیت پر اعتقاد رکھنا، فقر و تنگدستی کی وجہ سے اولاد کو قتل کرنے کے مانع بنتا ہے۔
لا تقتلوا اولدکم من املق نحن نرزقکم و ایاہم

۱۸۔ زمانہ جاہلیت میں، فقر و تنگدستی کے سبب اولاد کو قتل کرنے کا رواج ہونا۔ لا تقتلوا اولدکم من املق

۱۹۔ انسانوں کی روزی فراہم ہونے میں علل و اسباب کی دخالت۔ نحن نرزقکم و ایاہم

مندرجہ بالا مفہوم، اس جملے میں "نحن ما" کے استعمال سے اخذ کیا گیا ہے۔

۲۰۔ برے اور بے حیائی کے کام خواہ آشکارا انجام پائیں خواہ مخفیانہ (ہر صورت میں) حرام ہیں۔

و لا تقربوا الفواحش ما ظہر منها و ما بطن

برے اور برائی کے کاموں کی تقسیم "ما ظہر منہ و ما بطن" ہو سکتا برے کام کی کیفیت اور انجام پانے کے طریقے کی وجہ

سے ہو۔ یعنی زنا جیسا فحش کام مخفی بھی انجام پاسکتا ہے اور علنی بھی اس کا ارتکاب ہر دو صورت میں حرام ہے۔

۲۱۔ برے کردار کی دونوں قسمیں (یعنی وہ قسم کہ جو عام طور پر مخفیانہ انجام دی جاتی ہے اور دوسری جسے لوگ مخفیانہ

انجام دینا نہیں چاہتے) دونوں محرمات الہی میں سے ہیں۔ لا تقربوا الفواحش ما ظہر منها و ما بطن

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے "فواحش" کی تقسیم "ما ظہر منها و ما بطن" تمام برے کاموں کے مطابق ہو۔ یعنی

برے کردار دو قسم کے ہیں ایک وہ کہ جو عام طور پر خفیہ انجام پاتے ہیں مثلاً زنا، اور دوسری قسم وہ ہے جسے لوگ خفیہ

رکھنا نہیں چاہتے۔ جیسے بعض ظلم و ستم، لہذا یہ دونوں قسمیں محرمات میں شمار ہوتی ہیں۔

۲۲۔ علی الاعلان برے کام کرنے کی برائی اور حرمت مخفیانہ انجام دینے سے زیادہ شدید اور قبیح ہے۔

لا تقربوا الفواحش ما ظہر منها و ما بطن

ہو سکتا ہے "ما ظہر" کا "ما بطن" پر مقدم ہونا، مندرجہ بالا مفہوم کی جانب اشارہ ہو۔

۲۳۔ انسانوں کو ناحق قتل کرنا، محرمات الہی میں سے ہے۔ و لا تقتلوا النفس التي حرم الله الا بالحق

"بالحق" مفعول مطلق محذوف یعنی "قتل" کی صفت ہے اور اس کا "با" ملا بست کا معنی دے رہا ہے یعنی: "لا تقتلوا

النفس الا قتلا متلبسا بالحق"

۲۳۔ انسان کے قتل کی حرمت، بارگاہ خداوند متعال میں اس کے امتیازات میں سے ہے۔
و لا تقتلوا النفس التي حرم الله الا بالحق

"التي حرم الله" (الا بالحق) کے استثناء ہونے کی وجہ سے "النفس" کے لیے تو ضیحی صفت ہے۔ اور اس کا معنی یہ ہے کہ انسان کو قتل کرنے کی حرمت، انسان کی تعریفات میں سے شمار کی جاتی ہے اور اس کے امتیازات میں سے سمجھی جاتی ہے۔

۲۵۔ شرک سے بچنا، ماں باپ سے نیکی و احسان کرنا، اور اولاد کے قتل کرنے سے پرہیز کرنا، انسانوں کے لیے خداوند متعال کی نصیحتوں میں سے ہے۔ الا تشرکوا به شیئا ... ذلك و وصی کم به

۲۶۔ خداوند متعال کی نصیحتوں میں سے ایک، برے کاموں سے دوری اختیار کرنا اور بے گناہوں کو قتل کرنے سے پرہیز کرنا ہے۔ و لا تقرّبوا الفواحش ... ذلك و وصی کم به

۲۷۔ (شرک و غیرہ سے بچنے کے بارے میں) خداوند متعال کی نصیحتیں، ایسے حقائق ہیں کہ انسانوں کو ان میں دقت کرنی چاہیئے اور ان سے بچنے کی ضرورت کو اپنی عقل سے درک کرنا چاہیئے۔

ذلکم و وصی کم به لعلکم تعقلون

"تعقلون" کا مفعول، مذکورہ محرمات سے پرہیز کرنے کی ضرورت ہے۔ "وصیت" سے مراد "تعقلون" کے قرینے سے ہو سکتا ہے مذکورہ احکام میں غور فکر کرنا ہو۔ بنا برائیں جملہ "وصی کم به..." یعنی خداوند متعال نے وصیت کی ہے کہ تم مذکورہ محرمات میں غور کرو... اور ان سے پرہیز کرنے اور بچنے کی ضرورت کو اپنی عقل سے درک کرو۔

۲۸۔ (شرک سے اجتناب، والدین سے نیکی و احسان وغیرہ) پنجاگہ تعلیمات عقل کے عین مطابق ہیں۔

ذلکم و وصی کم به لعلکم تعقلون

۲۹۔ (شرک و غیرہ سے پرہیز) جیسی پانچ نصیحتوں پر عمل، عقل و فکر کے پھلنے پھولنے کا مقدمہ فراہم کرتا ہے۔

ذلکم و وصی کم به لعلکم تعقلون

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر بنی ہے کہ "تعقلون" نازل منزلہ فعل لازم ہے اور جسے مفعول کی ضرورت نہیں۔ اور وصیت سے مراد مذکورہ احکام پر عمل کرنا ہے۔

۳۰۔ (شرک سے پرہیز جیسے) پنچگانہ فرائض ایک دوسرے سے گہرا رابطہ رکھتے ہیں اور ایک ہی فریضہ سمجھے جاتے ہیں۔
ذک وصی کم بہ

پنچگانہ محرمات کی جانب اشارے کے لیے "ذککم" اسم اشارہ مفرد اور "بہ" کی مفرد ضمیر لانا ہو سکتا ہے اس لیے ہو کہ وہ محرمات ایک دوسرے سے اس طرح مربوط ہیں کہ گویا ایک ہی فریضہ سمجھے جاتے ہیں۔

۳۱۔ عن ابی ولاد الحنات قال : سالت ابا عبد اللہ ﷺ عن قول اللہ عزوجل : "و بالوالدین احسانا" ما هذا الاحسان ؟ فقال : الاحسان ان تحسن صحبتہما و ان لا تکلفہما ان یسالاک شیئا مما یتحاجان الیہ و ان کانا مستغنین...^(۱)

ابو ولاد کہتے ہیں میں نے حضرت امام صادق ﷺ سے، خداوند متعال کے اس کلام "و بالوالدین احسانا" کے بارے میں سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ ان دونوں سے نیک سلوک کرو اور انھیں اپنی ضروریات کے بارے میں، مجبور کر کے اس مشکل میں نہ ڈالو کہ وہ تجھ سے سوال کریں (یعنی تجھ سے مانگنے کی زحمت برداشت کریں) اگرچہ وہ مالی لحاظ سے غنی ہی کیوں نہ ہوں۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا کردار ۵؛ آنحضرت (ص) کی دعوت ۸؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۱، ۲
احسان: مفہوم احسان ۳۱

احکام: ۴، ۱۰، ۱۳، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳ احکام کا وضع ہونا ۳، ۵، ۹؛ احکام کی وضاحت ۵
انسان: انسان کی خصوصیت ۲۳؛ انسان کی ذمہ داری ۲۴؛ انسان کے مقامات ۲۳، ۲۴
اولاد کا قتل: اولاد کشی سے اجتناب ۲۵؛ اولاد کشی کی حرمت ۱۳، ۱۴؛ اولاد کشی کے موانع ۱۴؛ ایام جاہلیت میں اولاد کشی ۱۸؛ فقر اور اولاد کشی ۱۶

ایمان: ایمان کے آثار ۱۴؛ خدا کے رازق ہونے پر ایمان ۱۴
برائی: آشکار برائی ۲۰، ۲۲؛ برائی سے اجتناب ۲۶؛ برائی کی حرمت ۲۰، ۲۲؛ خفیہ برائی ۲۰، ۲۲
توحید: ادیان الہی میں توحید ۸؛ توحید کی اہمیت ۸

جاہلیت: رسوم جاہلیت ۱۸

خدا تعالیٰ: خدا کا رازق ہونا ۱۵; خدا کی ربوبیت کے مظاہر ۳; خدا کی نصیحتیں ۲۴، ۲۶، ۲۵; خدا کی نصیحتوں پر عمل ۲۹; خدا کے اوامر، ۱; خدا کے ساتھ خاص امور ۵

دین: دین اور عقل میں ہم آہنگی ۲۴، ۲۸; دین کو قبول کرنے کا پیش خیمہ ۶; دین کی تعلیمات کا نظام ۳۰
روایت: ۳۱

روزی: روزی کا منشا ۱۵، ۱۹; روزی کے اسباب ۱۹

رہبری: رہبری کی ذمہ داری ۳

شرک: ایام جاہلیت میں شرک ۱۲; شرک سے اجتناب ۲۵، ۲۸; شرک سے بچنے کے آثار ۲۹; شرک کی حرمت ۷; شرک کے موارد ۹

عقل: عقل کا کردار ۲۴; عقل کی رشد کی راہ ۲۹

عمل: آشکار طور پر ناپسندیدہ عمل انجام دینا ۲۱; خفیہ طور پر ناپسندیدہ عمل کرنا ۲۱; ناپسندیدہ عمل ترک کرنا ۲۸; ناپسندیدہ عمل کی حرمت ۲۱

فرائض: فرائض کا باہمی ارتباط ۳۰

فقر: ایام جاہلیت میں فقر ۱۸; فقر کے آثار ۱۳، ۱۳

قتل: حرمت قتل ۲۳; ناحق قتل سے اجتناب ۲۶; ناحق قتل کی حرمت ۲۳

محرمات: ۷، ۱۰، ۱۳، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳

محرمات کو بیان کرنا ۱، ۲، ۳

واجبات: ۱۰

والدین: ایام جاہلیت میں والدین کا مقام ۱۲; والدین سے احسان ۱۰، ۲۵، ۲۸، ۳۱; والدین سے احسان کی اہمیت ۱۱;

والدین سے رویہ اپنانے کی روش ۳۱

یاد: ربوبیت خدا کو یاد کرنا ۶; یاد کے آثار ۶

﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْكَيْلِ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

اور خبردار مال یتیم کے قریب بھی نہ جانا مگر اس طریقہ سے جو بہترین طریقہ ہو یہاں تک کہ وہ توانائی کی عمر تک پہنچ جائیں اور ناپ تول میں انصاف سے پورا پورا دینا۔ ہم کسے نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے ہیں اور جب بات کرو تو انصاف کے ساتھ چاہے اپنے اقربا ہی کے خلاف کیوں نہ ہو اور عہد خدا کو پورا کرو کہ اس کی پروردگار نے تمہیں وصیت کی ہے کہ شاید تم عبرت حاصل کر سکو

۱۔ یتیموں کے مال پر میں ہر قسم کا ظالمانہ تصرف و تجاوز کرنا حرام ہے۔ و لا تقربوا مال الیتیم فعل "لا تقربوا" کے ذریعے، یتیموں کے اموال میں تصرف کی حرمت بیان کرنا گویا چند پہلوؤں کی جانب اشارہ ہے۔ من جملہ اس بات کی تاکید و تصریح ہے کہ یتیم کے مال میں ہر قسم تصرف ممنوع (اور حرام) ہے۔
۲۔ یتیموں کا مال (شیطانی) و سوسے کا باعث بنتا ہے اور

اس مال کی ذمہ داری قبول کرنے والے لوگ، ہر لمحے تجاوز اور ظالمانہ تصرف میں مبتلا ہونے کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں۔ و لا تقربوا مال الیتیم فعل "لا تقربوا" کے ذریعے تصرف کی حرمت بیان کرنا ہو سکتا ہے اس پہلو کی جانب بھی اشارہ ہو کہ یتیموں کا مال مدافع نہ ہونے کی وجہ سے لغزش اور و سوسے کا سبب بن سکتا ہے اور انسان معمولی سی بے احتیاطی سے گناہ اور ظالمانہ تصرف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۳۔ یتیموں کے اموال میں، ان کی مصلحت اور فائدے کی غرض سے تصرف کرنا مجاز اور مشروع ہے۔
و لا تقربوا ... الا بالتي هي احسن

"التي" "الخصلة" جیسے کلمے کے لیے صفت ہے (جس کا مطلب طریقہ اور روش ہے) بنا برائیں "لا تقربوا ... الا..." یعنی بہترین طریقے سے تصرف کر سکتے ہو تو تصرف کرو ورنہ نہیں۔ واضح ہے کہ یہاں تصرف سے مراد وہ تصرف ہے کہ جو یتیم کے لیے مفید ہو۔

۳۔ یتیموں کے اموال میں تصرف کرتے وقت ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہئے جو ان کے لیے زیادہ سے زیادہ نفع بخش ہو۔
و لا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ہی احسن

مندرجہ بالا مفہوم کلمہ "احسن" (بہتر اور مفید تر) سے اخذ کیا گیا ہے۔

۵۔ یتیموں کا رشید و بالغ ہونا (اور معاملات میں تجربہ کار اور اپنے نفع و نقصان سے آگاہ ہو جانا) ان کے اموال میں دوسروں کے تصرف کرنے کے جواز کو ختم کر دیتا ہے۔ و لا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ہی احسن حتی یبلغ اشدہ

"اشد" کا معنی تجربہ اور شناخت ہے۔ (لسان العرب) اس معنی کی بنا پر اور موضوع کی مناسبت سے "اشد" سے مراد (کاروباری) معاملات میں تجربہ اور نفع و نقصان کی پہچان ہے۔

۶۔ اجناس کے رد و بدل میں پیمانوں کو پر کرنا اور اجناس کو ترازو کے اوزان کے مطابق تولنا، ایک واجب (اور لازمی) امر ہے۔ و افوا الکیل و المیزان

"کیل" کا معنی ناپنا ہے۔ نیز جس چیز سے ناپتے ہیں اسے (پیمانہ) کہتے ہیں یہاں دوسرا معنی مراد ہے ایفاء (افوا کا مصدر) کا معنی کامل کرنا اور تمام کرنا ہے پیمانے کا مکمل اور پورا کرنا یہ ہے جس پیمانے سے تولایا ناپنا جائے وہ معمول کے مطابق پر کیا جائے۔ اور ترازو کا اکمال و ایفاء یہ ہے کہ وزن کی جانے والی اجناس، ترازو کے باٹوں کے عین مطابق ہوں، اور ان سے ذرا بھی کم نہ ہوں۔

۷۔ اجناس کے لین دین میں، صحیح، پیمانے، ترازو اور اسکے باٹوں سے استفادہ کرنا چاہئے۔
و افوا الکیل و المیزان بالقسط

"میزان" ترازو اور اسکے باٹوں (اوزان) کو کہتے ہیں "بالقسط" ہو سکتا ہے "افوا" کے لیے قید ہو۔ اس صورت میں یہ قید توضیح اور تاکید کے لیے ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ "کیل" کے لیے قید ہو یعنی پیمانہ، ترازو اور باٹ متعادل ہونے چاہئیں۔ پیمانہ، معمول سے چھوٹا نہیں ہونا چاہئے اور ترازو خراب نہ ہو اور باٹ (اوزان) میں کمی و کاستی نہیں ہونی چاہئے۔

۸۔ معاملات (اور لین دین) میں بے عدالتی اور کم فروشی، محرّمات الہی میں سے ہیں۔

اتل ما حرّم ربکم ... و اوفوا الکیل و المیزان بالقسط

جملہ "اوفوا..." "ما حرّم ربکم" کی وجہ سے محرمات الہی کے مصداق بیان کر رہا ہے۔ لہذا، لین دین میں عدالت کے وجوب کے علاوہ، بے عدالتی اور کم فروشی کی حرمت بھی بیان کی جا رہی ہے۔

۹۔ خداوند متعال، انسانوں کو ان کی وسعت اور طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ لا نکلف نفسا الا وسعها "وسع" (توان و طاقت) مصدر ہے اور یہاں اسم مفعول کے معنی میں ہے یعنی: "لا یکلف اللہ نفسا الا تکلیفا مقدوراً لہا"

۱۰۔ تکالیف الہی (دینی ذمہ داریوں) پر انسان کی قدرت، ان تکالیف کے بارے میں اس کے مکلف ہونے کی شرائط میں سے ہے۔ لا نکلف نفسا الا وسعها

۱۱۔ لین دین میں عدالت کا لحاظ رکھنا اور یتیموں کے مال میں تصرف کرتے وقت بہترین اور نفع بخش طریقہ اختیار کرنا، معمول کے مطابق انسانی طاقت کی حد سے زیادہ واجب نہیں۔ الا بالتی ہی احسن ... و اوفوا الکیل ... لا نکلف نفسا الا وسعها

مذکورہ فرامین کے بعد، اس حقیقت کو بیان کرنا کہ "خداوند متعال انسان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ مکلفین، ان فرامین کی رعایت کرتے ہوئے اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالیں۔ چونکہ فرائض پر عمل اسی حد تک فرض کیا گیا ہے کہ جتنی طاقت ہے نہ اس سے زیادہ۔

۱۲۔ یتیموں کے اموال میں تجاوز (زیادتی) نہ کرنا اور لین دین میں عدالت کا لحاظ رکھنا ایسے فرائض ہیں کہ جن کو انجام دینے پر تمام انسان قادر ہیں و لا تقرّبوا مال الیتیم ... و اوفوا الکیل والمیزان بالقسط لا نکلف نفسا الا وسعها

بعض کے نزدیک جملہ "لا نکلف..." کا مقصد، اس مطلب کی یاد دہانی کرنا ہے کہ مذکورہ فرامین، انسانی قدرت اور طاقت کے مطابق ہیں تاکہ ان اوامر کو پر مشقت اور طاقت فرسا خیال کرتے ہوئے، انھیں قبول کرنے سے پہلو تہی نہ کی جائے۔

۱۳۔ انسان کو ہر بات کہنے میں (یعنی شہادت، دینے اور کوئی فیصلہ اور انصاف کرنے میں) عدالت کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ و اذا قلتم فاعدلوا

جملہ "و لو کان ذا قربی" ہو سکتا ہے یہ بیان کرنے کے لیے ہو کہ یہاں کلام (بات) کرنے سے مراد وہ کلام ہے جس میں دوسروں کے لیے نفع و نقصان کا پہلو موجود ہو۔ مثلاً شہادت اور گواہی

دینا اور دوسروں کے درمیان فیصلہ اور انصاف کرنا وغیرہ۔

۱۳۔ اپنے رشتہ داروں کے نفع کی خاطر یا انھیں ضرر و نقصان سے بچانے کے لیے، انسان کو غلط بیانی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ و اذا قلمت فاعدلوا و لو كان ذا قربی

"کان" کا اسم ایک ایسی ضمیر ہے جو "المقول لہ" وغیرہ کی جانب لوٹتی ہے اور یہ (مقول لہ) "اذا قلمت" سے اخذ ہوتا ہے، یعنی جس کے بارے میں کوئی بات کی جاتی ہے (یعنی گواہی دی جاتی ہے یا فیصلہ کیا جاتا ہے) وہ شخص بات کہنے والے کے رشتہ داروں میں سے ہی کیوں نہ ہو۔

۱۵۔ بات کرتے ہوئے بے عدالتی اور نا انصافی کرنا، محرمات الہی میں سے ہے۔
تعالوا اتل ما حرم ربکم ... و اذا قلمت فاعدلوا

۱۶۔ خاندانی رشتے اور جذباتی تعلقات، عدل و انصاف پر عمل کو خطرے سے دوچار کر سکتے ہیں۔
و اذا قلمت فاعدلوا و لو كان ذا قربی

۱۷۔ جو عہد و پیمان خداوند متعال کی جانب سے انسان کے ذمہ ڈالے گئے ہیں ان کی پابندی کرنا واجب ہے۔
و بعهد الله اوفوا کلمہ "عہد" ہو سکتا ہے فاعل کی جانب مضاف ہو تو اس صورت میں "عہد اللہ" وہ پیمان ہے جو خداوند متعال، انسانوں کے ذمہ ڈالتا ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ "عہد" مفعول کی جانب مضاف ہو۔ تو اس صورت میں "عہد اللہ" وہ پیمان ہے کہ جو انسانوں کی طرف سے خدا کے سپرد کیا گیا ہو۔ مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۱۸۔ جو عہد و پیمان انسان، خداوند متعال سے کرتا ہے انکی پابندی واجب ہے۔
"و بعهد الله اوفوا" یہ مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب کلمہ "عہد" اپنے مفعول کی جانب مضاف ہو۔

۱۹۔ الہی عہد و پیمان کو توڑنا، محرمات الہی میں سے ہے۔ اتل ما حرم ربکم ... و بعهد الله اوفوا

۲۰۔ انسانوں کے لیے خداوند متعال کی ہدایات یہ ہیں کہ وہ یتیموں کا مال ضائع نہ کریں، لین دین میں عدالت کا لحاظ رکھیں، ناحق باتوں سے پرہیز کریں اور الہی عہد و پیمان کی پابندی کریں۔ و لا تقربوا مال الیتیم ... ذلك وصکم به

۲۱۔ (یتیموں کے اموال کو ضائع نہ کرنے وغیرہ جیسی) چاروں ہدایات، ایسی تعلیمات پر مشتمل ہیں کہ انسانوں کو چاہیئے کہ وہ انھیں حاصل کریں، انھیں

یاد رکھیں، اور انہیں کی بنیاد پر عمل کریں۔ ذلک وصی کم بہ لعلکم تذکرون
 "تذکر" (تذکرون کا مصدر) اور سیکھنے اور یاد رکھنے کے معنی میں ہے۔ اس کا مفعول وہی حقائق ہیں جنہیں آیت میں بیان کیا گیا ہے۔

۲۲۔ یہ چار و فرائض (یتیموں کا مال ضائع نہ کرنا اور عہد پیمان کی پابندی وغیرہ) آپس میں ایسا گہرا ارتباط رکھتے ہیں کہ گویا ایک ہی فریضہ سمجھے جاتے ہیں۔ ذلکم وصی کم بہ
 مذکورہ فرائض کے لیے مفرد ضمیر اور اسم اشارہ استعمال کیا گیا ہے جو مندرجہ بالا مفہوم کی حکایت کر رہا ہے (یعنی یہ چاروں فرائض، فریضہ واحد تصور کیئے جاتے ہیں)

۲۳۔ عبد اللہ بن سنان عن ابی عبد اللہ ؑ قال : ساله ابی و انا حاضر عن الیتیم متی یجوز امره ؟ قال : حتی یبلغ اشده قال : و ما اشده ؟ قال : الاحتلام قال، قلت : قد یکون الغلام ابن ثمان عشرة سنة او اقل او اکثر و لا یحتلم ؟ قال : اذا بلغ و کتب علیه الشیء جاز امره الا ان یکون سفیها او ضعیفا^(۱)

عبد اللہ بن سنان کہتے ہیں: میرے والد نے حضرت امام صادق ؑ سے یتیم کے بارے میں سوال کیا کہ کب اس کے تصرفات صحیح اور معتبر ہیں۔ آپ ؑ نے فرمایا: جب وہ بالغ ہو جائے۔ اس نے دوبارہ پوچھا: اس کا بالغ ورشید ہونا کب ہے؟ امام ؑ نے فرمایا: احتلام کا زمانہ۔ پھر میرے والد نے پوچھا، کبھی جوان اٹھارہ سال یا اس سے کم و زیادہ کا ہو جاتا ہے، لیکن محتلم نہیں ہوتا؟ امام ؑ نے فرمایا: جب بھی وہ بلوغ کی عمر اور فرائض کی ادائیگی کی حد تک پہنچے، اس کے تصرفات صحیح ہیں اور اعتبار رکھتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ بے وقوف یا کمزور ہو۔ اس صورت میں اس کا تصرف معتبر نہیں۔

احکام: ۱، ۶، ۸، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۱۹

بات: بات میں بے عدالتی ۱۵؛ ناحق بات سے اجتناب ۲۰؛ ناحق بات کا پیش خیمہ ۱۳؛ ناحق بات کی حرمت ۱۵
 بے عدالتی بے عدالتی کی راہ ۱۶

تصرفات: جائز تصرفات ۳؛ حرام تصرفات ۱

خدا تعالیٰ: خداوند متعال کی ہدایات ۲۰، ۲۱؛ عہد خدا ۱۷

دین: تعلیمات دین کا نظام ۲۲؛ تعلیمات دین کی اہمیت ۲۱

رفتار و کردار: رفتار و کردار کی بنیادیں ۲۱

روابطہ: جذباتی روابط کے آثار ۱۶؛ خاندانی روابط کے آثار ۱۶

روایت: ۲۳

عدالت: عدالت کی اہمیت ۱۳

عزیز اقارب: عزیز اقارب کے مفادات کی حفاظت ۱۳

عہد: خدا سے عہد ۱۸؛ عہد پورا کرنا ۲۰؛ عہد کو وفا کرنے کا وجوب ۱۴، ۱۸

عہد توڑنا: خدا سے کیا گیا عہد توڑنے کی حرمت ۱۹

غضب: غضب کے احکام ۱

قضاوت: قضاوت کے وقت عدل و انصاف ۱۳

کم فروشی: کم فروشی کی حرمت ۶، ۸

گواہی: گواہی دینے میں عدل و انصاف سے کام لینا ۱۳

محرمات: ۱، ۸، ۱۵، ۱۹

معاملہ: معاملہ اور قرار و ۴؛ معاملہ اور عدالت ۱۱، ۱۲، ۲۰؛ معاملے کے احکام ۶، ۸، ۴؛ معاملہ میں بے عدالتی ۸؛ معاملہ میں

پیمانہ ۶، ۴؛ ناپ والا معاملہ ۶، ۴؛ وزن والا معاملہ ۶، ۴

واجبات: ۱۴، ۱۸

وسوسہ: وسوسے کی راہ ۲

یتیم: اقتصادی لحاظ سے یتیم کی سوجھ بوجھ ۵؛ یتیم کا مال ۲؛ یتیمی کی مصلحت کا لحاظ ۱۱، ۳؛ یتیم کے احکام ۵، ۲۳، ۱۱؛ یتیم

کے بلوغ کی علامت ۵؛ یتیم کے تصرفات ۲۳؛ یتیم کے سرپرستوں کو تنبیہ ۲؛ یتیم کے مال پر تجاوز ۱؛ یتیم کے مال کی حفاظت

۱۲، ۲۲، ۲۱، ۲۰؛ یتیم کے مال میں تصرف ۴، ۵، ۳، ۱؛ یتیم کے مصالح ۳

﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

اور یہ ہمارا سیدھا راستہ ہے اس کا اتباع کرو اور دوسرے راستوں کے پیچھے نہ جاؤ کہ راہ خدا سے الگ ہو جاؤ گے اسی کی پروردگار نہ ہدایت دی ہے کہ اس طرح شاید متقی اور پرہیزگار بن جاؤ

۱۔ شرک، اولاد کشی، برے کردار، بے گناہوں کے قتل اور یتیموں کے اموال پر تجاوز سے پرہیز کرنا اور بچنا ہی خداوند متعال کی جانب چلنے کا سیدھا راستہ ہے۔ الا تشرکوا بہ شیئا ... و ان هذا صراطی مستقیماً

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "صراطی" میں ضمیر متکلم سے مراد خداوند متعال ہو، صراط خدا یعنی اس کی جانب جانے والا راستہ۔

۲۔ ماں باپ سے نیکی، لین دین میں عدالت و انصاف، الہی عہد و پیمان کی پابندی اور عدل و انصاف کے مطابق بات کرنا ہی خداوند متعال کی جانب لے جانا والا سیدھا راستہ ہے۔ و بالوالدین احسانا ... و ان هذا صراطی مستقیماً

۳۔ الہی احکام اور قوانین ہی صراط مستقیم ہیں۔ و ان هذا صراطی مستقیماً

۴۔ ان نوا حکام (شرک، اولاد کشی، اور بد عہدی وغیرہ سے پرہیز کرنے) کے درمیان گہرا رابطہ موجود ہے اور یہ ایک ہی حکم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ و ان هذا صراطی مستقیماً

"هذا" ان احکام و فراین کی جانب اشارہ ہے جو گزشتہ دو آیات میں گزرے ہیں۔ ان نوا حکام کے لیے مفرد اسم اشارہ استعمال کرنا، ان کے درمیان گہرے تعلق کو ظاہر کرتا ہے، گویا کہ یہ ایک ہی حکم کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۵۔ الہی احکام اور قوانین پر عمل کرنا ہی رسول خدا (ص) کا راستہ ہے۔ و ان هذا صراطی مستقیماً

یہ مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "صراطی" میں ضمیر متکلم سے مراد پیغمبر (ص) ہوں۔ بنا براین "صراطی" یعنی وہ راستہ کہ جو میں (پیغمبر (ص)) طے کر رہا ہوں۔

۶۔ پیغمبر (ص) اپنے پیام پر اعتقاد و یقین رکھتے تھے اور ہمیشہ اسکی پابندی کرتے تھے۔ و ان هذا صراطی مستقیم

۷۔ دینی قوانین کی پیروی اور خداوند متعال کے صراط مستقیم پر چلنے کا واجب ہونا و ان هذا صراطی مستقیم فاتبعوه

۸۔ ان قوانین اور محرمات (شک و غیرہ سے پرہیز) کا الہی ہونا، اور ان کا کجی و انحراف سے محفوظ ہونا۔ تقاضا کرتا ہے

کہ ان فرامین کی پیروی کی جائے اور انہی کی بنیاد پر حرکت کی جائے۔ و ان هذا صراطی مستقیم فاتبعوه

"فاتبعوه" میں حرف "فا" سببیہ ہے یعنی یہ بیان کر رہا ہے کہ "ان هذا..." میں مذکورہ حقائق (یعنی ان کا الہی ہونا) ہی ان کی پیروی کے لازمی ہونے کی علت ہے۔

یہ بھی قابل ذکر ہے کہ بعض مفسرین کے بقول، "ان هذا..." پر لام کا مقدر ہونا، علت کے لیے ہے اور اسی معنی کی تائید کر رہا ہے۔

۹۔ غیر الہی قوانین و احکام سے بچنے کی ضرورت۔ و لا تتبعوا السُّبُل

"سبل" چونکہ "صراطی مستقیم" (قوانین الہی) کے مد مقابل لایا گیا ہے۔ لہذا اس سے مراد غیر الہی احکام اور مقررات ہیں

۱۰۔ غیر الہی قوانین کی پیروی (اور تقلید) انسان کے راہ خدا سے دور ہو جانے اور قرب الہی کے مقام تک نہ پہنچ سکنے کا

سبب بنتی ہے۔ و ان هذا صراطی مستقیم فاتبعوه و لا تتبعوا السُّبُل فتفرق بکم عن سبیلہ

۱۱۔ غیر الہی قوانین کی پیروی، معاشروں کے تفرقے و پراکندگی کا باعث بنتی ہے اور انکی وحدت کے مانع ہے۔

و لا تتبعوا السُّبُل فتفرق بکم

"تفرق" کی ضمیر، "السُّبُل" کی طرف پلٹتی ہے۔ اور "السبل" کا "بای" تعدی کے لیے ہے۔ بنا برائیں "تفرق بکم" یعنی وہ

راستے تمہیں گروہ، گروہ کر کے، متفرق کر دیتے ہیں۔

۱۲۔ معاشروں کا تفرقہ، راہ خدا سے ان کے دور ہونے اور جدائی پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔

و لا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ

"عن" مجاوزت (دور ہونے، گزر جانے) کے لیے ہے۔ اور اس جملے "تفرق بکم عن سبیلہ" کا تقاضا یہ ہے کہ فعل "تفرق"

کی وجہ سے مفعول "کم" مجرور "سبیلہ" سے دور ہو جائے اور ان کے درمیان فاصلہ و جدائی پڑ جائے۔

۱۳۔ انسانی معاشروں کے اتحاد کی جانب خداوند متعال کی ترغیب کے فلسفہ میں سے ایک، احکام دین پر عمل کرنا ہے۔
فتفرق بکم عن سبیلہ

۱۴۔ انسانوں کو خداوند متعال کی نصیحت یہ ہے کہ وہ صراط مستقیم پر چلیں (یعنی دینی قوانین پر عمل کریں) اور غیر الہی راستوں پر چلنے سے پرہیز کریں۔ ذلک وصکم بہ

۱۵۔ انسان مقام تقویٰ پر اسی وقت فائز ہو سکتا ہے کہ جب احکام دین پر عمل کرے اور غیر الہی قوانین پر چلنے سے پرہیز کرے۔ ذلک وصکم بہ لعلکم تتقون

۱۶۔ حمران : سمعت ابا جعفر ؑ يقول : في قول الله تعالى : و ان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه و لا تتبعوا السبل " قال : علي (بن ابي طالب) و الائمة من ولد فاطمه، هم صراط الله فمن اباهم سلك السبل ^(۱)

امام باقر ؑ، آیت "وان هذا صراطي..." میں صراط کے بارے میں فرماتے ہیں۔ اس سے مراد علی بن ابی طالب ؑ اور اولاد فاطمہ ؑ میں سے ائمہ اطہار ؑ ہیں۔ جو بھی ان سے دوری اختیار کرے، وہی غیر الہی راستوں پر چلنے والا ہے۔

۱۷۔ عن رسول الله (ص) ... معاشر الناس انا صراط الله المستقيم الذي امركم باتباعه ثم علي ؑ من بعدى ثم ولدى من صلبه ائمة يهدون الى الحق... ^(۲)

رسول خدا (ص) سے منقول ہے کہ :... اے لوگو! میں ہی خداوند متعال کا صراط مستقیم ہوں۔ جس کی پیروی کرنے کا (خداوند) نے حکم دیا ہے۔ اور میرے بعد، علی ؑ اور انکی نسل سے میرے فرزند، امام ہیں۔ جو کہ لوگوں کو حق کی جانب دعوت دیتے ہیں اور انکی ہدایت کرتے ہیں۔

آنحضرت (ص) : آنحضرت (ص) کا ایمان ۶؛ آنحضرت (ص) کی پیروی ۶؛ آنحضرت (ص) کی راہ ۵؛ آنحضرت (ص) کے مقامات ۱۷

آئمہ :

(۱) تفسیر فرات، ص ۱۳۷ ج ۱۶۳، بحار الانوار ج ۲۴ ص ۱۵ ج ۱۷

(۲) احتجاج طبرسی ج ۱ ص ۷۸۔ نور الثقلین ج ۱ ص ۷۷۹ ج ۳۴۸۔

آئمہ کی پیروی ترک کرنے کے آثار ۱۶؛ آئمہ کے مقامات ۱۶، ۱۷

اتحاد: اتحاد کی اہمیت ۱۳؛ اتحاد کے موانع ۱۱

احکام: ۴ احکام کی خصوصیت ۳

اختلاف: اختلاف کے آثار ۱۲؛ اختلاف کے اسباب ۱۱

اطاعت: اوامر خدا کی اطاعت ۸؛ غیر خدا کی اطاعت ترک کرنا ۹

امام علی ؑ: امام علی ؑ کا مقام ۱۶، ۱۷

اولاد کشی: اولاد کشی سے اجتناب ۱

برائی: برائی سے اجتناب ۱

تقرب: تقرب کے علل و اسباب ۱؛ تقرب کے موانع ۱۰

تقوی: تقوی کا زینہ ۱۵

خدا تعالیٰ: خداوند کی نصیحتیں ۱۳

دین: دینی تعلیمات کا نظام ۳؛ دین کی پیروی ۷

روایت: ۱۶، ۱۷

سبیل اللہ: سبیل اللہ سے دوری کے علل و اسباب ۱۰، ۱۲

شرک: شرک سے اجتناب ۱، ۳، ۸

صراط مستقیم: صراط مستقیم پر چلنا ۷، ۱۳؛ صراط مستقیم سے مراد ۱۶؛ صراط مستقیم کے موارد ۱، ۲، ۳، ۱۷

عہد: خدا سے عہد ۲؛ عہد کا وفا کرنا ۲

فرائض: فرائض پر عمل ۵، ۳، ۱۳؛ فرائض پر عمل کے آثار ۱۵

قتل: قتل سے اجتناب ۱

قوانین: غیر دینی قوانین سے اجتناب ۱۵؛ غیر دینی قوانین کی پیروی ۹، ۱۰، ۱۱

کلام: کلام کرتے وقت عدالت ۲

محرمات: محرمات کا منشاء ۸

معاملہ: معاملات (لین دین) میں عدالت ۲

واجبات: ۷

والدین: والدین سے احسان ۲

یتیم: یتیم کے مال کی حفاظت ۱

آیت ۱۵۳

﴿ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ﴾

اس کی بعد ہم نے موسیٰ کو اچھی باتوں کی تکمیل کرنے والی کتاب دی اور اس میں ہر شے کو تفصیل سے بیان کر دیا اور اسے ہدایت اور رحمت قرار دے دیا کہ شاید یہ لوگ لقائے الہی پر ایمان لے آئیں

۱۔ خداوند متعال نے یہ دس ہدایات (شرک سے پرہیز وغیرہ) حضرت موسیٰ ﷺ تک (بھی) پہنچائی تھیں ہیں۔
ثم اتینا موسیٰ الکتاب

گذشتہ آیات کے ذیل میں، فعل "وصاکم" کو ماضی کی صورت میں استعمال کرنا اور مذکورہ آیت اور گذشتہ آیات کے درمیان ارتباط قائم کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دس احکام اور دستورات فقط امت اسلام سے ہی مختص نہیں بلکہ تمام ادیان، من جملہ شریعت موسیٰ ﷺ میں بھی یہی احکام موجود تھے۔ بنا برائیں "ثم" کے معطوف علیہ کے بارے میں جو مختلف آراء پیش کی گئی ہیں ان میں سے اس رائے کی تائید کی جا سکتی ہے کہ اس کا معطوف علیہ "وصینا موسیٰ بتلک الوصایا ثم..." جیسا ایک جملہ ہے۔

۲۔ خداوند متعال نے یہ دس احکام (شرک وغیرہ سے پرہیز) ابلاغ کرنے کے بعد، حضرت موسیٰ ﷺ کو

تورات عطا کی۔ ثم اتینا موسیٰ الکتب

۳۔ موسیٰ ﷺ، اپنی ذمہ داری کو بخوبی انجام دینے والے پیغمبر تھے علی الذی احسن

"الذی احسن" (وہ جس نے نیکی کی ہے) سے مراد حضرت موسیٰ ﷺ بھی ہو سکتے ہیں اور ہر نیکی کرنے والا شخص بھی مراد لیا جاسکتا ہے۔ مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۳۔ خداوند متعال نے موسیٰ ﷺ کو تورات عطا کر کے، ان پر اپنی نعمت تمام اور مکمل کر دی۔

تماما علی الذی احسن

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "تماما" کا مفعول "نعمۃ" جیسا کوئی کلمہ ہو۔ یعنی "تماما النعمۃ علی الذین احسن"

۵۔ تورات، قوم موسیٰ ﷺ کے نیک افراد کیلئے ایک مکمل نعمت تھی۔ تماما علی الذین احسن

۶۔ تورات کے ذریعے، حضرت موسیٰ ﷺ کی جانب ابلاغ ہونے والے دس احکام کا کامل ہونا اور اس کے سبب آپ ﷺ کی شریعت کا کمال تک پہنچ جانا۔ ثم اتینا موسیٰ الکتب تماما

یہ مفہوم اس بنا پر ہے کہ جب "تماما" کا مفعول وہی "دس اصول" ہوں۔

۷۔ تورات کا، دس اصول (توحید وغیرہ) اور شریعت موسیٰ ﷺ کے دوسرے معارف بیان کرنا۔

اتینا موسیٰ الکتب تماما ... و تفصیلا لكل شیء

"تفصیل" مصدر ہے اور آیت میں اسم فاعل (مفصل یعنی بیان کرنے والے) کے معنی میں ہے "تفصیلا"، "تماما" پر

عطف اور "الکتب" کے لیے حال ہے۔ "کل شیء" سے مراد حضرت موسیٰ ﷺ کی شریعت کے احکام و معارف ہیں کہ

ان کے مصادیق میں سے وہ دس اصول ہیں (جن کا بیان گذر چکا ہے)۔

۸۔ تورات، ہدایت کرنے والی، اور باعث رحمت کتاب ہے۔ اتینا موسیٰ الکتب تماما ... و ہدی و رحمة

۹۔ قیامت اور خدا کے حضور جانے پر ایمان رکھنے کی ضرورت۔ لعلہم بلقاء ربهم يؤمنون

۱۰۔ قیامت، انسان کی خدا سے ملاقات کا دن۔ لعلہم بلقاء ربهم يؤمنون

۱۱۔ قیامت اور خداوند متعال سے ملاقات پر ایمان رکھنا، نزول تورات کے مقاصد میں سے ہے۔

ثم اتينا موسى الكتب ... لعلهم بلقاء ربهم يؤمنون

۱۲۔ بنی اسرائیل کا تورات کے مطالب پر توجہ کرنا، ان کے قیامت اور ملاقات خدا پر ایمان لانے کا مقدمہ تھا۔

ثم اتينا موسى الكتب ... لعلهم بلقاء ربهم يؤمنون

۱۳۔ تورات کے نزول سے پہلے، بنی اسرائیل کا قیامت اور ملاقات خدا کا معتقد نہ ہونا۔

ثم اتينا موسى الكتب ... لعلهم بلقاء ربهم

ایمان: قیامت پر ایمان ۱۱، ۱۲؛ قیامت پر ایمان کی اہمیت ۹؛ لقاء اللہ پر ایمان ۱۱، ۱۲؛ لقاء اللہ پر ایمان کی اہمیت ۹؛

متعلق ایمان ۹، ۱۱، ۱۲

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل اور تورات ۱۲؛ بنی اسرائیل کا قیامت سے انکار ۱۳؛ بنی اسرائیل کا لقاء اللہ سے انکار ۱۳؛

بنی اسرائیل کی نعمات ۵؛ بنی اسرائیل کے ایمان کا

پیش خیمہ ۱۲؛ بنی اسرائیل کے محسنین ۵

تورات: تعلیمات تورات ۶، ۷؛ تورات کا رحمت ہونا ۸؛ تورات کا کردار ۶، ۷، ۸، ۱۲، ۱۳؛ تورات کا ہدایت کرنا ۸؛ نزول

تورات کا فلسفہ ۱۱؛ نعمت تورات ۵

خدا تعالیٰ: خداوند متعال کی عطائیں ۲، ۳؛ خداوند متعال کی نصیحتیں ۱

شرک: شرک سے اجتناب ۱، ۲

قیامت: قیامت کی خصوصیت ۱۰؛ قیامت کے دن لقاء اللہ ۱۰

موسیٰ: موسیٰ پر اتمام حجت ۳؛ موسیٰ کا اپنے فرائض ادا کرنا ۳؛ موسیٰ کو تورات عطا ہونا ۲، ۳؛

موسیٰ کی دس تعلیمات ۱، ۲، ۶، ۷؛ موسیٰ کی شریعت کا اکمال ۶؛ موسیٰ کے فضائل ۳

﴿ وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴾.

اور یہ کتاب جو ہم نے نازل کی ہے یہ بڑی بابرکت ہے لہذا اس کا اتباع کرو اور تقویٰ اختیار کرو کہ شاید تم پر رحم کیا جائے

۱۔ قرآن، خداوند متعال کی جانب سے نازل ہونے والی کتاب ہے۔ ہذا کتاب انزلہ بعد والی آیات کی وجہ سے "ہذا" کا مشار الیہ "قرآن" ہے۔

۲۔ قرآن ایک مبارک اور بہت زیادہ خیر و برکت والی کتاب ہے۔ ہذا کتب ... مبارک "مبارک" اس چیز کو کہتے ہیں جو زیادہ سے زیادہ خیر و بھلائی کا باعث ہو۔

۳۔ سب لوگوں کو قرآن کی پیروی کرنی چاہیئے اور اسکی مخالفت سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ فاتبعوه واتقوا ... متعلق "اتقوا" "قرآن کی مخالفت" بھی ہو سکتی ہے اور "غیر قرآنی قوانین کی پیروی" بھی ہو سکتی ہے۔

۳۔ غیر قرآنی قوانین اور دستورات سے بچنے کی ضرورت۔ فاتبعوه و اتقوا

یہ مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "اتقوا" کا متعلق "غیر قرآن کی پیروی" ہو۔

۵۔ قرآن کی پیروی اور اسکی مخالفت سے پرہیز کرنا، رحمت الہی کے حصول کا مقدمہ ہے۔

فاتبعوه واتقوا لعلکم ترحمون

۶۔ قرآن کا الہی اور پربرکت ہونا ہی اسکی پیروی کے لازمی ہونے کی دلیل ہے۔ ہذا کتب انزلہ مبارک فاتبعوه

"فاتبعوه" میں صرف "فا" سببہ ہے بنا برائیں دلالت کر رہا ہے کہ گذشتہ جملے میں بیان ہونے والے حقائق کی وجہ سے (قرآن) کی پیروی کرنا لازمی ہے۔

رحمت: رحمت حاصل کرنے کی علل و اسباب ۵

قرآن: قرآن کا خیر ہونا ۲؛ قرآن کا نزول ۱؛ قرآن کا

وحی ہونا ۶، ۱؛ قرآن کی برکت ۲؛ قرآن کی پیروی ۳؛ قرآن کی پیروی کے آثار ۵؛ قرآن کی پیروی کے دلائل ۶؛ قرآن کی

خصوصیات ۱، ۲؛ قرآن کے مخالفت کرنے سے اجتناب کرنا ۵، ۳

قوانین: غیر دینی قوانین سے اجتناب ۳

آیت ۱۵۶

﴿ أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلَى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ ۖ ﴾

یہ نہ کہنے لگو کہ کتاب خدا تو ہم سے پہلے دو جماعتوں پر نازل ہوئی تھی اور ہم اس کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے

۱۔ قرآن کا نزول، مشرکین مکہ اور تمام انسانوں کے لیے اتمام حجت ہے۔

هذا كتب انزلنه ... ان تقولوا انما انزل الكتب على طائفين

"ان تقولوا" "لام" اور "لا" نافیہ کے مقدر ہونے کے ساتھ، گذشتہ آیت میں "انزلنه" کے متعلق ہے۔ یعنی "انزلنا القرآن لتلا

تقولوا..." آیت کے، مخاطب تمام انسان ہیں سوائے یہود و نصاریٰ کے گذشتہ آیات کی وجہ سے اور سورہ کے مکی ہونے

کے سبب، مشرکین مکہ بھی اس کے مصداق ہیں۔

۲۔ قرآن سے آگاہ ہونے کے باوجود، ہدایت نہ پانے والے افراد کے پاس بارگاہ خداوند میں کوئی عذر نہیں ہوگا۔

هذا كتب انزلنه ... ان تقولوا انما انزل الكتب على طائفين

۳۔ قیامت کے دن گمراہ افراد رحمت خدا سے محروم ہوں گے۔

فاتبعوه واتقوا لعلکم ترحمون۔ ان تقولوا انما انزل الکتب علی طاء فتین

۳۔ نزول قرآن سے پہلے، غیر عرب دو قوموں (یہود و نصاری) پر آسمانی کتاب کا نازل ہونا۔

انما انزل الکتب علی طاء فتین من قبلنا

۵۔ مکہ کے مشرکین اور گمراہ افراد، قرآن نازل نہ ہونے کی صورت میں قیامت کے دن اپنے آپ کو معذور قرار دیتے اور رحمت خدا سے دوری کو بے عدالتی شمار کرتے تھے۔ ان تقولوا انما انزل الکتب علی طاء فتین

۶۔ یہود اور نصاری اپنی آسمانی کتاب کی تلاوت، غیر عربی زبان میں کرتے تھے۔ و ان کنا عن دراستهم لغفلین

جملہ "ان کنا" میں "ان" مخفف ہے۔ "دراست" مصدر اور تلاوت کے معنی میں ہے "ہم" "دراست" کا فاعل ہے۔ اور اس کا مفعول "الکتاب" ہے۔ یعنی "تحقیق ہم آسمانی کتاب کو اہل کتاب کے ذریعے پڑھنے سے غافل تھے" اس کا معنی یہ ہے کہ ہم لوگ، ان کی طرف سے قرأت کیے گئے مطالب کو نہیں سمجھتے تھے۔ لہذا اس کے حقائق کو سمجھ نہیں سکتے تھے

۷۔ تورات و انجیل کے مطالب سے مشرکین کی عدم آگاہی اور غفلت کے سبب ان دو (کتابوں) کا وجود، ان (مشرکین) کے لیے اتمام حجت نہیں ہو سکتا۔ و ان کنا عن دراستهم لغفلین

۸۔ کتب آسمانی کے مطالب تک دسترس نہ ہونے کی صورت میں ان کی پیروی نہ کرنا، بارگاہ خداوند متعال میں ایک قابل قبول عذر ہے۔ و ان کنا عن دراستهم لغفلین

آسمانی کتابیں: قرآن سے پہلے کی آسمانی کتابیں ۳

اتمام حجت: اتمام حجت کی کیفیت ۷؛ انسانوں پر اتمام حجت ۱

انجیل: انجیل کا کردار ۷

تورات: تورات کا کردار ۷

جہالت: جہالت کے آثار ۷، ۸

رحمت: رحمت خدا سے محروم افراد ۳

عذر: قابل قبول عذر ۸؛ ناقابل قبول عذر ۲

عصیان: آسمانی کتب سے عصیان (نافرمانی) ۸

علم: علم کے آثار ۲

قرآن: قرآن کا کردار ۱، ۲، ۵

گمراہ افراد: گمراہیوں کا عذر ۲؛ گمراہوں کی اخروی محرومیت ۳؛ گمراہیوں کی سوچ، ۵

مسیحی: مسیحیوں پر آسمانی کتاب کا نزول ۳؛ مسیحیوں کا آسمانی کتاب کی تلاوت کرنا ۶

مشرکین مکہ: مشرکین مکہ اور قرآن ۵؛ مشرکین مکہ پر اتمام حجت ۱؛ مشرکین مکہ کی نظر ۵؛

مکہ کے گمراہ: مکہ کے گمراہ اور قرآن ۵

یہود: یہود اور آسمانی کتاب کی تلاوت ۶؛ یہود پر آسمانی کتاب کا نزول ۳

آیت ۱۵۷

﴿ أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّا أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ ۝﴾

یا یہ کہو کہ ہمارے پر بھی کتاب نازل ہوتی تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے ثواب تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل اور ہدایت و رحمت آپکی ہے پھر اس کے بعد اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اس کی نشانیوں کو جھٹلائے اور ان سے اعراض کرے۔ عنقریب ہم اپنے نشانیوں سے اعراض کرنے والوں پر بدترین کمزیں گے کہ وہ ہماری آیتوں سے اعراض کرنے والے اور روکنے والے میں

۱۔ مشرکین مکہ کا، تورات و انجیل کے پیروکاروں کے ہدایت یافتہ ہونے کا اعتراف کرنا۔
لو انا انزل علینا الکتب لکننا اهدیٰ منہا

۲۔ قرآن کا نزول، مشرکین مکہ اور دوسرے تمام انسانوں پر خدا کی طرف سے اتمام حجت ہے۔
انزلہ ... او تقولوا لو انا انزل علینا الکتب لکننا اهدیٰ منہم

۳۔ مشرکین مکہ، اپنے آپ کو دوسروں کی نسبت، حقائق دریافت کرنے کا زیادہ حقدار اور لائق تصور کرتے تھے۔
لو انزل علینا الکتب لکننا اهدیٰ منہم

۳۔ اگر قرآن نازل نہ ہوتا تو قیامت کے دن گمراہ اور مشرک لوگ، آسمانی کتاب نہ ہونے اور ہدایت الہی سے دور ہونے کے سبب، اعراض کرنے

لگتے۔ او تقولوا لو انا انزل علينا الكتب لكننا اهدى منهم

۵۔ قرآن خداوند متعال کی جانب سے نازل ہونے والی، روشن اور روشنی بخش کتاب ہے۔
فقد جاء کم بینة من ربکم

۶۔ قرآن، انسانوں پر ربوبیت خداوند کا ایک جلوہ ہے۔ فقد جاء کم بینة من ربکم

۷۔ قرآن، خود اپنی حقانیت بیان کر رہا ہے اور کسی دوسری دلیل کا محتاج نہیں۔ فقد جاء کم بینة من ربکم

۸۔ قرآن، انسانوں پر ربوبیت خدا کے اثبات کی ایک روشن اور واضح دلیل ہے۔ فقد جاء کم بینة من ربکم

۹۔ قرآن، آیات الہی میں سے ہے۔ فقد جاء کم بینة من ربکم ... فمن اظلم ممن کذب بآیات اللہ

۱۰۔ قرآن کو جھٹلانے والے ظالم ترین لوگ ہیں۔ فمن اظلم ممن کذب بآیات اللہ

۱۱۔ جو لوگ قرآن سے روگردانی کرتے ہیں وہی ظالم ترین لوگ ہیں۔ فمن اظلم ممن ... صدف عنها

"صدف" (مصدر صدف) بمعنی اعراض کرنا اور کسی کام سے پھیرنا ہے (قاموس المحيط) مندرجہ بالا مفہوم پہلے معنی کی بنا
اخذ کیا گیا۔

۱۲۔ جو لوگ دوسروں کو قرآن اور آیات الہی پر ایمان لانے سے روکتے ہیں وہی ظالم ترین لوگ ہیں۔

فمن اظلم ممن ... صدف عنها

مندرجہ بالا مفہوم میں "صدف" ایک فعل متعدی ہے (یعنی منصرف کرنے اور کسی کام سے پھیرنے کے معنی میں) یہ بھی
قابل ذکر ہے کہ اس بنا پر اس کا مفعول "الناس" کی مانند کلمہ ہے جو کہ واضح ہونے کی وجہ سے جملہ میں ذکر نہیں ہوا۔

۱۳۔ خداوند متعال اپنی آیات (قرآن) سے منہ پھیرنے والوں کو سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔

سنجزی الذین یصدفون عن آیتنا سوء العذاب

۱۴۔ خداوند متعال، ایمان کے راستے میں رکاوٹ بننے والوں کو سخت سزا سے دوچار کرے گا۔

سنجزی الذین یصدفون عن آیتنا سوء العذاب

۱۵۔ ماضی میں (آیات الہی کو) جھٹلانے اور ان سے منہ پھیرنے کے باوجود اگر کوئی آیات الہی پر ایمان لے آئے تو یہ عذاب الہی سے نجات کا سبب بن جائے گا۔ سنجزی الذین یصدفون ... بما کانوا یصدفون

"بما کانو..." میں "با" سببیہ اور "ما" مصدریہ ہے۔ فعل مضارع سے پہلے "کان" وغیرہ کا آنا، اس فعل کے معنی کے استمرار پر دلالت کرتا ہے۔ لہذا "سنجزی..." بما کانوا یصدفون "یعنی" انھیں، اعراض کرنے میں مداومت کرنے کی وجہ سے برے عذاب میں گرفتار کریں گے، بنا برائیں، اگر کوئی نافرمانی کرنے کے بعد، پھر سے آیات الہی کی تصدیق کر دے اور ان پر ایمان لے آئے تو عذاب میں مبتلا نہیں ہوگا۔

آسمانی کتب: آسمانی کتب سے جہل کے آثار ۳

آیات خدا: آیات خدا سے اعراض کرنے والوں کا عذاب ۱۳

اتمام حجت: انسانوں پر اتمام حجت ۲

انجیل: انجیل کے پیروکاروں کی ہدایت ۱

انسان: انسانوں پر اتمام حجت ۲

ایمان: آیات خدا پر ایمان ۱۵؛ ایمان سے روکنے کی سزا ۱۳؛ ایمان سے منع کرنا ۱۲؛ ایمان کے آثار ۱۵؛ متعلق ایمان ۱۵
تورات: تورات کے پیروکاروں کی ہدایت ۱

خدا تعالیٰ: خدا کی حجت کا اتمام ہونا ۲؛ خدا کی ربوبیت کے دلائل ۸؛ خدا کی ربوبیت کے مظاہر ۶؛ خدا کی مقرر کردہ سزائیں
۱۳؛ خدا کی ہدایت ۳؛ خدا کے مقرر کردہ عذاب ۱۳

سزا: سزا کے درجے ۱۲

ظالمین: ظالم ترین لوگ ۱۰، ۱۱، ۱۲

ظلم: موارد ظلم ۱۰، ۱۱، ۱۲

عذاب: عذاب سے نجات پانے کے اسباب ۱۵

قرآن: قرآن جھٹلانے والوں کا ظلم ۱۰؛ قرآن سے

اعراض کرنے والوں پر عذاب ۱۳؛ قرآن سے منہ موڑنے والوں کا ظلم ۱۱؛ قرآن کا آیات خدا میں سے ہونا ۹؛ قرآن کا کردار ۲، ۳، ۶، ۸؛ قرآن کا وحی ہونا ۵؛ قرآن کا وضاحت کرنا ۵، ۸، ۴؛ قرآن کی حقانیت ۴، قرآن کی خصوصیات ۵، ۶، ۷، ۸؛ گمراہ افراد: گمراہ لوگوں کا اخروی اعتراض ۳؛ مشرکین مکہ: مشرکین مکہ اور انجیل کے پیروکار ۱؛ مشرکین مکہ اور تورات کے پیروکار ۱؛ مشرکین مکہ پر اتمام حجت ۲؛ مشرکین مکہ کا اخروی اعتراض ۳؛ مشرکین مکہ کی سوچ ۳؛ ہدایت: ہدایت سے محرومیت کے آثار ۱

آیت ۱۵۸

﴿هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انتظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ﴾

یہ صرف اس بات کی منتظر ہیں کہ ان کی پاس ملائکہ آجائیں یا خود پروردگار آجائے یا اس کی بعض نشانیاں آجائیں تو جس دن اس کی بعض نشانیاں آجائیں گی اس دن جو نفس پہلی سے ایمان نہیں لایا ہے یا اس نے ایمان لانے کے بعد کوئی بھلائی نہیں کی ہے اس کی ایمان کا کوئی فائدہ نہ ہوگا تو اب کہہ دیجئے کہ تم لوگ بھی انتظار کرو اور میں بھی انتظار کر رہا ہوں ۱۔ قرآن کو جھٹلانے والے مشرکین کی قرآن پر ایمان لانے کی شرائط میں سے ایک (یہ شرط) تھی کہ (ان کے پاس) فرشتے آئیں یا خود خداوند متعال ظاہر ہو کر آئے۔

هل ينظرون الا ان تاتيهم الملائكة او ياتي ربك

"ينظرون" کا مصدر "نظر" ہے یہاں اس کا

معنی انتظار اور توقع ہے۔ "الا" کی وجہ سے استفہام یہاں، انکاری ہے بنا برائیں "هل ينظرون" یعنی "ما ينظرون" آیہ شریفہ میں جس انتظار کی بات ہو رہی ہے ہو سکتا ہے اس سے مراد مشرکین کی توقعات ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی حالت کا بیان ہو۔ یعنی اگر کوئی قرآن کو قبول نہ کرے جو کہ ایک روشن دلیل ہے۔ مگر یہ کہ اس پر فرشتے نازل ہوں یا (خود خدا اس کے لیے حاضر ہو) تو تب وہ ایمان لائے گا۔ مندرجہ بالا مفہوم، پہلے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۲۔ قرآن کو جھٹلانے والے مشرکین کی قرآن پر ایمان لانے کی شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ بعض آیات الہی عملی صورت اختیار کر لیں۔ (یعنی قرآن میں بیان ہونے والے حقائق مثلاً قیامت کو وہ عملی شکل میں دیکھتا چاہتے تھے)۔

هل ينظرون الا ان ... ياتي بعض ايت ربك

"لا ينفع نفسا ايمانها" کی وجہ سے، "بعض آیات ربک" سے مراد وہ آیات ہیں جن کو دیکھ کر، منکرین قرآن بھی ایمان لانے پر مجبور ہو جاتے ہیں بنا برائیں، کہہ سکتے ہیں کہ اس سے مراد قیامت و غیرہ ہے، قابل ذکر ہے کہ فعل "اتیان" (تا تھم، یا تی ربک" اور یاتی بعض آیات) کا آیت میں تکرار، ظاہر کر رہا ہے کہ اس سے مراد لینے گئے معانی میں فرق ہے۔ "یاتی بعض آیات" میں "اتیان" کا معنی ان آیات کا عملی صورت میں متحقق ہونا ہے

۳۔ فرشتوں کا بعنوان پیغمبر یا قرآن کی تصدیق کے عنوان سے نازل ہونا ناممکن ہے۔

هل ينظرون الا ان تاتيهم الملائكة

توجہ رہے کہ یہ آیت، گذشتہ آیت کی جانب ناظر ہے اس آیت میں قرآن اور اس کے منکرین کی بحث تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے اس آیت میں بیان ہونے والی توقعات اور انتظار سے مراد وہ شرائط ہیں جو کہ قرآن پر ایمان لانے کے لیے رکھی گئی ہیں۔ تیسری شرط کے مقابلے میں، فزول ملائکہ کے نتیجے کو بیان نہ کرنا، عام لوگوں پر فزول ملائکہ کے ناممکن ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

۳۔ قرآن کی تصدیق اور اپنے پیغامات کے ابلاغ کے لیے خدا کا بلا واسطہ ظاہر ہونا ناممکن ہے۔

هل ينظرون الا ان ... يا ربك

جملہ "یاتی ربک" میں "اتیان" کا معنی ظاہر اور آشکار ہونا ہے۔

۵۔ بعض آیات الہی کے عملی اور ظاہری شکل میں ظاہر ہونے (مثلاً قیامت آنے) پر انسانوں کا ایمان لانا، ان کے لیے نفع بخش نہیں ہوگا۔

يوم ياتي بعض آيات لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل

۶۔ اپنی جانب ملائکہ کے نزول یا خداوند متعال کے ظہور یا آیات بلجہ کے تحقق کے بغیر جو لوگ قرآن پر ایمان نہیں لاتے وہ پھر کبھی بھی ایمان نہیں لائیں گے۔

هل ينظرون الا ان تاتيهم الملاء يكه او ياتى ربك او ياتى بعض آيات ربك

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب مذکورہ امور (فرشتوں کا آنا وغیرہ) قرآن کے منکر مشرکین کی شرط نہ ہو بلکہ اس حالت کا بیان ہو کہ جو انکار قرآن سے ظاہر ہو رہی ہے (وہ قرآن کہ جو سب سے بڑی آیت ہے)۔ یعنی اگر تم قرآن پر ایمان نہیں لاتے تو ان امور کے پورا ہونے کے بغیر تمہارے ایمان لانے کی کوئی صورت نہیں جبکہ ان امور میں سے بعض ناممکن ہیں اور بعض دوسرے ایمان کی فرصت ہی ختم کر دینے والے ہیں (یعنی انکے پورا ہونے سے پہلے ہی ایمان کی فرصت ختم ہو جائے گی)

۷۔ عمل صالح انجام دینے بغیر ایمان کا کوئی فائدہ نہیں۔ لا ینفع نفساً ایمنها لم تکن ... او کسبت فی ایمنها خیرا "کسبت" "آمنت" پر عطف ہے۔ یعنی "لا ینفع نفساً ایمنها لم تکن کسبت فی ایمانھا خیرا" (یعنی جو شخص اپنے ایمان کے ذریعے نیکی نہیں کرتا اور اچھے اعمال انجام نہیں دیتا، اس کا ایمان اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا)

۸۔ بغیر ایمان کے نیک عمل کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لا ینفع نفساً ایمنها لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمنها خیرا جملہ "او کسبت فی ایمانھا خیراً" میں "فی ایمانھا" کی قید سے مندرجہ بالا مفہوم اخذ ہوتا ہے۔

۹۔ قیامت کے دن انسانوں کی نجات، ایمان اور نیک عمل کی ہم آہنگی سے وابستہ ہے۔ لا ینفع نفساً ایمنها لم تکن ء آمنت من قبل او کسبت فی ایمنها خیرا

۱۰۔ مشرکین کو قیامت کے وقوع اور اس کے عذاب سے خبردار کیا جانا۔ قل انتظروا انا منتظرون

۱۱۔ عن ابی الحسن الرضا ؑ ... و الايمان عند رؤية الباس غير مقبول و ذلك حکم الله تعالى ذکره فی السلف والخلف قال الله عزوجل ... يوم ياتى بعض آيات ربك لا ینفع نفساً ایمانھا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیراً... (۱)

حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ: عذاب دیکھ کر ایمان لانا، قابل قبول نہیں اور خداوند متعال کا یہ حکم گزشتہ لوگوں اور آئندہ لوگوں کے بارے میں ہے کہ خداوند متعال کا فرمان ہے کہ: وہ دن کہ جب خداوند متعال کی بعض آیات (نشانیوں) آئیں گی، تو جو لوگ، پہلے ایمان نہیں لائے اور جس نے ایمان میں کوئی نیکی نہیں کمائی اس کا ایمان اسے فائدہ نہ دے گا۔

(۱) عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۷۷ ح ۷۔ نور الثقلین ج ۱ ص ۷۸۰ ح ۳۵۱۔

۱۲_ عن ابی جعفر و ابی عبد اللہ ؑ _ فی قوله : "یوم یاتی بعض آیات ربك لا ینفع نفساً ایمانها" قال : طلوع الشمس من المغرب و خروج الدابة والدجال ...^(۱)

امام باقر اور حضرت امام صادق ؑ سے منقول ہے کہ: آیت میں "بعض آیات ربک" سے مراد، مغرب کی طرف سے آفتاب کا نکلنا اور دجال اور دابہ کا خروج کرنا ہے...

۱۳_ عن احدهما _ ؑ فی قوله : "او کسبت فی ایمانها خیرا قال : المؤمن العاصی حالت بینہ و بین ایمانہ کثرة ذنوبہ و قلة حسناته فلم یکسب فی ایمانہ خیرا"^(۲)

حضرت امام باقر یا امام صادق ؑ سے آیہء مجیدہ "او کسبت فی ایمانها خیرا" کے بارے میں منقول ہے کہ: گناہگار مومن کے گناہوں کی فراوانی اور نیکیوں کی کمی، اس کے ایمان اور اس کے درمیان جدائی ڈال دیتی ہے۔ وہ مومن ہونے کے باوجود، کسی قسم کی نیکی اور بھلائی حاصل نہیں کر سکا۔

آخر الزمان: آخر الزمان کی نشانیاں ۱۲

آیات ملجئہ: ۵ آیات ملجئہ کا کردار ۶

ایمان: ایمان اور عمل ۷، ۹؛ ایمان کی اہمیت ۸؛ ایمان کے قبول ہونے کی شرائط ۱۱؛ بے عمل کا ایمان ۷؛ غیر مفید ایمان ۵

خدا تعالیٰ: حکم خدا کی عمومیت ۱۱؛ خدا کے ظہور کا محال ہونا ۳؛ رؤیت خدا کی درخواست ۱؛ ظہور خدا کی درخواست ۶

دابۃ الارض: دابۃ الارض کا خروج ۱۲

دجال: دجال کا خروج ۱۲

روایت: ۱۱، ۱۲، ۱۳

سورج: سورج کا مغرب سے طلوع ۱۲

عذاب: اخروی عذاب کی دھمکی ۱۰

عمل صالح:

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۸۴ ح ۱۲۸ _ نور الثقلین ج ۱ ص ۷۸۱ ح ۳۵۴ _

(۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۸۵ ح ۱۳۰ _ تفسیر برہان ج ۱ ص ۵۶۵ ح ۱۰ _

بے ایمان کا عمل صالح ۸؛ عمل صالح اور ایمان ۸؛ عمل صالح کی اہمیت ۷
قرآن: قرآن جھٹلانے والوں کے ایمان کی شرائط، ۲؛ قرآن کی تکذیب کرنے والوں کی خواہشات اور تقاضے ۱، ۲؛ قرآن کی
حقانیت پر گواہی ۳، ۴
قیامت: قیامت کے برپا ہونے کا تقاضا اور درخواست ۲
کفار: کفار کے ایمان کی شرائط ۶
گناہ: گناہ پر اصرار کے آثار ۱۳
مشرکین: مشرکین کو خبردار کیا جانا ۱۰؛ مشرکین کے ایمان کی شرائط ۱، ۲؛ مشرکین کے تقاضے ۱، ۲
ملائکہ: ملائکہ کی نبوت کا محال ہونا ۳؛ نزول ملائکہ کی درخواست ۱، ۶
نجات: اخروی نجات کے علل و اسباب ۹

آیت ۱۵۹

﴿ إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا لَّسْتُ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ ﴾

جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرق پیدا کیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ان سی آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کا معاملہ خدا کی حوالی ہے پھر وہ انہیں ان کے اعمال کے بارے میں باخبر کرے گا

۱۔ دین کی کچھ تعلیمات اور احکام کو قبول کرنا اور بعض دوسرے احکام سے منہ موڑ لینا، ایک ناپسندیدہ امر اور پورے دین کو قبول نہ کرنے کے مترادف ہے۔ ان الذين فرقوا دينهم ... لست منهم في شيء

"دین" سے مراد دین الہی ہے۔ اور دین کو متفرق کرنے اور ٹکڑے ٹکڑے کرنے سے مراد دین کی بعض تعلیمات کو قبول کرنا اور بعض دوسرے احکام و تعلیمات کو چھوڑ دینا ہے۔

۲۔ جو لوگ فقط دین کی بعض تعلیمات اور احکام کو قبول کرتے ہیں وہ امت پیغمبر (ص) میں شمار نہیں ہونگے۔

ان الذین فرقوا دینہم ... لست منہم فی شیء

"منہم" "لست" کے لیے خبر ہے۔ "لیس منی" اور "انہ منی" جیسے جملات میں "من" اتصال اور ارتباط کے معنی میں ہے۔ بنا برائیں "لست منہم" یعنی آپ کا ان سے کوئی رابطہ نہیں جسکا نتیجہ یہ ہے کہ وہ بھی آپ (ص) سے عنوان پیغمبر (ص) کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ اور یہی امت محمد (ص) اور دین اسلام سے خارج ہونے کا معنی ہے۔

۳۔ دین میں تفرقہ، معاشرے کی وحدت کو توڑنے اور قسم قسم کے مذاہب کی بنا پر مختلف گروہوں کے پیدا ہونے کا سبب بنتا ہے۔ ان الذین فرقوا دینہم و کانوا شیعاً

۳۔ اہل ایمان معاشرے میں وحدت کی حفاظت، مومنین کی ذمہ داریوں میں سے ہے۔ ان الذین فرقوا دینہم و کانوا شیعاً
۵۔ وہ مذہبی گروہ جو دین کے کچھ حصے کو قبول کرنے کی صورت میں وجود میں آئے ہیں، ان کا امت پیغمبر (ص) میں شمار نہیں ہوتا۔ ان الذین فرقوا دینہم و کانوا شیعاً لست منہم فی شیء

۶۔ دین کے تمام معارف اور احکام پر ایمان لانے کی ضرورت۔ ان الذین فرقوا دینہم و کانوا شیعاً لست منہم فی شیء
۷۔ دینی تفرقے کی بنیاد پر تشکیل پانے والے مذاہب کے پیروکاروں کو خداوند متعال کا خبردار کرنا۔
انما امرہم الی اللہ

۸۔ اختلاف اور تفرقہ ڈالنے والوں کے لیے برے انجام اور عذاب کا معین کرنا خدا کے ہاتھ میں ہے۔
انما امرہم الی اللہ

۹۔ خداوند متعال، انسانوں کے کردار اور اعمال سے آگاہ ہے۔
ینبئہم بما کانوا یفعلون

۱۰۔ خداوند، قیامت کے دن مجرمین کو ان کے ناپسندیدہ اعمال سے آگاہ کر دے گا۔
ثم ینبئہم بما کانوا یفعلون

۱۱۔ خداوند متعال، دین کے کچھ احکام کو قبول کرنے کی بنیاد پر تشکیل پانے والے گروہوں کو عذاب میں مبتلا کرے گا۔ ان الذین فرقوا دینہم ... انما امرہم الی اللہ ثم ینبئہم بما کانوا یفعلون

"ناپسندیدہ اعمال سے آگاہ کرنا" عذاب میں مبتلا کرنے سے کنایہ ہے۔

۱۲۔ اخروی عذاب، انسان کے مسلسل ناپسندیدہ اعمال کا نتیجہ ہے۔ ثم ینبئہم بما کانوا یفعلون

۱۳۔ ان رسول اللہ (ص) قال : ... "ان الذین فرقوا دینہم و کانوا شیعا" ہم "اصحاب البدع و اصحاب الاہواء واصحاب الضلالۃ من ہذہ الامۃ ... (۱)

رسول خدا (ص) نے آیت "ان الذین فرقوا..." کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: یہ لوگ اس امت کے بدعت گزار، ہوا پرست اور گمراہ افراد ہیں۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کے پیروکار ۲

اتحاد: اتحاد کی اہمیت ۳

اختلاف: اجتماعی اختلاف کے علل و اسباب ۳

اختلاف ڈالنے والے: اختلاف ڈالنے والوں کا انجام ۸; اختلاف ڈالنے والوں کی سزا ۸

امتیں: غیر مسلمان امتیں ۲، ۵

انجام: برا انجام ۸

انسان: عمل انسان ۹

بدعت گزار لوگ: ۱۳

خدا تعالیٰ: خدا کا خبردار کرنا ۷; خدا کا علم ۹; خدا کے اخروی افعال ۱۰; خدا کے افعال ۸; خدا کے عذاب ۱۱

دین: دین قبول کرنے میں تجزی یعنی بعض کو قبول کرنا اور بعض کو چھوڑ دینا ۱، ۲، ۳، ۵، ۱۱; دین کا کچھ حصہ رد کرنا ۱; دین

کو رد کرنا ۱; دین کی تعلیمات کو قبول کرنا ۶

روایت: ۱۳

سزا: سزا کے معین ہونے کا سرچشمہ ۸

عذاب: اہل عذاب ۱۱؛ عذاب کے اسباب ۱۱

عمل: ناپسندیدہ عمل ۱؛ ناپسندیدہ عمل کی اخروی سزا ۱۲

قیامت: قیامت کے دن حقائق کا ظہور ۱۰

گمراہ افراد: ۱۳

گناہگار افراد: گناہ گار اور قیامت کا دن ۱۰؛ گناہ گاروں کا انجام

۸؛ گناہ گاروں کی اخروی آگاہی ۱۰؛ گناہ گاروں کی سزا ۸

مذہبی فرقے: مذہبی فرقوں کو خبردار کیا جانا ۷؛ مذہبی فرقوں کی پیدائش ۳، ۵، ۱۱

مومنین: مومنین کی ذمہ داری ۳

نفسانی خواہشات کے تابع لوگ: ۱۳

آیت ۱۶۰

﴿ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴾ .

جو شخص بھی نیکی کرگا اسے دس گنا اجر ملے گا اور جو برائی کرے گا اسے صرف اتنی سی سزا ملے گی اور کوئی ظلم نہ کیا جائی گا

۱۔ ہر نیک کام کا دس گنا اجر و ثواب ہے۔ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها

"فلا يجزي... اس کی دلیل یہ ہے کہ "عشر امثالها" سے مراد نیک کام کا اجر ہے۔

۲۔ ناپسندیدہ عمل کی سزا اسی کے مطابق ہے نہ اس سے زیادہ۔ من جاء بالسيئة فلا يجزي الا مثلها

۳۔ خداوند متعال کی سزائیں عادلانہ اور اسکی جزائیں اسکے فضل کا جلوہ ہیں۔ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها و من جاء بالسيئة فلا يجزي الا مثلها

۳۔ دین کے تمام احکام و معارف کو قبول کرنا نیکی و حسنہ اور اسکے بعض احکام کو چھوڑ کر بعض کو قبول کرنا، برائی و سیئہ ہے۔ ان الذين فرقوا دينهم ... من جاء بالحسنة ... و من جاء بالسيئة

گذشتہ آیت کے پیش نظر، یہ کہہ سکتے ہیں کہ "الحسنة" کا مطلوبہ مصداق، دین کے تمام احکام و معارف پر ایمان لانا ہے اور "السيئة" کا مطلوبہ مصداق دین میں تفرقہ ڈالنا ہے۔

۵۔ قیامت کے دن گناہگاروں پر ظلم نہیں ہوگا۔ وہ ہم لا یظلمون

گذشتہ آیت (ثم ینبئھم) کا ذیل ظاہر کر رہا ہے کہ اس آیت میں بیان ہونے والی جزا اور پاداش کا وقت، روز قیامت ہے۔

۶۔ گناہگاروں کو ان کے گناہ کے مطابق سزا دینا، ان پر ظلم نہیں۔ و من جاء بالسیئة فلا یجزی الا مثلھا و ہم لا یظلمون

۷۔ نیک عمل اگر قیامت برپا ہونے تک ضائع نہ ہو تو، دس گنا اجر و ثواب رکھتا ہے۔ من جاء بالحسنة فله عشر امثالھا
"بالحسنة" میں حرف "بائی" تعدیہ کے لیے بھی ہو سکتا ہے اس صورت میں "مجبی" کا معنی انجام دینا ہے۔ اور ہو سکتا صرف
"با" مصاحبت کے لیے ہو۔ تو اس صورت میں "مجبی" حاضر ہونے کے معنی میں ہے۔ مندرجہ بالا مفہوم دوسرے احتمال
کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔ اس بنا پر جملہ "من جاء بالحسنة" (جو شخص نیک عمل کے ساتھ قیامت کے دن حاضر ہو) اس معنی
کی جانب اشارہ ہے کہ اجر و ثواب اس کے لیے ہے کہ جس کا نیک عمل قیامت تک باقی رہے اور گناہ کے ذریعے ضائع نہ
ہو گیا ہو۔

۸۔ گناہ کی اخروی سزا اس صورت میں ہوگی کہ جب گناہگار قیامت کے دن تک عفو الہی سے بہرہ مند نہ ہوا ہو۔

من جاء بالسیئة فلا یجزی الا مثلھا

یہ مفہوم، گذشتہ مفہوم کی وضاحت سے اخذ کیا گیا ہے۔ (یعنی قیامت آنے سے پہلے، گناہگار کے گناہ معاف ہو جائیں تو
پھر اسے سزا نہیں ملے گی)۔

۹۔ عن علي ؑ فی قوله تعالى ... "من جاء بالحسنة فله عشر امثالھا" الحسنة حبنا اهل البيت و السيئة بغضنا ...

(۱)

امیر المؤمنین حضرت امام علی ؑ سے، آیت مجیدہ "من جاء بالحسنة" کے بارے میں منقول ہے کہ "حسنة" سے مراد ہم
اہل بیت ؑ کی دوستی

اور محبت ہے اور "سینہ" سے مراد ہماری دشمن ہے۔

۱۰۔ سنل ابو عبداللہ ؓ ... عن قول اللہ عزوجل : "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها" یجری لہؤلاء ممن لا یعرف

منہم هذا الامر ؟ فقال : انما هذه للمؤمنین خاصة ... (۱)

امام صادق ؓ سے پوچھا گیا کہ آیا آیہ مجیدہ "من جاء بالحسنة..." ان لوگوں کو بھی شامل ہے کہ جو ولایت کی معرفت نہیں رکھتے؟ آپ ؓ نے فرمایا: یہ آیت فقط مؤمنین (شیعوں) کے لیے ہے۔

اجر: دو برابر اجر ۱، ۷

اعداد: دس کا عدد ۱، ۷

اہل بیت: حب اہل بیت ۹؛ دشمنی اہل بیت ۹ ؓ

حسنات: حسنہ سے مراد ۹؛ حسنات کے موارد ۳

خدا تعالیٰ: اجر خدا ۳؛ عفو خدا کے آثار ۸؛ فضل خدا ۳

دین: دین کے بعض حصوں کو قبول کرنا ۳؛ دینی تعلیمات کو قبول کرنا ۳

روایت: ۹، ۱۰

سزا: اخروی سزا کی شرائط ۸؛ سزا کا گناہ کے ساتھ تناسب ۲، ۶؛ سزا کا نظام ۲، ۳، ۵، ۶، ۸؛ سزائیں عدالت ۳، ۶

سینات: سینہ سے مراد ۹؛ سینات کے موارد ۳

شیعیان: شیعوں کا مقام و منزلت ۱۰

عمل: ناپسندیدہ عمل کی سزا ۲

عمل صالح: عمل صالح ضائع ہونے کے آثار ۷؛ عمل صالح کی اخروی پاداش ۷؛ عمل صالح کی جزا ۱۱

قیامت: قیامت کے دن ظلم کی نفی ۵

(۱) محاسن برقی ج ۱ ص ۱۵۸ ح ۹۴ ب ۲۶ بحار الانوار ج ۶۹ ص ۱۶۲ ح ۱۹۔

گناہ: گناہ کی اخروی سزا ۸۱

گناہگار: گناہگار اور قیامت کا دن ۵: گناہگاروں کی سزا ۶۱

مؤمنین: مؤمنین کا مقام و مرتبہ ۱۰

نظام جزائی: ۱، ۳، ۷

آیت ۱۶۱

﴿قُلْ إِنِّي هَدَانِي رَبِّي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ دِينًا قِيمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾.

آپ کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت دے دی ہے جو ایک مضبوط دین اور باطل سے اعراض کرنے والے ابراہیم کا مذہب ہے اور وہ مشرکین میں سے ہرگز نہیں تھے

۱۔ پیغمبر (ص) صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت یافتہ ہیں۔ انہی ہدیٰ نبی ربی الی صراطِ مستقیم

۲۔ پیغمبر (ص) کا راہنما، خداوند متعال ہے۔ ہدنی ربی الی صراطِ مستقیم

۳۔ پیغمبر (ص) کا ہدایت یافتہ ہونا ہی آپ (ص) پر ربوبیت خداوند کی جلوہ گری ہے۔ ہدنی ربی

۳۔ پیغمبر (ص) کے لیے ضروری ہے کہ آپ (ص) دین اسلام کے بارے میں اپنا عقیدہ لوگوں پر ظاہر کریں۔

قل انہی ہدیٰ نبی ربی الی صراطِ مستقیم دینا قیما

۵۔ پیغمبر (ص) کو چاہیئے کہ آپ (ص) دین اسلام پر اپنے عقیدے کا اعلان کرتے وقت خداوند متعال کو (اس عقیدے

میں) اپنے راہنما کے طور پر متعارف کروائیں۔ قل انہی ہدنی ربی

۶۔ دینی رہبروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے راستے کی حقانیت

پر عقیدہ رکھیں اور اپنے پیروکاروں کے سامنے اس کا اعلان کریں۔ قل اننی ہدائی ربی الی صراط مستقیم دینا قیما اعلان کا لازمی ہونا، کلمہ "قل" سے اخذ کیا گیا ہے۔

۷۔ دین اسلام، بغیر کسی کجی اور انحراف کے ایک سیدھا راستہ ہے۔ ہدائی ربی الی صراط مستقیم دینا قیما "دینا" "الی صراط" کیلئے عطف بیان یا بدل ہے۔

۸۔ دین اسلام، ایک ثابت اور انتہائی محکم و استوار دین ہے۔ دینا قیما

کلمہ "قیم" کو بعض نے "قام" کا مصدر اور بعض نے قیام کا مخفف کہا ہے۔ البتہ ہر دونوں صورتوں میں، وصف کے معنی میں مصدر ہے (یعنی قائم، کھڑا ہوا) وصف کی جگہ مصدر کا استعمال، تاکید کے لیے ہوتا ہے۔

۹۔ دین اسلام، دین ابراہیم ﷺ ہے۔ دینا قیما ملة ابراهيم

"دینا قیما" کے لیے ملت ابراہیم بدل ہے۔

۱۰۔ حضرت ابراہیم ﷺ، ہر قسم کے انحراف سے مبرا انسان تھے۔ ملة ابراهيم حنیفا

۱۱۔ حضرت ابراہیم ﷺ، شرک اور مشرکین سے الگ ایک موحد انسان تھے۔ و ما کان من المشرکین

۱۲۔ عن الحسين بن علي ﷺ : ما احد على ملة ابراهيم الا نحن و شيعتنا ...^(۱)

امام حسین ﷺ سے منقول ہے کہ ہمارے اور ہمارے شیعوں کے سوا کوئی بھی دین ابراہیم ﷺ کا پیروکار نہیں۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا معلم ہونا ۲؛ آنحضرت کا ہدایت دینا ۱، ۲، ۵، ۳؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۵، ۳

ابراہیم ﷺ: ابراہیم ﷺ کا حنیف ہونا ۱۰، ۱۱؛ ابراہیم ﷺ کا دین ۹؛ ابراہیم ﷺ کا منزه ۱۰، ۱۱؛ ابراہیم ﷺ

کی توحید ۱۱؛ ابراہیم ﷺ کے دین کے پیروکار ۱۲؛ ابراہیم کے فضائل ۱۰، ۱۱

اسلام: اسلام کا محکم و استوار ہونا ۸؛ اسلام کی خصوصیت ۷، ۸؛ دین اسلام ۹

خدا تعالیٰ: ربوبیت خدا کے مظاہر ۳؛ ہدایت خدا ۲، ۵

(۱) تفسیر عیاشی، ج ۱ / ص ۳۸۸ ح ۱۴۶۔ نور الثقلین ج ۱ / ص ۷۸۶ ج ۳۸۰۔

روایت: ۱۲

رہبری: دینی رہبری کی ذمہ داری ۶؛ عقیدہ رہبری ۶

شیعیان: شیعہ اور دین ابراہیم ﷺ ۱۲

صراط مستقیم: صراط مستقیم کے موارد ۷

عقیدہ: اسلام پر عقیدہ کا اظہار ۳، ۵

موحدین: ۱۱

مہتدین (ہدایت یافتہ لوگ): ۱۰

ہدایت: صراط مستقیم کی جانب ہدایت ۱

آیت ۱۶۲

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

کہہ دیجئے کہ میری نماز، میری عبادتیں، میری زندگی میری موت سب اللہ کے لئے ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے
۱۔ پیغمبر (ص) کی نماز، عبادت اور زندگی کے دوسرے امور اور موت فقط خداوند متعال کے لیے تھی۔

ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ

"محیا" اور "ممت" مصدر میخی ہیں اور جنکا معنی زندہ رہنا اور مرنا ہے چونکہ زندہ رہنا اور مرنا، انسان کے اختیار میں نہیں ہے تاکہ اسے خداوند کے لیے قرار دے۔ لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس سے مراد، زندگی گزارنے کا طریقہ اور موت کی کیفیت ہے یا زندگی اور موت سے مربوط امور کا انجام دینا ہے۔

۲۔ پیغمبر (ص) ایک مکمل اور ہمہ پہلو اخلاص سے بہرہ مند تھے۔ ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین

۳۔ نماز، عبادت خدا کا واضح ترین مظہر اور جلوہ ہے۔ ان صلاتی و نسکی ... للہ رب العلمین

"نسک" کا معنی عبادت ہے نماز کو بھی شامل ہے بنا برائیں تمام عبادات میں سے فقط نماز کا ذکر کرنا، اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

۳۔ خداوند کا، پیغمبر (ص) کو مخلصانہ عبادت کرنے اور تمام امور کو خداوند متعال کے لیے انجام دینے کی نصیحت کرنا۔
انہی ہدئی ربی ... قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی لله
ہو سکتا ہے "محیا و ممات" تمام امور کی طرف کنایہ ہوں۔

۵۔ کامل اخلاص (یعنی تمام امور فقط خداوند متعال کے لیے انجام دینا) دین اور آئین پیغمبر (ص) ہے۔
دینا قیما ... قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العلمین

۶۔ پیغمبر (ص) کو چاہیئے کہ آپ (ص) تمام امور میں اپنے اخلاص کا لوگوں پر اظہار کریں۔
قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی لله

۷۔ تمام جہانوں کا پروردگار اور مالک خداوند متعال ہے۔ لله رب العلمین

۸۔ کائنات، متعدد عوالم سے تشکیل شدہ ہے۔ رب العلمین

۹۔ پوری کائنات پر ربوبیت خدا کے بارے میں پیغمبر (ص) کا ایمان ہی آپ (ص) کے کامل اور ہمہ پہلو اخلاص کا سبب ہے۔
ان صلاتی و نسکی ... لله رب العلمین

"اللہ" کی "رب العلمین" کے عنوان سے توصیف، مندرجہ بالا مفہوم کی دلیل ہے۔

۱۰۔ خداوند متعال کی علی الاطلاق ربوبیت پر عقیدہ باعث بنتا ہے کہ انسان اسکی مخلصانہ عبادت کمرے اور تمام کام فقط
خداوند متعال کی خاطر انجام دے۔ ان صلاتی و نسکی ... لله رب العلمین

۱۱۔ مخلصانہ عبادت، اور نماز، دین پیغمبر (ص) کی واضح ترین خصوصیت ہے۔ دینا قیما ... ان صلاتی و نسکی ... لله
رب العلمین

آفرینش: آفرینش و خلقت کی تدبیر ۷، ۹؛ عوالم آفرینش ۸؛ عوالم آفرینش کا مالک ۷

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا اخلاص ۱، ۲، ۵، ۶، ۹؛ آنحضرت (ص) کا ایمان ۹؛ آنحضرت (ص) کا خدا کے ساتھ
تکلم کرنا ۳؛ آنحضرت (ص) کی توحید عبادی ۱؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۶؛ آنحضرت (ص) کی عبادت؛ آنحضرت (ص)

کی نماز ۱

ابھارنا:

ابھارنے کے اسباب ۱۰

اخلاص: اخلاص کی اہمیت ۶؛ اخلاص کے علل و اسباب ۹، ۱۰

اسلام: اسلام کی اہم ترین تعلیمات ۵، ۱۱؛ اسلام کی خصوصیت ۵، ۱۱

ایمان: ایمان کے آثار ۹، ۱۰؛ ربوبیت خدا پر ایمان ۹، ۱۰؛ متعلق ایمان ۹، ۱۰

خدا تعالیٰ: خدا کی تدبیر ۷؛ خدا کی مالکیت ۷؛ خدا کے اوامر ۳

عبادت: بہترین عبادت ۲؛ خالصانہ عبادت کی اہمیت ۳، ۱۱؛ عبادت خدا کے مظاہر ۳؛ عبادت میں اخلاص ۱۰؛ عبادت

میں اخلاص کی اہمیت ۵

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ۱۰، ۹

نماز: نماز کی اہمیت ۳، ۱۱

آیت ۱۶۳

﴿لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾.

اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اسے مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں

۱۔ عالم کائنات کی ربوبیت میں خداوند ایسی حقیقت ہے کہ جو شریک سے منزہ و پاک ہے۔ رب العلمین۔ لا شریک لہ

۲۔ خداوند متعال کی مخلصانہ عبادت و پرستش کی (اہم ترین) دلیل، اس کا ربوبیت (عالم) میں شریک سے منزہ ہونا ہے۔

ان صلاتی و نسکی ... للہ رب العلمین لا شریک لہ

کائنات پر ربوبیت کے ذریعے "اللہ" کی توصیف کرنا (رب العلمین) اور اس کے لیے شریک نہ ہونے کا بیان (لا شریک لہ)

"ان صلاتی ... للہ" کی علت ہے۔

۳۔ پیغمبر (ص) کو حکم دیا گیا تھا کہ آپ (ص) توحید پرست ہوں، مخلصانہ عبادت کریں اور ربوبیت میں خداوند متعال کے یکتا ہونے پر ایمان رکھیں۔ ان صلاقی ... للہ رب العلمین لا شریک لہ و بذلک امرت

۳۔ عبادت میں توحید اور ربوبیت میں خداوند متعال کی یکتائی پر ایمان ہی دین پیغمبر (ص) ہے۔
ان صلاقی ... للہ رب العلمین۔ لا شریک لہ و بذلک امرت

آیت ۱۶۱ میں بیان ہوا ہے کہ خداوند نے پیغمبر (ص) کی ایک سیدھے راستے اور استوار و محکم دین کی جانب ہدایت کی ہے۔ مذکورہ آیت بیان کر رہی ہے کہ پیغمبر (ص) کو عبادت و ربوبیت میں توحید کا حکم دیا گیا تھا بنا برائیں، دین پیغمبر (ص) سے مراد عبادت میں توحید اور خداوند کی یکتائی پر ایمان رکھنا ہے۔

۵۔ پیغمبر (ص) خداوند متعال کے فرامین قبول کرنے اور ان کے سامنے تسلیم ہونے کے بلند ترین مقام پر فائز تھے۔
و بذلک امرت و انا اول المسلمین "المسلمین" کا مصدر "اسلام" ہے جس کا معنی "تسلیم ہونا" ہے اور گزشتہ جملے کے مطابق، "المسلمین" کا متعلق فرامین خداوند متعال ہیں۔ بنا برائیں "انا اول المسلمین" یعنی خداوند متعال کے فرامین اور احکامات کے سامنے تسلیم ہونے والا پہلا شخص میں ہوں۔

۶۔ "مقام تسلیم" میں خداوند متعال کے سامنے تسلیم ہونے والے تمام بندوں میں پیغمبر (ص) کا مقام سب سے بلند ہے۔ و انا اول المسلمین

اول (مقدم) ہونا کبھی تو زمان کے لحاظ سے ہے اور کبھی رتبہ و مقام کے اعتبار سے۔ بظاہر جملہ "انا اول المسلمین" میں دوسرا معنی (یعنی مقام اور رتبہ میں مقدم ہونا) مراد ہے۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کسی اطاعت ۵، ۶؛ آنحضرت (ص) کسی توحید ۳؛ آنحضرت (ص) کسی ذمہ داری ۳؛
آنحضرت (ص) کے مقامات ۵، ۶

اسلام: تعلیمات اسلام ۳

ایمان: توحید ربوبی پر ایمان ۳، ۳؛ متعلق ایمان ۳، ۳

تسلیم: خدا کے سامنے تسلیم ہونا ۵، ۶؛ مقام تسلیم ۵، ۶

توحید: توحید ربوبی کی اہمیت ۳؛ توحید عبادی ۲؛ توحید عبادی کی اہمیت ۳، ۳

خدا تعالیٰ:

تنزیہ خدا ۱۱

شرک: شرک ربوبی کی نفی ۱، ۲

عبادت: عبادت میں اخلاص ۲؛ عبادت میں اخلاص کی اہمیت ۳

آیت ۱۶۳

﴿قُلْ أَغْيَرَ اللَّهُ ابْنِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ﴾.

کہہ دیجئے کہ کیا میں خدا کے علاوہ کوئی اور رب تلاش کروں جب کہ وہی ہر شے کا پالنے والا ہے اور جو نفس جو کچھ کمرے گا اس کا وبال اسی کے ذمہ ہوگا اور کوئی نفس دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اس کے بعد تم سب کی بازگشت تمہارے پروردگار کی طرف ہے پھر وہ بتائے گا کہ تم کس چیز میں اختلاف کر رہے تھے

۱۔ فقط خداوند متعال، انسانوں کا "رب" (مالک و مدبر) ہے۔ اغیر اللہ ابغی ربّا

"بغی" "ابغی" کا مصدر ہے جس کا معنی، جستجو اور طلب کرنا ہے۔ کلمہ "ربّا" "ابغی" کے لیے مفعول اور "غیر اسہ" "ربّا" کا حال ہے۔

۲۔ خداوند متعال پوری کائنات کا مالک اور مدبر ہے۔ و هو ربّ کل شیء

۳۔ پوری کائنات پر خداوند متعال کی ربوبیت کا عقیدہ، تقاضا کرتا ہے کہ انسان بھی اس کی ربوبیت کا اقرار کرے۔
اغیر اللہ ابغی ربّا و هو ربّ کل شیء

جملہ "و هو ربّ کل شیء" غیر خدا کی ربوبیت کو قبول نہ کرنے کی علت ہے۔

۳۔ خدا کے علاوہ کسی اور رب (پروردگار) کی تلاش ایک حیرت انگیز بات اور کم عقلی کی علامت ہے۔

اغیر اللہ ابغی ربّا و هو ربّ کل شیء

جملہ "اغیر اسہ..." میں استفہام، انکار تعجب ہے۔

۵۔ ہر انسان خداوند متعال کی بارگاہ میں، اپنے اعمال و کردار کا جوابدہ ہے۔ و لا تکسب کل نفس الا علیہا
 "لا تکسب" کا مفعول کلمہ "شینا" یا "عملاً" ہے اور "علیہا" ایک محذوف فعل مثلاً "تحمّل" سے متعلق ہے۔ یعنی "لا تکسب
 کل نفس عملاً الا یحمل علیہا" اور یہ کنایہ ہے کہ ہر شخص اپنے عمل کے سلسلے میں جوابدہ اور ذمہ دار ہے۔

۶۔ کوئی بھی دوسروں کے گناہوں کا بوجھ اپنے دوش پر نہیں لے گا اور نہ ہی دوسروں کے گناہوں کا اس سے مؤاخذہ کیا
 جائے گا۔ و لا تزر و آزرۃ وزر اخری

"وزر" کا معنی اٹھانا ہے اور گناہ کے معنی میں بھی آیا ہے۔ "وزر" سے "قزر" اور "ووازرۃ" ماخوذ ہیں یعنی اٹھانا۔ اور "وزر
 اخری" میں "وزر" سے مراد گناہ ہے۔

۷۔ گناہ، گناہگار کے دوش پر ایک سنگین بوجھ ہے۔ و لا تزر و آزرۃ وزر اخری
 "وزر" دراصل سنگین بوجھ کو کہتے ہیں اور گناہ کو اس لیے "وزر" کہتے ہیں چونکہ گناہگار کے کاندھوں پر اس کا بوجھ سنگین
 ہوتا ہے۔

۸۔ سب انسان فقط خداوند متعال کی جانب لوٹیں گے۔ ثم الی ربکم مرجعکم
 "الی ربکم" کو اپنے متعلق (مرجعکم) پر مقدم رکھنا "حصر" پر دلالت کرتا ہے (یعنی فقط خداوند متعال کی جانب بازگشت
 ہوگی)

۹۔ قیامت کا برپا ہونا اور انسانوں کا خداوند متعال کی جانب پلٹنا، انسانوں پر ربوبیت خدا اور ان کے امور کی تدبیر کا ایک
 جلوہ ہے۔ ثم الی ربکم مرجعکم

۱۰۔ قیامت کے دن خداوند متعال، لوگوں کو دینی معارف کی حقیقت سے آگاہ کر دے گا۔
 ثم الی ربکم مرجعکم فینبئکم

۱۱۔ قیامت کے دن سب لوگ، دینی معارف کی حقیقت سے آگاہ ہوں گے۔
 فیئکم بما کنتم فیہ تختلفون

واضح ہے کہ خداوند متعال نے دنیا میں، اہل ایمان اور اہل شرک کے درمیان اختلافی مسائل کی حقانیت بیان کر دی
 ہے۔ بنا برائیں کہہ سکتے ہیں کہ یہ خبر دینا "فینبئکم" سزا دینے کی طرف اشارہ ہے۔ یا اس سے مراد خصوصی آگاہی ہے یعنی
 حقیقی اور قابل لمس آگاہی مندرجہ بالا

مفہوم دوسرے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۱۲۔ قیامت کے دن، مشرکین ان معارف کی حقانیت سے آگاہ ہو جائیں گے جن کے بارے میں وہ اہل ایمان سے جھگڑتے تھے۔ فیئکم بما کنتم فیہ تختلفون

۱۳۔ قیامت، سب کے لیے خداوند متعال کی علی الاطلاق ربوبیت کے انکشاف اور ظہور کا دن ہے۔
اغیر اللہ ابغی ربا و هو رب کل شیء ... فیئکم بما کنتم فیہ تختلفون

"اغیر اللہ ابغی ربا" کی وجہ سے، "بما کنتم فیہ تختلفون" کا ایک مطلوبہ مصداق کائنات پر خداوند متعال کی ربوبیت ہے۔

۱۴۔ ربوبیت خداوند متعال کے منکرین کو قیامت کے دن سزا دی جائے گی۔ فیئکم بما کنتم فیہ تختلفون
مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر ہے کہ "خبر دینا" (فیئکم) سزا دینے کی جانب اشارہ ہے۔

۱۵۔ روی انه اتی عمر بحامل قد زنت فامر برجمها فقال له امیر المؤمنین علیؑ : هب لك سبیل علیها ای سبیل لك علی ما فی بطنها واللہ تعالیٰ یقول : "و لا تزر وازرة وزر اخرى" (۱)

منقول ہے کہ: ایک حاملہ عورت کو عمر کے پاس لایا گیا کہ جو زنا کی مرتکب ہوئی تھی۔ اس نے عورت کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

امیر المؤمنین علیؑ نے حضرت عمر سے فرمایا بالفرض اگر تمہیں عورت کو سنگسار کرنے کا حق حاصل بھی لیکن اس کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس پر تمہارا کیا حق ہے؟ خداوند متعال کا ارشاد ہے کہ کوئی بھی کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ اپنے دوش پر نہیں اٹھاتا۔

۱۶۔ قال رسول اللہ (ص) : لیس علی ولد الزنا من وزر ابوبہ شیء "لا تزر وازرة وزر اخرى" (۲)

رسول خدا (ص) سے منقول ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا: ولد الزنا کے ماں باپ کا گناہ اس کے کاندھوں پر نہیں چونکہ "کوئی بھی دوسروں کے گناہ کا بوجھ اپنے کاندھوں پر نہیں اٹھایا"

آفریش: تدبیر آفریش ۳؛ مالک آفریش ۲؛ مدبر آفریش ۲

امام علیؑ : امام علیؑ کا فیصلہ ۱۵

(۱) ارشاد مفید، ج ۱ ص ۲۰۴۔ بحار الانوار ج ۲۶ ص ۴۹، ح ۳۵۔

(۲) الدر المنثور ج ۳ ص ۴۱۰۔

انسان: انسان کا انجام ۸، ۹؛ انسانوں کا مالک ۱؛ انسانوں کا مدبر ۱؛ انسان کی ذمہ داری ۵

ایمان: ایمان کے آثار ۳؛ ربوبیت خدا پر ایمان ۳؛ متعلق ایمان ۳

خدا تعالیٰ: خدا کی ربوبیت ۱؛ خدا کی ربوبیت قبول کرنا ۱۳؛ خدا کی ربوبیت کو جھٹلانے والوں کی سزا ۱۳؛ خدا کی ربوبیت کے مظاہر ۹؛ خدا کی مالکیت ۱، ۲؛ خدا کے اخروی افعال ۱۰؛ خدا کے ساتھ خاص امور قیامت کے دن خدا کی ربوبیت ۱۳
خدا کی جانب بازگشت: ۸، ۹

دین: تعلیمات دین کی حقانیت ۱۰، ۱۱، ۱۲

ربوبیت: غیر خدا کی ربوبیت کو قبول کرنا ۳

روایت: ۱۵، ۱۶

سزا: سزا کا نظام ۶

عمر (ابن خطاب): عمر کا فیصلہ ۱۵

عمل: عمل کا ذمہ دار ۵

قیامت: قیامت کا برپا ہونا ۹؛ قیامت کی خصوصیت ۱۱، ۱۳؛ قیامت کے دن آگاہی ۱۰؛ قیامت کے دن حقائق کا ظہور ۱۰،

۱۱، ۱۲، ۱۳

گناہ: دوسروں کا گناہ اٹھانا ۶، ۱۵، ۱۶؛ گناہ کی سنگینی ۷

مشرکین: مشرکین اور قیامت ۱۲

﴿ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ . ﴾

وہی وہ خدا ہے جس نے تم کو زمین میں نائب بنایا اور بعض کے درجات کو بعض سے بلند کیا تاکہ تمہیں اپنے دیئے وئے سے آزمائے۔ تمہارا پروردگار بہت جلد حساب کرنے والا ہے اور وہ بیشک بہت بخشنے والا مہربان ہے

۱۔ ہر زمانے میں زمین پر گزشتہ نسلوں کی جانشینی کے لیے (بعد والے) انسانوں کو قائم رکھنا، خداوند متعال کے اختیار اور اس کے ساتھ میں ہے۔ و هو الذی جعلکم خلف الارض

"خلائف" خلیفہ (جانشین) کی جمع ہے، اگر آیت کے مخاطب، ہر زمانے کے انسان ہیں تو جانشینی سے مراد "ہر زمانے میں گزشتہ لوگوں کی جگہ آئندہ آنے والوں کی جانشینی ہے۔ اگر مخاطب سب انسان ہوں تو انسانوں کی جانشینی کا مطلب یہ ہے کہ وہ بنی آدم سے پہلے کے ختم ہونے والے انسانوں کے جانشین ہیں۔ یہ احتمال بھی ذکر کیا گیا ہے یہاں جانشینی سے مراد "انسان کا خدا کا جانشین ہونا ہے۔"

۲۔ گزشتہ نسل کی جگہ دوسری نسل کا آنا، انسانوں پر ربوبیت خدا کا جلوہ ہے۔

و هو ربّ کل شیء ... و هو الذی جعلکم خلف الارض

۳۔ خداوند متعال نے اپنی نعمتیں عطا کرنے میں بعض لوگوں کو بعض دوسرے لوگوں پر برتری عطا کی ہے (یہاں مقام اور مال و ثروت کی برتری مراد ہے)۔ و رفع بعضکم فوق بعض درجات

۳۔ انسانی معاشروں پر خدا کی ربوبیت کے سلسلے میں خداوند متعال کی ایک تدبیر یہ ہے کہ اس نے نعمتیں عطا کرنے میں انسانوں میں فرق رکھا ہے اور ان میں سے بعض کو بعض پر برتری بخشی ہے۔

و هو ربّ كل شيء ... رفع بعضكم فوق بعض درجات

۵۔ انسانوں کو زمین پر مستقر کرنے اور ان میں سے بعض کو بعض پر برتری دینے کا مقصد، خداوند متعال کی جانب سے ان کا

امتحان لینا ہے۔ و هو الذی جعلکم خلف الارض و رفع بعضکم فوق بعض درجات لیبلوکم

بظاہر "لیبلوکم" "رفع" کے متعلق ہونے کے علاوہ "جعلکم" کے متعلق بھی ہے۔

۶۔ ہر شخص کی کے امتیازات اور اس کے دنیوی وسائل اس کے لیے خدا داد عطا یا ہیں۔ فی ماء اتی کم

۷۔ ہر انسان کے امتیازات اور وسائل، خداوند متعال کی جانب سے اس کا امتحان ہیں۔

و حورب كل شیئ لیبلوکم فی ماء اتی کم

۸۔ خداوند متعال کی جانب سے انسانوں کا امتحان، انکی تربیت و رشد کے لیے ہے۔

و هو رب كل شیئ ... لیبلوکم فی ما اتمکم

۹۔ الہی سزائیں بغیر کسی تاخیر کے اور انتہائی سرعت کے ساتھ، سزا کے مستحق افراد کو اپنی پلیٹ میں لے لیتی ہیں۔

ان ربك سریع العقاب

۱۰۔ الہی سزائیں، امتحان الہی میں ناکام ہونے والوں کے لیے آمادہ کی گئی ہیں۔

لیبلوکم فی ما اتمکم ان ربك سریع العقاب

۱۱۔ خداوند غفور (گناہ بخشنے والا) اور رحیم (بندوں پر مہربان) ہے۔ لغفور رحیم

۱۲۔ جو لوگ امتحان الہی میں کامیاب ہونگے وہی مغفرت الہی اور رحمت خدا سے بہرہ مند ہوں گے۔

لیبلوکم فی ما اتمکم ... انه لغفور رحیم

۱۳۔ انسان کو ہر حال میں، الہی سزاؤں سے ڈرنا اور اسکی رحمت کا امیدوار رہنا چاہیئے۔

ان ربك سریع العقاب و انه لغفور رحیم

اسما و صفات: رحیم ۱۱؛ غفور ۱۱

اقتصاد: اقتصادی عدم مساوات کا نشاء ۳، ۳

امتحان:

امتحان کے وسائل ۷؛ امتحان میں شکست کے آثار ۱۰؛ امتحان میں کامیابی کے آثار ۱۲؛ دنیوی وسائل کے ذریعے امتحان ۷
۸، ۵ فلسفہ امتحان

امیدواری: رحمت خدا سے امیدوار ہونا ۱۳

انسان: انسان کا امتحان ۵؛ انسانوں کی جانشینی ۱، ۲؛ انسانی مراتب و درجات میں فرق ۳، ۴، ۵؛ زمین پر انسانوں کا استقرار ۵۱

تربیت: تربیت پر اثر انداز ہونے والے عوامل ۸

خدا تعالیٰ: خدا کا امتحان ۵، ۱۲۸، ۷؛ خدا کی ربوبیت ۳؛ خدا کی ربوبیت کے مظاہر؛ خدا کی سزاؤں میں سرعت ۹؛ خدا کی مہربانی ۱۱؛ خدا کے اختیارات ۱؛

خدائی سزائیں ۱۰؛ خدائی نعمات ۶، ۳

خلافت: زمین پر خلافت ۱، ۲

خوف: خدا کی سزاؤں کا خوف ۱۳؛ خوف اور امید ۱۳

دنیوی وسائل: دنیوی وسائل کا منشاء ۶

رحمت: رحمت خدا سے بہرہ مند لوگ ۱۲

گناہ: گناہ کی مغفرت ۱۱

مغفرت: مغفرت خدا سے بہرہ مند لوگ ۱۲؛ مغفرت کے علل و اسباب ۱۲

سورہ انعام

آیت ۱

﴿ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ ﴾

﴿ المص ۝ ﴾

۱_ عن الصادق عليه السلام ... "والمص" فمعناه : انا الله المقتدر الصادق ^(۱)
امام صادق عليه السلام سے منقول ہے کہ: "المص" یعنی میں قدرت مند اور سچا خدا ہوں۔

آیت ۲

﴿ كِتَابٌ أَنْزَلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ ﴾

یہ کتاب آپ کی طرف نازل کی گئی ہے لہذا آپ اس کی طرف سے کسی تنگی کا شکار نہ ہوں اور اس کے ذریعہ لوگوں کو
ڈرائیں یہ کتاب صاحبان ایمان کے لئے مکمل یاد دہانی ہے
۱_ قرآن، پیغمبر اکرم (ص) پر نازل ہونے والی ایک عظیم آسمانی کتاب ہے۔

حروف مقطعه: ۱

خدا تعالیٰ:

قدرت خدا، ۱

روایت: ۱ کتب انزل الیک کلمہ "کتاب" نکرہ ہے اور قرآن کی عظمت کی طرف اشارہ کر رہا ہے "انزل" کے ذریعے اسکی
توصیف، اس کے آسمانی ہونے کا بیان ہے۔

(۱) معانی الاخبار ص ۲۲ ح ۱_ نور الثقلین ج ۲ ص ۲ ح ۲۔

۲۔ خداوند متعال کا پیغمبر (ص) کے لیے حکم اور نصیحت ہے کہ آپ (ص) قرآن کی تبلیغ میں دل تنگی اور رنج و ملال سے پرہیز کریں۔ فلا یکن فی صدرک حرج منہ

کہہ سکتے ہیں کہ جملہ "فلا یکن..." جو کہ "انزل الیک" پر متفرع ہے۔ "لتنذر" کے قرینے سے، اس دل تنگی اور ملال سے روک رہا ہے کہ جو لوگوں کو ڈرانے اور نصیحت کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنی اے پیغمبر (ص) قرآن ایک آسمانی کتاب ہے کہیں تبلیغ قرآن کے ذریعے لوگوں کو ڈرانے کی مشکلات آپ (ص) کی دل تنگی اور ملال کا باعث نہ بن جائیں۔

۳۔ قرآن کے آسمانی ہونے کا اعتقاد، لوگوں کی ہدایت کے لیے اس کی نارسائی کے بارے میں ہر قسم کی پریشانی کو ختم کر دیتا ہے۔ فلا یکن فی صدرک حرج منہ

"انزل" کے ذریعے قرآن کی توصیف اور پھر اس کے بارے میں پریشانی کی ممانعت (منہ) ممکن اس لئے ہو کہ قرآن انذار (ڈرانے) اور نصیحت کے لیے کافی ہے۔ اس لحاظ سے قرآن کے بارے میں کسی قسم کی پریشانی کی ضرورت نہیں۔

۳۔ قرآن کی تبلیغ ایک سنگین ذمہ داری ہے اور اس کے لیے بہت زیادہ صبر و تحمل اور کھلے دل کی ضرورت ہے۔ کتب انزل الیک فلا یکن فی صدرک حرج منہ

جملہ "فلا یکن..." جو کہ پیغمبر (ص) کے ملال اور پریشانی کو ختم کرنے کے لیے ہے، ظاہر کر رہا ہے کہ قرآن کی تبلیغ کے ہمراہ بہت زیادہ مشکلات ہوں گیں کہ جو کھلے دل اور صبر و تحمل کے بغیر انجام نہیں دی جا سکتی۔

۵۔ فزول قرآن کے مقاصد میں سے ایک، لوگوں کو احکام خدا اور دین کی تعلیمات سے روگردانی کے برے نتائج کے بارے میں خبردار کرنا ہے۔ کتب انزل... لتنذر بہ

بعد والی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ "لتنذر" کا متعلق، خداوند متعال کا دنیوی اور اخروی عذاب ہے کہ جس سے احکام الہی کے مخالفین دوچار ہونگے۔

۶۔ نزول قرآن کے مقاصد میں سے ایک مؤمنین کو متواتر تعلیمات دین کی یاد دہانی کراتے رہنا ہے۔ کتب انزل الیک... ذکری للمؤمنین

کلمہ "ذکری" نصیحت کرنے کے معنی میں ہے اور "تنذر" پر عطف ہے۔ یعنی "کتب انزل لالذار الناس وتذکر المؤمنین" ۷۔ قرآن کے سلسلے میں پیغمبر (ص) کا فریضہ (فقط)

انذار (ڈرانا) اور تذکر (نصیحت کرنا) ہے نہ کہ لوگوں کی زبردستی ہدایت کرنا۔ لتنذر بہ و ذکرى للمؤمنين
مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر ہے کہ جب جملہ "فلا یکن..." "لتنذر..." پر متفرع ہو۔ یعنی قرآن فقط انذار (ڈرانے) اور تذکر
(نصیحت) کے لیے نازل ہوا ہے۔ بنا برائیں، مشرکین کی روگردانی سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، چونکہ مشرکین کی
زبردستی ہدایت کرنا، قرآن کے مقاصد میں سے نہیں ہے۔

۸۔ انذار (ڈرانا) لوگوں کی ہدایت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ لتنذر بہ و ذکرى للمؤمنين

۹۔ قرآن سے نصیحت حاصل کرنے اور بہرہ مند ہونے کا پیش خیمہ ایمان ہے۔ و ذکرى للمؤمنين

"ذکرى" تذکر کا اسم مصدر ہے۔ اور تذکر کے معانی میں سے ایک "ڈرانا اور موعظہ کرنا" ہے۔ (قاموس المحيط)۔
آسودگی: آسودگی و آرام کے اسباب ۳

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۲؛ آنحضرت (ص) کی ذمہ داری کی حدود ۴؛ آنحضرت (ص) کے ڈرواے ۷
ابھارنا: ابھارنے کے اسباب ۸

ایمان: ایمان کے آثار ۳، ۹؛ قرآن پر ایمان ۳؛ متعلق ایمان ۳
تبلیغ: روش تبلیغ ۲؛ کھلے دل کے ساتھ تبلیغ ۲، ۳

خدا تعالیٰ: اوامر خدا ۲

دین: دین سے اعراض کے آثار ۵؛ دینی تعلیمات کی یاد دہانی ۶
ڈرواے: ڈرواے کی اہمیت ۷؛ ڈرواے کے آثار ۷

عبرت: عبرت کے اسباب ۹

عقیدہ: عقیدے کی آزادی ۷

قرآن: قرآن سے عبرت کا پیش خیمہ ۹؛ قرآن کا آسمانی

کتابوں میں سے ہونا ۱؛ قرآن کا نزول ۱؛ قرآن کا وحی ہونا ۲، ۱؛ قرآن کی تبلیغ کا سخت ہونا ۳؛ قرآن کی عظمت ۱
لوگ: لوگوں کو خبردار کرنا ۵ نصیحت: مؤمنین کو نصیحت ۶؛ نصیحت کی اہمیت ۷

ہدایت: ہدایت کے اسباب ۸؛ ہدایت میں اجبار کی نفی ۷

آیت ۳

﴿ اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴾ .

لوگوں تم اس کا اتباع کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اس کے علاوہ دوسرے سرپرستوں کا اتباع نہ کرو، تم بہت کم نصیحت مانتے ہو

۱۔ قرآن کی پیروی کرنے اور غیر خدا کی پیروی چھوڑنے کا لازمی ہونا۔

اتبعوا ما انزل اليكم من ربكم و لا تتبعوا من دونه اولياء

یہ مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "من دونه" کی ضمیر "ربکم" کی طرف پلٹائی جائے۔

۲۔ قرآن، انسانوں کے لیے نازل ہونے والی کتاب ہے۔ اتباعوا ما انزل اليكم من ربكم

۳۔ تمام انسان، قرآن (کی تعلیمات) کو سیکھنے پر قادر اور اس کے معارف کو سمجھنے کی لیاقت رکھتے ہیں۔

اتبعوا ما انزل اليكم من ربكم

قرآن کی پیروی، اسکے مطالب کو سمجھے بغیر ممکن نہیں اور یہ بھی تصریح کی گئی ہے کہ قرآن انسانوں کے لیے نازل ہوا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قرآنی مفاہیم کے ادراک پر قادر ہیں۔

۳۔ نزول قرآن کے مقاصد میں سے ایک، زندگی کے تمام مراحل میں انسانوں کی تربیت اور ان کے امور کی تدبیر کرنا ہے۔

اتبعوا ما انزل اليكم من ربكم

کلمہ "ربکم" اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن، لوگوں کی تربیت اور ان کے امور

کی تدبیر کے لیے نازل ہوا ہے۔

۵۔ قرآن، انسان کی مادی اور معنوی (روحانی) زندگی کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم و لا تتبعوا من دونه اولیاء

قرآن کے اجرا اور اس کے غیر کی پیروی کو چھوڑ کر، خداوند متعال کی پیروی کے واجب ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ انسان کو اپنی مادی اور معنوی (روحانی) زندگی میں جس چیز کی حقیقی ضرورت ہے وہ بطور اجمال یا تفصیل، قرآن میں بیان ہو چکی ہے۔

۶۔ قرآن کا سرچشمہ، خداوند متعال کا مقام ربوبی ہے۔ من ربکم

۷۔ فقط خداوند متعال کی ولایت (سرپرستی) ہی قبول کرنے کے لائق اور ضروری ہے۔

و لا تتبعوا من دونه اولیاء

۸۔ ولایت خدا سے روگردانی کرنے والے لوگ، غیر خدا کی متعدد ولایتوں کی وادی میں سرگردان ہیں۔

و لا تتبعوا من دون اولیاء

واضح ہے کہ غیر خدا کی پیروی کی حرمت، اس چیز سے مشروط نہیں ہے کہ جن کی پیروی کی جائے وہ متعدد ہوں بلکہ، کلمہ "اولیائی" کو جمع کی صورت میں لانا ہو سکتا ہے اس بات کی جانب اشارہ ہو کہ انسان خدا اور قرآن کی ولایت سے دور ہو جانے کے بعد ہمیشہ، متعدد حاکموں کے تسلط میں رہتا ہے۔

۹۔ دوسروں کی اطاعت اور پیروی، درحقیقت ان کی ولایت و سرپرستی کو قبول کرنا ہے۔

اتبعوا ... و لا تتبعوا من دونه اولیاء

کلمہ "اولیائی" کی جگہ، کلمہ "احدا" بھی مطلوبہ معنی بیان کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود، کلمہ "اولیائی" استعمال کیا گیا ہے تاکہ اس نکتے کی طرف اشارہ ہو کہ جس کی پیروی کی جاتی ہے اس کی یہ اطاعت اور پیروی، اسکی ولایت قبول کرنے کے مترادف ہے۔

۱۰۔ قرآن کی پیروی، خدا تعالیٰ کی ولایت کو قبول کرنے اور اسکی فرمانبرداری کرنے کے مترادف ہے۔

اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم و لا تتبعوا من دونه اولیاء

۱۱۔ انسان، قرآن سے انتہائی کم اور معمولی نصیحت قبول کرتا ہے۔ قلیلا ما تذکرون

"قلیلا" ایک محذوف مفعول مطلق کی صفت ہے۔ یعنی "تذکرا قلیلا" اور کلمہ "نا" زائد ہے اور "نصیحت کی قلت" پر تاکید ہے۔

۱۲۔ قرآن، انسانوں کا بہترین ولی اور پیشوا ہے۔ و لا تتبعوا من دونہ اولیاء

یہ مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "من دونہ" کی ضمیر "نا انزل..." کی جانب پلٹائی جائے۔

اطاعت: خدا کی اطاعت ۱۰؛ غیر خدا کی اطاعت ۹؛ غیر خدا کی اطاعت چھوڑنا ۱؛ قرآن کی اطاعت ۱، ۱۰

اقلیت: اقلیت کا عبرت حاصل کرنا ۱۱

انسان: انسان کی صلاحیتیں ۳؛ انسانوں کے امور کی تدبیر ۳

تربیت: تربیت پر اثر انداز علل و اسباب ۳

توحید: توحید عبادی ۱

خدا تعالیٰ: خدا سے خاص امور ۴؛ خدا کی ربوبیت ۶؛ خدا کی ولایت ۴؛ خدا کی ولایت کو قبول کرنا ۱۰

سرگردانی: سرگردانی کے علل و اسباب ۱۱

عبرت: عبرت کے اسباب ۱۱

قرآن: قرآن سے عبرت ۱۱؛ قرآن کا کردار ۳؛ قرآن کا نزول ۲؛ قرآن کی تعلیمات کی حدود ۵؛ قرآن کی تعلیمات کی فہم ۲؛ قرآن

کی جامعیت ۵؛ قرآن کی خصوصیات ۵؛ قرآن کی رہبری ۱۲؛ قرآن کی ولایت ۱۲؛ قرآن کے مخاطبین ۲؛ قرآن کے نزول کا

فلسفہ ۳؛ قرآن کے نزول کا منشا ۶

ولایت: پسندیدہ ولایت ۴؛ غیر خدا کی ولایت ۸؛ غیر خدا کی ولایت قبول کرنا ۹؛ ولایت سے اعراض کرنے والے ۸

آیت ۳

﴿وَكَمْ مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَاءَ لُونِ﴾.

اور کتنے قریے ہیں جنہیں ہم نے برباد کر دیا اور ان کے پاس ہمارا عذاب اس وقت آیا جب وہ رات میں سو رہے تھے یا دن میں قیلو ار کر رہے تھے

۱۔ خدا نے بہت سی گزشتہ نافرمان قوموں کو شدید اور ناگہانی عذاب سے ہلاک کیا ہے۔
و کم من قرية اهلکناھا فجاءھا

ہو سکتا ہے جملہ "فجاءھا..." میں "فای" تفسیریہ ہو۔ اس بنا پر جملہ "جاءھا..." جملہ "اہلکناھا" کی تفسیر و وضاحت ہے۔ ہلاکت کو "قریہ" کی جانب نسبت دینا، عذاب کی شدت کو بیان کرنے کے لیے ہے۔

۲۔ دینی قوانین کا خلاف ورزی کرنے اور غیر خدا کی ولایت و سرپرستی قبول کرنے والے معاشروں کے لیے خداوند متعال کا خوفناک عذاب آمادہ ہے۔ و لا تتبعوا من دونه ... و کم من قرية اهلکناھا

دینی قوانین کی جانب توجہ کرنے اور غیر خدا کی ولایت کو رد کرنے کے فرمان کے بعد گزشتہ معاشروں ہلاکت کو بیان کرنا، ظاہر کرتا ہے کہ گزشتہ قوموں پر عذاب، اس فرمان الہی کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے تھا۔

۳۔ گزشتہ زمانے کی نافرمان قوموں میں سے بعض پر رات کے وقت اور بعض پر (دوپہر کے) قیلو لے کے وقت عذاب الہی نازل ہوا۔ فجاءھا باسنا بی تا او ہم قاء لون

جملہ "او ہم قائلون" میں "او" تنوید کے لیے ہے۔ "قائل" کا معنی نصف روز (دوپہر) ہے "قائل" اس شخص کو کہتے ہیں جو دوپہر کے وقت استراحت کے لیے سوئے اور قیلو لہ کرے۔

۳۔ دین سے بے اعتنائی کرنے والی قوموں کو ہلاک کرنا، سنن الہی میں سے ہے۔ و کم من قرية اهلکناھا

۵۔ تاریخی تحولات میں، الہی ارادے کا اہم کردار۔ و کم من قرية اهلکناھا

۶۔ الہی عذاب، نافرمانوں کے گناہوں کے مطابق نازل ہوتا ہے۔ قلیلا ما تذکرون، و کم من قریۃ اہلکنہا فجاء ہا باسنا بی تا او ہم قاء لون

الہی نصائح سے لوگوں کی غفلت (قلیلا ما تذکرون) کے بیان کے بعد، لوگوں کے عذاب کا وقت (یعنی رات کے وقت یا دوپہر کے قیلوے کے وقت کہ جب لوگ غفلت میں ہوتے ہیں) بیان کرنا، عذاب اور گناہ میں مطابقت کی جانب اشارہ ہے۔

۷۔ فراین خدا سے معاشروں کی نافرمانی اور تخلف، ان معاشروں کے معنوی (روحانی) زوال کا باعث بنتا ہے اور ان کے دنیوی عذاب (عذاب استیصال) میں مبتلا ہونے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ و لا تتبعوا ... کم من قریۃ اہلکنہا مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "فجاء ہا" میں "فای" ترتیب کو ظاہر کر رہا ہو۔ ہلاکت سے مراد معنوی (اور روحانی) ہلاکت ہے۔ یعنی گزشتہ زمانے میں منحرف اور گمراہ ہونے والے معاشروں کا عذاب الہی میں مبتلا ہونا۔ امم: گزشتہ امتوں پر عذاب ۱، ۳؛ متخلف امتوں کا انجام ۱، ۳؛ نافرمان امتوں کی ہلاکت ۱، ۳ تاریخ بتاریخی تحولات کا منشاء ۵؛ محرک تاریخ ۵

خدا تعالیٰ: ارادہ خدا ۵؛ سنن خدا ۳؛ عذاب خدا ۱، ۲، ۳؛ عذاب خدا کا قانون و ضابطے کے مطابق ہونا ۶
دین: دین سے اعراض کرنے کی سزا ۳
سزا: سزا کا گناہ سے تناسب ۶

عذاب: اہل عذاب ۲؛ دنیوی عذاب ۲، ۳؛ دنیوی عذاب کے موجبات ۷؛ رات کے وقت عذاب ۳؛ مراتب عذاب ۱، ۲، ۷؛ موجبات عذاب ۲؛ نیند کی حالت میں عذاب ۳

عصیان: اجتماعی عصیان و نافرمانی کے آثار ۷؛ خدا سے عصیان و نافرمانی ۷
معاشرہ: گناہگار معاشرے کا عذاب ۲؛ معاشرے کا معنوی زوال ۷؛ معاشرے کے زوال کے علل و اسباب ۷
ولایت: غیر خدا کی ولایت قبول کرنا ۲

آیت ۵

﴿فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ بِأُسْنَا إِلَّا أَنْ قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ﴾.

پھر ہمارا عذاب آنے کے بعد ان کی پکار صرف یہ تھی کہ یقیناً ہم لوگ ظالم تھے

۱۔ ظلم و ستم کرنے والے لوگوں پر جب دنیوی عذاب (عذاب استیصال) آیا تو وہ (ظالم) اپنے گزشتہ ظلم کا اعتراف کرنے لگے۔ فما کان دعوہم ... انا کنا ظلمین

۲۔ دینی قوانین سے لاپرواہی کرنے والے اور ولایت خداوند سے روگردانی کرنے والے معاشروں کا شمار ظالموں میں ہوتا ہے۔ اتبعوا ... قالوا انا کنا ظلمین

دینی قوانین کی پیروی کا حکم دینے اور لوگوں کو غیر خدا کی ولایت قبول کرنے سے منع کرنے کے بعد، گزشتہ زمانے میں ہلاک ہونے والی اقوام کو ظالم کہنا، ظاہر کرتا ہے کہ غیر خدا کی ولایت قبول کرنا اور دین کے قوانین و احکام کی اطاعت نہ کرنا ظلم ہے۔

۳۔ گزشتہ قوموں کی دنیوی سزاؤں (عذاب استیصال) کے ذریعے ہلاکت کا (بڑا) سبب، ان

کا ظلم و ستم تھا۔ کم من قرية اهلکنها ... قالوا انا کنا ظلمین

۳۔ عذاب استیصال (جرسے اکھاڑ پھینکنے والے عذاب) کے ذریعے موت کی علامت کے ظاہر ہونے کے سبب بنی آدم کا

اپنے اعمال کی حقیقت سے آگاہ ہو جانا۔ فما کان دعوہم ... ان کنا ظلمین

۵۔ عذاب الہی کے آتے ہی مشرکین کے لیے، غیر خدا کی ولایت و سرپرستی کا باطل ثابت ہو جانا۔

و لا تتبعوا ... فما کان دعویٰ ہم اذ جاء ہم باسنا الا ان قالوا انا کنا ظلمین

جملہ "ولا تتبعوا من دونہ اولیائی" پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مشرکین نے عذاب استیصال کے فزول سے حقیقت کو پایا ہے لہذا غیر خدا کی سرپرستی اور ولایت قبول کرنے کی وجہ سے اپنے آپ کو ظالم کہنے لگیں۔

۶۔ نزول عذاب استیصال (جڑ سے اکھاڑنے والے عذاب) اور اس میں مبتلا ہونے والے لوگوں کی ہلاکت کے درمیان

ایک زمانی فاصلہ کا موجود ہونا۔ فما كان دعوى هم اذ جاء هم باسنا الا ان قالوا انا كنا ظلمين

۷۔ عذاب الہی آنے کے بعد، ظالموں کا اپنے ظلم کے بارے میں اعتراف کرنا بے فائدہ ہے۔

کم من قرية اهلکنها۔ قالوا انا كنا ظلمين

اقرار: بے فائدہ اقرار ۷؛ ظلم کا اقرار ۱، ۷؛ عذاب کے وقت اقرار ۷

امم: امتوں کی ہلاک کے اسباب ۳؛ امتوں کے ظلم کے آثار ۳

حقائق: حقائق ظاہر ہونے کے اسباب ۵

خدا تعالیٰ: عذاب خدا ۷

دین: دین سے اعراض ۲

سزا: دنیوی سزا ۳

ظالمین: ۲ ظالموں کا اقرار ۱، ۷؛ ظالموں کا عذاب ۷؛ عذاب کے وقت ظالموں کی حالت ۱

ظلم: موارد ظلم ۲

عذاب: اہل عذاب ۶؛ دنیوی عذاب ۱؛ عذاب استیصال ۱، ۳، ۳؛ عذاب استیصال کا نزول ۶؛ عذاب کے مراتب ۱، ۳

عمل: حقیقت عمل کا علم ۳

مشرکین: مشرکین اور عذاب کا وقت ۵

موت: موت کی نشانیاں ۳

ولایت: غیر خدا کی ولایت کا بطلان ۵؛ ولایت سے اعراض کرنے والے ۲

آیت ۶

﴿ فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ﴾

پس اب ہم ان لوگوں سے بھی سوال کریں گے اور ان کے رسولوں سے بھی سوال کریں گے

۱۔ قیامت کے دن تمام انبیاء ﷺ اور امتوں سے خداوند متعال پوچھ گچھ کرے گا۔

فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ

۲۔ امتوں سے خداوند متعال کے مواخذہ اور پوچھ گچھ کا موضوع و محور، رسالت انبیاء ﷺ کی قبولیت و عدم قبولیت

اور احکام دین پر عمل ہوگا۔ فَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ

لوگوں کی "ارسل الیہم" کے عنوان سے توصیف کرنا، دلالت کر رہا ہے کہ رسل الہی کے بارے میں امتوں کے طرز

عمل اور رویے کے بارے میں پوچھ گچھ کی جائے گی۔

۳۔ قیامت کے دن، انبیاء ﷺ سے، دینی و آسمانی تعلیمات کی تبلیغ کے بارے میں پوچھ گچھ کی جائے گی۔

فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ

جملہ "ولنسئلن المرسلین" میں "مرسلین"

کا عنوان ظاہر کر رہا ہے کہ انبیاء ﷺ سے، رسالت کی تبلیغ کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

۳۔ قیامت کے دن، خداوند متعال اپنے انبیاء ﷺ سے، رسالت انبیاء ﷺ کے سلسلے میں ان کی امتوں کے طرز

عمل اور رویے کے بارے میں سوال کرے گا فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ

یہ احتمال کہ انبیاء ﷺ سے انکی امتوں کے طرز عمل اور رویے کے بارے میں سوال ہوگا۔ چونکہ گذشتہ آیات میں،

آیات الہی کو قبول کرنے کے حکم کے علاوہ مخالفین انبیاء کے لیے تہدید آمیز آیات تھیں۔

۵۔ خداوند متعال کی طرف سے نصیحت قبول نہ کرنے والے ظالموں کو خبردار کیا جانا اور انہیں عذاب دوزخ کی دھمکی۔

اَنَا كُنَّا ظَالِمِينَ ... فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ

دینی قوانین سے روگردانی کرنے والے اور ظالمین، دنیوی عذاب کے علاوہ عذاب آخرت میں بھی گرفتار ہونگے۔
و کم من قرية اهلكتها... انا کن ظلمین فلنستلن الذین ارسل الیہم

قیامت کے دن پوچھ کچھ اور مؤاخذہ کے بیان کرنے کا مقصد، ظالموں کو عذاب اخروی کی دھمکی دینا ہے۔ کلمہ "فلنستلن" میں "فای" ظاہر کرتا ہے کہ دنیوی عذاب ہی ان کی آخری سزا نہیں (بلکہ آخرت میں بھی انھیں عذاب دیکھنا پڑے گا)۔
امم: امتوں کا محاسبہ ۱

انبیاء ﷺ: انبیاء اور قیامت ۳; انبیاء سے مؤاخذہ ۳; انبیاء کا حساب ہونا ۱، ۳; انبیاء کے ساتھ طرز عمل کے آثار ۳;
تبلیغ انبیاء ۳; تکذیب انبیاء ۲;

ایمان: انبیاء پر ایمان ۲; متعلق ایمان ۲

خدا تعالیٰ: خدا متعال کا حساب لینا ۲; خداوند کا خبردار کرنا ۵; خداوند متعال کی جانب سے دھمکیاں ۵
دین: تعلیمات دین پر عمل ۲; دین سے اعراض کرنے کا عذاب ۶

ظالمین: ظالموں کا اخروی عذاب ۶; ظالموں کا خبردار کیا جانا ۵; ظالموں کا دنیوی عذاب ۵; ظالموں کی دھمکی ۵
ظلم: ظلم کی سزا، ۶

قیامت: قیامت کے دن پوچھ کچھ کی حدود ۳; قیامت کے دن حساب کتاب کا محور ۲، ۳، ۳; قیامت کے دن سوال ۲
قیامت کے دن عام حساب کتاب ہونا ۱

آیت ۷

﴿ فَلَنَقْصِنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَمَا كُنَّا غَائِبِينَ ﴾

پھر ان سے ساری داستانِ علم و اطلاع کے ساتھ بیان کرے گے اور ہم خود بھی غائب تو تھے نہیں
۱۔ قیامت کے دن خداوند متعال بنی آدم کے عقائد و اعمال (کردار) کو ان کے سامنے انتہائی دقیق اور عالمانہ انداز میں
بیان کرے گا۔ فلنقصن علیہم بعلم و ما کنا غائبین

یہاں حرف "با" مصاجبت اور ملا بست کے معنی میں ہے۔ یعنی "فلنقصن علیہم مصاحبین و متلبسین بعلم" اور "علم"
کا نکرہ ہونا، اس علم کی عظمت بیان کر رہا ہے کہ جسے "دقیق" ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۲۔ خداوند متعال قیامت کے دن، ابلاغ رسالت کے سلسلے میں انبیائ (ص) کی سرگزشت کو ان کے لیے انتہائی دقت
کے ساتھ بیان کرے گا۔ و لنسئلن المرسلین۔ فلنقصن علیہم بعلم

۳۔ خداوند متعال، انبیائ ﷺ اور انکی امتوں کے تمام افکار و اعمال سے آگاہ ہے۔
فلنقصن علیہم بعلم و ما کنا غائبین

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر ہے کہ جب "علیہم" کی ضمیر کا مرجع "مرسلین" ہو

۳۔ خداوند بنی آدم کے اعمال و افکار پر ہمیشہ حاضر و ناظر ہے۔ و ما کنا غائبین

۵۔ بنی آدم کے افکار اور کردار پر بلا واسطہ حاضر و ناظر ہونے کی وجہ سے خداوند متعال کا ان کے افکار و کردار سے آگاہ و عالم ہونا۔ فلنقصن علیہم بعلم و ما کنا غائبین

جملہ "وما کنا غائبین" دراصل "بعلم" کی وضاحت ہے اور بندوں کے اعمال کے بارے میں علم الہی کی کیفیت کی طرف اشارہ ہے یعنی علم الہی، اس کے حاضر و ناظر ہونے کی وجہ سے ہے۔ نہ کہ کوئی چیز یا کوئی شخص اس علم کا واسطہ اور وسیلہ ہے۔

۶۔ کوئی بھی زمان و مکان، خداوند متعال کے حضور (اور نظارت) سے خالی نہیں (یعنی خداوند متعال ہر وقت اور ہر جگہ حاضر ہے)۔ و ما کنا غائبین

۷۔ خداوند متعال اعمال و افکار کے بارے میں اپنے علم و آگاہی میں، انسانوں سے پوچھ گچھ اور ان کے جواب کا محتاج نہیں ہے۔ فلنستلن ... فلنقصن علیہم بعلم و ما کنا غائبین

انبیاءؑ: انبیاء اور قیامت کا دن ۲؛ انبیاء کی تبلیغ ۲؛ انبیاء کی نیتیں ۳

انسان: اعمال انسان ۵، ۷؛ نیت انسان ۳، ۵، ۶

خدا تعالیٰ: خدا سے خاص امور ۷؛ خدا کا علم ۱، ۲؛ خدا کا علم غیب ۳، ۴، ۵؛ خدا کا علمی احاطہ ۷؛ خدا کا حاضر ہونا ۳، ۶، ۵؛ خدا کی نگہبانی ۵، ۳؛ خدا کے علم کی حدود ۳

عقیدہ: عقیدے کے بارے میں اخروی حساب ۱

عمل: عمل کے بارے میں اخروی حساب ۱

قیامت: قیامت کے دن نامہ اعمال ۱، ۲

آیت ۸

﴿وَالْوِزْنُ يُوَمَّذُ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾.

آج کے دن جن اعمال کا وزن ایک برحق شے ہے پھر جس کے نیک اعمال کا پلہ بھاری ہوگا وہی لوگ نجات پانے والے ہیں

۱۔ قیامت، بنی آدم کے اعمال اور عقائد کی جانچ پڑتال اور انکے ترازو میں ڈالے جانے کا دن ہے۔
والوزن یومئذ الحق

۲۔ حق (پروردگار کے حضور ایک صحیح اور درست کردار اور افکار کا نمونہ) قیامت کے دن اعمال اور عقائد کو جانچنے کا وسیلہ ہے۔ و الوزن یومئذ الحق

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر بنی ہے کہ جب "الحق" "الوزن" کی خبر ہو۔ اور کلمہ "الوزن" کا معنی میزان (اعمال کے تولے جانے کا وسیلہ) ہو۔ مثلاً مثقال اور کیلو وغیرہ جو کہ اشیاء کے وزنی اور ہلکا ہونے کا معیار ہے۔

۳۔ قیامت کے دن انسان کی فلاح اور سعادت، اعمال اور عقائد کے وزنی اور سنگین ہونے سے مربوط ہے۔
فمن ثقلت موازينه فاولئك هم المفلحون

مندرجہ بالا مفہوم میں کلمہ "موازن" کو موزون کی جمع کے طور پر لایا گیا ہے۔ بنا براین "موازن" سے مراد وہ اعمال اور عقائد ہیں جو قیامت کے دن تولے جائیں گے۔

۳۔ انسان کے عقائد اور اعمال کا حق کے موافق و مطابق ہونا ہی ان کے وزنی اور سنگین ہونے کی علامت ہے۔
والوزن یومئذ الحق فمن ثقلت موازينه فالولئك هم المفلحون

۵۔ انسان کے ہر عمل اور عقیدہ کو تولنے کے لیے قیامت کے دن ایک مخصوص میزان ہوگا۔
والوزن یومئذ الحق فمن ثقلت موازينه

کلمہ "موازنین" (جو کہ موزون کی جمع ہے) سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کا ہر عمل اور عقیدہ تولایا جائے گا۔ اور انسانی اعمال و عقائد مختلف ہیں لہذا، ان کو تولنے کے میزان اور وسائل میں بھی فرق ہوگا۔

۶۔ خداوند متعال چاہتا ہے کہ بنی آدم صحیح عقائد اور نیک کردار و اعمال کے لیے کوشش کرتے رہیں۔
والوزن یومئذ الحق

۶۔ قیامت کے دن حق اور عدل کی بنیاد پر اعمال کو تولایا جائے گا۔

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر ہے کہ جب "الوزن" کا مصدری معنی لیا جائے یعنی تولنا اور وزن کرنا۔ اور "الحق" ایک خبر محذوف کی صفت ہو لہذا اس کی تقدیری صورت یہ ہوگی "الوزن یومئذ الوزن الحق" یعنی اس دن میزان حق اور عدل کا میزان ہے۔ والوزن یومئذ الحق

۷۔ عن امیر المؤمنین (علیہ السلام) : ... و اما قوله : "فمن ثقلت موازينه ... " فانما یعنی الحساب ... والحسنات ثقل المیزان ...^(۱)

امیر المؤمنین (علیہ السلام) سے منقول ہے کہ آیت "فمن ثقلت موازينه" سے مراد، (قیام کئے دن کا) حساب و کتاب ہے اور حسنات (نیکیاں) میزان کے وزنی اور سنگین ہونے کا باعث ہیں۔

انسان : انسان کے عمل کی قدر و قیمت معین کرنا ۱

حساب لیا جانا : حساب لینے میں عدل و انصاف ۷

حسنات : حسنات کے آثار ۸

خدا تعالیٰ :

(۱) توحید صدوق ص ۲۶۸، ج ۵، ب ۳۶۔ بحار الانوار ج ۹۰ ص ۱۴۱ ح ۲۔

او امر خدا ۶

رستگاری: رستگاری اور سعادت کے اسباب ۳

روایت: ۸

عقیدہ: پسندیدہ عقیدہ ۲; پسندیدہ عقیدے کی اہمیت ۶; پسندیدہ عقیدہ کے آثار ۳; عقیدے کی اخروی قدر و قیمت ۱;
عقیدے کی حقانیت کا معیار ۳; عقیدے کی قدر و قیمت معین کرنے کا معیار ۳، ۵;
عمل: پسندیدہ عمل ۲; پسندیدہ عمل کی اہمیت ۶; پسندیدہ عمل کے آثار ۳; عمل کا اخروی حساب ۵; عمل کا
معیار ۳; عمل کی اخروی قدر و قیمت ۱; عمل کی قدر و قیمت معین کرنے کا معیار ۳، ۵;
قدر و قیمت کا تعین: قدر و قیمت تعین کرنے کا وسیلہ ۲
قدر و قیمت تعین کرنا: قدر و قیمت تعین کرنے کا معیار ۳، ۵
قیامت: قیامت اور میزان ۲، ۵; قیامت کے حساب کی حقانیت ۵; قیامت کے خصائل ۱; قیامت کے دن حق ۲; قیامت
کے دن قدر و قیمت معین کرنے کا معیار ۲; قیامت کے دن کا حساب ۸; قیامت کے دن کی رستگاری ۳; قیامت کے دن
میزان کی سنگینی کے علل و اسباب ۸

آیت ۹

﴿وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ﴾

اور جن کا پلہ ہلکا ہو گیا یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے نفس کو خسارہ میں رکھا کہ وہ ہماری آیتوں پر ظلم کر رہے تھے
۱۔ قیامت، آیات خدا کو جھٹلانے والوں کے خسارے اور نقصان کے ظاہر ہونے کا دن ہے۔
و من خفت موازينه فاولئك الذين خسروا انفسهم بما كانوا بآيتنا يظلمون

۲۔ قیامت کے دن انسان کے اعمال کا ہلکا اور بے وزن ہونا، اس کے خسارے کی علامت ہے۔

و من خفت موازينه فاولئك الذين خسروا انفسهم

۳۔ انسان کے عقائد اور اعمال کا حق کے موافق نہ ہونا ان اعمال و عقاید کے بے وزن اور ہلکا ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

والوزن يومئذ الحق ... و من خفت موازينه فاولئك الذين خسروا انفسهم

۳۔ آیات الہی کو مسلسل جھٹلاتے رہنا اور ان کا انکار کرنا، سرمایہ حیات کو ہاتھ سے کھونے اور خسارے کا باعث

ہے۔ و من خفت موازينه ... بما كانوا بايتنا يظلمون

"بای تنا" "یظلمون" سے متعلق ہے۔ چونکہ "یظلمون" حرف "بای" کے ذریعے متعدی ہوا ہے لہذا تکذیب کا معنی دیتا ہے۔

یعنی: "یکذبون بایاتنا حالکونهم ظالمین"

۵۔ انسان کے اخروی خسارے یا سعادت مندی میں اسکے اپنے اعمال کا کردار۔

الذين خسروا انفسهم بما كانوا بايتنا يظلمون

۶۔ عن امیر المؤمنین (علیہ السلام) : ... و اما قوله : " ... و من خفت موازينه " فانما یعنی الحساب ... والسیئات خفة

المیزان ... (۱)

امیر المؤمنین (علیہ السلام) سے منقول ہے کہ: آیت "و من خفت موازينه" سے مراد (قیام کے دن کا) حساب ہے ... اور گناہ،

میزان کے ہلکا اور سبک ہونے کا باعث ہیں۔

آیات خدا: آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا خسارہ ۱؛ آیات خدا کی تکذیب کا تسلسل ۳؛ آیات خدا کی تکذیب کے آثار ۳

خسارہ: اخروی خسارے کے اسباب ۵؛ خسارے کی نشانیاں ۲؛ خسارے کے اسباب ۳

خسارے والے افراد: قیامت کے دن خسارے والے افراد ۱

روایت: ۶

سعادت: اخروی سعادت کے اسباب ۵

عقیدہ: عقیدے کی قدر و قیمت معین کرنے کا معیار ۳

عمل:

عمل کی قدر و قیمت معین کرنے کا معیار ۳؛ عمل کے آثار ۵؛ عمل کے ہلکا ہونے کی علامت ۳؛ میزان عمل ۳؛ قیامت کے دن عمل کا ہلکا پن ۲

قیامت: قیامت کے دن حقائق کا ظہور ۱؛ قیامت کے دن کا حساب ۶؛ قیامت کے دن میزان کے ہلکا ہونے کے اسباب ۶

گناہ: گناہ کے اخروی آثار ۶

آیت ۱۰

﴿ وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴾

یقیناً ہم نے تم کو زمین میں اختیار دیا اور تمہارے لئے سامان زندگی قرار دیئے مگر تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔

۱۔ خداوند متعال نے انسانوں کو زمین اور اس کے وسائل سے بہرہ مند ہونے کی قدرت عطا کی ہے۔
و لقد مکنکم فی الارض

۲۔ انسانوں میں زمین کے وسائل سے استفادہ کرنے کی توانائی (اور صلاحیت) ایک ایسی نعمت ہے کہ جس پر شکر بجا لانا چاہیئے۔ و لقد مکنکم فی الارض ... قلیلاً ما تشکرون

۳۔ زمین میں انسانی زندگی گزارنے کی تمام ضروریات موجود ہیں۔ و جعلنا لکم فیہا معیش قلیلاً ما تشکرون
۳۔ زمین پر انسانوں کی معیشت (زندگی کے گزارنے کے وسائل) کو پورا کرنے کے لیے مختلف طریقوں کی طرف راہنمائی کرنے والا خداوند متعال ہے۔ و جعلنا لکم فیہا معیش

۵۔ زمین اور اس کے وسائل سے استفادہ کرنا سب انسانوں کا حق ہے نہ کہ کسی خاص گروہ کا۔
و لقد مکنکم فی الارض و جعلنا لکم فیہا معیش

۶۔ الہی نعمات کے مقابلے میں شکر گزار رہنا ضروری ہے۔

و لقد مكنكم في الارض ... قليلا ما تشكرون

۷۔ زمین میں معیشت (زندگی گزارنے کے وسائل) کا موجود ہونا انسانوں کیلئے ایک عظیم نعمت ہے جس پر انھیں شکر بجالانا چاہئے۔ و لقد مكنكم في الارض ... قليلا ما تشكرون

۸۔ غیر الہی ولایت و سرپرستی کی پیروی کرنا اور آیات خدا کو جھٹلانا، خدا کی نعمتوں کے مقابلے میں ناشکری ہے۔
و لا تتبعوا من دونه اولياء ... قليلا ما تشكرون

۹۔ خداوند متعال کی آیات پر ایمان اور دینی قوانین کی پیروی کرنا ہی الہی نعمتوں کی شکرگزاری ہے۔
اتبعوا ما انزل اليكم ... قليلا ما تشكرون

۱۰۔ نعمتوں کے مقابلے میں لوگوں کا شکر و سپاس ہمیشہ کم اور ناچیز ہے۔ قليلا ما تشكرون
کلمہ قليلاً ممکن ہے مفعول مطلق محذوف کی صفت ہو یعنی: تشكرون شكراً قليلاً اور ممکن ہے کہ "تشكرون" کے فاعل کیلئے حال ہو۔ مندرجہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بنیاد پر ہے۔

۱۱۔ بہت کم لوگ الہی نعمتوں کا شکر و سپاس بجاتے ہیں قليلاً ما تشكرون

۱۲۔ زمین کے وسائل اور معیشت کے اسباب کے خداداد ہونے کا عقیدہ آیات الہی پر ایمان لانے اور انبیاء ﷺ کی پیروی کرنے کی راہیں ہموار کرتا ہے۔ و لقد مكنكم في الارض، و جعلنا لكم فيها معيش

چونکہ قرآن کی پیروی کرنے کے حکم (اتبعوا...) اور انبیائے الہی کی اتباع کے فرمان (فلنستلن الذين ارسل اليهم) کے بعد، مذکورہ نعمتوں کو بیان کیا گیا ہے اور ان کے خداداد ہونے کی یاد دہانی کرائی گئی ہے لہذا یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ انسان، نعمتوں کی جانب متوجہ ہونے اور ان کے خداداد ہونے کا عقیدہ رکھنے کی صورت میں، انبیا ﷺ کی پیروی کرتا ہے اور آیات الہی پر ایمان لاتا ہے۔

۱۳۔ انسانوں کو آیات خدا کی جانب متوجہ کرنے اور ان میں احکام الہی کے مقابلے میں تسلیم ہونے کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے نعمات الہی کی یاد دلانا۔ و لقد مكنكم في الارض ... قليلا ما تشكرون

آیات خدا: آیات خدا کو جھٹلانا ۸

اطاعت:

اطاعت کا پیش خیمہ ۱۳؛ انبیاء کی اطاعت کا پیش خیمہ ۱۲

انسان: انسان کی قدرت ۱، ۲؛ انسان کی مادی ضروریات ۳، ۳؛ انسانوں کی اقلیت ۱۱

ایمان: آیات خدا پر ایمان ۹، ۱۲؛ ایمان کا پیش خیمہ ۱۲؛ متعلق ایمان ۹، ۱۲؛ نعمت خدا پر ایمان ۱۲
تسلیم: مقدمات تسلیم ۱۳

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۳؛ خدا کے عطایا ۱؛ نعمت خدا ۶، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱

دین: دین کی پیروی ۹

ذکر: آیات خدا کے ذکر کا پیش خیمہ ۱۳؛ نعمت کے ذکر کے آثار ۱۳

زمین: زمین سے استفادہ کرنے کا حق ۵؛ زمین کے فوائد ۳، ۷؛ زمین کے وسائل ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۷، ۱۲

شاکرین: شاکرین کی قلت ۱۱

شکر: نعمت کا شکر ۲، ۹، ۱۱؛ نعمت کے شکر کی اہمیت ۶، ۷؛ نعمت کے شکر کی قلت ۱۰

ضروریات: مادی ضروریات کا پورا ہونا ۳

کفران: کفران نعمت کے موارد ۸

معاش: معاش کا پورا ہونا ۷

وسائل: دنیاوی وسائل سے استفادہ ۱، ۲، ۵؛ دنیاوی وسائل کا عمومی ہونا ۵؛ دنیاوی وسائل کا نعمت ہونا ۲

ولایت: غیر خدا کی ولایت ۸

آیت ۱۱

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ﴾.

اور اہم نے تم سب کو پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں مقرر کیں۔ اس کی بعد ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں تو سب نے سجدہ کر لیا صرف ابلیس نے انکار کر دیا اور وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہیں ہوا

۱۔ تمام انسانوں کا خالق، خداوند متعال ہے۔ و لقد خلقنکم

۲۔ انسانوں کو انسانی شکل و شمائل عطا کرنے والا، خداوند متعال ہے۔ ثم صورّ نکم

۳۔ خداوند متعال نے انسانوں کے مبدا اور سرچشمہ (آدم ﷺ) کو خلق کرنے کے بعد اسے انسانی صورت عطا کی۔
و لقد خلقنکم ثم صورنکم ثم قلنا للملائكة اسجدوا لادم

"خلقناکم" (ہم نے تمہیں زمانہ ماضی میں خلق کیا) تمام انسانوں کی طرف خطاب ہے۔ چونکہ تمام انسان، آدم کے آگے سجدہ کرنے کے فرمان سے پہلے خلق نہیں ہوئے تھے۔ لہذا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جملہ اس چیز کی خلقت کی طرف اشارہ ہے کہ جو سب کا مبدا و منشاء ہے۔ اس لیے اس کی خلقت تمام انسانوں کی خلقت شمار ہوتی ہے۔ بعد کے جملے (ثم قلنا...) سے پتہ چلتا ہے کہ وہ چیز وہی ہے کہ جو "آدم ابو البشر" کے نام سے معروف ہے۔ قابل ذکر ہے کہ آیت کا اس بات پر دلالت کرنا کہ مذکورہ مبدا و منشاء ہی آدم ﷺ ہے فقط ایک احتمال کی صورت میں لایا گیا ہے۔

۳۔ خداوند متعال نے آدم ﷺ کو خلق کرنے کے بعد فرشتوں کو اس کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔
ثم قلنا للملائكة اسجدوا لادم

۵۔ انسانوں کے مبدا کی خلقت اور اسے انسانی صورت

عطا کرنے کے درمیان ایک زمانے کا فاصلہ موجود ہونا۔ و لقد خلقی کم ثم صورنکم
 ۶۔ انسانوں کے منشاء و مبداء کو صورت عطا کرنے اور آدم ﷺ کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دینے کے درمیان ایک
 زمانی وقفہ ہونا۔ ثم صورتکم ثم قلنا للملائكة اسجدوا لادم

۷۔ تمام ملائکہ نے فرمان الہی کے بعد، آدم کے سامنے سجدہ کیا۔ قلنا للملائكة اسجدوا لادم فسجدوا

۸۔ آدم ﷺ ایک ارجمند اور ملائکہ سے برتر انسان ہے۔ ثم قلنا للملائكة اسجدوا لادم

۹۔ ابلیس کے آدم ﷺ کے سامنے سجدہ کرنے سے پہلو تہی کرنا اور فرمان خدا کی نافرمانی کرنا۔ فسجدوا الا ابلیس

۱۰۔ ابلیس کی نفسیات اور آدم ﷺ کے آگے سجدہ کرنے اور خاضع ہونے کے درمیان ناسازگاری اور عدم موافقت

ہونا۔ الا ابلیس لم یکن من السجدين

جملہ "فسجدوا الا ابلیس" سے واضح ہے کہ ابلیس نے آدم ﷺ کے آگے سجدہ نہیں کیا۔ بنا براین جملہ "لم یکن" ایک
 حقیقت کی طرف اشارہ ہے اور وہ یہ کہ اس کا سجدہ کرنے سے انکار وقتی نہیں تھا اور نہ خاص حالات کی بنا پر اس نے
 سجدہ نہیں کیا بلکہ اسکی ذات و روح اس عمل کے ناسازگار تھی۔

۱۱۔ ابلیس، فرمان خدا کی نافرمانی کرنے سے پہلے فرشتوں کا ہم پلہ اور ان جیسے مقام و منزلت کا حامل تھا۔

قلنا للملائكة اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس

ملائکہ سے خداوند متعال کا خطاب (قلنا للملائكة اسجدوا) ابلیس کو بھی شامل ہوتا ہے اس سے واضح ہو رہا ہے کہ وہ ملائکہ کے
 برابر اور ان کا ہم مرتبہ تھا گویا اس کا شمار ان کے زمرے میں کیا گیا ہے۔

۱۲۔ آدم ﷺ کے سامنے فرشتوں کا سجدہ کرنا، تمام انسانوں کے سامنے سجدہ کرنے کی حیثیت نہیں رکھتا۔

و لقد خلقنکم ... ثم قلنا للملائكة اسجدوا لادم

آیت کے طبعی آہنگ کا تقاضا ہے کہ "ثم صورناکم" کے بعد کہا جاتا "ثم امرنا الملائكة بالسجود لکم" یہ سیاق کا تبدیل ہونا یعنی
 (کم) عام کی جگہ خاص (آدم ﷺ) کا آنا، ہو سکتا ہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ انسانوں کے مبداء و منشاء (آدم) کی
 خلقت، تمام انسانوں کی خلقت کی حیثیت رکھتی ہے لیکن انسانوں کے مبداء و منشاء (آدم) کے سامنے ملائکہ کا سجدہ، سبکے
 سامنے سجدہ نہیں تھا۔

۱۳۔ انسانوں میں ملائکہ سے بلند مقام و مرتبہ حاصل کرنے کی صلاحیت موجود ہے اور وہ اس لائق ہو سکتے ہیں کہ ملائکہ ان کے آگے سجدہ کریں۔ لقد مكنكم في الارض ... و لقد خلقنكم ... ثم قلنا للملكة اسجدوا لادم۔

گذشتہ آیت دلالت کر رہی ہے کہ اس آیت میں مذکورہ مطالب (کہ جس میں سے ایک آدم ﷺ کے آگے ملائکہ کا سجدہ ہے) سب انسانوں کے لیے نعمت الہی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جبکہ نہ تو آدم ﷺ کے آگے ملائکہ کا سجدہ، سب کے آگے سجدہ کرنے کی حیثیت رکھتا ہے اور نہ ہی اس کے سامنے سجدہ، دوسروں کے لیے نعمت ہے۔ بنا برائیں، کہہ سکتے ہیں کہ جملہ "قلنا للملاءكة" "خلقناکم" کے بعد، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خداوند نے تمام انسانوں میں یہ استعداد پیدا کی ہے کہ وہ مسجود ملائکہ بن سکتے ہیں۔

۱۴۔ انسانوں میں معنوی (و روحانی) تکامل کی استعداد و صلاحیت موجود ہونا، خداوند متعال کی نعمت میں سے ہے لہذا اس پر شکر و سپاس بجا لانا چاہیئے۔ قليلا ما تشكرون۔ و لقد خلقنكم ... ثم قلنا للملاءكة اسجدوا لادم

۱۵۔ عن ابی جعفر ﷺ فی قوله : " و لقد خلقناکم ثم صورناکم " اما " خلقناکم " فنطفة ثم علقة ثم مضغة ثم عظما ثم لحما " و اما " صورناکم " فالعين و الانف و الاذنين والفم و اليدين والرجلين ... (۱)

امام باقر ﷺ سے آیت "و لقد خلقناکم..." کے بارے میں منقول ہے کہ "خلقناکم" سے مراد خلقت و آفرینش کے مختلف مراحل ہیں یعنی پہلے نطفہ، پھر علقہ اس کے بعد مضغہ (گوشت کا لو تھڑا) اس کے بعد ہڈی، اور پھر گوشت ہے۔ اور "صورناکم" سے مراد، آنکھ، ناک، دوکان، منہ اور ہاتھ و پاؤں کے ذریعے شکل و صورت کا بننا ہے۔

۱۶۔ عن ابی عبد اللہ ﷺ : ان الملاءكة كانوا يحسبون ان ابليس منهم و كان في علم الله انه ليس منهم فاستخرج الله ما في نفسه بالحمية فقال : خلقتني من نار و خلقتهم من طين" (۲)

حضرت امام صادق ﷺ سے منقول ہے کہ فرشتوں کا خیال تھا کہ ابلیس ان میں سے ہے لیکن خداوند متعال جانتا تھا کہ وہ ان میں سے نہیں لہذا خداوند نے اس کے تکبر اور اندرونی گھمنڈ کو (آدم کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیکر) آشکار کر دیا۔ اس نے کہا "خلقتني من نار و خلقتهم من طين"۔

(۱) تفسیر قمی ج ۱، ص ۲۲۴۔ نور الثقلین ج ۲، ص ۶، ح ۱۷۔

(۲) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۹، تفسیر برہان ج ۲، ص ۵، ح ۴۔

آدم ﷺ: آدم کا قصہ; آدم کی خلقت ۳، ۲; آدم کی ملائکہ پر برتری ۸; آدم کے سامنے سجدہ ۶، ۳; آدم کے سامنے سجدہ ترک کرنا ۹، ۱۰; آدم کے مقامات ۳، ۸، ۷

ابلیس: ابلیس کا تکبر ۱۰; ابلیس کا سابقہ مقام ۱۱; ابلیس کا عصیان ۹، ۱۱; ابلیس کی جنس ۱۶; ابلیس کی نفسیات ۱۰; مقامات ابلیس ۱۱

انسان: انسان کا خالق ۱; انسان کا مقام و مرتبہ ۱۳; انسان کی خلقت کا منشاء ۵، ۳; انسان کی خلقت کے مراحل ۵، ۱۵; انسان کی شخصیت ۳; انسان کی شکل بننا ۱۵; انسان کی شکل و شمائل ۲، ۵، ۳; تکامل: تکامل کی استعداد ۱۳

خدا تعالیٰ: اوامر خدا ۳، ۶، ۷; خالقت خدا ۱، ۳; عطایاۓ خدا ۲، ۳; علم خدا ۱۶; نعمات خدا ۱۳

روایت: ۱۵، ۱۶

شکر: نعمت شکر ۱۶

شیطان: شیطان کا تکبر ۱۶

عصیان: خدا کی نافرمانی و عصیان ۹، ۱۱

ملائکہ: ملائکہ اور ابلیس ۱۶; ملائکہ کا آدم ﷺ کے آگے سجدہ کرنا، ۳، ۷، ۱۲; ملائکہ کا انسان کے آگے سجدہ ۱۳

آیت ۱۲

﴿ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ۝ ﴾

ارشاد ہوا کہ تجھے کس چیز نے روکا تھا کہ تو نے میرے حکم کے بعد بھی سجدہ نہیں کیا۔ اس نے کہا کہ میں ان سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور انھیں خاک سے بنایا ہے

۱۔ آدم ﷺ کے سامنے سجدہ کرنے کے حکم کی نافرمانی کرنے کے سبب، خداوند متعال کا ابلیس کی سرزنش کرنا اور اس سے پوچھ گچھ کرنا۔ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَا تَسْجُد

"الّا تسجد" میں کلمہ "لا" کی توجیہ میں چند آرا موجود ہیں۔ بعض نے کہا ہے "لا" زائدہ اور تاکید کے لیے ہے۔ اور بعض کا قول ہے کہ "منعک" میں "دعاک" کا معنی ہے۔ اس صورت میں "لا" نافیہ ہوگا یعنی کس چیز نے تجھے سجدہ نہ کرنے پر وارد کیا ہے۔

۲۔ دوسرے فرشتوں کی طرح ابلیس کو بھی، آدم ﷺ کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم ہوا۔
ثم قلنا للملائكة اسجدوا لآدم ... ما منعك الا تسجدوا اذ امرتك

۳۔ ابلیس کی خلقت ایک خاص آگ سے جبکہ آدم کی خلقت ایک خاص مٹی سے ہوئی ہے۔
خلقتنی من نار و خلقتہ من طین

"نار" اور "طین" کا نکرہ ہونا اس بات کی حکایت کر رہا ہے کہ آدم ﷺ و ابلیس ایک مخصوص آگ اور مٹی سے پیدا ہوئے ہیں اگر یہ معنی مراد نہ ہوتا تو وہ دونوں کلمات (نار اور طین) "ال" جنس کے ساتھ لائے جاتے

۳۔ ابلیس کی نظر میں، آگ، مٹی سے اعلیٰ اور ایک برتر عنصر ہے۔ انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین

۵۔ ابلیس کی آگ سے خلقت نے اس کو احساس دلایا کہ وہ آدم ﷺ سے برتر ہے۔
قال انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین

۶۔ خداوند متعال کے فرمان کی اطاعت (آدم ﷺ کے سامنے سجدہ) کرنے سے ابلیس کی نافرمانی کا سبب اس کا تکبر اور اپنے آپ کو برتر جاننا تھا۔ قال انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین

۷۔ تکبر و اور اپنے آپ کو برتر جاننا، خداوند متعال کی نافرمانی و عصیان کا پیش خیمہ بنتا ہے۔
ما منعك الا تسجد اذ امرتك قال انا خیر منہ

۸۔ ابلیس، ایک متکبر، قوم پرست، اور خداوند متعال کے مقابل گستاخ مخلوق ہے۔
قال انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین

۹۔ نادپرستی کا شیطانی اقدار میں سے ہونا۔ انا خیر منہ خلقتنی من نار

۱۰۔ ابلیس، خداوند متعال اور اسکی خالقیت کا معتقد تھا۔ خلقتنی من نار

۱۱۔ خداوند کی خالقیت کا عقیدہ، عصیان و نافرمانی سے نہیں روک سکتا۔

ما منعك الا تسجد اذا امرتك ... خلقتني من نار و خلقتني من طين

۱۲۔ عن ابی عبد اللہ ﷺ : ... فان اول من قاس ابليس حين قال : "خلقتني من نار و خلقتني من طين" فقاس ما

بين النار و الطين، و لو قاس نورية آدم بنورية النار عرف فضل ما بين النورين...^(۱) امام صادق ﷺ سے منقول ہے کہ... پہلا شخص کہ جس نے قیاس کیا وہ ابلیس تھا کہ جب اس نے خداوند متعال سے مخاطب ہو کر کہا: "تو نے مجھے آتش سے پیدا کیا ہے اور اس (آدم) ﷺ کو مٹی سے"۔ اس نے آگ اور مٹی کے درمیان قیاس کیا ہے۔ اگر وہ آدم ﷺ کی نورانیت کا آگ کی نورانیت (روشنی) سے مقابلہ کرتا تو اسے ان دونوں (نوروں) کے درمیان فرق معلوم ہو جاتا۔

آدم ﷺ : آدم کا مٹی سے ہونا ۳؛ آدم کی خلقت کا عنصر ۳؛ آدم کے سامنے سجدہ ۲، ۱؛ آدم کے سامنے سجدہ ترک کرنا ۶
ابلیس: ابلیس اور آدم ﷺ ۵؛ ابلیس کا آگ سے ہونا ۳، ۵، ۱۲؛ ابلیس کا تکبر ۶، ۸؛ ابلیس کا عصیان ۸، ۱؛ ابلیس کا عقیدہ ۱۰؛ ابلیس کا قدر و قیمت معین کرنا ۳؛ ابلیس کا قیاس ۱۲؛ ابلیس کا مؤاخذہ ۱؛ ابلیس کی توحید ۱۰؛ ابلیس کی خلقت ۵؛ ابلیس کی ذمہ داری ۲؛ ابلیس کی سرزنش ۱؛ ابلیس کی قوم پرستی ۸؛ ابلیس کی گستاخی ۸؛ ابلیس کے تکبر کے اسباب ۵؛ ابلیس کے رزائل ۶؛ ابلیس کے عصیان کے اسباب ۶؛ ابلیس کے وجود کا عنصر ۳، ۱۲

اقدار: شیطانی اقدار ۹

انسان: انسان کا مٹی سے ہونا ۱۲؛ خلقت انسان کا عنصر ۱۲

ایمان: ایمان کے آثار ۱۱؛ خالقیت خدا پر ایمان ۱۱؛ متعلق ایمان ۱۱

تکبر: تکبر کے آثار ۷

خاک (مٹی): مٹی و خاک کی قدر و قیمت ۳

خدا تعالیٰ: اوامر خدا ۲؛ خالقیت خدا ۱۰

روایت: ۱۲

(۱) کافی ج ۱ ص ۵۸ ج ۲۰ - تفسیر برہان ج ۲ ص ۴ ج ۲

عصیان: خدا کی نافرمانی اور عصیان کا سبب ۷، عصیان خدا ۸، ۶، عصیان کے موانع ۱۱
قیاس: اولین قیاس کرنے والا ۱۲; تاریخ قیاس ۱۲
قوم پرستی: قوم پرستی کی قدر و قیمت ۹

آیت ۱۳

﴿ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ﴾

فرمایا تو یہاں سے اتر جا تجھے حق نہیں ہے کہ یہاں غرور سے کام لے نکل جا کہ تو ذلیل لوگوں میں ہے
 ۱۔ خداوند متعال کی نافرمانی اور تکبر کرنے سے پہلے ابلیس اعلیٰ مقام و منزلت رکھتا تھا۔ قال فاهبط منها
 "منہا" اور "فیہا" کی ضمیر سے مراد وہ مقام و منزلت ہے جس پر ابلیس دوسرے فرشتوں کے ہمراہ فائز تھا۔
 ۲۔ ابلیس کا خود کو آدم ﷺ سے برتر سمجھنا، اسے اس کے بلند و بالا مقام و منزلت سے گرانے کا باعث بنا ہے۔
 قال انا خیر منه ... قال فاهبط منها

۳۔ بارگاہِ خدا میں ذلیل ترین مخلوقات میں سے ایک ابلیس ہے۔ انک من الصاغرین

۳۔ ابلیس کی ذلت و پستی اور تکبر اس کے بلند و بالا مقام و منزلت سے زوال کا باعث بنا ہے۔
 فما یكون لك ان تتكبر فيها فاخرج انك من الصاغرین

مذکورہ آیت میں ابلیس کے اخراج کی دو وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ ایک اسکا استکبار (اپنے آپ کو بڑا جاننا) جو کہ "فما یكون
 ... پر "فاخرج" کی تفریع سے سے ظاہر ہوتا ہے۔ دوم ابلیس کا پست ہونا کہ جس پر جملہ "انک من الصاغرین" دلالت
 کر رہا ہے۔

۵۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور تکبر کرنا، عصیان و نافرمانی کرنے اور معنوی زوال کا باعث ہے۔
 قال فاهبط منها فما یكون لك ان تتكبر فیہا

۶۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے اور تکبر کرنے کی سزا، ذلت و

خواری ہے۔ فما یكون لك ان تتكبر فيها فاخرج انك من الصاغرين

۷۔ فرشتوں کا مقام، خداوند متعال کے مد مقابل میں، مقام تسلیم و فرمانبرداری اور ہر قسم کے تکبر و عصیان سے دور رہنا

ہے۔ فما یكون لك ان تتكبر فيها

ابلیس: ابلیس اور آدم ﷺ؛ ابلیس عصیان سے پہلے ۱؛ ابلیس کا تکبر، ۱، ۲، ۷؛ ابلیس کا مقام ۱، ۳؛ ابلیس کی ذلت و پستی

۳، ۳؛ ابلیس کے تنزل کے اسباب ۲، ۳

انحطاط (تنزل): انحطاط کے علل و اسباب ۱۲؛ معنوی و روحانی ۱

نحطاط کی راہ ۵

پست لوگ: ۳

تسلیم: مقام تسلیم کی اہمیت ۷

تکبر: تکبر کی سزا ۶؛ تکبر کے آثار ۲، ۳، ۵

ذلت: ذلت کے علل و اسباب ۵

عصیان: عصیان کا پیش خیمہ ۵

ملائکہ: ملائکہ اور تکبر ۷؛ ملائکہ اور عصیان ۷؛ ملائکہ کی فرمانبرداری ۷؛ ملائکہ کے مقامات ۷

آیت ۱۳

﴿ قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴾.

اس نے کہا کہ پھر مجھے قیامت تک کی مہلت دے دے

۱۔ ابلیس نے بنی آدم کے محسور ہونے (قیامت) تک اپنے زندہ رہنے کی مہلت مانگ لی۔

قال انظرنی الی یوم یبعثون

"انظار" (مصدر انظر) کا معنی تاخیر اور مہلت دینا ہے ورا اس سے مراد موت کے وقت کی تاخیر ہے۔

۲۔ ابلیس، فرمان خدا کی نافرمانی کا گناہ کرنے کے باوجود، اپنے تقاضے کے قبول ہونے سے مایوس نہیں تھا۔

قال انظرونی الی یوم یبعثون

۳۔ ابلیس، آدم ﷺ سے آئندہ نسلوں کے پیدا ہونے اور ان کے حشر و نشر سے آگاہ تھا۔ انظرنی الی یوم یبعثون

۳۔ ابلیس، اپنی موت و حیات پر مشیت الہی کی حاکمیت کا معتقد تھا۔ انظرنی الی یوم یبعثون

آدم ﷺ: نسل آدم ۳

ابلیس: ابلیس کا عصیان ۲؛ ابلیس کا عقیدہ ۳؛ ابلیس کا علم ۳؛ ابلیس کا قیامت سے آگاہ ہونا ۳؛ ابلیس کا مہلت مانگنا ۱، ۲؛

ابلیس کی امید ۲؛ ابلیس کی حیات کا سرچشمہ ۳؛ ابلیس کی عمر ۱؛ ابلیس کی موت کا سرچشمہ ۳؛ ابلیس کے تقاضے ۱

خدا تعالیٰ: مشیت خدا ۳

عصیان: خدا کی نافرمانی و عصیان ۲

﴿ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴾

ارشاد ہوا کہ تو مہلت والوں میں سے ہے

۱۔ خداوند متعال نے (قیامت تک کی مہلت کے سلسلے میں) ابلیس کی درخواست قبول کر لی۔

انظرني ... قال انك من المنظرين

کلمہ مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "المنظرین" کا متعلق "الیوم یبعثون" ہو۔ کہ جو گذشتہ آیت کے قرینے کی وجہ سے حذف ہو گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بعض نے ابلیس کو مہلت دیتے جانے کو، ظاہر آیت کے مطابق، درخواست ابلیس کا قبول ہونا، قرار دیا ہے اور بعض کے بقول، جملہ "انک..." کو ابلیس کے زندہ رہنے کے بارے میں تقدیر الہی کی خبر کہا ہے یعنی وہ درخواست کرتا یا نہ کرتا، مقدر ہو چکا تھا کہ وہ زندہ رہے۔

۲۔ ابلیس، بنی آدم کے روز حشر تک زندہ رہنے والی، دراز عمر مخلوقات میں سے ہے۔

انظرني الى يوم يبعثون قال انك من المنظرين

۳۔ خداوند متعال نے، ابلیس کی طرف سے روز حشر تک زندہ رہنے کی درخواست کے بعد اسے طولانی عمر عطا فرمائی۔

انظرني الى يوم يبعثون قال انك من المنظرين

"المنظرین" کے متعلق کو ذکر نہ کرنا ہو سکتا ہے اس بات کی جانب اشارہ ہو کہ ابلیس کی درخواست فقط "انظار" میں قبول ہوئی ہے نہ کہ اس کی مدت کے بارے میں یعنی قیامت کے دن تک۔

ابلیس: ابلیس کی طولانی زندگی ۲؛ ابلیس کی عمر ۲، ۳؛ ابلیس کی مہلت قبول ہونا ۱، ۳

خدا تعالیٰ: خدا کی عطائیں ۱، ۳

آیت ۱۶

﴿ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴾

اس نے کہا کہ پس جس طرح تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں تیرے سیدھے راستہ پر بیٹھ جائوں گا
۱۔ مہلت مانگنے اور طولانی عمر کی درخواست کرنے سے ابلیس کا مقصد، لوگوں کو گمراہ کرنا ہے۔

انظرني ... لاقعدن لهم صراطك المستقيم

۲۔ ابلیس نے اپنے گمراہ ہونے کی تلافی کرنے کے لیے صراط مستقیم پر گھات لگا کر لوگوں کو گمراہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔
فبما اغويتني لاقعدن لهم صراطك المستقيم

"فبما اغويتني" میں کلمہ "بائی" سببیہ ہے۔

۳۔ ابلیس انسانوں کا دشمن ہے اور ان کے متعلق دل کینہ سے پر رکھتا ہے۔ لاقعدن لهم صراطك المستقيم

۳۔ ابلیس، خداوند متعال کے مقابلے میں ایک ناسپاس اور گستاخ عنصر ہے۔ قال فبما اغويتني

خداوند متعال کی جانب سے ابلیس کی درخواست کے قبول ہونے کا تقاضا یہ تھا کہ وہ اس نعمت الہی پر شکر بجا لاتا۔ لیکن
اس نے ایک دوسری نافرمانی کی اور خدا کے بندوں پر صراط مستقیم الہی کو بند کمرنے کا ارادہ کر لیا، اس سے اس کی
گستاخی اور ناشکری واضح ہو جاتی ہے۔

۵۔ ابلیس، صراط الہی کے مستقیم ہونے کا معترف اور معتقد تھا۔ لاقعدن لهم صراطك المستقيم

۶۔ ابلیس، اپنی گمراہی اور گمراہ کرنے معترف تھا۔ فبما اغويتني لاقعدن لهم صراطك المستقيم

۷۔ ابلیس اپنی گمراہی کو خداوند متعال کی جانب سے سمجھتا تھا۔ فبما اغويتني لاقعدن لهم صراطك المستقيم

۸۔ انسان بہکاوے میں آنے والی مخلوق ہے۔ لاقعدن لهم صراطك المستقيم

۹۔ ابلیس، انسانوں کے ان کی پیدائش سے پہلے، بہکاوے میں آنے سے آگاہ تھا۔ لاقعدن لهم صراطك المستقيم

۱۰۔ تمام انسان، اپنی پہلی فطرت کے مطابق، صراط مستقیم الہی کے سالک ہیں۔ لا قعدن لهم صراطك المستقیم
 ابلیس: ابلیس اور صراط مستقیم ۵؛ ابلیس کا اپنی گمراہی کا اقرار ۶؛ ابلیس کا اپنے بہکانے کا اقرار ۶؛ ابلیس کا انتقام ۲؛
 ابلیس کا بہکانا ۱؛ ابلیس کا صراط مستقیم کے بارے میں اقرار ۵؛ ابلیس کا عقیدہ ۵، ۴؛ ابلیس کا علم ۹؛ ابلیس کا کینہ ۳؛ ابلیس
 کی دشمنی ۳؛ ابلیس کی عمر ۱؛ ابلیس کی گستاخی ۳؛ ابلیس کی گمراہی ۲؛ ابلیس کی سرچشمہ ۴؛ ابلیس کی ناشکری ۳؛ ابلیس
 کا بہکانے کا فلسفہ ۲

انسان: انسان کا آسیب پذیر ہونا ۸، ۹؛ انسان کا بہکاوے میں آنا ۸، ۹؛ فطرت انسان ۱۰

خدا تعالیٰ: خدا کا گمراہ کرنا ۴

صراط مستقیم: صراط مستقیم سے گمراہی ۲؛ صراط مستقیم کے سالکین ۱۰

گمراہی: گمراہی کے علل و اسباب ۱، ۲

آیت ۱۷

﴿ ثُمَّ لَا تَیْنُهُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شَاکِرِیْنَ ۝۱۷ ﴾

اس کے بعد سامنے، پیچھے اور داسنے بائیں سے آئوں گا اور تو اکثریت کو شکر گزار نہ پائے گا
۱۔ انسان ہر طرف (آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں) سے ابلیس کی سازشوں کی زد میں ہے۔
ثُمَّ لَا تَیْنُهُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ

۲۔ ابلیس، انسان کو گمراہ کرنے کے لیے مختلف طریقوں اور حیلوں سے کام لیتا ہے۔ ثُمَّ لَا تَیْنُهُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ
مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر ہے کہ مذکورہ جہات (آگے پیچھے وغیرہ) ابلیس کے مختلف طریقوں، سے کنایہ ہے۔
۳۔ ابلیس انسان کو خداوند متعال کا شکر بجالانے سے روکنے کے لیے زیادہ سے زیادہ ہمہ پہلو کوشش کرتا ہے۔
ثُمَّ لَا تَیْنُهُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ ... و لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شَاکِرِیْنَ

۳۔ ابلیس بنی آدم کی سعادت اور نجات کے تمام راستے بند کرنے سے عاجز و ناتوان ہے
ثُمَّ لَا تَیْنُهُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ ... و لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شَاکِرِیْنَ

تمام جہات (مثلاً اوپر اور نیچے) کا نام نہ لینا ہو سکتا ہے اس بات کی جانب اشارہ ہو کہ ابلیس سعادت بشر کے تمام راستوں
پر مسلط نہیں ہو سکتا اور انھیں انسانوں پر بند نہیں کر سکتا۔

۵۔ تمام انسانوں کا فریضہ ہے کہ وہ خداوند متعال کا شکر و سپاس بجالائیں۔ و لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شَاکِرِیْنَ
انسانوں کو بہکانے کے بارے میں ابلیس کی بہت زیادہ تاکید اور پھران کی ناشکری کو اپنے کارنامہ کے طور پر بیان کرنا،
خداوند متعال کے سامنے شکر بجالانے کی غیر معمولی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

۶۔ خداوند متعال کے مقابلے میں بنی آدم کی ناشکری، ابلیس کی اپنے بہکانے کے حوالے سے سب سے بڑی آرزو ہے۔

ثم لاتينهم ... و لا تجد اكثرهم شكرين

۷۔ بنی آدم میں سے اکثر لوگ، ابلیس کے دھوکے اور فریب کے جال میں گرفتار ہیں اور خداوند متعال کا شکر بجا نہیں لاتے۔ و لا تجد اكثرهم شكرين

۸۔ ابلیس کی پیروی، خداوند متعال کے مقابلے میں ناشکری ہے۔ ثم لاتينهم من بين ايديهم ... و لا تجد اكثرهم شكرين

۹۔ انسانوں میں سے بہت تھوڑے لوگ، خداوند متعال شکر گزار ہیں اور ابلیس کے دھوکے و فریب سے نجات پاتے ہیں۔ و لا تجد اكثرهم شكرين

۱۰۔ ابلیس، بنی آدم میں سے بعض کے بہکاوے میں نہ آنے اور ناقابلِ نفوذ ہونے سے آگاہ ہے۔

ثم لاتينهم من بين ايديهم ... و لا تجد اكثرهم شكرين

۱۱۔ شکر گزار بندے صراطِ مستقیم پر چلنے والے ہیں۔ لا قعدن لهم صراطك المستقيم ... لا تجد اكثرهم شكرين

۱۲۔ و قال ابو جعفر (علیہ السلام) "ثم لاتينهم من بين ايديهم" معناه اھون علیہم امر الآخرة "و من خلفهم" آمرهم بجمع الاموال و البخل بها عن الحقوق لتبقى لورثتهم "و عن ايمانهم" و افسد علیہم امر دينهم بتزيين الضلالة و تحسين الشبهة "و عن شماء لهم" بتحبيب اللذات اليهم و تغليب الشهوات على قلوبهم^(۱)

حضرت امام باقر (علیہ السلام) سے منقول ہے کہ "ثم لاتينهم من بين ايديهم" سے مراد یہ ہے کہ ان پر آخرت کو ناچیز اور ہلکا بنا دوں گا۔ اور "من" خلفہم سے مراد یہ ہے کہ میں انھیں اموال جمع کرنے کا حکم دوں گا تاکہ دوسروں کے حقوق ادا کرنے سے بخل کریں اور یہ مال وارثوں کے لیے بچا رہے۔ اور "و عن ايمانهم" کا مطلب یہ ہے کہ گراہی کو زینت دیکر اور شبہات کو اچھا بنا کر ان کے دین کو تباہ کروں گا اور "عن شمائہم" کا معنی یہ ہے کہ لذات کو ان کے لیے محبوب بنا کر اور ان کی خواہشات نفسانی کو ان کے دلوں پر غالب کر کے، ان کو گمراہ کروں گا۔

ابلیس: ابلیس کا بہکاوا، ۶، ۱۱؛ ابلیس کا ضعف ۳؛ ابلیس کا علم ۱۰؛ ابلیس کی آرزو ۶؛ ابلیس کی اطاعت ۸

(۱) تفسیر بیان ج/ ۴ ص ۳۶۵۔ نور الثقلین ج/ ۲ ص ۱۱ ح ۳۳۔

ابلیس کی سازش ۳؛ ابلیس کی سازش کا وسیع ہونا ۱؛ ابلیس کے بہکانے کا طریقہ ۳؛ ابلیس کے بہکاوے میں نہ آنے والے ۹،
۱۰؛ ابلیس کے مکر سے نجات ۹

اکثریت: اکثریت کا آسیب پذیر ہونا ۷

انسان: انسان کی آسیب پذیری ۱؛ انسان کی ذمہ داری ۵؛ انسانوں کی اقلیت ۹، ۱۰؛ انسانوں کی اکثریت کا بہکاوے میں آنا
۷؛ انسانوں کی اکثریت کا کفران ۷؛ انسانوں کا کفران ۶

بخل: بخل کا منشاء ۱۱

حیات: حیات اخروی کو ہلکا اور ناچیز شمار کرنا ۱۱

دین: دین کی تباہی کی راہیں ۱۱

روایت: ۱۱

سعادت: سعادت کے موانع ۳

شاکرین: شاکرین کی قلت ۹؛ شکر بجالانے والوں کا مقام ۱۱

شکر: شکر خدا ۵، ۹؛ شکر کے موانع ۳

صراط مستقیم: صراط مستقیم کے سالکین ۱۱

کفران: کفران کے موارد ۸

گمراہی: گمراہی کی زینت ۱۱؛ گمراہی کے علل و اسباب ۱، ۲، ۱۱

لذائذ: لذائذ کے آثار ۱۱

ہواپرستی: ہواپرستی کے آثار ۱۱

آیت ۱۸

﴿ قَالَ اخْرِجْ مِنْهَا مَذْذُومًا مَّدْحُورًا لِّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ﴾

فرمایا کہ یہاں سے نکل جا تو ذلیل اور مردودہ ہے اب جو بھی تیرا اتباع کرے گا میں تم سب سے جہنم کو بھردوں گا
۱۔ خداوند متعال نے ابلیس کو تحقیر و سرزنش اور ذلت و رسوائی کے ساتھ اس کے بلند مقام و منزلت سے نکالا۔
قال اخرج منها مذء وما مدحورا

"مدحور" کا معنی ذلت و رسوائی کے ساتھ نکالا گیا ہے (لسان العرب)

۲۔ دوزخ، ابلیس، اور اس کے پیروکاروں کا حتمی ٹھکانہ۔ لَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَامِلَانِ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ

۳۔ ابلیس کا تکبر، نافرمانی اور (دوسروں کو) بہکانا اور گمراہ کرنا، اسکے دوزخ کی آگ میں گرفتار ہونے کا باعث ہے۔
مَامْنَعُكَ الْاِتْسَاجِدَ... لَامِلَانِ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ

۳۔ ابلیس کی پیروی کرنا اسی جیسا بن جانے کا باعث بنتا ہے۔ لَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَامِلَانِ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ

ابلیس اور اس کے پیروکار انسانوں کو ایک ہی ضمیر "منکم" سے خطاب کیا گیا ہے۔ جبکہ گذشتہ جملے میں فقط ابلیس مخاطب تھا۔ اس سے پتہ چلتا کہ ابلیس کی پیروی، انسان کو اس کا ہم جنس بنا دیتی ہے۔

۵۔ جہنم، ابلیس اور اس کے گروہ میں شامل ابلیسی پیروکاروں سے بھری پڑی ہوگی۔ لَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَامِلَانِ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ
"منکم" میں خطاب ہو سکتا ہے یہ نکتہ بتانے کے لیے ہو کہ انسان فقط ابلیس کی پیروی کرنے کی وجہ سے جہنم میں اس جیسا
مقام نہیں پائے گا بلکہ اس قسم کی پیروی کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اور ابلیس ہم جنس اور ہم فطرت ہو جائیں۔ یہاں تک
کہ ابلیس اور اس کے پیروکاروں کو ایک ہی ضمیر سے خطاب کیا جانے لگے۔

۶۔ آدم ﷺ کے سامنے سجدہ کرنے سے نافرمانی کرنے کے سلسلے میں خداوند متعال کا ابلیس سے بلا واسطہ گفتگو اور بات
چیت کرنا۔

قال ما منعك ... قال اخرج منها

آدم ﷺ: آدم کے سامنے سجدہ نہ کرنا ۶

ابلیس: ابلیس اور آدم ﷺ ۶; ابلیس کا جہنم میں ہونا ۳، ۵; ابلیس کا خدا سے تکلم ۶; ابلیس کا عصیان ۶; ابلیس کا ہم مرتبہ ہونا ۳; ابلیس کی اطاعت ۳; ابلیس کی تحقیر ۱; ابلیس کی سرزنش ۱; ابلیس کی عاقبت ۲; ابلیس کی نافرمانی ۱; ابلیس کے بہکاوے کے آثار ۳; ابلیس کے پیروکاروں کا جہنم میں ہونا ۵; ابلیس کے پیروکاروں کی عاقبت ۲; ابلیس کے تکبر کے آثار ۳; ابلیس کے عصیان کے آثار ۳

جہنم: جہنم کے اسباب ۳

جہنمی لوگ: ۲، ۳، ۵

خدا تعالیٰ: افعال خدا ۱; تکلم خدا ۶

آیت ۱۹

﴿وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ﴾

اور اسے آدم تم اور تمہاری زوجہ دونوں جنت میں داخل ہو جاؤ اور جہاں جو چاہو کھاؤ لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا کہ ظلم کرنے والوں میں شمار ہو جاؤ گے

۱۔ خداوند متعال نے آدم ﷺ اور انکی زوجہ کو بہشت میں سکونت اختیار کرنے کا حکم دیا۔

و يَادَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ

۲۔ خدا نے بہشت کی کھانے پینے کی تمام اشیاء آدم ﷺ اور انکی زوجہ کے لیے مباح کر دیں۔

فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا

۳۔ خداوند متعال نے ایک مخصوص درخت سے کھانا، آدم ﷺ و حوا ﷺ پر حرام کر دیا

و لَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ

پہلے جملے (فکلا...) اور (فلما ذاقا...) (آیت ۲۲) کے قرینے سے "لا تقربا..." سے مراد کھانے کی ممانعت ہے نہ فقط نزدیک ہونے کی۔

۳_ خداوند متعال نے آدم ﷺ و حوا ﷺ پر ممنوعہ درخت سے ہر قسم کا استفادہ کرنا حرام کر دیا
و لا تقربا هذه الشجرة

(لا تقربا) میں نہیں ہو سکتا ہے ہر قسم کے استفادے کی حرمت کے بارے میں کنایہ ہو۔

۵_ خداوند متعال کا آدم ﷺ و حوا ﷺ کو خبردار کرنا کہ اگر اس ممنوعہ شجرہ سے کچھ کھاؤ گے تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ و لا تقربا هذه الشجرة فتكونا من الظالمين

۶_ عورت اور مرد دونوں بارگاہ خدا میں جوابدہ ہیں۔ و لا تقربا هذه الشجرة

۷_ حضرت آدم ﷺ، اپنی زوجہ کی نسبت، بارگاہ خدا میں برتر مقام و منزلت کے حامل ہیں۔
و يادم اسكن انت و زوجك الجنة

خطاب الہی میں آدم ﷺ کا مخاطب قرار پانا ہو سکتا ہے انکی اپنی زوجہ پر برتری کی جانب اشارہ ہو۔

۸_ حسین بن میسر قال : سالت ابا عبد الله ﷺ عن جنة آدم ﷺ فقال : جنة من جنان الدنيا تطلع فيها الشمس والقمر و لو كانت من جنان الاخرة ما خرج منها ابدا^(۱)

حسین بن میسر کہتے ہیں میں نے امام صادق ﷺ سے جنت آدم ﷺ کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دنیا کے باغات میں سے ایک باغ تھا۔ کہ جس میں چاند اور سورج طلوع ہوتے تھے۔ اگر بہشتی باغات میں سے ہوتا تو آدم ﷺ ہرگز وہاں سے نکالے نہ جاتے۔

۹_ عن ابی جعفر ﷺ فی قوله : " و لا تقربا هذه الشجرة " یعنی لا تاكلا منها^(۲)

حضرت امام باقر ﷺ سے آیت " و لا تقربا..." کے بارے میں منقول ہے کہ "اس درخت کے نزدیک نہ ہونے" سے مراد "اس کا پھل نہ کھانا" ہے۔

۱۰_ واختلفوا فی الشجرة التي نهى الله آدم عنها ... و روى عن علي ﷺ انه قال : شجرة الكافور^(۳)

(۱) کافی ج ۳ ص ۲۴۷ ج ۲ نور الثقلین ج ۲ ص ۱۳ ح ۳۶۔

(۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۵ ح ۲۰۔ بحار الانوار ج ۱۱ ص ۱۸۷، ح ۴۱۔

(۳) تفسیر تبیان ج ۱ ص ۱۵۸۔ مجمع البیان ج ۱ ص ۱۹۵۔

امیر المومنین علیؑ سے منقول ہے کہ "جس درخت کے نزدیک جانے سے آدمؑ کو منع کیا گیا تھا، وہ درخت کا فور تھا۔"

۱۱۔ عبدالسلام بن صالح المہروی قال : قلت للرضاؑ : یا بن رسول اللہ اخبرنی عن الشجرة التي اكل منها آدم و حوا ما كانت ؟ فقد اختلف الناس فيها فمنهم من يروى انها الحنطة و منهم من يروى انها العنب و منهم من يروى انها شجرة الحسد، فقالؑ : كل ذلك حق، قلت : فما معنى هذه الوجوه على اختلافها ؟ فقال : يا ابا الصلت ان شجرة الجنة تحمل انواعا فكانت شجرة الحنطة و فيها عنب و ليست كشجرة الدنيا^(۱)

عبدالسلام بن صالح ہروی کہتے ہیں: میں نے امام رضاؑ سے عرض کی: اے فرزند رسول (ص) مجھے بتائیے جس درخت سے آدمؑ و حواؑ نے کھایا ہے وہ کیا تھا؟ لوگوں میں اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں وہ گندم کا پودا تھا۔ ایک گروہ کے مطابق وہ انگور کا درخت تھا بعض دوسروں کا قول ہے کہ وہ درخت حسد تھا۔ امامؑ نے فرمایا۔ یہ سب درست ہے میں نے کہا یہ جو مختلف وجوہات بیان کی گئی ہیں ان کا معنی کیا ہے؟ آپ (ص) نے فرمایا: اے ابا صلت، جنتی درخت چند

قسم کا پھل دیتا ہے یعنی گندم کے پودے سے انگور کا پھل بھی ملتا ہے وہ دنیوی درختوں کی طرح نہیں۔

آدمؑ : آدمؑ اور ممنوعہ درخت ۳، ۳؛ آدمؑ کا بہشت میں ہونا ۱، ۲؛ آدمؑ کا قصہ ۱، ۲، ۳، ۳، ۵؛ آدمؑ کو تنبیہ ۵؛ آدمؑ کی بہشت کی صفات ۸؛ آدمؑ کے مقام کی ۱ اہمیت ۷
بہشت: بہشتی درختوں کی صفات ۱۱؛ بہشتی غذائیں ۲

حواؑ : حواؑ اور ممنوعہ درخت ۳، ۳؛ حواؑ کا بہشت میں ہونا ۱؛ حواؑ کا قصہ ۱، ۳، ۳، ۵؛ حواؑ کو تنبیہ ۵؛ مقام حواؑ کی اہمیت ۷

خدا تعالیٰ: اوامر خدا ۱؛ خدا کی طرف سے تنبیہ ۵؛ نواہی خدا ۳، ۳

درخت کا فور: ۱۰

روایت: ۸، ۹، ۱۰، ۱۱

ظالمین: ۵

(۱) عیون اخبار الرضا ج ۱ ص ۳۰۶، ح ۶۷، ب ۲۸ بحار الانوار ج ۸ ح ۱۱، ص ۱۶۴ ج ۹

عورت: عورت کی ذمہ داری ۶

مرد: مرد کی ذمہ داری ۶

ممنوعہ درخت: ممنوعہ درخت سے استفادہ ۵; ممنوعہ درخت سے نہی ۳، ۳، ۹; ممنوعہ درخت کی حقیقت ۱۰، ۱۱

آیت ۲۰

﴿فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْءَاتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَتَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ﴾.

پھر شیطان نے ان دونوں میں وسوسہ پیدا کر لیا کہ جن شرم کے مقامات کو چھپا رکھا ہے وہ نمایاں ہو جائیں اور کہنے لگا کہ تمہارے پروردگار نے تمہیں اس درخت سے صرف اس لئے روکا ہے کہ تم فرشتے ہو جاؤ گے یا تم ہمیشہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ گے

۱۔ بہشت میں آدم ﷺ اور ان کی زوجہ کے ساکن ہونے کے بعد، ابلیس ان کے خلاف سازش کرنے اور انہیں فریب دینے کی فکر میں لگ گیا۔ فوسوس لهما الشیطن

جب بھی کلمہ "وسوسہ" کے بعد حرف "لام" لایا جائے تو منصوبہ بنانے اور سازش کرنے کا معنی دیتا ہے۔

۲۔ آدم ﷺ و حوا ﷺ کے خلاف سازش اور فریبکاری کرنے سے شیطان کا مقصد ان دونوں کی شرمگاہ کو آشکار کرنا تھا۔ فوسوس لهما الشیطن لیبدی لهما ما وری عنہما من سوء تهما

۳۔ ممنوعہ درخت کا پھل کھانے سے پہلے آدم ﷺ اور حوا ﷺ کی شرمگاہیں ایک دوسرے سے مستور تھیں۔ لیبدی لهما ماوری عنہما

۳۔ آدم ﷺ اور حوا ﷺ کی شرمگاہیں، ممنوعہ درخت کا پھل کھانے سے پہلے، خود انکے اپنے اوپر بھی پوشیدہ تھیں۔ فوسوس لهما الشیطن لیبدی لهما ماوری عنہما من سوء تهما

جملہ "وری عنہما" ہو سکتا ہے اس بات کی دلیل ہو کہ آدم و حوا کی شرمگاہیں، ایک دوسرے پر مخفی ہونے کے علاوہ خود ان کے اپنے اوپر بھی پوشیدہ تھیں۔

۵۔ شیطان نے آدم ﷺ و حوا ﷺ کو وسوسے میں ڈالتے ہوئے، انہیں دائمی زندگی اور فرشتہ نہ سے سنے محروم ہونے کو ممنوعہ درخت کا پھل کھانے کے حرام ہونے کی دلیل قرار دیا۔ الا ان تکونا ملکین او تکونا من الخلدین

۶۔ شیطان نے ممنوعہ درخت کے آثار کے سلسلے میں خداوند متعال پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی۔

قال ما نھکما ربکما هذه الشجرة الا ان تكونا ملکین او تكونا من الخلدین

جملہ "الا ان تكونا ... در حقیقت، کلام خداوند متعال کی تکذیب ہے چونکہ خداوند نے فرمایا تھا "فتكونا من الظالمین"

۷۔ شیطان کا، ممنوعہ درخت کی حرمت کے بارے میں، آدم ﷺ و حوا ﷺ کے ذہن میں شبہ پیدا کرنا۔

ما نھکما ربکما ... او تكونا من الخلدین

بعض نے جملہ "ما نھکما ربکما ... کا معنی اس طرح کیا ہے: یہ حرمت تمہارے لیے نہیں مگر یہ کہ تم کس طرح فرشتہ نہ بن جاؤ یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ جبکہ تم نہ تو فرشتہ ہو اور نہ ہی جنت میں ہمیشہ رہنے والے پس تمہارے اوپر کچھ بھی حرام نہیں۔

۸۔ آدم ﷺ و حوا ﷺ کو دھوکہ دیتے اور وسوسے میں ڈالتے وقت، شیطان نے اپنے کام کی بنیاد جھوٹ پر رکھی۔

ما نھکما ربکما ... الا ان تكونا ملکین

۹۔ دھوکہ و فریب دینا، وسواس میں ڈالنا، اور جھوٹ بولنا، ہی ابلیس کی شیطنیت ہے۔

الا ابلیس ... فوسوس، لهما الشیطن

خدا نے گذشتہ آیات میں شیطان کو کلمہ "ابلیس" کے نام سے یاد کیا ہے۔ اور جب اس کی سازش، دھوکہ اور فریب کو بیان کیا تو اس کو "شیطان" کے نام سے پکارا۔

۱۰۔ شیطان نے آدم ﷺ و حوا ﷺ کی نظریں، فرائض الہی کو ان کے تکامل و ترقی کی راہ میں مانع بنا کر پیش کیا۔

ما نھکما ربکما ... الا ان تكونا ملکین

"ان تكونا ... کراہیہ کو مقدر میں رکھتے ہوئے" ما نھکما کے لیے مفعول لہ ہے۔ بنا براین آیت کا معنی اس طرح ہو جائے گا: خداوند متعال نے تمہیں اس درخت کا پھل کھانے سے اس لیے منع کیا ہے کہ کہیں تم فرشتہ نہ بن جاؤ یا ہمیشہ رہنے والے نہ ہو جائے۔

۱۱۔ شیطان، انخطاط و تنزل کے علل و اسباب کو رشد و تکامل کے راستے کے عنوان سے پیش کرتا ہے۔

ما نھکما ربکما ... او تكونا من الخلدین

آدم ﷺ: آدم ﷺ اور ممنوعہ درخت ۳، ۳، ۵; آدم ﷺ کا جنت میں ساکن ہونا ۱; آدم ﷺ کا قصہ ۱، ۳، ۵، ۷; آدم ﷺ کو فریب ۱، ۲، ۸; آدم کی جائے ستر کا کشف ہونا ۲; آدم ﷺ کی جائے ستر کا مخفی ہونا ۳، ۳; آدم ﷺ کے خلاف سازش ۲

ابلیس: ابلیس اور آدم ۱، ۲، ۵، ۷، ۱۰; ابلیس اور حوا ۱، ۲، ۵، ۷، ۱۰; ابلیس کا بہکانا ۹، ۱; ابلیس کا مکرم ۱; ابلیس کا وسوسہ ۹; ابلیس کی دروغگوئی ۹; ابلیس کی سازش ۱، ۲; ابلیس کی شیطانی ۹; ابلیس کے القانات ۷; ابلیس کے رذائل ۹

افترا: خداوند متعال پر افترا باندھنا ۶

انحطاط: انحطاط و تنزل کے علل و اسباب ۱۱

حوا: حوا اور ممنوعہ درخت ۳، ۳; حوا کا قصہ ۳، ۳، ۵، ۷; حوا کو فریب ۱، ۲، ۸; حوا کی بہشت میں سکونت ۱، حوا کی جائے ستر کا پوشیدہ ہونا ۳، ۳; حوا کی جائے ستر کا کشف ہونا ۲; حوا کے خلاف سازش ۲

شبہات: شبہات کا نشا ۷

شیطان: خدا پر شیطان کی تہمت ۶; شیطان اور تکامل کے عوامل ۱۱; شیطان اور تکامل کے موانع ۱۰; شیطان کا بہکانا ۸، ۱۰، ۱۱; شیطان کا مکرم دار ۱۰; شیطان کا وسوسہ ۵، ۸; شیطان کی دروغگوئی ۸; شیطان کے بہکانے کا فلسفہ ۲; شیطان کے رذائل ۸;

ممنوعہ درخت: ممنوعہ درخت اور ابدی زندگی ۵; ممنوعہ درخت کی حرمت ۵، ۷; ممنوعہ درخت کے آثار ۶

آیت ۲۱

﴿وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ﴾.

اور دونوں سے قسم کھائی کہ میں تمہیں نصیحت کرنے والوں میں ہوں

۱۔ شیطان نے بار بار جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے آپ کو آدم ﷺ و حوا ﷺ کا خیر خواہ ظاہر کیا۔

و قاسمہما الی لکما لمن النصحین

باب مفاعله سے فعل "قاسم" کا استعمال، ... ہو سکتا ہے تاکید کے لیے ہو یعنی شیطان نے بار

بار قسمیں کھا کر ان میں وسوسہ پیدا کیا۔

۲۔ آدم ﷺ اور انکی زوجہ حوا نے پہلی بار شیطان کے روبرو ہوتے وقت اس پر بے اعتمادی کا اظہار کیا۔
و قاسمہما انی لکما لمن النصحين

عام طور پر قسم اس وقت کھائی جاتی ہے کہ جب طرف مقابل، بے یقینی اور انکار کا اظہار کرے۔

۳۔ دوسروں کو فریب دینے کے لئے جھوٹی قسم کھانا، ایک شیطانی طریقہ ہے۔ و قاسمہما انی لکما لمن النصحين

۳۔ انسانوں کو گمراہ کرنے کے لیے شیطان کا انکے کمال طلبی اور منفعت پسندی جیسے (فطری) خصائل سے غلط فائدہ اٹھانا
کرنا۔ و قاسمہما انی لکما لمن النصحين

۵۔ عن الرضا ﷺ : ... و لم یکن آدم و حوا شاهدا قبل ذلك من یحلف بالله کاذبا "فدلیہما بغرور" فاکلا منها
ثقة بيمينه بالله و کان ذلك من آدم قبل النبوة و لم یکن ذلك بذنب کبیر استحق به دخول^(۱)

امام رضا ﷺ سے منقول ہے کہ: آدم ﷺ و حوا ﷺ نے ابلیس کے قسم کھانے سے پہلے کسی کو، خداوند متعال کی
جھوٹی قسم کھاتے نہیں دیکھا تھا۔ اور "ابلیس نے انھیں فریب دیکر، (اپنے مقام سے) گمراہ دیا" انھوں نے ابلیس کی قسم پر
اعتماد کرتے ہوئے اس درخت سے (پھل) کھایا اور یہ فعل ان آدم ﷺ کی نبوت سے پہلے سرزد ہوا۔ لہذا ان پر کوئی ایسا
گناہ کبیرہ نہیں کہ جس کی وجہ سے وہ آگ کے مستحق قرار پائیں۔

آدم ﷺ : آدم ﷺ اور ابلیس ۲؛ آدم کا عصیان ۵؛ آدم کا قصہ ۲؛ آدم کا ہبوط ۵

ابلیس: ابلیس اور آدم ﷺ ۱؛ ابلیس اور حوا ﷺ ۱؛ ابلیس پر بے اعتمادی ۲؛ ابلیس کا بہکانا ۵؛ ابلیس کا کردار ۵

انسان: انسان کی خصوصیت ۳؛ انسان کی کمال طلبی ۳؛ انسان کی منفعت پسندی ۳

حوا: حوا ﷺ اور ابلیس ۲؛ حوا ﷺ کا قصہ ۲؛ حوا کا ہبوط ۵

شیطان: شیطان کا بہکانا ۱، ۳؛ شیطان کا جھوٹ بولنا ۱؛ شیطان کا غلط فائدہ اٹھانا ۳؛ شیطان کی جھوٹی قسم ۱؛ شیطان کی خیر

خواہی ۱

(۱) عیون اخبار الرضا ج ۱ ص ۱۹۶ ح ۱ ب ۱۵۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۱۱ ح ۳۴۔

قسم: جھوٹی قسم کھانا ۳

گمراہی: گمراہی کے علل و اسباب ۳، ۲

مقدسات: مقدسات سے غلط فائدہ اٹھانا ۳

آیت ۲۲

﴿فَدَلَاهُمَا بِعُرُورٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْءَاتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ
أُحْكَمَا عَنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَأَقُلَّ لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُما عَدُوٌّ مُبِينٌ﴾.

پھر انھیں دھوکہ کے ذریعہ درخت کی طرف جھکا دیا اور جیسے سی ان دونوں نے چکھنا شرمگاہ میں کھلنے لگیں اور انھوں نے
درختوں کے پتے جوڑ کر شرمگاہ ہوں کو چھپانا شروع کر دیا تو ان کے رب نے آواز دی کہ کیا ہم نے تم دونوں کو اس درخت
سے منع نہیں کیا تھا اور کیا ہم نے تمھیں بتایا تھا کہ شیطان تمھارا کھلا ہوا دشمن ہے

۱۔ شیطان اپنے فریب، دھوکے اور جھوٹی قسم کے ذریعے آدم ﷺ و حوا ﷺ کو ممنوعہ درخت تک لے آیا تاکہ وہ اس
کا پھل کھائیں۔ و قاسمہما ... فدلہما بغرور

"تدلیۃ" "دلی" کا مصد ہے جس کا معنی "بھیجنا" ہے۔ اور یہاں اس سے مراد آدم ﷺ و حوا ﷺ کو ممنوعہ درخت کے
نزدیک کرنا ہے تاکہ وہ اس کا پھل کھائیں۔ کلمہ "غرور" ہو سکتا ہے

مصدر ہو اور فریب دینے کے معنی میں ہو اور ہو سکتا ہے جمع "غار" (دھوکہ دینے والے کے معنی میں) ہو اور اس سے مراد
وہ جھوٹی اور باطل باتیں ہیں جن کے ذریعے قسم کھا کر شیطان نے آدم و حوا کو وسوسہ میں ڈالا۔

۲۔ آدم ﷺ و حوا ﷺ نے ممنوعہ درخت کے قریب ہونے کے بعد، اس کا پھل کھایا۔

فلما ذاقا الشجرة

۳۔ آدم ﷺ و حوا ﷺ ابلیس کے قسم کھانے کے بعد ممنوعہ درخت کا پھل کھانے کے برے نتائج سے پریشان تھے۔

فلما ذاقا الشجرة

کلمہ "ذوق" کہ جس کا معنی "چکھنا" ہے ہو سکتا اس نکتے کی جانب اشارہ ہو کہ آدم ﷺ و حوا ﷺ ممنوعہ درخت کو چکھنے کے
ساتھ نہ کہ، کھا کر آزمائش و تجربہ کرنا چاہتے تھے کہ آیا کوئی ناگوار رد عمل تو نہیں ہوتا۔

۳۔ فقط ممنوعہ درخت (کا پھل) چکھتے ہی، آدم ﷺ و حوا ﷺ کی شرمگاہیں ان کے اوپر عیاں ہو گئیں۔
فلما ذاقا الشجرة بدت لهما سوءتهما

۵۔ محرمات الہی کا ذرا بھرا ارتکاب بھی انسان کی ذلت و رسوائی کا سبب بن سکتا ہے
فلما ذاقا الشجرة بدت لهما سوءتهما

۶۔ انسان، بہکاوے میں آنے والی مخلوق ہے۔ فوسوس لهما ... فدلہما بغرور

۷۔ آدم ﷺ و حوا ﷺ کے شک و تردید کو دور کرنے اور انھیں اطمینان دلانے کے لیے قسم کھانا ہی کافی تھا۔
و قاسمہما ... فدلٰی ہما بغرور

۸۔ آدم ﷺ اور انکی زوجہ کا اپنی شرمگاہیں جنتی درختوں کے پتوں سے چھپانے کی کوشش کرنا۔
و طفقا یخصفان علیہما من ورق الجنہ

کلمہ "طفق" افعال مقاربہ میں سے ہے جس کا مطلب "اس نے شروع کیا" دویا چند اشیاء کے کچھ حصے کو ایک دوسرے پر رکھنا یا ایک ساتھ جوڑنا "خصف" کہلاتا ہے۔ یہاں "یخصفان" "علی" کے ساتھ متعدی ہوا ہے لہذا اس میں رکھنے کا معنی بھی موجود ہے۔ یعنی آدم ﷺ و حوا نے پتوں کو ایک دوسرے سے جوڑ کر اپنی شرمگاہ پر رکھا۔

۹۔ انسان فطرتاً اپنی شرمگاہ کے عیاں ہونے سے شرم و حیا رکھتا ہے۔
بدلت لهما سوءتهما و طفقا یخصفان علیہما

۱۰۔ آدم ﷺ و حوا ﷺ ممنوعہ درخت (کا پھل) چکھنے کے بعد، اس سے دور ہو گئے اور اس سے فاصلہ پہ جا کھڑے ہوئے۔
و نادا ہما ربہما الم انھکما عن تلکما الشجرة

مندرجہ بالا مفہوم، کلمہ "تک" کی وجہ سے اخذ کیا گیا ہے کہ جو دور کے اشارے کے لیے ہے۔

۱۱۔ آدم اور انکی زوجہ فرمان الہی کی خلاف ورزی کرنے کے سبب قرب خدا کے مقام سے دور ہو گئے۔
نادہما ربہما الم انھکما عن تلکما الشجرة

کلمہ "ندا" عام طور پر اس جگہ استعمال ہوتا کہ جہاں مخاطب، ندا دینے والے سے زیادہ فاصلے پر ہو۔ اور خداوند متعال نے یہ کلمہ، آدم اور انکی زوجہ کے تخلف کے بعد استعمال کیا ہے (یعنی مقام قرب خدا سے دور ہونے کے بعد)

۱۲۔ خداوند متعال کے اوامر، نواہی، تنبیہات اور سرزنشیں ہمیشہ انسانوں کی تربیت اور رشد کے لیے ہوتی ہیں۔
و ناد اهما ربهما الم انھکما عن تلکما الشجرة

۱۳۔ شیطان، انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے۔ ان الشیطن لکما عدو مبین

۱۴۔ آدم ﷺ و حوا ﷺ کے ساتھ شیطان کی کھلی دشمنی کے بارے میں خداوند متعال کا انھیں پہلے سے نصیحت اور متنبہ کرنا۔ و اقل لکما ان الشیطن لکما عدو مبین

۱۵۔ صراطِ مستقیم پر چلتے وقت راہ خدا کے دشمنوں کی پہچان کرنے کی ضرورت۔ و اقل لکما ان الشیطن لکما عدو مبین

۱۶۔ آدم ﷺ و حوا ﷺ سے شیطان کی دشمنی اور عداوت کے بارے میں خداوند متعال کی طرف سے انھیں کافی زیادہ خبردار کیئے جانے کے باوجود انکا شیطان کی بات قبول کرنا۔ فدلھما بغرور فلما ذاقا الشجرة

۱۷۔ آدم ﷺ اور انکی زوجہ، خداوند متعال کی تنبیہ اور نہی کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے سرزنش الہی کا نشانہ بنے۔
و ناداھما ربھما الم انھکما ... و اقل لکما ان الشیطن لکما عدو مبین

۱۸۔ خداوند اتمام حجت کئے بغیر، گناہگار بندوں کی سرزنش نہیں کمرے گا۔ الم انھکما عن تلکما الشجرة و اقل لکما ان الشیطن لکما عدو مبین

۱۹۔ عن ابی عبداللہ ﷺ : ... فلما اکلا (آدم و حوا) من الشجرة طار الحلی و الحلل عن اجسادھما و بقیا عریانین ... (۱)

امام صادق ﷺ سے منقول ہے کہ جب آدم ﷺ و حوا ﷺ نے اس ممنوعہ درخت (کا پھل) کھایا تو انکا زیور و پوشاک ان کے بدن سے جدا ہو گیا اور وہ برہنہ ہو گئے۔

۲۰۔ عن ابی عبداللہ ﷺ فی قوله : "بدت لھما سوء اھما" قال : کانت سوء اھما لا تبدو لھما یعنی کانت داخلۃ (۲)

امام صادق ﷺ سے آیت کے اس جملے "بدت"

(۱) معانی الاخبار، ص ۱۰۹ ج ۱۔ نور الثقلین ج ۲/ ص ۱۲ ج ۳۵۔

(۲) تفسیر قمی ج ۱۔ ص ۲۲۵۔ نور الثقلین ج ۲/ ص ۱۵ ج ۴۱۔

لہما سوء اتھما" کے بارے میں منقول ہے کہ آدم و حوا کی شرمگاہ نمایاں نہیں تھی۔ یعنی بدن کے اندر تھیں (اور بعد میں ممنوعہ درخت کا پھل کھانے سے نمایاں ہو گئیں)۔

آبرو: آبرو و عزت کی ہتک کی راہ ۵

آدم ﷺ: آدم ﷺ اور شیطان ۱۶; آدم ﷺ اور ممنوعہ درخت ۱، ۲، ۳، ۱۰، ۱۹; آدم ﷺ کا تقرب ۱۱; آدم کا قصہ، ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۶، ۱۹، ۲۰; آدم ﷺ کو تنبیہ ۱۳، ۱۶; آدم کی برہنگی ۱۹; آدم ﷺ کی پریشانی ۳; آدم ﷺ کی جائے ستر ۲۰; آدم ﷺ کی جائے ستر کا پوشیدہ ہونا ۸; آدم ﷺ کی جائے ستر کا کشف ہونا ۳; آدم ﷺ کی نافرمانی ۱۶، ۱۷; آدم ﷺ کے عصیان کے آثار ۱۱

ابلیس: ابلیس اور آدم ﷺ ۱; ابلیس اور حوا ﷺ ۱; ابلیس کا بہکانا ۱; ابلیس کا جھوٹی قسم کھانا ۱; ابلیس کی قسم ۳

اطمینان: اطمینان کے علل و اسباب ۷

انسان: انسان کا بہکاوے میں آنا ۶; انسان کا حیا ۹; انسان کی خصوصیت ۶; انسان کے دشمن ۱۳، ۱۴; انسان میں لچک ۶ بہشت: بہشتی درختوں کے پتے ۸

تربیت: تربیت پر اثر انداز ہونے والے عوامل ۱۲

تقرب: تقرب کے موانع ۱۱

حرام خوری: حرام خوری کے آثار ۵

حوا: حوا اور شیطان ۱۶; حوا اور ممنوعہ درخت ۲، ۳، ۱۰; حوا کا تقرب ۱۱; حوا کا عصیان ۱۶، ۱۷; حوا کا قصہ ۲، ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۶، ۱۹، ۲۰; حوا کا مقام سزا ۲۱; حوا کو تنبیہ ۱۳، ۱۶; حوا کی برہنگی ۱۹; حوا کی پریشانی ۳; حوا کی سرزنش ۱۷; حوا کے عصیان کے آثار ۱۱; حوا کے مقام ستر کی پوشیدگی ۸; حوا کے مقام ستر کا کشف ہونا ۷

خدا تعالیٰ: اتمام حجت خدا ۱۸; اوامر خدا ۱۲; خداوند متعال کی طرف سے تنبیہ ۱۲، ۱۳، ۱۶; خداوند متعال کی طرف سے سرزنش ۱۲، ۱۷; نواہی خدا ۱۲

دشمن شناسی: دشمن شناسی کی اہمیت ۱۵

دین: فلسفہ دین ۱۲

رشد: رشد و ترقی کے علل و اسباب ۱۲

روایت: ۱۹، ۲۰

سزا: سزا کا نظام ۱۸

شرم گاہ چھپانا: شرم گاہ چھپانے کی اہمیت ۹

شیطان: شیطان اور آدم ﷺ، ۱۳؛ شیطان اور انسان ۱۳؛ شیطان اور حوا ۱۳؛ شیطان کا مکمل ۱؛ شیطان کی دشمنی ۱۳،

۱۶، ۱۳

فقہی قواعد: قاعدہ عقاب بلا بیان ۱۸

قسم: قسم کھانے کے آثار ۷

مقربین: ۱۱

ممنوعہ درخت: ممنوعہ درخت سے استفادہ ۳؛ ممنوعہ درخت سے استفادہ کرنے کے آثار ۳

نافرمان لوگ: نافرمان افراد کی سرزنش ۱۸

یقین: یقین کی اہمیت ۷

آیت ۲۳

﴿ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾

ان دونوں نے کہا کہ پروردگار ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اب اگر تو معاف نہ کرے گا اور رحم نہ کرے گا تو ہم خسارہ اٹھالے والوں میں ہو جائیں گے

۱۔ ممنوعہ درخت (کا پھل) کھانے پر خداوند متعال کی طرف سے سرزنش کے بعد آدم ﷺ و حوا ﷺ کو اپنی غلطی کا

احساس ہو گیا اور انھوں نے اس کا اعتراف کر لیا۔ قالاً ربنا ظلمنا انفسنا

۲۔ آدم ﷺ و حوا ﷺ کی لغزش و خطا، وہ ظلم تھا جو انھوں نے اپنے اوپر کیا تھا۔ قالاً ربنا ظلمنا انفسنا

۳۔ گناہ اور نافرمانی ایک ایسا ظلم ہے کہ جو انسان اپنے اوپر کرتا ہے۔ قالاً ربنا ظلمنا انفسنا

۳۔ آدم ﷺ و حوا ﷺ نے اپنی لغزش کا اعتراف کرنے کے بعد، خداوند متعال سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کی

اور رحم کی درخواست کی۔ قالاً ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفر لنا و ترحمنا

۵۔ آدم ﷺ و حوا ﷺ، مغفرت اور رحمت الہی کے امیدوار تھے۔ و ان لم تغفر لنا و ترحمنا

۶۔ بارگاہ خدا میں تذلل و عبودیت کا اظہار اور اپنی خطا کا اعتراف کرنا، آداب استغفار میں سے ہے۔

ان لم تغفر لنا و ترحمنا لنكونن من الخسرين

۷۔ آدم اور حوا نے خطا اور کوتاہی کے سبب اپنے آپ کو نقصان اٹھانے والوں میں سے قرار دیا۔

ان لم تغفر لنا و ترحمنا لنكونن من الخسرين

۸۔ پروردگار کی نافرمانی اور عصیان، انسان کے خسارے کا باعث بنتا ہے۔ ظلمنا انفسنا ... لنكونن من الخسرين

۹۔ آدم ﷺ و حوا ﷺ خسارے سے اپنی نجات کا واحد سبب، خداوند متعال کی مغفرت اور رحمت کو سمجھتے تھے۔

و ان لم تغفر لنا و ترحمنا لنكونن من الخسرين

۱۰۔ گناہوں کے خسارے سے گناہگاروں کی نجات کا واحد وسیلہ اور امید خدا کی مغفرت اور رحمت الہی ہے۔

و ان لم تغفر لنا و ترحمنا لنكونن من الخسرين

۱۱۔ اپنی خطا کا احساس کرنے کے بعد، آدم ﷺ و حوا ﷺ کا بارگاہ خداوند متعال میں انتہائی تذلل و تضرع کرنا۔

ربنا ظلمنا ... لنكونن من الخسرين

آدم ﷺ: آدم ﷺ کا خسارہ ۷؛ آدم ﷺ کا ظلم ۲؛ آدم ﷺ کا عصیان ۱۱؛ آدم کا عقیدہ ۹؛ آدم ﷺ کا قصہ ۱، ۳،

۷؛ آدم ﷺ کی

امید: آدم ؑ کی دعا: آدم ؑ کی لغزش ۲

استغفار: استغفار کے آداب ۶

اقرار: خطا کا اقرار ۶

امید: رحمت خدا کی امید ۱۰; مغفرت خدا کی امید ۵، ۱۰

حوا: حوا اور ممنوعہ درخت ۱; حوا کا استغاثہ ۱۱; حوا کا اقرار عصیان ۱، ۳; حوا کا تضرع ۱۱; حوا کا خسارہ ۴; حوا کا ظلم ۳; حوا کا

عصیان ۱۱; حوا کا عقیدہ ۹; حوا کا قصہ ۱، ۳، ۴; حوا کی امید ۵; حوا کی دعا ۳; حوا کی لغزش ۲

خدا تعالیٰ: خدا کی طرف سے سرزنش ۱; رحمت خدا ۹; مغفرت خدا ۹

خود: خود اپنے اوپر ظلم ۲، ۳

خسارہ: خسارہ سے نجات کے اسباب ۱۰، ۹; خسارہ کے موجبات ۹; خسارہ کے اسباب ۴

خسارہ کرنے والے لوگ: ۴

رحمت: رحمت کی درخواست ۳

سرزنش: سرزنش کے آثار ۱

عبودیت: عبودیت کا اظہار ۶

عصیان: عصیان و نافرمانی کا ظلم ۳; عصیان کے آثار ۸

علم: علم کے آثار ۱۱

گناہ: گناہ کا خسارہ ۱۰; گناہ کا ظلم ہونا ۳

گناہگار: گناہگاروں کی نجات کے اسباب ۱۰

معافی: معافی کی درخواست ۳

آیت ۲۳

﴿ قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴾

ارشاد ہوا کہ تم سب زمین میں اتر جاؤ اور سب ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ زمین میں تمہارے لئے ایک مدت تک ٹھکانا اور سامان زندگانی ہے

۱۔ خداوند متعال نے آدم ﷺ کو اور شیطان کو حکم دیا کہ جنت سے زمین کی طرف اتر جاؤ۔

قال اهبطوا بعضكم لبعض عدو "و لکم فی الارض مستقر" کے قرینے سے "اهبطوا" کا مفعول کلمہ "الارض" ہے۔

۲۔ بنی آدم ﷺ اور شیطان کا ایک دوسرے کی عداوت اور دشمنی لئے ہوئے زمین پر اترنا۔

قال اهبطوا بعضكم لبعض عدو

جب "اهبطوا" کے مخاطب آدم ﷺ، حوا اور شیطان ہوں تو "بعضکم لبعض" سے مراد ایک جانب شیطان ہے اور دوسری جانب بنی آدم ہیں۔

۳۔ انسان دنیا میں ہمیشہ سے ایک دوسرے کی دشمنی اور عداوت کے ساتھ زندگی گزارتے آئے ہیں۔

قال اهبطوا بعضكم لبعض عدو

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر ہے کہ جب کلمہ "اهبطوا" کا مخاطب فقط بنی آدم ہوں۔ اس صورت میں "بعضکم لبعض" سے مراد انسانوں کی ایک دوسرے سے دشمنی و عداوت ہے۔

۴۔ خدا کی نافرمانی کرنے کی سزا کے طور پر آدم ﷺ، حوا اور شیطان کو زمین پر اتارا گیا۔

فدلہما بغرور ... قال اهبطوا بعضكم لبعض عدو

۵۔ آدم ﷺ و حوا ﷺ کی اولین بہشت، زمین کے علاوہ اور اس سے بلند و برتر ایک اور مکان تھا۔

و ی ادم اسکن انت و زوجک الجنة ... قال اهبطوا

جملہ "و لکم فی الارض مستقر" دلالت کر رہا ہے کہ جس بہشت میں آدم ﷺ و حوا سکونت رکھتے تھے وہ زمین میں نہیں تھی اور کلمہ "اهبطوا" حکایت کر رہا ہے کہ وہ جگہ زمین سے بلند اور برتر تھی۔

۶۔ ابلیس کا تنزل ان چار مرحلوں میں (یعنی) نافرمانی، تکبر کرنے، انسانوں کو گمراہ کرنے کا ارادہ کرنے اور آدم ﷺ و حوا کو فریب دینے کی وجہ سے انجام پایا۔

قال فاهبط منها فما يكون لك ان تتكبر فيها فاخرج ... قال اهبطوا" یہ احتمال اس بنیاد پر ہے کہ ابلیس کے تنزل کے تکرار کے چار مرحلے، اس گناہ کی وجہ سے ہیں کہ جس کا وہ مرتکب ہوا ہے: اول اس نے فرمان الہی سے پہلو تہی کی ہے اور آدم کے سامنے سجدہ نہیں کیا، اور پھر اس نافرمانی کی توجیہ اپنی برقری کے اظہار کے ذریعے کی، اس کے بعد تمام بنی آدم کو گمراہ کرنے اور بہکانے کے ارادے کا اعلان کیا، اور آخر کار آدم ﷺ و حوا ﷺ کو ممنوعہ درخت تک لاکر، جھوٹ اور فریب کے ذریعے انھیں اس درخت کا پھل کھانے کی ترغیب دلائی۔

۷۔ زمین، وقتی طور پر انسانوں اور شیاطین کی جائے سکونت اور اقامت گاہ ہے۔ و لکم فی الارض مستقر و متع الی حین "الی حین" کی قید "متاع" کو مقید کرنے کے علاوہ کلمہ "مستقر" کی تفسیر بھی ہے۔

۸۔ زمین پر بنی آدم اپنی سکونت و اقامت کی مدت سے نا آگاہ اور بے خبر ہیں۔ و لکم فی الارض مستقر و متع الی حین کلمہ "حین" کا نکرہ آنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ زمین پر انسانوں کی سکونت کا زمانہ اور مدت نامعلوم ہے۔ اور اس سے انسان آگاہ نہیں ہو سکیں گے۔

۹۔ زمین وقتی اور نامعلوم مدت تک انسانی معیشت اور زندگی کے وسائل کی حامل رہے گی۔
و لکن فی الارض مستقر و متع الی حین

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ ﷺ (فی قصۃ آدم و حوا) ... قال اللہ لہما : اہبطا من سماواتی الی الارض فانہ لا یجاورنی فی جنتی عاص و لا فی سماواتی^(۱)

حضرت امام صادق ﷺ سے (آدم ﷺ و حوا ﷺ کی داستان کے بارے میں) منقول ہے کہ: خداوند متعال نے آدم ﷺ و حوا ﷺ سے فرمایا: میرے آسمانوں سے زمین پر چلے جاؤ۔ چونکہ گناہگار نہ تو جنت میں نہ میرے آسمانوں میں میرے جوار میں رہ سکتا ہے۔

آدم ﷺ: آدم ﷺ کا بہشت میں مقام ۵؛ آدم ﷺ کا منزل ۱، ۳، ۱۰؛
آدم ﷺ کا عصیان ۱۰؛ آدم ﷺ کا فریب کھانا ۶؛ آدم ﷺ کا قصہ ۱، ۱۰؛ آدم کو عصیان کی سزا ۳
ابلیس:

(۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۱ / ح ۱۱۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۱۵ ح ۴۰۔

ابلیس کے بہکاوے کے آثار ۶؛ تکبر ابلیس کے آثار ۶؛ عصیان ابلیس کے آثار ۶؛ ہبوط ابلیس کے اسباب ۶؛ ہبوط ابلیس کے مراحل ۶

انسان: انسان کا زمین پر ہونا ۷؛ انسان کا ہبوط ۲؛ انسان کی جہالت ۸؛ انسان کی دنیوی زندگی ۳، ۹؛ انسان کی معاش ۹؛ انسانوں کی دشمنی ۲، ۳؛ زمین پر انسان کی سکونت ۸

حوا: حوا کا تنزل ۱، ۳، ۱۰؛ حوا کا جنت میں مقام ۵؛ حوا کا فریب کھانا ۶؛ حوا کا قصہ ۱، ۱۰؛ حوا کے عصیان ۱۰؛ عصیان حوا کی سزا ۳

خدا تعالیٰ: اوامر خدا ۱

روایت: ۱۰

زمین: زمین کے فوائد ۹

شیاطین: زمین پر شیاطین کی اقامت ۷

شیطان: شیطان کا ہبوط ۱، ۲، ۳؛ شیطان کی دشمنی ۲؛ شیطان کے عصیان کی سزا ۳

عصیان: خدا کا عصیان ۳

مجھولات: ۸

آیت ۲۵

﴿ قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ﴾

فرمایا کہ میں تمہیں جینا ہے اور میں مرنا ہے اور پھر اسی زمین سے نکالے جاؤ گے

۱۔ بنی آدم کی موت و حیات کی جگہ، زمین ہے۔ قال فیہا تھیون و فیہا تموتون

۲۔ زمین، شیاطین کی موت و حیات کی جگہ نہیں ہے۔ قال فیہا تھیون و فیہا تموتون و منہا تخرجون

کلمہ "قال" کا تکرار یعنی (قال اهبطوا... قال فيهما تحيون) ہو سکتا ہے، دو جملات "اهبطوا" اور "فيهما تحيون" میں مخاطب کے تبدیل ہونے کی طرف اشارہ ہو۔ گذشتہ آیت میں انسانوں کے علاوہ شیاطین بھی مخاطب تھے، اور اس آیت میں فقط انسان مخاطب ہیں اور شیاطین کو مخاطب نہیں کیا گیا، بنا برائیں کہہ سکتے ہیں کہ زمین شیاطین کی موت و حیات کی جنگ نہیں

۳۔ انسان موت کے بعد اور زمین میں دفن ہو جانے کے بعد دوبارہ زندہ ہونگے اور مٹی کے اندر سے دوبارہ بساط زمین پر لوٹ آئیں گے۔ و فيهما تموتون و منها تخرجون

زمین سے اخراج (و منها تخرجون) ہو سکتا ہے اس معنی میں ہو کہ انسان زمین کے اندر سے کہ جہاں عام طور انھیں دفن کیا جاتا ہے، دوبارہ زندہ ہونے کے بعد زمین پر لوٹائے جائیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ معنی ہو کہ کمرہ زمین سے اخراج کرنے کے بعد کسی اور جگہ منتقل کیئے جائیں۔ مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۴۔ تمام انسان زمین پر اپنا وقت گزارنے اور مرجانے کے بعد ایک دوسری جگہ منتقل کیئے جائیں گے۔ و لكم في الارض مستقر و متع الى حين ... و منها تخرجون

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب

"منھا تخرجون" سے مراد، زمین سے نکال کر کسی دوسرے مقام پر منتقل کرنا ہو۔ قابل ذکر ہے کہ آیت کے مخاطبین تمام انسان ہیں لہذا موت کے بعد سب کو زمین سے نکال کر دوسری جگہ منتقل کرنا اور وہاں ایک مدت گزارنا، وہ زمانہ ہے کہ جس کی طرف "الی حین" اشارہ کر رہا ہے۔

۵۔ دنیوی زندگی ایک وقتی گذرگاہ ہے نہ کہ انسانی زندگی کا اختتام۔ متع الى حین ... و منها تخرجون

انسان: انسان کا انجام ۴، ۵؛ انسان کی حیات مجدد ۳؛ انسان کی زمین پر بازگشت ۳؛ انسان کی زندگی گزارنے کی جگہ ۱؛ انسانوں کی موت ۱، ۳

حیات: دنیوی حیات کی محدودیت ۴، ۵

زمین: زمین کی خصوصیت ۱، ۲

شیطان: شیطان کی زندگی گزارنے کی جگہ ۲؛ شیطان کی موت کی جگہ ۲

آیت ۲۶

﴿ يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُؤَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝ ﴾

اے اولاد آدم ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جس سے اپنے شرمگاہ ہوں کا پردہ کمرو اور زینت کا لباس بھی دیا ہے لیکن تقوا کا لباس سب سے بہتر ہے یہ بات آیات الہیہ میں کہ شاید وہ لوگ عبرت حاصل کر سکیں

۱۔ تمام انسان، آدم ﷺ کی اولاد ہیں اور وہی ان سب کی پیدائش کا تکوینی مبدا ہے۔ یا بنی آدم چونکہ قرآن کے مخاطب سب انسان ہیں نہ کہ کوئی خاص طبقہ، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلمہ بنی آدم اور لوگوں کے درمیان، نسبت تساوی ہے یعنی مصداق اور افراد کے اعتبار سے سب متحد ہیں۔

۲۔ انسان کے (عیوب اور) شرمگاہ کو چھپانے والا اور اسے زینت بخشنے والا لباس خداوند متعال کی نعمات میں سے ہے۔ قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوء اتکم و ریشا

"ریش" پرندوں کے چر کو کہتے ہیں۔ اور پرندوں کے چران کو چھپاتے ہیں اور ان کے لیے باعث زینت ہیں۔ اسی مناسبت سے (یہ کلمہ) انسان کے زینت بخش لباس کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

۳۔ لباس، انسانی زندگی کی بنیادی ضروریات میں سے ہے۔ یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا خداوند متعال نے انسان کی خلقت کو بیان کرنے کے بعد لباس جیسی نعمت کی یاد دلائی ہے تاکہ اس کی غیر معمولی اہمیت کی طرف اشارہ کرے۔

۴۔ بدن کے عیوب اور شرمگاہ کو چھپانا ایک ضروری اور لازمی امر ہے۔ قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوء اتکم و ریشا و لباس التقویٰ ذلک خیر

کلمہ "لباسا" کی "یوری سوء اتکم" کے ذریعے توصیف کرنا ظاہر کرتا ہے کہ لباس کو خلق کرنے کے مقاصد میں سے ایک، شرمگاہ کا چھپانا ہے۔ یہ معنی انتہائی بلاغت کے ساتھ شرمگاہ کو چھپانے کی ضرورت کو بیان کر رہا ہے۔

۵۔ خوبصورت لباس کے ذریعے اپنی زینت کرنا، خداوند متعال کو محبوب ہے۔ قد انزلنا علیکم ... و ریشا

۶۔ بنی آدم کی سعی و کوشش اور قدرتی علل و اسباب کی تاثیر، سب مشیت اور ارادہ الہی کے ساتھ مربوط ہے۔
قد انزلنا

واضح ہے کہ لباس کا مہیا کرنا، اپنے خام مواد کے علاوہ جو کہ قدرتی علل و اسباب کے ذریعے حاصل ہوتا، انسانی سعی و کوشش سے بھی وابستہ ہے۔ قرآن نے ان سب اعمال کی نسبت خداوند متعال کی جانب دی ہے (انزلنا...) تاکہ اس حقیقت کی تاکید کی جائے کہ قدرتی علل و اسباب اور انسانی افعال اور کوشش، سب کے سب خداوند متعال کے اختیار میں ہیں۔

۷۔ تقویٰ کے ذریعے اخلاقی رذائل سے بچنے کا ظاہری عیوب کو لباس کے ذریعے چھپانے سے اہم ہونا۔
و لباس التقویٰ ذلک خیر

۸۔ انسانوں کی واقعی قدر و منزلت، تقویٰ اختیار کرنے سے مربوط ہے۔ و لباس التقویٰ ذلک خیر
مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر ہے کہ جب "خیر" صفت ہو نہ کہ افعال تفصیل اور کلمہ "ذلک" ضمیر فصل کی مانند، حصر پر دلالت کرے۔

۹۔ تقویٰ اور خوف خدا، انسان کو گناہ میں ملوث ہونے سے بچاتا ہے اور اس کے اخلاقی رذائل ظاہر نہیں ہونے دیتا۔
و لباس التقویٰ ذلک خیر

تقویٰ کو لباس سے تشبیہ دینے کے بعد اس کو برتر شمار کرنا ہو سکتا ہے اس حقیقت کی جانب اشارہ ہو کہ لباس عیوب اور (انسانی بدن میں موجود) برائی کو چھپاتا ہے اور تقویٰ انسانی روح میں پلیدی و (عیوب) پیدا ہونے سے مانع بنتا ہے۔

۱۰۔ انسان کی مادی ضروریات کو پورا کرنا اور اس کی معنوی و (روحانی) قدروں کو بیان کرنا، الوہیت خداوند متعال کی نشانی ہے۔ یا بنی آدم قد انزلنا ... ذلک من آیات اللہ

"ذلک" کا مشار الیہ، لباس کی خلقت "انزلنا علیکم لباسا" اور تقویٰ کی قدر و منزلت بیان کرنا (و لباس التقویٰ ذلک خیر) ہے، قابل ذکر ہے کہ لباس اور تقویٰ کی قدر و قیمت کا بیان آیت ہونے کے لحاظ سے کوئی خصوصیت نہیں رکھتا۔
لہذا اس میں تمام مادی ضروریات اور معنوی و (روحانی) قدروں کی وضاحت کی

جانب وسعت دی گئی ہے

۱۱۔ خداوند متعال کے نصیحت آموز احکام میں سے ایک نعمتوں کا شمار کرنا اور تقویٰ کی جانب رغبت دلانا ہے۔

ذٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذْكُرُونَ

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر ہے کہ جب "آیات اللہ" سے مراد، قرآن کے جملات اور اس کے مطالب ہوں۔

۱۲۔ آیات قرآن اور معارف دین کو بیان کرنے کے مقاصد میں سے ایک، مادی اور معنوی نعمتوں کے خدا داد ہونے کی

جانب انسان کی توجہ مبذول کروانا ہے۔ ذٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذْكُرُونَ

۱۳۔ خداوند متعال کی بارگاہ سے انسانوں کی دوری کا (بڑا) سبب انکا خداوند متعال سے غافل رہنا ہے۔

ذٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذْكُرُونَ

خطاب "یا بنی آدم..." کے بعد جملہ "لَعَلَّهُمْ يَذْكُرُونَ" میں غائب کے ضمائر کا استعمال ہو سکتا ہے اس بات کی حکایت ہو کہ انسانوں کو جب تک نصیحت کے مرحلے تک نہ لایا جائے وہ خطاب الہی سے مشرف نہیں ہو سکتے۔

۱۴۔ مادی اور معنوی نعمتوں کے خدا داد ہونے کو فراموش کرنے سے بچنے کی ضرورت۔ لَعَلَّهُمْ يَذْكُرُونَ

۱۵۔ عن ابی جعفر (علیہ السلام) فی قوله تعالى : "قد انزلنا علیکم لباسا ... و ریشا" ... و اما الریش فملتاع والمال ... (۱)

امام باقر (علیہ السلام) سے منقول ہے کہ آیت "قد انزلنا علیکم لباسا ... و ریشا" میں "ریشا" سے مراد متاع اور مال ہے۔

آدم (علیہ السلام) : نسل آدم (علیہ السلام) ۱

اخلاق : اخلاقی رذائل سے اجتناب ۷؛ اخلاقی رذائل کے موانع ۹

اقدار : اقدار کا معیار ۸؛ معنوی اقدار کا بیان ۱۰

انسان : انسان کی قدر و منزلت ۸؛ انسان کے عیوب کا چھپانا ۲، ۷؛ انسانی ضروریات کا پورا ہونا ۱۰؛ خلقت انسان کا مبدا

۱؛ انسانی ضروریات ۳

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۲۲۶۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۱۵۔ ح ۴۴۔

بدن: بدن کے عیوب کو چھپانا ۳

تقرب: تقرب کے موانع ۱۳

تقوی: تقوی کی اہمیت ۸; تقوی کی طرف حوصلہ افزائی کرنا ۱۱; تقوی کے آثار ۴، ۹

خدا تعالی: الوہیت خدا کی نشانیاں ۱۰; خدا کی نعمتیں ۱۱; مشیت خدا ۶; نعمات خدا ۲

خدا کے پسندیدہ امور: ۵

دین: فلسفہ دین ۱۲

ذکر: نعمت ذکر ۱۱

روایت: ۱۵

زینت: زینت کی اہمیت ۵

شرمگاہ: شرمگاہ کو چھپانے کی اہمیت ۳

غفلت: خدا سے غفلت کے آثار ۱۳

قدرتی علل و اسباب: قدرتی علل و اسباب کا عمل ۶

قرآن: آیات قرآن کی تبیین کا فلسفہ ۱۲

گناہ: گناہ کے موانع ۹

لباس: خوبصورت لباس ۲، ۵; لباس کی اہمیت ۳; لباس کی نعمت ۲

نعمت: خدا کی معنوی نعمتوں کی جانب توجہ ۱۲، ۱۳

وسائل: دنیاوی وسائل ۱۵

آیت ۲۷

﴿يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْءَٰهُمَا إِنَّهُ يَرَٰكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِّنْ حَيْثُ لَا تَرَوُهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ﴾.

اے اولاد آدم خبردار شیطان تمہیں بھی نہ بہکا دے جس طرح تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال لیا اس عالم میں کہ ان کے لباس الگ کر اڈے تاکہ شرمگاہ میں ظاہر ہو جائیں۔ وہ اور اس کے قبیلہ والے تمہیں دیکھ رہے ہیں اس طرح کہ تم انہیں نہیں دیکھ رہے ہو بیشک ہم نے شیاطین کو بی ایمان انسانوں کا دوست بنادیا ہے

۱۔ شیطان ہمیشہ، اولاد آدم ﷺ (یعنی انسانوں) کو بہکانے کی کوشش میں رہتا ہے۔ یا بنی ادم لا یفتنکم الشیطن
۲۔ انسانوں کو خداوند متعال کا خبردار اور نصیحت کرنا کہ وہ شیطان کے وسوسے سے گمراہ ہونے سے (اپنے آپ) کو بچائیں
۔ یا بنی ادم لا یفتنکم الشیطن

۳۔ شیطان کا دھوکہ اور فریب، آدم ﷺ و حوا ﷺ کو بہشت سے نکالنے کا باعث بنا۔
کما اخرج ابویکم من الجنة

۴۔ آدم ﷺ و حوا ﷺ کی سرگزشت اور ان کا شیطان سے فریب کھانا، تمام انسانوں کے لیے ایک درس عبرت ہے۔
لا یفتنکم الشیطن کما اخرج ابویکم من الجنة

۵۔ شیطان ایک دھوکہ باز عنصر ہے اور انسان بہکاوے

میں آنے والی مخلوق ہے۔ یابنی ادم لا یفتنکم الشیطن کما اخرج ابویکم من الجنة

۶۔ آدم ﷺ اور حوا ﷺ، تمام انسانوں کے ماں باپ ہیں۔ کما اخرج ابویکم من الجنة

۷۔ شیطان، آدم ﷺ و حوا ﷺ کے برہنہ ہونے کا باعث ہے اور جنت میں انکے (بدنی) عیوب کو بر ملا کرنے والا ہے۔ ینزع عنہما لباسہما لیریہما سوء تھما

۸۔ آدم ﷺ و حوا کی شرمگاہیں انکے شیطانی و سواس کا شکار ہونے سے پہلے، پوشیدہ تھیں۔ ینزع عنہما لباسہما

۹۔ آدم و حوا کو برہنہ کرنے اور فریب دینے سے شیطان کا مقصد، انھیں انکی شرمگاہ دکھانا تھا۔ ینزع عنہما لباسہما لیریہما سوء اتھما

۱۰۔ شیطان، آدم ﷺ و حوا ﷺ کے جنت سے نکالے جانے تک انھیں برہنہ کرنے کی کوشش میں رہا۔

اخرج ابویکم من الجنة ینزع عنہما لباسہما

جملہ "ینزع" "اخرج" کے فاعل کیلئے حال ہے۔ یعنی شیطان آدم ﷺ و حوا ﷺ کے جنت سے نکلتے وقت بھی ان کا لباس اتارنے کی کوشش میں رہا۔

۱۱۔ شیطان، بنی آدم کے عیوب اور برائیاں آشکار کرنے اور ان سے تقویٰ و پرہیزگاری کا لباس اتارنے کی کوشش میں رہتا ہے۔ ینزع عنہما لباسہما لیریہما سوء اتھما

لباس تقویٰ کی اہمیت و برتری بتانے کے بعد آدم و حوا کے برہنہ ہونے اور شیطان کے دھوکے اور فریب کے بارے میں تنبیہ کرنا، بنی آدم کو بیدار کرنے اور ہوشیار رکھنے کی ایک کوشش ہے کہ شیطان ان کا لباس تقویٰ اتارنے تک اور انکے دل و روح اور اعضاء کو تقویٰ و پرہیزگاری سے برہنہ کرنے تک کوشش کرتا رہے گا۔

۱۲۔ انسانی معاشروں کی برہنگی اور بے حیائی اس بات کی علامت ہے کہ ان پر شیطان کا تسلط ہے اور وہ ان معاشروں میں نفوذ کئے ہوئے ہے۔ لا یفتنکم الشیطن ... ینزع عنہما لباسہما لیریہما سوء تھما

۱۳۔ انسان، شیاطین کی نظروں میں ہے جبکہ وہ بنی آدم کی آنکھوں سے پنہان ہیں۔

انہ یرکم هو و قبیلہ من حیث لا ترونہم

۱۴۔ بہکاوے میں آنے والے افراد پر شیطان کے تسلط و حاکمیت اور بنی آدم پر اس کے خفیہ طور پر نفوذ پیدا کرنے کی طاقت کی وجہ سے، شیطانی و سواس اور بہکاوے کے مقابلے میں مکمل طور پر ہوشیار ہونے کی ضرورت۔

لا يفتننكم ... انا جعلنا الشياطين اولياء للذين لا يؤمنون

یہ دو جملے "انہ یراکم..." اور "انا جعلنا..." شیطان کے بہکاوے سے بچنے کے بارے میں خداوند متعال کی طرف سے تاکید کی تعلیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یعنی، ہماری تاکید اور نصیحت اس لیے ہے کہ وہ خفیہ طور پر نفوذ حاصل کرنے کا راستہ جانتا ہے۔ لہذا وہ تمہیں گمراہ کرنے کے بعد، تم پر ولایت تسلط حاصل کر لے گا۔

۱۵۔ شیطان (بھی) قبیلہ اور گروہ کا حامل ہے۔ انہ یرکم ہو و قبیلہ

۱۶۔ آیات الہی کے منکرین اور کافرین، شیاطین کی ولایت اور سرپرستی کے زیر تسلط زندگی گذارتے ہیں۔

"ذلک من ایت اللہ... انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لا یؤمنون" (گذشتہ آیت میں جملہ "ذلک من آیات اللہ" ہو سکتا ہے "لا یؤمنون" کے متعلق کا بیان ہو۔

۱۷۔ آیات الہی کے منکرین پر شیاطین کی حاکمیت اور تسلط، سنت خدا اور ارادہ الہی کے تحت ہے۔

انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لا یؤمنون

۱۸۔ خداوند متعال اور اس کی آیات پر ایمان لانا، انسان پر شیاطین کی حاکمیت و تسلط سے مانع بنتا ہے۔

انا جعلنا ... للذین لا یؤمنون

آدم ﷺ: آدم کا قصہ ۸; آدم کا مقام ستر چھپانا ۸; آدم کا مقام ستر کشف ہونا ۹; آدم کو فریب ۱; ۳; آدم ﷺ کی برہنگی ۱۰; آدم کی برہنگی کے اسباب ۷; آدم کی نسل ۶; آدم کے عیوب کا کشف ہونا ۷; آدم ﷺ کے قصہ سے عبرت ۳; آدم کے ہبوط کے اسباب ۳

آیات خدا: آیات خدا کے مکذبین اور شیاطین ۱۶

ابلیس: ابلیس اور آدم ﷺ ۹، ۱۰; ابلیس اور حوا ۹، ۱۰; ابلیس کا بہکانا ۸; ابلیس کا وسوسہ ۸

انسان: انسان کا بہکنا اور گمراہی ۱; انسان کا بہکاوے میں آنا ۵; انسان کا ضرر پذیر ہونا ۵، ۱۳; انسانوں کے والدین ۶; انسانی آنکھوں کی محدودیت ۱۳;

ایمان: آیات خدا پر ایمان ۱۸; ایمان کے آثار ۱۸; خدا

پر ایمان ۱۸

برہنگی: برہنگی کے علل و اسباب ۱۲

بے حیائی: بے حیائی کے علل و اسباب ۱۲

تاریخ: تاریخ سے عبرت ۳

تقوی: لباس تقوی ۱۱; تقوی کے موانع ۱۱

حوا: حوا کا اپنا مقام ستر چھپانا ۸; حوا کا مقام ستر ظاہر ہونا ۹; حوا کو بہکانا ۸، ۳، ۹; حوا کی برہنگی، ۱۰; حوا کی برہنگی کے اسباب ۷;

حوا کی نسل ۶; حوا کے عیوب کا ظاہر ہونا ۷; حوا کے قصے سے عبرت ۳; حوا کے بہوٹ کے اسباب ۳

خدا تعالی: خدا کا خبردار کرنا ۲; خدا کی سنن ۱۷; خدا کی نصیحتیں ۲

شیاطین: ۱۵ آیات الہی کے مکذبین اور شیاطین ۱۷; شیاطین

کی حاکمیت ۱۷; شیاطین کی حاکمیت کے موانع ۱۸; شیاطین کی ولایت ۱۶; شیاطین کی ولایت کے موانع ۱۸

شیطان: شیطان اور انسان ۱، ۱۱; شیطان کا بہکانا ۱، ۳، ۵، ۹، ۱۰، ۱۳; شیطان کا خفیہ پن، ۱۳; شیطان کا کمروار ۱، ۵، ۷،

۱۱، ۱۲; شیطان کا گمروہ ۱۵; شیطان کی طاقت ۱۳; شیطان کے دیکھنے کی طاقت ۱۳; شیطان کے دیکھنے کی محدودیت ۱۳;

شیطانی تسلط کی علامت ۱۲; شیطانی وسوسے کے آثار ۲

عبرت: عبرت کے اسباب ۳

کفار: کفار اور شیاطین ۱۶

گمراہی: گمراہی سے بچنا ۲; گمراہی کے اسباب ۲

معاشرہ: معاشرے میں برہنگی ۱۲

ہوشیاری: شیطان کے مقابلے میں ہوشیاری ۱۳

آیت ۲۸

﴿ وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴾

اور یہ لوگ جب کوئی برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے آباء اجداد کو اسی طریقہ پر پایا ہے اور اللہ نے یہی حکم دیا ہے۔ آپ فرمادیں کہ خدا بری بات کا حکم دے نہیں سکتا ہے کیا تم خدا کے خلاف وہ کہہ رہے ہو جو جانتے بھی نہیں ہو

۱۔ بے ایمان بدکار اپنے (برے) کردار کی توجیہ کرتے ہوئے اسے اپنے آباء اجداد کے طریقے کی پیروی کا نام دیتے ہیں۔
لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ۔ وَاِذَا فَعَلُوا فَحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا اَبَاءَنَا

۲۔ الہی فکر و بصیرت کے مطابق، گذشتہ لوگوں کی بری رسوم کی تقلید و پیروی کرنا ایک ناپسندیدہ اور قابل مذمت فعل ہے۔ وَاِذَا فَعَلُوا فَحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا اَبَاءَنَا

۳۔ جو معاشرے، احکام الہی کے اجرا کے خیال سے، اپنے آبا و اجداد کی بری رسوم کی پیروی اور تقلید کرتے ہیں وہی شیاطین کے زیر تسلط معاشرے ہیں۔ لَنَا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ اَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ... اللَّهُ اَمَرْنَا بِهَا

جملہ "اِذَا فَعَلُوا ... " "لَا يُؤْمِنُونَ" پر عطف ہے۔ اور درحقیقت "الَّذِينَ" کے لیے صلہ ہے۔ یعنی: "اَنَا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ اَوْلِيَاءَ اِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً ..."

۴۔ خداوند متعال کے فرمان کو اجرا کرنے کے خیال سے ناپسندیدہ اور برے کاموں کی توجیہ کرنا، شیطان کی ولایت و سرپرستی کا نتیجہ ہے۔ اَنَا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ اَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ... اللَّهُ اَمَرْنَا بِهَا

۵۔ دین میں بدعت ایجاد کرنے والے لوگ، شیطان

کے پیروکار اور اسکی سرپرستی کے تحت رہنے والے عناصر ہیں۔

انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لا یؤمنون ... اللہ امرنا بھا

۶۔ زمانہ جاہلیت کے بدکردار کفار جہالت کی بنا پر ناپسندیدہ اور برے کاموں کے ارتکاب کو فرمان خدا کا اجر اکرنا سمجھتے

تھے۔ و اذا فعلوا فحشة قالوا ... اللہ امرنا بھا

۷۔ زمانہ جاہلیت کے بدکردار کفار کی نظر میں ان کے آبا و اجداد کا طریقہ، خداوند متعال کے حکم سے زیادہ اہم تھا۔

قالوا و جدنا علیہا اباؤنا واللہ امرنا بھا

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کیونکہ بدکردار لوگ اپنے کردار کی توجیہ کرتے وقت امر خدا سے پہلے اپنے ابا و

اجداد کے طریقے سے تمسک کرتے تھے۔

۸۔ ہرگز خداوند متعال نے برے اور پلید کاموں کے ارتکاب کا حکم نہیں دیا اور نہ ہی دے گا۔

قل ان اللہ لا یامر بالفحشاء

فعل ماضی "امرنا" کے جواب میں فعل مضارع "لا یامر" کا استعمال یہ مطلب بتانے کے لیے ہے کہ خداوند متعال کبھی بھی

(ماضی حال اور مستقبل میں) فحشاء اور برائیوں کا حکم نہیں دیتا۔

۹۔ پسندیدہ اور ناپسندیدہ اعمال کا خداوند متعال کے امر و نہی کے بغیر موجود ہونا۔

ان اللہ لا یامر بالفحشاء

۱۰۔ خداوند متعال کے امر و نہی کے بغیر، انسانی عقل، اچھے اور برے کردار اور اعمال کا ادراک کر سکتی ہے۔

قل ان اللہ لا یامر بالفحشاء

۱۱۔ خداوند متعال کی جانب سے کسی حکم کے صادر ہونے کے یقین کے بغیر، اسکی جانب کوئی حکم منسوب کرنا ایک

ناپسندیدہ اور قابل مذمت فعل ہے۔ اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون

۱۲۔ علم اور یقین کی بنا پر ہر چیز (فعل، کلام، صفت وغیرہ) خداوند متعال کی جانب منسوب کی جانی چاہیئے۔

اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون

۱۳۔ محمد بن منصور عن عبد صالح قال : سألته عن قول الله : " و اذا فعلوا فاحشة " الی قوله۔ اتقولون علی اللہ ما

لا تعلمون " ... فقال فان هذا من اءمة الجور ادعوا ان الله امرهم بالایات مام بهم فرد الله ذلك علیهم فاخبرنا انهم

قد قالوا علیہ الکذب فسمى ذلك منهم

محمد بن منصور کہتے ہیں میں نے حضرت امام کاظم علیہ السلام سے آیت "و اذا فعلوا فاحشة" کے بارے میں پوچھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ مطلب آئمہ جور (ظالم رہبروں) کے بارے میں ہے۔ کہ جنکا دعویٰ تھا کہ خداوند متعال نے لوگوں کو ان کی پیروی و اقتدا کا حکم دیا ہے۔ خداوند نے ان کے اس ادعا کو رد کیا ہے اور ہمیں خبر دی ہے کہ انھوں نے خداوند متعال پر افترا باندھا ہے۔ اور اس جھوٹ اور افتراء کو "فاحشة" کا نام دیا ہے۔

افترا: خداوند متعال پر افترا باندھنا ۱۱

بدعت: بدعت پر مذمت و سرزنش ۱۱

بدعت گزار لوگ: ۵

بدکردار: بدکردار کا فر ۱

بصیرت: الہی فکر و بصیرت کی قدر و منزلت ۲؛ باطل اور غلط فکر و بصیرت ۶

تقلید: آبا و اجداد کی تقلید ۱؛ ۳؛ ۴؛ گزشتہ لوگوں کی تقلید ۲؛ ناپسندیدہ تقلید ۲، ۳؛ حسن عقلی: ۹، ۱۰

خدا تعالیٰ: اوامر خدا، ۸؛ تنزیہ خدا ۸؛ خدا کی جانب کسی حکم کی نسبت ۱۱، ۲۱

روایت: ۱۳

رہبر: ظالم رہبروں کی دروغگوئی ۱۳

شیاطین: شیاطین کی حاکمیت، ۳

شیطان: تسلط شیطان کے آثار ۳، شیطان کے پیروکار ۵، ولایت شیطان ۵، ولایت شیطان کے آثار ۳

عمل: ناپسندیدہ عمل کی توجیہ ۱، ۳، ۱۱

قبح عقلی: ۹، ۱۰

کفار: جاہل کفار ۶، جاہل کفار کی سوچ ۴؛ کفار اور اوامر

(۱) تفسیر عیاشی ج/ ۲ ص ۱۲ ح ۱۵ کافی ج/ ۱ ص ۳۷۳، ح ۹۔

خدا ۶؛ کفار کی سوچ ۶؛ کفار کے برے اعمال ۶

مستقلات عقلیہ: ۱۰

معاشرہ:

امر شیطان کے زیر تسلط معاشرے ۳

آیت ۲۹

﴿قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ﴾

کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار نے انصاف کا حکم دیا ہے اور تم سب ہر نماز کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھا کرو اور خدا کو خالص دین کے ساتھ پکارو اس نے جس طرح تمہاری ابتدا کی ہے اسے طرح تم پلٹ کر بھی جانو گے
۱۔ خداوند متعال نے قسط (عدل و انصاف کرنے) کا حکم دیا ہے نہ کہ بدی اور برائی کے ارتکاب کا۔

ان الله لا يامر بالفحشاء ... قل امر ربى بالقسط

۲۔ برے اور قبیح کردار عدل و انصاف کے دائرے سے خارج ہیں۔

قل ان الله لا يامر بالفحشاء ... قل امر ربى بالقسط

۳۔ قسط (عدل و انصاف کرنے) کے حکم کا سرچشمہ ربوبیت خداوند ہے۔ قل امر ربى بالقسط

۴۔ مساجد میں حاضر ہوتے وقت (یعنی نماز پڑھتے وقت) خداوند متعال کی جانب مخلصانہ طور پر متوجہ ہونا اور اس کے غیر سے مکمل قطع تعلق کر لینا کا ضروری ہونے و اقیموا و جوهکم عند کل مسجد

۵۔ مسجد میں عبادت کرنے اور نماز پڑھنے کی اہمیت و اقیموا و جوهکم عند کل مسجد

۶۔ انسانوں کا فریضہ ہے کہ وہ بارگاہ خداوند میں عبادت

اور دعا کریں۔ وادعوہ مخلصین لہ الدین

۷۔ دعا اور عبادت میں اخلاص کی ضرورت۔ وادعوہ مخلصین لہ الدین

۸۔ بارگاہ خداوندی میں دعا اور مناجات کرنے کی شرائط میں سے ایک، شرک سے پرہیز کرنا اور کامل اخلاص کے ساتھ دین پر

کاربند رہنا ہے۔ وادعوہ مخلصین لہ الدین

۹۔ عبادت اور پرستش میں قسط (عدل و انصاف) کے مصادیق میں سے ایک دین کی مخلصانہ پابندی کرنا اور غیر خدا سے مکمل قطع تعلق کرنا ہے۔ قل امر ربی بالقسط و اقیموا وجوہکم عند کل مسجد وادعوہ مخلصین لہ الدین

۱۰۔ قدریں متعین کرنے میں گزشتہ لوگوں کے طور طریقوں سے تمسک کرنا، عبودیت خدا میں اخلاص کے مخالف ہے۔ قالوا وجدنا علیہا اباءنا ... وادعوہ مخلصین لہ الدین

۱۱۔ دین میں قانون گزاری خدا سے مخصوص ہے۔ وادعوہ مخلصین لہ الدین

۱۲۔ معاد اور اخروی زندگی، تمام انسانوں کے لیے ایک ضروری امر ہے۔ کما بداکم تعودون

۱۳۔ انسانوں کے معاد (آخرت کی طرف پلٹنے) کا ان کے آغاز خلقت کے مانند اور مشابہ ہونا۔ کما بداکم تعودون

۱۴۔ انسان کی اولین خلقت، معاد کے ممکن ہونے کی ایک دلیل ہے۔ کما بداکم تعودون

۱۵۔ معاد (عالم آخرت) کی جانب توجہ، دین میں اخلاص اور قسط (عدل و انصاف) کی بنیاد ہے۔ امر ربی بالقسط ... مخلصین لہ الدین کما بداکم تعودون

۱۶۔ دین، اجتماعی، عبادی اور اعتقادی پہلوؤں کا حامل ہے۔

امر ربی بالقسط و اقیموا ... وادعوہ مخلصین لہ الدین کما بداکم تعودون

۱۷۔ عن ابی عبد اللہ ؑ فی قوله تعالى : و اقیموا وجوہکم عند کل مسجد " قال : مساجد محدثہ فامروا ان

یقیموا وجوہہم شطر المسجد الحرام ^(۱)

(۱) تہذیب شیخ طوسی ج ۲ ص ۴۳ ح ۴ ب ۵ نور الثقلین ج ۲ ص ۱۸ ح ۵۷۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ: آیت "و اقيموا وجوهكم..." سے مراد نو بنیاد مساجد ہیں۔ لوگوں کا فریضہ ہے کہ ان میں (عبادت کرتے وقت) مسجد الحرام کی جانب رخ کر کے کھڑے ہوں۔

اخلاص: اخلاص کے مقدمات ۱۵; اخلاص کے موانع ۱۰

اقدار: اقدار کا معیار ۱۰

التقاط: التقاط سے اجتناب

انسان: انسان کی خلقت ۱۳; ذمہ داری انسان ۶

انصاف: انصاف کی اہمیت ۱

تشبیہات: خلقت انسان کے آغاز سے تشبیہ ۱۳

تقلید: آبا و اجداد کی تقلید ۱۰

حضور قلب: حضور قلب کی اہمیت ۳

حیات: موت کے بعد کی حیات ۱۲

خدا تعالیٰ: اوامر خدا ۱; تنزیہ خدا ۱; اخلاص سے مختص امور ۱۱; ربوبیت خدا ۳

دعا: دعا کی اہمیت ۶; دعا کی شرائط ۸; دعا میں اخلاص ۷

دین: دین کا اجتماعی پہلو ۱۶; دین کا عبادی پہلو ۱۶; دین کا عقیدتی پہلو ۱۶; دین کو وضع کرنا ۱۱; دین کی پابندی ۸، ۹; تعلیمات دین کی حدود ۱۶

روایت: ۱۷

رسوم: گزشتہ لوگوں کی رسوم کی قدر و منزلت ۱۰

شرک: شرک سے اجتناب ۸

عبادت: عبادت میں اخلاص ۷; عبادت میں عدل و انصاف ۶; مسجد میں عبادت ۵

عبودیت: عبودیت میں اخلاص ۱۰
 عدالت: عدالت کا لحاظ رکھنے کی راہ ۱۵; عدالت کی اہمیت ۱، ۲، ۳; عدالت کے موقع ۹
 عمل: ناپسندیدہ عمل ۲
 فحشاء: فحشاء سے نہی و ممانعت ۱
 قانون وضع کرنا: قانون وضع کرنے کا معیار ۱
 قرآن: قرآن کی تشبیہات ۱۳
 مسجد: مسجد کے آداب ۲
 مسجد الحرام: مسجد الحرام کی فضیلت ۱۴
 معاد: معاد کا حتمی ہونا ۱۲; معاد کی جانب توجہ کے آثار ۱۵; معاد کے دلائل ۱۳، ۱۳
 مناجات: مناجات کی اہمیت ۶; مناجات کی شرائط ۸
 نماز: مسجد میں نماز ۵; نماز اور قبلہ ۱۴

آیت ۳۰

﴿فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ إِنَّهُمْ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهِتَدُونَ﴾.

اس نے ایک گروہ کو ہدایت دی ہے اور ایک پر گمراہی مسلط ہو گئی ہے کہ انہوں نے شیاطین کو اپنا ولی بنالیا ہے اور
 خدا کو نظر انداز کر دیا ہے اور پھر ان کا خیال ہے کہ وہ ہدایت یافتہ بھی ہیں
 ۱۔ قیامت کے دن، انسانوں کا اپنی اولین خلقت کی طرح، دو ہدایت یافتہ اور گمراہ شدہ گروہوں کی

صورت میں حاضر ہونا۔ فریقا ہدی

جملہ "فریقاً ہدی..." "بد اکم" کے فاعل کے لیے حال اور جملہ "کما بد اکم تعودون" میں بیان ہونے والی وجہ مشابہت کو ظاہر کر رہا ہے۔ اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ خداوند متعال نے تمہیں خلق کیا جبکہ ہدایت کے لائق افراد کی ہدایت کی اور گمراہی کے مستحق لوگوں کو گمراہ کیا اور تم اس طرح (دو گروہوں کی صورت میں) اس کی جانب لوٹ جاؤ گے۔

۲۔ ہدایت یافتہ افراد کا ہدایت پانا اور گمراہوں کا گمراہ ہونا، خداوند متعال کے اختیار میں ہے۔ فریقا ہدی و فریقاً حق علیہم الضللة

کلمہ "فریقاً حق..." میں "فریقاً" ایک محذوف عامل کے لیے مفعول بہ ہے۔ اور جملہ "حق علیہم الضلالة" دلالت کر رہا ہے کہ وہ محذوف عامل، فعل "اضل" ہے۔

۳۔ انسانوں کے ایک گروہ کی عاقبت گمراہی اور ضلالت ہے۔ و فریقاً حق علیہم الضللة

۳۔ انسانوں کی خلقت کے وقت، وہ نہ تو گمراہ ہیں اور نہ ہی انکا ہدایت یافتہ ہونا ثابت ہے۔
کما بد اکم تعودون فریقاً ہدی و فریقاً حق علیہم الضللة

قرآن نے جملہ "انهم اتخذوا الشياطين اولياء من دون الله" کے ذریعے انسانوں کی گمراہی اور ہدایت یافتہ ہونے کی توفیق کو خود ان کی جانب نسبت دی ہے۔ واضح ہے کہ انسان، اپنی پیدائش کے وقت نہ تو انتخاب کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ ہی اس کی جانب ایسے فعل کی نسبت دی جاسکتی ہے کہ جس پر مواخذہ کرنا صحیح ہو۔ بنا براین، ہدایت پانے یا گمراہ ہونے کا ثابت ہونا اس مرحلے کے بعد ہے یعنی انتخاب کرنے کے مرحلے کے بعد ہی انسان کی گمراہی یا ہدایت یافتہ ہونا ثابت ہو سکتا ہے۔

۵۔ خداوند متعال کی بجائے، شیاطین کی سرپرستی کو قبول کرنا ہی گمراہی اور ہدایت الہی سے دوری کے ثابت ہونے کا باعث بنتا ہے۔ فریقاً حق علیہم الضللة انهم اتخذوا الشياطين اولياء من دون الله

۶۔ شیاطین کو اپنا دوست سمجھنا، ہدایت کے تمام راستے بند کر دیتا ہے۔

و فریقاً حق علیہم الضللة انهم اتخذوا الشياطين اولياء

کلمہ "ولی" کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک "دوست" اور دوسرا "سرپرست" مندرجہ بالا مفہوم پہلے معنی کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۷۔ شیاطین ہمیشہ، بنی آدم پر ہدایت کا راستہ بند کرنے

کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ انھم اتخذوا الشیاطین اولیاء

۸۔ ہدایت الہی سے بہرہ مند ہونے کی شرط، ولایت خداوند متعال کو قبول کرنا ہے۔

و فریقاً حق علیہم الضلۃ انھم اتخذوا الشیاطین اولیاء من دون اللہ

جملہء "انھم..." کے مفہوم سے مندرجہ بالا مفہوم اخذ ہوتا ہے۔

۹۔ انسان (خود اپنے لیے) "ہدایت" یا "گمراہی" کا راستہ منتخب کر سکتا ہے۔

حق علیہم الضلۃ انھم اتخذوا الشیاطین اولیاء

۱۰۔ شیاطین کی ولایت (سرپرستی) قبول کرنے والے اپنی گمراہی سے بے خبر ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ توفیق ہدایت ان

کے شامل حال ہے۔ و یحسبون انھم مہتدون

۱۱۔ گمراہوں کا اپنی ضلالت سے بے خبر ہونا، انکی ہدایت کے راستے کو ختم کر ڈالتا ہے۔

فریقاً حق علیہم الضلۃ انھم اتخذوا ... و یحسبون انھم مہتدون

انسان: انسان خلقت کے وقت ۳؛ انسان قیامت کے دن ۱؛ انسان کا اختیار ۹؛ انسان کا انجام ۳؛ گمراہ انسان ۳

خدا تعالیٰ: اختیارات خدا ۲؛ اضلال خدا ۲؛ ولایت خدا کو قبول کرنا ۸؛ ہدایت خدا ۲

دوستی: شیطان سے دوستی کے آثار ۶

شیاطین: شیاطین کا اضلال ۷؛ شیاطین کا کردار ۷؛ شیاطین کی ولایت قبول کرنا ۵، ۱۰؛ شیاطین کے پیروکاروں کی سوچ ۱۰؛

شیاطین کے پیروکاروں کی گمراہی ۱۰

گمراہ: گمراہ افراد اور قیامت کا دن ۱؛ گمراہوں کی گمراہی ۲، ۱۱؛ گمراہ افراد کی جہالت ۱۱

گمراہی: گمراہی کا انتخاب ۹؛ گمراہی کے ثابت ہونے کے اسباب ۵

ہدایت: ہدایت کا انتخاب ۹؛ ہدایت کی شرائط ۸؛ ہدایت کے موانع ۵، ۶، ۷، ۱۱

ہدایت یافتہ: ہدایت یافتہ افراد اور قیامت ۱؛ ہدایت یافتہ کی ہدایت ۲

آیت ۳۱

﴿ يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴾ .

اے اولاد آدم ہر نماز کے وقت اور ہر مسجد کے پاس زینت ساتھ رکھو اور کھا و پیو مگر اسراف نہ کرو کہ خدا اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے

۱۔ مساجد میں حاضر ہونے کے وقت اپنی آرائش اور زینت کرنا ضروری ہے۔

یا بنی ادم خذوا زینتکم عند کل مسجد

۲۔ عبادت اور نماز کے وقت ظاہری زینت اور خوبصورتی، خداوند متعال کو محبوب ہے۔

خذوا زینتکم عند کل مسجد

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا کہ جب کلمہ "مسجد" اسم زمان یا اسم مکان ہو نہ رسمی مساجد مراد ہو۔ اسی صورت میں "سجدہ" سے مراد، خدا کی پرستش اور اس کے سامنے خضوع ہے کہ جس کا مصداق تام اور جلوہ کامل "نماز" اور خاک پر پیشانی رکھنا ہے۔

۳۔ دنیا اور آخرت (زینت اور عبادت) میں اسلامی نقطہ نظر سے ہم آہنگی۔

یا بنی ادم خذوا زینتکم عند کل مسجد

۳۔ اسراف سے پرہیز کرتے ہوئے، کھانے پینے کی اشیاء سے بہرہ مند ہونے کا جواز۔

کلوا واشربوا و لا تسرفوا

۵۔ کھانے پینے کی اشیاء سے استفادہ کرنے میں اسراف کرنا سب لوگوں کے لئے حرام ہے۔

کلوا واشربوا و لا تسرفوا۔

۶۔ زینت سے متعلقہ چیزوں سے استفادہ کرتے وقت اسراف کرنے کی حرمت۔

خذوا زینتکم ... و لا تسرفوا

یہ مفہوم اس بات پر مبنی ہے کہ "ولا تسرفوا" "کلوا واشربوا" کے علاوہ "خذوا زینتکم" کی طرف بھی ناظر ہو۔ آیت کا ذیل (انہ ...) اس احتمال کی تائید کر رہا ہے۔

۷۔ اسراف کرنے والے، محبت خدا سے محروم ہیں۔ انہ لا یحب المسرفین

۸۔ اپنے آپ کو زینت اور آراستہ کرنے میں افراط کرنا اور کھانے پینے میں اسراف کرنا، خداوند متعال کی محبت سے محروم ہونے کا سبب بنتا ہے۔ خذوا زینتکم ... و لا تسرفوا انه لا يحب المرفین

۹۔ محبت خداوند متعال حاصل کرنے اور اس کے حصول میں مانع اشیاء سے بچنے کی ضرورت۔
لا تسرفوا انه لا يحب المرفین

۱۰۔ عن خيثمة قال : كان الحسن بن علي عليه السلام اذا قام الى الصلوة لبس اجود ثيابه فقيل له : يا بن رسول الله لم تلبس اجود ثيابك ؟ قال : ان الله تعالى جميل يحب الجمال فاتجمل لربّي و هو يقول : "خذوا زینتکم عند کل مسجد" (۱)

خیثمہ سے منقول ہے کہ امام حسن مجتبیٰ عليه السلام نماز کے وقت اپنا بہترین لباس پہنتے تھے۔ آپ سے کسی نے پوچھا آپ کیوں اتنا بہترین لباس پہنتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: خداوند متعال جمیل ہے اور جمال (زیبائی) سے محبت کرتا ہے خدا کی خاطر اپنے آپ کو آراستہ کرتا ہوں، چونکہ اسی کا فرمان ہے کہ "ہر عبادت کے وقت اپنے آپ کو زینت سے آراستہ کیا کرو" ۱۱۔ سئل ابو الحسن الرضا عليه السلام عن قول الله عزوجل: "خذوا زینتکم عند کل مسجد" قال: من ذلك التمشط عند کل صلوۃ (۲)

امام رضا عليه السلام نے "خذوا زینتکم..." کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا: اس آیت کے مصادیق میں سے ایک، ہر نماز کے وقت بالوں میں کنگھی کرنا ہے۔

۱۲۔ عن ابی عبد الله عليه السلام فی قوله تعالى : "خذوا زینتکم عند کل مسجد" قال: الغسل عند لقاء کل امام (۳)
امام صادق عليه السلام سے آیت "خذوا زینتکم..." کے بارے میں منقول ہے کہ اس آیت کے مصادیق میں سے ایک، ہر امام اور پیشوا کی ملاقات کرتے وقت غسل کرنا ہے۔

۱۳۔ عن ابی عبد الله عليه السلام : ... انما الاسراف فيما اتلف المال و اضر بالبدن (۴)

(۱) تفسیر عیاشی ج/ ۲ ص ۱۴/ ۲۹۔ نور الثقلین ج/ ۲ ص ۱۹/ ۶۷۔

(۲) من لا یحضره الفقیہ ج/ ۱ ص ۷۵/ ۹۵ ب ۲۲ نور الثقلین ج/ ۲ ص ۱۹/ ۶۲۔

(۳) تحذیب، شیخ طوسی ج/ ۶ ص ۱۱۰/ ۱۳ ب ۵۲۔ تفسیر برہان ج/ ۲ ص ۹/ ۵۔

(۴) کافی ج/ ۶ ص ۴۹۹/ ۱۴۔ تفسیر برہان ج/ ۲ ص ۱۰/ ۱۶۔

امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ... اسراف فقط وہ ہے جو مال کے ضائع ہونے اور بدن کو ضرر پہچانے کا باعث بنے۔

۱۳۔ عن النبی (ص) : ان من الاسراف ان تاکل کل ما اشتھت ^(۱)

رسول اکرم (ص) سے منقول ہے کہ اسراف کے موارد میں سے ایک یہ ہے کہ تمہیں جس چیز کی خواہش ہو۔ (خواہ ضرورت ہو یا نہ ہو) اسے کھالو

اسراف: اسراف کی حرمت ۵، ۶؛ اسراف کی مذمت ۳؛ اسراف کے آثار ۸؛ اسراف کے احکام ۶، ۱۳؛ اسراف کے مواقع، ۱۳، ۱۳ اسراف کرنے والے: اسراف کرنے والوں کی محرومیت ۷۔

بدن: بدن کو نقصان پہنچانا ۱۳

پینے کی اشیاء: پینے کی اشیاء سے فائدہ اٹھانا ۳؛ پینے کی اشیاء میں اسراف ۵، ۸

خدا تعالیٰ: جمال خدا ۱۰؛ محبت خدا کی اہمیت ۹

دنیا: آخرت اور دنیا ۳

دین: دینی تعلیمات کا نظام ۳

روایت: ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۳

رہبری: رہبر سے ملاقات کے آداب ۱۲

زیبائی: زیبائی کی اہمیت ۱۰

زینت: زینت کرنے میں اسراف، ۶، ۸

عبادت: عبادت کے وقت زینت و آرائش ۲، ۱۰

غسل: مستحب غسل ۱۲

کھانے کی اشیاء: کھانے کی اشیاء سے استفادہ ۳؛ کھانے کی اشیاء کے احکام ۵؛ کھانے کی اشیاء میں اسراف ۵، ۸

مال: مال کو نقصان پہنچانا ۱۳

محبت خدا:

محبت خدا سے محرومیت ۷، ۸؛ محبت خدا کا حصول ۹؛ محبت خدا کی اہمیت ۹

محبوب خدا: ۲

محرمات: ۵، ۶

مستحبات: ۱۲

مسجد: مسجد کے آداب ۱؛ مسجد میں زینت ۱
نماز: نماز کے وقت زینت ۲؛ نماز کے وقت کنگھی کرنا ۱۱

آیت ۳۲

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾

پیغمبر آپ پوچھے کہ کس نے اس زینت کو جس کو خدا نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا ہے اور پاکیزہ رزق کو حرام کر دیا ہے۔ اور بتائیے یہ چیزیں روز قیامت صرف ان لوگوں کے لئے ہیں جو زندگانی دنیا میں ایمان لائے ہیں۔ ہم اسی طرح صاحبان علم کے لئے مفصل آیات بیان کرتے ہیں

۱۔ پاکیزہ رزق و روزی اور زینتیں پیدا کرنے والا خداوند متعال ہے زینۃ اللہ الٰہی اخرج لعبادہ

۲۔ خدا کی دی ہوئی پاکیزہ روزی، رزق، زیبائی اور زینت کو حرام قرار دینے والوں کی خداوند متعال کی طرف سے سرزنش اور مذمت۔ قل من حرم ... و الطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ

جملہ "من حرم..." میں استفہام، توہینگی انکار کے لیے ہے۔ یعنی: خداوند متعال طیبات کی تحریم کو صحیح نہ جاننے کے علاوہ، انھیں حرام قرار دینے والے کی مذمت و سرزنش بھی کرتا ہے۔

۳۔ روزی اور زینت والی اشیاء کے خلق کرنے کا مقصد، بندگان خدا کا ان سے استفادہ کرنا ہے۔
زینۃ اللہ الٰہی اخرج لعبادہ

۳۔ خداوند متعال اپنے بندوں کو دنیوی نعمتوں سے استفادہ کرنے کی رغبت دلاتا ہے۔
قل من حرم ... اخرج لعبادہ

زینتوں کی ارجمندی اور اچھائی کو کلمہ "اللہ" کے اضافے (زینۃ اللہ) کے ساتھ بیان کرنا، اور ان کی حلیت کو بیان کرنے کے لیے، توبیخی استفہام سے استفادہ ظاہر کرتا ہے کہ خداوند متعال، اپنے بندوں کو زینتوں (دنوی نعمتوں) سے فائدہ اور لذت اٹھانے کی ترغیب دلا رہا ہے۔

۵۔ زینت اور زیبائی، پاکیزہ غذاؤں کی مانند، بنی آدم کی ضروریات کا ایک حصہ ہے۔
قل من حرم زینۃ اللہ الّٰی اخرج لعبادہ و الطّٰیبت من الرزق

کھانے پینے کی اشیاء اور زینتوں کو ایک ساتھ ایک جملے میں اور مساوی انداز میں انکی حلیت بیان کرنا، ظاہر کرتا ہے کہ انسان کو انکی ایک جیسی ضرورت ہے۔

۶۔ کھانے پینے کی اشیاء اور زینتوں سے استفادہ کرنے میں اصل اور قانون اولی، حلیت ہے۔

قل من حرم زینۃ اللہ الّٰی اخرج لعبادہ "من حرم..." میں استفہام انکاری، اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ اگر مذکورہ اشیاء کی حرمت پر کوئی دلیل نہ ملے تو انھیں حلال سمجھنا چاہیئے اور کسی خاص دلیل کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے اور یہی قانون اولی اور قاعدہ کلی ہونے کا معنی ہے۔

۷۔ زمانہ جاہلیت کی بعض جعلی تحریمات، صدر اسلام کے مسلمانوں کے ذہنوں میں باقی تھیں اور انکے درمیان انکاح عام رواج تھا۔ قل من حرّم زینۃ اللہ الّٰی اخرج لعبادہ

۸۔ پیغمبر (ص) کو بدعتوں اور انسانی خیالات و اوہام کی پیدا کردہ تحریمات کے خلاف جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
قل من حرّم زینۃ اللہ الّٰی اخرج لعبادہ

۹۔ مؤمن اور کافر (دونوں) کے لیے، دنیا میں خدا کی عطا کردہ پاکیزہ روزی اور زیبائی سے استفادہ کرنے کا جواز۔
قل ہی للذین امنوا فی الحیاۃ الدنیا خالصۃ یوم القیامۃ

کلمہ "خالصۃ" ہی کے لیے حال ہے اور "یوم القیامۃ" اس سے متعلق ہے یہ کلمہ (خالصۃ) "الحیاۃ الدنیا" کے بارے میں ذکر نہیں ہوا چونکہ دنیوی نعمتیں فقط مؤمنین ہی سے مختص نہیں ہیں۔ یعنی قل ہی للذین امنوا و لغيرہم فی الحیاۃ الدنیا و لہم خالصۃ یوم القیامۃ

۱۰۔ زینتوں اور نعمتوں کی خلقت کا اصلی مقصد، مؤمنین کا ان سے استفادہ کرنا ہے۔

قل ہی للذین امنوا فی الحیاۃ الدنیا

"الذین امنوا" کے بعد "لغیر ہم" کے مراد اور مقصود ہونے کے باوجود، اسے ذکر نہ کرنا، اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ تمام زینتیں اور نعمات، درحقیقت مؤمنین کے لیے خلق کی گئی ہیں۔

۱۱۔ یہ ایمان ہے کہ جو انسان میں الہی نعمتوں سے استفادہ کرنے کی صلاحیت (اور استحقاق) پیدا کرتا ہے۔
قل من حرم ... اخرج لعباده والطيب من الرزق قل هي للذين امنوا

۱۲۔ دنیا میں نعمتوں اور زینتوں سے استفادہ ہمیشہ اپنے ہمراہ رنج و غم اور کدورت لاتا ہے۔
قل هي للذين ... خالصة يوم القيمة

بعض کے نزدیک، مذکورہ آیت میں "خالصہ" کا معنی، رنج و غم آزر دگی اور دل تنگی سے خالی ہونا ہے، بنا برائیں چونکہ یہ قید، قیامت کے لیے ذکر نہیں کی گئی لہذا اس کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں نعمات الہی اپنے ہمراہ رنج و غم اور ناگواری لاتی ہیں۔

۱۳۔ اخروی زندگی میں، پاکیزہ روزی اور زینتوں سے استفادہ فقط اہل ایمان سے مختص ہوگا۔
قل هي للذين امنوا ... خالصة يوم القيامة

۱۴۔ کفار، قیامت کے دن خدا کی عطا کردہ زینتوں اور پاکیزہ روزی سے محروم ہونگے۔
قل هي للذين امنوا ... خالصة يوم القيامة

۱۵۔ خداوند متعال (خود) اپنی آیات اور احکام لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے۔
يا بني ادم ... كذلك نفصل الآيات

۱۶۔ کھانے پینے کی چیزوں اور زینتوں کے احکام بیان کرنا اور ان کی حلیت کی حدود کا مقرر کیا جانا، خداوند متعال کی جانب سے آیات اور احکام الہی کی تبیین کا ایک نمونہ ہے۔

خذوا زينتكم عند كل مسجد و كلوا و اشربوا و لا تسرفوا ... كذلك نفصل الآيات

۱۷۔ فقط علما، آیات الہی کی تبیین و تشریح سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ كذلك نفصل الآيات لقوم يعلمون

ان آیات کے اول میں "یا بنی آدم" جیسا کلی و عام خطاب اس بات پر گواہ ہے کہ قرآنی معارف کی تشریح اور تبیین سب لوگوں کے لیے ہے۔ بنا برائیں خصوصاً علماء کا نام لینا (لقوم يعلمون) ہو سکتا ہے اس لیے ہو کہ فقط وہی اس (تبیین و تشریح) سے بہرہ مند ہونگے۔

۱۸۔ بارگاہ خداوندی میں علم کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ كذلك نفصل الآيات لقوم يعلمون

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی ذمہ داری^۸

آیات خدا: آیات خدا سے استفادہ ۱۷; آیات خدا کی تبیین ۱۵، ۱۶، ۱۷

احکام: احکام کی تبیین ۱۵، ۱۶

اصل حلیت: ۶

انسان: انسان کی مادی ضروریات ۵

ایمان: ایمان کے آثار ۱۱

بدعت: بدعت کے خلاف جنگ ۸

بدعت گزار لوگ: بدعت گزار لوگوں کی مذمت ۲

پینے کی اشیاء: پینے کی اشیاء کی حلیت ۶; پینے کی اشیاء کے احکام ۱۶

جاہلیت: صدر اسلام میں جاہلی رسوم ۷; محرمات جاہلیت ۷

حلال: حلال کی تحریم کرنے پر سرزنش ۲

خدا تعالیٰ: خدا کی خالقیت ۱; خداوند متعال کی طرف سے حوصلہ افزائی ۳; خداوند متعال کی طرف سے سرزنش ۲

رنج: دنیوی رنج ۱۲

روزی: آخرت کی پاکیزہ روزی ۱۳; اخروی روزی سے محرومیت ۱۳; روزی سے استفادہ ۳; روزی کے خلق کرنے کا فلسفہ ۳

زینت: احکام زینت کی تبیین ۱۶; اخروی زینت ۱۳; اخروی زینتوں سے محرومیت ۱۳; زینت کو حرام قرار دینا ۲; زینت

کی حلیت ۶; زینتوں سے استفادہ ۳، ۹، ۱۰، ۱۲; زینتوں کا مبدا ۱; زینتوں کے خلق کرنے کا فلسفہ ۳، ۱۰

ضروریات: پاکیزہ غذا کی ضرورت ۵; زینت کی ضرورت ۵

طبّات: طبّات سے استفادہ ۹; طبّات کا مبدا منشاء ۱

طیبات کو حرام قرار دینا ۲

علم: علم کی اہمیت ۱۸ علمائے علماء کے فضائل ۱۷

کفار: کفار اور زینتوں سے استفادہ ۹; کفار کی اخروی محرومیت ۱۳; کفار اور طہیات ۹

کھانے کی اشیاء: کھانے کی اشیاء کی حلیت ۶; کھانے کی اشیاء کے احکام ۹; کھانے کی اشیاء کے احکام کی وضاحت ۱۶

مباحات: مباحت کی حدود کی تبیین ۱۶

محرمات: جعلی محرمات کے خلاف جنگ ۸

مؤمنین: مؤمنین اور آخرت ۱۳; مؤمنین کے فضائل ۱۰

نعمت: نعمتوں سے استفادہ ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲; نعمتوں کی خلقت کا فلسفہ ۱۰

وسائل: دنیاوی وسائل سے استفادہ ۳

آیت ۳۳

﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾.

کہہ دیجئے کہ ہمارے پروردگار نے صرف بدکاریوں کو حرام کیا ہے چاہے وہ ظاہری ہوں یا باطنی۔ اور گناہ اور ناحق ظلم اور بلا ذلیل کسی چیز کو خدا کا شریک بنانے اور بلا جانے بوجھے کسی بات کو خدا کی طرف منسوب کرنے کو حرام قرار دیا ہے

۱۔ خداوند متعال نے برے اور قبیح کردار، ناپسندیدہ اعمال اور ظلم و ستم کو حرام قرار دیا ہے۔

قل انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منها و ما بطن والاثم والبغی بغیر الحق

"فواحش" "فاحشہ" کی جمع ہے جس سے مراد "برے اور قبیح کام" (مثلاً زنا اور لواط وغیرہ) ہیں۔ اور "اثم" ناپسندیدہ کردار (مثلاً شراب خواری وغیرہ) کو کہتے ہیں (مجمع البیان سے ماخوذ)

۲۔ ہر بُرا کردار خواہ خفیہ طور پر انجام پائے یا آشکار و علانیہ، حرام ہے۔

انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منها و ما بطن

برے اور شنیع اعمال کو دو قسموں آشکار اور غیر آشکار میں تقسیم کرنا، ہو سکتا ہے ان کے انجام پانے کی کیفیت کی جانب اشارہ ہو۔ یعنی زنا جیسا برا فعل خواہ خفیہ طور پر انجام پائے یا علانیہ طور پر، حرام ہے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ یہ تقسیم مجموعاً تمام برے اور قبیح کرداروں کی جانب اشارہ ہو۔ یعنی برے کردار دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ جو کہ عام طور پر خفیہ انجام پاتے ہیں۔ مثل چوری و زنا وغیرہ اور دوسرے وہ کہ جنہیں انجام دینے میں لوگ ان کے خفیہ ہونے کی پرواہ نہیں کرتے۔ مثلاً بعض ظلم و ستم علانیہ طور پر انجام دیئے جاتے ہیں۔

۳۔ برے کردار کی ہر دونوں قسمیں (یعنی خفیہ طور پر انجام پانے والے برے کردار یا سرعام انجام پانے والے برے اعمال) حرام ہیں۔ انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منها و ما بطن

۳۔ خیر اور ثواب (کے کاموں) سے روکنے والے کردار اور اعمال، محرّمات الہی میں سے ہیں۔
انما حرّم ربّی ... الاثم

کلمہ "الاثم" کا معنی وہ کام ہیں جو ثواب و نیکی تک پہنچنے میں تاخیر کا باعث بنتے ہیں۔ (مفردات راغب)
۵۔ لوگوں پر ناجائز تسلط و حاکمیت حاصل کرنے کی کوشش کرنا، محرّمات الہی میں سے ہے۔

انما حرم ربی ... و البغی بغیر الحق

"بغی" کے معانی میں سے ایک تسلط طلبی ہے اس صورت میں "بغیر الحق" احترازی ہوگا۔

۶۔ خداوند متعال کے لیے کسی شریک کے وجود کا تصور کرنا، اور خدا پر افتراء باندھنا محرّمات الہی میں سے ہے۔
ان تشرکوا باللّٰہ ما لم ینزل بہ سلطنا و ان تقولوا علی اللّٰہ ما لا تعلمون

۷۔ تمام گزشتہ ادیان میں برے اعمال، ناپسندیدہ کردار، ظلم و ستم اور خداوند متعال پر جھوٹ و افتراء باندھنا، محرّمات الہی میں سے سمجھے جاتے تھے۔ قل انما حرّم

فعل ماضی "حرم" مندرجہ مفہوم کی طرف اشارہ ہے۔

۸۔ ایام جاہلیت میں لوگوں کے درمیان، برے کردار،

ناپسندیدہ اعمال، ظلم و ستم، شرک اور خداوند متعال پر افترا کا عام رواج ہونا۔
قل من حَرَّمَ زِينَةُ اللَّهِ ... انما حرم ربی الفواحش ... و ان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون

جملہ "انما حرم..." میں حصر ہو سکتا ہے حصر حقیقی ہو۔ یعنی محرّمات الہی کی بنیاد انہی مذکورہ پانچ امور میں منحصر ہے اور دوسرے محرّمات کی بازگشت انہی کی جانب ہوتی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان سے مراد حصر قلب ہو جو کہ حصر اضافی کی اقسام میں سے ہے، اس قسم کا حصر، مخاطب کے اعتقاد اور طور طریقہ نظر رکھنے لیے ہوتا ہے، اور اس کا مقصد، اس کے تصورات و اعتقادات اور طور طریقوں کا رد کرنا اور اس کے برعکس امور کا اثبات کرنا ہے۔ یعنی جس زینت و زیبائی اور روزی و رزق کو تم نے حرام قرار دیا ہے اور جن سے تم پرہیز کرتے ہو وہی حلال ہیں اور اس کے برعکس فواحش و غیرہ حرام ہیں۔

۹۔ برے و قبیح کردار اور دوسرے محرّمات کی تحریم کا منشاء، ربوبیت خداوند متعال ہے۔
انما حرم ربی الفواحش ... ما لا تعلمون

۱۰۔ خداوند متعال کی جانب سے حرام کردہ چیزوں کی تعداد محدود ہے اور ان میں سے ہر ایک (حرمت) کے اثبات کے لیے دلیل و برہان کی ضرورت ہے۔ قل انما حرم ربّی ... ان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون

۱۱۔ پاکیزہ رزق و روزی اور زینتیں، محرّمات الہی (برے کردار و اعمال وغیرہ) کے دائرے سے خارج ہیں۔
قل من حرم زینة اللہ ... قل انما حرم ربّی الفواحش

۱۲۔ شرک پر کسی قسم کی دلیل و برہان قائم نہیں کی جاسکتی۔ و ان تشرکوا باللہ ما لم یزل بہ سلطنا

۱۳۔ خداوند متعال کی جانب سے انسانوں کے قلب و افکار پر استدلالات اور براہین فیض ہونا۔
ما لم یزل بہ سلطانا

ہو سکتا ہے "تنزیل" سے مراد "ایجاد کرنا" ہو۔ یعنی خداوند متعال نے شرک کے لیے کوئی بھی دلیل و برہان خلق نہیں کی۔ اس صورت میں "سلطان" سے عقلی و نقلی براہین مراد ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ "تنزیل" سے مراد، معارف و احکام الہی کا نازل کرنا ہو اس صورت میں "سلطان" کا معنی نقل برہان ہوگا۔ مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔
۱۳۔ خدا نے گزشتہ کسی بھی مذہب و آئین میں اپنے سوا کسی دوسرے معبود کی عبادت و پرستش کا حکم نہیں

وَيَا وَيَا وَيَا ان تَشْرِكُوا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يَنْزِلْ بِهِ سُلْطٰنًا

۱۵۔ کسی حکم کے خداوند متعال کی جانب سے صادر ہونے کا علم رکھتے بغیر، اس حکم کو خدا کی جانب منسوب کرنا یا فتویٰ

حرام ہے۔ انما حرم ... و ان تقولوا على الله ما لا تعلمون

۱۶۔ خداوند متعال کی جانب منسوب کی گئی ہر بات کو علم و یقین پر مبنی ہونا چاہیئے۔ و ان تقولوا على الله ما لا تعلمون

۱۷۔ پاکیزہ رزق و روزی اور زینت و زیبائش کو حرام قرار دینا، خداوند متعال پر افترا ہے۔

قل من حرم زينة الله ... ان تقولوا على الله ما لا تعلمون

گذشتہ آیت کے قرینے کے مطابق، افترا کے مطلوبہ مصادیق میں سے ایک، پاکیزہ رزق اور زینت کا حرام کرنا ہے۔

۱۸۔ عن ابی الحسن (علیہ السلام) : ... قول الله تبارك و تعالى : "قل انما حرم ربی الفواحش ما ظهر منها و ما بطن والاثم

والبغی بغیر الحق ... "اما قوله : "و ما بطن" یعنی، ما نکح من الالباء فان الناس كانوا قبل ان یبعث النبی (ص) اذا

كان للرجل زوجة و مات عنها تزوجها ابنه من بعده اذا لم تکن امه فحرم الله ذلك و اما "الاثم" فانها الخمرة بعینها

... و اما قوله : "البغی" فهو الزنا سرا... (۱)

آیت "قل انما حرم ربی الفواحش ... میں "ما بطن" کے بارے میں امام کاظم (علیہ السلام) سے منقول ہے کہ : "و ما بطن" یعنی،

باپ کی بیوی سے شادی کرنا۔ چونکہ رسول خدا (ص) کے مبعوث ہونے سے پہلے، اگر کوئی شخص مرجاتا اور اسکی کوئی بیوی

باقی رہ جاتی تو متوفی کا بیٹا، اسے، اپنی ماں نہ ہونے کی صورت میں اپنی بیوی بنا لیتا تھا۔ خداوند متعال نے اس قسم کی

ازدواج کو حرام قرار دیا ہے اور "الاثم" سے مراد شراب ہے ... اور "بغی" کا معنی خفیہ طور پر زنا کرنا ہے۔

۱۹۔ سئل علی بن الحسین (علیہ السلام) عن الفواحش ما ظهر منها و ما بطن قال : ما ظهر نکاح امراة الاب و ما بطن

الزنا (۲)

امام سجاد (علیہ السلام) سے ظاہری اور باطنی فواحش کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ (علیہ السلام) نے فرمایا : ظاہری فاحشہ سے مراد باپ کی

بیوی سے شادی کرنا اور باطنی فاحشہ سے مراد "زنا" ہے۔

۲۰۔ عن محمد بن منصور قال : سالت عبدا

(۱) تفسیر عیاشی ج/ ۲ ص ۱۷ ح/ ۳۸۔ تفسیر برہان ج/ ۲ ص ۱۴ ح/ ۶۔

(۲) کافی، ج/ ۵ ص ۵۴۸ ح/ ۴۷۔ تفسیر برہان ج/ ۲ ص ۱۳ ح/ ۱۔

محمد بن منصور کہتے ہیں: میں نے امام کاظم علیہ السلام سے آیت "قل انما حرم..." کے بارے میں پوچھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: قرآن کا ظاہر اور باطن ہے۔ قرآن مجید میں جس کو خداوند متعال نے حرام قرار دیا ہے وہ آشکار اور علانیہ برائی ہے اور اس کا باطن، ظالم پیشواؤں کی پیروی کرنا ہے۔

احکام: ۱، ۲، ۳، ۵، ۶، ۷، ۱۵ احکام کا توفیقی ہونا ۱۵؛ احکام کے وضع کرنے میں علم کا کردار ۱۶

بدعت: بدعت کی حرمت ۱۵؛ بدعت کے مواقع ۱۷

توحید: ادیان میں توحید عبادی ۱۳؛ توحید عبادی کی اہمیت ۱۳

حاکمیت: حرام حاکمیت ۵

خدا تعالیٰ: خدا کی جانب حکم منسوب کرنا ۱۵، ۱۶؛ ربوبیت خدا ۹؛ عطاۓ خدا ۱۳

خمر: حرمت خمر ۱۸

خیر: خیر و نیکی کے مواقع ۳

(۱) کافی ج/ ۱ ص ۳۷۴ ح ۱۰ نور الثقلین ج/ ۲ ص ۲۵ ح ۸۹۔

روایت: ۱۸، ۱۹، ۲۰

روزی: پاکیزی روزی ۱۱؛ پاکیزہ روزی کو حرام کرنا ۱۷

رہبر: ظالم رہبروں کی اطاعت ۲۰

زنا: خفیہ زنا ۱۸؛ زنا کی برائی ۱۹

زینت: دنیوی زینت کو حرام کرنا ۱۷؛ زینت و زیبائش کی حلیت ۶

شادی: حرام شادی ۱۸؛ والد کی بیوی سے شادی ۱۸، ۱۹

شرک: شرک کا خلاف منطق و عقل ہونا ۱۲؛ شرک کی حرمت ۶

ظلم: ظلم کا حرام ہونا ۱؛ ظلم کی حرمت، ۷

عبادت: گزشتہ ادیان میں عبادت ۱۳

عمل: حرام عمل ۳، ۵؛ ناپسندیدہ عمل کو خفیہ طور پر انجام دینا ۲، ۳؛ ناپسندیدہ عمل کی تحریم ۱، ۹؛ ناپسندیدہ عمل کی حرمت

۲، ۳، ۷

فحشا: آشکار فحشا ۱۹، ۲۰؛ خفیہ فحشا ۱۹، ۲۰؛ فحشا کی تحریم ۱؛ فحشاء کی حرمت ۲، ۳

قرآن: قرآن کا باطن ۲۰؛ قرآن کا ظاہر ۲۰

محرمات: ۱، ۲، ۳، ۵، ۶، ۱۵، ۱۸، ۲۰

گزشتہ ادیان میں محرمات ۷؛ محرمات کا توقیفی ہونا ۱۰؛ محرمات کو وضع کرنا ۹؛ محرمات کی حدود ۱۱؛ محرمات کی محدودیت ۱۰

آیت ۳۳

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ﴾

ہر قوم کے لئے ایک وقت مقرر ہے جب وہ وقت آجائے گا تو ایک گھڑی کے لئے نہ پیچھے ٹل سکتا ہے اور نہ آگے بڑھ سکتا ہے

۱۔ ہر قوم اور امت کی پیدائش اور زوال کا وقت ایک دقیق نظام کے مطابق، معین ہو چکا ہے۔
و لكل امة اجل فاذا جاء اجلهم ... و لا يستقدمون

۲۔ اپنے مقررہ وقت اور زمانے کے دوران قوموں اور امتوں کا پیدا ہونا ناقابلِ تخلف ہے اور اس میں ذرا بھرتاخیر اور دیر نہیں ہوگی۔ فاذا جاء اجلهم لا يستأخرون ساعة

۳۔ انسانی معاشرے اور قومیں، اپنی تاریخ حیات کو جلد از جلد طے کرنے سے عاجز اور ناتوان ہیں
فاذا جاء اجلهم لا يستأخرون ساعة و لا يستقدمون

۳۔ امتوں اور قوموں کی پیدائش اور ان کی نابودی (زوال) ان کے اختیار سے باہر ہے۔
فاذا جاء اجلهم ... لا يستقدمون

۵۔ زندگی اور اس کی وسعتوں کے محدود ہونے کی جانب توجہ کرنا، محرّمات الہی سے بچنے کا باعث بنتا ہے۔
حرم ربّی الفواحش ... و لكل امة اجل فاذا جاء اجلهم لا يستأخرون ساعة

۶۔ منحرف اور بدکار معاشروں کو خداوند متعال کی جانب سے تہدید اور تنبیہ۔
قل انما حرم ربّی الفواحش ... و لكل امة اجل

اجتماعی نظم: اجتماعی نظم کے اسباب ۵

۱م: امتوں کی کا زوال ۱، ۳؛ امتوں کی اجل (مدت) ۱، ۳، ۳؛ امتوں کی پیدائش کا قانون و ضابطے کے مطابق ہونا ۱، ۲، ۳؛ امتوں کی حیات کا قانون کے

مطابق ہونا ۳

حیات : دنیوی حیات کی محدودیت ۵

خدا تعالیٰ : خداوند متعال کی طرف سے خبردار کیا جانا ۶؛ سنن خدا ۱، ۲

محرمات : محرمات سے اجتناب کے علل و اسباب ۵

معاشرہ : معاشروں کا ضابطے و قانون کے مطابق ہونا ۳؛ منحرف و گمراہ معاشرے ۶

منحرفین : منحرفین (گمراہوں) کو خبردار کیا جانا ۶

آیت ۳۵

﴿ يَا بَنِي آدَمَ إِنَّمَا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴾

اے اولاد آدم جب بھی تم میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس آئیں گے اور ہمارے آیتوں کو بیان کریں گے تو جو بھی تقویٰ اختیار کر لے گا اس کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہوگا

۱۔ خود انسانوں میں سے، منتخب شدہ انبیا اور رسل الہی کا ان کی جانب مبعوث ہونا۔
یہی آدم اما یاتینکم رسل منکم

۲۔ انبیا اور رسل الہی کے اصلی فرائض میں سے ایک ان کا بنی آدم کے لیے آیات الہی بیان کرنا اور ان کی تلاوت کرنا ہے۔ اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ءایاتی

۳۔ خداوند متعال کا پیام پہنچانے کے حوالے سے رسالت انبیائی ﷺ کے مقاصد میں سے ایک انسانوں کو تقویٰ اور اچھے کردار کی جانب رغبت دلانا ہے۔ یقصون علیکم ایاتی فمن اتقی واصلح

۳۔ آیات الہی کی تکذیب سے بچنے اور انبیاء الہی کی باتوں پر کان دھرنے کی ضرورت۔
رسل منکم یقصون علیکم ایاتی فمن اتقی

بعد والی آیت کے قرینے سے، جملہ "فمن اتقی" میں تقویٰ سے مراد انبیاء اور آیات الہی کی تکذیب سے بچنا ہے۔

۵۔ کردار و اعمال کی اصلاح کی جانب حرکت کرنے کا مقدمہ تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ فمن اتقی و اصلح
"اصلح" پر "اتقی" کو مقدم کرنا، ہو سکتا ہے رتبے کے تقدم کی طرف اشارہ ہو۔

۶۔ بعض قویں اور امتیں، خداوند متعال کی جانب سے رسول اور پیامبر کی بعثت سے محروم تھیں۔
اما یتینکم رسل منکم

"ان" شرطیہ اور "مائے زائدہ سے مرکب، کلمہ "انا" تاکید کے لیے ہے۔ مائے زائدہ اور نون ثقیلہ کے ساتھ جملے کی تاکید کا تقاضا یہ ہے کہ انبیاء علیہ السلام کی بعثت قطعی اور یقینی ہے۔ "ان" شرطیہ کے ذریعے جملے کے شروع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ممکن ہے بعض امتیں اور قویں، پیغمبر اور رسول (جیسی نعمت) سے محروم ہوں۔

۷۔ انبیاء الہی کی تصدیق کرنے والے اور تقویٰ اختیار کرنے والے نیک کردار لوگ، قیامت کے دن، عذاب الہی سے محفوظ اور ہر قسم کے غم و رنج سے دور ہوں گے۔ فمن اتقی و اصلح فلا خوف علیہم و لا ہم یحزنون

بعد والی آیت کے مطابق، (لا خوف) "خوف نہ ہونے" سے مراد "دوزخ کی آگ میں گرفتار ہونے سے محفوظ ہونا" ہے۔

۸۔ قیامت کے دن، غیر متقی اور بد کردار لوگوں پر غم و اور خوف کے بادل چھائے ہوئے ہوں گے۔

فمن اتقی و اصلح فلا خوف علیہم و لا ہم یحزنون

آیات خدا: آیات خدا کی تکذیب سے اجتناب ۳؛ آیات خدا کی تلاوت ۲

اطاعت: انبیاء کی اطاعت کی اہمیت ۳

امم: پیغمبر سے محروم امتیں ۶

انبیا علیہ السلام ۶: انبیاء پر ایمان لانے والے ۷؛ انبیاء کا مبدائی ۱؛ انبیاء کا منتخب ہونا ۱؛ انبیاء کی باتیں غور سے سننا ۳؛ انبیاء کی

جنس ۱؛ انبیاء کی ذمہ داری ۲؛ انبیاء کی رسالت کے درمیان وقفہ ۶؛ انبیاء کے اہداف ۳

بے تقویٰ لوگ: بے تقویٰ افراد کا اخروی خوف ۸؛ بے تقویٰ افراد کا اخروی غم ۸
تقویٰ: تقویٰ کی اہمیت ۳؛ تقویٰ کے آثار ۱۵
خدا تعالیٰ: عذاب خدا ۷

رسل الہی: ۱

رفتار و کردار: رفتار و کردار کی اصلاح کے اسباب ۵

عمل: نیک و پسندیدہ عمل کی اہمیت ۳

فاسد لوگ: فاسدوں کا اخروی خوف ۸؛ فاسد لوگوں کا اخروی غم ۸

قیامت: قیامت کے دن کا غم ۷؛ قیامت کے دن کی انیت ۷

مستقین: مستقین کا آخرت میں پر امن ہونا ۷؛ مستقین کے فضائل ۷

مؤمنین: مؤمنین کا آخرت میں پر امن ہونا ۷؛ مؤمنین کے فضائل ۷

آیت ۳۶

﴿وَالَّذِينَ كَذَبُوا بآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾.

اور جن لوگوں نے ہمارے آیات کی تکذیب کی اور اکڑ گئے وہ سب جہنمی میں اور اسی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

۱۔ آیات الہی (انبیاء پر نازل ہونے والے احکام و معارف) کی تکذیب کرنے والے اور رسالت انبیاء کا انکار کرنے

والے لوگوں کا انجام دوزخ کی آگ میں گرفتار ہونا ہے۔ والذین کذبوا ... ہم فیہا خلدون

۲۔ تکبر و غرور اور اپنے آپ کو برتر سمجھنے کے نتیجے میں آیات الہی کو قبول نہ کرنے اور ان سے دور ہونے کا انجام، آتش

جہنم ہے۔

والذین کذبوا بآیتنا واستکبروا عنها اولئک اصحاب النار

استکبار کا معنی اپنے آپ کو بڑا و برتر جاننا اور تکبر کرنا ہے۔ چونکہ یہ کلمہ صرف "عن" کے ساتھ متعدی ہوا ہے لہذا اعراض و امتناع کا معنی دیتا ہے۔ بنا برائیں "استکبروا عنها" یعنی "اعرضوا عنها متکبرین"

۳۔ دوزخ کی آگ، دائمی اور ابدی ہے۔ (لہذا) آیات الہی کو جھٹلانے والے ہمیشہ اس میں رہیں گے۔
اولئک اصحاب النار ہم فیہا خلدون

آیات خدا: آیات خدا سے اعراض کرنے کی سزا ۲: آیات

خدا کو جھٹلانے والوں کا انجام ۱، ۳

استکبار: استکبار کے آثار ۲

انبیاء ﷺ: انبیاء کو جھٹلانے والوں کا انجام ۱: انبیاء کو جھٹلانے والوں کی سزا ۱

تکبر: تکبر کے آثار ۲

جہنم: آتش جہنم ۲، ۳: جہنم کا ابدی ہونا ۳: جہنم کے علل و اسباب ۲: جہنم میں ہمیشہ رہنا ۳

جہنمی لوگ: ۱، ۳

آیت ۳۷

﴿فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ أُولَئِكَ يَنَالُهُمُ نَصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ رَسُولُنَا يُخَوِّفُوهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ۝﴾

اس سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا پر چھوٹا الزام لگائے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے۔ ان لوگوں کو ان کی قسمت کا لکھا ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب ہمارے نمائندے فرشتے مدت حیات پوری کرنے کے لئے آئیں گے تو پوچھیں گے کہ وہ سب کہاں ہیں جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے۔ وہ لوگ کہیں گے کہ وہ سب تم گم ہو گئے اور اس طرح اپنے خلاف خود بھی گواہی دیں گے کہ وہ لوگ کافر تھے

۱۔ خداوند متعال پر افترا باندھنے والے اور آیات الہی کو جھٹلانے والے افراد ہی ظالم ترین لوگ ہیں۔
فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ

۲۔ آیات الہی کی تکذیب کی طرح، دین الہی میں بدعت ایجاد کرنا بھی سب سے بڑا ظلم ہے۔
فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ

۳۔ دنیا میں ہر انسان کا حتمی طور پر حصہ اور نصیب لکھا ہوا ہے۔ اُولَئِكَ يَنَالُهُمُ نَصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ
۴۔ تمام لوگ، حتیٰ کہ خداوند متعال پر افترا باندھنے

والے اور اسکی آیات کو جھٹلانے والے بھی، اپنی موت کے آنے تک، اس دنیا میں سے اپنا تعین شدہ حصہ اور نصیب حاصل کریں گے۔ فمن اظلم ... اولئك ينالهم نصيبهم من الكتب حتى اذا جاء تهم رسلنا

"الكتاب" مصدر اور اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ یعنی مکتوب اور مقدر جبکہ "من" ابتدائے غایت کے لیے ہے یعنی مقدرات الہی میں سے جو حصہ کافروں کا ہے وہ ان تک پہنچے گا

۵۔ مشرکین کی جان لیتے وقت موت کے فرشتوں کا ان سے گفتگو کرنا۔ قالوا این ما کنتم ... قالوا ضلوا عنا

۶۔ بعض فرشتے خداوند متعال کی جانب سے بہت سی ذمہ داریوں اور فرائض کے حامل ہیں۔

اذا جاء تهم رسلنا یتوفونهم

۷۔ خداوند متعال کی جانب سے بعض فرشتے بنی آدم کی جان لینے پر مامور ہیں۔ حتی اذا جاء تهم رسلنا یتوفونهم

۸۔ انسانوں کی روح قبض کرنے کیلئے خدا نے کئی فرشتوں کو مامور کر رکھا ہے۔ اذا جاء تهم رسلنا یتوفونهم

۹۔ موت فنا اور نابودی نہیں ہے بلکہ اپنی جان فرشتوں کے سپرد کرنا ہے۔ اذا جاء تهم رسلنا یتوفونهم

مارنے کے لیے کلمہ "توفی" کا استعمال کرنا (کہ جو کامل طور پر لے لینے" کے معنی میں ہے) نہ کہ کلمہ ہلاکت وغیرہ سے استفادہ کرنا، اس حقیقت کو ظاہر کر رہا ہے کہ انسان مرنے کے ساتھ ختم نہیں ہو جانا یعنی موت اسکی فنا نہیں ہے۔

۱۰۔ انسان کی تمام تر حقیقت، روح ہے۔ اذا جاء تهم رسلنا یتوفونهم

قرآن نے موت کو "کامل لے لینے" (توفی) سے تعبیر کیا ہے۔ جبکہ انسان کا جسم نہیں لیا جاتا۔ بنا براین، انسان کی روح اور جان ہی اسکی تمام تر حقیقت ہے۔

۱۱۔ مشرکین، مشکلات سے نجات اور ربائی دلوانے میں اپنے معبودوں کے توانا اور کارساز ہونے پر عقیدہ رکھتے تھے۔

این ما کنتم تدعون من دون الله

۱۲۔ موت کے وقت، اپنے جھوٹے معبودوں تک مشرکین کی رسائی نہ ہونا۔

قالوا این ما کنتم تدعون من دون الله قالوا ضلوا عنا

۱۳۔ اپنے معبودوں کے توانا اور کارساز ہونے پر اعتقاد رکھنے کی وجہ سے مشرکین کو موت کے وقت، ملائکہ

کی ملامت و سرزنش کا سامنا ہونا۔ قالوا این ما کنتم تدعون من دون الله
جملہ "این ما کنتم..." میں استفہام، تو نیخی ہے۔

۱۳۔ مشرکین موت کے وقت، اپنے معبودوں کے فضول اور بیہودہ ہونے سے آگاہ ہو جائیں گے اور ان کی عاجزی
کا اعتراف کریں گے۔ قالوا ضلوا عنا

۱۵۔ خداوند متعال پر افترا باندھنا اور اسکی آیات کو جھٹلانا ہی اس کے لیے شریک قرار دینا ہے۔
فمن اظلم ممن افتری علی الله کذبا ... این ما کنتم تدعون من دون الله

۱۶۔ بدعت گزار اور جھٹلانے والے لوگ، جھوٹے معبودوں کے اسیر ہیں۔
فمن اظلم ممن افتری ... این ما کنتم تدعون من دون الله

۱۷۔ مشرکین اور آیات الہی کو جھٹلانے والوں کی مشکلات کا آغاز موت سے ہوتا ہے۔
حتی اذا جاء تم رسلنا یتوفونکم قالوا

۱۸۔ تمام بنی آدم، موت کے لمحات میں کسی طاقتور فریادرس کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔
این ما کنتم تدعون من دون الله

۱۹۔ موت کے وقت، فقط خداوند متعال ہی انسان کی مدد کر سکتا ہے۔
این ما کنتم تدعون من دون الله

۲۰۔ مشرکین موت کے وقت اپنے کفر اور اپنے اعتقادات (خداوند واحد و یکتا کی بجائے، جھوٹے خدا کو قبول کرنے) کے
بیہودہ ہونے کی گواہی دیں گے۔

و شهدوا علی انفسهم انهم کانوا کفرین

۲۱۔ مشرکین کے خیال میں، شرک ہی سچا ایمان اور اعتقاد ہے اور توحید و یکتا پرستی، حقیقت کا انکار اور کفر ہے۔
و شهدوا علی انفسهم انهم کانوا کفرین

۲۲۔ کفر اور شرک، سب سے بڑا ظلم ہے۔ فمن اظلم ممن افتری علی الله کذبا او کذب ... انهم کانوا کفرین۔

جملہ "این ما کنتم..." جو کہ مشرکین کے شرک کا بیان ہے، "فمن اظلم..." کے مصداق کی توضیح ہے۔ لہذا شرک سب سے
بڑا ظلم ہے۔ اور مشرکین کو اس آیت کے ذیل میں کافر کہا گیا ہے پس کفر بھی سب سے بڑا ظلم ہے۔

آیات خدا: آیات خدا کو جھٹلانا ۱۵; آیات خدا کو جھٹلانے کا ظلم ۲; آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا انجام ۳; آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا ظلم ۱; آیات خدا کو جھٹلانے والوں کی ابتلاء ۱۴; آیات خدا کو جھٹلانے والوں کی روزی ۳; آیات خدا کے مکذبین کی موت ۱۷

احتضار: احتضار کے آثار ۱۳، ۱۸، ۲۰; احتضار کے وقت ضرورت ۱۸، ۱۹

افترا: خداوند متعال پر افترا ۱۵; خدا پر افترا کا ظلم ۱

انسان: انسان کا دنیوی حصہ ۳، ۳; انسان کی حقیقت ۱۰; انسان کی روح ۱۰; انسان کی ضروریات ۱۸، ۱۹ انسان کی مقدر شدہ روزی ۳، ۳

ابھارنا: ابھارنے کے علل و اسباب ۱۸

بدعت: بدعت کا ظلم ہونا ۲

بدعت گزار: جھوٹے خداؤں کے عقیدے کی بدعت ایجاد کرنے والے ۱۶

خدا تعالیٰ: خدا سے مختص امور ۱۹; قدرت خدا ۱۹

خدا پر افترا باندھنے والے: ۱

خدا پر افتراء باندھنے والوں کی روزی ۳

شرک: شرک کا ظلم ہونا ۲۲

ضرورت: امداد کرنے والے کی ضرورت ۱۸

ظالمین: ۱ ظلم: سب سے بڑا ظلم ۲، ۲۲; ظلم کے مراتب ۲; ظلم کے موارد ۲، ۲۲

عزرائیل: عزرائیل اور مشرکین ۱۳; عزرائیل کا تعدد ۸; عزرائیل کی طرف سے سرزنش ۱۳; مشرکین سے عزرائیل کی گفتگو ۵

عقیدہ: شرک پر عقیدہ ۱۵

کفر: کفر کا ظلم ۲۲

موت: موت کی حقیقت ۹

مشرکین: مشرکین اور احتضار کا وقت ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۲۰؛ مشرکین اور شرک ۲۱؛ مشرکین اور کفر ۲۱؛ مشرکین اور معبود ۱۲، ۱۳؛ مشرکین کا اقرار توحید ۲۱؛ مشرکین کا عقیدہ ۱۱، ۲۱؛ مشرکین کی ابتلاء ۱۴؛ مشرکین کی روح کا قبض ہونا ۵؛ مشرکین کی موت ۱۴؛ مشرکین کے عقیدے کا بیہودہ ہونا ۲۰؛ مشرکین

کے معبودوں کا بیہودہ ہونا ۱۳؛ مشرکین کے معبودوں کا عجز، ۱۳؛ مشرکین کے معبودوں کی قدرت ۱۱، ۲۱؛ مشرکین اور ان کے معبود ۱۲، ۱۳

ملائکہ: ملائکہ کی ذمہ داری ۶؛ ملائکہ کے گروہ ۶، ۷؛ موت کے ملائکہ کا متعدد ہونا ۸؛ موت کے ملائکہ ۷

آیت ۳۸

﴿ قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ فِي النَّارِ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ قَالَ لِكُلِّ ضِعْفٌ وَلَكِن لَّا تَعْلَمُونَ ﴾

ارشاد ہوگا کہ تم سے پہلے جو جن و انس کی مجرم جماعتیں گزر چکی ہیں تم بھی انہیں کے ساتھ جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ حالت یہ ہوگی کہ ہر داخل ہونے والی جماعت دوسری پر لعنت کرے گی اور جب سب اکٹھا ہو جائیں گے تو بعد والے پہلے والوں کے بارے میں کہیں گے کہ پروردگار انہیں نے ہمیں گمراہ کیا ہے لہذا ان کے عذاب کو دو گنا کر دے۔ ارشاد ہوگا کہ سب کا عذاب دو گنا ہے صرف تمہیں معلوم نہیں ہے

۱۔ خداوند متعال قیامت کے دن، کفار کو آگ میں داخل ہونے اور دوزخیوں میں شامل ہونے کا حکم دے گا۔
 قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ ... فِي النَّارِ

۲۔ جہنم کی آگ وہ مقام ہے جہاں کافر جن و انس ایک ساتھ اکٹھے ہونگے۔

قال ادخلوا فی امم قد خلت من قبلکم من الجن والانس فی النار

۳۔ جنات پر بھی بنی آدم کی طرح، انبیائے الہی کی پیروی کرنے اور دینی فرائض انجام دینے کی ذمہ داری ہے۔

قال ادخلوا ... من الجن و الانس فی النار

۳۔ جنات بھی، بنی آدم کی طرح، آیات الہی کو جھٹلانے اور کفر و شرک اختیار کرنے کی صورت میں، عذاب الہی کے

خطرے سے دوچار ہیں۔ قال ادخلوا فی امم قد خلت من قبلکم من الجن والانس فی النار

۵۔ ہر قوم اور امت جہنم میں داخل ہونے کے بعد، اپنی ہم مسلک قوم پر لعنت کرتے ہوئے اس سے نفرت کرے

گی۔ کلما دخلت امة لعنت اختها

۶۔ دنیا میں دین مخالف دوستیاں آخرت میں دشمنی اور کینے میں تبدیل ہو جائیں گی۔ کلما دخلت امة لعنت اختها

۷۔ اہل دوزخ، ایک دوسرے سے جدا جدا قوموں کی صورت میں دوزخ میں وارد ہونگے۔

کلما دخلت امة لعنت اختها

۸۔ جہنم میں دوزخیوں کا داخل ہونا، درجہ بدجہ اور گروہ گروہ کی صورت میں ہوگا۔ کلما دخلت امة لعنت اختها

۹۔ بہکانے والے اور گمراہ کرنے والے رہبر اپنے پیروکاروں سے پہلے دوزخ میں داخل ہونگے۔

کلما دخلت امة ... قالت اخر هم لاولهم ربنا هؤلاء اضلونا

"ربنا هؤلاء اضلونا" کہنے کی وجہ سے "امت اضری" سے مراد "پیروکار گروہ" ہے لہذا "اولی" سے مراد کفر و شرک کے

رہبر ہیں اور ان دو گروہ کو "اولی" اور "اضری" سے تعبیر کرنا، ہو سکتا ہے، دوزخ میں وارد ہوتے وقت ان کے تقدم و تاخر

کی وجہ سے ہو۔

۱۰۔ جہنم، دوزخیوں کے ایک دوسرے سے جنگ و جدال کرنے کا مقام ہے۔

کلما دخلت امة ... قالت اخر هم لاولهم ربنا

۱۱۔ پیروکار دوزخی جہنم میں اکٹھا ہونے کے بعد جب کفر و شرک کے رہبروں سے ملیں گے تو ان کے خلاف جنگ و

جدال شروع کر دیں گے۔ حتی اذا ادارکوا فیہا جمیعا قالت اخری هم لاولهم ربنا هؤلاء اضلونا

"حتی اذا ادا رکوا ... "یعنی جب امتیں ایک دوسرے سے ملیں گی اور باہم اکٹھی ہوں گی۔ "ادارکوا" دراصل "تدارکوا" تھا "تامی" کو ساکن کرنے اور اسے "دال" میں ادغام کرنے کے بعد ہمزہء وصل کو اس کے ساتھ اضافہ کر دیا گیا ہے۔

۱۲۔ بارگاہ خداوند میں کفر و شرک کی پیروی کرنے والے دوزخی اپنے رہبروں کے خلاف دعویٰ کریں گے کہ انہی کفر و شرک کے سرداروں نے انھیں بہکایا ہے اور گمراہی کی طرف وادار کیا ہے۔ قالت اخری ہم لاولئہم ربنا ہولاء اضلونا

۱۳۔ پیروکار دوزخی، اپنے سرداروں کے بہکانے اور گمراہ کرنے کی وجہ سے خداوند متعال سے تقاضا کریں گے کہ ان (سرداروں) کا عذاب دگنا کر دے۔ ربنا ہولاء اضلونا فاتہم عذابا ضعفا

۱۴۔ آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے ضلالت و گمراہی کی راہیں فراہم کرنے کی وجہ سے مشرک اور گمراہ قویں، اپنے بعد والی نسلوں کی لعنت و نفرت کا نشانہ بنے گیں۔ لعنت اختہا ... قالت اخرہم لاولئہم ربنا ہولاء اضلونا

اگر آیت (۳۵) کے قرینے کے مطابق "ادخلوا" کے مخاطب، تمام "بنی آدم" ہوں تو "امم قد خلت ..." سے وہ مشرک جن و انس مراد ہونگے جو بنی آدم کی نسل سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ اور اگر "ادخلوا" کے مخاطب وہ انسان ہوں جو نزول قرآن کے بعد پیدا ہوئے ہیں اور آئندہ پیدا ہونگے تو "امم" سے بنی آدم کی نسل سے وہ کافر و مشرک قویں مراد ہیں جو گزشتہ مشرک قوم کے بعد، میدان زندگی میں قدم رکھتی ہیں۔ مندرجہ بالا مفہوم، دوسرے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس بنا پر "امت اولی سے پہلی نسل اور" امت اخری سے بعد والی نسل مراد ہے۔

۱۵۔ اپنے رہبروں کی طرح، پیروکار کافر اور مشرک بھی آتش دوزخ کے دگنے عذاب سے دوچار ہونگے۔ قال لكل ضعف

۱۶۔ لوگوں کو کفر و شرک کی طرف دعوت دینے کا گناہ اتنا ہی ہے جتنا کفر و شرک اختیار کرنے کا ہے ربنا ہولاء اضلونا فاتہم عذابا ضعفا من النار قال لكل ضعف

۱۷۔ گمراہ مکتب ہائے فکر کی پیروی اور ان کے رہبروں کی تائید کرنے کا گناہ اتنا ہی ہے جتنا، ان مکتب ہائے کے بانیوں اور سرداروں کا ہے۔ ربنا ہولاء اضلونا ... قال لكل ضعف

۱۸۔ کفر و شرک کے سردار اور انکے پیروکار، ایک دوسرے کے عذاب کے دگنا ہونے سے بے خبر ہیں۔
لکل ضعف و لکن لا تعلمون

"لکل ضعف" کے قرینے سے "لا تعلمون" کا مفعول، "ان لکل ضعفا" ہے۔

۱۹۔ کفر و شرک کے سردار اور انکے پیروکار اپنے عذاب کے دگنا ہونے سے بے خبر ہیں۔
لکل ضعف و لکن لا تعلمون

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر بنی ہے کہ دنیا نے شرک کے سردار اور رہبر بھی اپنے پیروکاروں کی طرح "لا تعلمون" کے مخاطب ہیں۔

۲۰۔ اہل دوزخ، ایک دوسرے کے عذاب کی شدت سے بے خبر ہیں۔ لکل ضعف و لکن لا تعلمون

۲۱۔ اہل دوزخ، ربوبیت خداوند پر یقین کر کے اسے قبول کر لیں گے۔ قالت ... ربنا

۲۲۔ عن ابی جعفر (فی حدیث طویل) ... "قالت اخری ہم لاولیہم ربنا ہولاء اضلونا ... " و قوله "کلما دخلت امة لعنت اختها ... " براء بعضهم من بعض و لعن بعضهم بعضا یرید بعضهم ان یحج بعضا رجاء الفلج فیفلتوا من عظیم ما نزل بهم (۱)

امام محمد باقر (علیہ السلام) سے منقول ہے کہ آپ (علیہ السلام) نے آیت "قالت اخری ہم ... " کی تلاوت کے بعد فرمایا: (اہل جہنم) میں سے بعض، بعض دوسروں سے بیزاری کا اظہار کریں گے اور ان پر لعنت کریں گے تاکہ دوسروں پر احتجاج (دلیل لانے) میں کامیاب ہو جائیں اور جس عظیم عذاب میں گرفتار ہو چکے ہیں اس سے نجات حاصل کر سکیں۔

۲۳۔ فی الجمع: "قالت اخریہم لاولیہم ربنا ہولاء اضلونا" ... قال الصادق (علیہ السلام): یعنی اء مة الجور (۲)

اما صادق (علیہ السلام) سے آیت "ہولاء اضلونا" کے بارے میں منقول ہے کہ "ہولائی" سے "ظالم حکمران" مراد ہیں۔

آیات خدا: آیات خدا کی تکذیب کی سزا

امم: جہنمی امتیں ۵، ۸

(۱) کافی، ج/۲ ص ۳۱، ح/۱ نور الثقلین ج/۲ ص ۲۹ ح ۱۰۸۔

(۲) مجمع البیان ج/۴ ص ۶۴۴۔ نور الثقلین ج/۲ ص ۳۰ ح ۱۰۹۔

مشرک امتوں پر لعنت ۱۳؛ گمراہ امتوں پر لعنت ۱۳

انبیا: انبیا کی ذمہ داریوں کی حدود ۳

اہل جہنم: ۱، ۲، ۹، ۱۵ اہل جہنم کا اپنے رہبروں کے خلاف ادعا ۱۲؛ اہل جہنم کا احتجاج ۲۲؛ اہل جہنم کا باہمی مزاح ۱۰؛
اہل جہنم کا تبری ۲۲؛ اہل جہنم کا تقاضا ۱۳؛ اہل جہنم کا جہل ۲۰؛ اہل جہنم کا عذاب ۲۰، ۲۲؛ اہل جہنم کا عقیدہ ۲۱؛ اہل
جہنم کی دشمنی، ۱۳؛ اہل جہنم کے روابط ۱۰؛ اہل جہنم کے گروہ ۷، ۸

جنات: جنات کی ذمہ داری ۳؛ جنات کے فرائض ۳، ۳؛ کافر جنات کی سزا ۲، ۳؛ مشرک جنات کی سزا ۲، ۳

خدا تعالیٰ: خداوند متعال کے اخروی اوامر ۱؛ قیامت کے دن خداوند متعال کے اوامر ۱

دشمنی: اخروی دشمنی کے موجبات ۶

دین: دین کے خلاف تعاون ۶؛ دین کے خلاف جنگ کے آثار ۶

دین ساز لوگ: دین ساز لوگوں کا گناہ ۱۷

جہنم: جہنم کی آگ ۲، ۱۵؛ جہنم میں تنازعہ ۱۰، ۱۱؛ جہنم میں داخل ہونے کی کیفیت ۷، ۸، ۹؛ جہنم میں شکایت ۱۱، ۱۲؛
جہنم میں لعنت ۵

روایت: ۲۲، ۲۳

رہبرین: بہکانے والے رہبروں کا جہنم میں جانا ۹؛ ظالم رہبروں کا گمراہ کرنا ۲۳؛ کافر رہبروں کا بہکاوا ۱۲؛ کافر رہبروں کا
عذاب ۱۵؛ کافر رہبروں کی جہالت ۱۸، ۱۹؛ مشرک رہبروں کا بہکانا ۱۲؛ مشرک رہبروں کا جہنم جانا ۹؛ مشرک رہبروں

کا عذاب ۱۵؛ مشرک رہبروں کی جہالت ۱۸، ۱۹؛ منحرف رہبروں کی حمایت ۱۷

شرک: شرک کی سزا ۳؛ شرک کی طرف دعوت کا گناہ ۱۶؛ گناہ شرک ۱۶

عذاب: دو گنا عذاب ۱۵، ۱۸، ۱۹؛ دو گنے عذاب کا تقاضا ۱۳؛ عذاب کے مراتب ۱۵، ۲۰

عقیدہ: ربوبیت خدا پر عقیدہ ۲۱

قیامت: قیامت کے دن لعن ۱۳

کفار:

پیروی کرنے والے کفار کا عذاب ۱۵؛ پیروی کرنے والے کفار کا جہنم میں ہونا ۱۵؛ پیروی کرنے والے کفار کی جہالت
۱۹؛ کفار اور قیامت کا دن ۱؛ کفار کا انجام ۲؛ کفار کا جہنم میں داخل ہونا ۱؛ کفار کا عذاب ۱۹؛ کفار کی سزا ۲۱
کفر؛ کفر کا گناہ ۱۶؛ کفر کی سزا ۳۱؛ کفر کی دعوت کا گناہ ۱۶
کینہ: اخروی کینے کے اسباب ۶
گذشتہ قومیں: گذشتہ قوموں پر لعنت ۱۳
گمراہی: گمراہی پھیلانے کے آثار ۱۳
مشرکین: پیروی کرنے والے مشرکین کا عذاب ۱۸، ۱۹؛ پیروی کرنے والے مشرکین کی جہالت ۱۸؛ مشرکین کا عذاب
۱۵؛ مشرکین کی سزا ۲۱

آیت ۳۹

﴿ وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لَأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴾

پھر پہلے والے بعد والوں سے کہیں گے کہ تمہیں ہمارے اوپر کوئی فضیلت نہیں ہے لہذا اپنے کئے کا عذاب چکھو
۱۔ کفر و شرک کے سردار اور انکے پیروکار جہنم میں داخل ہونے کے بعد ایک دوسرے سے لڑنا جھگڑنا شروع کر دیں
گے۔ قالت اخی ہم لاؤلہم ... و قالت اولئہم لآخرہم فماکان

۲۔ کفر و شرک کے سردار اپنے پیروکاروں کو جواب دیتے ہوئے کہیں گے، تم بھی دگنے عذاب کا استحقاق رکھنے میں
ہمارے ساتھ ہو۔ و قالت اولئہم اخی ہم فماکان لکم علینا من فضل فذوقوا العذاب

۳۔ کفر و شرک کے پیروکار دگنے عذاب سے نجات حاصل کرنے میں اپنے سرداروں پر کسی قسم کا اتیاز نہیں رکھتے۔
فماکان لکم علینا من فضل

۳۔ قیامت کے دن شرک و کفر کی پیروی کرنے والوں کو

معلوم ہو جائے گا کہ انکے کاندھوں پر گناہ کا بوجھ، انکے سرداروں کے بوجھ سے کم تر نہیں۔
فماکان لکم علینا من فضل

جملہ "فماکان..." خداوند متعال کے اس فرمان "اکل ضعف و لکن..." کے جواب کا نتیجہ ہے۔ پس معلوم ہوتا ہے ہر دونوں گروہ (پیروکار اور انکے سردار) اس جملے سے سمجھ جائیں گے کہ دونوں ایک جیسے گناہ میں گرفتار ہیں۔

۵۔ اہل دوزخ کا ایک دوسرے کے بارے میں کینہ اور دشمنی۔ فاتحہ عذابا ضعفا من النار ... فماکان لکم علینا من فضل

۶۔ کفر و شرک کے سردار، اپنے پیروکاروں کی طرف سے دوزخ کا دگنا عذاب چکھنے کی دعوت پر ان کی ملامت کریں گے۔ ربنا هؤلاء اضلونا ... فذوقوا العذاب بما کنتم تکسبون

کلمہ "العذاب" میں "ال" عہد ذکری ہے اور اسی دگنے عذاب کی جانب اشارہ ہے کہ جو "اکل ضعف" سے اخذ ہوتا ہے۔
۷۔ کفر و شرک کی پیروی کرنے والوں کا اخروی عذاب، انکے دنیوی اعمال کی سزا ہے۔
فذوقوا العذاب بما کنتم تکسبون

۸۔ اہل دوزخ بھی آخرت کے عذاب کو انسانی عمل کا رد عمل سمجھتے ہیں۔ قالت ... فذوقوا العذاب بما کنتم تکسبون
اہل جہنم: اہل جہنم کا عقیدہ ۸؛ اہل جہنم کا کینہ ۵؛ اہل جہنم کی دشمنی ۵؛ اہل جہنم کے روابط ۵
جہنم: جہنم میں باہمی نزاع ۱؛ جہنم میں ملامت ۶؛ عذاب جہنم ۶

رہبر: کافر رہبروں کا جہنم میں جانا ۱؛ کافر رہبروں کا گناہ ۳؛ کافر رہبروں کا خزع ۱؛ کافر رہبروں کی سرزنش ۶؛ مشرک رہبروں کا جہنم میں ہونا ۱؛ مشرک رہبروں کا عذاب ۲؛ مشرک رہبروں کا گناہ ۳؛ مشرک رہبروں کا خزع ۱؛ مشرک رہبروں کو دعوت ۶؛ مشرک رہبروں کی سرزنش ۶؛ مشرک رہبروں کی نجات ۳
عذاب: اخروی عذاب کے موجبات ۸؛ دگنا عذاب ۲، ۶، ۷
عمل: عمل کی سزا ۷؛ عمل کے آثار ۸

کفار: پیروی کرنے والے کفار کا عذاب ۳؛ پیروی

کرنے والے کفار کا گناہ ۳؛ پیروی کرنے والے کافر کا نزاع ۱؛ پیروی کرنے والے کافر کی اخروی سزا؛ پیروی کرنے والے
کفار کی نجات ۳؛ کفار اور قیامت ۳
مشرکین؛ پیروی کرنے والے مشرکین کا عذاب ۲؛ پیروی کرنے والے مشرکین کا گناہ ۳؛ پیروی کرنے والے مشرکین کا
نزاع ۱؛ پیروی کرنے والے مشرکین کی نجات ۳؛ مشرکین کا عذاب ۳؛ مشرکین کی اخروی سزا ۸۱

آیت ۳۰

﴿ إِنَّ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ۝ ﴾

بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی اور غرور سے کام لیا ان کے لئے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہو سکیں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکہ کے اندر داخل نہ ہو جائے اور ہم اسی طرح مجرمین کو سزا دیا کرتے ہیں

۱۔ جو لوگ، آیات الہی کو جھٹلاتے ہیں اور تکبر و غرور کی وجہ سے معارف الہی کو قبول نہیں کرتے وہ دنیا میں خداوند متعال کی خصوصی رحمتوں سے محروم ہیں۔ ان الذین کذبوا بآیتنا و استکبروا عنها لا تفتح لهم ابواب السماء"

اگر جملہ "لا تفتح..." اس محرومیت کا بیان ہو جو کہ آیات الہی کو جھٹلانے والوں کے دامن گیر ہے۔ تو ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھلنا اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ ان پر خداوند متعال کی رحمت خاص نازل نہیں ہو رہی۔

۲۔ خداوند متعال کی خصوصی رحمت کا حصول، دنیا کی (پست) زندگی سے نکل کر عالم بالا کے ساتھ وابستگی سے مربوط ہے۔

لا تفتح لهم ابواب السماء

اگر "لا تفتح..." سے، دنیا میں خداوند متعال کی خصوصی رحمت سے کفار کی محرومیت مراد ہو تو کلمہ "سمائی" اس نکتے کی جانب اشارہ ہے کہ اس رحمت خاص کا اصلی خزانہ، عالم مادہ سے بالاتر کوئی دوسرا مقام ہے۔

۳۔ خداوند متعال کی خصوصی رحمت سے بہرہ مند ہونے کے لیے عالم بالا کی جانب راہ پانے کا (سب سے بڑا) مانع کفر اور شرک ہے۔ ان الذین کذبوا بآیتنا واستکبروا عنها لا تفتح لهم ابواب السماء

۳۔ خداوند متعال کی خصوصی رحمت، مختلف انواع و اقسام کی حامل ہے۔ لا تفتح لهم ابواب السماء اگر آسمانی دروازوں کے کھلے ہونے سے مراد خداوند متعال کی خصوصی رحمت ہو تو کلمہ "ابواب" کو جمع کے صیغے کے ساتھ لانا اس خصوصی رحمت کی مختلف انواع و اقسام پر دلالت کرتا ہے۔

۵۔ متکبر، مغرور اور آیات الہی کو جھٹلانے والے لوگ، بہشت میں داخل ہونے سے محروم ہوں گے۔ ان الذین کذبوا بآیتنا و استکبروا عنها ... لا یدخلون الجنة

۶۔ آیات الہی کو جھٹلانے والے اور متکبر لوگوں کا جنت میں داخل ہونا اتنا ہی ناممکن ہے کہ جتنا اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذرنا ناممکن ہے۔ و لا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط

"جمل" کا معنی "اونٹ" ہے اور "سم" سے مراد سوئی کا ناکہ (اور سوراخ) ہے کہ جس سے دھاگہ گزارا جاتا ہے۔

۷۔ آیات کو جھٹلانے والوں اور تکبر و غرور کرنے والوں کا جنت میں داخلہ، نظام خلقت میں جاری سنن الہی کی مخالفت ہے۔ و لا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط

سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گذرنا اگرچہ عقلاً محال نہیں ہے۔ لیکن طبعی نظام کے خلاف ہے لہذا یہاں اس ضرب المثل کا استعمال ہو سکتا ہے یہ بتانے کے لیے ہو کہ اگرچہ آیات کو جھٹلانے والوں کا جنت میں داخل ہونا عقلاً ممنوع نہیں ہے لیکن سنن الہی کی مخالفت ہے۔

۸۔ بہشت، آسمان میں موجود ایک حقیقت ہے۔ لا تفتح لهم ابواب السماء و لا یدخلون الجنة

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "السمائی" جملہ "لا تفتح..." میں، زمین کے مقابلے میں ایک حقیقت کا نام ہو۔ اس صورت میں آسمان کے دروازے نہ کھلنے سے مراد، بعد والے جملے کے قرینے سے یہی ہے کہ وہ دروازے، کفار کے بہشت میں داخل ہونے کے

لیے نہیں کھولے جائیں گے۔

۹۔ بہشت کے حامل آسمان میں داخل ہونے کے لیے متعدد دروازے اور مختلف راستے ہونا۔

لا تفتح لهم ابواب السماء و لا يدخلون الجنة

۱۰۔ آیات الہی کی تکذیب اور معارف دین کے مقابلے میں تکبر و غرور، بہشت میں داخل ہونے کے تمام دروازوں کے

بند ہو جانے کا باعث بنتا ہے لا تفتح لهم ابواب السماء و لا يدخلون الجنة

مندرجہ بالا مفہوم میں، جملہ "ولا يدخلون..." کو، جملہ "لا تفتح لهم..." کی تفسیر کے طور پر اخذ کیا گیا ہے۔

۱۱۔ مجرموں کو سزا دینے میں سنت الہی یہ ہے کہ انھیں رحمت سے ابدی طور پر محروم رکھا جائے۔

و كذلك نجزي المجرمين

۱۲۔ تکبر کی وجہ سے معارف دین کو قبول نہ کرنے والے اور آیات الہی کو جھٹلانے والے ہی گناہگار اور متجاوز (حد سے

بڑھنے والے) لوگ ہیں۔ و كذلك نجزي المجرمين

"جرم" کا معنی، گناہ اور تعدی (حد سے بڑھنا) ہے۔

آسمان: آسمان کے دروازے ۹

آفرینش: عوالم آفرینش ۲۰

آیات خدا: آیات خدا کی تکذیب کے آثار ۱، ۱۰؛ آیات خدا کے مکذبین کا انجام ۷؛ آیات خدا کے مکذبین کا گناہ ۱۲؛ آیات

خدا کے مکذبین کی محرومیت ۱، ۵، ۶

بہشت: بہشت سے محروم لوگ ۵، ۶؛ بہشت کا آسمان میں ہونا ۸، ۹؛ بہشت کا مکان ۸، ۹؛ بہشت کے دروازوں کا متعدد

ہونا ۹؛ بہشت میں ورود کے موانع ۷، ۱۰

تشبیہات: سوئی کے ناکے سے اونٹ کے گزرنے کی تشبیہ ۹

تکبر: تکبر کے آثار ۱، ۱۰، ۱۲

خدا تعالیٰ: خدا کی خصوصی رحمت ۲، ۳، ۳؛ رحم خدا کی اقسام ۳؛ رحمت خدا کے اسباب ۲؛ رحمت خدا کے موانع ۳؛ سنن

خدا ۷، ۱۱

دین: دین سے اعراض کا گناہ ۱۲؛ دین سے اعراض کے

آثار ۱۰

رحمت خدا: رحمت خدا سے محرومیت ۱، ۱۱

رشد: رشد و ترقی کے موانع ۳

سرکشی: سرکشی کے آثار ۱

شرک: شرک کے آثار ۳

قرآن: قرآنی تشبیہات ۶

کفر: کفر کے آثار ۳

گناہگار افراد: ۱۲

متجاوز (حد سے بڑھنے والے) افراد: ۱۲

متکبرین: متکبرین کی محرومیت ۱

مجرمین: مجرمین کی سزا ۱۱؛ مجرمین کی محرومیت ۱۱

مستکبرین: مستکبرین کا انجام ۴؛ مستکبرین کی محرومیت ۵، ۶

آیت ۳۱

﴿لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِّنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾.

انکے لئے جہنم ہی کا فرش ہوگا اور ان کے اوپر اسی کا اوڑھنا بھی ہوگا اور ہم اسی طرح ظالموں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا کرتے ہیں

۱۔ مجرموں کو جہنم کی آگ سر سے لیکر پاؤں تک گھیر لے گی۔ لہم من جہنم مہاد و من فوقہم غواش

"مہاد" کا معنی، بچھونا (بستر) ہے۔ اور "غواش" کا مطلب، اوڑھنا ہے (غواش،

غاشیہ کی جمع ہے) اور "من فوقہم" اس کے لیے حال ہے یعنی "لہم من جہنم غواش من فوقہم"۔ (یعنی ان کا اوڑھنا بچھونا جہنم کی آگ ہوگی۔

۲۔ آیات الہی کو جھٹلانے والے اور ان سے منہ پھیرنے

والے افراد، آتش جہنم کے بچھونے پر ہوں گے جبکہ ان کے سروں پر آتشیں تودوں کی چادر پڑی ہوگی۔
لہم من جہنم مہاد و من فوقہم غواش

۳۔ جہنم مجرین کیلئے ایک بند اور گھٹن زدہ ماحول کی حامل ہے۔ لہم من جہنم من مہاد و من فوقہم غواش
کلمہ "غواش" کو جمع کے صیغے کے ساتھ لانے اور "من فوقہم" سے اسے مقید کرنے سے مندرجہ بالا مفہوم اخذ ہوتا ہے۔
۳۔ ظالموں کو سزا کے طور پر دوزخ کی آگ میں ڈالنا، سنت الہی ہے۔ و کذلک نجزی الظلمین

۵۔ مجرموں کا شمار ظالموں میں سے ہونا۔ کذلک نجزی الظلمین

۶۔ جو لوگ آیات الہی کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور تکبر کی وجہ سے ان کا انکار کرتے ہیں وہی ظالم ہیں۔
ان الذین کذبوا ... کذلک نجزی الظلمین

۷۔ ظالموں کے ساتھ وابستگی سے بچنے اور ان کے (برے) انجام (سزا) میں گرفتار نہ ہونے کے سلسلے میں خداوند متعال کا
تمام انسانوں کو خبردار کرنا۔ و کذلک نجزی الظلمین

۸۔ رسالت پیغمبر (ص) کا انکار کرنے والوں اور (آیات کے) جھٹلانے والوں کے انجام کو بیان کر کے خداوند متعال کا
پیغمبر (ص) کو تسلی دینا۔ و کذلک تجزی الظلمین

"ذلک" میں صرف "ک" پیغمبر (ص) سے خطاب ہے۔ رسالت الہی کے منکرین کے کفر کو بیان کرنے کے بعد اس
خطاب کا مقصد آپ (ص) کو تسلی دینا ہے۔

۹۔ عن رسول اللہ (ص) : یکسی الکفار لو حین من نار فی قبرہ فذلک قولہ : "لہم من جہنم مہاد و من فوقہم
غواش" (۱)

رسول خدا (ص) سے منقول ہے کہ: قبر میں کافر کو آگ کی دو الواح (بچھونے اور اوڑھنے) سے ڈھانپا جائے گا۔ چنانچہ
خداوند متعال کا فرمان ہے کہ "کفار کے لیے دوزخ کی آگ کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر سے (وہی) انکا اوڑھنا ہے۔

۱۰۔ عن النبی (ص) انہ تلاہذہ الایۃ ثم قال : ہی طبقات من فوقہ و طبقات من تحتہ لا یدری ما فوقہ اکثر او
ما تحتہ، غیر انہ ترفعه الطبقات السفلی و تضعه الطبقات

رسول اکرم (ص) سے منقول ہے کہ آپ (ص) نے آیت "لھم من جھنم..." کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: کفار کے جہنم کے کچھ طبقات اوپر ہیں اور کچھ نیچے۔ معلوم نہیں، اوپر والے طبقات زیادہ ہیں یا نیچے والے البتہ نیچے والے طبقات کافر کو اوپر لے جاتے ہیں اور اوپر والے والے طبقات، اسے نیچے لے آتے ہیں اور وہ اوپر اور نیچے کے طبقات کے درمیان تنگی و سختی میں رہتا ہے۔

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کو جھٹلانے والے کا انجام ۸؛ آنحضرت (ص) کو تسلی ۸
آیات خدا: آیات خدا سے اعراض کرنے کی سزا، ۲؛ آیات خدا کے مکذبین ۶؛ مکذبین آیات کی سزا ۲
انسان: انسانوں کو خبردار کیا جانا ۷

تکبر: تکبر کے آثار ۶

جہنم: آتش جہنم ۱، ۲، ۳، ۹؛ جہنم کا ماحول ۳؛ صفات جہنم ۳؛ طبقات جہنم ۱۰

جہنمی: اہل جہنم: ۲، ۳

خدا تعالیٰ: خداوند متعال کا خبردار کرنا ۷؛ سنن خدا ۳

روایت: ۹، ۱۰

ظالمین: ۵، ۶ ظالمین سے دور رہنا ۷؛ ظالموں کی سزا ۳

کفار: کفار کا جہنم میں ہونا ۱۰؛ کفار کا عذاب قبر ۹

مجرمین: مجرمین کا جہنم میں ہونا ۱، ۳؛ مجرمین کا ظلم ۵؛ مجرمین کی سزا ۱۱

اشاریوں سے استفادہ کی روش

اشاریوں سے استفادہ کا یہ نظام حروف تہجی کی ترتیب سے منظم کیا گیا ہے یعنی اصلی الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب اور موٹے خط کے ساتھ تحریر کرنے کے بعد اسکے ذیل میں فرعی عناوین کو بھی حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ لکھا گیا ہے لہذا مطلوبہ موضوعات تک آسانی سے پہنچنے کے لیے مندرجہ ذیل نکات پر توجہ فرمائیے

(۱) فرعی عناوین، اصلی عناوین کے ذیل میں قرار دیئے گئے ہیں لہذا ان تک پہنچنے کے لیے اصلی عناوین کی طرف رجوع کیا جائے مثلاً نماز کے اثرات، ارکان، احکام اور شرائط کو لفظ نماز میں تلاش کیا جائے۔

(۲) مترادف الفاظ میں سے ایسے لفظ کو اصلی عنوان قرار دیا گیا ہے جو مناسب قرعے اور دیگر عنوان یا عناوین کے سلسلے میں (ر_ک) (رجوع کیجئے) کی علامت کے ذریعے اسی عنوان کی طرف رجوع کرنے کیلئے کہا گیا ہے مثلاً: آگ: ر_ک آتش

(۳) بعض اصلی عناوین کے فرعی عناوین نہیں ہیں تاہم خود کسی اور عنوان کے تحت آئے ہیں لہذا اس عنوان کے لیے اس اصلی عنوان کی طرف رجوع کرنے کے لیے کہا گیا ہے مثلاً: آرزو: ر_ک انبیاء، انسان و...

(۴) وہ الفاظ و موضوعات جو ایک دوسرے کے نزدیک ہیں اور ایک موضوع کے بارے میں تحقیق کرنے کے لیے مفید اور موثر ہیں ان میں بھی فرعی عناوین کو ذکر کرنے کے بعد نیز ر_ک (نیز رجوع کیجئے) کی علامت سے رہنمائی کی گئی ہے مثلاً آخرت: نیز ر_ک ایمان، دنیا، قیامت، معاد یاد رہے کہ جہاں رجوع کرنے کے لیے کہا گیا ہے وہاں کبھی مطلوبہ عناوین دونوں عناوین میں صراحت کے ساتھ لائے گئے ہیں اور کبھی فقط دونوں عناوین میں علمی رابطے کو ظاہر کیا گیا ہے

(۵) وہ اشاریے جنہیں "اور" کے ذریعے مرکب کیا گیا ہے ان میں ایک خاص رابطہ پایا جاتا ہے لہذا ان مرکب اشاریوں میں اگر دو مفہیم ہیں تو پہلے اس کو ذکر کیا گیا ہے جو دوسرے میں موثر ہے جیسے "ایمان اور عمل"

(چونکہ ایمان عمل میں مؤثر ہے لہذا ایمان کو پہلے لکھا گیا ہے) اور اگر مفاہیم کی بجائے دو افراد یا گروہ ہوں تو پہلے واسطہ رکھنے والے کو ذکر کیا گیا ہے اور جس کے ساتھ واسطہ رکھا گیا اسے بعد میں ذکر کیا گیا ہے جیسے "آنحضرت (ص) اور اہل کتاب" اور "کفار اور قرآن کریم" کہ جنہیں "ایمان"، "آنحضرت" اور "کفار" کے عناوین میں ذکر کیا گیا ہے اور دوسرے عناوین (عمل، اہل کتاب، قرآن) میں انہیں پہلے عناوین کی طرف رجوع کرنے کا کہا گیا ہے۔

۶) بسا اوقات ایک عنوان کو اسکے مفاہیم کی وسعت اور اس کے بعض فرعی عناوین کے مستقل موضوع ہونے کی بنا پر کئی اصلی موضوعات کی طرف تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ مطلوبہ معلومات آسانی سے دستیاب ہو سکیں مثلاً "آیات خدا، اسماء و صفات، توحید اور خدا" اس کے باوجود موضوع کی وحدت کو حفظ کرنے کیلئے ایک موضوع سے دوسرے موضوع کی طرف رجوع کرنے کیلئے بھی کہا گیا ہے۔

۷) اصلی عنوان کے تکرار سے بچنے کے لیے ذیلی اور فرعی عناوین میں یہ علامت "" مناسبت کے ساتھ، پہلے یا بعد میں لگا دی گئی ہے لہذا ہر کلمہ اس علامت کے ساتھ مل کر مرکب (اصلی و فرعی عنوان سے) کو تشکیل دیتا ہے جیسے اشار: کا اجر، کی قدر و قیمت، کے اثرات یا آنحضرت کے پیروکاروں کا اعراض یہ ہو جائے گا آنحضرت (ص) کے پیروکاروں کا اعراض وغیرہ۔

ملاحظات:

۱) اشاریوں میں ذکر شدہ نمبران آیات سے مربوط ہیں جن سے موضوعات کو اخذ کیا گیا ہے البتہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اشاریوں کے یہی الفاظ آیات میں موجود ہیں بلکہ انہیں آیات سے استخراج کئے گئے نکات کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔

۲) کتاب کے آخر میں مذکور اشاریوں کے علاوہ ہر آیت کے ذیل میں بھی اس کے اشاریے ذکر کر دیئے گئے ہیں تاکہ قارئین محترم کیلئے مطلوبہ عناوین کی طرف رجوع کرنا آسان ہو جائے اور انہیں ہر آیت کے عناوین کا خلاصہ بھی دستیاب ہو جائے۔

اشارے (۱)

آ

آبادکاری: ر_ک مکہ

آبرو: عزت و_کی ہتک کی راہیں ۲۲/۷

آثار قدیمہ سے آشنائی: کی اہمیت ۱۱/۶

آخرت: کا خیر ہونا ۳۲/۶; کو جھٹلانے کے آثار ۱۳/۶; کو جھٹلانے والوں کی رضایت ۱۱۳/۶; کو جھٹلانے والے

۱۵۰/۶; کی حقیقت ۳۲/۶; کی خصوصیات ۳۲/۶; کی قدر و منزلت ۳۲/۶; میں شرور ۳۲/۶

نیز ر_ک: ایمان، تعقل، ذکر، شیاطین، غفلت، متقین، مومنین

آخری الزمان: کی نشانیاں ۱۵۸/۶

آدم ﷺ: اور ابلیس ۲۱، ۲۲/۷; اور ممنوعہ ذر: درخت ۱۹، ۲۰، ۲۲، ۲۳/۷; بہشت میں ۱۹/۷; کا استغاثہ

۲۳/۷; کا اقرار عصیان ۲۳/۷; کا تضرع ۲۳/۷; کا تقرب ۲۲/۷; کا خاکی ہونا ۱۲/۷; کا خسارے میں ہونا ۲۳/۷;

کما ستر عورت ۲۷/۷; کا ظلم ۲۳/۷; کا عصیان ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴/۷; کا فریب کھانا ۲۰/۷، ۲۳، ۲۴/۷; کا

ہبوط ۲۱، ۲۳/۷; کو خبردار کیا جانا ۱۹، ۲۲/۷; کی امیدواری ۲۳/۷; کی برہنگی کے علل و اسباب ۲۲، ۲/۷; آدم کی خطا

۲۳/۷; کی خلقت ۱۱/۷; کی خلقت کا عنصر ۱۲/۷; کی دعا ۲۳/۷; کی سکونت کا قصہ ۲۰/۸; کی شرمگاہ کا ظاہر ہونا

۲۰، ۲۲، ۲۴/۷; کسی شرمگاہ کا مستور ہونا ۲۰، ۲۲/۷; کسی لغزش ۲۳/۷; کسی ملائکہ پر برتری ۱۱/۷; کسی نسل

۹۸/۶، ۲۴، ۲۶، ۱۳/۷; کے آگے ملائکہ کا سجدہ ۱۱، ۱۲/۷; کے خلاف سازش ۲۰/۷; کے درجات و مقامات

۱۱/۷; کے سامنے سجدہ نہ کرنا ۱۱/۷; کے

عصیان کی سزا ۲۳/۷؛ کے عصیان کے آثار ۲۷/۷؛ کے عیوب کا ظاہر ہونا ۲۳/۷۔ کے مقام کی قدر و منزلت ۱۹/۷؛
_ کے ہبوط کے اسباب ۲۷/۷؛ بہشت _ کا مقام ۲۳/۷؛ بہشت _ کی صفات ۱۹/۷؛ بہشت میں _ کی سکونت ۲۰/۷؛ قصہ
_ ۲۷/۷، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۱ قصہ آدم ﷺ سے عبرت ۲۷/۷ نیز _ ک ابلیس اور انسان

آدم کشی: نیز _ ک اولاد کا قتل _ قتل

آرام و سکون: _ سے خالی لوگ ۷۱/۶؛ _ کی راہیں ۳۸/۶؛ _ کی نعمت ۱۲۷/۶؛ _ کی نفسیاتی راہ ۳۸/۶؛ _ کے اسباب
۷/۶، ۱۲۷/۶ نیز _ ک اطمینان: بہشت: رات، مومنین مہتدین: میلانات _
آرزو: دنیا میں واپس پلٹنے کی _ ۲۷/۶، ۲۸/۶ نیز _ ک ابلیس، کفار، مشرکین

آرام: _ ک انبیا

آزادی: _ ک عقیدہ

آز: _ کا اجتماعی مقام و مرتبہ ۷۳/۶؛ _ کی بت پرستی ۷۳/۶؛ _ کی شخصیت ۷۳/۶؛ _ کی گمراہی ۷۳/۶؛ نیز _ ک ابراہیم
آزمائش: _ ک امتحان

آسائش: _ کے آثار ۳۰/۶ نیز _ ک رفاه: غافلین

آسمان: _ کا حادث ہونا ۱/۶؛ _ کا حاکم ۳/۶؛ _ کا خالق ۳۲/۶، ۱، ۷۳، ۷۹، ۱۰۱، ۱۰۲؛ _ کی تدبیر ۷۳/۶؛ _ کی جانب صعود
۱۲۵/۶، _ وں کا متعدد ہونا ۱۲/۶، ۱۳، ۱۴، ۷۹، ۷۳؛ _ وں کی خلقت ۱/۶؛ _ وں کی خلقت کا استحکام ۷۳/۶؛ _ وں کی
خلقت کا با مقصد ہونا ۷۳/۶؛ _ وں کے دروازے ۳۰/۷؛ _ ی موجودات کا مالک ۱۲/۶؛ _ ملکوت _ ی ۷۵/۶

آسمانی کتب: آخری _ ۱۱۵۶/۶، _ سے جہالت کے آثار ۱۵۷/۶؛ _ کا تقاضا ۱۰/۶؛ _ کا قرآن سے پہلے ہونا ۱۵۶/۶؛ _ کا
کمر دار ۹۱/۶، ۹۰؛ _ کا خزل ۷/۶؛ _ کا ہدایت کرنا ۹۳/۶؛ _ کی بے نظیری ۹۳/۶؛ _ کی پیشگوئی ۲۰، ۹۲/۶؛ _ کی تعلیمات
۲۰/۶؛ _ کی تعلیمات کی تبلیغ ۹۱/۶؛ _ کی حقانیت

کے گواہ ۹۲/۶؛ کی گواہی ۲۰/۶؛ کی مثل لانے کا ادعا ۹۳/۶؛ میں ہم آہنگی ۹۲/۶؛ نیزرک آنحضرت (ص)؛ انجیل، تورات، قرآن، کفر

آسیب شناسی: برک تبلیغ دین

آفرینش: کا تکامل ۴۱/۶؛ کا حاکم ۱۲، ۶۲، ۸۰/۶؛ کا خالق ۱۰۲، ۱۰۱/۶؛ کا قانون کے مطابق ہونا ۹۶، ۵۹/۶؛ کا مالک ۳۵، ۱۶۳/۶؛ کا مدبر ۱۶۳/۶؛ کی تدبیر ۳۵، ۳۱، ۵۴، ۵۹، ۱۶۲، ۱۶۳/۶؛ کی خلقت ۱۰۱، ۱/۶؛ کے تحولات ۵۹، ۴۳/۶؛ کے عوالم ۳۰/۴، ۱۶۲/۶؛ کے عوالم کا متعدد ہونا ۳۵/۶؛ کے ملکوت کی رؤیت ۶۴/۶؛ میں رشد و تکامل ۴۹/۶؛ میں علیت ۴۹/۶؛ حضرائں کا مالک ۱۶۲/۶؛ کمال ۳۸/۶؛ نظام ۹۴، ۵۴/۶؛ نظام کی خصوصیات ۳۸/۶؛ نیزرک تعقل

آگ: کی اہمیت ۱۲/۴؛ نیزرک ابلیس۔ جہنم

آگاہی: برک بصیرت۔ شناختِ علیم آئین ر۔ ک دین، رسوم

آنحضرت (ص): اور آسمانی کتب ۹۲، ۳۰/۶؛ اور احساس ذمہ داری ۱۰۴/۶؛ اور انجیل ۱۱۳، ۳۰/۶؛ اور تورات ۱۱۳، ۲۰/۶؛ اور بدعتی افراد ۱۵۰/۶؛ اور صحابہ ۵۲/۶؛ اور علم غیب ۵۰/۶؛ اور فقیر صحابہ ۵۲/۶؛ اور کفار ۳۵، ۳۳، ۴۳/۶؛ اور گمراہ افراد ۱۵۰/۶؛ اور مشرکین ۱۹، ۱۳، ۱۹، ۳۲، ۳۴، ۵۰، ۵۳، ۱۰۶، ۱۳۴، ۱۳۵/۶؛ اور مشرکین صدر اسلام ۵۸/۵؛ اور مشرکین مکہ ۱۱۳/۶؛ اور ولایت خدا ۱۰۵/۶؛ پر خدا کی بخشش ۸۹/۶؛ پر طعن ۶۳/۶؛ پر وحی نازل ہونا ۹۱، ۱۹/۶؛ سے اعراض ۲۶۹۸/۶؛ سے اعراض کے اسباب ۲۶/۶؛ سے بے جا توقعات ۳۵/۶؛ سے مذاق کرنے والوں کو تنبیہ ۱۰/۶؛ کا احتجاج ۱۲، ۱۳، ۱۹، ۱۳۶، ۱۳۸/۶؛ کا اخلاق ۱۲۶/۶؛ کا اسلام ۱۳/۶؛ کا انبیاء کی پیروی ۹۰/۶؛ کا انقیاد ۱۳، ۵، ۱۵۳/۶؛ کا حسن انجام ۱۳۵/۶؛ کا خوف ۱۵/۶؛ کا راستہ ۱۵۳/۶؛ کا سلام ۵۳/۶؛ کا سوال ۱۹/۶؛ کا عقیدہ ۱۳/۶؛ کا علم غیب ۲۳/۶؛ کا عمل ۵۲/۶؛ کا غم ۳۳/۶؛ کا قرآن پر احاطہ ۳۵/۶؛ کا کردار ۱۳، ۳۵، ۱۵۱/۶؛ کا مذاق ۱۰/۶؛ کا معجزہ ۳۵، ۵۰، ۴۵/۶؛ کو تسلی ۱۰/۶؛ کا یہود سے احتجاج ۹۱/۶؛ کو اذیت ۳۳/۶؛ کو اضرار ۱۴/۶؛ کو بشارت ۸۹/۶؛ کو خبردار کیا جانا ۱۳۴/۶؛ کی امداد ۳/۶؛ کی بصیرت ۵۰/۶؛ کی بعثت کے آثار تاریخ ۱۹/۶، ۵۲، ۵۸/۶؛ کی

تبلیغ کا بلا اجرت ہونا ۹۰/۶؛ کی تبلیغ کی اجرت ۹۰/۶؛ کی تبلیغی سیرت ۱۴/۶؛ کی تشویق ۳۳/۶؛ کی تعلیم ۶/۶

۱۲؛ کی تکذیب ۲۵، ۳۳، ۳۴، ۸۹، ۱۳۴؛ کی تکذیب کی فراموشی ۶۸/۶؛ کی تواضع ۵۳/۶؛ کی توحید ۱۶۳/۶؛ کی توحید عبادی ۱۲۶/۶؛ کی ثابت قدمی ۱۳۵/۶؛ کی جنگ ۱۱۲/۶؛ کی حقانیت پر گواہی ۱۹/۶؛ کی حقانیت کا کتمان ۲۱، ۲۰/۶؛ کی حقانیت کے دلائل ۱۱۵، ۳۸، ۳۴/۶؛ کی حقانیت کے گواہ ۱۹، ۲۰، ۵۴؛ کی حمد ۱۵۳، ۱۶۲؛ کی خاتمیت ۱۱۵، ۱۹/۶؛ کی دعوت ۱۵۱، ۳۶/۶؛ کی دعوت سے بے اعتنائی ۳۶/۶؛ کی دعوت کو قبول ہونا ۳۶/۶؛ کی دعوت کو قبول کرنے کی راہ ۵۳/۶؛ کی دعوت کی خصوصیات ۱۵۱، ۳۶/۶؛ کی ذمہ داری ۱۱، ۱۳، ۱۹، ۲۵، ۵۸، ۱۳۴، ۱۳۸، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۲/۴، ۳۲؛ کی ذمہ داری کا تعین ۵۰/۶؛ کی ذمہ داری کی حدود ۱۹/۶، ۵۰، ۵۲، ۶۶، ۱۳، ۱۰۴، ۱۳۴، ۲/۴؛ کی رسالت کا دوام ۱۹/۶؛ کی رسالت کو جھٹلانے والے ۹۱/۶؛ کی رسالت کی حدود ۹۰/۶؛ کی رسالت کی عالمیت ۹۰، ۱۹/۶؛ کی زیارت کی فضیلت ۳۵/۶؛ کی قدرت کی حدود ۶/۶، ۳۵، ۵۰؛ کی قضاوت ۸۹/۶؛ کی قوم ۶۶/۶؛ کی کتاب ۸۹/۶؛ کی مشکلات ۳۵/۶؛ کی منفی جنگ ۱۱۲/۶؛ کی حقانیت کے گواہ ۱۹، ۲۰، ۵۴؛ کی نبوت ۸۹/۶؛ کی نبوت کے گواہ ۱۹، ۱۱۱؛ کی نبوت میں مغالطہ ۹/۶؛ کی نماز ۱۶۲/۶؛ کی وحی کی پیروی کرنا ۱۰۶/۶؛ کی ہدایت ۶۱/۶؛ کی ہدایت کرنے کی روش ۴۳/۶؛ کی ہدایت گمراہی ۶/۳۵، ۶۳، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۳۴؛ کے اختیارات ۵۰/۶؛ کے انذار ۱۹، ۵۱، ۱۳۴، ۲۱۴؛ کے پیروان ۶/۳۶، ۱۵۹؛ کے دشمن - ۲۵، ۲۰/۶؛ کے دشمنوں سے مقابلہ کا طریقہ ۱۱۸/۶؛ کے دشمنوں کا پروپیگنڈا ۱۱۸/۶؛ کے دشمنوں کی آزادی ۱۲/۶؛ کے دشمنوں کی ہٹ دھرمی ۱۱۲/۶؛ کے زامین کے مقامات ۵۳/۶؛ کے ساتھ جنگ ۶/۴، ۳۲، ۲۵، ۲۶، ۳۳، ۹۳؛ کے ساتھ مجادلہ ۵۹/۶؛ کے عمل کا حساب ہونا ۵۲/۶؛ کے غم ۳۳/۶؛ کے فراض ۱۵/۶؛ کے فضائل ۱۰۶، ۱۲۶، ۱۳۳؛ کے کلام کا سننا ۳۶/۶؛ کے کلام کو سمجھنا ۳۶/۶؛ کے مقابلے کی روش ۱۱۲/۶؛ کے مخالفین سے جنگ کا طریقہ ۹۲/۶؛ کے معجزہ کی تکذیب ۱۰۹/۶؛ کے مقامات ۶/۱۹، ۳۳، ۸۳، ۸۹، ۱۵۳، ۱۶۳؛ کے مکذبین ۱۳۴، ۵۴/۶؛ خدا کا - سے تکلم ۱۶۲/۶؛ مکذبین - اور قیامت کا دن ۶/۲۴، ۳۶؛ مکذبین - کا انجام ۳۱/۶؛ مکذبین - کا ظلم ۵۸/۶؛ مکذبین - کا عذاب ۵۸/۴؛ مکذبین - کو خبردار کیا جانا ۶/۳۳؛ مکذبین - کو مہلت ۱۳۴/۶؛ مکذبین - کی کورولی ۵۰/۶؛ مکذبین - کی گراہی ۵۰/۶؛ مکذبین - کے تقاضے ۵۴/۶؛ نبوت - کے دلال ۱۱۵، ۳۸، ۳۴/۶

نیزر ک، انبیائی، اہل کتاب، ایمان، تعقل، دشمنی، ظالمین کفار، کفر، مشرکین، معاد، مومنین، یہود۔
آئمہ: پر سب و شتم کرنے والوں سے اعراض ۶/۶۸؛ کی پیروی ترک کرنے کے آثار ۶/۱۵۳؛ کی مسئولیت ۶/۱۹؛
کے مخالفین کی عیب جوئی ۶/۱۰۸؛ کے مقامات ۶/۱۵۳؛ نیزر ک امام علیؑ اہلبیت
آیات احکام: ر ک احکام آیات الہی: ۶/۹۹، ۶/۹۷، ۶/۳۸، ۶/۳۴، ۶/۳۳، ۶/۳۲، ۶/۳۱؛ پر ایمان لانے والے
۶/۱۱۸؛ سے استفادہ ۶/۶، ۶/۳۲؛ سے اعراض ۶/۵، ۶/۳؛ سے اعراض کرنے والوں کا عذاب ۶/۱۵۷؛ سے
اعراض کی سزا ۶/۳۶؛ سے بے اعتنائی ۶/۶۸، ۶/۳۶؛ کا تمسخر ۶/۵؛ کا تمسخر اڑانے والوں کی سزا ۶/۵؛ کا تنوع
۶/۱۰۵؛ کا واضح ہونا ۶/۱۰۳؛ کا ہدایت کرنا ۶/۱۰۵؛ کو جھٹلانا ۶/۵، ۶/۲۸، ۶/۲۱، ۶/۳۳، ۶/۱۰؛ جھٹلانے پر سرزنش
۶/۵؛ آیات خدا کو جھٹلانے سے اجتناب ۶/۴، ۶/۵۱، ۶/۳۵؛ جھٹلانے کا تا دوام ۶/۹؛ کو جھٹلانے کا ظلم ۶/۲۱؛ آیات
خدا کو جھٹلانے کا مقدمہ ۶/۳۹، ۶/۲۵؛ کو جھٹلانے کے آثار ۶/۱۱، ۶/۴، ۶/۱۱۰، ۶/۳۹، ۶/۲۱، ۶/۳۰؛ کو جھٹلانے والوں کا انجام
۶/۴، ۶/۳۶، ۶/۳۰؛ کو جھٹلانے والوں کا بہرا سونا ۶/۳۹؛ کو جھٹلانے والوں کا خسارہ ۶/۹؛ کو جھٹلانے والوں کا
خوف ۶/۳۹؛ کو جھٹلانے والوں کا ظلم ۶/۳۴؛ کو جھٹلانے والوں کا فسق ۶/۳۹؛ کو جھٹلانے والوں کا گناہ ۶/۶؛ کو
جھٹلانے والوں کا گونگا ہونا ۶/۳۹؛ کو جھٹلانے والوں کا ناقابل ہدایت ہونا ۶/۱۱؛ کو جھٹلانے والوں کی ابتلا ۶/۳۴؛
کو جھٹلانے والوں کی تاریکی ۶/۴، ۶/۳۹، ۶/۳۴؛ کو جھٹلانے والوں کی تنبیہ ۶/۲۱؛ کو جھٹلانے والوں کی روزی ۶/۳۴؛ کو
جھٹلانے والوں کی سرنوشت ۶/۳۴؛ کو جھٹلانے والوں کی سزا ۶/۵؛ کو قبول کرنے کا مقدمہ ۶/۱۰۵؛ کو قبول کرنے
کے موانع ۶/۳۹؛ کو یاد رکھنے کا مقام و مرتبہ ۶/۱۲۴؛ کی اہمیت ۶/۱۲۶؛ کی تبیین ۶/۴، ۶/۱۳۰، ۶/۱۳۶؛ کی تلاوت
۶/۳۵؛ کئے جھٹلانے والے؛ کئے جھٹلانے والوں کا عذاب ۶/۳۹؛ کئے جھٹلانے والوں کی محرومیت ۶/۳۹،
۶/۴، ۶/۳۰، ۶/۲۴؛ کئے جھٹلانے والے ۶/۲۸، ۶/۳۳، ۶/۱۵۳، ۶/۳۱؛ کئے جھٹلانے والے اور شیاطین؛ کئے
جھٹلانے کے علل و اسباب ۶/۳۳، ۶/۳۹؛ کئے فہم کا مقدمہ ۶/۳۹، ۶/۲۵؛ کئے فہم میں موانع ۶/۳۹؛ کئے خلاف جنگ
۶/۵؛ کئے فزول کا فلسفہ ۶/۲۸؛ کئے فزول کے اسباب ۶/۳؛ نیزر ک استکبار ایمان، تعمیل دانشمند، ذکر، رہبری،
شبہات،

ظالمین، علما، کفار، کفار مکہ، کفر، مشرکین، مغالطہ آیات ملجئہ: ۱۵۸/۶_ کا کردار ۱۵۸/۶

الف

ابتلائی: ر_ک سختی، کمی، قیامت

ابداع: ر_ک خدا

ابراہیم ؑ: اور آزر ۶/۴۳_ اور چاند پرست لوگ ۶/۴۴_ اور چاند پرستی ۶/۸۷_ اور رؤیت عرش ۶/۷۸_ اور ستارہ پرست لوگ ۶/۷۶_ اور سورج پرستی ۶/۷۸_ اور مشرکین ۶/۸۳_ پر خدا کی بخشش ۶/۸۳_ کا اجتماعی مقام و مرتبہ ۶/۷۳_ کا اجر ۶/۷۳_ کا احتجاج ۶/۷۳، ۷۶، ۷۷، ۸۰، ۷۹، ۷۸_ کا تبر ۶/۸۷_ کا تعجب ۶/۸۰_ کا حق کی طرف رجحان ۶/۷۹_ کا خلیف ہونا ۶/۷۹، ۱۶۱_ کا دین ۶/۱۶۱_ کا ستارہ پرستی کا اظہار ۶/۷۶_ کا سورج پرستی کا اظہار ۶/۷۸_ کا سوتیلہ باپ ۶/۷۳_ کا صالحین میں سے ہونا ۶/۸۵_ کا عقیدہ ۶/۸۰_ کا قصہ ۶/۷۵، ۷۳، ۷۶، ۷۷، ۸۰، ۷۸، ۸۱_ کا مجادلہ ۶/۷۶_ کا محسنین میں سے ہونا ۶/۸۳_ کو خبردار کرنا ۶/۸۰_ کو ملکوت کا مشاہدہ کرنا ۶/۷۸، ۷۵_ کی اولاد ۶/۸۳_ کی بصیرت ۶/۷۵_ کی تنزیہ ۶/۶۱_ کی توحید ۶/۷۸، ۷۹، ۸۰_ کی تہدید ۶/۸۱_ کی حجت و براہین ۶/۸۳_ کی خصوصیات ۶/۷۹_ کی شجاعت ۶/۸۰_ کی شرک سے جنگ ۶/۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰_ کی شہرت ۶/۷۳_ کی قضاوت ۶/۸۹_ کی نبوت ۶/۸۹_ کی نسل کا زیادہ ہونا ۶/۸۳_ کی ہدایت ۶/۸۳_ کی ہدایت یافتہ نسل ۶/۸۳_ کے احتجاج کا حکم ہونا ۶/۸۳_ کے احتجاج کی خصوصیات ۶/۸۳_ کے پیروکار ۶/۱۶۱_ کے دور کی تاریخ ۶/۷۶، ۷۷، ۷۸_ کے عزیز و اقارب ۶/۸۷_ کے فضائل ۶/۷۹، ۸۳، ۱۶۱، ۸۶_ کے مقامات ۶/۷۵، ۸۳، ۸۹، ۸۴_ کے میلانات ۶/۷۹

ابلیس: اور آدم ۴/۲۵، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۸، ۱۳، ۱۲_ اور حوا ۴/۲۵، ۲۲، ۲۱، ۲۰_ اور صراط مستقیم ۶/۱۶_ چر بے اعتمادی ۴/۲۱_ عصیان سے پہلے ۴/۱۳_ کا آگ سے ہونا ۴/۱۲_ کا انتقام ۴/۱۶_ کا انجام ۴/۱۸_ کا بہکاوے کا اقرار کرنا ۴/۱۶_ کا تعصب ۴/۱۲_ کا تکبر ۴/۱۳، ۱۲، ۱۱_ کا جہنم میں ہونا ۴/۱۸_ کا جھوٹ بولنا ۴/۲۰_ کا حوصلہ ۴/۱۱_ کا دھتکارا جانا ۴/۱۸_ کا دھوکہ دینا ۴/۱۶، ۱۷، ۲۰، ۱۱، ۲۲، ۲۵_ کا صراط مستقیم کا اقرار کرنا ۴/۱۶_ کا ضعف ۴/۱۷_ کا عصیان

اجل:

کی اقسام ۱۲/۶؛ مسمیٰ ۱۲۸/۶، ۶۰، ۲؛ مسمیٰ سے آگاہی ۲/۶؛ مسمیٰ کی حتمیت ۲/۶؛ معلق ۲/۶؛ معلق سے آگاہی ۲/۶؛ معلق کا متغیر ہونا ۲/۶

اجبار: رک علماء یہود

احتجاج: (دلیل و حجت لانا) جدلی ۴۶/۶؛ کا طریقہ ۱۳/۶؛ کرنے کا معیار ۸۱/۶؛ بدعت ایجاد کرنے والوں سے ۰/۶؛ ۱۵؛ کفار سے ۱۳/۶؛ مشرکین سے ۳۰/۶، ۱۹، ۱۲، ۳۶، ۶۳، ۱۳۸، ۸۳؛ یہود سے نہ کرنا ۹۱/۶؛ خاص موارد کو اپنے موضوع میں تلاش کیا جائے۔

احتضار: کے آثار ۳۴/۴؛ کے سخت ہونے کے اسباب ۹۳/۶؛ کے وقت پیاس ۹۳/۶؛ کے وقت کی ضرورت ۳۴/۴؛ نیز رک خدا پر افترا باندھنے والے ظالمین۔ وحی

احسان: کا مفہوم ۱۵۱/۶؛ کے آثار ۸۶، ۸۹/۶؛ نیز رک آنحضرت (ص)، خدا، والدین

احکام: ۲۸/۶؛ ۱۶۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۶۳، ۱۳۵، ۵۱۳۶، ۱۵۰، ۱۵۲۱، ۴، ۱۵۳/۳۳؛ شانوی ۱۱۹، ۱۳۵/۶؛ کا توقیفی ہونا ۱۱۶/۴؛ کا فلسفہ ۱۳۵/۶، ۱۳۲، ۶۹؛ کو بیان کرنا ۱۵۱/۶، ۳۲/۴؛ کو وضع کرنا ۱۱۹/۶، ۵۴، ۱۳۱، ۱۵۱؛ کی اہمیت ۱۱۸/۶؛ کی خصوصیات ۵۳/۶؛ کی عمومیت ۱۵/۶؛ کے اثبات کی شرائط ۱۳۳/۶؛ کے اعتبار کا معیار ۱۳۳/۶؛ کے درست ہونے کا معیار ۱۳۳/۶؛ کے منابع ۱۳۵/۶؛ میں انعطاف پذیری ۱۳۵/۶؛ وضع کرنے کا سرچشمہ ۱۳۳/۶؛ وضع کرنے میں علم ۳۳/۴؛ تشریحی کا سرچشمہ ۵۹/۶؛ خاص موارد اپنے موضوع میں تلاش کریں

اختلاف: اجتماعی کے اسباب ۱۵۹/۶؛ کا مقدمہ ۶۵/۶؛ کے آثار ۱۵۳، ۶۵/۶؛ کے علل و اسباب ۱۵۳/۶؛ دینی ۶۵/۶

اختلاف کرنے والے: کا انجام ۱۵۹/۶؛ کی سزا ۱۵۹/۶

اختیار: رک انسان، توحید، جبر، جنات، دین، شرک، عقیدہ، عمل، گمراہی، ہدایت۔

اخلاص: کا مقدمہ ۲۹/۴؛ کی اہمیت ۱۶۲/۶؛ کے آثار ۳۱/۶؛ کے علل و اسباب ۶۳/۶؛ کے موانع ۲۹/۸؛ نیز رک آنحضرت (ص)، انسان، دعا،

عبادت، مناجات

اخلاق: رذائل سے اجتناب ۲۶/۷؛ رذائل کے موانع ۶/۷ نیز ر_ک اخلاقی مباحث
ادراک: کی سلامتی کی نشانیاں ۳۹/۶؛ کے عطا ہونے کا منشا ۳۶/۶؛ کے موانع ۳۹/۶؛ سلب ۳۶/۶؛ عدم_کے آثار
۳۹/۶؛ نعمت ۳۶/۶؛ نعمت_کا سرچشمہ ۳۶/۶؛ نیز ر_خدا، فہم
ادیان: کی تعلیمات پر عمل ۹۰/۶؛ کی تعلیمات کی حجت ۹۰/۶؛ کی تعلیمات میں تکامل ۹۱/۶؛ کے خلاف جنگ
۱۲۱/۶؛ مکمل ۱۱/۵؛ نیز ر_ک اسلام، توحید، دین، قیامت
ارتداد: کے آثار ۴۱/۶؛ کے علل و اسباب ۴۱/۶؛ نیز ر_ک مرتد
ارشاد: ر_ک تبلیغ

ازدواج: باپ کی بیوی سے ۳۳/۷؛ حرام ۳۳/۷

استدلال: ر_ک احتجاج و برہان

استغفار: کے آداب ۲۳/۷

استقامت: ر_ک توحید، سرد جنگ، رہبری

استکبار: آیات خدا کے مقابلہ میں_کی سزا ۹۳/۶؛ کی سزا ۱۲۳/۶؛ کے آثار ۹۳/۶، ۳۵/۷، ۳۰، نیز ر_ک تکبر، شیطان
_مستکبرین

استہزا کرنے والے: کا انجام ۱۰/۶؛ کی سزا ۱۰/۶

اسحاق عليه السلام: کا صالحین میں سے ہونا ۸۵/۶؛ کا محسنین میں سے ہونا ۸۳/۶؛ کی توحید ۸۳/۶؛ کی حجت و براہین ۸۳/۶
؛ کی قضاوت ۸۹/۶؛ کی نبوت ۸۹/۶؛ کی ہدایت ۸۳/۶؛ کے عزیز و اقارب ۸۴/۶؛ کے فضائل ۸۳/۶، ۸۶؛ کے
مقامات ۸۳/۶، ۸۶

اسراف:

پر سرزنش ۱۳۱/۶؛ کی حرمت ۱۳۱/۶؛ کے آثار ۳۱/۴؛ کے احکام ۳۱/۶، ۳۱/۴؛ کے موارد ۳۱/۶، ۳۱/۴؛
 اسلام: پر تہمت ۱۱۹/۶؛ سے استہزا کرنے کا گناہ ۶۹/۶؛ سے اعراض ۳۵/۶؛ قبول کرنے کے آثار ۱۲۶/۶؛ کا
 استوار اور محکم ہونا ۱۶۱/۶؛ کا استہزا کرنے سے اجتناب ۶۹/۶؛ کا عالمی ہونا ۱۹/۶؛ کا وحی پر مبنی ہونا ۱۳/۶؛ کی
 تعلیمات ۱۶۳/۶؛ کی تکذیب ۳۵/۶؛ کی جامعیت ۱۱۵/۶؛ کی حفاظت ۱۳/۶، ۶۹؛ کی خصوصیات ۱۳/۶، ۱۱۵،
 ۱۶۲، ۱۶۱؛ کی عقلانیت ۱۳/۶؛ کی دعوت ۱۹/۶؛ کی فتح کی بشارت ۵/۶؛ کی ہدایت گمری ۱۱۵/۶؛ کے خلاف
 سازش ۱۲۳/۶؛ کے خلاف مبارزے کے طریقے ۹۳/۶؛ خاتمیت ۱۱۵/۶؛ دشمنان سے مقابلہ کرنے کا
 طریقہ ۱۱۸/۶؛ صدر کی تاریخ ۵/۶، ۴، ۱۹، ۲۰، ۲۶، ۵۲، ۵۳، ۵۳، ۱۰۵، ۷۱، ۵۸، ۵۷، ۱۰۹، ۱۱۳، ۱، ۱۱۹، ۱۱۸
 ۱۲، ۱۲۳؛ قداست کی حفاظت ۶۹/۶؛ نعمت ۵۳/۶؛ نیز ک رہبری ہم نشینی
 اسماعیل علیہ السلام: کا صالحین میں سے ہونا ۸۶/۶؛ کی قضاوت ۸۶/۶؛ کی نبوت ۸۹/۶؛ کی ہدایت ۸۶/۶؛ کے آبا و
 اجداد ۸۶/۶؛ کے فضائل ۸۶/۶؛ کے مقامات ۸۹/۶
 اسماء و صفات: بصیر ۱۳/۶؛ حکیم ۱۸/۶، ۷۳، ۸۳، ۱۲۸، ۱۳۹؛ خیر ۸۱/۶، ۷۳، ۱۰۳؛ رحیم ۵۳/۶، ۱۳۵، ۱۶۵؛
 سمیع ۱۳/۶، ۱۱۵؛ صفات جلال ۱۸/۶، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۳۱؛ عزیز ۹۶/۶؛ علیم ۸۳/۶، ۹۶، ۱۰۱، ۱۱۵، ۱۲۸،
 ۱۳۹؛ غفور ۵۳/۶، ۱۳۵، ۱۶۵؛ لطیف ۱۰۳/۶؛ وکیل ۱۰۲/۶
 اصحاب محمد (ص): ک صحابہ
 اصلاح: کے آثار ۵۳، ۳۸/۶؛ کے علل و اسباب ۵۳/۶
 اصل حلیت: ۱۱۹/۶، ۱۳۰، ۱۳۳، ۱۳۵، ۳۲/۴؛ کی حد ۱۱۹/۶
 اصول پسندی: ک رہبری
 اضطراب: کے علل و اسباب ۱۲۵/۶
 اضطراب: کے آثار ۱۱۹/۶، ۱۳۵؛ ی احکام ۱۳۵/۶؛ ی حالت میں باغی سے مراد ۱۳۵/۶؛ ی حالت میں عادی سے
 مراد ۱۳۵/۶؛ ی حالت

میں محرمات کے آثار کا ختم ہو جانا ۱۳۵/۶

نیز ر_ک_ تکلیف ، طغیانگر لوگ_ متجاوزین

اضلال: ر_ک_ بدعتی لوگ_ جنات_ خدا، شیاطین اور گمراہی

اطاعت: انبیاء کا پیش خیمہ ۱۰/۴; خدا کی اہمیت ۱۱۶/۶، ۱۱۴; کی شرائط ۹۰/۶; کے آثار ۱۳۳/۶; کے اسباب ۱۰/۴; اکثریت کی ۴۶/۶; اوامر الہی کی ۱۵۳/۶; خدا کی ۱۰۶/۶، ۱۱۶، ۳/۴; شیطان کی ۱۲۱/۶، ۱۳۲; شیطان کی پر مذمت ۱۳۲/۶; شیطان کے دوستوں کی ۱۲۱/۶; علما کی ۱۱۶/۶; غیر خدا کی ۱۲۱/۶، ۳/۴; غیر خدا کی کاترک کرنا ۱۵۳/۶، ۳/۴; قرآن کی ۳/۴; گمراہوں کی_ کے موانع ۲۲/۶; لوگوں کی ۱۱۶/۶; مشرکین کی_ کاترک کرنا ۵۰/۶; مشرکین کی_ کے آثار ۵۶/۶; خاص موارد کو اپنے موضوع میں تلاش کیا جائے۔

اطمینان: کی راہیں ۱۳۸/۶; کے اسباب ۱۲۵/۶، ۲۲/۴

اعتدال: ر_ک_ قرآن

اعتراف: ر_ک_ اقرار

اعداد: آٹھ کا عدد ۱۳۳/۶; دس کا عدد ۱۶۰/۶

اعلام: (شخصیات) ر_ک_ آدم ؑ، آذر، آنحضرت (ص)، ابراہیم ؑ، ابلیس، اسحاق ؑ، اسماعیل ؑ، الیاس ؑ، الیسع ؑ، اسام علی ؑ، ایوب ؑ، حوا ؑ، داود ؑ، زکریا ؑ، سلیمان ؑ، عزرائیل ؑ، عمر ؑ، عیسیٰ لوط ؑ، موسیٰ ؑ، نوح ؑ، ہارون ؑ، یحییٰ ؑ، یعقوب ؑ، یوسف ؑ، یونس ؑ

افترا: خدا پر ۹۳/۶، ۱۳۴، ۱۳۰، ۱۳۳، ۱۵۰، ۲۰/۴، ۲۸، ۳۳، ۳۴; خدا پر کا ظلم ۲۱/۶، ۹۳، ۳۴/۴; خدا پر کا گناہ ۱۳۹، ۹۳/۶; خدا پر کی حرمت ۳۳/۴; خدا پر کی راہیں ۹۳/۶; خدا پر کی سزا ۹۳/۶، ۱۳۸، ۱۳۹; خدا پر کے آثار ۲۱/۶، ۹۳; زمانہ جاہلیت میں خدا پر ۳۹/۶، ۱۳۸/۶، ۳۳/۴; موارد ۱۳۴/۶، ۱۳۰، ۱۳۳; نیز ر_ک_ تہمت، مشرکین

افسانہ: ر_ک_ قرآن

اقتدار: ر_ک_ قدرت

اقتصاد: ی تفاوت و فرق کا نشا ۱۶۵/۶

اقرار: بے ثمر ۵/۴; توحید کا ۳۰/۶; خطا کا ۲۳/۴; ظلم کا اقرار ۵/۴; عذاب کے وقت ۵/۴; کفر کا ۶۳/۶; مالکیت خدا کا ۱۲۰/۶; معاد کا ۳۰/۶ نیز ک خود، قیامت

اقلیت: کا عبرت حاصل کرنا ۳/۴ نیز ک لوگ، مشرکین، مومنین

اقوام: قوموں کے مقدسات کی حرمت ۱۰۸/۶; گذشتہ کا عذاب ۱۳۶/۶; مجرم کا عذاب ۱۳۴/۶; نیز ک بنی اسرائیل، قریش اور قوم ابراہیم

اکثریت: کا آسیب پذیر ہونا ۱۴/۴; کا بے اعتبار ہونا ۱۱۶/۶; کی پیروی کرنے کے آثار ۱۱۶/۶ کی پیروی کو ترک کرنا ۱۱۶/۶; کی گمراہی ۱۱۶/۶; کی مخالفت ۱۱۶/۶; نیز ک لوگ، مشرکین اور مومنین

القائنات: شیطانی ۱۱۳/۶; شیطانی قبول کرنے کی راہیں ۱۱۳/۶; شیطانی کی تاثیر ۱۱۳/۶; نیز ک شیطانی اسد: زمانہ جاہلیت میں ۱۰۹/۶، ۱۳۶; نیز ک خدا

الوہیت: کی نشانیاں ۳۶/۶; زمانہ ابراہیم میں ۴۸/۶; شرائط ۱۰۲/۶; قدرت ۳۶/۶

الیاس: کا صالحین میں سے ہونا ۸۵/۶; کی قضاوت ۸۹/۶; کی نبوت ۸۹/۶; کی ہدایت ۸۵/۶; کے آبا و اجداد ۸۵/۶; کے فضائل ۸۶/۶; کے مقامات ۸۹/۶

الیسع: کا صالحین میں سے ہونا ۸۶/۶; کی قضاوت ۸۹/۶; کی نبوت ۸۹/۶; کی ہدایت ۸۶/۶; کے آبا و اجداد ۸۶/۶; کے فضائل ۸۶/۶; کے مقامات ۸۹/۶

ام القری: ۹۲/۶

امامت: کا نور ہونا ۱۲۲/۶; مقام سے جاہل افراد ۱۲۲/۶; منصب کا ادعا ۹۳/۶; نیز ک رہبری

امام علیؑ: کی توحید ۸۲/۶; کی قضاوت ۱۶۳/۶; کے مقامات ۸۲/۶-۱۵۳

امتحان: کا فلسفہ ۱۶۵/۶; کے آثار ۵۳/۶; کے وسائل ۵۳/۶، ۱۶۵; میں کامیابی کے آثار ۱۶۵/۶; میں ناکامی کے آثار ۱۶۵/۶; دنیوی وسائل کے ذریعہ ۱۶۵/۶; نیز ک امرائی، انسان، خدا، اجتماعی گروہ

امتیں: کا انقراض ۶/۶، ۳۳/۴; امتوں کا جہنم میں ہونا ۳۸/۴; امتوں کا حساب لیا جانا ۶/۴; کی اجل ۳۳/۴; کی پیدائش کا قانون کے مطابق ہونا ۳۳/۴; کی حیات کا قانون کے مطابق ہونا ۳۳/۴ کی ہلاکت کے اسباب ۳/۴، ۵/۴; کے ظلم کے آثار ۵/۴; کے عقیدہ کوزینت بخشنا ۱۰۸/۶; کے عمل کوزینت دینا ۱۰۸/۶; پیغمبر کے بغیر امتیں ۳۵/۴; ظالم کا انجام ۱۳/۴; ظالم کا انقراض ۴۵/۶; ظالم کا عذاب ۳۳/۴، ۴/۴; ظالم کی شقاوت ۱۳۱/۶; ظالم کی گمراہی ۱۳۱/۶; غیر مسلم امت ۱۵۹/۶; کافر کی ہلاکت ۶/۶; گزشتہ کا عذاب ۳۳/۴، ۴/۴; گزشتہ کا عقیدہ جبر کی طرف مائل ہونا ۱۳۸/۶; گزشتہ امتیں اور انبیاء ۴۲/۶; گمراہ پر لعنت ۳۸/۴ م; گناہ گار کا انجام ۴/۴ م; گناہ گار کی ہلاکت ۳/۴; مشرک پر لعنت ۳۸/۴; منقرض امتیں ۳۵/۶

اداد: کی بشارت ۳۳/۶; غیبی کا کردار ۳۳/۶; نیز ک: انبیاء خدا، قیامت، محمد مومنین

امرائی: کا استہزاء کرنا ۵۳/۶; کا عجب ۵۳/۶، کا قدر و قیمت معین کرنا ۵۳/۶; مشرک کا امتحان ۵۳/۶; نیز ک امراء مکہ: کا کفر ۱۲۳/۶; کا مقابلہ کرنے کا طریقہ ۵۳/۶; کا مکہ ۱۲۳/۶; کی بصیرت ۱۲۳/۶; کی بہانہ جوتی ۱۲۳/۶; کی سازش ۱۲۳/۶

امن: ایک نعمت ۱۲۴/۶; کی اہمیت ۵۳/۶; کے علل و اسباب ۸۲/۶; نیز ک بہشت، دار السلام، رجحانات، مشرکین، معاشرہ، موحدین، مومنین

امور: کا استحکام ۸۳/۶; کا قانون و ضابطہ کے مطابق ہونا ۵۴/۶; کے جاری ہونے کی حقانیت ۵۴/۶; حیرت انگیز ۹۵، ۳۳/۶; نامعقول ۱۰۱/۶

امید: ک انبیائی امیدواری: کے علل و اسباب ۱۳۴/۶; رحمت خدا کی ۵۳/۶، ۱۶۵، ۲۳/۴; مغفرت کی ۵۳/۶، ۲۳/۴; نیز ک خوف گناہ کار لوگ

انار:۔ کے باغ ۹۹/۶؛ کے درخت کی پیدائش ۱۳۱/۶

انبیائے علیہ السلام: آنحضرت (ص) سے پہلے کے ۳۲/۶؛ ابراہیم سے پہلے کے ۸۳/۶؛ اور شرک ۸۸/۶؛ پر ایمان لانے والے ۸۹/۶، ۳۵/۴؛ پر خدا کی بخشش ۸۶/۶، ۸۹؛ پر وحی ۵۰/۶؛ تاریخ کی نظر ہیں ۳۳/۶؛ انبیا جنئی ۱۳۰/۶ سے استہزا کی سزا ۱۰/۶؛ کی حساب لیا جانا ۶/۴؛ سے سوال ۶/۴؛ قیامت کا دن ۴۴۶/۴؛ کا احتجاج ۴۳/۶؛ کا استہزا ۱۰/۶، ۲۳؛ کا انتخاب ۸۴، ۹/۶؛ کا بشر ہونا ۳۵/۴، ۹/۶؛ کا پیش قدم ہونا ۱۰۶/۶؛ کا حکم خدا کی اتباع کرنا ۱۱۶/۶؛ کا صبر ۳۳/۶؛ کا علم ۲/۶؛ کا کردار ۳۸/۶، ۹۰، ۱۳۰؛ کا مرد ہونا ۹/۶؛ کا ہدایت کرنا ۳۲/۶، ۹۰، ۱۳۰؛ کو اذیت دینا ۳۳/۶؛ کو جھٹلانے والوں کا انجام ۱۱/۶، ۳۵/۴؛ کو جھٹلانے والوں کی سزا ۳۵/۴؛ کو خبردار کیا جانا ۸۸/۶؛ کو نمونہ عمل بنانا ۳۳/۶، ۴۳، ۹۰؛ کی امداد ۱۰/۶، ۳۳؛ کی اولاد کی قضاوت ۸۹/۶؛ کی اولاد کی نبوت ۸۹/۶؛ کی باتیں سننا ۳۵/۴؛ کی برقری ۸۶/۶؛ کی برقری کے اسباب ۸۶/۶؛ کی برگزیدگی ۸۴/۶، ۳۵/۴؛ کی برگزیدہ اولاد ۸۴/۶؛ کی بشارتیں ۳۸/۶؛ کی بعثت کا فلسفہ ۳۲/۶، ۱۳۱، ۱۳۳؛ کی پشت پناہی ۳۳/۶؛ کی تاریخ ۳۳/۶، ۱۱۲؛ کی تبلیغ ۳۸/۶، ۹۰، ۴/۴، ۶؛ کی تبلیغ کا طریقہ ۳۶/۶، ۹۰؛ کی تبلیغ کی حدود ۳۸/۶؛ کی تعلیمات کو پہچاننے کی اہمیت ۹۰/۶؛ کی تکذیب ۳۳/۶، ۳۹، ۱۳۰، ۶/۴؛ کی تکذیب کا انجام ۱۳۸/۶؛ کی تکذیب کرنے والوں کو خبردار کیا جانا ۱۱/۶؛ کی تکذیب کے آثار ۱۱/۶؛ کی تکذیب کے موانع ۱۳۸/۴؛ کی تنزیہ ۸۸/۶؛ کی توحید ۸۸/۶؛ کی جنس ۹/۶، ۳۵/۴؛ کی حجت ۸۳/۶؛ کی حکومت ۸۹/۶؛ کی خدمات ۳۸/۶؛ کی خصوصیات ۹/۶؛ کی خواہش ۳۵/۴؛ کی دعوت کو قبول کرنے کا مقدمہ ۵۱/۶؛ کی دعوت کی حدود ۳۸/۶؛ کی ذمہ داری ۱۰۶، ۱۳۰، ۳۵/۴؛ کی ذمہ داری کی حدود ۳۸/۶، ۵۰، ۸۹، ۳۸/۴؛ کی رسالت کی حدود ۱۱/۶؛ کی رسالت کے درمیان فترت ۳۵/۴؛ کی رشتہ داری ۸۴/۶؛ کی سیرت سے عبرت ۴۳/۶؛ کی صلاحیت ۱۲۳/۶؛ کی قدرت ۵۰/۶؛ کی قضاوت ۸۹/۶؛ کی کامیابی ۳۳/۶؛ کی کامیابی کے علل و اسباب ۳۳/۶؛ کی کتاب ۸۹/۶؛ کی مخالفت کرنے کے آثار ۳۲/۶؛ کی نبوت ۳۸/۶؛ کی نیات ۴/۴؛ کے آباء و اجداد کی قضاوت ۸۹/۶؛ کے آبا و اجداد کی نبوت ۸۹/۶؛ کے آباء و اجداد کے مقامات ۸۹/۶؛ کے اختیارات ۸۹/۶؛ کے اختیارات کی حدود ۸۹/۶؛ کے انتخاب کا معیار ۸۹/۶، ۱۲۳؛ کے انذار ۳۸/۶، ۱۳۰؛ کے انذار کو قبول کرنے کے مقدمات ۵۱/۶؛ کے انذار کو قبول کرنے کے موانع ۱۳۰/۶؛

کے اوصیاء کو جھٹلانے والے ۳۹/۶؛ کے اہداف ۳۵/۴، ۳۲/۶؛ کے اہداف پورے ہونے کا مقدمہ ۳۳/۶؛ کے اہداف کے محافظ ۸۹/۶؛ کے برتر عزیز و اقارب ۸۴/۶؛ کے برگزیدہ باپ ۸۴/۶؛ کے برگزیدہ بھائی ۸۴/۶؛ کے برگزیدہ عزیز و اقارب ۸۴/۶؛ کے بھائیوں کی قضاوت ۸۹/۶؛ کے بھائیوں کی نبوت ۸۹/۶؛ کے مقامات ۸۹/۶؛ کے درجات کی بلندی ۸۳/۶؛ کے دشمن ۱۱۲/۶، ۱۱۳؛ کے دشمنوں کا افترا ۱۱۲/۶؛ کے دشمنوں کا پروپیگنڈہ ۱۱۳/۶؛ کے دشمنوں کا جھوٹ ۱۱۲/۶؛ کے دشمنوں کے اہداف ۱۱۳/۶؛ کے ساتھ طرز عمل اختیار کرنے کے آثار ۶/۴؛ کے ساتھ جنگ ۱۰/۶، ۳۳، ۱۱۲؛ کے عزیز و اقارب کی قضاوت ۸۹/۶؛ کے عزیز و اقارب کی نبوت ۸۹/۶؛ کے عزیز و اقارب کی ہدایت ۸۴/۶؛ کے عزیز و اقارب کے مقامات ۸۹/۶؛ کے فرائض ۱۵/۶؛ کے فضائل ۵۰/۶، ۸۶؛ کے مخالفین ۱۱/۶؛ کے مقامات ۳۳/۶، ۸۴، ۸۹؛ میں ہم آہنگی ۹۰/۶؛ خاتم ال۔ ۱۹/۶، ۱۱۵؛ صاحب کتاب ۸۹/۶؛ نیزر۔ ک اطاعت، ایمان، جنات، دشمن، رہبری، کفار، کفر اور تمام انبیائ

انتخاب: حق انتخاب ۱۰۳/۶

انتقام: ر۔ ک ابلیس

انجام: جبراً ۵/۶، ۱۰، ۱۵، ۲۱، ۳۱، ۳۵، ۴۴، ۱۵۹؛ حسن۔ کی اہمیت ۱۳۵/۶؛ خاص موارد اپنے موضوع کے تحت تلاش کئے جائیں

انجیل: کا کردار ۱۵۶/۶؛ کے پیروکاروں کی ہدایت ۱۵۴/۶؛ نیزر۔ ک مشرکین مکہ

انحراف: اجتماعی۔ کی علت ۱۲۳/۶؛ کے علل و اسباب ۳۵/۶، ۱۳۰؛ کے موانع ۳/۶، ۱۱۶؛ فکری۔ میں موثر عوامل ۱۱۳، ۴/۶

انحطاط: کے علل و اسباب ۳۱۳/۴؛ روحانی۔ کا مقدمہ ۱۳/۴؛ نیزر۔ ک تمدن۔ معاشرہ

انذار (ڈرانا): کا طریقہ ۱۲۸۵۲/۶؛ کا فلسفہ ۵۱/۶؛ کی اہمیت ۱۹/۶، ۵۱، ۹۲، ۲/۴؛ کے آثار ۲/۴؛ کے قبول کرنے کا مقدمہ ۵۱/۶؛ کے وسائل ۵۱/۶؛ میں اولویت ۹۲/۶؛ عذاب سے ۱۳۴/۶ قرآن کے ذریعہ ۵۱/۶؛ قیامت سے ۱۳۰/۶؛ لوگوں کو ۱۹/۶؛ مومنین کو ۵۲/۶؛ وحی کے ذریعہ ۵۱/۶؛ نیزر۔ ک آنحضرت (ص)، انبیاء۔ تبلیغ۔ تربیت قرآن۔ مکہ اور وحی

انسان: آدم سے پہلے کے۔ ۱۳۳/۶؛ ابتدائے خلقت میں ۳۰/۴۹۳/۶؛ اور جنات ۱۲۸/۶؛ پر تسلط ۱۲۹/۶؛ قیامت کے دن ۱۲/۶، ۳۶، ۵۱، ۶۰، ۲۸، ۱۳۳، ۱۴، ۳۰؛ کا اختیار ۳۵/۶، ۱۰۴، ۱۰۷، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۹، ۱۳۰/۴؛ کا اضروی اجتماعی ۵۱/۶؛ کا اضروی حشر ۲/۶، ۲۲، ۳۶، ۳۸، ۴۳، ۵۱، ۷۲، ۱۲۸؛ کا اخلاص ۶۳/۶؛ کا انجام ۳۶/۶، ۷۲، ۱۰۸، ۱۶۳، ۲۵/۴؛ کا بہکاوے میں آنا ۱۶/۴، ۲۲، ۲۷؛ کا بہکایا جانا ۷/۴، ۲۷؛ کا حقیقی مولا ۶۱/۶؛ کا خالق ۲/۶، ۹۸، ۱۱/۴؛ کا خدا سے عہد ۶۳، ۶۳/۶؛ کا خطرات میں گھرنا ۱۶/۴، ۳۷۷/۴؛ کا خود سے بے خبر ضمیر ۶۳/۶؛ کا خواب ۶۰/۶؛ کا دنیوی حصہ ۳۷/۴؛ کا زبانی پسند ہونا ۱۰۸/۶؛ کا زمین پر مستقر ہونا ۹۸/۶، ۱۶۵؛ کا زوال ۲۳/۴؛ کا سختی میں ہونا ۶۳/۶؛ کا عجز ۶/۶، ۹، ۱۸، ۱۳۳؛ کا عصیان ۱۳۳/۶؛ کا قابل ہدایت ہونا ۱۰۴/۶؛ کا کمال طلب ہونا ۲۱/۴؛ کا مبداء ۱۰۸/۶؛ کا مٹی سے ہونا ۲/۶؛ کا ناپسندیدہ عمل ۶۰/۶؛ کو خبردار کیا جانا ۶۰/۶، ۱۲۸، ۳۱/۴؛ کی آگاہی ۱۰۴/۶؛ کی اجل ۲/۶، ۱۲۸؛ کی استعدادیں ۱۰۴/۴، ۳؛ کی انعطاف پذیری ۷/۴، ۲۲؛ کی بقاء ۱۲/۶؛ کی پناہ گاہ ۷۲/۶؛ کی تاریخ ۱۳۳/۶؛ کی توحیدی فطرت ۶/۶، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۶۳؛ کی جہالت ۷/۴، ۲۳؛ کی حقیقت ۶۰/۶، ۹۳، ۳۷/۴؛ کی حیات ۶۲/۶، ۹۳، ۹۸؛ کی حیاء ۷/۴، ۲۲؛ کی خصوصیات ۱۰۴/۶، ۱۵۱، ۳/۴؛ کی خلقت ۲/۶، ۲۸/۴؛ کی خلقت کا عنصر ۱۱/۴؛ کی دنیوی حیات ۷/۴، ۲۳؛ کی دنیوی غفلت ۶۰/۶؛ کی دوسری حیات ۷/۴، ۲۵؛ کی ذمہ داری، ۶، ۷۱، ۷۲، ۱۲۸، ۱۳۰، ۱۳۵، ۱۵۱، ۱۶۳، ۱۷۴/۴، ۲۹؛ کی روح ۶۰/۶، ۷۴، ۳۷؛ کی روح کا قبض ہونا ۹۳/۶؛ کی روحانی ضروریات ۶۳/۶؛ کی روزی ۱۳۲/۶؛ کی زمین پر سکونت ۷/۴، ۲۳؛ کی زمین کی طرف بازگشت ۷/۴، ۲۵؛ کی زندگی کی حفاظت ۶۱/۶؛ کی سرنوشت ۷/۴، ۳۰؛ کی سعادت طلبی ۱۳۵/۶؛ کی شخصیت ۱۱/۴؛ کی شکل بندی ۷/۴، ۱۱؛ کی صفات ۷/۴، ۶۳؛ کی ضرورت مندی ۶۳/۶؛ کی ضروریات ۱۳/۶، ۱۶، ۳۸، ۱۲۶، ۷۴/۴، ۳۷؛ کی عارضی حیات ۹۸/۶؛ کی عمر ۲/۶؛ کی عہد شکنی ۶۳/۶؛ کی فطرت ۶/۶، ۳۳، ۶۳، ۴۸، ۸۶، ۱۶/۴، ۳۰؛ کی قدرت ۱۰/۶؛ کی قدر و قیمت ۷/۴، ۲۶؛ کی مادی ضروریات ۷/۴، ۳۲، ۱۰؛ کی معاش کا پورا ہونا ۷/۴، ۲۳؛ کی معنوی ضروریات ۶/۴، ۳۸؛ کی منفعت طلبی ۷/۴، ۲۱؛ کی موت ۷/۴، ۹۳، ۶۲، ۳۵/۲؛ کے آباد و اجداد ۹۸/۶؛ کے ابعاد ۶۳/۶؛ کے اسرار ۶/۴، ۳۳؛ کے امتیازات ۶/۴، ۸۳؛ کے حالات ۶۳/۶؛ کے حقوق ۱۰۴/۶؛ کے دشمن ۷/۴، ۱۳۲/۲۲؛ کے علم کا منشا ۹۸/۶، ۱۱/۴

۲۶، کے علم کی محدودیت ۱۰۳/۶؛ کے علم کی قدر و قیمت کا معین ہونا ۸/۴؛ کے عیوب کا چھپایا جانا ۲۶/۴؛ کے فضائل ۲۴/۶؛ وں کا اضروی حشر ۳۶/۶، ۲۲، ۲، ۳۸، ۵۱، ۴۲، ۴۳، ۱۲۸؛ وں کا اضروی مواخذہ ۱۲۸/۶؛ وں کا امتحان ۶۵/۶؛ وں کا تضرع ۶۳/۶؛ وں کا حاکم ۶۱/۶؛ وں کا دینوی حشر ۴۲/۶؛ وں کا زمین پر مستقر ہونا ۹۸، ۱۶۵/۶؛ وں کا کفر ۶۳/۴، ۱۴؛ وں کا مالک ۱۶۳/۶؛ وں کا مساوی ہونا ۹۸، ۱۵؛ وں کی دشمنی ۲۳/۴؛ وں کی شکل و صورت ۱۱/۴؛ وں کی طبقہ بندی کا معیار ۴۹/۶؛ وں کی نسلیں ۱۳۳/۶؛ وں کے اضروی درجات ۱۳۲/۶؛ وں کے امور کی تدبیر ۱۰۲/۶، ۳/۴؛ وں کے حشر کا حتمی ہونا ۱۲/۶؛ وں کے رتبوں میں فرق ۱۶۵/۶؛ وں میں جانشینی کا تصور ۱۶۵/۶؛ وں میں ادارکات کی محدودیت ۱۰۳/۶؛ ی یمنائی کی محدودیت ۱۰۸/۴؛ ی تکامل کی راہ ۱۱/۴؛ ی رجحانات کو ابھارنا ۱۳۵/۶؛ ی زندگی کا امکان ۲۵/۴؛ ی ضروریات کا پورا ہونا ۲۶/۴؛ ی غرائز ۴/۶؛ ی قوتوں کی محدودیت ۱۰۳/۶؛ ی لذائذ ۱۲۸/۶؛ ی مناج ۱۰۳/۶؛ قیامت کے دن ی خصلتیں ۲۳/۶؛ گمراہ ۳۰/۴؛ متولد نہ ہونے والے ۹۸/۶؛ متولد ہونے والے ۹۸/۶؛ ملائکہ کا ۹۸/۶؛ گمے سجدہ کرنا ۱۱/۴؛ ناقابل ہدایت ۳۲، ۱۳۴/۶؛ نیزر ک تعقل جنات

انصاف: اہمیت ۲۹/۴

انفاق: میں اسراف ۱۳۱/۶؛ زرعی پیداوار میں ۱۳۱/۶

انگور: کے باغ ۹۹/۶؛ کے باغ کی پیدائش ۱۳۱/۶

اولیاء اللہ: ر ک گالی

اونٹ: اور سوئی کا ناکہ ۳۰/۴؛ کا گوشت ۱۳۲/۶؛ کا نرمادہ ہونا ۱۳۳/۶؛ کو خلق کرنے کا فلسفہ ۱۳۳/۶؛ کی پیدائش کا سبب ۱۳۳/۶؛ کے جنین کی حلیت ۱۳۳/۶؛ کے فوائد ۱۳۳/۶؛ کے گوشت کی تحریم ۱۳۳/۶؛ اونٹ کے گوشت کی حلیت ۱۳۲/۶؛ نیزر ک تشبیہات

اہانت: خدا کی ۱۰۸/۶؛ نیزر ک اقوام

اہلبیت (ص): حب ۱۶۰/۶؛ نیزر آئمہ دشمنی

اہل عذاب: ر ک عذاب

اہل کتاب:

_ اور آنحضرت (ص) ۲۰/۶، ۱۱۳؛ اور اسلام ۲۰/۶؛ اور حقانیت قرآن ۲۰/۶، ۱۱۳؛ اور کتمان حق ۲۰/۶؛ اور نزول قرآن ۱۱۳/۶؛ قیامت کے دن ۲۲/۶؛ کا آنحضرت ﷺ کے بارے میں کفر ۱۱۳/۶؛ کا اضروی حشر ۲۲/۶؛ کا کفر ۲۰/۶؛ کی آگاہی ۱۱۳/۶؛ کی دشمنی ۲۰/۶؛ کی سرزنش ۲۰/۶؛ کی ہٹ دھرمی ۲۰/۶؛ کے ایمان کے موانع ۲۰/۶؛ کے علماء کا ظلم ۲۱/۶؛ نیز رک اتمام حجت _ علماء _

ایمان: آخرت پر _ کے آثار ۵۳/۶؛ آخرت پر _ کی اہمیت ۳۲، ۹۲/۶؛ آنحضرت (ص) پر _ ۸/۶، ۹، ۵۳، ۱۱۰؛ آیات خدا پر _ ۵۳/۶، ۳۹، ۱۰۳، ۱۱۰، ۱۱۸، ۱۵۴، ۱۲۳، ۱۰/۴، ۲۴؛ آیات خدا پر _ کئے آثار ۵۳/۶؛ اسلام پر _ ۴/۶، ۲۳۸؛ اور عمل ۳۸/۶، ۱۲۴، ۱۵۸؛ زیادہ ہونے کے اسباب ۹۲/۶؛ سے روکنا ۱۵۴/۶؛ سے روکنے کی سزا ۱۵۴/۶؛ کی اہمیت ۳۵، ۱۵۸/۶؛ کی اہمیت کم ہونے کے اسباب ۸۲/۶؛ کی حقیقت ۱۲۲/۶؛ کی راہیں ۳۹/۶، ۳۸، ۵۳، ۹۹، ۱۱۱، ۱۰/۴؛ کی نشانیاں ۱۱۸/۶؛ کے آثار ۵۳/۶، ۳۸، ۵۳، ۸۲، ۴۲، ۱۱۸، ۱۲۲، ۱۲۴، ۱۵۴؛ کے شرائط ۱۱۰/۶؛ کے علل و اسباب ۱۱۳/۶، ۱۱۱؛ کے قبول ہونے کے شرائط ۱۵۸/۶؛ کے مراتب ۸۲/۶؛ کے مستعین ۵۳/۶؛ کے موانع ۲۰/۶، ۱۲۵، ۱۱۱؛ بے عمل کا _ ۱۵۸/۶؛ توحید ربوبی پر _ ۱۶۳/۶؛ خالصانہ _ ۸۲/۶؛ خدا پر _ ۴/۶، ۸۲، ۲۴؛ خدا کی خالقیت پر _ ۱۲/۴؛ دیں پر _ ۵۳/۶؛ ربوبیت خدا پر _ ۱۶۳/۶، ۱۶۲؛ رزاقیت خدا پر _ ۱۵۸/۶؛ غیر مفید _ ۱۵۸/۶؛ فرصت _ ۲۴/۶؛ قرآن پر _ ۹۲/۶، ۲/۴؛ قیامت پر _ ۳۱/۶، ۱۵۳؛ قیامت پر _ کی اہمیت ۱۵۳/۶؛ کمال _ ۸۲/۶؛ لقاء اللہ پر _ ۱۵۳/۶؛ لقاء اللہ پر _ کی اہمیت ۱۵۳/۶؛ متعلق _ ۳۱/۶، ۹، ۸، ۳۲، ۳۹، ۳۸، ۵۳، ۸۲، ۹۲، ۱۰۳، ۱۱۰، ۱۱۳، ۱۲۳، ۱۱۸، ۱۵۳، ۱۶۲، ۱۵۴، ۱۶۳، ۱۶۳، ۲/۴، ۱۲، ۱۰، ۶؛ معاد پر _ کئے آثار ۳۲/۶؛ نعمات خدا پر _ ۱۰/۴؛ نعمت _ ۵۳/۶؛ نورانیت _ ۱۲۲/۶؛ خاص موارد اپنے موضوع کے تحت تلاش کریں

ایوب ﷺ: _ کا صالحین میں سے ہونا ۸۵/۶، _ کا محسنین میں سے ہونا ۸۳/۶؛ کی ہدایت ۸۳/۶؛ کے فضائل ۸۶/۶

اشاریے (۲)

ب

بابل: اہل_ کا عقیدہ ۷۸/۶، اہل_ کی بت پرستی ۷۳/۶، ۷۷؛ اہل_ کی سورج پرستی ۸۷/۶، اہل_ کی گمراہی ۷۷/۶
بادشاہ: بارش کے فوائد ۶۹/۶، ظالم_ ۹۹/۶

بازگشت: خدا کی جانب _ ۶/۶۰، ۳۶، ۶۲، ۶۱، ۴۲، ۴۳، ۱۶۳، ۱۰۸، ۹۳؛ دنیا کی طرف _ ۶/۲۸؛ نیز _ ک آرزو
 باطل: کو شکست دینے کا طریقہ ۶/۳۳؛ کی پہچان ۶/۵۴؛ نیز _ ک التقاط، حق
 باغات: کی پیدائش کے اسباب ۶/۱۳۱؛ نیز _ ک انار _ انگور _ زیتون
 باغی: _ ک اضطرار

بت: _ وں کا عجز ۶/۴۱؛ نیز _ ک _ قربانی، گالی _ مشرکین _ وقف
 بت پرستی: _ کا بطلان ۶/۸۰؛ کا خلاف منطق ہونا ۶/۴۱؛ کا گمراہی ہونا ۶/۴۵، ۴۴؛ کی تبلیغ ۶/۴۱؛ _ کے آثار ۶/۱۳۴؛
 _ کے خلاف مبارزہ ۶/۸۳؛ زمانہ ابراہیم میں ۶/۴۸؛ زمانہ بعثت میں ۶/۴۸؛ نیز _ ک _ آزر _ عقیدہ، قوم ابراہیم اور
 مشرکین

بخل: _ کا سبب ۴/۱۷

بدعت: _ کا بے اعتبار ہونا ۶/۱۵۰؛ کا سبب ۶/۱۵۰؛ کا ظلم ۶/۲۱، ۱۳۳، ۴/۳۷؛ کا گناہ ۶/۱۳۸؛ _ کی حرمت
 ۴/۳۳؛ _ کی سزا ۶/۱۳۹؛ _ کی مذمت ۴/۲۸؛ _ کے آثار ۶/۱۳۳، ۲۱؛ _ کے اسباب ۶/۱۵۰، ۱۲۱؛ _ کے خلاف مبارزہ
 ۴/۳۲؛ _ کے موارد ۴/۳۳؛ نیز _ ک _ گزار لوگ _ دین اور مشرکین بدعت گزار لوگ: ۶/۴، ۱۵۹/۲۸ _ سے آگاہی
 ۶/۱۱۹؛ _ کا اضلال ۶/۱۳۳؛ _ کا تجاوز ۶/۱۱۹؛ _ کا ظلم ۶/۳۳؛ _ کو خبردار کیا جانا ۶/۱۱۹؛ _ کی بے منطقی ۶/۱۵۰؛ _ کی
 تشخیص ۶/۱۹۹؛ _ کی مذمت ۴/۳۲؛ _ کے جھوٹے معبود ۴/۳۷؛ نیز _ ک آنحضرت (ص)

بدکار: کافر ۴/۲۸

بدگوئی: _ کا عذاب ۶/۶۵

بدن: _ کو ضرر پہنچانا ۴/۳۱؛ _ کے عیوب کا چھپانا ۴/۲۶

برائت: ر_ک تبرا

برزخ: ر_ک_عالم_

برگزیدہ لوگ: وں کی برگزیدگی ۸۸/۶; وں کی حجت و دلیل ۸۳/۶; وں کی ہدایت ۸۴/۶; وں کے درجات ۸۳/۶

برگزیدگی: کا منشا ۸۳/۶; نیز_انبیاء_ اور لوگ

برہان: کی اہمیت ۳۳/۴; کی پیروی ۵۴/۴; نیز_ک عقیدہ

برہنگی: کے علل و اسباب ۲۴/۴

بسلمہ: ر_ک، ذبح، ذبیحہ

بشارت: ر_ک_آنحضرت (ص) اسلام_ امداد_ تبلیغ_ خدا، مومنین

بشر: ر_ک: انسان

بصیرت: اہل_۵۰/۶; اہل_کی قدر و منزلت ۵۰/۶; باطل_۲۸/۴; بصیرت کی قدر و منزلت ۲۸/۴; بصیرت کی منشا

۱۰۴/۶; بصیرت کے اسباب ۱۲۲/۶، ۱۰۵، ۳۰; بصیرت کے موارد ۱۰۴/۶; صحیح_کا سلب ہونا ۳۹/۶; غلط_کی

منشا ۵۰/۶; غلط_کے خلاف مبارزہ ۵۰/۶; نیز_آنحضرت (ص)، ابراہیم_امراء مکہ شناخت_معاد_علم_قوام_کفار_

گمراہ افراد_مشرکین_مشرکین مکہ__مومنین

بعثت: ر_ک انبیاء

بغاوت: ر_ک تجاوز

بکری: کی پیدائش کا منشا ۱۳۳/۶; کے جنین کی حلیت ۱۳۳/۶; کے گوشت کی حلیت ۱۳۳/۶

بندگی: ر_ک عبودیت

بنی اسرائیل:

_ اور تورات ۱۵۳/۶: کا قیامت کے بارے میں کفر ۱۵۳/۶: کی نعمات ۱۵۳/۶: کے ایمان کا مقدمہ ۱۵۳/۶: کے
محسنین ۱۵۳/۶

بہانہ جو افراد: کا ناقابل ہدایت ہونا ۱۱/۶

بہانہ جوئی: ر_ ک_ اشراف_ رہبری_ فرائض_ قرآن_ کفار_ مشرکین_ نبوت

بہراپن: ر_ ک_ آیات خدا_ قرآن_ کان

بھروسہ: خدا پر ۱۴/۶

بہشت: _ سے محروم افراد ۳۰/۴: کے دروازوں کا متعدد ہونا ۳۰/۴: کے کھانے ۹۱/۴: کے مکان ۳۰/۴: کے

موجبات ۱۲۴/۶: میں آرام و سکون ۱۲۴/۶: میں امن و آسائش ۱۲۴/۶: میں وارد ہونے کے موانع ۳۰/۴: میں

درختوں کی صفات ۱۹/۴: میں درختوں کے پتے ۲۲/۴: نیز ر_ ک_ آدم_ حوا_ مہتدین

بھینس: _ کی جنس ۱۳۳/۶: کے احکام ۱۳۳/۶

بیابان: ر_ ک_ راہ پانا_ سرگردانی

بے سہارا ہونا: افراد ۴۰/۶: ہونے کے اسباب ۴۰/۶: نیز ر_ ک_ ظالمین_ مشرکین

بے تقویٰ لوگ: _ وں کا اخروی خوف ۳۵/۴: _ وں کا اخروی غم ۳۵/۴

بے حیائی: _ کے اسباب ۲۴/۴

بیداری: _ کا سرچشمہ ۶۱/۶: نیز ر_ ک_ تعقل_ نیند

بے دین افراد: _ لوگوں سے بے اعتنائی ۴۰/۶

بیزاری: ر_ ک_ ترا

بے عدالتی: _ کا مقدمہ ۱۵۲/۶: نیز ر_ ک_ کلام_ عدالت_ معاملہ

بے عقل:

کی نشانیاں ۱۳/۶

بینائی: کا سلب ہونا ۳۶/۶; نعمت ۳۶/۶; نعمت کا سرچشمہ ۳۶/۶

بے نیازی: خدا سے کا احساس ۶۳/۶

پ

پارسا افراد: ر_ک متقین

پارسائی: ر_ک تقوی

پائیداری: ر_ک استقامت

پانی: کے فوائد ۶/۶; گرم ۴۰/۶

پرستش: ر_ک عبادت

پریشانی: ر_ک آنحضرت (ص) مومنین

پرندے: وں کا اخروی حشر ۳۸/۶; وں کی اجتماعی زندگی ۳۸/۶; وں کی امت ۳۸/۶; وں کی پرواز ۳۸/۶

پروپیگنڈا مہم: کے خلاف جنگ ۴۱/۶

پست لوگ: ۱۳/۴

پشیمانی: اخروی کے علل و اسباب ۳۱/۶

پلیدی: کی حرمت ۱۳۵/۶; نیز ر_ک خنزیر خون مردار

پند (وعظ و نصیحت): ر_ک عبرت

پیغمبر اسلام: ر_ک آنحضرت (ص)

پیش قدمی: ر_ک آنحضرت (ص)، انبیاء رہبری

پیشگوئی: ر_ک آسمانی کتب_ قرآن

پیکار: ر_ک جنگ

پیمان: ر_ک عہد

پیمانہ: ر_ک معاملہ

پینے کی اشیاء: _ سے استفادہ ۳۱/۴; کی حلیت ۳۲/۴; کے احکام بیان کرنا ۳۲/۴; میں اسراف ۳۱/۴; نیز ر_ک جہنم

ت

تأثیر لینا: ر_ک دشمن_ قیامت_ مسلمان_ مومنین

تاریخ: _ سے عبرت ۲۴/۶، ۱۱، ۳۳، ۴/۶; سے عبرت کی اہمیت ۱۱/۶; سے عبرت کے آثار ۱۱/۶; کا تکرار ۳۳/۶;
_ کا قانون کے مطابق ہونا ۳۳/۶; کا محرک ۳۳/۶، ۱۳۱، ۱۳۳/۶، ۴/۴; کے علم کے آثار ۱۱۲/۶; کے فوائد
۱۱۲/۶، ۲۴، ۳۳، ۱۱، ۶; کے مطالعہ کی اہمیت ۱۱/۶; کے مطالعہ کے آثار ۱۱/۶; کے مطالعہ میں تشویق ۱۲/۶; ی
تحولات کا سبب ۱۳۱/۶، ۴، ۱۳۳/۶; نیز ر_ک آثار قدیمہ کا مطالعہ و شناخت (_ سے متعلق نقل ہونے والے تمام موارد کو
اپنے موضوع کے تحت تلاش کیجئے)

تاریکی: _ کا خالق ۱، ۲/۶; کا غیر مستقل ہونا ۱/۶; کا متعدد ہونا ۱/۶; تاریکی کی خلقت ۱/۶; نیز ر_ک راہ تلاش کرنا
_ رات

تبرا: باطل خداؤں سے اظہار ۱۹، ۴۸/۶; سورج پرستی سے اظہار ۴۸/۶; شرک سے اظہار ۱۹، ۴۸/۶; مشرکین سے
اظہار ۱۳/۶; نیز ر_ک ابراہیم_ اہل جہنم

تبعیض: _ سے اجتناب ۱۳۹/۶; نیز ر_ک اجتماعی روابط_ قانون گذاری

تبعیض نادۃ: _ کا رد ۹۸/۶; نادۃ کی قدر و منزلت ۱۲/۴

تبلیغ: _ پر اثر انداز ہونے والے عوامل ۹۰/۶، ۵۱، ۱۱۲;

کی اجبرت ۶/۹۰؛ کی روش ۶/۱۹، ۳۰، ۵۲، ۳۸، ۶۳، ۶۵، ۶۴، ۴۰، ۴۱، ۸۱، ۴۲، ۱۲۸، ۱۳۵، ۴، ۸۳۴/۲؛ کی شرائط ۶/۱۳۴؛ کی قدر و منزلت معین کرنا ۶/۵۲؛ کے آثار ۶/۱۱۳؛ کے ارکان ۶/۵۵؛ کے دوران شرح صدر ۴/۲؛ کے دوران صراحت ۶/۴۳؛ کے دوران قاطعیت ۶/۴۳؛ کے مضمرات کی شناخت ۶/۹۰؛ کے وسائل ۶/۵۱؛ میں امیدواری ۶/۳۸، ۵۳؛ میں اغزار ۶/۱۹، ۳۸، ۱۳۴؛ میں اولویت ۶/۴۳، ۹۲؛ میں بشارت ۶/۳۸، ۱۳۴؛ میں تنوع بیان ۶/۶۵؛ میں ڈر ۶/۳۸؛ میں مصلحت اندیشی ۶/۹۱؛ عزیز و اقارب کے درمیان ۶/۴۳، قرآن کے ذریعہ ۶/۵۱، مرکزی علاقوں میں ۶/۹۲؛ نیزر کے آنحضرت (ص) انبیاء بت پرستی توحید عزیز و اقارب دشمن دین شرک علماء یہود قرآن کتب آسمانی مشرکین مشرکین مکہ مومنین

تجاوز: کے آثار ۶/۱۳۶، ۱۳۵؛ کے موقع ۶/۱۱۹

تجربہ: کے آثار ۶/۳۰؛ دینی سے استفادہ ۶/۳۰، ۳۱؛ نیزر کے تذکر

تحریف: ک تورات علماء یہود

تحریک کرنا: کے علل و اسباب ۶/۵۱، ۱۳، ۴۲، ۲، ۱، ۲، ۱۳۴، ۱۲۲، ۱۶، ۳۴/۲، ۳۴

تحقیر: ک ابلیس، مومنین

تخیر و حیرانگی: سے نجات کا راستہ ۶/۴۱؛ کی راہیں ۶/۴۱؛ و حیرانگی کے علل و اسباب ۶/۱۱۰؛ نیزر کے دین، سرگردانی، مرتد، مشرکین

تدبر: تاریخ میں ۶/۱۱؛ کی تشویق ۶/۱۱

تذکر (یاد دہانی): الہی امداد کا ۶/۶۳؛ کی اہمیت ۶/۹۰؛ کے آثار ۶/۸۰، ۴۰؛ کے علل و اسباب ۶/۴۰؛ تعلیمات دین کا ۴/۲؛ دینی تجربے کا ۴/۲؛ رحمت خدا کا ۶/۱۳۴؛ فطرت توحیدی کا ۶/۶۳؛ لوگوں کا ۶/۴۰؛ مشرکین کو ۶/۶۳، ۶۵؛ مومنین کو ۴/۲؛ نیزر کے ضروریات

ترازو: ک معاملہ

تربیت: پر موثر علل و اسباب ۶/۲۴، ۱۱، ۳۲، ۴۰، ۱۰۳،

۱۰۶، ۱۱۴، ۱۱۲، ۷، ۱۶۵/۳۲؛ کئی روش ۶/۶، ۳۰، ۶۵، ۱۳۹؛ کے دوران انداز ۶/۵۱؛ کے سلسلے میں آگاہی
۱۰۳، ۱۱۴/۶

تزکیہ (پاکیزگی): تزکیہ کے عوامل ۶/۳۲

تسلیم: حق کے آگے ہونے کے آثار ۶/۱۳۵؛ خدا کے آگے ہونا ۶/۶۳، ۷۱، ۱۳؛ خدا کے آگے ہونے کے آثار
۶/۷۱، ۱۶۰، ۷۲، ۱۲۶؛ خدا کے آگے ہونے کے اسباب ۶/۷۲؛ خدا کے آگے ہونے کے مراتب ۶/۱۳؛ خدا کے
سامنے ہونے کی راہیں ۷/۱۰؛ خدا کے سامنے ہونے کی نشانیاں ۶/۷۲؛ مقام ۶/۱۶۳؛ مقام کی اہمیت ۷/۱۳
تشبیہات: آسمان کی طرف صعود کی ۶/۱۳۵؛ اندھوں سے ۶/۵۰؛ بہروں سے ۶/۱۳۹؛ بینا افراد سے ۶/۵۰؛ جن زدہ
افراد سے ۶/۷۱؛ خلقت انسان کے آغاز سے ۶/۵۰؛ سرگردان لوگوں سے اونٹ کے گزرنے سے ۷/۳۰؛ گونگوں سے
۶/۳۹؛ مجنون افراد سے ۶/۷۱؛ مردوں سے ۶/۳۶

تشنگی (بیاس): ر_ک احتضار

تصرفات: جائز ۶/۱۵۶؛ حرام ۶/۱۵۲؛ نیزر_ک یتیم

تضرع: (گریہ وزاری) تحرک کا ظلم ۶/۳۵؛ کئی اہمیت ۶/۳۲؛ کئی راہیں ۶/۳۳، ۳۲؛ کے آثار ۶/۳۳؛ کے عوامل
۶/۶۳؛ کے موانع ۶/۳۳؛ عدم پر مذمت ۶/۳۳؛ نیزر_ک انسان سخی
تعجب: ر_ک ابراہیم (ص)

تعدی: ر_ک

تعصب: کے آثار ۶/۶۵

تعقل: آخرت کی حقیقت کے بارے میں ۶/۳۲؛ آسمانی کمرات میں ۶/۹۶؛ آفاقی آیات میں ۶/۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۹؛
آفرینش کے بارے میں ۶/۹۵، ۹۷؛ آفرینش کے نظم کے بارے میں ۶/۹۶؛ آیات خدا میں ۶/۵؛ آیات قرآن میں
۶/۳۶؛ احتجاج ابراہیم علیہ السلام میں ۶/۸۳؛ انار کے درخت کے بارے میں ۶/۳۲؛ انگور کے درخت کے بارے میں
۶/۹۹؛ بیداری کے بارے میں

۶۰/۶: پودوں کے اگنے میں ۹۵/۶: پھلوں کی پیدائش میں ۹۹/۶: تاریخ میں ۱۱/۶: کئی اہمیت
 ۳۶، ۹۹/۶: کئی تشویق ۵۰/۶، کئی نشانیاں ۳۲/۶: کئی آثار ۵۰/۶، ۴۹، ۹۵، ۹۶، ۹۸: حیات میں ۹۵/۶: خلقت
 انسان میں ۹۸/۶: درختوں کے پھل دینے میں ۹۹/۶: دنیا کی حقیقت کے بارے میں ۹۹/۶: زیتون کے درخت کے
 بارے میں ۹۹/۶: ستاروں میں ۹۴/۶: کھجور کے درخت میں ۹۹/۶: عدم کی مذمت ۵۰/۶، ۳۲، ۶: قدرتی آثار میں
 ۴۹/۶، ۹۵، ۹۹: معجزہ محمد (ص) کے بارے میں ۵۰/۶: موجودات کے بارے میں ۴۹/۶: موت کے بارے میں
 ۹۵/۶: نیند کے بارے میں ۶۰/۶

تعلیم: کی روش ۱۰۵، ۶۵، ۶۳: کے دوران بیان کا تنوع ۶۵/۶: کے دوران سوالات ۴۱/۶
 تفرقہ: رک

تفرقہ ڈالنے والے: والوں کا انجام ۱۵۹/۶: تفرقہ ڈالنے والوں کی سزا ۱۵۹/۶

تقریب: رک دین لقاۃ اللہ معاد

تقرب: کے آثار ۸۶/۶: کے علل و اسباب ۵، ۱۵۳/۶: کے موانع ۱۵۳/۶، ۲۲، ۲۶: نیز رک مہتدین

تقلید: آبا و اجداد کی ۲۸، ۲۹/۴: گزشتہ لوگوں کی ۲۸/۴: ناپسندیدہ ۱۵۰/۶: ناپسندیدہ رسوم کی ۲۸/۴

تقویٰ: کھا لباس ۲۴/۴: کئی اہمیت ۲۶، ۳۵/۴: تقویٰ کی تشویق ۲۶/۴: کئی راہیں ۱۵۳/۶: کئی آثار ۳۲، ۴۲،

۲۶، ۳۵/۴: کے عوامل ۴۲/۶: کے موانع ۲۴/۴

تکامل: کی زمین سازی ۱۱/۴: نیز رک آفرینش انسان رشد

تکبر: کی سزا ۱۳/۴: کئی آثار ۱۲، ۱۳، ۳۶، ۳۰، ۳۱: نیز رک ابلیس، استکبار، کفار، متکبرین، ملائکہ، تمایلات، رک

رحمانات

تمدن:

انخطاط_کے علل واسباب ۶/۱۱؛ انقراض_کے علل واسباب ۶/۳۵، ۱۱، ۶/تاریخ ۶/۶؛ کا انقراض ۶/۶؛ کی
 پیدائش کا سبب و منشاء ۶/۶؛ قبل از اسلام کا ۶/۶؛ منقرض شدہ تمدن ۶/۳۵
 تمسک: آنحضرت (ص) سے_کے آثار ۶/۲۶؛ قرآن سے_کے آثار ۶/۲۶
 تنوع بیان: ر_ک تبلیغ، تعلیم، حقائق، قرآن
 تواضع: ر_ک آنحضرت (ص)، مومنین
 توالد: اسباب ۶/۱۰۱

توانائی: ر_ک قدرت
 توبہ: کی فرصت ۶/۲۴؛ کے آثار ۶/۵۳؛ کے قبول ہونے کے شرائط ۶/۵۳؛ میں جلدی ۶/۵۳
 تونیج: ر_ک سرزنش
 توجیہ: ر_ک شرک_مباحات

توحید: اثبات_کا طریقہ ۶/۳۰؛ ادیان میں ۶/۱۵۱؛ افعالی ۶/۴۵؛ افعالی میں شک ۶/۲؛ ذاتی ۶/۱۰۲؛ ربوبی
 ۶/۱۰۲؛ ربوبی کی اہمیت ۶/۱۶۳، ۱۳؛ ربوبی کی راہ ۶/۱، ۲؛ ربوبی کے دلائل ۶/۸۰؛ سے اعراض ۶/۳۶؛ عبادی
 ۶/۱، ۱۴، ۶۳، ۵۶، ۴، ۱۶۳، ۱۰۲، ۳/۴۱؛ عبادی اور ادیان ۴/۳۳؛ عبادی کی اہمیت ۶/۱۰۲، ۴، ۱۶۳/۳۳؛ عبادی
 کے آثار ۶/۵۶، ۸۱؛ کا فطری ہونا ۶/۲۸، ۳۱؛ کی اہمیت ۶/۱۵۱، ۱۰۶، ۴۱، ۵۶، ۱۹؛ کی تبلیغ ۶/۴۳؛ کی تبیین کی
 اہمیت ۶/۳۶؛ کی حقانیت ۶/۲۸، ۸۰؛ کی دعوت ۶/۱۹؛ کی دعوت کی مشکلات ۶/۸۰؛ کی شرائط ۶/۹۴؛ کی طرف
 ہدایت ۶/۸۳، ۸۰، ۴۱؛ کی منشا ۶/۱۰۴؛ کے آثار ۶/۲۱، ۴۱، ۴۹، ۸۳، ۱۲۲، ۱۰۶، ۸۸؛ کے جراحین کے حاملین
 ۶/۸۳، ۸۳؛ کے دلائل ۶/۸۰؛ کے گواہ ۶/۱۹، ۲۸؛ کے مراتب ۶/۶۳؛ کے موانع ۶/۳۰؛ میں اختیار ۶/۱۳۴؛
 میں استقامت ۶/۱۹؛ میں ہدایت ۶/۱۹؛ نیز ر_ک آنحضرت (ص)۔ ابراہیم۔ ابلیس۔ اسحاق۔ امام علی۔ انبیاء۔
 ایمان۔ عقیدہ۔ قیامت۔ کفر۔ رجحانات۔ مشرکین۔ یعقوب

تورات :- اور صدر اسلام ۹۱/۶ :- کا رحمت ہونا ۳/۶ :- کا کردار ۳/۶، ۱۵۹۱، ۱۵۶ :- کا خزل ۹۱/۶ :- کا وحی ہونا ۹۱/۶ :- کی تاریخ ۹۱/۶ :- کی تعلیمات ۹۱/۶، ۱۵۳ :- کی تعلیمات کا کتمان ۹۱/۶ :- کی خصوصیات ۹۱/۶ :- کی نوآوری ۹۱/۶ :- کی ہدایت گری ۹۱/۶، ۱۵۳ :- کے پیروکاروں کی ہدایت ۹۱/۶، ۱۵۴ :- کے خزل کا فلسفہ ۱۵۳/۶ :- نعمت ۱۵۶/۶ :- نورانیت ۱۵۶/۶ :- نیزر ک آنحضرت (ص) علماء یہود قرآن مشرکین مکہ

توفیق :- کا منشا ۴۵/۶ :- کی نشانیاں ۱۲۵/۶ :- نیزر ک خدا

توقعات :- بے جا ۳۵، ۳۸/۶ :- بے جا توقعات کا سرچشمہ ۵۰/۶ :- نیزر ک خدا

تہمت :- ک آنحضرت (ص)، اسلام، دین، قرآن، مسلمان

توہین :- ک اہانت

ث

ثابت قدمی :- کے اسباب ۱۲۵/۶ :- نیزر ک آنحضرت (ص)، دین، مومنین

ثروت :- مال و کافرب دینا ۹۳/۶ :- نیزر ک قدر و قیمت معین کرنا

ثواب :- ک پاداش

ج

جاویدانی :- ک جہنم، اہل جہنم

جاہل :- جاہل ۱۱۹، ۱۳۰/۶ :- قاصر کا معذور ہونا ۱۹/۶ :- کے راستے سے اعراض ۳۵/۶

جاہلیت :- کی ثقافت ۳۳/۴ :- کے دوران اقتصادی منابع ۱۳۶/۶ :- کے دوران جاہلانہ قوانین ۱۳۰/۶ :- کے دوران ظلم

۳۳/۴ :- کے قوانین کا غیر منطقی ہونا ۱۳۹/۶ :- کے محرکات ۳۲/۴ :- میں ناپسندیدہ عمل ۳۳/۴ :- رسوم ۱۱۹/۶، ۱۳۶،

۱۳۵، ۱۳۹، ۱۳۸، ۲، ۱۳۱۳۰، ۱۳۳، ۱۵۰، ۱۳۳، ۱۵۱؛ رسوم۔ کا غیر منطقی ہونا ۱۳۶/۶، ۱۳۹؛ صدر اسلام کے دوران
 رسوم۔ ۳۲/۴؛ نیزر۔ ک افترا، اللہ، چوپائے، حیوانات، مویشی پالنا، زراعت، زکات، عورت، سواری، شرک، غلات،
 فرزند کشی، فقر، قربانی، کھیتی باڑی، مباحات، محرمات، مرد، مشرکین، والدین، وقف
 جبر: بطلان۔ کے دلائل ۱۳۹/۶؛ کا بطلان ۱۳۸/۶؛ کا خلاف منطق ہونا ۱۳۸/۶، ۱۳۹؛ کی طرف رجحان کا سبب
 ۱۳۸/۶؛ و اختیار ۳۵/۶، ۱۲۵، ۱۲۹، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۴؛ رجحان۔ کے آثار ۱۳۸/۶؛ نیزر۔ ک امتیں، مشرکین
 جرم:۔ کے آثار ۱۳۸/۶؛ کے موارد ۱۳۴/۶؛ نیزر۔ ک گناہ
 جزا:۔ ک پاداش، کیفر، نظام اجرائی
 جڑی بوٹیاں:۔ کا الگنا ۹۵/۶؛ کا بیج ۹۵/۶، ۵۹، ۹۹؛ کی گھٹلی ۹۵/۶؛ کے اگنے کا سرچشمہ ۹۵/۶؛ کے اگنے کے اسباب
 ۹۹/۶؛ کے خوشے ۹۹/۶؛ نیزر۔ ک تعقل
 جزیرہ العرب: جزیرۃ العرب کا مرکز ۹۲/۶
 جنات: بہکانے والے۔ ۱۲۸/۶؛ بہکانے والے۔ کا انجام ۱۲۸/۶؛ بہکانے والے۔ کا ظلم ۱۲۶/۶؛ بہکانے والے۔ کا
 عذاب ۱۲۸/۶؛ بہکانے والے۔ کا کردار ۱۲۸/۶؛ بہکانے والے۔ کے پیروکار ۱۲۸/۶؛ اور انسان ۱۲۸/۶؛ اور
 انسان کا بہکاوا ۱۲۸/۶؛ سے رابطہ ۱۲۸/۶؛ اختیار ۱۲۸/۶؛ کا اضروی حشر ۱۲۸/۶؛ کا اضروی مواخذہ ۱۲۸/۶؛
 کا ارادہ ۱۲۸، ۱۱۲/۶؛ کا بہکانا ۱۲۸/۶؛ کا تسلط ۱۲۸، ۱۲۹/۶؛ کا شعور ۱۱۲/۶، ۱۳۰؛ کا عصیان ۱۳۳/۶؛ کا عمل
 ۱۳۲/۶؛ کا کردار ۴۱/۶؛ کا مخلوق ہونا ۱۰۰/۶؛ کا مواخذہ ۱۲۸/۶؛ کی اجل ۱۲۸/۶؛ کی اطاعت ۱۲۸/۶؛ کی
 زندگی ۱۲۸/۶؛ کی ضروریات ۱۳۰/۶؛ کی قدرت ۱۲۸/۶؛ کی مسئولیت ۴/۶، ۳۸/۱۳۰؛ کے اضروی درجات
 ۱۳۲/۶؛ کے اعمال ۱۱۲/۶؛ کے انبیاء ۱۳۰/۶؛ کے فرائض ۱۲۸/۶، ۳۸/۴؛ کے لذائذ ۱۲۸/۶؛ کے
 میلانات ۱۲۸/۶؛ قیامت میں۔ ۱۲۸، ۱۳۲/۶؛ کافر۔ کا اقرار ۱۳۰/۶؛ گمراہ۔ کا اضروی مواخذہ ۱۳۰/۶؛ گمراہ۔ کی اضروی
 سرزنش ۱۳۰/۶؛ مشرک۔ کی سزا ۳۸/۴؛ نیزر۔ ک انسان۔ دوستی۔ مشرکین
 جن زدگی:۔ ک مرتد

جنگ:۔ کے مقدمات ۶/۶۵؛ میں شجاعت ۶/۱۰

جنگ نفسانی:۔ میں استقامت

جنین: ایام جاہلیت میں۔ کا کھایا جانا ۶/۱۳۹؛ نیز۔ ک، بکری، اونٹ، بھیڑ، گائے

جہان بینی:۔ اور آئیڈیالوجی ۶/۱۱۳، ۱۰۲، ۱۳۴، ۱۶۲؛ کے آثار ۶/۱۳۴؛ نیز۔ ک کفار مشرکین

جہل:۔ کی تاریکی ۶/۳۹؛ کے آثار ۶/۲۶، ۳۵، ۳۹، ۳۴، ۵۳، ۵۰، ۸۱، ۱۰۰، ۱۱۱، ۱۳۱، ۱۱۹، ۱۳۰، ۱۵۶؛ کے علل و

اسباب ۶/۳۹؛ خدا سے۔ کے آثار ۶/۹۱؛ نیز۔ ک آسمانی کتب؛ جہنمی، خدا، کفار، لوگ، مشرکین، مومنین، یہود

جہنم:۔ سے نجات ۶/۱۲۸؛ کا گرم پانی ۶/۴۰؛ کا ماحول ۴/۱۳۱؛ کی آگ ۶/۲۴، ۴/۳۶، ۳۸، ۴۱؛ کی ابدیت

۴/۳۶؛ کی صفات ۴/۳۱؛ کے درکات ۴/۳۱؛ کے موجبات ۴/۱۸، ۱۶؛ میں ابدیت ۶/۴، ۱۲۸/۳۸؛ میں پینے کی

اشیاء ۶/۴۰؛ میں جھگڑا ۴/۲۹، ۳۸؛ میں سرزنش ۴/۳۹؛ میں عدالت ۴/۳۸؛ میں لعن ۴/۳۸؛ میں ورود کی کیفیت

۴/۳۸؛ نیز۔ ک ابلیس۔ کفار

جہنمی:۔ ۶/۴، ۱۲۸/۳۱، ۳۶، ۱۸؛ کا اپنے رہبروں کے خلاف ادعا ۴/۳۸؛ کا احتجاج ۴/۳۸؛ کا اظہار برائت ۴/۳۸؛ کا

جھگڑا ۴/۳۸؛ کا عذاب ۴/۳۸؛ کا عقیدہ ۴/۳۹، ۳۸؛ کا کینہ ۴/۳۹؛ کی ابدیت ۶/۱۲۸؛ کی جہالت ۴/۳۸، ۳۹؛ کی

نجات ۶/۱۲۸؛ کے روابط ۴/۳۹، ۳۸؛ کے گروہ ۴/۳۸

جھوٹے لوگ: ۶/۱۳۴، ۱۱۲، ۲۸، ۴، ۱۳۸/۲۸، ۲۰

چ

چاند:۔ کا غروب ہونا ۶/۴۴؛ کا کردار ۶/۹۶؛ کا نظم ۶/۹۶

چاند پرست لوگ:۔ ک ابراہیم

چاند پرستی:۔ کا رد ۶/۴۸؛ کی تاریخ ۶/۴۴؛ کی ربوبیت کا رد ۶/۴۴؛ دور ابراہیم میں چاند کی پرستش

۶/۷۷؛ نیزر۔ ک ابراہیم۔ قوم ابراہیم
چشم: آنکھ کے دیکھنے کی حدود ۶/۱۰۳

چوپائے: ایام جاہلیت میں۔ کی تحریم ۶/۱۳۳؛ پر بوجھ لادنا ۶/۱۳۲؛ سے استفادہ ۶/۱۳۳؛ کا خالق ۶/۱۳۲؛ کے فوائد
۶/۱۳۲؛ کے گوشت سے اجتناب ۶/۱۳۲؛ حلال گوشت چوپائے ۶/۱۳۲؛ نیزر۔ ک زکات۔ حیوانات

اشاریے (۳)

ح

حاکمیت: حرام ۳۳/۴؛ نیزر ک خدا، ظالمین، قیامت

جبط علم: بر ک عمل، عمل صالح

حرام خواری: کے آثار ۲۲/۴

حروف مقطعات: ۱/۴

حزن: بر ک غم و اندوہ

حساب لیا جانا: میں جلدی ۶۲/۶؛ میں عدالت ۸/۴؛ نیزر آنحضرت (ص)، امتیں، انبیای، خدا، عقیدہ، عمل،

قیامت

حسرت: اخروی کے اسباب ۳۱/۶؛ اخروی کے موانع ۳۲/۶؛ نیزر ک اہل جہنم، کفار، لقاء اللہ

حس گرائی: بر ک کفار

حسنات: سے مراد ۱۶۰/۶؛ کے آثار ۸/۴؛ حسنات کے مواقع ۱۶۰/۶

حسن عقلی: ۲۸/۴

حشر: بر ک انسان، اہل کتاب، پرندے، خوف، جنات، حیوانات، ظالمین، قیامت، گمراہ افراد، مشرکین، موجودات

حضور قلب: کی اہمیت ۲۹/۴

حق: ستیزی پسندی کے آثار ۴۹/۶؛ ستیزی تک

پہنچنے کا طریقہ ۵۰/۶: ستیزی ستیزی کا انجام ۶/۶: ستیزی کی شکست ۱۳۳/۶: ستیزی کے اسباب ۱۱۱/۶: ستیزی سے استہزاء کا انجام ۶/۶: ستیزی کرنے والوں کی سزا ۵/۶: سے اعراض کا انجام ۶/۶: سے اعراض کے آثار ۲۹/۶: کا استہزاء ۵/۶: کا کتمان کرنے والوں کی سزا ۵/۶: کو درک کرنے کے مواع ۲۵/۶: کو قبول کرنے کا حوصلہ ۱۲۵/۶: کو قبول کرنے والوں کا اجر ۳۶/۶: کو قبول کرنے کے مواع ۲۵، ۱۳۰/۶: کو قبول کرنے والوں کا ضیق صدر ۱۲۵، ۱۲۶/۶: کو قبول نہ کرنے والوں کی ہدایت ۱۲۶/۶: کو قبول نہ کرنے والوں کے آثار ۱۲۵، ۱۱۰، ۷۰/۶: کو قبول نہ کرنے والوں سے مقابلہ کرنے کا طریقہ ۶۸، ۹۱/۶: کو قبول نہ کرنے والوں کا ایمان ۱۲۵/۶: کو قبول نہ کرنے والوں کا شرح صدر ۱۲۶/۶: کو قبول نہ کرنے والوں کا ناقابل ہدایت ہونا ۱۲۵/۶: کو قبول نہ کرنے والوں کی سزا ۱۱۰/۶: کو قبول نہ کرنے والوں کی گمراہی ۱۲۶/۶: کو قبول نہ کرنے والوں کی ہٹ دھرمی ۹۱/۶: کی تشخیص ۵۷/۶: کی تکذیب ۵/۶: کی تکذیب کا انجام ۶/۶: کی تکذیب کی مذمت ۵/۶: کی تکذیب کے آثار ۲۵، ۶/۶: کی جان بوجھ کر تکذیب کرنا ۹۱/۶: کے ساتھ جنگ تک پہنچنے کا طریقہ ۵۰/۶: کے ساتھ جنگ سے استہزاء کا انجام ۶/۶: کے ساتھ جنگ کا انجام ۶/۶: کے ساتھ جنگ کو پسند کرنے کے آثار ۷۹/۶: کے ساتھ جنگ کی شکست ۱۳۳/۶: کے ساتھ جنگ کے اسباب ۱۱۱/۶: کے ساتھ جنگ کرنے والوں کی سزا ۵/۶: و باطل کو بیان کرنے والا ۵۷/۶: و باطل کی جنگ ۱۱۲/۶: راہ پر چلنے کی شرائط ۵۷/۶: کتمان کی سرزنش ۹۱/۶: کتمان کے آثار ۹/۶: نیزر ک التقاط، دشمنی، مجادلہ، مشرکین

حقانیت: کا معیار ۱۰۸/۶

حقائق: کی تبیین کا طریقہ ۱۲، ۱۳، ۱۹/۶: کی تبیین میں تنوع بیان ۱۰۵/۶: کے ظہور کے اسباب ۵/۷: نیزر ک قرآن، قیامت، موت حق الحصاد: (فعل کی کٹائی میں حق خدا) کے احکام ۱۳۱/۶: کے مواقع ۱۳۱/۶

حق اللہ: زرعی پیداوار میں ۱۳۱/۶: نیزر ک سہم المال

حقوق: بر ک انسان اور عورت

حکمت: کی اہمیت ۱۲۸، ۸۳/۶: نیزر ک خدا، ربوبیت، مدیریت

حکومت: ظالموں کے تسلط کے علل و اسباب ۱۲۹/۶: نیزر ک انبیاء

حمد: خدا کی ۱/۳۵؛ کے موجبات ۳۵/۶؛ غیر خدا کی ۱/۶

حوا: اور ابلیس ۲۱/۴؛ اور شیطان ۲۲/۴؛ اور ممنوعہ درخت ۲۳/۴، ۲۲، ۲۰، ۱۹؛ کا استغاثہ ۲۳/۴؛ کا اقرار ۲۳/۴؛ کا بہشت میں ہونا ۱۹/۴؛ کا تضرع ۲۳/۴؛ کا تقرب ۲۲/۴؛ کا خبردار کیا جانا ۱۹، ۲۲، ۲۳/۴؛ کا خسارہ ۲۳/۴؛ کا ستر عورت ۲۴/۴؛ کا ظلم ۲۳/۴؛ کا عصیان ۲۳، ۲۲، ۲۳/۴؛ کا عقیدہ ۲۳/۴؛ کا قصہ ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۲، ۲۱؛ کو فریب ۲۳، ۲۰؛ کی امیدواری ۲۳/۴؛ کی برہنگی ۲۲/۴؛ کی برہنگی کے اسباب ۲۴/۴؛ کی بہشت ۲۳/۴؛ کی بہشت میں سکونت ۲۰/۴؛ کی پریشانی ۲۲/۴؛ کی جائے ستر ۲۲/۴؛ کی جائے ستر کا ظہور ۲۰، ۲۲؛ کی جائے ستر کا مستور ہونا ۲۰، ۲۲؛ کی دعا ۲۳/۴؛ کی سرزنش ۲۲/۴؛ کی لغزش ۲۳/۴؛ کی نسل ۲۴/۴؛ کے خلاف سازش ۲۰/۴؛ کے عیوب کا ظاہر ہونا ۲۴/۴؛ کے قصہ سے عبرت ۲۴/۴؛ عصیان کے آثار ۲۲/۴؛ مقام کی منزلت ۱۹/۴؛ بہبوط ۱۳، ۲۱؛ بہبوط کے اسباب ۲۴/۴

حوادث: کا قانون کے مطابق ہونا ۶۴/۶؛ کی اطلاعات کامرکز ۵۹/۶؛ کی پیدائش کی شرائط ۶۴/۶؛ کی غلط تحلیل ۴/۶
حیات: اضروی کا انکار ۲۹/۶؛ اضروی کو سبک سمجھنا ۱۴/۴؛ اضروی کی برتری کے اسباب ۳۲/۶؛ اضروی کے انکار کے آثار ۳۱/۶؛ اضروی کے جھٹلانے والے ۲۹/۶؛ بے جان موجودات سے کاپیدا ہونا ۹۵/۶؛ کا منشا ۶۱، ۹۵، ۹۹/۶؛ دنیوی کی حقیقت ۳۲/۶؛ دنیوی کی قدر و قیمت ۳۲/۶؛ دنیوی کی محدودیت ۲۵، ۳۳؛ دنیوی کے اہم ہونے کے اسباب ۳۱/۶؛ دنیوی کے بے قیمت ہونے کے اسباب ۳۲/۶؛ روحانی سے محروم افراد ۱۲۲/۶؛ روحانی کی قسمت و اہمیت ۱۲۲/۶؛ روحانی کے اسباب ۱۲۲/۶؛ موت کے بعد کی ۲۹/۴؛ نیز ر ک ابلیس انسان، تعقل، جنات معاد معاشرہ مومنین

حیوانات: ایام جاہلیت کے حرام ۱۳۸/۶؛ ایام جاہلیت میں کاذب کرنا ۱۳۸/۶؛ ایام جاہلیت میں کی تحریم ۱۳۳/۶؛ ایام جاہلیت میں وقف شدہ ۱۳۸/۶؛ حلال گوشت ۱۳۲/۶؛ اور قیامت کا دن ۳۸/۶؛ کا اختیار ۳۸/۶؛ کا اضروی حشر ۳۸/۶؛ کا شعور ۳۸/۶؛ کی اضروی پاداش ۳۸/۶؛ کی اضروی سزا ۳۸/۶؛ کی تکالیف حرکت ۳۸/۶؛ کی حلیت اولیہ ۱۳۶/۶؛ ناخن والے کی تحریم ۱۳۶/۶؛ نیز ر ک اونٹ بکری بھیر بھینس، گائے یہود

خ

خاتمیت: برک آنحضرت (ص)، قرآن/ خاک: کی قدر و قیمت ۱۲/۴ / خباثت: کی نشانیاں ۱۲۵/۶: کئے آثار ۱۲۵/۶: نیزرک کفار مردار/ خبر: نقل کرنے کی شرائط ۱۳۴/۶

خدا تعالیٰ: ابداع ۱/۶، ۱۰۱، ۱۰۲، احسان ۱۴/۶، ۱۸، احسان کا دفع ۱۴/۶: اخبار کی سچائی ۱۳۶/۶، ۱۳۷، اختیارات ۶۱/۶، ۶۲، ۱۶۵، ۳۰/۴: اذن ۲۵/۶، ۱۳۷: ارادہ ۶/۶، ۶۱، ۹۹، ۱۲۵، ۳/۴: ارادہ کا پورا ہونا ۴۳/۶: ارادہ کی حاکمیت ۲/۶: ارادہ کے تحقق کی حتمیت ۴۳/۶: اضرار ۱۴/۶، ۱۸: اضلال ۹/۶، ۳۶، ۱۶/۴، ۳۰: اضلال کی نشانیاں ۳۹/۶: افعال کا استحکام ۴۳/۶: افعال میں حکمت ۱۸/۶: الوہیت ۱۹/۶، ۱۰۲: الوہیت کی نشانیاں ۲۶/۴: الوہیت کے خلاف جنگ ۳۳/۶ امتحان ۱۶۵، ۵۳/۶: اداؤ ۱۰/۶، ۳۵، ۵۱، ۶۳، ۶۴، ۴۵: اداؤ کا کردار ۳۳/۶: اوامر ۴۳/۶، ۱۱۲، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۶۲، ۲/۴، ۸، ۱۱، ۱۲، ۱۹، ۲۲، ۲۳، ۲۸، ۲۹: اوامر کی حقانیت ۴۳/۶: اوامر کی عمومیت ۱۵/۶ بے نیازی ۱۳/۶، ۱۳۳۱۰۲ بے نیازی کے آثار ۱۲۳/۶: بے نیازی کے دلائل ۱۰۱/۶: تدبیر ۳/۶، ۵۷: تسبیح ۱۰۱/۶: تسلط ۶۱/۶: تسلط کی نشانیاں ۶/۶: تشویق ۳۳/۶، ۳۲/۴: تنزیہ ۱۰۰/۶، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۳۱، ۳، ۱۶۱۵۰، ۲۹، ۲۸/۴: توفیقات ۴۵/۶، ۱۲۵: تہدید ۲۱/۶، ۱۵۹، ۶/۴: جمال ۳۱/۴: حاکمیت ۲/۶، ۱۲، ۱۳، ۴۳، ۴۳، ۹۶: حاکمیت کی اضروی تجلی ۳۱/۶: حجت ۸۳/۶، ۱۰۳، ۱۳۰: حجت کو قبول کرنا ۱۰۴/۶: حریم پر تجاوز ۱۰۸/۶: حریم کی اضروی تجلی ۳۱/۶: حریم کی حفاظت ۱۰۸/۶: حضور ۴/۴: حقیقت ۱۰۳/۶: حکم ۶۲، ۵۹، ۵۷/۶: حکم کی عمومیت ۱۵۸/۶: حکمت ۱۲۸، ۱۸، ۸۳/۶: حکم کا کی طرف نسبت دینا ۲۸/۴: خالقیت ۳۳، ۲۸/۴: خالقیت کی خصوصیات ۱۰۱/۶: خالقیت میں شک ۲/۶: اور اشتباہ ۱۸/۶: اور اولاد ۱۰۰/۶، ۱۰۱، ۱۰۲: اور بیٹا ۱۰۰/۶: اور بیٹی ۱۰۰/۶: اور بیوی ۱۰۱/۶: اور جہل ۱۸/۶: اور ضعف ۱۸/۶: اور ظلم ۱۳۱/۶: اور غفلت ۱۳۲/۶: اور فرائض ۱۲/۶، ۵۳: پرشی کا اطلاق ۱۹/۶: شناسی کا مقدمہ ۷۲/۶: شناسی کی شرائط ۹۷/۶: شناسی کے آثار ۹۱/۶: شناسی کے دلائل ۱۵۷/۶: کا احاطہ ۳/۶، ۱۸، ۶۱، ۸۰: کا احاطہ علمی ۵۹/۶، ۱۰۳، ۴/۴: کا احتجاج ۱۳۹/۶: کا احسان ۱۴/۶، ۱۸: کا بے نظیر ہونا ۱۵۰/۶: کا تکلم ۹۳/۶: کا حساب لینا ۱۳/۶، ۳۰، ۶۲، ۷

۱۔ کھا سلام ۵۳/۶ _ کھا علم ۱۳۳/۶، ۱۸، ۳۳، ۵۳، ۵۸، ۶۰، ۷۳، ۸۰، ۸۳، ۹۶، ۱۰۱، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹،
۱۲۳، ۱۲۸، ۱۳۲، ۱۵۹، ۱۱۷/۴؛ کا علم تفصیلی ۵۹/۶؛ کا علم غیب ۲/۶، ۳، ۱۳، ۳۳، ۵۹، ۷۳، ۱۰۳، ۱۱۷/۴؛ کا
عہد ۱۵۲/۶ _ کا غضب ۱۳۷/۶؛ کا فضل ۵۳/۶، ۱۶۰؛ کا کمال ۳۵/۶؛ کا نجات بخش ہونا ۶۳/۶، ۶۵، ۶۳؛ کو ضرر
پہنچانا ۱۳۳/۶؛ کی اتمام حجت ۲۰/۶، ۲۳، ۱۱۵، ۱۳۹، ۱۵۷، ۲۲/۴؛ کی اضروی حاکمیت ۷۳/۶؛ کی اضروی مالکیت
۷۳/۶؛ کی بشارت ۵/۶، ۳۳، ۸۹؛ کی تنبیہات ۱۰/۶، ۱۱، ۲۱، ۳۳، ۳۳، ۳۵، ۶۰، ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۳۳، ۱۷/۴، ۲۲۱۹،
۲۵، ۳۳، ۳۱؛ کی تنبیہات سے بے اعتنائی ۳۳/۶، ۳۵؛ کی تنبیہات کو قبول کرنا ۱۲۶/۶ _ کی تکذیب ۱۳۷/۶؛ کی
خاص ربوبیت ۱۳۳/۶ _ کی خاص رحمت ۴۰/۴؛ کی خاص عنایت ۱۲۶/۶؛ کی خاص ہدایت ۷۵/۶، ۸۳، ۸۵، ۸۶،
۸۸؛ کی ذات کا ادراک ۱۰۳/۶؛ کی روزی ۱۳۰/۶؛ کی شغوائی ۱۳/۶، ۱۵، ۱۱۶؛ کی عزت ۹۶/۶؛ کی قضاوت
۷۳/۶، ۵۷، ۷۳، ۱۱۳؛ کی قلبی رؤیت ۱۰۳/۶؛ کی قہاریت ۱۸/۶؛ کی گواہی ۱۹/۶، ۲۰؛ کی مالکیت ۱۲/۶، ۱۳، ۳۵،
۷۵، ۱۶۲، ۱۶۳؛ کی مہربانی ۵۳/۶، ۱۶۵؛ کی مہلت ۶۰/۶، ۷۵، ۱۳۷؛ کے اضروی افعال ۶۰/۶، ۱۵۹، ۱۶۳؛ کے
اضروی اوامر ۳۰/۶، ۳۸/۴؛ کے افعال ۱/۶، ۲، ۶، ۱۷، ۱۸، ۲۲، ۲۵، ۳۸، ۳۱، ۳۳، ۳۶، ۳۸، ۵۳، ۵۵، ۵۷، ۶۰،
۶۱، ۶۳، ۷۳، ۷۵، ۸۳، ۸۸، ۸۹، ۹۱، ۹۵، ۹۷، ۹۷، ۹۹، ۱۰۲، ۱۱۳، ۱۲۷، ۱۲۸،
۱۲۹، ۱۳۵، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۵۹، ۱۰/۴، ۱۸؛ کے افعال کا منشا ۱۲/۶؛ کے بارے میں تکلم ۹۳/۶؛ کے تکوینی
احکام کا منشا ۵۶/۶؛ کے خزان ۵۰/۶؛ کے ساتھ جنگ ۲۱/۶؛ کے عطایا ۷۳/۶، ۸۳، ۹۳، ۱۰۳، ۱۲۵، ۱۵۳،
۱۶۵، ۱۰/۴، ۱۱، ۱۵، ۳۳؛ کے علم کا منشا ۳/۶؛ کے علم کی حدود ۷/۴؛ کے علم کی نشانیاں ۱۱۵/۶؛ کی مختصات
۱/۶، ۲، ۳، ۱۳، ۱۳، ۱۷، ۱۸، ۳۸، ۳۳، ۳۵، ۳۶، ۵۰، ۵۱، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۷۱، ۷۵،
۷۳، ۷۲، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳

۱۶۳، ۱۶۵، ۳/۴، ۲۹، ۳۳؛ ربوبیت۔ کا قبول کرنا ۱۶۳/۶؛ ربوبیت۔ کے آثار ۱۳۵، ۵۱، ۱۳۴؛ ربوبیت۔ کے
 دلائل ۱۵۴/۶؛ ربوبیت۔ کے مظاہر ۲۴، ۳۸۳۰، ۴۵، ۵۴، ۱۵۱، ۱۵۴، ۱۶۱، ۱۶۳، ۱۶۵؛ رحمت۔ ۱۲/۶، ۵۳،
 ۱۳۳، ۱۳۵، ۲۳/۴؛ رحمت۔ کا ابلاغ ۱۳۴/۶؛ رحمت۔ کا مقدم ہونا ۱۳۴/۶؛ رحمت۔ کا منشا ۵۳/۶؛ رحمت۔ کی اقسام
 ۳۰/۴؛ رحمت۔ کی راہیں ۱۶/۶؛ رحمت۔ کے آثار ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۴؛ رحمت۔ کے مراتب ۵۳/۶؛ رحمت۔ کے
 مظاہر ۱۲/۶، ۱۶، ۱۳۵۳؛ رحمت۔ کے موانع ۳۰/۴؛ رحمت۔ کے موجبات ۵۳/۶؛ ۳۰/۴ رزاقیت۔ ۱۳/۶، ۱۵۱،
 رضایت۔ حاصل کرنے کا طریقہ ۵۲/۶؛ رؤیت۔ ۱۰۳/۶؛ رؤیت۔ کی درخواست ۱۵۸/۶ سنن۔ ۶/۶، ۳۳، ۳۵، ۳۳،
 ۵۴، ۱۰۸، ۱۱۲، ۱۱۰، ۱۲۳، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۳۹، ۲۴، ۳۰، ۳۱؛ شفاعت۔ ۵۱/۶؛ شوون ولایت۔
 ۱۳/۶، ۱۵؛ طبیعت میں۔ شناسی ۱۳۱/۶؛ ظہور۔ کا محال ہونا ۱۵۸/۶؛ ظہور۔ کی درخواست ۱۵۸/۶؛ عذاب۔ ۵/۶، ۱۵،
 ۳۰، ۳۳، ۳۵، ۳۴، ۳۹، ۱۲۳، ۶۵، ۱۳۶، ۱۳۸، ۱۵۴، ۱۵۹، ۵۳/۴، ۳۵؛ عذاب۔ سے محفوظ ہونا ۸۲/۶؛ عذاب۔ کی
 اقسام ۳۴/۶؛ عذاب۔ کی تکذیب ۶۶/۶؛ عفو۔ کے آثار ۶۰/۶؛ عقلی۔ شناسی ۱۳/۶؛ غضب۔ سے محفوظ ہونا ۸۱/۶،
 ۸۲؛ غضب۔ سے نجات ۶/۶؛ فطری۔ شناسی ۱۳/۶؛ قدرت۔ کی اضروی تجلی ۳۱/۶؛ قدرت۔ کی حدود ۶/۶؛ قدرت۔
 کی نشانیاں ۳۸/۶، ۳۹، ۹۶، ۱۳۱، ۱۳۳؛ قضائے۔ کی حاکمیت ۲/۶؛ قیامت کے دن اوامر الہی ۳۴/۴ قیامت کے دن۔
 کا تکلم ۳۰/۶؛ قیامت کے دن ربوبیت۔ ۱۶۳/۶؛ کلام۔ کی خصوصیات ۱۱۵/۶؛ کلام۔ کی صداقت ۱۱۵/۶؛ لطف۔
 ۳۹/۶، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۶؛ لطف۔ کی نشانیاں ۳۳/۶؛ مالکیست۔ کے آثار ۱۳/۶؛ محبت۔ کی اہمیت ۳۱/۴؛ مشیت
 (۹/۶، ۳۵، ۳۹، ۱۳۱، ۸۰، ۸۳، ۱۰۴، ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۲۸، ۱۳۱، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۸، ۱۳۹، ۲۶، ۱۳؛ مشیت۔ کا
 حتمی ہونا ۱۳۹/۶، ۱۳۴، ۱۰۴؛ مشیت۔ کا کردار ۱۱/۶؛ مشیت۔ کا منشا ۱۲۸/۶؛ مشیت۔ کی حدود ۱۱۲/۶؛ مغفرت خدا
 ۵۳/۶، ۱۳۵، ۲۳/۴؛ مغفرت۔ کی خصوصیات ۵۳/۶؛ مغفرت۔ کے آثار ۱۳۵/۶؛ نام۔ ۱۱۸/۶، ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۳۸،
 ۱۳۵؛ نظارت۔ ۱۰۲/۶، ۴/۴؛ نعمات۔ ۳۶/۶، ۵۳، ۹۳، ۱۳۲، ۱۰۰/۴، ۱۱، ۲۶؛ نفرین۔ ۳۵/۶؛ نواہی۔ کی عمومیت
 ۱۵/۶؛ وحدانیت۔ ۴۹/۶، ۱۵۰؛ وعید۔ ۱۳۸/۶؛ وکالت۔ ۱۰۲/۶؛ ولایت۔ ۱۳/۶، ۱۴، ۱۲۴، ۳/۶۲؛ ولایت۔ کا
 قبول کرنا ۱۳/۶، ۳/۴، ۳۰؛ نیزر۔ ک آیات۔، اسماء و صفات اللہ، ایمان، ضروریات

خدا تعالیٰ سے ارتباط۔ کا مقدمہ ۴۶/۶

خرافات۔ کے خلاف جنگ ۳۶/۶؛ ۱۔ کے خلاف جنگ

کی اہمیت ۱۳۳/۶؛ نیز ر۔ ک۔ عقیدہ، قوم ابراہیم

غرما: ر۔ ک نخل

خسارہ: ر۔ ک زیان

خشم: ر۔ ک غضب

خصومت: ر۔ ک دشمنی

خطرہ:۔ سے نجات کے اسباب ۶۳/۶

خلافت: زمین پر۔ ۱۶۵/۶

خلقت: ر۔ ک موارد خاص

خمر: کی حرمت ۳۳/۷

خنزیر:۔ سے اجتناب ۱۳۵/۶؛ کی پلیدی ۱۳۵؛ کی تحریم کا فلسفہ ۱۳۵/۶؛ کی حرمت کی حدود ۱۳۵/۶؛ کی نجاست

۱۳۵/۶؛ کے احکام ۱۳۵/۶؛ کے گوشت سے استفادہ ۱۳۵/۶؛ کے گوشت کی حرمت ۱۳۵/۶

خواری: ر۔ ک ذلت

خود: اپنی آپ سے ظلم ۲۳/۷؛ اپنے آپ کو اضرار ۲۰/۶؛ اپنے اوپر جھوٹ بولنا ۲۳/۶؛ اپنے سرمایہ کی تباہی ۲۰/۶

خود پسندی: ر۔ ک عجب، تکبر

خود سازی: ر۔ ک تزکیہ

خوف: اضر وی عذاب کا۔ ۵۱/۶؛ باطل خداؤں سے ڈرنا ۸۱/۶؛ پسندیدہ۔ ۵۱، ۸۱/۶؛ خدا کی طرف سے دی جانے والی

سزاؤں کا۔ ۱۶۵/۶؛ اور امیدواری ۱۶۵/۶؛ حشر ۵۱/۶؛ حشر کے آثار ۱/۶؛ حشر کے علل و اسباب ۵۱/۶؛

خدا ۸۱/۶؛ قیامت ۵۱/۶؛ قیامت کے آثار ۵۱/۶؛ کا منشا ۸۰/۶؛ کے آثار ۵۱/۶؛ کے

علل و اسباب موجودات کا ۸۰/۶، ۸۱؛ ناپسندیدہ ۸۱/۶؛ نیزر ک، آنحضرت (ص) آیات خدا۔ تبلیغ رہبری،
مشرکین، مومنین

خون:۔ سے استفادہ ۱۳۵/۶؛ کی پلیدی ۱۳۵/۶؛ کی تحریم کا فلسفہ ۱۳۵/۶؛ کی حرمت ۱۳۵/۶؛ کی حرمت کی حدود
۱۳۵/۶؛ کے آثار ۱۳۵/۶؛ مباح ۱۳۵/۶؛ نیزر ک ذبیحہ
خیر:۔ سے محرومیت کے اسباب ۴۰/۶؛ کا سرچشمہ ۱۴/۶، ۱۸۰؛ کے موانع ۳۳/۴؛ نیزر ک رجحانات

د

دابۃ الارض:۔ کا خروج ۱۵۸/۶
دارالسلام:۔ کی انیت ۱۲۴/۶
دانش: علم و۔ کے ارتکا کے عوائل ۹۱/۶
دانشمند:۔ اور آفاقی آیات ۹۴/۶ نیزر ک۔ علمائ
داود ؑ:۔ کا صالحین میں سے ہونا ۸۵/۶؛ کا محسنین میں سے ہونا ۸۳/۶؛ کے آبا و اجداد ۸۳/۶؛ فضائل ۸۶/۶؛
قضاوت ۸۹/۶؛ مقامات ۸۹/۶؛ نبوت ۸۹/۶؛ ہدایت ۸۳/۶
دجال: خروج ۱۵۸/۶
درخت:۔ وں کا پھل ۹۹/۶؛ وں کا تنوع ۹۹/۶؛ وں کی پیدائش کا سبب ۱۳۱/۶؛ وں کے پتوں کا گرنا ۵۹/۶؛ وں
کے متنوع ہونے کے آثار ۹۹/۶؛ وں میں تشابہ ۹۹/۶، ۱۳۱؛ وں میں تفاوت ۹۹/۶، ۱۳۱؛ نیزر ک پھل
درخت ممنوعہ:۔ سے استفادہ ۱۹/۶، ۲۲؛ سے استفادہ کے آثار ۲۲/۴؛ سے نہی ۱۹/۴؛ کی تحریم ۲۰/۸؛ کی حقیقت
۲۰/۴؛ کے آثار ۲۰/۴؛ اور جاویدانی
دریا:۔ کا خطرہ ۶۳/۶؛ وں کے فوائد ۶/۶؛ نیزر ک راہ یابی

دشمن:۔ سے بے اعتنائی ۱۱۲/۶؛ سے متاثر ہونا ۱۲۱/۶؛ سے مقابلہ کا طریقہ ۱۰۸/۶؛ کا استہزاء ۱۰/۶۔ کا افترا ۱۱۲/۶؛ کی تبلیغ ۱۲۱/۶؛ کی تحریک سے اجتناب ۱۸۰/۶؛ کی دروغگوئی ۱۱۲/۶؛ کے پروپیگنڈے کا طریقہ ۱۱۲/۶؛ کے حوصلے سے آگاہی ۳۵/۶؛ نیز۔ ک آنحضرت (ص)۔ اسلام انبیاء۔ دین

دشمن شناسی:۔ کی اہمیت ۲۵/۶، ۲۲/۸؛ نیز۔ ک رہبری

دشمنی: آنحضرت (ص) سے۔ ۱۱۲/۶؛ انبیاء سے۔ ۱۱۲/۶، ۱۱۵؛ اہلبیت سے۔ ۱۶۰/۶؛ حق کے ساتھ۔ ۱۱۰/۶؛ خدا کے ساتھ۔ کے اسباب ۱۰۸/۶؛ کا سبب ۶۵/۶؛ کے آثار ۱۰/۶؛ کے اضروی موجبات ۳۸/۴؛ نیز۔ ک۔ ابلیس۔ اہل کتاب، شیاطین، شیطان۔ کفار مکہ، مشرکین

دشنام: اولیاء اللہ کو۔ دینا ۱۰۸/۶؛ باطل معبودوں کو۔ دینا ۱۰۸/۶؛ بتوں کو۔ دینے سے اجتناب ۱۰۸/۶؛ صرام۔ ۱۰۸/۶؛ خدا کو۔ دینا ۱۰۸/۶؛ دشمنان خدا کو۔ ۱۰۸/۶؛ سے بچنے کی اہمیت ۱۰۸/۶؛ کفار کو۔ دینا ۱۰۸/۶

دعا: اجابت۔ کے اسباب ۳۱/۶؛ خفیہ۔ ۶۳/۶؛ کا وقت ۵۲/۶؛ کی اہمیت ۲۹/۴؛ کی راہیں ۳۲/۶؛ کی شرائط ۲۹/۴؛ کی قدر و قیمت ۵۲/۶؛ کے آثار ۳۱/۶؛ میں اخلاص ۲۸/۴، ۵۲، ۳۱/۶؛ مخلصانہ۔ ۵۳/۶، ۶۳؛ مخلصانہ۔ کے آثار ۳۱/۶؛ نیز۔ ک قیامت

دعوت:۔ خدا کی اجابت ۳۶/۶

دل کا اندھاپن:۔ کے آثار ۱۰۳/۶؛ نیز۔ ک محمد۔ مشرکین

دلجوئی:۔ ک محمد۔ مومنین

دلیل:۔ ک احتجاج، بہان

دن:۔ کا کردار ۶۰/۶؛ کی خصوصیات ۹۶/۶؛ کے وقت کوشش کرنا ۶۰

دنبہ:۔ کی چربی کی تحریم ۱۳۶/۶؛ نیز۔ ک یہود

دنیا:۔ کی دھوکہ بازی ۳۲/۶، ۴۰، ۱۳۰؛ کی قدر و

قیمت ۳۲/۶؛ و آخرت ۳۱/۴؛ نیزر ک کی طرف بازگشت

دنیا طلب: لوگ ۴۰/۶

دنیا طلبی: کا غیر منطقی ہونا ۳۲/۶؛ کی تشویق ۱۳۲/۶؛ کی راہیں ۳۲/۶؛ کی سرزنش ۳۲/۶؛ دنیا طلبی کے آثار ۳۲/۶،

۴۰؛ نیزر ک مشرکین مکہ

دوست: بے خبر ۶۵/۶

دوستی: جنات سے ۱۲۸۶؛ شیاطین سے کے آثار ۱۲۱/۶؛ شیطان سے کے آثار ۳۰/۴

دھواں: ک عذاب

دین: آخری ۱۱۵/۶؛ اتمام ۱۱۵/۶؛ تبلیغ ۹۰/۶، ۱۳۵، ۱۳۴؛ تبلیغ کا طریقہ ۵۲/۶؛ تعلیمات پر عمل ۶/۴

تعلیمات کا نظام ۱۵۱/۶، ۱۵۲، ۱۵۳، ۳۱/۴؛ تعلیمات کا قبول کرنا ۱۲۶/۶، ۱۵۹، ۱۶۰؛ تعلیمات کی اہمیت

۱۵۲/۶؛ تعلیمات کی تہین ۶۳/۶؛ تعلیمات کی حدود ۲۹/۴؛ تعلیمات کی حقانیت ۱۶۳/۶؛ تعلیمات کے چھپانے کی

مذمت ۹۱/۶؛ تکذیب کی راہیں ۱۲/۶؛ اور عقل کی ہم آہنگی ۱۳/۶، ۱۵؛ اور ولایت خدا ۱۳/۶؛ پر تہمت ۱۱۹/۶

سے اعراض ۵/۴؛ سے اعراض کا عذاب ۶/۴؛ سے اعراض کا گناہ ۳۰/۴؛ سے اعراض کی سزا ۳/۴؛ سے

اعراض کے آثار ۲/۴، ۳۰؛ سے کھیلنا ۴۰/۶؛ سے کھیلنے کی سزا ۴۰/۶؛ سے کھیلنے کے آثار ۴۰/۶؛ سے مبارزے

کے آثار ۳۸/۴؛ کا اجتماعی پہلو ۲۹/۴؛ کا استہزاء ۴۰/۶؛ کا استہزاء کرنے والوں سے بے اعتنائی ۴۰/۶؛ کا اعتقادی

پہلو ۲۹/۴؛ کا رد ۱۵۹/۶؛ کا عبادی پہلو ۲۹/۴؛ کا فطری ہونا ۴۰/۶؛ کا مذاق اڑانے والوں کو خبردار کیا جانا ۱۰/۶؛

کی اہمیت ۳۱/۶؛ کی پابندی ۲۹/۴؛ کی پاسداری ۶۸/۶، ۶۹، ۷۰، ۸۹، ۹۱؛ کی پیروی ۱۵۳/۶؛ کی تباہی کا مقدمہ

۱۵۱/۶؛ کی تشریع ۲۹/۴؛ کی مخالفت میں تعاون ۳۸/۴؛ کے استہزاء کا سبب ۱۳۴/۶؛ کے بعض حصوں کو رد کرنا

۱۵۹/۶؛ کے بعض حصوں کو قبول کرنا ۱۵۹/۶، ۱۶۰؛ کے پاسداروں کا مقام ۸۹/۶؛ کے خلاف جنگ ۱۲۱/۶؛

کے خلاف سازش کرنے کی سزا ۱۲۳/۶؛ کے قبول کرنے کی راہیں ۱۵۱/۶؛ کے قبول کرنے میں تقسیم بندی ۱۵۹/۶

۱۶۰، میں اختیار ۱۰۴/۶؛ میں اکمراہ کی نفی ۳۸/۶، ۶۶، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۳۹؛ میں بدعت ۱۳۲/۶؛ میں تفریط

۳۱/۶؛ میں ثابت قدمی ۱۳۵/۶؛ میں سستی ۳۱/۶؛ ی آسیب شناسی ۱۱۶/۶، ۱۳۸؛ فلسفہ ۲۶، ۲۲/۴؛ فہم سے

محرمیت ۲۵/۶؛ کمال۔ کا سرچشمہ ۱۱۵/۶؛ نیزر۔ ک اسلام، تذکر، دینداری، دین سازی، شبہات، مغالط

دین داری:۔ کا سبب ۴۰/۶

دین ساز لوگ:۔ لوگوں کا گناہ ۳۸/۴

دین سازی:۔ میں سرگرمی دکھانا ۴۰/۶؛ لوگوں کی۔ ۴۰/۶

ڈ

ڈر:۔ ک۔

ذ

ذاکرین:۔ ک آیات خدا

ذبح: احکام۔ ۱۱۸/۶، ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۳۵؛ کے وقت بسم اللہ ۱۱۸/۶، ۱۱۹، ۱۲۱؛ کے وقت بسم اللہ کا ترک کرنا ۱۲۱/۶، ۱۳۸؛ نیزر۔ ک حیوانات۔ مشرکین مکہ

ذبیحہ: اہل کتاب کا۔ ۱۱۸/۶؛ بغیر بسم اللہ کے۔ ۱۳۵/۶؛ بغیر بسم اللہ کے۔ کے احکام ۱۳۵/۶؛ حرام۔ ۱۲۱/۶؛ حرام۔ کھانا ۱۱۹/۶؛ حلیت۔ کی شرائط ۱۱۸/۶، ۱۲۱؛ کا کھانا ۱۱۹/۶؛ کی حلیت ۱۱۸/۶؛ کے بدن کا خون ۱۳۵/۶

ذکر: آیات خدا کا۔ ۱۲۶/۶؛ آیات خدا کا۔ کرنے کی اہمیت ۱۲۴/۶؛ کے آثار ۱۵۱/۶، ۱۲۶، ۳۱؛ آخرت کا مقدمہ ۳۲/۶؛ تاریخ کا فلسفہ ۳۳/۶؛ خدا ۳۰/۶، ۳۳؛ خدا کا مقدمہ ۳۲/۶، ۶۳؛ خدا کی اہمیت ۳۲/۶؛ خدا کے آثار ۳/۶، ۱۳، ۱۵، ۱۴؛ قیامت ۲۲/۶، ۱۲۸؛ قیامت کی اہمیت ۵۱/۶؛ قیامت کے آثار ۵۱/۶؛ معاد کے آثار ۳۲/۶؛ موت کے آثار ۲/۶؛ نعمت ۲۶/۴؛ نعمت کے آثار ۱۰/۴ ربوبیت خدا کا۔ ۵۱، ۵۲/۶؛ سختی کو۔ کرنے کی اہمیت ۱۲۴/۶؛ سختی کو یاد کرنا ۳۳/۶؛ سختی کے۔ کے آثار ۳۳/۶؛ سختی کے وقت۔ خدا ۱۲۶/۶؛ سنن خدا کا۔ ۱۲۶/۶؛ قدرت خدا کا۔ ۶۵/۶

ذلت:۔ کے علل و اسباب ۱۲۳/۶، ۱۳/۴؛ نیزر۔ ک ظالمین، کفار، مشرکین، معاد

ذہن: پر اثر انداز ہونے والے عوامل ۶۸/۶

راہب: ر_ک علماء مسیحیت

راہ پانا: بیابان میں ۹۴/۶؛ تاریکی میں ۹۴/۶ کے وسائل ۹۴/۶؛ سمندر میں راہ پانا ۹۴/۶

ربوبیت: ابراہیم ؑ کے دور میں ۴۸/۶؛ رب کا ہدایت کرنا ۴۴/۶؛ خدا کو جھٹلانے والوں کی سزا ۱۶۳/۶؛ کا

معیار ۴۶/۶؛ میں حکمت ۸۳/۶؛ میں علم ۸۳/۶؛ شرائط ۸۳/۶، ۸۰/۶، ۸۳/۶، ۱۰۲/۶، ۱۳۸/۶؛ شہوون ۴۶/۶

۴۴/۶؛ غیر خدا کی ۴۸/۶؛ قبول کرنا ۱۶۳/۶؛ غیر خدا کی ۱۰۲/۶؛ قوم ابراہیم میں ۴۴/۶، ۴۶/۶؛ نیز

ر_ک اجرام فلکی ایمان، خدا، چاند، خورشید، ذکر، ستارے، عقیدہ

روحانات: امن کی طرف ۳۸/۶؛ کی طرف ۳۱/۶؛ خدا کی طرف ۶۳/۶، ۳۰/۶؛ زیبائی کی طرف ۱۲۲/۶، ۳۳/۶؛

شرک کی طرف ۴۱/۶، ۵۳/۶؛ شرک کی طرف کی راہیں ۶۳/۶؛ صراط مستقیم کی طرف کے آثار ۴۹/۶؛ فطریات

۹۵/۶؛ ناپسندیدہات کے اسباب ۱۳۴/۶؛ نفسیاتی آرام و سکون کی طرف ۳۸/۶؛ نیکی کی طرف ۳۳/۶؛ نیز ر_ک

ابراہیم، انسان، جبر، گمراہ لوگ، مادیت پسندی، مشرکین

رجس: ر_ک پلیدی

رجعت پسندی: ر_ک حرکت ۴۱/۶

رحمت: حاصل کرنے کے اسباب ۱۵۵/۶؛ خدا سے محروم لوگ ۱۳۵/۶، ۱۳۴/۶، ۱۵۶/۶؛ خدا سے محرومیت

۱۲/۶؛ خدا لوگوں کے شامل حال ہے ۱۶۵/۶، ۵۳/۶؛ کی درخواست ۲۳/۶؛ نیز ر_ک امیدواری، تذکر، خدا،

ضروریات

رزق: ر_ک روزی

رستگاری: ر_ک محروم افراد ۲۱/۶؛ سے محرومیت ۲۱/۶؛ سے محرومیت کی نشانیاں ۲۲/۶؛ کے علل و اسباب

۱۶/۶، ۲۱/۶، ۸/۶؛ کے موارد ۱۶/۶، ۱۳۵/۶؛ کے مواقع ۲۱/۶، ۱۳۵/۶؛ نیز ر_ک قیامت

رسل الہی: ۶/۶۲/۳۵؛ کا کردار ۶/۱۳۰؛ نیز۔ ک انبیاء ﷺ

رسوائی: ر۔ ک مشرکین

رسوم: گزشتہ لوگوں کے۔ کی قدر و قیمت ۴/۲۹؛ ناپسندیدہ۔ ۶/۱۳۴؛ نیز۔ ک جاہلیت، مشرکین

رشتہ دار: وں کے منافع و مفاد کی حفاظت ۶/۱۵۲؛ وں میں تبلیغ ۶/۴۳؛ نیز۔ ک رشتہ داری

رشتہ داری:۔ کے تعلقات کے آثار ۶/۱۵۲؛ کے روابط کی حدود ۶/۴۳

رشد:۔ کا سبب ۶/۴۱؛ کا قانون کے مطابق ہونا ۶/۱۱؛ کا مقدمہ ۶/۴۱؛ کے علل و اسباب ۶/۳۲، ۴۳، ۴۵، ۸۳،

۸۶، ۸۸، ۹۲، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۱۲، ۱۲۲، ۴/۲۲؛ کے موانع ۶/۳۳، ۴۱، ۱۲۲، ۴/۳۰؛ نیز۔ ک تکامل

رفاقت: ر۔ ک دوستی

رفاہ:۔ سے خوشی حاصل ہونا ۶/۳۳؛ کے آثار ۶/۳۵؛ نیز۔ ک آسائش، زندگی

رفتار و کردار:۔ کو نمونہ بنانا ۶/۱۵؛ کی اصلاح ۶/۵۳؛ کی اصلاح کے علل و اسباب ۴/۳۵؛ کی بنیادیں ۶/۳، ۱۱۳، ۱۵۲

رنج: دنیوی۔ و غم ۴/۳۲

روابط: اجتماعی۔ میں تبعیض ۶/۵۲؛ احساساتی۔ کے آثار ۶/۵۲

روایات: ۶/۳۱، ۲، ۱۹، ۲۳، ۳۶، ۳۳، ۳۹، ۳۸، ۳۳، ۳۱، ۵۰، ۶۵، ۶۸، ۶۹، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۸۲، ۹۳، ۷۸،

۱۱۵، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۰۸، ۱۰۳، ۹۸، ۹۵، ۱۱۸، ۱۲۱، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۲۵، ۱۲۲، ۱۳۱، ۱۲۵، ۱۱۲، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۹، ۱،

۱۵، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۴، ۱۶۳، ۱۶۱/۱، ۱۱، ۹، ۸، ۱۲، ۱۴، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۱۳، ۲۶، ۲۸، ۲۹، ۳۱، ۳۳،

روح: قبض کرنے والے ۶/۶۱; کا کردار ۶/۹۳; کی بازگشت ۶/۶۰; نیزر ک انسان ظالمین
 روزی: اضروی پاکیزہ ۴/۳۲; اضروی سے محرومیت ۴/۳۲; پاکیزہ کی تحریم ۴/۳۳; خلقت کا فلسفہ ۴/۳۲; سے
 استفادہ ۴/۳۲; کا منشا ۶/۱۵۱; نیزر ک انسان، خدا اور موجودات

رہبر: بہکانے والے وں کا جہنم میں ہونا ۴/۳۸; ظالم اور آیات خدا ۶/۱۲۳; ظالم اور اسلام ۶/۱۲۳; ظالم اور
 انبیاء ۶/۱۲۳; ظالم اور معاشرہ ۶/۱۲۳; ظالم وں سے مقابلے کا طریقہ ۶/۱۲۳; ظالم وں کا استہزاء ۶/۱۲۳; ظالم وں
 کا اضلال ۴/۳۸; ظالم وں کا بہکانا ۴/۳۸; ظالم وں کا جھوٹ بولنا ۴/۲۸; ظالم وں کا مکرم ۶/۱۲۳، ۱۲۳; ظالم وں کی
 اطاعت ۴/۳۳; ظالم وں کی بہانہ جوئی ۶/۱۲۳; ظالم وں کی تہدید ۶/۱۲۳; ظالم وں کی ذلت ۶/۱۲۳; ظالم وں کی
 سازش ۶/۱۲۳; ظالم وں کی سزا ۶/۱۲۳; ظالم وں کے تقاضے ۶/۱۲۳; کفر کے وں کا بہکانا ۴/۳۸; کفر کے وں کا
 جھگڑا ۴/۳۹; کفر کے وں کا جہنم میں ہونا ۴/۳۸، ۳۹; کفر کے وں کا عذاب ۴/۳۸; کفر کے وں کا گناہ ۴/۳۹; کفر کے
 وں کا مکرم ۶/۱۲۳، ۱۲۳; کفر کے وں کی جہالت ۴/۳۸; کفر کے وں کی دعوت ۴/۳۹; کفر کے وں کی نجات ۴/۳۹
 مستکبر ۶/۱۲۳; مشرک وں کا جہنم میں ہونا ۴/۳۸، ۳۹; مشرک وں کا گناہ ۴/۳۹; مشرک وں کا لڑنا ۴/۳۹
 مشرک وں کی جہالت ۴/۳۸; مشرک وں کی دعوت ۴/۳۹; مشرک وں کی نجات ۴/۳۹; منحرف وں کی حمایت
 ۴/۳۸

رہبری (قیادت): دینی کا اصول پسند ہونا ۶/۱۹; دینی کا پیش قدم ہونا ۶/۱۳; دینی کا خوف ۶/۱۵; دینی کا دشمن
 شناس ہونا ۶/۲۵; دینی کا سودا بازی نہ کرنا ۶/۱۹; دینی کا عقیدہ ۶/۱۶۱; دینی کو خبردار کیا جانا ۶/۵۶; دینی کو نمونہ
 عمل بنانا ۶/۱۵; دینی کی استقامت ۶/۱۹; دینی کی ذمہ داری ۶/۱۳، ۱۹، ۲۵، ۳۵، ۵۰، ۵۲، ۵۳، ۱۵۱، ۱۶۱; دینی
 کی ذمہ داری کی حدود ۶/۱۰۳; دینی رہبری کے بارے میں غلو ۶/۵۰; رہبر کے ساتھ ملاقات کے آداب ۴/۳۱; کا کردار
 ۶/۱۲۳; کی شرائط ۶/۱۴; علم ۶/۱۴; نیزر ک امامت قرآن
 رنگنے والے جانور: جانوروں کی اجتماعی زندگی ۶/۳۸; وں کی امت ۶/۳۸

ز

زائرین:

ر۔ ک آنحضرت (ص)

زبور: ر۔ ک آنحضرت (ص)

زراعت: ایام جاہلیت میں موقوفہ۔ ۱۳۸/۶

زرعی پیداوار:۔ سے استفادہ ۱۳۱/۶؛ کی پیدائش ۱۳۱/۶؛ کی کٹائی ۱۳۱/۶؛ کے حقوق ۱۳۱/۶؛ نیز ر۔ ک۔ انفاق۔
حق اللہ، زکات اور کھیتی باڑی

زکات: ایام جاہلیت میں چوپایوں کی۔ ۱۳۶/۶؛ ایام جاہلیت میں۔ ۱۳۶/۶؛ ایام جاہلیت میں غلات کی۔ ۱۳۶/۶؛ زرعی
پیداوار ۱۳۱/۶؛ ادا کرنے کی اہمیت ۱۳۱/۶؛ کا قانون وضع ہونا ۱۳۱/۶؛ کے احکام ۱۳۱/۶؛ ہجرت سے پہلے
۱۳۱/۶۔

زکریا ﷺ: کا صالحین میں سے ہونے ۸۵/۶؛ کی قضاوت ۸۹/۶؛ کی نبوت ۸۹/۶؛ کی ہدایت ۸۵/۶؛ کے آبا و
اجداد ۸۵/۶؛ کے فضائل ۸۶/۶؛ کے مقامات ۸۹/۶

زمین:۔ سے فائدہ اٹھانے کا حق ۱۰/۴؛ کا حاکم ۳/۶؛ کا خالق ۱/۶، ۲، ۱۳، ۴۳، ۴۹، ۱۰۱، ۱۰۲؛ کی تدبیر ۳/۶؛ کی
خصوصیات ۲۵/۴؛ کی خلقت ۱/۶؛ کی خلقت کا استحکام ۴۳/۶؛ کی خلقت کا با مقصد ہونا ۴۳/۶؛ کی سرسبزی کا
سرچشمہ ۹۹/۶؛ کے فوائد ۱۰/۴، ۱۳؛ کے ملکوت ۴۵/۶؛ کے وسائل ۱۰/۴؛ میں دھنس جانا ۶۵/۶؛ نیز ر۔ ک
خلافت

زمین سے کوئی چیز اٹھانا:۔ سے اجتناب ۲۹/۴

زنا: خفیہ۔ ۳۳/۴؛ کی قباحت ۳۳/۴

زندگی:۔ کا دوام ۶/۶؛ کی مشکلات ۳۳/۶؛ میں رفاہ ۳۳/۶

زندہ لوگ: حقیقی۔ ۳۶/۶

زوجیت: ر۔ ک، بکری، اونٹ، گائے، گوسفند

زہد: منفی۔ ۱۳۰/۶، ۱۳۲

زیادہ روی:

ر۔ ک اسراف

زیارت: ر۔ ک آنحضرت (ص)

زیان: اضروی۔ سے بچنا ۳۲/۶; اضروی۔ کے علل و اسباب ۹/۴; سے محفوظ رہنے کا مقدمہ ۳۲/۶; سے نجات پانے کے اسباب ۲۳/۴; کا سرچشمہ ۴۱/۶; کا معیار ۵۲/۶; کی نشانیاں ۱۳۰/۶، ۹/۴; کے اسباب ۹/۴; کے موارد ۲۰/۶، ۳۱; نیز ر۔ ک آیات خدا

زیان کار: ۱۲/۶، ۳۱، ۲۳/۴; قیامت کے دن زیان و خسارے میں رہنے والے لوگ ۳۱/۶، ۹/۴

زیبائی: کا سرچشمہ ۴۵/۶; کی اہمیت ۳۱/۴; نیز ر۔ ک رجحانات۔ زینت

زیتون: کا باغ ۹۹/۶; کے درخت کی پیدائش ۱۳۱/۶; نیز ر۔ ک تعقل

زینت: اضروی۔ ۳۲/۴; دنیوی۔ سے محرومیت ۳۲/۴; دنیوی۔ کی تحریم ۳۳/۴; سے استفادہ ۳۲/۴; کی اہمیت ۲۶/۴

; کی تحریم ۳۲/۴; کی حلیت ۳۲/۴، ۳۳; کے احکام کی تبیین ۳۲/۴; میں اسراف ۳۱/۴; کا منشاء و سبب ۳۲/۴;

کی خلقت کا فلسفہ ۳۲/۴; نیز ر۔ ک، عبادت، مسجد

س

سازش: ممنوع۔ ۵۶/۶ ر۔ ک ابلیس، اشراف مکہ رہبری، قریش، گمراہ کرنے والے مشرکین

سال شماری: کے وسائل ۹۶/۶

سبیل اللہ: سے دوری کے اسباب ۱۵۳/۶; کی اہمیت ۱۱۶/۶; کے موارد ۱۱۸/۶

سپاس گزاری: ر۔ ک شکر

ستارہ پرست: ر۔ ک ابراہیم

ستارہ پرستی: دور ابراہیم میں ۴۶/۶; کی تاریخ ۴۶/۶; ستاروں کی ربوبیت کا رد ۴۶/۶; نیز ر۔ ک

ابراہیم، قوم ابراہیم

ستارے: کا غروب ہونا ۶/۷۷؛ کا کردار ۶/۹۷؛ کا نظم ۶/۹۷؛ کی خلقت کا فلسفہ ۶/۹۷؛ کے مواد ۶/۹۷؛ نیزر ک

: شناسی

ستائش: ر ک حمد

ستر عورت: کی اہمیت ۷/۲۲

ستمگر لوگ: ر ک ظالمین

سجدہ: ر ک آدم۔ ملائکہ

سختی: برداشت کرنے کے آثار ۶/۳۳؛ سے نجات کے آثار ۶/۶۳؛ سے نجات کے اسباب ۶/۶۳؛ کے آسان

ہونے کے اسباب ۶/۳۱، ۶۳؛ کے وقت تضرع ۶/۳۳، ۳۵؛ میں کفران ۶/۶۳؛ میں مبتلا ہونے کا فلسفہ ۶/۳۲؛

میں مبتلا ہونے کے آثار ۶/۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۶۳؛ میں مبتلا ہونے کے اسباب ۶/۳۲ نیزر ک احتضار، انسان، ذکر

قرآن، مشرکین

سرپیچی: ر ک عصیان

سرزنش: کے آثار ۷/۲۳ نیزر ک خاص موارد

سرسبزی: ر ک زمین

سرگردانی: بیابان میں۔ ہونا ۶/۷۱؛ کے اسباب ۷/۳ نیزر ک تحیر

سرگرمی: دنیوی ۶/۷۰؛ نیزر ک دین ساز

سرمایہ: ر ک خود

سرنوشت: پر اثر انداز ہونے والے اسباب ۶/۱۲۹؛ نیزر ک انسان، مشرکین

سرور: ر ک رفاہ، نعمت

سعادت: اخروی۔ کی راہیں ۶/۱۳۵؛ سے محروم افراد

۲۱/۶ سے محرومیت ۲۱/۶ سے محرومیت کی نشانیاں ۲۲/۶ کا قانون کے مطابق ہونا ۱۱/۶ کے اضروی
اسباب ۹/۴۲۶ کے اسباب ۶/۶، ۱۶، ۲۶ کے موانع ۲۱/۶، ۱۴/۴
سعد صدر: ر_ک

سفاہت: کے آثار ۱۳۰/۶

سفیه افراد: ۱۳۰/۶

سلام: آداب سلام ۵۳/۶ کے الفاظ ۵۳/۶ نیز ر_ک آنحضرت (ص) مومنین

سلامتی: ر_ک ادراک، قلب

سلیمان ؑ: کا صالحین میں سے ہونا ۸۵/۶ کا محسنین میں سے ہونا ۸۳/۶ کی ہدایت ۸۳/۶ کے آبا و اجداد
۸۳/۶ کے فضائل ۸۶/۶

سنن خدا: سنت استدراج ۳۳/۶ سنت استدراج سے غفلت ۳۳/۶ سنت استدراج کے علل و اسباب ۳۳/۶ کا
محقق ہونا ۱۲۹/۶ کی تبیین ۱۲۶/۶ کی حاکمیت ۳۳/۶ کی حتمیت ۱۱۵، ۳۳/۶ کی خصوصیات ۱۱۵/۶

سواری: ایام جاہلیت میں حرام ۱۳۸/۶

سورج: کا غروب ۴۸/۶ کا کمردار ۹۶/۶ کا نظم ۹۶/۶ مغرب سے کا طلوع ہونا ۱۵۸/۶ نیز ر_ک پرستی۔
سعادت

سورج پرستی: کی رد ۴۸/۶ کی تاریخ ۴۸/۶ کی ربوبیت کا رد ۴۸/۶ کی ربوبیت کا عقیدہ ۴۸/۶ ر_ک ابراہیم
ؑ بابل۔ تبرا

سورہ انعام: کی آیات ۵۵/۶

سوال و جواب: دینی سوالات کے جواب ۶۳/۶ کی اہمیت ۱۲/۶، ۱۳، ۱۹

سہم المال: باطل معبودوں کا ۱۳۴/۶ خدا کیلئے مقرر کرنا ۱۳۴/۶ نیز ر_ک مشرکین

ساحت:

کی تشویق ۱۱/۶

سینات :- سے مراد ۱۶۰/۶ نیزر ک گناہ

سیرہ :- ک آنحضرت (ص)

ش

شاکرین: ۵۳/۶ شاکرین کی قلت ۱۰/۶، ۱۴، کے مقامات ۱۴/۴، ۳۲، ۶۳

شب :- و دن ۱۳/۶۰ کا کردار ۶۰/۶ کی تاریکی ۹۶/۶ کی خصوصیات ۹۶/۶ کے وقت آرام و سکون ۶۰/۶، ۹۶؛

نیزر ک نیند، مناجات

شبہات: آیات خدا میں شبہ پیدا کرنا ۶۸/۶ احکام میں شبہ پیدا کرنا ۱۱۹/۶، ۱۲۱؛ دین میں شبہ پیدا کرنا ۱۳۴/۶؛ شبہ

برطرف کرنے کی اہمیت ۱۳۳/۶ کا جواب ۹۱/۶ کا مقابلہ کرنے کا طریقہ ۶۸/۶ کے عوائل ۱۳/۶، ۱۱۸، ۱۱۹،

۱۲۱، ۱۳۴، ۲۰/۴؛ قرآن میں شبہ پیدا کرنا ۶۸/۶؛ نیزر ک رہبر، مشرکین

شجاعت :- ک ابراہیم جنگ

شخصیت :- ک آزر انسان، مستضعفین، مومنین

شرح صدر :- کی اہمیت ۱۲۵/۶ کی حقیقت ۱۲۵/۶ کی نشانیاں ۱۲۵/۶ کے آثار ۱۲۵/۶ کے علل و اسباب

۱۲۵/۶ نیزر ک تبلیغ، حق، مومنین

شرک: ایام جاہلیت میں ۵۱/۶ زمانہ بعثت میں ۴۱/۶ افعالی کے آثار ۱/۶ پر اصرار کے آثار ۲۵/۶ شرک ربوبی

۱/۶ ربوبی کا مقدمہ ۱/۶ ربوبی کی نفی ۱۶۳/۶ سے اجتناب ۵۱/۶، ۶۳، ۸۲، ۱۵۱، ۱۵۳، ۱۵۳، ۲۹/۴؛

سے اجتناب کا مقدمہ ۱۴/۶ سے اجتناب کے اسباب ۱۰۲/۶ سے بچنے کی اہمیت ۸۲/۶ سے بچنے کے آثار ۱۶/۶،

۸۲، ۱۵۱؛ عبادی کا سرچشمہ ۵۶/۶ عبادی کے آثار ۵۶/۶ کا افترا ۲۳/۶ کا انجام ۸۱/۶ کا بطلان ۱۹/۶، ۲۳،

۴۵، ۸۰، ۹۵، ۱۰۰ کا حیرت ناک ہونا ۱۶، ۱۹؛ کا خلاف منطق ہونا ۱۹/۶، ۲۳، ۸۰، ۸۱، ۹۳، ۱۳۶، ۳۳/۴؛ کا

ظلم ۳۴/۶، ۸۲، ۳۴/۴؛ کا کفر ۵/۶؛ کا منشا ۲۲/۶، ۱۰۴، ۱۳۶؛ کی تبلیغ

۴۱/۶: کی توجیہ ۱۳۸/۶: کی حرمت ۱۵۱/۶، ۳۳/۴: کی حقیقت ۲۳/۶: کی دعوت ۴۱/۶: کی دعوت کا گناہ
 ۳۸/۴: کی سزا ۲۲/۶، ۳۸/۴: کے آثار ۱۵/۶، ۱۲، ۶۳، ۶۵، ۴۱، ۴۹، ۸۱، ۸۸، ۱۳۴، ۳۰/۴: کے بطلان کا ظاہر
 ہونا ۲۳/۶، ۲۳، ۳۰: کے بطلان کے دلائل ۸۱/۶، ۱۰۰، ۱۳۹: کے بطلان کے گوہ ۱۹/۶: کے خلاف جنگ کا طریقہ
 ۴۸/۶: کے ساتھ جنگ ۴۳/۶، ۸۳: کے عوائل ۲۲/۶، ۴۹، ۸۱: کے مظاہر ۶۳/۶: کے موارد ۱۳/۶، ۱۹، ۴۶،
 ۴۸۴۴، ۱۲۱، ۱۵۱: کے موانع ۲/۶، ۱۵، ۹۵: میں اختیار ۱۳۴/۶، ۱۳۸: نیزر ک انبیاء، بت پرستی، تبرا، خورشید
 پرستی، رجحانات، ستارہ پرستی، قیامت، ماہ پرستی، مشرکین

شرم گاہ: ر ک آدم، حوا

شروع: کا سرچشمہ ۱۴/۶، ۱۸ نیزر ک آخرت

شریعت: ر ک دین

شفاعت: سے محروم افراد ۴۰/۶: سے محرومیت کے اسباب ۴۰/۶: نیزر ک باطل معبود، خدا، قیامت اور مشرکین

شقاوت: اغروی کا مقدمہ ۱۳۵/۶: کا قانون کے مطابق ہونا ۱۱/۶ نیزر ک امتیں

شک: کے موانع ۲/۶: ممنوع ۸۲/۶: نیزر ک توحید خدا

شکر: بہترین ۶۳/۶: خدا ۱۴/۴: خدا کے مظاہر ۶۳/۶: کے اسباب ۶۳/۶: کے مراتب ۶۳/۶: کے موانع

۱۴/۴: نعمت ۵۳/۶، ۱۰/۴، ۱۱: نعمت کا قلیل ہونا ۱۰/۴: نعمت کی اہمیت ۱۰/۴: نعمت کی قدر و منزلت

۵۳/۶: نعمت کے موقع ۵۳/۶

شکست: ر ک امتحان، باطل

شکیبائی: ر ک صبر

شناخت: کے مراتب ۴۵/۶: کے منابع ۳۳/۶، ۶۳: کے موانع ۲۵/۶، ۳۹، ۱۱۰: کے وسائل ۲۵/۶: نیزر ک

بصیرت، علم

شنوائی: کا سلب ہونا ۳۶/۶: نعمت کا منشا ۳۶/۶ شہادت: ر ک گواہی شہود: سے مراد ۴۳/۶

شیاطین: ارتباط ۱۱۲/۶; انس ۱۱۲/۶، ۱۲۸; انس کا بہکانا ۱۱۲/۶; انس کا مکرم ۱۱۲/۶; انس کی آزادی ۱۱۲/۶; انس کے بہکاوے کی تاثیر ۱۱۳/۶; انس کے ساتھ جنگ ۱۱۲/۶; اضلال ۴۱/۶، ۳۰/۴; جنی ۱۱۲/۶، ۱۲۸; جنی کا بہکانا ۱۱۲/۶; جنی کا مکرم ۱۱۲/۶; جنی کی آزادی ۱۱۲/۶; جنی کے بہکاوے کی تاثیر ۱۱۳/۶; جنی کے ساتھ جنگ ۱۱۲/۶; زمین پر ۲۳/۴; اور آیات خدا ۲۴/۴; اور مکذبین آخرت ۱۱۳/۶; کا انجام ۱۲۸/۶; کا بہکانا ۱۱۲/۶; کا شبہات ڈالنا ۱۱۲/۶، ۱۲۱; کا عذاب ۱۲۸/۶; کا فلسفہ وجودی ۱۱۳/۶; کا فن ۱۱۲/۶; کا کردار ۴۱/۶، ۱۱۲، ۱۲۱، ۲۴/۴، ۳۰; کا وسوسہ ۱۱۲/۶; کی آزادی ۱۱۲/۶; کی تعلیم ۱۱۲/۶; کی حاکمیت کے موانع ۲۴/۴; کی ملاقات ۱۱۲/۶; کی ولایت قبول کرنا ۳۰/۴; کی ولایت کے موانع ۲۴/۴; کے بہکانے کا فلسفہ ۱۱۳/۶; کے پیروکار ۱۲۸/۶; کے پیروکار قیامت کے دن ۱۳۰/۶; کے پیروکاروں کا انجام ۱۲۸/۶; کے پیروکاروں کا عذاب ۱۲۸/۶; کے پیروکاروں کی بصیرت ۳۰/۴; کی پیروکاروں کی گمراہی ۳۰/۴; کے تبلیغی مقاصد ۱۱۳/۶; کے جنگ کے مقاصد ۱۱۳/۶; کے ساتھ مقابلے کا طریقہ ۱۱۲/۶; کے موانع ۲۴/۴; کے وسوسے کو قبول کرنے کا مقدمہ ۱۲۱/۶; نیز ر ک دوستی، ہوشیاری

شیطان: اور آدم ۲۲/۴; اور انسان ۲۴/۴، ۲۲; اور تکامل کے علل و اسباب ۲۰/۴; اور تکامل کے موانع ۲۰/۴; اور حوالہ ۲۲/۴; کا اختفا ۲۴/۴; کا استکبار ۱۱/۴; کا بہکانا ۳۳/۶، ۱۳۲، ۲۰/۴، ۲۱، ۲۴; کا جھوٹ بولنا ۲۰/۴، ۲۱، ۲۲; کا خدا پر تہمت لگانا ۲۰/۴; کا سوء استفادہ ۲۱/۴; کا کردار ۳۳/۶، ۶۸، ۱۳۲، ۲۰/۴، ۲۴; کا مکرم ۲۲/۴; کا وسوسہ ۲۰/۴; کا ہبوط ۲۳/۴; کی بینائی کا محدود ہونا ۲۴/۴; کی پیروی کے موارد ۱۳۲/۶; کی تشویق ۱۳۲/۶; کی جھوٹی قسم ۲۱/۴; کی خیر خواہی ۲۱/۴; کی دشمنی ۱۳۲/۶، ۲۲/۴، ۲۳; کی زندگی کا امکان ۲۵/۴; کی سرپرستی کے آثار ۲۸/۴; کی قدرت ۲۴/۴; کی کوشش ۲۸/۶; کی موت کا امکان ۲۵/۴; کی نافرمانی کی سزا ۲۳/۴; کی ولایت ۲۸/۴; کے بہکاوے کا فلسفہ ۲۰/۴; کے بہکاوے کا مقدمہ ۳۳/۶; کے پیروکار ۱۳۲/۶، ۲۸/۴; کے تمایلات ۱۳۲/۶; کے دوست ۱۲۱/۶; کے دیکھنے کی قدرت ۲۴/۴; کے گمراہ ۲۴/۴; کے لذائذ ۱۲۸/۶; کے نفوذ کی علامات ۲۴/۴; کے نفوذ کے آثار ۲۸/۴; کے وسوسہ کے آثار ۲۴/۴; سی راستوں کا تنوع ہونا ۱۳۲/۶; سی رذائل ۲۰/۴ نیز ر ک ابلیس، اطاعت / شیعیان: کے مقامات ۱۶۰/۶; اور دین ابراہیم ﷺ ۱۶۱/۶

اشارے (۲)

ص

صالحین: ۸۵/۶، ۸۶؛ کا اجر ۸۵/۶؛ کی ہدایت ۸۵/۶؛ کے طرز زندگی کی وضاحت ۵۵/۶؛ کے مقامات ۸۵/۶
صبح: طلوع ۹۶/۶

صبر: کی تشویق ۳۳/۶؛ کے آثار ۳۳/۶

صحابہ: کو دور کیا جانا ۵۳/۶؛ کی مناجات ۵۲/۶؛ فقیر ۵۲/۶، ۵۳؛ فقیر کو دھتکارا جانا ۵۲/۶؛ نیزر ک کفار،
آنحضرت (ص)، مشرکین

صداقت: کی اہمیت ۱۱۵/۶؛ کی قدر و قیمت ۱۱۵/۶؛ کے آثار ۳۰/۶؛ نیزر ک، خدا، قرآن

صدقہ: ناپسندیدہ ۱۳۱/۶

صراط مستقیم: پر چلنا ۱۵۳/۶؛ سے اعراض کے آثار ۷۹/۶؛ سے گمراہ ہونا ۱۶/۷؛ سے مراد ۱۵۳/۶؛ کی اہمیت
۸۵/۶؛ کی قدر و قیمت ۸۷/۶؛ کے سالکین ۱۷۱/۶؛ کے مراد ۱۵۳/۶، ۱۶۱؛ نیزر ک ابلیس، رجحانات، ہدایت

صعود: ک آسمان

صلاح: کے آثار ۸۶/۶، ۸۹

صلح: ممنوع ۵۶/۶ نیزر ک رہبری اور عقیدہ

ض

ضرر: کے علل و اسباب ۱۰۳/۶

ضروریات:

پاکیزہ غذا کی ۳۲/۷؛ تذکر کی ۱۲۶/۶؛ خبردار کرنے کی ۱۲۶/۶؛ رحمت خدا کی ۷۷/۶؛ زینت کی ۳۲/۷؛
 مندی کے آثار ۱۳۳/۶؛ مادی ضروریات کا پورا ہونا ۱۰/۷؛ ہدایت کی ۷۷/۶؛ نیزر کے آنحضرت (ص)، انسان، جنات
 ، موجودات

ضمیر لا علم:ر کے انسان
 ضیق صدر: کے آثار ۱۲۵/۶؛ کے علل و اسباب ۱۲۵/۶؛ نیزر کے حق، کفار

ط

طبقات: اجتماعی ۱۲۹، ۵۳/۶
 طبیعت: کا قابل تغیر ہونا ۷۹/۶؛ کا قانون کے مطابق ہونا ۹۵/۶؛ نیزر کے تعقل، خدا
 طعم:ر کے پھل
 طبعی اسباب:ر کے قدرتی علل و اسباب
 طعن:ر کے، آنحضرت، کفار، مومنین
 طغیان: کے آثار ۱۳۵/۶؛ طغیان کے اسباب ۱۱۰/۶؛ طغیان کے موارد ۱۱۰/۶؛ نیزر کے کفار، مشرکین
 طغیان گر افراد: کا اضطراب ۱۳۵/۶؛ کی سرگردانی ۱۱۰/۶
 طبیات: سے استفادہ ۳۲/۷؛ کا مبداء ۳۲/۷؛ کی تحریم ۳۲/۷

ظ

ظالم: قرین لوگ ۱۵۷/۶؛ وں پر نفرین ۳۵۶؛ وں کا اضروی حشر ۲۲/۶؛ وں کا اضروی عذاب ۹۳/۶، ۶/۷؛ وں کا
 اضروی محاکمہ ۲۲/۶؛ وں کا اضروی مواخذہ ۱۳۳/۶؛ وں کا احتضار ۹۳/۶؛ وں کا استہزا ۹۳/۶؛ وں کا اقرار ۵/۷
 ؛ وں کا انجام ۳۵/۶؛ وں کا انقراض ۳۵/۶؛ وں کا جبر انجام ۱۳۵/۶؛ وں کا بے سہارا ہونا ۳۵/۶؛ وں کا تسلط
 ۱۲۹/۶؛ وں کا دنیوی عذاب ۶/۷

ع

عاقبت: ر_ک انجام

عالم: برک آفرینش

عالم برزخ: برک ظالمین، مستکبرین

عالم غیب: برک عظمت ۵۹/۶؛ برک کلید ۵۹/۶۔ کے خزانے ۵۹/۶

عبادت: باطل خداؤں کی ۵۱/۶؛ بہترین ۱۶۲/۶؛ بے ثمر ۵۱/۶؛ اور ادیان، ۲۳/۶؛ خدا ۴۹، ۳/۶؛ خدا کے مظاہر ۱۶۲/۶؛ کے اسباب ۱۰۲/۶؛ کے شرائط ۱۰۲/۶؛ میں آگاہی ۱۰۲/۶؛ میں اخلاص ۴۹، ۱۶۲، ۱۶۳؛ میں زینت ۳۱/۶؛ میں عدالت ۲۹/۶؛ مسجد میں ۲۹/۶؛ ممنوع ۵۶/۶؛ نیز برک آنحضرت (ص)۔

عبرت: کے علل و اسباب ۱۱، ۶/۶، ۹۳۳۳، ۲/۶، ۲۴، ۳؛ کے موانع ۱۳۰/۶؛ نیز برک اقلیت، انبیاء، ظالمین کفار، موجودات

عبودیت: اظہار ۲۳/۶؛ کے آثار ۸۸/۶؛ میں اخلاص ۱۲۹/۶

عجب: برک کفار

عدالت: کا لحاظ رکھنے کا مقدمہ ۲۹/۶؛ کی اہمیت ۱۱۵، ۱۵۲، ۲۹/۶؛ کی قدر و قیمت ۱۱۵/۶۔ کے مواقع ۲۹/۶؛ کے موانع ۱۲۳/۶؛ نیز برک حساب لیا جانا، سزا، قضاوت کلام، گواہی، معاملہ عداوت: برک دشمنی

عذاب: آسمانی چیخ کا ۵/۶ آسمانی کا نزول ۶۵/۶ اضروی ۱۶، ۱۵/۶؛ اضروی کی دھمکی ۱۵۸/۶؛ اضروی کے رفع ہونے کی راہیں ۳۱/۶؛ اضروی کے موجبات ۱۵، ۳۰، ۴۰، ۱۵۹، ۳۹/۶؛ اقسام عذاب ۶۵، ۱۳۶؛ اہل ۴۹، ۹۳، ۱۲۳، ۱۲۸، ۱۳۴، ۱۵۹، ۴/۶، ۵؛ برزخی ۹۳/۶؛ تدریجی عذاب ۴۴، ۱۳۱، ۴/۶، ۵؛ جنگ کے ذریعے عذاب ۶۵/۶؛ دنیوی ۴۴، ۱۳۱، ۴/۶، ۵؛ دنیوی عذاب کے موجبات ۳۹/۶، ۴/۶؛ دھویں کا ۶۵/۶؛ دو گنا ۲۹/۶؛ دو گنے کا تقاضا ۳۸/۶؛ ذلت آمیز عذاب ۹۳/۶؛ رات کے وقت ۴/۶؛ رویت کے آثار ۲۸، ۳۰، ۳۱؛ زمینی کا سبب ۵/۶؛ استیصال ۴/۶، ۵؛ استیصال کا نزول ۵/۶؛ رفع ہونے کے اسباب ۱۶، ۱۵۴؛ سے نجات ۱۶/۶؛ سے نجات کے اسباب

۱۶/۶: سے نجات کے موانع ۴۰/۶: کا قانون کے مطابق ہونا ۶۴/۶: کی دھمکی ۶۶/۶: کی نشانیاں ۶۵، ۴۴/۶:۔
 کے مراتب ۱۵/۶، ۴۰، ۹۳، ۱۲۳، ۵۳/۴: کے وعدے کا پورا ہونا ۶۶/۶: میں جلدی کی درخواست ۵۸، ۵۴/۶:۔
 میں مہلت ۶۵/۶: گرم پانی کا ۴۰/۶: موجبات عذا ۶۵، ۳۹/۶: ۴۰، ۹۳، ۱۲۳، ۱۳۴، ۱۳۸، ۱۵۹، ۳/۴: ناگہانی۔
 ۳۴/۶، ۳۵، ۳۴/۶: خزل ۵۴/۶: خزل کا سبب ۵۸، ۵۴/۶: خزل کا مقدمہ ۶۴/۶: نیند کی حالت میں ۳/۶: وعدہ۔
 ۶۴، ۵۴/۶: وعدہ پورا ہونے کا تقاضا ۶۶/۶: وعدہ کی حقانیت ۶۴/۶: خاص موارد کو اپنے موضوع کی تحت تلاش کیا
 جانے

عذر قابل قبول، ۵۳/۶، ۶۸، ۶۹، ۱۵۶: ناقابل قبول ۱۵۶/۶: نیز ک گمراہ لوگ
 عذر خواہی: ک مشرکین

عزرائیل ؑ: تعدد ۳۴/۴: اور مشرکین ۳۴/۴: کا سہارا ۹۳/۶: کا کردار ۶۲/۶: ۹۳: کی سرزنش ۳۴/۴: کی
 مشرکین سے گفتگو ۳۴/۴: کے ہاتھ ۹۳/۶

عصیان: آسمانی کتب سے ۱۵۶/۶: ظلم ۲۳/۴: خدا ۱۵/۶، ۱۲۱، ۳/۴، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۲۳: کا مقدمہ ۱/۶،
 ۳، ۱۲/۴: کے آثار ۳۹/۶، ۱۳۳، ۲۳/۴: کے اجتماعی آثار ۳/۴: موارد ۱۲۱/۶، ۱۳۵: موانع ۱۰۲/۶، ۱۲/۴:
 خاص موارد، اپنے موضوع کے تحت تلاش کریں

عصیان کرنے والے: کی مذمت ۲۲/۴

عطایای اخروی: کا قانون کے مطابق ہونا ۱۳۲/۶

عفو: ک خدا اور گناہگار لوگ

عقاب: ک عذاب، سزا

عقل: رشد کا مقدمہ ۱۵۱/۶: زوال کے اسباب ۴۱/۶: اور ولایت خدا ۱۳/۶: کا کردار ۳۲/۶، ۱۵۱: نعمت
 ۳۶/۶: نیز ک دین، قضاوت

عقیدہ: اجرام فلکی کی ربوبیت کا ۱۹/۶: اخروی کی قدر و منزلت ۸/۴: اخروی کے آثار ۳۹/۶: اسلام پر کا اظہار
 ۱۶۱/۶: باطل ۱/۶، ۱۲، ۱۹، ۲۳،

۳۳، ۳۶، ۵۶، ۷۷، ۱۳۶، ۱۳۸؛ باطل۔ سے اجتناب ۳/۶؛ باطل۔ کا ابطال ۷۸/۶؛ باطل عقدے کا اظہار ۷۶/۶، ۷۷، ۷۸؛ باطل۔ کا منشا ۱۰۰/۶؛ باطل۔ کے آثار ۳۹/۶، ۹۳، ۱۳۷؛ باطل۔ کے ابطال کا طریقہ ۷۶/۶، ۷۷، ۷۸؛ باطل۔ معبودوں کا۔ ۸۰/۶، ۱۳۷؛ بت پرستی کا۔ ۸۱/۶؛ پسندیدہ۔ ۸/۷؛ پسندیدہ۔ کی اہمیت ۸/۷؛ پسندیدہ۔ کے آثار ۸/۷؛ توحید پر۔ کا مقدمہ ۸۹/۶؛ توحید پر۔ کے اسباب ۷۹/۶، ۸۰؛ جاہلانہ۔ کے آثار ۱۳۷/۶؛ خدا پر۔ ۱۰۰/۶؛ خدا کے بارے میں باطل۔ ۱۰۰/۶؛ خرافات پر۔ کے آثار ۸۰/۶؛ خرافاتی۔ کی مذمت ۵۰/۶؛ دینی۔ کا منشا ۱۱۶/۶؛ ربوبیت خدا کا۔ ۳۸/۷؛ شرک پر۔ ۳۷/۷؛ تصحیح۔ کا منشا ۱۰۳/۶؛ پر سودا بازی ۵۶/۶؛ کا اخروی حساب ۷/۷؛ کی آزادی ۲/۷؛ کی تصحیح کا طریقہ ۱۳۹/۶؛ کی تصحیح کے اسباب ۵۱/۶؛ کی حقانیت کا معیار ۵/۷؛ کی درستی کے اسباب ۹۱/۶؛ کی قدر و منزلت کا معیار ۹۸/۷؛ عقدے میں اختیار ۱۳۸/۶؛ میں برہان ۸۱/۶؛ میں برہان کی اہمیت ۱۳۸/۶، ۱۳۹، ۱۴۰؛ میں ظن ۱۳۸/۶؛ میں علم ۱۰۰/۶؛ قیامت پر۔ ۳۱/۶، ۱۳۰؛ قیامت کے بارے میں باطل۔ ۲۳/۶؛ متعدد خداؤں کا۔ ۱۹/۶؛ نیز ر۔ ک آنحضرت (ص)، ابراہیم، ابلیس، امم، بابل، رہبری، قوم ابراہیم، کفار، مشرکین، یہود علم۔ سے محروم افراد ۳۹/۶؛ کی اہمیت ۸۳/۶، ۹۳، ۱۱۷، ۱۲۸، ۱۳۳، ۳۲/۷؛ کی قدر و قیمت ۹۷/۶؛ کی نشانیاں ۹۹/۶؛ کے آثار ۱/۶، ۲، ۹۱، ۹۷، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۵۶، ۲۳/۷؛ نیز ر۔ ک آنحضرت (ص)، ابلیس، انبیاء علیہ السلام، تاریخ، خدا انسان، ربوبیت، رہبری عقیدہ، مدیریت، ملائکہ، منصوبہ بندی، موجودات علماء:

۔ اور قرآن ۱۰۵/۶؛ کے فضائل ۹۷/۶، ۱۰۵، ۳۲/۷؛ کے مقامات ۵۰/۶؛ نیز ر۔ ک دانشمند، اہل کتاب؛ مسیحیت۔ یہود، قرآن

علماء اہل کتاب؛ کا ظلم ۲۱/۶؛ کتاب کی محرومیت ۲۱/۶؛ نیز ر۔ ک علماء مسیحیت، علماء یہود علماء مسیحیت؛ اور قرآن ۱۱۳/۶؛ کی آگاہی ۱۱۳/۶

علماء یہود؛ اور تورات ۹۱/۶؛ اور قرآن ۹۱/۶؛ اور کتمان حق ۹۱/۶؛ کا تحریف کرنا ۹۱/۶؛ کی آگاہی ۱۱۳/۶؛ کی تبلیغ کا طریقہ ۹۱/۶

علم غیب: ۱۳/۶؛ کی اہمیت ۵۰/۶

علیت:

رک آفرینش

عمر: سرمایہ کی تباہی ۱۲/۶، ۳۱؛ کے تباہ ہونے کے آثار ۳۱/۶؛ نیز ر۔ ک، ابلیس، انسان

عمر بن خطاب: کی قضاوت ۱۶۳/۶

عمل: اضروی کی قدر و قیمت ۸/۴؛ پسندیدہ ۸/۴؛ علم کی اہمیت ۸/۴، ۲۵/۴؛ پسندیدہ کے آثار ۸/۴؛ جاہلانہ

۱۰۸/۶؛ جبط علم کے اسباب ۸۸/۶؛ جبط کے موانع ۸۸/۶؛ حرام ۳۳/۴؛ حقانیت کا معیار ۸/۴؛ حقیقت ۶۰/۶

خدا کے وصایا پر علم ۱۵۱/۶؛ خفیہ ناپسندیدہ ۵۱/۶، ۳۳/۴؛ دائمی کی قدر و قیمت ۸/۴؛ کا اضروی اجر ۱۰۸/۶؛ کا

جوابدہ ۵۲/۶، ۱۰۴، ۱۳۵، ۱۶۳؛ کا حساب لیا جانا ۲/۶، ۵۲، ۶۱؛ کا میزان ۹۱/۴؛ کو زینت دینا ۱۰۸/۶، ۱۲۲؛ کی

اچھائی کی تحلیل ۱۳۴/۶؛ کی اضروی بررسی ۶۲/۶، ۸۴/۴؛ کی اضروی سزا ۹۳/۶، ۱۰۸؛ کی برائی کی تحلیل ۱۳۴/۶

کی تزیین کے آثار ۱۲۲/۶، ۱۳۴؛ کی حفاظت کی اہمیت ۱۳۲/۶؛ کی حقیقت کا ظاہر ہونا ۶۰/۶؛ کی حقیقت کا علم

۵/۴؛ کی سزا ۳۹/۴؛ کی سنگینی ۸/۴؛ کی سنگینی کا معیار ۸/۴؛ کی قدر و قیمت معین کرنا ۱۳۵/۶؛ کی قدر و قیمت معین

کمرنے کا معیار ۸/۴؛ کے آثار ۲۵/۶، ۴۰، ۶۰، ۱۲۰، ۱۲۴، ۱۲۹، ۱۳۲، ۱۳۵، ۱۳۹/۴؛ کے آثار ۳۱/۶، ۱۳۲،

۱۳۹؛ کے پر ثمر ہونے کے اسباب ۸۸/۶؛ کے سبک ہونے کی نشانیاں ۹/۴؛ میں اختیار ۱۳۸/۶ قیامت کے دن کا

ہلکا ہونا ۹/۴؛ قیامت کے دن کی حقیقت ۱۰۸/۶؛ ناپسندیدہ ۵/۶، ۹۱، ۱۱۳، ۱۱۳، ۱۳۲، ۱۵۹، ۲۹/۴؛ ناپسندیدہ کا

ترک کرنا ۱۵۱/۶؛ ناپسندیدہ کا منشاء ۵۳/۶؛ ناپسندیدہ کو آشکار انجام دینا ۱۵۱/۶؛ ناپسندیدہ کو زینت دینا ۳۳/۶، ۱۰۸

۱۲۲، ۱۳۴؛ ناپسندیدہ کی اضروی سزا ۱۵۹/۶؛ ناپسندیدہ کی تحریم ۳۳/۴؛ ناپسندیدہ کی تزیین کے آثار ۳۳/۶؛ ناپسندیدہ

کی توجیہ ۲۸/۴؛ ناپسندیدہ کی حرمت ۱۵۱/۶، ۳۳/۴؛ ناپسندیدہ کی سزا ۴۰/۶، ۱۶۰؛ ناپسندیدہ کے آثار ۴۰/۶؛ ناپسندیدہ

کے اسباب ۱۳۴/۶ خاص موارد اپنے موضوعات میں تلاش کریں

عمل صالح: اور ایمان ۵۸/۶؛ کا اجر ۱۶۰/۶؛ کا مقدمہ ۳۸/۶؛ کی اضروی پا داش ۱۶۰/۶؛ کی اصلاح ۵۳/۶؛ کی

اہمیت ۱۵۸/۶؛ کے آثار ۳۸/۶؛ کے ضائع ہونے کے آثار ۱۶۰/۶؛ نیز ر۔ ک مشرکین

عناد: ر۔ ک دشمنی

عورت :- اور ایام جاہلیت ۱۳۹/۶ کی ذمہ داری ۱۹/۷ کے حقوق ۱۳۹/۶
عوام :- اور تاریخی تحولات ۶/۶ کو خبردار کیا جانا ۲/۷ کی اطاعت ۱۱۶/۶ کی اقلیت ۱۰/۷، ۱۷/۷ کی اکثریت کا
بہکاوے میں آنا ۱۷/۷ کی اکثریت کا کفران ۱۷/۷ کی بصیرت ۵۰/۶ گمراہ ۳۶/۶ نیز ک تذکر، دین سازی، مکہ
عہد: جائز ۶۳/۶ خدا سے ۶۳/۶، ۱۵۲، ۱۵۳؛ کئے احکام ۶۳/۶ وفا کرنا ۱۵۲/۶، ۱۵۳؛ وفا کرنے کا وجوب
۱۵۲/۶ نیز ک انسان، خدا، مشرکین مکہ
عہد شکنی: خدا سے عہد توڑنا ۶۳/۶ خدا سے عہد توڑنے کی حرمت ۱۵۲/۶ نیز ک انسان
عہد عتیق: ک تورات
عیسی ﷺ: کا صالحین میں سے ہونا ۸۵/۶؛ ک فضائل ۸۶/۶ قضاوت ۸۹/۶ مقامات ۸۹/۶ نبوت ۸۹/۶ ہدایت
۸۵/۶

غ

غاصبین ۱۳۵/۶
غافلین: کا آسائش میں ہونا ۳۳/۶؛ کا سرور ۳۳/۶؛ کا عذاب ۳۳/۶؛ کا غم ۳۳/۶؛ کی رفاہ ۳۳/۶؛ کی مایوسی ۳۳/۶
غرائز: ک انسان
غرور: ک تکبر
غسل: مستحب ۳۱/۷
غصب: ک احکام ۱۵۲/۶
غضب: پر قابو پانا ۱۹۸/۶؛ ک آثار ۱۰۸/۶؛ نیز ک خدا
غفلت:

آخرت سے۔ کا مقدمہ ۳۲/۶؛ آخرت سے۔ کے اسباب ۳۲/۶؛ خدا سے۔ کا مقدمہ ۶۳/۶؛ خدا سے۔ کے آثار ۲۶/۴؛
عمل کے آثار سے۔ ۶۰/۶؛ ختم ہونے کے آثار ۸۰/۶؛ کے آثار ۱۳۱/۶؛ کے موانع ۴۳/۶؛ نیز۔ ک خدا، سنن،
متقین

غلات: ایام جاہلیت میں حرام۔ ۱۳۸/۶؛ نیز۔ ک زکات
غلو: سے اجتناب ۵۰/۶، ۱۳۷؛ کے خلاف جنگ ۵۰/۶؛ ممنوع۔ ۵۰/۶؛ نیز۔ ک آنحضرت (ص)، رہبری
غم: اخروی۔ کے علل و اسباب ۳۱/۶؛ سے نجات کے اسباب ۶۳/۶
نیز۔ ک، آنحضرت (ص)، آیات خدا، غافلین اور مومنین
غیب:۔ سے مراد ۷۳/۶
غیبت: محفل۔ میں حاضر ہونا ۶۸/۶

ف

فاسدین:۔ کا اخروی ڈرو خوف ۳۵/۴؛ کا اخروی غم ۲۵/۴
فاسقین: ۳۹/۶

فتح:۔ کی راہیں ۳۳/۶؛ نیز۔ ک اسلام۔ انبیائی
فجور:۔ ک فسق
فحش:۔ ک گالی

فحشا: آشکار۔ ۱۵۱/۶، ۳۳/۴؛ خفیہ۔ ۱۵۱/۶، ۳۳/۴؛ سے اجتناب ۱۵۱/۶، ۱۵۳؛ سے نہی کرنا ۲۹/۴۔ کی تحریم
۳۳/۴؛ کی حرمت ۱۵۱/۶، ۳۳/۴؛ نیز۔ ک زنا
فرا موشی: خدا کو۔ کرنا ۳۳/۶؛ خدا کو۔ کرنے کی سزا ۳۳/۶؛ خدا کو۔ کرنے کے آثار ۳۳/۶؛ خدا کی تنبیہات کو۔ کرنا ۳۳/۶
عہد خدا کی۔ ی ۷۷/۶؛ ی کے آثار ۲۸/۶؛ نیز۔ ک آنحضرت (ص)، باطل معبود۔ فرائض، مسلمان

فرائض: پر عمل ۱۵۳/۶؛ پر عمل کرنے کا مقدمہ ۱۱۸/۶؛ پر عمل کرنے کے آثار ۳۲/۶، ۱۱۸، ۱۵۳، ترک کرنے کے آثار ۳۱/۶؛ کا ارتباط ۱۵۱/۶؛ کو فراموش کرنے کا اسباب ۶۸/۶؛ کی شرائط ۱۵۲/۶؛ کے بارے میں بہانہ جوئی ۱۳۸/۶؛ کے رفع ہونے کے اسباب ۶۸/۶، ۱۱۹، ۱۳۵؛ میں اضطراب ۱۱۹/۶؛ میں سستی ۳۱/۶؛ میں سہولت ۱۳۵، ۱۱۹/۶؛ میں سہولت کے اسباب ۱۳۵/۶؛ میں قدرت ۱۱۹/۶، ۱۵۲؛ میں مساوات ۱۳۵/۶؛ مشکل کا وضع کرنا ۱۳۶/۶

فرزند: احکام ۸۵/۶؛ بیٹی کی اولاد ۸۵/۶؛ صلح کی قدر و قیمت ۸۳/۶؛ نیز ک ابراہیم۔ انبیاء خدا، کشی، قربانی فرزند کشی: ایام جاہلیت میں ۱۳۴/۴، ۱۳۰، ۱۵۱؛ اور فقر ۱۵۱/۶؛ سے اجتناب ۱۵۱/۶، ۱۵۳؛ کا خسارہ ۱۳۰/۶؛ کی حرمت ۱۵۱/۶؛ کے موانع ۱۵۱/۶؛ نیز ک مشرکین فرشتے: ک ملائکہ فرصت: کے آثار ۳۱/۶

فرق: مذہبی۔ وں کو تہدید ۵۹/۶؛ مذہبی۔ وں کی پیدائش ۱۵۹/۶ فسق: پر اصرار کے آثار ۳۹/۶؛ کے مظاہر ۱۲۱/۶؛ کے موارد ۳۹/۶، ۱۲۱، ۱۳۵؛ نیز ک آیات خدا فطرت: توحیدی۔ کا احیاء ۳۶/۶؛ توحیدی ۳۰/۶، ۳۱، ۳۲، ۶۳؛ کا احیا ۳۰/۶، ۳۱؛ کا اختفاء ۳۲/۶؛ کی بیداری کا مقدمہ ۶۳/۶؛ کی بیداری کے اسباب ۹۰/۶؛ کے احیا کا مقدمہ ۳۲/۶۔ کے احیا کے اسباب ۹۰/۶؛ کے اختفا کا مقدمہ ۳۰/۶؛ نیز ک۔ انسان، تذکر، توحید، شرک، مشرکین فقر: ایام جاہلیت میں ۱۵۱/۶؛ کے آثار ۱۵۱/۶؛ نیز ک تحقیق، فرزند کشی فقر: سے ملنے کا طریقہ ۵۳/۶؛ کا ایمان ۵۳/۶؛ نیز ک آنحضرت (ص)، صحابہ، مومنین

فقہ میں آگاہی: اہل تفقہ ۹۸/۶؛ اہل تفقہ کے فضائل ۹۸/۶؛ قرآن میں تفقہ ۵۲/۶

فلاح: ر_ک رستگاری

فلسفہ سیاسی: ۳/۶

فہم: کا مقام و مرتبہ ۲۵/۶؛ نیز ر_ک آنحضرت (ص)، قرآن، مشرکین

ق

قبض روح کرنے والے: ر_ک روح

قاطعیت: ر_ک تبلیغ

قانون: جاہلانہ کے آثار ۱۳۰/۶؛ نیز ر_ک جاہلیت

قانون گذاری: کے معیار ۱۳۹/۶، ۲۹/۴؛ میں تبعیض ۱۳۹/۶؛ قبح عقلی ۲۸/۴

قبض روح: ر_ک انسان، ظالمین

قبلہ: ر_ک نماز

قتل: حرمت ۱۵۱/۶؛ سے اجتناب ۱۵۳/۶؛ کا مقدمہ ۶۵/۶؛ ناحق سے اجتناب ۱۵۱/۶؛ ناحق کی حرمت ۱۵۱/۶

قدرت: کمی اہمیت ۹۶/۶؛ کمی نشانیاں ۶/۶؛ کے آثار ۶/۶؛ کے علل و اسباب ۶/۶؛ نیز ر_ک آنحضرت (ص)

، الوہیت، انبیاء، انسان، جنات خدا، فرائض، کفار، معبود حق، منصوبہ بندی

قدرو قیمت معین کرنا: غلط ۵۲/۶؛ کا معیار ۱۳۵/۶؛ کے وسائل ۸/۴؛ نیز ر_ک ابلیس، اشراف، عمل

قدریں: ۶، ۳۲، ۵۲، ۸۳، ۸۸، ۹۴، ۱۱۵، ۱۲/۴، ۱۹، ۲۶، ۲۸، ۲۹؛ کا معیار ۵۲/۶، ۵۳، ۵۳، ۸۶، ۹۸، ۱۰۵، ۱۱۵

، ۱۲۶، ۲۶/۴، ۲۹؛ کمی مخالفت ۸۲/۶؛ کے پیدا ہونے کے علل و اسباب ۱۰۸/۶؛ روحانی کمی وضاحت ۲۶/۴

؛ شیطانی ۱۲/۴؛ سے محروم لوگ ۹۱/۶؛ قومی کا پیدا ہونا ۱۰۸/۶

قدرتی عوامل: کا عمل ۶/۶، ۸۰، ۹۹، ۲۶/۴؛ کی تاثیر ۱۱۱/۶

قرآن: احکام۔ ۱۱۵/۶؛ اخبار۔ ۱۱۵/۶؛ اعتدال۔ ۱۱۵/۶؛ اعجاز۔ ۱۱۵/۶؛ باطن۔ ۳۳/۴؛ برکت۔ ۹۲/۶؛ تاریخ۔
 ۹۲/۶؛ تبلیغ۔ کا سخت ہونا۔ ۲/۴؛ تشبیہات۔ ۳۶/۶، ۳۹، ۵۰، ۷۱، ۹۳، ۱۰۳، ۱۲۵، ۲۹/۴، ۳۰؛ تصدیق۔ کے آثار
 ۱۱۳/۶؛ تعلیمات۔ ۱۹/۶؛ تعلیمات۔ کا نظام۔ ۱۱۵/۶؛ تعلیمات۔ کی حدود۔ ۳۸/۶، ۳/۴؛ تکذیب۔ ۲۵۵/۶، ۲۸، ۵۷، ۶۶
 جامعیت۔ ۳۸/۶، ۳۶، ۱۱۵، ۳/۴؛ جذابت۔ ۲۵/۶؛ حقانیت۔ ۱۱۳، ۶۶، ۲۰/۶؛ حقانیت۔ کے دلائل۔ ۱۱۳/۶
 خاتمیت۔ ۱۱۵/۶؛ صداقت۔ ۱۱۵/۶؛ ظاہر۔ ۳۳/۴؛ عظمت۔ ۲۵/۶، ۹۲، ۲/۴؛ فہم۔ ۶۵/۶، ۷۴؛ قداس۔ کسی
 حفاظت۔ ۶۹/۶؛ آسمانی کتب کی نظریں۔ ۹۲/۶؛ انجیل کی نظریں۔ ۱۳۹/۶؛ اور تین حقان۔ ۳۶/۶؛ اور علماء۔ ۹۷/۶
 ؛ اور مشرکین۔ ۲۵/۶؛ تورات کی نظریں۔ ۱۱۳/۶؛ سننے سے اجتناب۔ ۲۶/۶؛ سننے کی ممانعت۔ ۲۶/۶؛ سے اعراض
 ۲۶، ۵/۶؛ سے اعراض کرنے والوں کا ظلم۔ ۱۵۷/۶؛ سے اعراض کرنے والوں کا عذاب۔ ۱۵۷/۶؛ سے اعراض
 کے آثار۔ ۲۶/۶؛ سے اعراض کے اسباب۔ ۲۶/۶؛ سے عبرت۔ ۳/۴؛ سے عبرت کی راہیں۔ ۳/۴؛ سے مقابلہ کے
 اسباب۔ ۲۶/۶؛ صدر اسلام میں۔ ۹۲/۶؛ کا آسمانی کتب میں سے ہونا۔ ۲/۴؛ کا آیات خدا میں سے ہونا۔ ۱۵۷/۶؛ کا
 استہزا۔ ۷۰، ۵/۶؛ کا استہزا کرنے والوں کی سزا۔ ۵/۶؛ کا تغیر سے محفوظ ہونا۔ ۱۱۵/۶؛ کا تفصیلی نزول۔ ۱۱۳/۶؛ کا
 خیر ہونا۔ ۱۵۵/۶؛ کا روشن گم ہونا۔ ۱۵۷/۶؛ کا کمروار۔ ۱۹/۶، ۵۱، ۵۷، ۷۰، ۹۰، ۹۲، ۱۰۳، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۵۶، ۱۵۷،
 ۳/۴؛ کا ہدایت کرنا۔ ۳۸/۶، ۳۶، ۹۲، ۱۰۳، ۱۱۵، ۱۱۶، ۲/۴؛ کو جھٹلانے پر سرزنش۔ ۵/۶؛ کی آفاقی آیات کا فلسفہ
 ۹۷/۶؛ کی اطاعت کے آثار۔ ۱۵۵/۶؛ کی اہمیت۔ ۵/۶؛ کی پیشگوئی۔ ۱۳۸، ۶۶۷/۶؛ کی تنوع بیانی۔ ۶۵/۶، ۱۰۵؛ کی
 حقانیت پر گواہی۔ ۱۵۸/۶؛ کی خصوصیات۔ ۳۸/۶، ۶۵، ۷۱، ۹۲، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۵۵، ۱۵۷، ۳/۴؛ کی رہبری۔ ۳/۴؛
 کی عالیت۔ ۱۹/۶، ۵۷، ۹۲؛ کی مثل لانے کا ادعا۔ ۹۳/۶؛ کی مخالفت سے اجتناب۔ ۱۵۵/۶؛ کی نافرمانی کرنا۔ ۳۷/۶؛
 ۔ کے استہزا سے اجتناب۔ ۶۹/۶؛ کے استہزا کا گناہ۔ ۶۹/۶؛ کے افسانہ ہونے کی تہمت۔ ۲۵، ۲۵/۶؛ کے تنوع
 بیان کا فلسفہ۔ ۶۵/۶، ۱۰۵، ی آیات کی تبیین۔ ۵۵/۶، ۱۰۵، ی آیات کی تبیین کا فلسفہ۔ ۵۵/۶، ۲۶/۴؛ ی آیات کی
 عظمت۔ ۱۰۵/۶؛ ی قصوں کا فلسفہ۔ ۳۳/۶؛ کمال۔ ۳۸/۶، ۱۱۵؛ کیفیت نزول۔ ۷/۴، مخاطبین۔ ۳/۴؛ مخالفین۔ ۵/۶؛
 مکذبین۔ ۵۷/۶؛ اور قیامت کا دن۔ ۲۶/۶؛ مکذبین۔ کا بہر اپن۔ ۳۹/۶؛ مکذبین۔ کا ظلم۔ ۱۵۷/۶؛ مکذبین۔ کا گونگا پن
 ۳۹/۶؛ مکذبین۔ کی پشیمانی۔ ۲۷/۶؛ مکذبین۔ کی تاریکی۔ ۳۹/۶؛ مکذبین۔ کی سزا۔ ۵/۶؛

مکذبین۔ کئے ایمان کی شرائط ۱۵۸/۶؛ مکذبین۔ کئے تقاضے ۱۵۸/۶؛ خزول۔ ۹۲/۶، ۱۱۵، ۱۵۵، ۳۲/۴؛ خزول۔ کا سرچشمہ ۱۱۳/۶، ۳/۴؛ نزول۔ کا فلسفہ ۱۹/۶، ۹۲، ۲/۴، ۳؛ ولایت۔ ۳/۴؛ نیز۔ ک آنحضرت (ص)۔ اعتصام۔ اہل کتاب، انذار۔ آسمانی کتب، ایمان، تبلیغ، تعقل، نفقہ، علماء قریش، کفار، کفار مکہ، مکہ کے گمراہ لوگ، مشرکین، مشرکین مکہ، ہم نشینی

قربانی: اولاد کی۔ ۱۳۰/۶؛ بتوں کیلئے اولاد کی۔ ۱۳۴/۶؛ بتوں کیلئے۔ کمرے کی حرمت ۱۳۵/۶؛ دور جاہلیت میں اولاد کی۔ ۱۳۰/۶؛ کے احکام ۱۳۵/۶

قریش: امراء۔ کافر ۱۲۳/۶؛ امراء۔ کاکمر، ۱۲۳/۶؛ امراء۔ کی سازش ۱۲۳/۶؛ اور۔ ۶۶/۶؛ کا استہزا کرنا ۶۶/۶؛ کا عذاب ۶۶/۶؛ کافر ۶۶/۶؛ کی تہدید ۶۶/۶؛ کے تقاضے ۶۶/۶۔

قسم: اللہ کی۔ ۱۰۹/۶؛ جھوٹی۔ ۲۱/۴؛ کے آثار ۲۲/۴؛ ناپسندیدہ۔ ۱۳۲/۶؛ نیز۔ رک قیامت، مشرکین، مشرکین مکہ، معاد

قضاوت: خدا کے بارے میں۔ ۱۳۶/۶؛ غیر خدا کی طرف۔ کیلئے رجوع کرنا ۱۱۳/۶؛ اور عقل ۱/۶؛ اور وجدان ۶/۱۳؛ میں سرعت ۶۲/۶؛ میں ظن ۱۳۲/۶؛ میں عدل و انصاف ۱۵۲/۶؛ ی نظام ۶۲/۶؛ مقام۔ ۸۹/۶؛ ناپسندیدہ۔ کی مذمت ۱۳۶/۶

نیز۔ ک آنحضرت (ص)، ابراہیم ﷺ، اسحق، اسماعیل، الیاس، ایسح، امام علی ﷺ، انبیاء، خدا، داود، عمر ابن خطاب، عیسیٰ، قیامت، لوط، مشرکین، موسیٰ، نوح، وجدان، ہارون، یعقوب، یوسف، یونس ﷺ

قلب: اطمینان۔ کے اسباب ۲۵/۶؛ سلامتی۔ کے آثار ۱۱۰/۶؛ قساوت۔ کا ظلم ۴۵/۶؛ قساوت۔ کے آثار ۴۳/۶، ۱۳۳؛ چرمہر لگنے کے آثار ۲۵/۶؛ چرمہر لگنے کے اسباب ۲۵/۶؛ کاکمردار ۲۵/۶؛ کی سیاہی ۱۲/۶؛ کے مسخ ہونے کے آثار ۱۱۱/۶؛ مضطرب ۱۲۵/۶؛ مسخ شدہ۔ ۱۱۰/۶؛ نیز۔ ک حضور، کفار، گمراہ افراد۔ مشرکین، مؤمنین قواعد فقہی: قاعدہ عقاب بلا بیان ۲۲/۴

قوم ابراہیم ﷺ: اور۔ ۸۰/۶؛ کا احتجاج ۸۰/۶؛ کا ادعا ۸۱/۶؛ کا تعصب ۸۰/۶؛ کاشرک ۸۰، ۷۸، ۷۶/۶؛ کا عصیان ۸۰/۶؛ کا عقیدہ ۷۷/۶، ۸۰، ۸۱۔ کو خبردار کیا جانا ۸۰/۶؛ کی بت پرستی

۷۶/۶: کی بصیرت ۷۶/۶، ۸۱: کی تہدید ۸۰/۶، ۸۱: کی چاند پرستی ۷۷/۶: کی گراہی ۷۴/۶: کی ہٹ دھرمی ۸۰/۶: کی ہٹ دھرمی کے اسباب ۸۰/۶: کے معبود ۸۰/۶: میں خرافات ۸۰/۶:

قیاس بتاریخ ۱۲/۷: سب سے پہلے قیاس کرنے والا ۱۲/۷ نیزر۔ ک ابلیس

قیامت: جھوٹ اور ۲۳، ۲۸: حاکم ۶۲/۶: درکات۔ پر اثر انداز ہونے والے اسباب ۱۳۲/۶: فلسفہ ۱۲/۶: اور ادیان ۱۳۰/۶: اور حیوانات ۳۸/۶: اور رستگاری ۸/۷: برپا کرنے کا تقاضا ۱۵۸/۶: برپا ہونے کے آثار ۶/۷۳: پر اثر انداز ہونے والے علل و اسباب ۱۳۲/۶: سے آگاہی ۲/۶: سے بے توجہی کے آثار ۳۱/۶: کا برپا ہونا ۱۲/۶، ۳۱، ۴۳، ۱۶۳: کا تصور قائم کرنے کے آثار ۳۰/۶: کا ناگہانی ہونا ۳۱/۶: کی حقانیت ۳۰/۶: کی حتمیت ۱۲/۶: کی خصوصیات ۱۲/۶، ۲۸، ۳۱، ۳۶، ۳۸، ۵۱، ۱۰۸، ۷۲، ۶۰، ۱۳۲، ۱۵۳، ۱۶۳، ۸/۷: کی عظمت ۱۵/۶: کے برپا ہونے کی حقانیت ۷۳/۶: کے درجات ۱۳۲/۶: کے درکات ۱۳۲/۶: کے دن اپنے خلاف اقرار ۱۳۰/۶، کے دن اجتماعی مؤاخذہ ۱۳۰/۶: کے دن ارزیابی کا معیار ۸/۷: کے دن امداد ۵۱/۶: کے دن امن ۳۵/۷: کے دن پشیمانی ۲۷/۶: کے دن توحید ۲۲/۶: کے دن جھوٹی قسم کھانا ۲۳/۶: کے دن حساب کا محور ۶/۷: کے دن حساب کی حقانیت ۸/۷: کے دن حساب لیا جانا ۱۳/۶، ۳۶، ۶۰، ۶۲، ۱۲۸، ۸/۷: کے دن حسرت ۳۱/۶: کے دن حسرت ۱۲۸/۶: کے دن حق ۸/۷: کے دن حقائق کا ظہور ۱۲/۶، ۲۲، ۲۳، ۳۱، ۳۶، ۶۰، ۷۳، ۱۳۵، ۱۰۸، ۱۵۹، ۱۶۳، کے دن رنج و غم ۳۵/۷: کے دن سنگینی میزان کے اسباب ۸/۷: کے دن سوال ۶/۷: کے دن سوالات کی حدود ۶/۷: کے دن شرک کا اقرار ۲۷/۶: کے دن شرک کا انکار ۲۷/۶: کے دن شفاعت ۵۱/۶: کے دن ظلم کی نفی ۱۶۰/۶: کے دن عام حساب لیا جانا ۱۳/۶، ۶/۷: کے دن قسم کھانا ۳۰/۶: کے دن قضاوت ۶۲/۶: کے دن کتاب کا اقرار ۱۳۰/۶: کے دن کی حاکمیت ۷۳/۶: کے دن گراہی کا اقرار ۱۲۸/۶: کے دن لعن ۳۸/۷: کے دن لقاء اللہ ۳۱/۶، ۱۵۳: کے دن مالکیت ۷۳/۶: کے دن مؤاخذہ ۲۲/۶، ۳۰، ۱۳۳، ۱۳۹: کے دن میزان ۸/۷: کے دن میزان کے ہلکا ہونے کے اسباب ۹/۷: کے دن نامہ اعمال ۷/۷: کے دن نفع صور ۷۳/۶: کے دن یقین ۱۲/۶، ۲۳: کے مواقف ۳۰/۶: میں آگاہی ۱۶۳/۶: میں ابتلاء ۳۱/۶: میں اجابت دعا ۳۱/۶: میں اجتماع ۲۲/۶، ۷۲، مکذبین ۱۲/۶، ۲۹: مکذبین کا متاثر ہونا ۱۱۳/۶: نیزر۔ ک آخرت، آنحضرت (ص)، ادیان، انبیاء، انذار، انسان، اہل کتاب، باطل معبود، بنی

اسرائیل، جنات، حیوانات خدا، خود، ڈر، ذکر، زیاں کار شیاطین، ظالمین، عقیدہ، عمل، قرآن، کفار، کفر، گمراہ افراد، گناہ
گار لوگ، مشرکین، معاد

قیمت معین کرنا: ثروت کے ذریعہ ۵۲/۶؛ فقر کے ذریعہ ۵۲/۶؛ قیمت معین کرنے کے معیار ۸/۴، ۹۳، ۷۹/۶
نیز: ک انسان، تبلیغ، عقیدہ، عمل، _، گناہ

ک

کافور: کا درخت ۱۹/۴

کامیابی: _ کے شرائط ۹۶/۶

کان: _ وں کا کردار ۲۵/۶؛ _ وں کی سنگینی کے موجبات ۲۵/۶؛ نیز: ک کفار
کبر: _ ک تکبر

کتاب مبین: _ کا کردار ۵۹/۶؛ کتاب مبین میں اطلاعات ۵۹/۶

کتاب ہدایت: _ کی خصوصیات ۹۱/۶

کتمان حق: _ ک حق

کرات: _ آسمانی: _ ک تعقل

کفار: جاہل _ کی بصیرت ۲۸/۴؛ خدا کا _ سے تکلم ۳۰/۶؛ صدر اسلام کے _ ۱۰، ۸، ۵، ۳/۶؛ صدر اسلام کے _ اور
قرآن ۱۰۵، ۲۶/۶؛ صدر اسلام کے _ کا تکبر ۶/۶؛ صدر اسلام کے _ کی آگاہی ۶/۶؛ صدر اسلام کے _ کی قدرت ۶/۶؛
صدر اسلام کے _ کی ناخشنودی ۵۲/۶؛ صدر اسلام کے _ کے تقاضے ۸/۶؛ طغیان گمراہ کا ایمان ۱۱/۶؛ _ اور آسمانی
کتب ۴/۶؛ _ اور آنحضرت (ص) ۵/۶، ۱۰، ۹، ۲۴، ۲۶، ۳۳؛ _ اور آیات خدا ۳/۶، ۴، ۵، ۲۸، ۳۳؛ _ اور انبیاء ۱۰/۶،
۱۱؛ _ اور اسرار الہی ۲۸/۴، _ اور تحلیل تاریخ ۶/۶؛ _ اور دنیا میں واپس پلٹنا ۲۸/۶، ۲۹؛ _ اور زمینیں ۳۲/۴؛ _ اور
شیاطین ۲۴/۴؛ _ اور صحابہ ۵۲/۶؛ _ اور طبیات ۳۲/۴؛ _ اور ظلم ۱/۶؛ _ اور ظلمت ۱/۶؛ _ اور عدالت ۱/۶؛ _ اور
قرآن ۵/۶، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۱۰۵؛ _ اور قیامت کا دن ۲۴/۶، ۲۸، ۳۰، ۱۳۵، ۳۸/۴، ۳۹؛ _ اور کتمان حق ۱۲۹/۶، ۲۸؛
_ اور مالکیت خدا ۱۲/۶؛ _ اور مشیت خدا ۱۱۱/۶؛ _ اور معجزہ ۳/۶؛ _ اور نبوت بشر ۹/۶؛ _ اور نبوت ملائکہ ۹/۶؛
_ اور نزول وحی ۴/۶؛ _ اور نور ۱/۶؛ _ اور وعدہ اصلاح ۲۸/۶؛ _

پر معجزہ کا اثر نہ کرنا ۱۱/۶؛ پر نزول عذاب ۵۸/۶؛ سے جنگ ۴۱/۶؛ سے جنگ کا طریقہ ۴/۶؛ سے مقابلے کا طریقہ ۱۰، ۲۶، ۵، ۴/۶؛ کا اضروی اقرار ۱۳۰/۶؛ کا اضروی عذاب ۳۰/۶؛ کا اضروی مواخذہ ۳۰/۶؛ کا استہزاء ۱۰/۵؛ کا اقرار ۱۲/۵؛ کا انجام ۳۸/۴؛ کا برا انجام ۱۳۵/۶؛ کا برا عمل ۲۸/۶؛ کا جہنم میں ورود ۳۸/۴؛ کا جھوٹ بولنا ۲۸/۶، کا حق قبول نہ کرنا ۱۱۰/۶؛ کا خسارہ ۱۲/۶؛ کا طعن ۵۳، ۳۳/۶؛ کا طغیان ۱۱۰/۶؛ کا ظلم ۳۳/۶؛ کا ظلمت میں ہونا ۱۲۲/۶؛ کا عبرت قبول نہ کرنا ۶/۶؛ کا عجب ۱۲۲/۶؛ کا عجز ۲۵/۶؛ کا عذاب ۱۰/۶، ۶۵، ۳۸/۴؛ کا عذاب قبر ۳۱/۴؛ کا عصیان ۳/۶؛ کا عقیدہ ۹/۶؛ کا عمل ۱۲۲/۶؛ کا کفر ۱۲۲/۶؛ کا مبارزہ ۳۳/۶؛ کا مغالطہ ۹/۶؛ کا موعظہ ۶۹/۶؛ کا ناقابل ہدایت ہونا ۱۱۱/۶؛ کا وعدہ ۲۸/۶؛ کو خبردار کیا جانا ۱۳۳/۶، ۱۳۵؛ کو مہلت ۸/۶، ۶۵، ۱۳۳؛ کی اضروی آرزو ۲۴/۶؛ کی اضروی پشیمانی ۲۴/۶؛ کی اضروی حسرت ۲۴/۶؛ کی اضروی ذلت ۲۴/۶؛ کی اضروی محرومیت ۳۲/۴؛ کی اذیت و تکلیف ۳۳/۶؛ کی بصیرت ۹/۶، ۱۲، ۲۸/۴؛ کفا رکی بہانہ جوئی ۸/۶، ۹، ۱۰۶؛ کی بہانہ جوئی کے اسباب ۱۰۵/۶؛ کی تہمتیں ۱۰۶، ۱۰۵؛ کی جنگ ۳۳/۶؛ کی جہالت ۸، ۳۳/۶؛ کی جہان بینی ۱۱۱/۶؛ کی حس گرائی ۱۰، ۸/۶؛ کی خباثت ۱۲۵/۶؛ کی خصوصیات ۱۲۲/۶؛ کی سرگردانی ۱۱۰/۶؛ کی قسم ۳۰/۶؛ کی گمراہی ۱۲۲/۶؛ کی گمراہی کے اسباب ۱۳۵/۶؛ کی محرومیت ۱۲/۶؛ کی مذمت ۶/۶؛ کی ہٹ دھرمی ۳۳، ۴/۶؛ کی ہلاکت ۱۳/۶؛ کی ہلاکت کے اسباب ۸/۶؛ کے ایمان کی شرائط ۱۵۸/۶؛ کے پیروکاروں کا جہنم میں ہونا ۳۱/۶؛ کے پیروکاروں کا گناہ ۳۹/۴؛ کے پیروکاروں کا منازعہ ۳۹/۴؛ کے پیروکاروں کو دعوت ۳۹/۴؛ کے پیروکاروں کی جہالت ۳۸/۴؛ کے پیروکاروں کی نجات ۳۹/۴؛ کے تقاضے ۸۸/۶؛ کے حوصلوں سے آگاہ رہنے کی اہمیت ۳۵/۶؛ کے دل پر مہر لگنا ۲۵/۶؛ کے دل کا پلٹ جانا ۱۱۵/۶؛ کے سینے کا تنگ ہو جانا ۱۲۵/۶؛ کے عذاب کا سبب ۶۵/۶؛ کے عذاب میں تاخیر ۵۹/۶؛ کے عقیدے کا بے اعتبار ہونا ۱۱۶، ۹/۶؛ کے عقیدے کے مبانی ۱۶/۶؛ کے قلب کا مسخ ہونا ۱۱۱/۶

کفر: آسمانی کتب سے ۸۹/۶؛ آنحضرت (ص) سے ۱۱۰/۶، ۸۹، ۳۴، ۲۰، ۱۲، ۹؛ آیات خدا سے ۶/۶، ۱۰۳؛ اسلام سے ۲۰/۶، انبیاء سے ۸۹/۶؛ توحید سے ۳۰/۶؛ قیامت سے ۱۱۳/۶؛ کئے آثار ۱۱۳/۶؛ معاد سے ۱۲/۶، ۳۰؛ نبوت سے ۳۰/۶؛ پر اصرار کے آثار ۲۵، ۴۰؛ سے اجتناب ۵۱/۶؛ سے اجتناب کا مقدمہ ۵۱/۶؛ سے پشیمان

ہونا ۲۴/۶؛ کا ظلم ۳۴/۴؛ کا

گناہ ۴/۳۷؛ کی حقیقت ۶/۱۲۲؛ کی دعوت کا گناہ ۴/۳۸؛ کی سزا ۴/۳۸؛ کی سنگینی ۶/۳۱؛ کی ظلمت ۶/۳۹،
 ۱۲۲؛ کئے آثار ۶/۶۱، ۴، ۳۰، ۳۱، ۱۱۰، ۱۲۲، ۱۲۵، ۱۳۵، ۴/۴۰؛ کئے اسباب ۶/۴۰؛ کئے راستوں کا متعدد
 ہونا ۶/۱۲۲؛ کے ساتھ جنگ ۶/۴۳؛ کے موارد ۶/۳۱؛ ۲۵، ۳۰، ۴۰، ۸۹، ۱۳۰؛ کے موجبات ۶/۴۰، ۸۹، ۱۳۰،
 کفران: سے اجتناب ۶/۶۳؛ کا مقدمہ ۶/۱؛ کے موارد ۶/۶۳، ۴/۱۰، ۱۴/۱۵؛ نیز ک ابلیس، اقرار، انسان، سختی
 کلام: خیر سے روکنا ۶/۳۹؛ کرتے وقت بے انصافی ۶/۱۵۲؛ کرنے میں انصاف ۶/۵۳؛ کی آرائش ۶/۱۱۲؛ ناحق
 ۶/۹۳؛ ناحق کا مقدمہ ۶/۱۵۲؛ ناحق کرنے سے بچنا ۶/۱۵۲؛ ناحق کرنے کی حرمت ۶/۱۵۲؛ نیز ک دین
 کلمات اللہ: ۶/۱۵۲ سے مراد ۶/۱۱۵؛ کا ناقابل تغیر ہونا ۶/۱۱۵؛ کی تبدیلی ۶/۳۳

کمال: کا سرچشمہ ۶/۳۵؛ کمال مطلق ۵/۳۵

کم فروشی: کی حرمت ۶/۱۵۲

کمی: میں مبتلا ہونے کا فلسفہ ۶/۳۲؛ میں مبتلا ہونے کے آثار ۶/۳۲؛ میں مبتلا ہونے کے اسباب ۶/۳۲

کنٹرول اجتماعی: کے اسباب ۴/۳۳

کنگھی کرنا: ر ک غار

کوشش: ر ک مشرکین روز

کھانے کی اشیائ: حرام کھانے ۶/۱۱۹، ۲۱، ۱۳۵؛ حلال کھانے ۶/۱۱۸، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴؛ سے استفادہ ۴/۳۱؛ کی
 حلیت ۴/۳۲؛ کئے احکام ۶/۱۱۹، ۱۲۱، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵؛ ۴/۳۱، ۳۲؛ کئے احکام بیان کرنا
 ۴/۳۲؛ میں اسراف ۴/۳۱؛ کھانے کے احکام وضع کرنا ۶/۱۱۹؛ مباح کھانوں کی تحریم ۶/۱۱۹؛ نیز ک بہشت، یہود
 کھیتی باڑی:

ایام جاہلیت میں ۱۳۶/۶؛ کے فوائد ۶/۶ نیز ر ک زرعی پیداوار

کیفر (سزا): اخروی کی شرائط ۱۶۰/۶؛ بغیر بیان کے سزا ۱۳۱/۶؛ دنیوی سزا ۵/۴؛ ظالمانہ سزا ۱۳۱/۶؛ و سزا کا نظام ۶/۶

۹۳، ۱۲۰، ۱۳۱، ۱۳۹، ۱۶۰، ۱۶۳، ۲۲/۴؛ کی تعین کا سرچشمہ ۱۵۹/۶؛ کے مراتب ۶/۹۳، ۱۵۴؛ کے موجبات ۶/۶

۸۱، ۹۳، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۳۸، ۱۳۹؛ میں عدل و انصاف ۱۶۰/۶؛ گناہ اور میں تناسب ۶/۹۳، ۱۲۳، ۱۶۰، ۳/۴؛

مباحات کی تحریم کے ذریعہ سزا دینا ۱۳۶/۶ خاص موارد کو اپنے موضوعات میں تلاش کریں

کینہ: کے اخروی موجبات ۳۸/۴

اشارے (۵)

گ

گائے: کا گوشت ۱۳۲/۶; کا نرمادہ ہونا ۱۳۳/۶; کی پیدائش کا سبب ۱۳۳/۶; کی چربی کی تحریم ۱۳۶/۶; کی خلقت کا فلسفہ ۱۳۳/۶; کے جنین کی تحریم ۱۳۳/۶; کے جنین کی حلیت ۱۳۳/۶; کے فوائد ۱۳۳/۶; کے گوشت کی تحریم ۱۳۳/۶; کے گوشت کی حلیت ۱۳۲/۶، ۱۳۳/۶ نیز ر۔ ک یہود

گروہ اجتماعی: وں کا اختلاف ۶۳/۶; وں کا امتحان ۵۲/۶

گروہ بندی: کے آثار ۶۵/۶

گذشتہ لوگ: وں پر لعن ۳۸/۴; وں کا انجام ۶/۶; وں کی ابتلا کے اسباب ۳۲/۶; وں کی تاریخ ۶/۶; وں کی جانشینی ۱۳۳/۶ نیز ر۔ ک رسوم گستاخی: ر۔ ک ابلیس

گمراہ افراد: ۳۹/۶، ۵۰، ۲۲۴، ۱۵۹۔ قیامت میں ۱۲۸/۶، ۱۳۰/۴، ۳۰/۴; گمراہوں سے مراد ۷۷/۶; گمراہوں کا اضروی اعتراض ۱۵۷/۶; گمراہوں کا اضروی حشر ۱۲۸/۶; گمراہوں کا اضروی مؤاخذہ ۱۲۸/۶، ۱۳۰; گمراہوں کا ظلم ۱۲۹/۶; گمراہوں کا عذر ۱۵۶/۶; گمراہوں کا قلب ۱۲۵/۶; گمراہوں کی اضروی آگاہی ۱۳۰/۶; گمراہوں کی اضروی سرزنش ۱۳۰/۶; گمراہوں کی اضروی محرومیت ۱۵۶/۶; گمراہوں کی بصیرت ۱۵۶/۶; گمراہوں کی تشخیص ۱۷/۶; گمراہوں کی جہالت ۳۰/۴; گمراہوں کی

گمراہی ۴/۳۰؛ گمراہوں کی ہوا پرستی ۶/۱۲۸؛ گمراہوں کے رجحانات ۶/۱۲۸؛ ناقابل ہدایت ۶/۳۶؛ نیزر کے آنحضرت (ص)، گمراہ کرنے والے

گمراہان مکہ: اور قرآن ۶/۱۵۶

گمراہ کرنے والے: کا ظلم ۶/۱۲۹؛ کی تجاوز گری ۶/۱۱۹؛ کی سازش ۶/۱۳۴

گمراہی: پیدا کرنے کے آثار ۶/۱۳۳؛ سے اجتناب ۴/۲۴؛ سے بچنے کے اسباب ۶/۱۳۰؛ سے لذات حاصل کرنا ۶/۱۲۸؛ کا انتخاب ۴/۳۰؛ کا بطلان ۶/۴۵؛ کا راستہ ۶/۱۱۴؛ کا سرچشمہ ۶/۳۹، ۱۲۵، ۱۲۶؛ کا ظلم ۶/۸۲؛ کا مقدمہ ۶/۳۹، ۱۲۵؛ کو زینت دینا ۴/۱۴؛ کی تثبیت کے اسباب ۴/۳۰؛ کی راہ ہموار کرنے کے آثار ۴/۳۸؛ کی ظلمت ۶/۳۹؛ کے آثار ۶/۳۹؛ کے راستوں کا متعدد ہونا ۶/۱۲۲؛ کے علل و اسباب ۶/۳۹، ۵۶، ۷۷، ۷۹، ۱۱۲، ۱۱۶، ۱۱۹، ۱۲۵، ۱۲۸، ۲۹، ۱۳۳، ۱۶/۱۶، ۲۱، ۲۴؛ کے مراتب ۶/۳۶؛ کے موارد ۶/۵۶، ۷۳، ۷۷؛ میں اختیار ۶/۵۳، ۱۳۹؛ لوگوں کو گمراہ کرنا ۶/۱۱۹؛ نیزر کے آنحضرت (ص)، ابلیس، اکثریت، امم، بابل، بت پرستی، حق، دین، صراط مستقیم، قوم ابراہیم، کفا، گمراہ افراد، مشرکین

گناہ: آشکار سے اجتناب ۶/۱۲۰؛ آگاہانہ ۶/۱۳۱؛ قمرک کی راہیں ۶/۱۵؛ جاہلانہ ۶/۵۳؛ کی سزا ۶/۱۳۱؛ خفیہ سے اجتناب ۶/۱۲۰؛ دوسروں کے برداشت کرنا ۶/۱۶۳؛ عظیم قرین ۶/۹۳؛ عملی ۶/۱۲۰؛ قلبی ۶/۱۲۰؛ چر اصرار کی سزا ۶/۱۲۰؛ چر اصرار کے آثار ۶/۱۵۸؛ چر راضی ہونا ۶/۱۱۳؛ سننے سے اجتناب ۶/۶۸؛ سے اجتناب کی اہمیت ۶/۱۲۰؛ کا خسارہ ۴/۲۳؛ کا سرچشمہ ۶/۵۳؛ کا ظلم ۴/۲۳؛ کی اضروی سزا ۶/۱۶۰؛ کی ارزیابی کا معیار ۶/۲۱؛ کی اقسام ۶/۱۲۰؛ کی دنیوی سزا ۶/۶؛ کی سزا کا حتمی ہونا ۶/۱۲۰؛ کی سنگینی ۶/۳۱، ۱۶۳؛ کی قباحۃ ۶/۱۲۰؛ کی قباحۃ کا معیار ۶/۹۳؛ کی مغفرت ۶/۱۶۵؛ کے آثار ۶/۶؛ کے اضروی آثار ۴/۹؛ کے اسباب ۶/۱۲۱؛ کے مراتب ۶/۲۱؛ کے موارد ۶/۳۱، ۷۳؛ کے موانع ۴/۲۶؛ ان کییرہ ۶/۹۳، ۶۹، ۱۳۸؛ خاص موارد اپنے موضوعات میں تلاش کریں

گناہگار: صدر اسلام کے وں کی مایوسی ۶/۵۳؛ اور قیامت کا دن ۶/۱۵۹، ۱۶۰؛ وں سے عفو و درگزر ۶/۵۳؛ وں کا انجام ۶/۱۵۹، ۱۵۹؛ وں کی اضروی آگاہی ۶/۱۵۹؛ وں کی اصلاح ۶/۵۳؛ وں کی سزا ۶/۱۲۰، ۱۵۹، ۱۶۰؛ وں کی

مایوسی ۵۳/۶؛ وں کی نجات کے اسباب ۲۳/۴؛ روں میں امید پیدا کرنا ۵۳/۶ نیز ر۔ ک مجرین
گواہ: بہترین۔ ۱۹/۶

گواہی: جعلی۔ کا بے اعتبار ہونا ۱۵۰/۶؛ دینے میں انصاف ۱۵۲/۶؛ کے احکام ۱۵۰/۶؛ ناحق۔ کی تصدیق کرنے کی
حرمت ۱۵۰/۶؛ ناحق۔ کی راہیں ۲۵۰/۶؛ نیز ر۔ ک آنحضرت (ص)، خدا، آسمانی کتب، قرآن
گوسفند: کا گوشت ۱۳۲/۶؛ کی چربی کی تحریم ۱۶۳/۶؛ کے جنین کی حلیت ۱۳۳/۶؛ کے گوشت کی حلیت ۱۳۲/۶
۱۳۲، ۱۳۳؛ میں نرمادہ ۱۳۳/۶ نیز ر۔ ک یہود

گوشت: ر۔ ک، بکری، چوپاے، حیوانات، خنزیر، بھیر، اونٹ، گائے، مردار
گونگاین: ر۔ ک آیات خدا اور قرآن
گونگے: ر۔ ک تشبیہات

ل

لباس: خوبصورت۔ ۲۶/۴؛ کی اہمیت ۲۶/۴؛ نعمت۔ ۲۶/۴
لذائذ: کے آثار ۱۴/۴؛ نیز ر۔ ک انسان، جنات، شیطان
لعب: کے آثار ۳۲/۶؛ کے موارد ۳۲/۶ نیز ر۔ ک لہو، متقین
لغزش: کے اسباب ۴۰/۶، ۱۱۶

لقاء اللہ: قیامت کے دن۔ کو جھٹلانے والے ۳۱/۶؛ کو جھٹلانے والوں کا خسارہ ۳۱/۶؛ کو جھٹلانے والوں کی تفریط
۳۱/۶؛ کو جھٹلانے والوں کی حسرت ۳۱/۶ نیز ر۔ ک ایمان، بنی اسرائیل، قیامت
لوح محفوظ:

کا کردار ۳۸/۶؛ کی کتاب ۳۸/۶

لوط ؑ: کا صالحین میں سے ہونا ۸۶/۶؛ کی قضاوت ۸۹/۶؛ کی نبوت ۸۹/۶؛ کی ہدایت ۸۶/۶؛ کے آبا و اجداد ۸۶/۶؛ کے فضائل ۸۶/۶

لہو: کے آثار ۳۲/۶؛ لہو کے موارد ۳۲/۶؛ و لعب ۴۰/۶ نیز ر ک لعب، متقین

م

ماحول بنانا: ر ک مشرکین

مادیت پسندی: کے آثار ۳۱/۶ نیز ر ک معاد

مال: کو ضرر پہچانا ۳۱/۴

مباحات: ایام جاہلیت میں کی تحریم ۱۳۳/۶، ۱۱۹، ۱۳۳، ۱۵۰؛ تحریم پر سرزنش ۳۲/۴؛ سے استفادہ ۱۳۰/۶؛ کا سرچشمہ ۱۳۵/۶؛ کی تبیین کی حدود ۳۲/۴؛ کی تحریم ۱۱۹/۶، ۱۳۰، ۱۳۳، ۱۳۶، ۱۵۰، ۳۳/۴؛ کی تحریم کا جرم ۱۳۴/۶؛ کی تحریم کا منشا ۵۰/۶؛ کی تحریم کی توجیہ ۱۳۸/۶؛ کی حلیت ۱۱۸/۶ نیز ر ک کیفر

مبلغین: کو خبردار کیا جانا ۱۳۴/۶؛ کی آمدگی ۱۳۴/۶؛ کی ذمہ داری ۱۰/۶، ۵۰، ۵۲، ۶۵، ۶۵، ۷۰، ۹۰، ۱۳۰؛ کی ذمہ داری کی محدودیت ۱۰۳/۶، ۱۰۷؛ کے وجود کی اہمیت ۱۹/۶

متاثر ہونا: ر ک دشمن، قیامت، مسلمان، مؤمنین

متجاوزین: ۱۱۹/۶، ۱۳۶، ۳۰/۴؛ سے آگاہی ۱۱۹/۶؛ کا اضطراب ۱۳۵/۶؛ کی تشخیص ۱۱۹/۶؛ کی رہبری ۱۲۳/۶؛ کی گروپ بندی ۱۳۳/۶؛ کی محرومیت ۱۳۵/۶

متقین: اور آخرت ۳۲/۶؛ اور آخرت سے غفلت ۳۲/۶؛ اور لعب ۳۲/۶؛ اور لہو ۳۲/۶؛ کی اضروی اہمیت

۳۵/۴

متکبرین: کی محرومیت ۳۰/۴

متنبین نبوت کا دعویٰ کرنے والے: افراد کا ادعا ۶/۹۳؛ افراد کا ظلم ۶/۹۳

مجادلہ: احکام کے بارے میں۔ کمرے والے ۶/۶۸؛ حق قبول نہ کرنے والوں سے۔ ترک کرنا ۶/۹۱؛ ذات خدا کے بارے میں۔ کرنے والے ۶/۶۸؛ سے اجتناب ۶/۶۸، ۹۱؛ کرنے میں مدار کرنا ۶/۸۱؛ کے آثار ۶/۲۵

مجرمین:۔ سے جنگ ۶/۱۲۳؛ کا جہنم میں ہونا ۴۱/۴؛ کا ظلم ۴۱/۴؛ کو خبردار کرنا ۶/۱۳۴؛ کو مہلت ۶/۱۳۴؛ کی سزا ۶/۱۳۴، ۴۰/۴، ۴۰/۴، ۴۰/۴؛ کی محرومیت ۴۰/۴؛ کے طور طریقے کی وضاحت ۶/۵۵ نیز۔ ک گناہگار۔ مومنین مہولات: ۴/۲۳

محاکمہ:۔ ک ظالمین، کفار، مشرکین، معاد

محبت: خدا سے۔ ۶/۴۶؛ خدا حاصل کرنا ۴۱/۴؛ خدا سے محروم افراد ۶/۱۳۱؛ خدا سے محرومیت ۴۱/۴؛ خدا کی اہمیت ۴۱/۴؛ کے آثار ۶/۴۶ نیز۔ ک مومنین

محبوبیت خدا:۔ ۴/۲۶، ۳۱

محرمات: ۶/۱۰۸، ۶۸، ۲۸، ۱۲۱، ۱۳۰، ۱۵۰، ۱۵۲، ۴۱/۴، ۳۳؛ اضطراب کی حالت میں۔ کے آثار کا ختم ہو جانا ۶/۱۳۵؛ ایام جاہلیت میں۔ ۶/۱۳۸، ۱۳۹، ۱۳۳، ۱۳۶، مہول۔ کے خلاف جنگ ۴/۳۲؛ اور ادیان ۴/۳۳؛ سے اجتناب کے اسباب ۴/۳۳، کا توفیقی ہونا ۴/۳۳؛ کا سرچشمہ ۶/۱۳۵، ۱۵۳؛ کی تبیین ۶/۱۵۱؛ کی تشریع ۴/۳۳؛ کی حدود ۴/۳۳؛ کے معیار ۶/۱۳۵ نیز۔ ک اضطراب

محسنین: ۶/۸۳۔ کا اجر ۶/۸۳، ۸۵؛ کی ہدایت ۶/۸۳؛ کے فضائل ۶/۸۳؛ کے مقامات ۶/۸۳ نیز۔ ک بنی اسرائیل

محفل غیبت:۔ ک غیبت

مدار:۔ ک احتجاج، مجادلہ

مدد:

ر۔ ک اداد

مدد مانگنا: باطل خداؤں سے ۲۲/۶؛ خالصانہ انداز سے ۳۱/۶؛ خدا سے ۳۱، ۶۳/۶

مدیریت: اور علم ۸۳، ۸۰/۶؛ کی شرائط ۸۳، ۸۰/۶؛ میں حکمت ۸۳/۶

مذہب: ر۔ ک دین

مرتد: کا جن زدہ ہونا ۴۱/۶؛ کا جنون ۴۱/۶؛ کا حیران ہونا ۴۱/۶؛ کو دعوت ۴۱/۶؛ کی پریشانی ۴۱/۶؛ کی سرگردانی ۴۱/۶

مرد: ایام جاہلیت میں ۱۳۹/۶؛ کی ذمہ داری ۱۹/۴؛ نیز ر۔ ک انبیائ

مردار: سے استفادہ ۱۳۵/۶؛ کھانا ۱۲۱/۶؛ کی پلیدی ۱۳۵/۶؛ کی تحریم کا فلسفہ ۱۳۵/۶، کی حرمت کی حدود ۶/

۱۳۵؛ کی حلیت کی حدود ۱۳۵/۶؛ کی خباثت ۱۲۱/۶؛ کے احکام ۱۲۱/۶، ۱۳۵؛ کے گوشت کی حرمت ۱۳۵/۶

مردے: متحرک ۳۶/۶؛ وں کا احیاء ۳۶/۶؛ ۹۵؛ نیز ر۔ ک معجزہ

مستضعفین: کو دھتکارنا ۵۲/۶؛ کی شخصیت کی حفاظت ۵۲/۶

مستقلات عقلیہ: عقلیہ ۲۸/۴

مستکبرین: اور عالم برزخ ۹۳/۶

مستودع: سے مراد ۹۸/۶

مسجد: کے آداب ۲۹/۴، ۳۱؛ میں زینت ۳۱/۴

مسجد الحرام: کی فضیلت ۲۹/۴

مسخ: ر۔ ک قلب، کفار، مشرکین

مصرفین: کی محرومیت ۱۳۱/۶، ۳۱/۴

مسلمان: اولین ۱۳/۶؛ صدر اسلام کے وں کا متاثر ہونا ۱۱۹/۶، ۱۲۱؛ صدر اسلام کے وں کی سرزنش ۱۱۹/۶؛

صدر اسلام کے وں کی فراموشی ۶۸/۶؛ صدر اسلام کے وں کی نشانیاں ۹۲/۶؛ وں پر تہمت ۱۱۹/۶؛ وں کا متاثر

ہونا ۱۱۹/۶، ۱۲۱؛ وں کو خبردار کیا جانا ۱۲۱/۶؛ وں کی ذمہ داری ۶۹/۶؛ وں کے خلاف سازش ۱۲۳/۶

نیز۔ ک مشرکین

مسیحی: اور آسمانی کتاب ۱۵۶/۶؛ یوں پر آسمانی کتاب کا نزول ۱۵۶/۶

مشرکین: ایام جاہلیت کے۔ ۱۳۶/۶، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶/۶؛ ایام جاہلیت کے۔ کی بیوقوفی ۱۳۰/۶؛ ایام جاہلیت کے۔ کی خصوصیات ۱۳۰/۶؛ بت پرست۔ کے دلائل ۸۱/۶؛ جبر کی طرف مائل۔ کے بے منطقی ۱۳۹/۶؛ حق کو قبول نہ کرنے والے۔ ۲۵/۶؛ حق کو قبول نہ کرنے والے۔ کی سرگردانی ۱۱۰/۶؛ دور جاہلیت کے۔ کی سرزنش ۱۳۳/۶؛ دور جاہلیت کے۔ کی گمراہی ۱۳۰/۶؛ سختی میں مبتلا۔ ۳۶/۶؛ صدر اسلام کے۔ اور قرآن ۵۷/۶، ۱۰۵؛ صدر اسلام کے۔ اور مسلمان ۷۱/۶؛ صدر اسلام کے۔ کا پروپیگنڈا ۳۷/۶، ۷۱، ۱۱۹؛ صدر اسلام کے۔ کا توجیہ کرنا ۱۳۸/۶؛ صدر اسلام کے۔ کا شرک ۱۳۸/۶؛ صدر اسلام کے۔ کا مجادلہ ۱۲۵/۶، ۱۲۱؛ صدر اسلام کے۔ کی اقلیت ۳۷/۶؛ صدر اسلام کے۔ کی بدعت گذاری ۱۳۸/۶، ۱۵۰؛ صدر اسلام کے۔ کی بصیرت ۱۳۸/۶؛ صدر اسلام کے۔ کی بہانہ جوئی ۲۰/۶؛ صدر اسلام کے۔ کی بے منطقی ۱۳۳/۶، ۱۵۰؛ صدر اسلام کے۔ کی دروغ گوئی ۲۸/۶؛ صدر اسلام کے۔ کی دشمنی ۲۵/۶؛ صدر اسلام کے۔ کے تقاضے ۵۶/۶، ۵۷، ۱۰۹؛ عذاب کے وقت۔ کی حالت ۵/۷، ۳۷؛ اور آنحضرت (ص) ۳۳/۶، ۲۵، ۱۹، ۳۷، ۵۲، ۵۰، ۱۱۰، ۱۰۹، ۵۶؛ اور آیات خدا ۲۸/۶؛ اور آیات قرآن ۶۸/۶؛ اور احکام ذبح ۱۲۱/۶؛ اور اسلام ۲۵/۶؛ اور الوہیت خدا ۱۹/۶؛ اور ان کا شرک ۲۳/۶، ۲۳، ۲۷؛ اور ان کے معبود ۳۷/۶؛ اور باطل معبود ۱۷/۶، ۳۶، ۹۳؛ اور بت ۱۷/۶؛ اور بتوں کا سہم المال ۱۳۶/۶، ۱۳۸، ۱۳۹؛ اور توحید ۲۸، ۳۶، ۳۷/۷؛ اور جنات ۱۰۰/۶؛ اور خدا کا خبر دینا ۱۳۷/۶؛ اور خدا کا سہم المال ۱۳۶/۶، ۱۳۸، ۱۳۹، اور دنیا میں پلٹنا ۲۸/۶؛ اور روز قیامت ۲۲/۶، ۲۳، ۲۷، ۲۸، ۱۶۳؛ اور شرک ۳۷/۷؛ اور شرک کی توجیہ ۲۳/۶؛ اور شفاعت ۹۳/۶؛ اور صحابہ ۵۲/۶؛ اور صدر اسلام کے مسلمان ۱۲۱/۶؛ اور عمل صالح ۱۰۸/۶؛ اور قرآن ۳۷/۶، ۲۵؛ اور کتمان حق ۲۸/۶؛ اور کفر ۳۷/۷؛ اور مشیت خدا ۱۱۱/۶، ۱۳۸؛ اور معاد ۲۸/۶؛ اور معجزہ ۳۷/۶؛ اور معجزہ نبی (ص) ۳۷/۶؛ اور عذاب کا نزول ۵۸/۶؛ اور معجزہ کا اثر نہ کرنا ۱۱۰/۶، ۱۱۱؛ سے اعراض ۱۰۶/۶؛ سے بے اعتنائی ۱۰۶/۶؛ سے سوال ۱۹/۶؛ سے عذاب کا ختم ہونا ۱۳/۶؛ کا اضروی اقرار ۶/۲۳؛ کا اضروی حشر ۲۲/۶؛ کا ادعا ۳۷/۶، ۳۰، ۱۳۸؛ کا استہزا ۶۶/۶؛ کا اقتراح معجزہ ۳۷/۶؛ کا اقتراح معجزہ کو رد کرنا ۱۱۱/۶؛ کا اقرار توحید ۳۷/۷؛ کا الہ پر عقیدہ ۱۰۹/۶، ۱۳۶؛ کا امن ۸۰/۶؛ کا انجام ۳۷/۶؛ کا بے سہارا

ہونا ۲۳/۶؛ کا پرومیگنڈ ۳۷/۶؛ کا تحیر ۱۳۷/۶؛ کا توجیہ کرنا ۱۳۸/۶؛ کا جبر کی طرف مائل ہونا ۱۳۸/۶؛ کا حق کو قبول نہ کرنا ۲۵/۶؛ کا خدا پر افتراء ۱۵۰/۶؛ کا خوف ۸۱/۶؛ کا شبہات پیدا کرنا ۶۸/۶؛ کا شرک ۲۸/۶، ۱۱۱/۶؛ کا شرک ربوبی ۱۵۰/۶؛ کا طغیان ۱۱۰/۶؛ کا ظلم ۵۸/۶؛ کا عذاب ۲۸/۶، ۶۵، ۶۶، ۳۸/۷؛ کا عمل ۲۵/۶؛ کا کفر ۳۷/۶، ۱/۶؛ کا ماحول کو ضرب کرنا ۳۷/۶؛ کا بتلا ہونا ۳۷/۷؛ کا مردہ ہونا ۱۲۲/۶؛ کا مغالطہ ۶۸/۶؛ کا ناپسندیدہ عمل ۱۳۶/۶؛ کا وجدان ۲۸/۶؛ کو تنبیہ ۲۲/۶؛ کی آنحضرت (ص) سے مخالفت ۳۰/۶؛ مشرکین کی آنکھوں کا مسخ ہونا ۱۱۰/۶؛ کی اضروی آرزو ۲۸/۶؛ کی اضروی دروغگوئی ۲۳/۶، ۲۳، ۲۸؛ کی اضروی ذلت ۲۲/۶، ۲۳؛ کی اضروی رسوائی ۲۳/۶؛ کی اضروی عذر خواہی ۲۳/۶؛ کی اضروی کوشش ۲۳/۶؛ کی استمداد ۳۶/۶؛ کی اطاعت کے موانع ۱۲۲/۶؛ کی اکثریت کا جاہل ہونا ۳۷/۶، ۱۱۱؛ کی امیدواری ۱۲/۶؛ کی اولاد کشتی کی تزیین ۱۳۷؛ کی بت پرستی ۱۳۶، ۱۸، ۵۶/۶؛ کی بدعت گذاری ۱۸/۶، ۱۵۰؛ کی بدعت گذاری کا بے اعتبار ہونا ۱۵۰/۶؛ کی بصیرت ۵۲/۶، ۵۱، ۸۱، ۱۱۳؛ کی بہانہ جوئی ۳۷/۶، ۱۱۳؛ کی بے ایمانی ۱۱۱/۶؛ کی بے علمی ۱۹/۶، ۱۵۰؛ کی تکذیب ۱۳۷/۶؛ کی توحیدی فطرت ۶۳/۶؛ کی تہدید ۱۵۸/۶؛ کی تہمتوں سے بے اعتنائی ۱۰۶/۶؛ کی جہالت ۳۸/۷؛ کی جہان بینی ۳۸/۷؛ کی خیر خواہی ۵۲/۶؛ کی دعوت ۷۱/۶؛ کی ذمہ داری کی حدود ۵۲/۶؛ کی رسوم کی پیروی ۱۵۰/۶؛ کی سازش ۱۰۹/۶؛ کی سرگردانی ۱۱۰/۶؛ کی سزا ۱۸/۶، ۱۳۹، ۳۷/۷؛ کی غلط بصیرت ۵۰/۶، ۱۳۶، ۱۳۸؛ کی قبض روح ۳۷/۷؛ کی قسم ۱۰۹/۶؛ کی قضاوت ۱۳۶/۶؛ کی کوردلی ۵۰/۶؛ کی گراہی ۵۰/۶، ۱۳۷؛ کی محرومیت ۲۵/۶؛ کی مخلصانہ دعا ۳۱/۶؛ کی مغبوضیت ۱۸/۶؛ کی موت ۹۳/۶، ۳۷/۷؛ کی ہٹ دھرمی ۲۸/۶، ۱۱۱؛ کی ہلاکت ۱۳۶، کی ہلاکت سے نجات ۶۵/۶؛ کی ہوا پرستی ۵۶/۶، ۱۵۰؛ کے استہزاء ۲/۶؛ کے اعتقاد جہانی ۱۱۶/۶؛ کے افتراء ۱۳۸/۶؛ کے ایمان کی شرائط ۳۰، ۱۰۹، ۱۵۸؛ کے ایمان کے موانع ۲۰/۶؛ کے بے جا تقاضے ۵۰/۶؛ کے پیروکاروں کا عذاب ۳۸/۷؛ کے پیروکاروں کی جہالت ۳۸/۷؛ کے تقاضے ۵۸/۶، ۶۶، ۱۱۱، ۱۱۵؛ کے جبر کی طرف مائل ہونے کا فلسفہ ۱۳۸/۶؛ کے خدا ۱۰۰/۶؛ کے رجحانات ۳۱/۶؛ کے روبرو ہونے کا طریقہ ۱۰۸/۶؛ کے شبہات کی تاثیر ۱۱۹/۶؛ کے عذاب کا سبب ۶۵/۶؛ کے عذاب کی شرائط ۵۸/۶؛ کے عذاب میں تاخیر ۵۹/۶؛ کے عقیدہ کا بطلان ۲۳/۶، ۳۷/۷، ۹۳؛ کے عقیدہ کا سبب ۱۳۸/۶؛ کے

عقیدہ کی بے اعتباری ۱۱۶/۶، ۱۳۸

۱۰۹، ۱۱۳ ہٹ دھرم۔ ۱۱۱/۶ نیز۔ ک ابراہیم، تذکر، قرآن، ہم نشینی
 ۱۱۰/۶ کے مقابلے کا طریقہ ۲۵/۶ کے معبودوں کا بیہودہ ہونا ۳۴/۴ کے معبودوں کا عجز
 ۳۴/۴ کے معبودوں کی قدرت ۳۴/۴ کے مقدسات کی حرمت ۱۰۸/۶ مفری۔ کی سزا ۱۳۸/۶ ناقابل ہایت۔ ۶
 ۱۰۹، ۱۱۳ ہٹ دھرم۔ ۱۱۱/۶ نیز۔ ک ابراہیم، تذکر، قرآن، ہم نشینی

مشرکین مکہ: ۶۴/۶ اور احکام ذبح ۲۱/۶ اور انجیل کے پیروکار ۱۵۴/۶ اور تورات کے پیروکار ۱۵۴/۶ اور
 قرآن ۱۵۶/۶ اور معجزہ ۱۰۹/۶ پر اتمام حجت ۱۵۶، ۱۵۷/۶ سے بے اعتنائی ۱۱۲/۶ سے جنگ ۱۱۲/۶
 کا اخروی اعتراض ۱۵۴/۶ کا پروپیگنڈا ۱۱۹/۶ کا عذاب ۶۶/۶ کا عہد ۱۰۹/۶ کا کفر ۹۸/۶ کی بصیرت
 ۱۵۴، ۱۵۶/۶ کی تہمتیں ۱۱۹/۶ کی دروغ گوئی ۱۱۲/۶ کی دنیا طلبی ۲۹/۶ کی ضد ۲۹/۶ کی قسم ۱۰۹/۶
 کے تقاضے ۱۱۰، ۵۸/۶ کے ملنے کا طریقہ ۱۱۹/۶

مشکلات: ر۔ ک سختیاں

مصرف: میں اسراف کرنا ۱۳۱

مصلحت اندیشی: ر۔ ک تبلیغ

مصلحین: کا مستقبل ۳۸/۶ کے مقامات ۳۸/۶

معاد: تکذیب۔ کے آثار ۳۰، ۳۱/۶ پر توجہ کرنے کے آثار ۲۹/۴ کا حتمی ہونا ۲۹/۴ کا منشا ۳۶/۶ مکذبین۔ اور
 قیامت کا دن ۳۰، ۳۱/۶ مکذبین۔ اور نبی (ص) ۳۰/۶ مکذبین۔ کا اقرار ۳۰/۶ مکذبین۔ کا انجام ۳۱/۶ مکذبین۔ کا
 خسارہ ۳۱/۶ مکذبین۔ کا عذاب ۳۰/۶ مکذبین۔ کا گناہ ۲۹/۶ مکذبین۔ کا محاکمہ ۳۰/۶ مکذبین۔ کی بصیرت ۲۹/۶
 مکذبین۔ کی پیروی ۱۵۰/۶ مکذبین۔ کی تفریط ۳۱/۶ مکذبین۔ کی حسرت ۳۱/۶ مکذبین۔ کی حقانیت ۳۰/۶ مکذبین۔ کی
 رضایت ۱۱۳/۶ مکذبین۔ کی قسم ۳۰/۶ نیز۔ ک اقرار، ایمان، ذکر، قیامت، کفر، مشرکین
 معاش: کا پورا ہونا ۱۰/۶

معاشرت: غیروں سے۔ ۶۹/۶ لوگوں سے۔ ۵۲/۶ کے احکام ۶۹/۶

معاشرہ: دینی۔ کا امن ۸۲/۶ زندہ ۳۶/۶ شیطانی تسلط کے تحت ۲۸/۶ ظالم۔ وں کی ہلاکت ۶/۶

۱۳۱؛ گناہگار۔ وں کا عذاب ۴/۷؛ مجرم۔ وں کا عذاب ۱۳۷/۶؛ مجرم۔ وں کی محرومیت ۱۳۷/۶؛ کا روحانی انحطاط ۴/۷؛ کا قانون کے تحت ہونا ۳۳/۶؛ کی پیدائش کا سبب ۶/۶؛ کی حیات ۳۶/۶؛ کی ہلاکت ۱۳۱/۶؛ کی ہلاکت کے علل و اسباب ۱۳۱/۶؛ کے انقراض کا خطرہ ۱۳۳/۶؛ کے انقراض کے علل و اسباب ۶/۶؛ کے زوال کے اسباب ۴/۷؛ میں برہنگی ۲۷/۷؛ منحرف ۳۳/۷؛ نیز رک رہبری

معاملہ۔ کئے احکام ۱۵۲/۶؛ میں بے انصافی ۱۵۲/۶؛ میں پیمانہ ۱۵۲/۶؛ میں ترازو کا استعمال ۱۵۲/۶؛ میں عدالت ۱۵۲/۶، ۱۵۳؛ میں وزن کا استعمال ۱۵۲/۶

معبودان باطل۔ سے پوچھ گچھ ۲۲/۶؛ کا بطلان ۲۲/۶، ۲۳، ۳۰؛ کا بے ثمر ہونا ۷۱/۶؛ کا عجز ۱۳/۶، ۱۴، ۲۲، ۲۳، ۳۶؛ کا کردار ۱۳۷/۶؛ کی شفاعت ۹۳/۶؛ کی ولایت ۱۳/۶؛ کے بطلان کے دلائل ۳۰/۶؛ نیز رک اظہار بیزاری، خوف، گالی، عبادت، عقیدے، مشرکین معبود حقیقی ۳/۶

کا معیار ۷۱/۶؛ کا نفع پہنچانا ۷۱/۶؛ کی خصوصیات ۱۷/۶؛ کی شرائط ۱۰۲/۶؛ کی ضرر رسانی ۷۱/۶؛ کی قدرت ۷۱/۶

معجزہ: اقتراسی ۸/۶، ۳۷۹، ۳۸، ۵۷، ۵۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، تکذیب ۵/۶؛ تکذیب کا مقدمہ ۵۸/۶؛ تکذیب کے اسباب ۷/۶؛ مردوں کی گفتگو سے متعلق کا تقاضا ۱۱/۶؛ مردوں کی گفتگو کا ۱۱۱/۶؛ سے اعراض ۳/۶؛ کا تقاضا ۸/۶، ۹، ۳۷، ۳۸، ۳۷، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۳؛ کا فلسفہ ۲۷/۶؛ کا قانون کے تحت ہونا ۸/۶، ۳۵، ۵۷؛ کا کردار ۱۰۹/۶؛ کا مقدمہ ۵۸/۶؛ کا منشا ۳۷/۶، ۵۷، ۵۸، ۱۰۹، ۱۱۳، ۱۱۵؛ کی حدود ۵۰/۶؛ کی شرائط ۳۵/۶، ۱۱۳؛ نزول کے اسباب ۳/۶؛ نزول ملائکہ کا ۸/۶؛ نزول ملائکہ کا معجزے کا تقاضا ۱۱/۶

نیز رک: آنحضرت (ص) تعقل، رہبری، ضد، کفار، کفار مکہ، مشرکین، مشرکین مکہ، ہٹ دھرم معذور افراد: ۱۹/۶ معرفت: رک شناخت

معصیت: رک گناہ

معنویات: تک پہنچنے کے اسباب ۸۳/۶؛ کے مقامات کے مراتب ۳۸/۶؛ نیز رک انحطاط، حیات، مؤمنین

مغالطہ: آیات خدا میں پیدا کرنے کا ظلم ۶۸/۶؛ آیات خدا میں پیدا کرنے والوں سے اعراض ۶۸/۶؛ آیات خدا میں پیدا کرنے والوں سے بے اعتنائی ۶۸/۶؛ آیات خدا میں پیدا کرنے والوں کا مقابلہ ۶۸/۶؛ آیات خدا میں پیدا کرنے والے ۶۸/۶؛ اسلام میں پیدا کرنے والوں سے اعراض ۶۹/۶؛ اسلام میں پیدا کرنے والوں کا گناہ ۹۱/۶؛ دین میں پیدا کرنے والوں سے بے اعتنائی ۶۸/۶؛ دین میں پیدا کرنے والوں کا مقابلہ ۶۸/۶؛ دین میں پیدا کرنے والوں کی گمراہی ۹۱/۶؛ دین میں پیدا کرنے والوں کی ہٹ دھرمی ۹۱/۶؛ دین میں پیدا کرنے والے ۴۰/۶؛ قرآن میں پیدا کرنے والوں سے اعراض ۶۸/۶، ۶۹؛ قرآن میں پیدا کرنے کا ظلم ۶۸/۶؛ قرآن میں پیدا کرنے والوں کا گناہ ۶۹/۶؛ قرآن میں پیدا کرنے والوں کا مقابلہ ۶۹/۶؛ قرآن میں پیدا کرنے والے ۶۸/۶، ۴۰، پیدا کرنے والوں کی ہم نشینی کی حرمت ۶۸/۶، کے آثار ۹/۶

مغرب: ر_ک خورشید

مغضوب خدا: ۸۱/۶

مغفرت: سے بہرہ مند افراد ۵۳، ۱۶۵؛ سے محروم لوگ ۱۶۵/۶؛ کی درخواست ۲۳/۶؛ کی شرائط ۵۳/۶؛ کے اسباب ۱۶۵/۶

خاص موارد کو اپنے موضوعات میں تلاش کیجئے۔

مفتریان بہ خدا: کا احتضار ۹۳/۶؛ کا انجام ۲۱/۶؛ کا ظلم ۹۳، ۱۳۳؛ کی تنبیہ ۱۲، ۲۲؛ کی روزی ۳۴/۴؛ کی گمراہی ۱۳۳/۶

مقدسات: سے غلط فائدہ اٹھانا ۲۱/۴؛ کی حفاظت کی اہمیت ۱۰۸/۶؛ نیز ر_ک اقوام

مقدس مقامات: ر_ک ام القری، بابل مسجد الحرام، مکہ

مقربین: ۸۳، ۹۸، ۱۲۶، ۲۲/۱۲۴، ۴

مقررات: غیر دینی سے اجتناب ۱۵۳، ۱۵۵؛ غیر دینی کی پیروی ۱۵۳/۶

مکر: ر_ک ابلیس، امراء مکہ، شیاطین، قریش

مکہ بتاریخ: ۹۲، ۱۳۳؛ صدر اسلام میں اہل ۱۳۳/۶؛ مرکزیت ۹۲/۶؛ کی آباد کاری ۹۲/۶؛ کے لوگوں کا انذار ۹۲/۶؛ نیز ر_ک امراء، کفار، گمراہان، مشرکین۔

ملائکہ: انقیاد ۱۳۴/۴; تجسم ۹/۶; رویت ۹/۶; رویت کا تقاضا ۱۰۸/۶; علم ۲/۶; محافظ ۶۱/۶; محافظ کا
 کمردار ۶۱/۶; مقامات ۵۰/۶، ۱۳/۴; اور ابلیس ۱۱/۴; اور تکبر ۱۳/۴; اور عصیان ۱۳/۴; کا کمردار ۹۳/۶;
 کی ذمہ داری; کے فزول کا تقاضا ۸/۶، ۱۵۸; موت کے ۶۱/۶، ۹۳، ۳۴/۴; موت کے کا متعدد ہونا ۳۴/۴; موکل
 ۶۰/۶; نبوت ۹/۶; نبوت کا تقاضا ۹/۶; نبوت کا محال ہونا ۱۵۸/۶; فزول ۸/۶; فزول کا محال ہونا ۱۵۸/۶;
 نزول کا معجزہ ۸/۶ نیز ر ک آدم ﷺ، کفار، معجزہ

ملتیں: ر ک امتیں

ملکوت: رویت ۴۵/۶; رویت کا فلسفہ ۴۶/۶; رویت کے آثار ۴۵/۶; نیز ر ک آسمان، آفرینش، ابراہیم، زمین
 مناجات: رات کے وقت ۵۲/۶; صبح کے وقت ۵۲/۶; مخلصانہ ۵۳/۶; کی ارزش ۵۲/۶; مناجات کی اہمیت
 ۲۹/۴; کی قدر و قیمت ۵۲/۶; کی شرائط ۲۹/۴; کے آثار ۵۲/۶; کے آداب ۵۲/۶; میں ذکر خدا ۵۲/۶
 مناجات کرنے والے: کے مقامات ۵۲/۶

مخرفین: کو تنبیہ ۳۳/۴; کی پیروی ترک کرنا ۱۵۰/۶; کی پیروی کا خطرہ ۱۵۰/۶

منصوبہ بندی: کی شرائط ۹۵/۶; میں علم ۹۶/۶; میں قدرت ۹۶/۶

منفعت: کا سرچشمہ ۴۱/۶

منفعت طلبی: ر ک انسان

منہیات: کے ارتکاب کی حرمت ۲۸/۶

موت: کی حقیقت ۱۲/۶، ۹۳، ۳۴/۴; کی نشانیاں ۵/۴; کے آثار ۶۰/۶، ۶۱، ۶۲، ۹۳; کے اسباب ۶۱/۶;
 کے بعد حقائق کا ظہور ۹۳/۶; کے روبرو ہونے کے آثار ۳۰/۶، ۳۱; میں تاخیر کے اسباب ۳۱/۶; وقت سے پہلے کی
 ۱۳۳/۶

نیز ر ک ابلیس، انسان، تعقل، ذکر، ظالمین، مشرکین، ملائکہ

موجودات: پنہان۔ ۱۰۰/۶؛ جانداران سے بے جان۔ کا پیدا ہونا۔ ۹۵/۶؛ حاکم۔ ۱۳/۶؛ خالق۔ ۱۰۱/۶، ۱۰۲؛ خلقت۔ ۱۲/۶، ۱۳، ۱۴، ۹۵؛ دریائی۔ ۵۹/۶؛ ساکن۔ ۱۳/۶؛ ظریف۔ کی خلقت۔ ۱۳/۶؛ علم۔ کی کتاب۔ ۳۸/۶؛ مالک۔ ۱۲/۶، ۱۳، متحرک۔ ۱۳/۶؛ کا اضروی حشر۔ ۳۸/۶؛ کا انجام۔ ۳۸/۶؛ کا مخلوق ہونا۔ ۱۰۱/۶، ۱۰۲؛ کا مربی۔ ۴۱/۶؛ کی اطلاعات کا خزانہ۔ ۵۹/۶؛ کی بقا۔ ۱۳/۶؛ کی پیدائش کی حقانیت۔ ۴۳/۶؛ کی پیدائش کی کیفیت۔ ۴۳/۶؛ کی تدبیر۔ ۹۹/۶؛ کی حیات کے اسباب۔ ۹۹/۶؛ کی روزی۔ ۱۳/۶؛ کی زندگی۔ ۳۸/۶؛ کی زندگی سے عبرت۔ ۳۹/۶؛ کی ضروریات پوری ہونا۔ ۱۳/۶؛ میں تحولات۔ ۵۹/۶؛ نیز۔ ک آسمان، آفرینش، تعلق، حیات، زمین موحدین۔ ۱۶۱/۶
 کو خبردار کرنا۔ ۶۵/۶؛ کی انیت۔ ۸۱/۶؛ موحد کی ہدایت۔ ۴۱/۶

موسیٰ ﷺ: شریعت۔ کا اکمال۔ ۱۵۳/۶؛ فضائل۔ ۸۶/۶، ۱۵۳؛ قضاوت۔ ۸۹/۶؛ کتاب۔ ۹۱/۶؛ مقامات۔ ۸۹/۶؛
 پر اتمام حجت۔ ۱۵۳/۶؛ پر وحی کا نزول۔ ۹۱/۶؛ کا انجام فریضہ۔ ۱۵۳/۶؛ کا صالحین میں سے ہونا۔ ۸۵/۶؛ کا محسنین
 میں سے ہونا۔ ۸۳/۶؛ کو تورات کا عطا ہونا۔ ۱۵۳/۶؛ ک ﷺ ی دس تعلیمات۔ ۱۵۳/۶؛ کے آبا و اجداد۔ ۸۳/۶؛
 نبوت۔ ۸۹/۶؛ ہدایت۔ ۸۳/۶؛ نیز۔ ک یہود

موشی پالنا: ایام جاہلیت میں۔ ۱۳۶/۶

موعظہ: ر ک کفار

مؤمنین: اکثر۔ کا جاہل ہونا۔ ۱۱۱/۶؛ خالص۔ ۸۲/۶؛ عمل کرنے والے۔ کے مقامات۔ ۳۸/۴؛ فقیر۔ ۵۳/۶؛ فقیر۔ پر
 طعن۔ ۶۳/۴؛ فقیر۔ کو دھتکارنا۔ ۵۲/۶؛ فقیر۔ کی تحقیر۔ ۵۳/۶؛ فقیر۔ کی دلجوئی۔ ۵۳/۶؛ فقیر۔ کی قدر و منزلت۔ ۵۳/۶؛ کافر سے
 مومن کا متولد ہونا۔ ۹۵/۶؛ اور آخرت۔ ۳۲/۴؛ مومنین اور آنحضرت۔ ۵۲/۶؛ اور تاریخ۔ ۸۹/۶؛ اور خوف۔ ۳۸/۶؛
 اور مجتہدین۔ ۱۲۳/۶؛ اور آنحضرت (ص)۔ ۵۲/۶؛ پر سلام۔ ۵۳/۶؛ سے محبت۔ ۵۳/۶؛ کا امن۔ ۸۲/۳۵؛ کا اضروی
 مقام۔ ۲۴/۶؛ کا حسن انجام۔ ۱۳۵/۶؛ کا شرح صدر۔ ۱۲۵/۶؛ کا شرک نعمت۔ ۵۳/۶؛ کا غم۔ ۳۸/۶؛ کا مستقبل۔ ۶/۶
 ۳۸؛ کا مقابلہ۔ ۱۲۳/۶؛ کو بشارت۔ ۳۳/۶؛ کو خبردار کرنا۔ ۱۰۶/۶، ۱۱۶، ۱۵۰؛ کو دھتکارنے کے آثار۔ ۵۲/۶؛ کی
 آخرت۔ ۳۲/۶؛ کی اضروی انیت۔ ۳/۴؛ مومنین کی اقلیت۔ ۱۱۶/۶؛ کی امداد۔ ۳۳/۶؛ کی انیت کا سبب۔ ۵۳/۶؛ کی
 بصیرت۔ ۵۰/۶، ۱۲۲؛ کی پریشانی کا مقدمہ

۱۰۶/۶؛ کی تاثیر پذیری ۱۰۹/۶؛ کی تبلیغ ۵۲/۶؛ کی تشویق ۳۳/۶؛ کی ثابت قدمی ۹۸/۶؛ کی ثابت قدمی کی اہمیت ۱۰۶/۶؛ کی خدا شناسی ۹۹/۶؛ کی خصوصیات ۹۲/۶؛ کی ذمہ داری ۶۸/۶، ۷۰، ۱۱۳، ۱۵۱، ۱۵۹؛ کی ذمہ داری کی حدود ۵۲/۶؛ کی روحانی زندگی ۱۲۲/۶؛ کی شخصیت کی حفاظت ۵۲/۶؛ کی شخصیت کی حفاظت کی اہمیت ۵۲/۶؛ کی نورانیت ۱۲۲/۶؛ کے آرام و سکون کا سبب ۱۰۶/۶؛ کے ساتھ تواضع ۵۳/۶؛ کے فضائل ۱۶۰، ۵۳، ۷۳، ۳۷، ۲۷/۶؛ کے مقامات ۱۲۵/۶؛ کے قلب کی نورانیت ۵۳، ۳۲/۷، ۱۲۵، ۸۲/۶

نیز ر ک ہم نشینی

مہتدین (ہدایت یافتہ لوگ) ۵۰، ۷۵، ۸۲، ۸۳، ۸۵، ۸۷، ۸۸، ۹۰، ۱۱۷، ۱۶۱؛ اور دار السلام ۱۲۷/۶؛ اور قیامت کا دن ۳۰/۷؛ کا آرام و سکوت ۱۲۷/۶؛ کا اجر ۱۲۷/۶؛ کا بہشت میں ہونا ۱۲۷/۶؛ کا تقرب ۱۲۷/۶؛ کو تنبیہ ۸۸/۶؛ کی اطاعت ۹۰/۶؛ کی تشخیص ۱۱۷/۶؛ کی ہدایت ۳۰/۷؛ کی ہوشیاری ۱۲۷/۶؛ کے مقامات ۳۹/۶، ۱۲۷

یتہ: یتہ ر ک مردار

میزان: ر ک قیامت

میوہ جات (پھل): وں سے استفادہ ۱۳۱/۶؛ وں کی پیدائش کے اسباب ۹۹/۶؛ وں کے ذائقے میں فرق ۱۳۱/۶؛ وں کے متنوع ہونے کے آثار ۹۹/۶؛ وں میں تشابہ ۹۹/۶، ۱۳۱؛ وں میں تنوع ۹۹/۶، ۱۳۱؛ وں میں فرق ۹۹/۶، ۱۳۱ نیز ر ک انار، انگور، تعقل، خرما، درخت، زیتون

ن

ناامیدی: ر ک مایوسی۔ پاس

نادان افراد: ر ک جہلا

نادانی: ر ک جہل

ناسپاسی: ر ک کفران

نافرمانی: ر ک عصیان

نامہ عمل: ر ک قیامت

نبوت: مخالفین کی بے منطقی ۹۱/۶; مقام ۹/۶; مکذبین کی بہانہ جوئی ۱۰۹/۶; بشر کی تکذیب ۹۲/۶; بشر کی تکذیب کے اسباب ۹۱/۶; بشر کے مکذبین ۹۱/۶; کی نشانیاں ۵۰/۶; کے جھوٹے دعویٰ دار ۹۳/۶

نیز ر ک انبیاء، کفار، کفر، ملائکہ، یہود

نجاسات: کے احکام ۱۳۵/۶ نیز ر ک خنزیر

نخل: کا اگنا ۹۹/۶; کی پیدائش ۱۳۱/۶; کے خوشے ۹۹/۶ نیز ر ک تعقل

ندامت: ر ک پشیمانی

نذر: ناپسندیدہ ۱۳۲/۶

نادپرستی: ر ک تبعیض نادہ

نسل: نیک عطا کرنا ۸۵/۶; نیک کی اہمیت ۸۵/۶; نیک کی کثرت کی اہمیت ۸۳/۶; نیک کی نعمت ۸۳/۶; نیک کی

ہدایت ۸۳/۶ نیز ر ک آدم، ابراہیم، نوح

نسیان: ر ک فراموشی

نظام جزائی: ۱۲۳/۶، ۱۳۳، ۱۳۹، ۱۶۰

نظم: ر ک آفرینش، خورشید، ستارے، چاند

نعمت: اخروی کی خصوصیات ۳۲/۶; تحریم ۱۳۲/۶; روحانی نعمتوں کی جانب توجہ ۲۶/۴; سے استفادہ ۱۳۲/۶، ۴/

۳۲; کا منشا ۳۶/۶; کی خصوصیات ۳۲/۶; کی خلقت کا فلسفہ ۳۲/۴; کی فراوانی ۳۳/۶; کے مراتب ۵۳/۶

نیز ر ک آرام و سکون، ادراک، اسلام، امکانات، انیت، ایمان، بینائی، تورات، شکر، شنوائی، عقل، کفر، ہدایت

نفخ صور: کے آثار ۷۳/۶ نیز ر ک قیامت

نفرین: ر ک ظالمین

نقض پیمان: ر_ک عہد شکنی

نفسیاتی صحت: ر_کی راہیں ۳۸/۶ نیز ر_ک آرام و سکون

نفسیات: علم_کی اہمیت ۳۵/۶ نیز ر_ک انگیزش اور رفتار

نکاح: ر_ک ازدواج

نماز: مسجد میں ۲۹/۴ _ قائم کرنے کی اہمیت ۴۲/۶، ۹۲، ۱۶۲ _ قائم کرنے کے آثار ۴۲/۶، _ کا اہتمام ۹۲/۶ _

کا وجوب ۴۲/۶ _ کی اہمیت ۴۲/۶، ۹۲، ۱۶۲ _ کے آثار ۴۲/۶ _ کے اہتمام کا مقدمہ ۹۲/۶ _ میں قبلہ ۲۹/۴ _

میں کنگھی کرنا ۳۱/۴ نیز ر_ک آنحضرت (ص)

نمونہ عمل بنانا: ر_ک انبیاء، رفتار و کردار رہبری

نوح ﷺ: قصہ ۸۳/۶ _ قضاوت ۸۹/۶ _ مقامات ۸۳/۶، ۸۵، ۸۶ _ کا اجر ۸۳/۶ _ کا صالحین میں

سے ہونا ۸۵/۶ _ کا محسنین میں سے ہونا ۸۳/۶ _ کی ہدایت ۸۳/۶ _ کے فضائل ۸۶/۶

نور: خالق ۱/۶، ۲ _ کا تبعی ہونا ۱/۶ _ وحدت ۱/۶

نہی از منکر: کی اہمیت ۶۹/۶ _ کے مراتب ۶۸/۶، ۶۹، ۷۰ _ کے موارد ۶۹/۶

نیایش: ر_ک دعا و مناجات

نیند: رات کے وقت ۶۰/۶ _ سے بیداری ۶۰/۶ _ کا سبب منشا ۶۱/۶ _ کی حالت میں فوت ہونا ۶۰/۶ _ کی حقیقت

۶۰/۶

و

واجبات: ۴۲/۶، ۱۳۱، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۳، مالی_کا ترک کرنا ۱۳۱/۶

والدین: ایام جاہلیت میں _ کا مقام ۱۵۱/۶ _ سے احسان

۱۵۱/۶، ۱۵۳؛ سے احسان کی ضرورت ۱۵۱/۶؛ سے ملنے کا طریقہ ۱۵۱/۶

وجدان: کی قضاوت ۱۲/۶، ۴۷، ۷۱ نیز ر_ک مشرکین

وحدت: ر_ک اتحاد

وحی: بشر پر نزول_ کی تکذیب ۹۳/۶؛ بشر پر نزول_ کے مکذبین ۹۳/۶؛ تکذیب_ کا جرم ۱۳۷/۶؛ تکذیب_ کے اسباب

۹۱/۶؛ مخالفین_ کی بے عقلی ۹۱/۶؛ مخالفین_ کی ہٹ دھرمی ۹۱/۶؛ مکذبین_ ۹۱/۶، ۹۳؛ مکذبین_ سے مقابلہ کرنے کا

طریقہ ۱۳۶/۶؛ مکذبین_ کا انذار ۱۳۷/۶؛ نزول_ ۱۰۶/۶؛ حاصل کرنے کا ادعا ۹۳/۶؛ کابی نظیر ہونا ۹۳/۶؛ کا

کردار ۵۰/۶، ۵۱، ۹۱، ۱۰۶، ۱۳۵؛ کی پیروی ۵۰/۶؛ کے جھوٹے دعویٰ داروں کا احتضار ۳۹/۶

نیز ر_ک آنحضرت انبیاء، انذار، کفار، کفار مکہ، موسیٰ ﷺ، یہود

ورع: ر_ک تقویٰ

وسائل: دنیوی ۲۶، ۷؛ دنیوی_ سے استفادہ ۲۲/۷، ۱۰؛ دنیوی_ کا سرچشمہ ۹۳/۶، ۱۶۵؛ دنیوی_ کی عمومیت ۱۰/۷؛

دنیوی_ کی نعمت ۱۰/۷؛ مادی_ کا ضعف ۶/۶؛ مادی_ کے آثار ۶/۶

وسوسہ: کا مقدمہ ۱۵۲/۶ نیز ر_ک شیاطین

وعدہ: ر_ک خدا، عذاب، کفار

وعید: ر_ک خدا

وقف: ایام جاہلیت میں ۱۳۸/۶، ۱۳۹؛ بتوں کیلئے ۱۳۹/۶

ولایت: باطل ۶۲/۶؛ پسندیدہ ۳/۷؛ حقیقی ۶۲/۶؛ غیر خدا کی ۶۲/۶، ۱۰، ۳/۷؛ غیر خدا کی_ کا بطلان ۵/۷؛ غیر

خدا کی_ کا قبول کرنا ۱۳/۶، ۱۵، ۳/۷، ۳؛ غیر خدا کی_ کے آثار ۱۵/۶؛ غیر خدا کی_ کے موانع ۱۵/۶؛ خدا سے

اعراض کرنے والے ۵، ۳/۷؛ خدا میں شامل افراد ۱۲۷/۶؛ کا معیار ۱۳/۶؛ کی اہمیت ۱۳/۶

نیز ر_ک آنحضرت (ص) باطل معبود، خدا، دین، ظالمین، عقل، قرآن

ہارون ؑ: فضائل ۶۸/۶; قضاوت ۸۹/۶; مقامات ۸۹/۶; نبوت ۸۹/۶; کا صالحین میں سے ہونا ۸۵/۶; کا
محسنین میں سے ہونا ۸۳/۶; کی ہدایت ۸۳/۶; کے آبا و اجداد ۸۳/۶

ہٹ دھرم: شخص پر معجزہ کا بے اثر ہونا ۱۱۱/۶ نیزر ک کفار، مشرکین

ہٹ دھرمی: ی سے اجتناب کے آثار ۹۹/۶; ی کے آثار ۲۵/۶، ۱۹، ۱۱۰، ی کے اسباب ۱۱۱/۶ نیزر ک
آنحضرت (ص) اہل کتاب، حق، قوم ابرہیم، کفار، کفار مکہ، مشرکین، مشرکین مکہ، وحی، یہود

ہدایت: انتخاب: ۳۰/۴; اہمیت ۳۵، ۳/۶; حقیقی ۴۱/۶; راہ ۱۱۴/۶; راہ کی وحدت ۱/۶; روش ۱۲، ۶/۶
۱۵، ۱۹، ۳۰، ۳۵، ۳۱، ۶۳; صراط مستقیم کی طرف ۳۹/۶، ۸۵، ۸۸، ۸۹، ۱۲۶، ۱۶۱; کتاب کی خصوصیات ۶/

۹۱; مقدمات ۳۶/۶، ۳۹، ۸۸، ۱۲۵; نعمت ۵۳/۶; سے مایوسی ۳۶/۶; سے محروم افراد ۱۳۰، ۱۳۳; سے

محرومیت ۹/۶; سے محرومیت کا مقدمہ ۱۳۳/۶; سے محرومیت کے آثار ۱۵۷/۶; سے محرومیت کے اسباب

۶۵/۶، ۱۱۰، ۱۳۳، کا سبب ۳۹/۶; کا قانون کے مطابق ہونا ۳۸/۶، ۱۱۱; کی دعوت ۴۱/۶; کی شرائط ۸۸/۶،

۳۰/۴; کی نشانیاں ۵۶/۶، ۵۲، ۱۱۸، ۱۲۵; کے اسباب ۱۱/۶، ۶۳، ۷۷، ۸۸، ۱۱۲، ۱۲۵، ۲/۴; کے مراتب

۸۷/۶; کے موانع ۳۳/۶، ۱۲۵، ۳۰/۴; میں اخبار ۳۵، ۳۸، ۱۳۹; میں اکمراہ کی نفی ۲/۴; نیزر ک انبیاء،

انجیل، انسان برگزیدہ افراد، توحید، تورات، حق خدا، صالحین، ضروریات، ظالمین، محسنین، موحدین، مومنین

ہلاکت: دنیوی کے موجبات ۶/۶; سے بچنے کے اسباب ۷۰/۶; سے نجات ۶/۶; سے نجات کے اسباب ۷۰/۶;

عذاب کے ذریعہ ۳۷/۶; کے موجبات ۲۶/۶، ۳۷، ۷۰، ۱۳۷، خاص موارد کو اپنے موضوعات میں تلاش کیجئے۔

ہم بستگی ر ک اتحاد

ہمسایہ: برا ۶۵/۶

ہم نشینی: آیات خدا میں مغالطہ پیدا کرنے والوں کی ۶۸/۶، ۲۹; اسلام کا مذاق اڑانے والوں کی ۲۹/۶; جائز ۶/

۶۹; حرام ۶۸/۶; دین میں مغالطہ پیدا کرنے والوں کی ۶۸/۶ قرآن کا

مذاق اڑانے والوں کی۔ ۶۹/۶؛ قرآن میں مغالطہ پیدا کرنے والوں کی۔ ۶۸/۶، ۶۹؛ کفار کی۔ ۶۹/۶؛ مشرکین کی۔
۶۸/۶، ۶۹؛ مومنین کی۔ ۵۳/۶

ہنر۔ سے سوء استفادہ ۱۲/۶ نیز۔ ک شیاطین

ہواپرست لوگ: ۱۵۹/۶

ہواپرستی: کا خطرہ ۵۶/۶؛ کے آثار ۵۶/۶، ۱۱۹، ۱۲۸، ۱۵۰، ۱۴/۴؛ نیز۔ ک گمراہ افراد، مشرکین
ہوشیاری: شیاطین کے مقابلے میں ۱۱۲/۶؛ شیاطین کے مقابلے میں ۲۴/۴؛ کی اہمیت ۴/۶، ۱۳۰
نیز۔ ک مہتدین

ی

یاس: غیر خدا سے ۳۱/۶؛ سے اجتناب ۵۳/۶ نیز۔ ک غافلین، گناہگار افراد ہدایت
یتیم: احکام ۱۵۲/۶؛ تصرفات ۱۵۲/۶؛ رشد کی نشانیاں ۱۵۲/۶؛ مالک ۱۵۲/۶؛ مال کا تصرف ۱۵۲/۶؛ مال
کی حفاظت ۱۵۲/۶، ۱۵۳؛ مال کے احکام ۱۵۲/۶؛ مصلح ۱۵۲/۶؛ کا اقتصادی رشد ۱۵۲/۶؛ کی مصلحت کا
خیال رکھنا ۱۵۲/۶؛ کے سرپرستوں کو خبردار کرنا ۱۵۲/۶

یحییٰ: فضائل ۶۸/۶؛ قضاوت ۸۹/۶؛ مقامات ۸۹/۶؛ نبوت ۸۹/۶؛ کا صالحین میں سے ہونا ۸۹/۶
۸۵؛ کی ہدایت ۵۸/۶؛ کے آبا و اجداد ۸۵/۶

یعقوب: توحید ۸۶/۶، ۸۳/۶؛ قضاوت ۸۶/۶، ۸۳/۶؛ قضاوت ۸۹/۶؛ مقامات ۸۹/۶، ۸/۶؛ نبوت ۸۹/۶؛
ہدایت ۸۳/۶؛ کا صالحین میں سے ہونا ۸۵/۶؛ کا محسنین میں سے ہونا ۵۳/۶؛ کی جہت و دلیل ۸۳/۶؛ کے عزیز و
اقارب ۴۸/۶

یقین: اہل یقین ۴۵/۶؛ مقام ۴۵/۶؛ پر فائز ہونے کے علل و اسباب ۴۵/۶؛ کی اہمیت ۲۲/۴؛ نیز۔ ک قیامت
یوسف: فضائل ۸۶/۶؛ قضاوت ۸۹/۶؛ مقامات ۸۹/۶؛ نبوت ۸۹/۶؛ ہدایت ۸۹/۶
۸۳/۶؛ کا صالحین میں سے ہونا ۸۵/۶؛ کا محسنین میں سے ہونا ۸۳/۶

یونس ؑ: فضائل ۸۶/۶؛ قضاوت ۸۹/۶؛ مقامات ۸۹/۶؛ نبوت ۸۹/۶؛ ہدایت ۶۸/۶؛ کا صالحین میں سے ہونا ۶۸/۶

یہود: صدر اسلام کے۔ کا عقیدہ ۹۱/۶؛ صدر اسلام کے۔ کا موقف ۹۱/۶؛ صدر اسلام کے۔ کی جہالت ۹۱/۶؛ اور آسمانی کتاب کی تلاوت ۱۵۶/۶؛ اور آنحضرت (ص) ۹۱/۶؛ اور بشر پر وحی کا نزول ۹۳/۶؛ اور تکذیب نبی (ص) ۹/۶؛ اور تورات ۹۱/۶؛ اور نبوت بشر ۹۱/۶؛ اور نبوت موسیٰ ۹۱/۶؛ پر آسمانی کتاب کا نزول ۱۶۵/۶؛ کا اوعا ۹۳/۶؛ یہود کا ظلم ۹۳/۶؛ کا عقیدہ ۹۱/۶؛ کی تجاوز گری ۱۳۶/۶؛ کے عقیدہ میں تضاد ۹۱/۶؛ کے غذائی منابع ۱۳۶/۶؛ کے محرمات ۱۳۶/۶؛ کے نزدیک پنچے والے حیوانات ۱۳۶/۶؛ کے نزدیک چربی کی اہمیت ۱۳۵/۶؛ کے نزدیک حرام کھانے ۱۳۶/۶؛ میں حیوانات کی تحریم ۱۳۶/۶؛ میں گائے کی چربی ۱۳۶/۶؛ میں گوسفند کی

چربی ۱۳۶/۶

نیز۔ ک آنحضرت (ص) علماء۔

فہرست

آیت ۱	۳
آیت ۲	۸
آیت ۳	۱۱
آیت ۴	۱۳
آیت ۵	۱۶
آیت ۶	۱۹
آیت ۷	۲۳
آیت ۸	۲۵
آیت ۹	۲۷
آیت ۱۰	۳۰
آیت ۱۱	۳۳
آیت ۱۲	۳۶
آیت ۱۳	۳۰
آیت ۱۴	۳۲
آیت ۱۵	۳۷
آیت ۱۶	۳۹
آیت ۱۷	۵۱
آیت ۱۸	۵۳
آیت ۱۹	۵۴

آیت ۲۰	۶۱
آیت ۲۱	۶۳
آیت ۲۲	۶۴
آیت ۲۳	۶۹
آیت ۲۴	۷۱
آیت ۲۵	۷۳
آیت ۲۶	۷۴
آیت ۲۷	۷۹
آیت ۲۸	۸۱
آیت ۲۹	۸۳
آیت ۳۰	۸۶
آیت ۳۱	۸۹
آیت ۳۲	۹۳
آیت ۳۳	۹۶
آیت ۳۴	۹۸
آیت ۳۵	۱۰۲
آیت ۳۶	۱۰۵
آیت ۳۷	۱۰۸
آیت ۳۸	۱۱۰
آیت ۳۹	۱۱۳

آیت ۳۰	۱۱۸
آیت ۳۱	۱۲۱
آیت ۳۲	۱۲۳
آیت ۳۳	۱۲۶
آیت ۳۴	۱۲۹
آیت ۳۵	۱۳۲
آیت ۳۶	۱۳۶
آیت ۳۷	۱۳۹
آیت ۳۸	۱۴۰
آیت ۳۹	۱۴۳
آیت ۵۰	۱۴۵
آیت ۵۱	۱۵۰
آیت ۵۲	۱۵۳
آیت ۵۳	۱۵۸
آیت ۵۴	۱۶۱
آیت ۵۵	۱۶۷
آیت ۵۶	۱۶۸
آیت ۵۷	۱۷۰
آیت ۵۸	۱۷۳
آیت ۵۹	۱۷۶

آیت ۶۰	۱۸۰
آیت ۶۱	۱۸۳
آیت ۶۲	۱۸۶
آیت ۶۳	۱۸۸
آیت ۶۴	۱۹۱
آیت ۶۵	۱۹۳
آیت ۶۶	۱۹۸
آیت ۶۷	۲۰۰
آیت ۶۸	۲۰۲
آیت ۶۹	۲۰۷
آیت ۷۰	۲۱۰
آیت ۷۱	۲۱۶
آیت ۷۲	۲۲۲
آیت ۷۳	۲۲۳
آیت ۷۴	۲۲۸
آیت ۷۵	۲۳۱
آیت ۷۶	۲۳۳
آیت ۷۷	۲۳۷
آیت ۷۸	۲۴۰
آیت ۷۹	۲۴۳

٢٣٤	آیت ٨٠
٢٥١	آیت ٨١
٢٥٣	آیت ٨٢
٢٥٤	آیت ٨٣
٢٦٠	آیت ٨٣
٢٦٣	آیت ٨٥
٢٦٦	آیت ٨٦
٢٦٩	آیت ٨٤
٢٤٠	آیت ٨٨
٢٤٢	آیت ٨٩
٢٤٤	آیت ٩٠
٢٨١	آیت ٩١
٢٨٤	آیت ٩٢
٢٩١	آیت ٩٣
٢٩٤	آیت ٩٣
٢٩٩	آیت ٩٥
٣٠٢	آیت ٩٦
٣٠٣	آیت ٩٤
٣٠٦	آیت ٩٨
٣٠٩	آیت ٩٩

آیت ۱۰۰	۳۱۳
آیت ۱۰۱	۳۱۵
آیت ۱۰۲	۳۱۷
آیت ۱۰۳	۳۲۰
آیت ۱۰۴	۳۲۳
آیت ۱۰۵	۳۲۶
آیت ۱۰۶	۳۲۸
آیت ۱۰۷	۳۳۰
آیت ۱۰۸	۳۳۲
آیت ۱۰۹	۳۳۷
آیت ۱۱۰	۳۴۰
آیت ۱۱۱	۳۴۳
آیت ۱۱۲	۳۴۷
آیت ۱۱۳	۳۵۲
آیت ۱۱۴	۳۵۴
آیت ۱۱۵	۳۵۸
آیت ۱۱۶	۳۶۲
آیت ۱۱۷	۳۶۵
آیت ۱۱۸	۳۶۶
آیت ۱۱۹	۳۶۹

آیت ۱۲۰	۳۷۳
آیت ۱۲۱	۳۷۵
آیت ۱۲۲	۳۷۹
آیت ۱۲۳	۳۸۲
آیت ۱۲۴	۳۸۴
آیت ۱۲۵	۳۸۷
آیت ۱۲۶	۳۹۲
آیت ۱۲۷	۳۹۴
آیت ۱۲۸	۳۹۷
آیت ۱۲۹	۴۰۲
آیت ۱۳۰	۴۰۵
آیت ۱۳۱	۴۰۸
آیت ۱۳۲	۴۱۱
آیت ۱۳۳	۴۱۲
آیت ۱۳۴	۴۱۶
آیت ۱۳۵	۴۱۷
آیت ۱۳۶	۴۲۰
آیت ۱۳۷	۴۲۳
آیت ۱۳۸	۴۲۷
آیت ۱۳۹	۴۲۹

آیت ۱۴۰	۳۳۳
آیت ۱۴۱	۳۳۶
آیت ۱۴۲	۳۴۱
آیت ۱۴۳	۳۴۵
آیت ۱۴۴	۳۴۸
آیت ۱۴۵	۳۵۲
آیت ۱۴۶	۳۵۸
آیت ۱۴۷	۳۶۱
آیت ۱۴۸	۳۶۴
آیت ۱۴۹	۳۶۸
آیت ۱۵۰	۳۷۱
آیت ۱۵۱	۳۷۴
آیت ۱۵۲	۳۸۱
آیت ۱۵۳	۳۸۷
آیت ۱۵۴	۳۹۱
آیت ۱۵۵	۳۹۴
آیت ۱۵۶	۳۹۵
آیت ۱۵۷	۳۹۸
آیت ۱۵۸	۵۰۱
آیت ۱۵۹	۵۰۶

آیت ۱۶۰	۵۱۰
آیت ۱۶۱	۵۱۳
آیت ۱۶۲	۵۱۵
آیت ۱۶۳	۵۱۷
آیت ۱۶۴	۵۱۹
آیت ۱۶۵	۵۲۳
سوره انعام	۵۲۶
آیت ۱	۵۲۶
آیت ۲	۵۲۶
آیت ۳	۵۲۹
آیت ۴	۵۳۲
آیت ۵	۵۳۳
آیت ۶	۵۳۶
آیت ۷	۵۳۸
آیت ۸	۵۴۰
آیت ۹	۵۴۲
آیت ۱۰	۵۴۵
آیت ۱۱	۵۴۸
آیت ۱۲	۵۵۱
آیت ۱۳	۵۵۵

آیت ۱۳	۵۵۷
آیت ۱۵	۵۵۸
آیت ۱۶	۵۵۹
آیت ۱۷	۵۶۱
آیت ۱۸	۵۶۳
آیت ۱۹	۵۶۵
آیت ۲۰	۵۶۸
آیت ۲۱	۵۷۱
آیت ۲۲	۵۷۳
آیت ۲۳	۵۷۷
آیت ۲۴	۵۸۰
آیت ۲۵	۵۸۲
آیت ۲۶	۵۸۳
آیت ۲۷	۵۸۸
آیت ۲۸	۵۹۲
آیت ۲۹	۵۹۵
آیت ۳۰	۵۹۸
آیت ۳۱	۶۰۱
آیت ۳۲	۶۰۳
آیت ۳۳	۶۰۸

آیت ۳۳.....	۶۱۳
آیت ۳۵.....	۶۱۵
آیت ۳۶.....	۶۱۷
آیت ۳۷.....	۶۱۹
آیت ۳۸.....	۶۲۳
آیت ۳۹.....	۶۲۹
آیت ۴۰.....	۶۳۲
آیت ۴۱.....	۶۳۶
اشاریوں سے استفادہ کی روش.....	۶۳۹
ملاحظات:	۶۴۰
اشاریے (۱).....	۶۴۱
آ.....	۶۴۱
الف.....	۶۴۶
عبادت، مناجات.....	۶۴۹
اشاریے (۲).....	۶۵۹
ب.....	۶۵۹
پ.....	۶۶۳
ت.....	۶۶۳
ث.....	۶۶۹
ج.....	۶۶۹

ج ۶۷۱

اشاریے (۳) ۶۷۳

ح ۶۷۳

خ ۶۷۶

د ۶۸۰

ڈ ۶۸۳

ذ ۶۸۳

ر ۶۸۴

ز ۶۸۶

س ۶۸۸

ش ۶۹۱

اشاریے (۳) ۶۹۳

ص ۶۹۳

ض ۶۹۳

ط ۶۹۵

ظ ۶۹۵

ع ۶۹۶

غ ۷۰۱

ف ۷۰۲

ق ۷۰۳

ک	۷۰۸
اشارے (۵)	۷۱۲
گ	۷۱۲
ل	۷۱۳
م	۷۱۵
خاص موارد کو اپنے موضوعات میں تلاش کیجئے۔	۷۲۲
ن	۷۲۵
و	۷۲۷
ھ	۷۲۹
ی	۷۳۰
فہرست	۷۳۲